۷۸۶ / ۹۲

فوائد و فضائل درود و سلام پر ایک جامع و مشتمل مدلل اور جامع کتاب

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

تالیف لطیف . تصنیف منیف

عالم شریعت داعی سنت سراج رسول ابوالرضا حضرت مولانا الحاج حافظ محمد عنایت اللہ

"سنی حنفی نقشبندی مجددی نوری"

ناشر

مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ المصطفےٰ رضویہ شریف گلشن کالونی

عروس البلاد . لاہور "پاکستان"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھو اللہ جل جلالہ	الذی لا الہ جل جلالہ	الا ھو جل جلالہ	الرحمن جل جلالہ	الرحیم جل جلالہ	الملک جل جلالہ
القدوس جل جلالہ	السلام جل جلالہ	المؤمن جل جلالہ	المھیمن جل جلالہ	العزیز جل جلالہ	الجبار جل جلالہ
المتکبر جل جلالہ	الخالق جل جلالہ	البارئ جل جلالہ	المصور جل جلالہ	الغفار جل جلالہ	القھار جل جلالہ
الوھاب جل جلالہ	الرزاق جل جلالہ	الفتاح جل جلالہ	العلیم جل جلالہ	القابض جل جلالہ	الباسط جل جلالہ
الخافض جل جلالہ	الرافع جل جلالہ	المعز جل جلالہ	المذل جل جلالہ	السمیع جل جلالہ	البصیر جل جلالہ
الحکم جل جلالہ	العدل جل جلالہ	اللطیف جل جلالہ	الخبیر جل جلالہ	الحلیم جل جلالہ	العظیم جل جلالہ
الغفور جل جلالہ	الشکور جل جلالہ	العلی جل جلالہ	الکبیر جل جلالہ	الحفیظ جل جلالہ	المقیت جل جلالہ
الحسیب جل جلالہ	الجلیل جل جلالہ	الکریم جل جلالہ	الرقیب جل جلالہ	المجیب جل جلالہ	الواسع جل جلالہ
الحکیم جل جلالہ	الودود جل جلالہ	المجید جل جلالہ	الباعث جل جلالہ	الشھید جل جلالہ	الحق جل جلالہ

الوکیل جل جلالہ | القوی جل جلالہ | المتین جل جلالہ | الولی جل جلالہ | الحمید جل جلالہ | المحصی جل جلالہ

المبدی جل جلالہ | المعید جل جلالہ | المحیی جل جلالہ | الممیت جل جلالہ | الحی جل جلالہ | القیوم جل جلالہ

الواجد جل جلالہ | الماجد جل جلالہ | الواحد جل جلالہ | الاحد جل جلالہ

اللہ جل جلالہ

الصمد جل جلالہ | القادر جل جلالہ | المقتدر جل جلالہ | المقدم جل جلالہ

المؤخر جل جلالہ | الاول جل جلالہ | الآخر جل جلالہ | الظاہر جل جلالہ

الباطن جل جلالہ | الوالی جل جلالہ | المتعال جل جلالہ | البر جل جلالہ

التواب جل جلالہ | المنتقم جل جلالہ | العفو جل جلالہ | الرؤف جل جلالہ

مالک الملک جل جلالہ | ذو الجلال والاکرام جل جلالہ | المقسط جل جلالہ | الجامع جل جلالہ | الغنی جل جلالہ | المعطی جل جلالہ

المانع جل جلالہ | الضار جل جلالہ | النافع جل جلالہ | النور جل جلالہ | البدیع جل جلالہ | الباقی جل جلالہ

لا الہ الا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ

۴۸۶
۹۲

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

پ۲۲ سورۃ الاحزاب ۵۶

" رواہ الترمذی "

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً حدیث مبارک

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

فوائد و فضائل درود پاک

بر سیدِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم

○

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

مداحِ رسول حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیبِ اعظم جامع مسجد قدسیہ رضویہ ۔ چوک محمود غزنوی روڈ ○ لاہور

ناشر

المکتبہ نقشبندیہ مجددیہ
۶/۱ المصطفیٰ ۴ رضویہ سٹریٹ
گلگشت کالونی ○ لاہور

۷۸۶
۹۲

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

پ۲۲ سورۃ الاحزاب ۵۶

"رواہ الترمذی"

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُہُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً حدیث پاک

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

فوائد و فضائل درود پاک

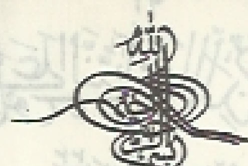
بر سیدِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

مداحِ رسول حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیبِ اعظم جامع مسجد قدریہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ ۝ لاہور

ناشر

المکتبہ نقشبندیہ مجددیہ
۶/۱ مصطفےٰ ۴ رضویہ سٹریٹ
کلفٹن کالونی ۝ لاہور



کتاب : تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیف : مداح رسول الحاج مولانا محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی،

باہتمام وسرپرستی : خلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ سرہند شریف

سرورق : صوفی خورشید عالم چشتی سعیدی

کتابت : قاضی نثار النبی خوشنویس "عربی - اردو"

درستی اغلاط : محمد احسن محمود انجینئر، حاجی عبدالرزاق، مختار احمد مغل

ترتیب وتزئین : محمد عطاء المصطفیٰ، السید احمد علی نقشبندی مجددی،

اشاعت اول : ۵۰۰ تعداد

صفحات : ۵۷۶

مطبع : نقوش پریس اردو بازار لاہور "پاکستان"

ہدیہ : دو سو روپیہ



ملنے کا پتہ

۱- مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ - ۶، المصطفیٰ ۲، رضویہ سٹریٹ - گلشن کالونی - لاہور

۲- جامع مسجد قادریہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ - لاہور

۳- آستانہ عالیہ دربار مجددیہ سرہند شریف - ریاست پٹیالہ "انڈیا"

۴- آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوعِ کتاب

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

☆ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ "پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ○

☆ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خبر دیجئے ان لوگوں کے درود شریف سے جو درود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ سے غائب ہیں۔ اور جو آئیں گے آپ کے بعد۔ کیا حال ہے ان دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود سنتا ہوں درود شریف اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں انکو اور پیش ہوتے ہیں میرے پاس درود شریف غیر محبت والوں کے فرشتوں کے ذریعے سے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مَلَاَتَ قَلْبَہٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَیْنَہٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ○

یا اللہ
جل شانہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یارسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم

نذرِ عقیدت

اے شہنشاہِ دوعالم! ہوں آپ پر لاکھوں سلام
ہر دم ہوں درود آپ پر اے بدرُ الدُّجیٰ

اِک نظر کی آرزو میں ہے جہانِ آرزو
اِک نظر بہرِ کرم اُمّتی اِلیٰ رُوحی فِدا

ہر زماں ہر لحظہ تیرے حُسن کی تکریم میں
قدسیوں کا وِرد ہے صَلِّ علیٰ صَلِّ علیٰ

واسطہ اُن دُرودوں اور سلاموں کا شہا
بھیجتا ہے تجھ پہ جو خود مالکِ ارض وسما

اے شفیعَ المذنبین اے رحمۃٌ للعٰلمین
مَیں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا

یا محمد مصطفےٰ! آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک
حق سے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا
(ترمذی)

وقتِ آخر اپنے عنایت پہ بھی عنایت ہو
صورت ہو دل میں تری درود ہو لب پہ ترا

علیٰ نبیّنا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم

محمد عنایت اللہ
۳۶۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

"تمت بالخیر وبہ نستعین"

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت ۱۸۰ تا ۱۸۲

۴۸۶
۹۲

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ جمیل

کیا باغبانِ لم یزلی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

☆ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اِس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اللہ وَحْدَہٗ کا ذِکر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیئے یہ کتاب "تحفۃُ الصّلوٰۃ" تحریر ہوئی۔ ربِ کریم نے اپنے کمال فضل و کرم سے توفیق ارزانی عطا فرمائی کہ سینہ کو کشادہ فرمایا اور ہر قسم کے اسباب مُہیّا فرمائے۔ چونکہ میرے لئے دُرود و سلام سے زیادہ دُنیا وما فیہا میں اور کوئی چیز، مرغوب و محبوب نہیں اور اسی کو اپنی کتاب مُستطاب کا موضوع بنایا اور یہ تحفہ منجملہ انوارِ دلائلُ الخیرات کی ہی تو ری کرنیں ہیں اور جنہوں نے اُمتِ مُسلمہ میں اللہ سُبْحَانَہٗ کے ذکر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف کو اپنا وظیفہ اور شغلِ حیات بنایا وُہ بفضلہٖ تعالیٰ دونوں جہانوں میں فلاح پا گئے اور اللہ ربُّ العزّت کو بھی دُرود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبوب نہیں جو کہ ذاتِ وَحْدَہٗ و ملائکہ نوریہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ ازل سے ابدُالآباد ربِ کریم معہ ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے محبوب "نور" کو مجسّم رحمت بنا دیا۔ تمام کائنات ازل تا ابد اسی دریائے رحمت سے اپنی جھولیاں بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی ۔[1]

کُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ
ہر یکے زایشاں بجو امداد از رسول الاعطا — کف ز آب بحر جودش قطرہ از ابر سخا

---

[1] تمام انبیاء سرکارِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بحرِ رحمت سے ایک چلّو اور بارانِ کرم سے اخلاقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گھونٹ کے طالب ہیں یعنی ہر کسی کے دامن میں خیر سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا ہے۔

○ تالیفِ ہٰذا کا مقصود محض امتثال لامر اللہ اور محبّت لرسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُمّتِ مرحُوم کو درُود شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السّلام اور اولیاءِ کاملین کے مُبشّرات کو بسط کے ساتھ بیان کیا تاکہ اُمّتِ مُسلِمہ کا ہمہ وقت کا مشغلہ حضُور رؤفٌ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف بھیجنا ہو۔ اگر ایسا ہُوا تو اس عمل کے ساتھ ساتھ درُود شریف کا تحفہ دربارِ رحمۃٌ للعٰلمین میں پیش ہُوا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مُبارک خُوش ہوگی اور ربِّ رحیم راضی ہوگا اور یہی مقصود و مطلوب ہے۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم (سورۃ البقرۃ) اپنے کمال فضل سے درُود شریف کے انوار و تجلیات سے ہمارے قلوب کو مُنوّر کرے۔ اُمّید کامل ہے کہ اس راہِ عمل سے قبولیت کی ہوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصُول الی اللہ کی خوشبوؤں سے ہمیں مُعطّر کریں اور نوازیں۔ "ایں دُعا از من و جملہ احباب آمین باد"

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاعتی علم اور کم مائیگی عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ مُدّتِ مدیدہ سے بسیار تفحّص اور تحقیق سے مختلف گُلستانِ محبّت سے مختلف قسم کے رنگین پھول چُن چُن کر میں نے یہ تحفۃُ الصّلوٰۃ کا گُلدستہ سجایا ہے اور اس گلدستہ میں سیّدُ الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت اور پروردگانِ نگاہِ نبوّت صحابہ کرام کا ادب اور تجلیاتِ رسالت کے نُورِ نظر اہلِ بیتِ اطہار کی محبّت اور اُن کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خوشبو رچی بسی ہے اور اولیاءِ عظام، عُلماءِ کرام کے مُبشّرات سے اس گلدستہ مُقدّسہ کی ڈالیاں نئی طرز اور نئے انداز سے تراش تراش کر سجائی ہیں کہ اُن کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ مُعطّر ہوں اور حُسنِ عقیدت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ "یرحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ آمِیْنَا"

☆ "تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلی النّبیّ المختار" درُود شریف کے پھُولوں کا گُلدستہ ہے۔ درُود شریف میرا وظیفۂ حیات اور نعت ہی میرا وثیقۂ نجات ہے۔ یہ پھُول میں نے تابدارِ رشحاتِ قلم اولیاءِ عظام اور عُلماءِ کرام کے باغوں سے صاحبُ الحُسنِ والجمال اور صاحبُ البہجۃِ والکمال صلی و سلم علیہ کی بارگاہِ رحمت کے لئے چُنے ہیں۔ اس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاءِ عظام ہے اور اُنھیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گُلدستہ سجایا اور بنایا اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الٰہیہ اور صفاتِ محمّدیہ اور مبداءِ فیاضِ حقیقیہ منبعِ فیضانِ نوریہ سے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو میری دُعا پر آمین کہے۔

کمالاتِ احمدیّہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التحیّۃ کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کرنے والے، اِس گلستانِ رسالت کے پودوں، ٹہنیوں اور شاخوں - چمنستانِ نبوّت کے پھولوں اور پھلوں سے اس باغیچہِ کائنات کا حقیقی مالک یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ مسرور اور راضی۔ فقیر نے اپنی عمر کی گھڑیوں اور لمحات میں اپنی محبت کے آنسوؤں سے اِس کی آبیاری کی ۔

نبی دے در دی میں بن کے مالن بنا کے سہرا چڑھان چلی آں
گلاب چنبہ زمرد کلیاں سجا کے منظوری میں پان چلی آں

شجرۂ طیبۃ کا گُلِ سَرسبد:۔

○ سرزمینِ ہند میں سمرقند اور بخارا سے بیج لاکر طیبہ و بطحا کی خاکِ پاک کے ایک گملا میں بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فیض سے اسکی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھلا پھولا پھیلا تو علوم حکمت و معرفت اور اسرار و انوار کے پھل اس میں لگے تو سرکار امام ربّانی قیوّم زمانی، محبوبِ صمدانی مہبطِ انوارِ رحمانی حضرت مجدّد الفِ ثانی الشیخ احمد نقشبندی قدس سرّہ العزیز جیسا ایک پھول گلستانِ مصطفوی میں کھلا۔ جن کے فیض کی خوشبو چار دانگ عالم میں پھیل گئی اور علم و عرفان کے موتی بکھرے اور کائناتِ عالم میں سُنّتِ مصطفوی کے سیرۃ وصورۃ وہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدسیہ صحابہ کرام کا دور یاد آگیا۔

☆ سرہند جو مدینہ منوّرہ کی ایک کھڑکی ہے۔ ایک دروازہ ہے۔ مدینہ منوّرہ آقا و مولیٰ رسُول کا شہر ہے اور سرہند شریف غلام اور نائبِ رسُول کا شہر۔ اس سارے باغ کی رونق اور خوشبو درود شریف سے ہے یہ خوشبو تے درود شریف امام ربّانی نے رُمائی۔ یہ سب اِسی درود شریف کے فیضان ہیں اور یہ اسی صلوٰۃ و سلام کے انوار ہیں۔ اولیاء نقشبند کا یہ تحفہ درود شریف بہر صورت مقبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درود شریف تمام وظائف سے افضل اور اخصّ الخاص وظائف سے ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے۔ غیبوبت نام کی نہیں [1]

خاک شو خاک تا بروید گل — کہ بجز خاک نیست مظہر گل

---

[1] عشق و محبت کی راہ کی خاک ہوجا خاک تاکہ پھول اُگیں۔ خاک ہی تو مظہرِ گُل ہے۔



○ دُرُود شریف "انشراحِ انوارِ سینہ کے حصُول کا سبب اور کثیر اسرارِ قلبیہ کے انکشافات کا ذریعہ، خواب و بیداری میں نبی رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور یوم المزید کو نتیجۂ شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ قطبیت تک پہنچنے کا زینہ - ظاہری، باطنی ارزاق جسمی، رُوحی فیوضات کا خزینہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائل مخفیہ، معارفِ ربانیہ، حقائقِ رحمانیہ، انوارِ رُوحانیہ اور علومِ لدنیہ" واللہ سبحانہٗ وتعالےٰ اعلم ورسولہٗ" کا گنجینہ ہے۔ دُرُود شریف، شرِ شیطان اور وسوسۂ خناس سے مامُون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہام اور وسوسہ میں مابہ الامتیاز دُرُود شریف ہی ہے۔ دُشمنوں پر فتح اور کامرانیاں اِسی سے ہوتی ہیں۔

☆ مؤلف المفتقر الی اللہ ورسولہ الکریم۔ محمد عنایت اللہ مسلکاً سُنی حنفی نسبۃً نقشبندی مجددی اور نسباً خاندانِ مغلیہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء واجداد شہنشاہِ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم الرحمۃ جو امامِ ربانی مجدد الف ثانی قدس سرّہٗ العزیز کے فیض سے مستفیض اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، اُستاذی العلماء شیخ الحدیث سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سند یافتہ ہے۔ یہ انھیں بزرگان دین کی نگاہ اور صحبت کا نتیجہ ہے۔ ؎

جمالِ ہمنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃ الصلوٰۃ محبتِ رسول کا درس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر، فضائل و درود شریف کمالات اور معجزات کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نُور اور دل کو سرور ملتا ہے۔ حبُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامت صبر و تحمل سے دُرُود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ محبوبیت سے حضوری نصیب ہوتی ہے تو قلب کو ایمانی طراوت اور تازگی، فؤاد کو اذعان، رُوح کو راحت اور صدر کو انشراح نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہو جا — خاک! کس در کی؟ "خوش آں سرے کہ بر آں آستاں خاک شود" ؎

محمد عربی کا برُوئے ارض و سما است صلی اللہ علیہ وسلم	کسے کہ خاکِ درش است تاج بر سر اوست
محمد عربی کا برُوئے ہر دو سرا است صلی اللہ علیہ وسلم	کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سر اوست

☆ اللہ اکبر! کیا شان ہے۔ ہمارے پیارے رسول اور اللہ سبحانہٗ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ

؎ پہلا مصرعہ۔ یکے تا من گلے ناچیز بودم — ولیک مدتے با گل نشستم "سعدی شیرازی"

علیہ وآلہٖ وسلم کی۔ یہ خاکی، درِ پاک کی خاک سر پر رکھ کر عرض کناں ہے۔

من آں خاکم کہ ابرِ نو بہاری | کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بروید از تن صد جانم | چو سوسن شکر لطفش کے توانم

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ (سورۃ الاعراف ۴۳)

○ یہ عزیز و جلیل تحفہ بوسیلہ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ، بحضور رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

گذارشِ احوالِ واقعی:-

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے | از ہیچ و کم از ہیچ نیامد کارے[1]
ہر چہ کہ از اسرارِ حقیقت گویم | دانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ اربابِ علم و عرفان اور اصحابِ ذوق و وجدان کے قلوب اور ارواح، درود شریف سے منور ہوں۔ یہ تحفہ بفضلہ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش منتخب الفاظ اور صحیح روایات سے احاطہ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے لہٰذا مجھے بھی اپنے اوقاتِ مخصوصہ میں دعائے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مستفیضانِ تحفہ سے امید ہے کہ فقیر کی لغزشات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگذر کرتے ہوئے اصلاح کے لیے لکھیں۔ اس کے لکھنے کی محض نیت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی رضا اور حضور فخرِ عرب نازِ عجم، نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور قیامت کے روز شفاعت اور مغفرت ہے اور اس میں توحید و رسالت اتباع، تعظیم و محبت ادب کو بھی بطور

---

[1] میں ہیچ ہوں بلکہ ہیچ سے بھی کمتر۔ ایسے ہیچ اور کمتر از ہیچ سے بھلا کیا ہوسکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت کے مسائل بیان ہوئے ہیں میں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان۔ اس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیے یہی نسبت کافی و افی شافی ہے کہ بتوفیقہٖ تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ توجہ کا کعبہ ذکر شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم "درود شریف" بنا۔
اے درت کعبۂ اربابِ نجات | قبلتی وجھک فی کل صلات

موضوع بیان کیا کہ شریعتِ مطہرہ پر عمل سے ہی درود شریف کے صحیح طور پر انوار حاصل ہوں گے کیونکہ عمل کے بغیر درود شریف کے فوائد کا حصول کما حقہٗ ناممکن ہے۔ سُنّتِ مصطفوبہ علیٰ صاحبہا الثناء والتحیۃ کی تبلیغ و ترویج اور اس پر عمل سے ہی تکمیل درجات ہوگی فضائل کمالات اور معجزاتِ انبیاء علیہم السلام (علیٰ وجہ الکمال) اور واقعاتِ اولیاءِ عظام وعلماءِ کرام کے بیان سے شوق و ذوق اور محبت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وہ ہی بیان کئے جو درود شریف سے متعلق تھے تاکہ درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پہنچے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

خدا در انتظارِ حمدِ ما نیست — محمدؐ چشم براہِ ثنا نیست — عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

خدا مدح آفرینِ مصطفےٰ بس — محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس — عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

مناجاتے اگر باید بیان کرد — بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد

محمدؐ از تو مے خواہم خدا را — عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی از تو عشقِ مصطفےٰ را — عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم

☆ فقیر نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کی تالیف میں جن جن کتب سے خوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ ربِ کریم ان مصنفین و مؤلفین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے میرا حشر و نشر اُن کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کریمی میں روزِ قیامت حاضری ہو تو۔

روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ را
من نیز حاضر شوم تحفۃُ الصَّلوٰۃ در بغل

☆ ربِ کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری اس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے سیئات کا کفارہ بنائے۔ اور طالبِ دعا کو اپنی طلب، محبت اور چاہت میں رکھے۔

نفیست کز ما یاد ماند کہ ہستی را نمے بینم بقائے — گر صاحبدلے بروز رحمت کند بکار ایں مسکین دعائے

تبصرہ بر مسئلہ:۔ کلمہ مبارکہ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" بالتحقیق بلا اختلاف جائز و مستحسن ہے۔

اَلْمُعْتَرِضُ کَالْاَعْمٰی: اعتراض، اعراض اور انکار قلبی امراض "اعمیت" سے ہے۔ زمانہ نبوت کے انوار کا

حصول درود شریف باسم اللّٰہ و باسم محمد عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم اور لفظ صلوٰۃ وسلام سے ہے۔ نہ کہ درود پاک لفظاً بارز و مستتر۔ اس کلمہ مبارکہ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" بغیر واو میں ایک لطیف و نفیس نکتہ مضمر ہے مانند کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہاں بھی واو عاطفہ نہیں جو بعد اور بیگانگت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسماء ذاتیہ اور یہ کلمہ مبارکہ اسماء صفاتیہ پر مشتمل ہے۔ ثابت ہوا کہ نام خدا، اسم مصطفےٰ سے اور ذات خدا، ذات مصطفےٰ سے جدا نہیں۔ باللّٰہِ التوفیق وبیدہٖ ازقۃ التحقیق وھو الرفیق ؎

سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی | آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر | اے قریشی لقبی و ہاشمی و مطلبی

گلدستۂ صلوٰۃ وسلام:۔ ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَۃٌ وَّذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَۃٌ وَّذِکْرُ الرُّوْحِ لَحَۃٌ ؎ یہ لذت روحی ہے۔ نہ حظ نفسی۔ ذکر روحی سربستہ راز اور یہ کیفیات قلبی تحفۂ اسرار ہیں جن کا افشاء عند العرفاء والغرباء جائز نہیں۔ فقیر[عہ] کے اس نسخہ کا استعمال اور درود شریف سے اشتغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ فافہم ؎[۲]

فَفِیْ کُلِّ لَفْظٍ مِّنْہُ رَوْضٌ مِّنَ الْمُنٰی | وَفِیْ کُلِّ سَطْرٍ مِّنْہُ عِقْدٌ مِّنَ اللَّاٰلِیْ[۳]

☆ شہنشاہ اقلیم وجود، جلوہ گر مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم روز فتح مکہ معظمہ کعبۃ اللّٰہ میں داخل ہوئے تو یہ آیت کریمہ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا o (سورۂ بنی اسرائیل) پڑھ کر اپنی چھڑی سے بتوں کی طرف اشارہ کیا۔ تو وہ گر کر پاش پاش ہو گئے۔ یوں بیت اللّٰہ ۳۶۰ بتوں سے پاک ہو گیا۔

قلب و روح کا وضو:۔ آیت کریمہ شریفہ عظیمہ مانند کلمہ طیبہ تزکیۂ قلب و تصفیۂ باطن کے لیے اکسیر ہے۔ وہ یوں کہ جَآءَ الْحَقُّ کہتے ہوئے قلب پر ضرب لگائے اور زَهَقَ الْبَاطِلُ کی ضرب

عہ خواب میں ایک بزرگ سفید ریش گندمی رنگ دراز زلف اور وجیہ چہرہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہ حقیر کا یہ تحفہ؟ فی الفور فرمایا حقیر نہیں فقیر اور یہ تحفہ عزیز و جلیل ہے۔ اس بشارت نے مجھے قلبی تقویت دی اور اس تحفہ کی تسوید اور تبییض کی ترتیب تکمیل میں مدد ملی۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ تالیف اور تصنیف میں توفیق ارزانی پائی۔

عہ[۲] جس مقام کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اور الفاظ کی رسائی وہاں تک نہ ہو مصنفین فافہم سے اشارہ کرتے ہیں۔

عہ[۳] اس تحفہ کے ہر ہر لفظ میں محبت کا باغیچہ کھلا ہے اور اس کی ہر ہر سطر چمکدار موتیوں کے ہار پروئے ہوئے۔

سے باطل کو باہر جانب پُشت پھینکے۔ کلمۂ طیبہ میں نفی اثبات سے پہلے ہے۔ اور اس کلمۂ مبارکہ میں اثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ ماحاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی سُوئی قبلہ نما کی یکسُوئی کی طرح اللہ سُبحانہٗ کی طرف رہتی ہے۔ سالک کو چاہیئے کہ شبِ تاریک میں دل کو کعبۂ حقیقی تصور کرے "جو تمام عباداتِ شرعیہ، صُوریہ و معنویہ کا قبلہ ہے"۔ اس کعبۂ حقیقی کے گرداگرد ہوا، ہوس اور نفس کے ہزار ہا بُت ہیں۔ اِن کو اِن کلماتِ قرآنیہ کے تبر اور سنانِ لسانیہ کی ضرب سے پاک کرے۔ درُودِ شریف[عہ] کے جامِ اُلفت سے سرشار ہو کر صاحبِ درُود شریف ﷺ کو اپنے اندر بسالے ؂

مپندار اینکہ مہرت از دلِ عاشق رود ہرگز	چو میرد مُبتلا میرد، چو خیزد مُبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گیہ بر گورِ من رُستہ	نوشتہ نامِ آنجاناں بر ہر برگِ گیاہ خیزد

<u>دُعائے تحفۃ الصّلوٰۃ</u>: البلد المعظم شارع اُمّ القُریٰ میں تحفۃ الصّلوٰۃ کی اغلاط کی درستی کی۔ اور المدینۃ المنوّرہ شارع طیبہ میں مسائل پر نظرِ ثانی کی گئی۔ نیز اَضعفُ العبید نے مؤرخہ ۹ شوال المعظم ۱۴۱۳ھ بروز بُدھ بعد نمازِ عشاء معہ مسُودہ طوافِ خانہ کعبہ کے بعد مقامِ[عہ] ابراہیم علیہ السّلام پر دُعا اور المدینۃ المنوّرہ بابِ جبرائیل علیہ السّلام پر بوقتِ سحر عرض کی۔

<u>"اے ربِ محمّد! عزّوجل، صلّی اللہ علیہ وسلّم اس تحفہ کو مقبول معروف اور مشہور فرما"</u>

☆ **شرفِ حجِ بیتُ اللہ شریف**: اللہ جلّ مجدہٗ الکریم نے اپنے کمال فضل و کرم سے اِس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند فرمایا اور پھر بار بار المدینۃ المنوّرہ رنگِ گلشنِ نبوّت اور بُوئے چمنِ فتوّت"

عہ درُود شریف آبِ کوثر، آبِ حیات اور جامِ جم سے بڑھ کر ہے۔ آبِ کوثر قیامت کی گرمی کو بُجھاتا ہے اور آبِ حیات زندگی بڑھاتا ہے۔ درُود شریف وہ جامِ محبّت ہے جو ہجرِ محبُوب کی تشنگی بُجھاتا ہے اور خوفِ مرگ سے بے نیاز کر کے برزخی اُخروی دائمی زندگی عطا کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا شَرَابًا ھَنِیْئًا مَرِیْئًا لَا نَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ؂

دل میرا خوفِ مرگ سے مُطلق ہے بے نیاز	میں جانتا ہوں موت ہے سُنّت حضُور ﷺ کی
چُومتا ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ	جب بھی ہوتی ہے مجھ کو زیارت حضُور ﷺ کی

عہ۲ یہ جنّتی پتھر صحنِ حرم میں درِ کعبۃُ اللہ کے سامنے ایک عالیشان قبّہ میں محفوظ ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ زائر زیارت سے درُود شریف پڑھتے اور نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ مقامِ قبولیتِ دُعا ہے۔ ۱۲ منہ

کی بہاروں اور فضاؤں کو دیکھا جن کی یادوں سے دِل مُنوّر اور دماغ مُعطّر ہوگیا ؎

کیوں کر نہ ہو وِرد وہ اسکی زُبان پہ جاری — رہتا ہو شب و روز جسے روضۂ محبوبِ خُدا یاد

بہزاؔد گرچہ کئی بار نوازا گیا ہُوں لیکن — دیکھئے اب کب کرتے ہیں شہِ دوسرا یاد

☆ **شرفِ حاضری سرہند شریف:** ۱۴۰۹ ہجری المقدسہ کو عرس شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ سجادہ نشین آستان عرش نشان الخلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی مدّ اللہ ظلّہ العالی مد اللہ الاکرم والتلالی نے مُسوّدہ "تحفۃ الصلوٰۃ" کو بارگاہِ مجددیت میں پیش کر کے خصوصی دُعا کی۔ میں اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے اضعفُ العبید کو درود شریف پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کمائی یہ درود شریف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ۔

تقسیم ابوابِ تحفہ: تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کے ابواب کی تقسیم آٹھ بہشتوں کی تعداد کے مطابق اور رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔ "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا" بروایتِ صحیحہ "اَبُوْبَکْرٍ بُنْیَانُھَا وَعُمَرُ سَقْفُھَا وَعُثْمَانُ جِدَارُھَا" حدیث پاک کے شگفتہ صفات کے تازہ ترپھولوں کے ظہورات پر مشتمل ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین خوشنما خوشبودار اور سدا بہار مہکتے پھول ہیں "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است"

☆ روضۃ الاوّل:۔ موضوع کتاب آیتِ کریمہ درود شریف کا مفہوم اور اُس کی تشریح

☆ روضۃ الثانیۃ:۔ چالیس احادیث مبارکہ مشہورہ صحیحہ درود شریف اور اُن کی تشریح

☆ روضۃ الثالثۃ:۔ تقبیلِ اسم پاک اور تعظیم و توقیر پہ ۱۱ - ۱۱ واقعاتِ مشہورہ

☆ روضۃ الرابعۃ:۔ ظہورِ قدسی علیہ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّ اَلْفُ سَلَامٍ کے ارہاصات طیبات

☆ روضۃ الخامسۃ:۔ فوائد الصلوٰۃ والسلام "ننانوے" ۹۹ عدد بمطابق اسماء الحسنیٰ

☆ روضۃ السادسۃ:۔ حاضری حرمِ رسالت اور کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام پہ ۱۱ واقعات

☆ روضۃ السابعۃ:۔ فضائل درود وسلام ۔ دن ماہ سال کے آئینہ میں

☆ روضۃ الثامنۃ:۔ چالیس مستند، مشہور اور مقبول درود شریف اور اُن کے فضائل

ہشت ابواب کتاب ہشت روضۂ بہشت
فَادْخُلُوْا مِنْ اَیِّ بَابٍ شِئْتُمْ اے نیکو سرشت

ؔ جنت الفردوس، جنت النعیم، جنت الماویٰ، جنت عدن، خلد دارم، دار الخلد، دار السلام



دُعائے خیر:

دلائل الخیرات مؤلفہ السید محمد بن سلیمان الجزولی شاذلی قُدّس سرّہٗ العلی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَکَّۃِ الْمُعَظَّمَۃِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَوْتًا فِیْ حُبِّ حَبِیْبِکَ ط

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَالرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِکَ وَلِقَآءِ حَبِیْبِکَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

☆ ابوالرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ

"سُنّی حنفی نقشبندی مجدّدی نوری"

خطیب جامع مسجد قدسیہ رضویہ چوک محمود غزنوی روڈ۔ لاہور شہر

☆ رہائش گاہ:۔ "مسجد نقشبندیہ مجدّدیہ"

۶۔ المصطفیٰ ۴۔ رضویہ سٹریٹ گلشن کالونی

عروس البلاد۔ لاہور "پاکستان"

بروز ایمان افروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۰۹ ہجریہ قدسیہ علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام وتحیۃ ط

بمطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء

دستخط: حافظ محمد عنایت اللہ غفرلہٗ

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ۝ ؎۱ پ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱۱

از خلیفہ السید افتخار احمد دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مجددیہ مدینۃ الاولیاء سرہند شریف انڈیا

تعارف مصنف: اسمِ گرامی محمد عنایت اللہ وطن مالوف جوکالیاں ضلع گجرات "پاکستان" تاریخ پیدائش ربیع الاول سنہ ۱۳۵۰ھ "۱۹۲۹-۶-۷" آبا مغل، نسبۃً نقشبندی مجددی، مسلکاً سُنّی حنفی المذہب مستند عالمِ دین دارالعلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی سے درسِ نظامی کی ابتداء کی۔ حافظ القرآن، احادیث صحاح ستہ کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیم الشان جامع مسجد قدسیہ چوک محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیبِ اعظم۔ دینی و ملی خدمات میں منہمک ہیں۔ طریقت میں سراج السالکین شمس العارفین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدسنا اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ ولی کامل مرشدِ اکمل کے نگاہِ خاص سے فیض یافتہ فنا فی الشیخ مرید اور غلام ہیں۔ "یہ بطورِ تحدیثِ نعمت، بیان کیا گیا۔ مرتب"

گلدستہ درود شریف: افضل البلاد فی الہند، سرہند شریف کے عرس مبارک ۲۷ صفر المظفر سنہ ۱۴۰۹ھ ۲۹-۹-۱۹۸۹ حجرہ قدسیہ پر مولانا موصوف نے مسودہ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" فقیر کو دعا کے لیے پیش کیا۔ جو نہایت ہی خوشخط تحقیق و تدقیق سے قلمبند کیا ہوا تھا۔ بالاستیعاب پڑھا۔ جس کا ہر لفظ خوشبوئے محبت سے معطر، اور ہر سطر چمکدار موتی کی لڑیاں پایا۔ مقصدِ تحریر نہایت اعلیٰ وارفع رضاءِ الٰہ و قربِ مصطفےٰ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" اولیائے کرام کے گلستان "تصنیفات" سے نوری الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا ہوا۔ جو فوائد الصلوٰۃ اور فضائل السلام سے مزین۔ آدابِ محبت کا مرقع اور ذکرِ رسول درود شریف سے مرصع ہے۔ جس سے قلب منور اور روح مسرور ہوا۔ لطیف ترین مقاماتِ درود شریف قرب وفا ورضا "کو حکمِ خداوندی اَلرَّحْمٰنُ فَاسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا ۝ "رحمان کی بات اس سے پوچھو جس کو خبر ہے"
سورۃ الفرقان ۵۹

؎۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ درود خوانی، نعت خوانی بہترین اظہارِ شکر ہے۔ حضور خیر الوریٰ شفیع الوریٰ نجم الہدیٰ، صدر العلیٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل بیان اور بیان کرنا تحدیث نعمت ہے۔ ۲۰ منہ
فقرہ فقرہ گلِ بداماں، جملہ جملہ گلِ عجیب خوشبو کے بادِ بہاری، درود سراپا نو بہار

جس سے مصنف کی درود شریف سے وابستگی اور سید اجامعیز آ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت کی پختگی کی بیّن دلیل ہے۔ ماشاءاللہ نورانی پیشانی، وجیہ چہرہ، سفید ریش، سُنّتِ مطہرہ کی مجسمہ تصویر، خوش اطوار، خوش اخلاق، خوش لباس۔ اس تحفۃ الصلوٰۃ کے ادب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب روز کی عرق ریزی کے باوجود ہمہ وقت باوضو۔ باحوالہ تحریر کیا۔ فقیر نے بارگاہِ مجددِ پاک میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کے بعد دعائے قبولیت کی اور اشاعت کی اجازت دی۔ بطریقہ عالیہ اویسیہ عرس مبارک پر وعظ وغیرہ نہیں ہوتا سکوت ہی سکوت جنت بریں جامع مسجد مجددیہ سرہند شریف میں قرآن خوانی اور مزارِ مقدس پر مراقبہ اور دعائیں۔ جبکہ مولانا موصوف کو عرس مبارک پر خطبہ جمعۃ المبارک میں وعظ کا حکم ہوا۔ غالباً یہ میری زندگی میں پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہِ مجددیت میں قبولیت کی علامت تھی۔

اتباعِ سُنّت:- لکھوکھا کا مجمع عظیم۔ علماءِ کرام اولیاءِ عظام قافلہ در قافلہ ماوراء النہر تا ماوراء الہند غزنی کابل قندھار سمرقند بخارا کاشغر کشمیر ممالک ایشیا ہند تا سندھ پاکستان کے مشہور مشہور مقامات کے گدی نشین۔ مجددِ اعظم کی نگاہ کے پروردہ دوزانو، باادب حاضر تھے۔ موصوف نے فرمایا۔ مومن کو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت ہے۔ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۃ البقرہ ۱۶۵) شدید محبت کو عشق کہتے ہیں محبت جمال ہے اور عشق جلال محبت چاند ہے اور عشق سورج "اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَاءِ الْمَحْبُوْبِ" عشق قلب سے ماسواء کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو عشق کی بھٹی میں تپا کر اسوۂ رسول کے سانچے میں ڈھال لے تو فَاتَّبِعُوْنِیْ کی تفسیر اور عشق الٰہی کو درود پاک کے نور سے مستنیر کرلے تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ محبوب بن گیا ؎

مغزِ قرآن، روحِ ایمان، جانِ دین ہست حُبِّ رحمۃٌ للعٰلمین

☆ یہ خانقاہ عالیہ اہلِ عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہ عشق سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں۔ ؎

بیا اے عشق آتش زن دل افسردۂ مارا بنورِ خود منور کن تنِ پژمردۂ مارا

مولانا موصوف کی تقریرِ پُرتاثیر سے زائرین پر ایک عجیب کیف اور سرور طاری تھا۔ "جزاہُ اللّٰہُ عنّا خیرَ الجزاء"۔ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے دورۂ پاکستان میں آپ کے ہاں جمعۃ المبارک پڑھا اور مداحِ رسول

علہ "از شکوہ بوریا لرزد سریر قیصری" شہنشاہان مغلیہ اس خانقاہ کی خاک نشینی کو تاجپوشی سے بڑھ کر جانتے۔ جہانگیر لرزہ براندام اور شاہجہان ننگے پاؤں حاضر ہوتا۔ یہاں کی بوریہ نشینی کو تخت نشینی پر ترجیح دیتے۔ "باسوختان بنشین شاید کہ تو ہم سوختی"۔ "تحفۃ الصلوٰۃ یکے از قطرہ سحاب فیضے است از بحرِ معرفت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ الروحانی در کام روحِ مؤلف چکیدہ"

ﷺ کا لقب دیا اور آپ کی دعوت پر آستانہ نقشبندیہ مجددیہ میں نسبت مجددیہ میں بیعت کی اجازت[1]
دی اور خرقہ تبرک دیا۔ موصوف نے اپنے مکان کو متبرک سمجھ کر جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ کے لیے وقف کر
دیا جس کا فقیر نے سنگِ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجدد اعظم نبیرۂ فاروق اعظم رضی اللہ عنہما
کے فیض کا یہ چشمہ تا قیامِ قیامت جاری وساری رہے۔ مصنف موصوف قابلِ صد ستائش ہے جس کا
موضوعِ سخن درود شریف ہے۔ "یہ تحفۃ الصلوٰۃ ایک عظیم نعمت ہے اور محبتِ محبوب کا دعوت نامہ
" یہ عنایات بغایت شہنشاہ نقشبند چارہ سر ستمند قدسنا اللہ بسرۃ الاقدس کی نسبت سے ہیں۔ "

عزیزے نقشہا زو از تحفہ بر صفحۂ عالم ہر آں نقشے کہ زد از فیض شاہِ نقشبنداں را

علماءِ سرہند نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کو دورہ حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو
فضائل الصلوٰۃ و فوائد السلام پر ایک بے مثل مدلل، تحقیقی اور جامع مانع کتاب ہے

اہلسنت وجماعت : درود شریف اسمِ اعظم ہے اور درود شریف اہلِ سنت وجماعت کا وظیفہ
قطب غوث اولیاء سب اہلسنت سے ہوتے ہیں۔ منکرین درود شریف سے کوئی ولی نہیں ہوا اور نہ ہو گا۔
معراج کا تحفہ نماز ہے اور نماز کا جزو اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت سے ذکر کرنے والا بھی محبوب ہوتا
ہے۔ مولانا موصوف بھی ان محبوب بندوں سے ہیں۔

وظیفہ درود شریف :- ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے بارگاہِ
رسالت ﷺ سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اسی درود شریف کی برکت
سے ملا ہے۔ "مدینہ شریف درود شریف کا گھر ہے" دلائل الخیرات کی اجازت اور سند بھی ہیں سے
رحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب اہلسنت باجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

نعمت اللہ ﷺ :- دنیا کی ہر نعمت "ربِ جلیل" زحمت بن سکتی ہے مثلاً پانی" -
زبدۃ الحکماء کا قول ہے۔ اَوَّلُهٗ شِفَاءٌ وَسَطُهٗ دَوَاءٌ وَاٰخِرُهٗ دَاءٌ کھانے سے پہلے پانی
پینا شفاء' درمیان میں دوا۔ آخر میں "داء" بیماری ہے۔ لیکن درود شریف ایک ایسی نعمت و رحمت
جو کسی صورت زحمت نہیں بنتی۔ درود شریف رحمت ہی رحمت ہے۔ درود شریف پر ہمیشگی
کرنے والا معروف مشہور، مقبول، منظور محفوظ اور محبوب بن جاتا ہے۔ تارک۔ مہجور، مقہور۔

[1] یہ انعامات و الطاف مولائی مرشدی غوث العصر جنید وقت سرکار کیلانی نائب شیر ربانی ابن فیض مجدد الف ثانی علیم الرحمۃ سے ہیں۔



اور منکر مردود، مطرود، منکور اور مغضوب ہے۔ اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ۔ مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ وظیفہ نظیفہ درود شریف عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی ہے۔ جس سے سالک بالاستقامت بلا خوف وخطر مقصودِ اعلیٰ اور معبودِ حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ وَھُوَ الْمُرَادُ۔

نغمہ کجا و من کجا سازِ سخن بہانہ ایست | سوئے قطار مے کشم ناقۂ بے زمام را

یہ تحفہ جلال وجمال کا حسین امتزاج ہے۔ اپنوں کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تلوار ذوالفقار حیدری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزت وعظمت مصطفےٰ ﷺ کے لیے ڈھال ہے۔[1]

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعِرْضِیْ | لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءُ

یہ تحفۃ الصلوٰۃ مومن کے لیے جام عرفان اور عاشق زار کے لیے زیارت کی دستاویز ہے۔

سلطان آں فقیرے کجکلاہے | رسید از سینۂ او سوز آہے

دلش نالد! چرا نالد؟ نداند | نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

کتابت:- نہایت ہی نفیس آفسٹ، خوشخطی کا اعلیٰ نمونہ پیپر عمدہ، مسطر نہایت دیدہ زیب خطِ نسخ وخطِ نستعلیق کا عظیم شاہکار۔ خوشنویس قاضی نثار التبی سَلَّمَہُ رَبُّہُ الْعَلِیُّ۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ نہایت ہی جانفشانی سے کتابت کی۔ کتاب ہذا کی آرائش وزیبائش قابلِ دید، اوّل آخر صفحہ پر اسماء حسنیٰ تحفہ کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ میں مصنف موصوف کو اس "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" کی تصنیف پر مبارک دیتا ہوں اور اس عظیم شاہکار مجموعہ پر مسنون کلمات طیبات سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں اور دامے درمے قلمے سخنے اور قدمے معاونین حضرات اور قارئین کرام کو ہدیۂ سلام مسنون پیش کرتا ہوں۔ فقط وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَامِ۔

وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبِتِ شَعْرِیْ | لِسَانًا یُثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُقْتَصِرًا[2]

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سورۃ یونس ۱۰

"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ"

---

[1] میرے والدین اور میری عزت سرور سرور محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لیے ڈھال ہے۔

[2] اور اگر میرا رونگٹا رونگٹا بھی زبان بن جائے تو تب بھی تیرا شکر کرنے سے عاجز اور قاصر رہوں گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

انتساب

☆ یا سیّدی یا رسولَ اللہ صلّی اللہُ علیکَ وسلّم ؕ

تحفۃُ الصّلوٰۃِ الی النّبیّ المختار کو حضور مونسِ دل شکستگاں، راحتِ قلوبِ عاشقاں، راہبرِ راہِ سالکان، سیّدُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، خاتمُ النبیّین، رحمۃٌ للعٰلمین سیّدُ الانبیآء، نبیُّ الانبیآء، امامُ الانبیاء علیہِ افضلُ التحیّۃِ واطیبُ الثناء کی بارگاہِ محبوبیت میں بوسیلۂ جلیلہ الشیخین الکریمین سیّدنا ابوبکر الصّدیق اکبر، سیّدنا عمر الفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب کرتا ہوں اور شرفِ قبولیت اور بشارت کی اُمید رکھتا ہوں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ثُمَّ السَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ المُختارِ فَاِنَّہٗ ۔۔۔ یُبْدِیْ بِہِ الذِّکرُ الجَمِیلُ وَیَختِمُ

۳۶۵۴ ۔۔۔ ○ ۔۔۔ محمد عنایت اللہ

ــــ یہ عدد کتاب ہذا میں درود شریف کی مقدار اور بشارت کے ہیں ۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں طاقت زباں میں جو کرے حمد و ثنا تیری
کہ خلاق دو عالم ذات ہے ربُ العلیٰ تیری

چمن کے غنچہ و گل، سبزہ برگ و ثمر تیرے
چمن تیرا چمن کی پُر فضا تیری صبا تیری

تیری رحمت بچائے گی گنہگاران اُمت کو
درِ دوزخ سے واپس لائے گی شانِ عطا تیری

یہ میری بدنصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
ثنا کرتے ہیں جب سب انبیاء اولیاء تیری

یہ تیرے پیغمبر کا مُدعا کہ تو پوجا گیا ورنہ
پرستش کون کرتا تھا جہاں میں اے خُدا تیری

بروزِ حشر یہ راز مجھ پہ منکشف ہو گا
زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت بے سوا تیری

فضائے دہر میں ہر آن، رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمس کس صورت نہ ملتی جو ضیاء تیری

نعتِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"

کیا کرے عاجز بشر توصیفِ شانِ مصطفےٰ
جب کہ ہے خلاقِ عالم مدح خوانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بھیجتا ہے خود خلاقِ عالم بھی درود
کرتا ہے قرآں عیاں عزّ و شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاں یہ ہیں وہ رسول ملائک بھی پڑھتے ہیں درود
اللہ اللہ یہ مقامِ عزّ و شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں اولیکی تحت قبائی واقفِ اسرارِ صلوا علیہ وسلموا
ہاں یہی ہیں دلق پوش خادمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مل گئی جا کر وہاں سے ہر سائل کو منہ مانگی مراد
مرکزِ جود و عطا ہے آستانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

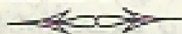
جن کو چاہیں دیں جب چاہیں نوازیں مختار ہیں
اللہ معطی وانا قاسم ہے فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ شفاعت جب کریں گے ہوگی ہم سب کی نجات
حشر کے دن دیکھنا فیضِ زبانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کے دن حق جنہیں اپنا دکھائے گا جمال
وہ یہی دل سوختہ ہیں درود خوانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

درحقیقت شمس درود ہے رازِ خدا رازِ رسول
ہے کہاں روح الامین بھی راز دانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی شمس الحق علیہ الرحمۃ



روضۃ الاوّل | باب ۱

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ النُّجَبَاءِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی ۝ اَمَّا بَعْدُ :-

فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُخْبِرًا وَّ اٰمِرًا ط

قرآن پاک: پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ علہ

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ

شانِ نزول: یہود بے بہبود جب بھی بارگاہِ رسالت میں آتے تو کہتے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ بمعنی ہلاکت، موت۔ ربِّ کریم نے اُن کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی تو نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مبارک دو! کہ ایسی آیتِ پاک نازل ہوئی ہے جو مجھے دُنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے اور حضور پر نور شافع یوم النشور سید الانبیاء علیہ افضل التحیۃ و احسن الثناء کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے مسرّت سے چہرہ چمک رہا تھا اور بشاشت سے سُرخ اور منوّر۔ تو صحابہ نے ھَنِیْئًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے مبارکیں دیں۔

☆ قرآن مجید گلدستۂ نعت ہے اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الٰہیہ لاتعناہیہ

علہ یہ آیتِ کریمہ فضیلۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص ہے بالفاظِ دگر، یہ وصف خلعہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق سبحانہ و تعالیٰ نے کُتبِ سماویہ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود شریف اصالۃً کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائی۔ الفقیر الی اللہ و رسولہ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ط

اور صفاتِ محمدیہ اور احوالِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوتے ہیں اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بُو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کئے ہوتے ہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ عظم و تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

☆ **پہلا مفہوم :** تعظیم و تکریم۔ علماء کرام نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ! سیّدنا محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یارب العٰلمین ط

☆ **دوسرا مفہوم :** ملٰئکہ اور مومنین کی طرف سے دُعا۔

اَللّٰھُمَّ تَوِّجْہُ بِتَاجِ الْعِزَّۃِ وَالرِّضٰی وَالْکَرَامَۃِ ط	اے اللہ ! سیّدنا محمّد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عزت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

○ یعنی دُنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مُطہّرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، اُمّتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اوّلین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر "عزت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا"۔

قرآن پاک : پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۳، ۴۴

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ج وَاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ○	وُہی ہے جو درود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وہ اور اُس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نُور کی طرف نکالے اور وُہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور اُن کے ملتے وقت کی دُعا تحفۃ "سلام" ہے اور اُن کے لئے عزت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

شانِ نزول : سیّدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالےٰ نے آپ کو جس شرف سے مُشرّف فرمایا اُس سے ہم نیازمندوں کو آپ کے طفیل حصّہ ملا۔ لیکن یہ درود شریف آپکے لئے خاص فرمایا۔ یُصَلُّوْنَ عَلٰی

؎ اللہ تعالیٰ اُس پر بھی درود شریف بھیجتا ہے۔ جو درود شریف پڑھتے ہیں۔

النَّبِيِّ" اتنا عرض کرتا تھا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا۔

ا : دُرود شریف "سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے جو بڑے درجے والے ہیں"
اُن پر ربِ کریم بھیجتا ہے يُصَلِّي عَلَيْكُمْ ، ضمیر کُم خصوصی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (افضل البشر بعد الانبیاء) مخاطب ہیں اور آپ کے طفیل دیگر صحابہ کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ صحابی" اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهٖ" صاحب "سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے فرمایا اور دیگر صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اس مبارک القاب سے "صحابی" کہلاتے اور آپکی صحابیت کا انکار کفر ہے کیونکہ نص قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل، اصحاب اور جملہ مؤمنین پر درود شریف بھیجنا جائز ہے۔

ج : تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ | اُن کے لیئے ملتے وقت کی دعا "تحفہ" سلام ہے۔

○ ملاقات کے وقت سے مراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنت میں داخلے کا وقت۔

☆ مروی ہے کہ ملک الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام مومن کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا رب تبارک وتعالیٰ تجھے سلام فرماتا ہے یا لقاءِ الٰہی کے وقت ربِ کریم سلام فرماتے گا۔ سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ یا ملائکہ کرام ہر دروازے سے جنتی کو کہیں گے تم پر تمہارے رحمت والے رب عز وجل کا سلام۔ قرآن پاک میں واضح طور پر ربِ کریم نے اس دنیا میں اپنے پیارے انبیاء ومرسلین علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے۔

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ — پ ۲۰ سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۹
سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝ — پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت ″ ۱۰۹
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ — پ ۲۳ ″ ″ ۷۹
سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ — پ ۲۳ ″ ″ ۱۲۰

علہ انبیاء پر سلام اور سید الانبیاء پر صلوٰۃ و سلام اور مستزاد یہ کہ ایمان والوں کو حکم خداوندی حشمت محمدی کی دلیل جلیل۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

علہ پ ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیت کریمہ ۵۸ اُن پر سلام ہوگا ربِ رحیم کا فرمایا ہوا۔



سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت کریمہ ۱۳۰

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پ ۲۳ ۱۸۱

○ لہٰذا مندرجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں مُبیّنہ طور پر قدرِ مُشترک "تعظیم" ہے۔

☆ صلوٰۃ : لغوی معنی ۔ تحریکُ الصّلوین ۔ شرعی معنی وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو۔ سورۃ البقرۃ ۴۳

○ یہاں صلوٰۃ اصطلاحِ شرع میں نماز کے معنی میں ہے جیسا کہ حضرت سیدُ الملٰئکہ جبرائیل امین علیہ السّلام نے سیدُ الانبیاء محمّد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم اُمّت کے لئے سکھائی کعبۃُ اللہ مقامِ مُلتزم کے سامنے قیام ۔ رکوع ۔ سجود ۔ تشہد اور سلام ۔ تو یہاں صلوٰۃ بمعنی نمازِ مخصوص ہوگی ۔ صلوٰۃ کا معنی ۔ نماز ۔ دُعا ۔ رحمت بھیجنا "دُرود شریف" ہے ۔

① سلام : سلام کا معنی سلامتی "بَرَآءَۃٌ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالنَّقَائِصِ" عیب اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صلوٰۃ و سلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہُوا۔

☆ صلوٰۃ: اَلْمُزَیَّنُ بِکُلِّ زَیْنٍ ط

② سلام : اَلْمُنَزَّہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّشَیْنٍ ط

☆ ہر زینت سے مُزَیَّن ۔ ہر وصف سے مُتّصف اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ ۔ فَجَوْہَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ [۱]

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ۔ وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

○ تو اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا مطلب یہ ہُوا کہ اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم کو ہر صفت سے مُتّصف فرمایا اور ہر مکروہ اور عیب سے مُنزّہ فرمایا۔

وَمَلٰٓئِکَتَہٗ ط اور اُس کے فرشتے ، فرشتہ کی تعریف یہ ہے۔

نُوْرَانِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُخْتَلِفَۃٍ	نوری ہے۔ مختلف اشکال بن جاتا ہے ۔

---

[۱] آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محاسن میں شریک سے پاک ہیں اور حُسن جوہر آپ کا کسی دُوسرے میں مُنقسم نہیں ۔ پس اے مُخاطب تو جو بھی شرف چاہے آپ کی ذات کی طرف منسوب کر اور جن عظمتوں کو تو چاہے آپ کی قدر والا کو نسبت دے

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ ۔ صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارُ "سنن ابن ماجہ"

لَا یُذَکَّرُ وَلَا یُؤَنَّثُ ط | نہ مذکر اور نہ مؤنث ۔

○ ہٗ کی ضمیر واحد غائب میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اُس کی نیابت میں اُس کے حکم سے دُرود شریف بھیجتے ہیں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نیابت میں وُہ بھی شریکِ فعلِ خداوندی ہیں ۔

۱۔ **صلوٰۃ** : جب منسوب الی اللہ ہو تو معنیٰ ہوگا درود بھیجنا ، رحمت نازل کرنا ، تعریف فرمانا اور اللہ ربّ کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صلوٰۃ بھیجنا تمام ملٰئکہ اور ارضی سماوی کائنات جن و انس سے شرافت ، عظمت ، نفاست ، کرامت میں کروڑہا درجہ سے بڑھ کر ہے ۔ مِنْہُ عَزَّ وَجَلَّ ثَنَآءُہٗ عَلَیْہِ " عِنْدَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَتَعْظِیْمُہٗ ط اللہ تبارک وتعالیٰ ملٰئکہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے ۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ درود شریف گلدستہ نعت ہے ۔ " رواہ امام بخاری عن ابن ابی عالیۃ علیہ الرحمۃ العالیۃ ط

☆ علامہ السید ابو الفضل محمود الآلوسی البغدادی علیہ الرحمۃ وضاحت فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں ۔

تَعْظِیْمُہٗ تَعَالٰی اِیَّاہُ فِی الدُّنْیَا بِاِعْلَآءِ ذِکْرِہٖ وَاِظْھَارِ دِیْنِہٖ وَاِبْقَآءِ الْعَمَلِ بِشَرِیْعَتِہٖ وَفِی الْاٰخِرَۃِ بِتَشْفِیْعِہٖ فِیْ اُمَّتِہٖ وَ اِجْزَالِ اَجْرِہٖ وَمَثُوْبَتِہٖ وَاِبْدَآءِ فَضْلِہٖ لِلْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِیْمِہٖ عَلٰی کَآفَّۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ بِالشُّھُوْدِ ط

"تفسیر روح المعانی "

۔ تفسیر الکشاف لعلامہ جار اللہ زمخشری علیہ الرحمۃ

اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے درود شریف بھیجنے کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ اپنے محبوب کے ذکر کو بلند کرکے اور آپکے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت مطہرہ پر عمل برقرار رکھ کر اس دنیا میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھا کر اور روزِ محشر اُمت کیلئے شفاعت قبول فرماکر اور بہترین اجر عطا فرماکر اور مقامِ محمود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین وآخرین کے سامنے حضور کی عظمت ، بزرگی کو ظاہر کرکے اور تمام مقربین پر حضور کو شرفِ سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے ۔

○ صلوٰۃ کے معنیٰ میں بہت وسعت ہے ۔ تکریم ، تعظیم ، شرف ، عظمت ، مدح ، ثناء ، محبت ، عطوفت ، رحمت ، رفعتِ درجات ، بلندیٔ مقامات اور ارادۂ خیر سب کو شامل ہے اور اس کا ظہور فضائل وکمالات کے بیان سے ہوتا ہے ۔

ٍ روزِ محشر سب کے سامنے شفاعت پر منتج ہوگا ۔



۲- صلوٰۃ : جب منسوب الی الملٰٓئکۃِ ہو تو معنیٰ ہو گا۔ دُعا۔ استغفار۔

د۔ استغفار ۔ کن کے لئے ؟ ایمان والوں کے لئے۔

قرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیتِ کریمہ ۷

وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج	ملائکہ مغفرت طلب کرتے ہیں اُن کے لئے جو ایمان لائے۔

ب۔ رحمت : ملائکہ کرام اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں اپنے پیارے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بلندیٔ درجات اور رفعتِ شان اور اُمّتِ مرحومہ کے لئے طلبِ بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ "اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

☆ سیدنا آدم صفیّ اللہ نے اپنے لختِ جگر نورِ چشم پیارے بیٹے سیدنا شیث علیٰ نبیّنا و علیہما الصّلوٰۃ والسّلام کو بوقتِ وصال وصیت فرمائی۔ بیٹا ذکرِ اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفےٰ ضرور کرنا یعنی درود پڑھتے رہنا۔ کہ ؎

"شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

اِنِّیْ رَاَیْتُ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَذْکُرُہٗ فِیْ کُلِّ سَاعَاتٍ ط	میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وہ ہمہ وقت آپ کے ذکر "درود شریف" میں مشغول رہتے ہیں

۳- صلوٰۃ : منسوب الی المؤمن ہو تو معنیٰ ہو گا۔

دُعا۔ طلبِ رحمت فی الدُّنیا اور طلبِ شفاعت فی الآخرۃ۔

قرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیتِ کریمہ ۶۰

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط	اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔

○ لہٰذا اس آیتِ کریمہ کا مفہوم مختصر یہ ہے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ در ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اُس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناگستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں۔

☆ تو اے ایمان والو تم بھی سرکار محبوبِ کردگار نبیٔ مختار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رفعتِ شان کا بیان ہمیشہ کیا کرو۔ یعنی درود شریف بھیجا کرو۔ اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے

؎ مختلف اَدوار میں مختلف انداز و مختلف الفاظ سے درود شریف ثابت ہے۔ مُرتّب ط

کا ہم نیاز مندوں کو حکم فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمتِ محبوب اور شانِ رسول کو کما حقہٗ جانتے ہیں اور نہ ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے احساس کمتری کرتے ہوئے کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" اے اللہ پاک تو ہی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور قدر و منزلت کو خوب جانتا ہے اس لئے ہماری طرف سے بھی تو ہی تحفہ، "درود شریف"[ل] بھیج۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ"۔

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم — کاں ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم

○ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اس میں خطاب ہے ہم غلاموں اور نیاز مندوں کو سبحان اللہ کتنا پیارا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! جو درود شریف کو وردِ زبان اور حرزِ جان بناتے ہیں۔ ان کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے اور اللہ ربُّ العزّت اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام و اعزاز فرماتے ہوئے قرآن پاک میں کتنے پیارے القاب اور محبت کے انداز میں فرماتا ہے ۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ	یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ	یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ
یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ	طٰهٰ	یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم

○ سبحان اللہ کتنا محبت بھرا اور پُر کیف انداز اور کتنے پیارے القاب دل کو بھانے والے ہیں۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ مخاطب مستحقِ تعظیم اور واجبُ الاحترام اور قابلِ توقیر ہے۔ جس کا اظہار اُمّتی ادب و محبت سے درود شریف پڑھ کر کرتا ہے ۔

نوٹ: مطلوبِ الٰہی مقصودِ ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بمطابق سُنّت اللہ نصِّ قطعی سے فرضِ عین ہے۔

ل تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں جب اللہ جلّ شانہٗ اور فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا اس کی غرض یہ کہ ۱۔ اظہارِ تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ۔ ۲۔ عود کرے فائدہ درود شریف کا مومنوں کی طرف۔ از روئے رحمتِ تامّہ ثواب دے اللہ سبحانہٗ اپنے بندوں کو اور بخشش فرمائے اُن کی۔ ۳۔ تاکہ اُمّتی درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہو۔ جو ایک نعمتِ عظمیٰ ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد معدن الجود والکرم وعلیٰ آلہ الکرام واصحابہ العظام وبارک وسلّم ؕ



القاب کیسے کیسے حق نے کئے عطا — اپنے محبوب پاک کو قرآں میں جابجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰمٓ نٓ اور کہیں والشمس والضحیٰ

پھر میرا کیا مقدور کہ تعریف آپکی کروں
تم سب پڑھو دُرود میں ذکرِ نبی کروں

خود ہے خدا ہمارے پیغمبر کا مدح خوان — قرآن ہے سارا آپکے اوصاف کا بیان
الحمد کے الف سے ہے والنّاس تک عیاں — نعت جناب جن وبشر ختم مرسلین کروں

میرا کیا علم وعقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو دُرود میں ذکرِ نبی کروں

حکمت:۔ یا محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" اسمِ ذات سے پکارنا جائز ہے لیکن ادباً منع ہے۔ ذکر شرعاً اور عقیدۃً۔ از رُوئے محبت صفات سے پکارو۔

وَالْمَعْنیٰ قُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ رِفْقٍ وَّلِیْنٍ وَّلَا تَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ بِتَجَهُّمٍ ط صلی اللہ علیہ وسلم "	نرمی اور ملاطفت کے ساتھ کہو یا رسول اللہ اور گستاخانہ انداز میں یا محمد " صلی اللہ علیہ وسلم " نہ کہو۔
لَا اَنْ یُّنَادِیَهٗ بِاسْمِهٖ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم بَلْ یَقُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" صلی اللہ علیہ وسلم یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط " صلی اللہ علیہ وسلم "	آپ کو اسم پاک سے نہ پکارو بلکہ اسم صفت سے پکارو۔ یا نبی اللہ ، یا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " یا حبیب اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم "
قَالَ قَتَادَةُ اَمَرَهُمْ اَنْ یُّشَرِّفُوْهُ اَوْ یُفَخِّمُوْهُ ط	حکم دیا عزت اور شرف کے ساتھ پکارو ، اسم صفت سے پکارو۔

☆ یہ سب کرم ہے اللہ عزوجل کا اپنے محبوب رسول کی پیاری اُمت کو کتنے مبارک لقب سے مخاطب فرمایا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ اے ایمان والو یہ خطاب بمقتضائے عمل ہے۔ کہ

☆ جنگ جدال کے موقعہ پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے۔ اے بہادر و سخاوت کرنے

9 — قولی فعلی عملی حالی تحریری تقریری احتیاط لازمی ہے۔

والوں کو اے تحیو! اور جہاد کرنے والوں کو، اے مجاہدو! اسی طرح درود شریف پڑھنے اور یہ تحفہ بھیجنے والوں کے لیئے فرمایا اے ایمان والو! درود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور درود شریف نہ پڑھنا بے ایمان ہونے کی دلیل، درود شریف محسنِ اعظم، محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حقِ غلامی، (بصورتِ انکار) حقِ نمک، حقِ احسان ادا کرنے کے لیئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبیِ کریم واکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور رفعتِ مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیاز مندوں کے لیئے فضل وکمال بھی۔

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ	آپ ﷺ پر درود شریف اور خوب سلام پڑھو

☆ درود شریف صلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے ہو تو اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں" اکیلا لفظ صلوٰۃ ہو یا سلام اس سے اللہ جل شانہٗ کے امر کی نہ تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل درود شریف ہوگا۔" یہی مسلک ہے آئمہ مجتہدین، آئمہ ہدیٰ کا۔"

مسئلہ: بالاصالۃ "مستقل بالذات" نبیِ کریم رؤفٌ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بالتبع دوسروں پر درود شریف پڑھنا چاہیئے اور یہ فرض، واجب، سُنّتِ مؤکدہ اور مستحب ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا مومن پر امتثال لِاَمرِ اللہ، فرض ہے۔ محفلِ میلادِ پاک اور مجلسِ وعظ میں نام اقدس لے یا سُنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب "حُب" سے ہے اہلِ محبت کے لئے یہ مقام مستحب فرض کی طرح ہے اور سُنّۃُ اللہ بھی۔ وجوبِ صلوٰۃ سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نام اطہر سُنے یا لے درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ "درِ مختار کتاب الصلوٰۃ"، "ابوالحسن احمد بن محمد البغدادی القدوری علیہ الرحمۃ"

☆ شیخ محقق رحمۃ اللہ نے مستحب کو فرضِ دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض تین قسم کے ہیں۔

۱: فرضِ عین! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پورا کرے۔

ــ فرض، جو نصِ قطعی سے ثابت ہو۔

۲ : فرضِ کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے ادا ہونے سے پورا ہو۔
۳ : فرضِ ظنی ! جو مجتہد کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرضِ عین دو قسم ہے۔
۱ : فرضِ دائم ! مثلاً درود شریف بلاقید وقت اور جگہ۔
۲ : فرضِ موقت ! جیسے نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایام ماہ، سال میں۔

☆ حاصلِ کلام :۔ خالق مطلق کا یہ امر درود وسلام کفائی نہیں وجوبی و دائمی ہے۔

○ عَلَى النَّبِيِّ : غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر

☆ عَلَى الرَّسُوْلِ : نہیں فرمایا حالانکہ رسول نبی سے بلند مرتبہ ہے بالتحقیق۔

○ رسول کہتے ہیں اللہ تبارک وتعالےٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والا یا اللہ سبحانہ وتعالےٰ کا حکم اُس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر "رسول" کا اطلاق اُس وقت ہوا جب آپ پر قرآنِ پاک کا نزول ہوا اور آپ نے تبلیغ فرمائی۔ اُس وقت آپ کی عمر شریف چالیس برس تھی۔ تو مکہ معظمہ، جبلِ نور، غارِ حرا میں سورۂ علق کی پہلی پانچ[۱] آیاتِ کریمہ سید الملائکہ روح الامین جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْؕ

☆ عَلَى الْبَشَرِ : نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصر، لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالم شہود میں بشریت کا جامہ زیب تن کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالےٰ اور اُس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی پر کا یہ مطلب ہے اللہ تعالےٰ کا درود شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

---

[۱] پہلی وحی جلی۔ وحی متلو ۱۷ رمضان المبارک بروز پیر بوقت سحری ۱ سنہ نبوی بمطابق ۴۱ سنہ عام الفیل کو نازل ہوئی۔ پ۳۰ سورۃ العلق آیت کریمہ ا تا ۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

سال کی عمر شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحیِ الٰہی کا نزول ہوا مطلب یہ ہوا اللہ سبحانہٗ کا دُرود شریف بھیجنا زمان اور مکان کی قید سے مقیّد نہیں ۔

○ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ: دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر "اَلنَّبِیِّ" فرمایا۔

حدیثِ پاک : سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "صحیح البخاری"

☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ؕ	فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے ۔
☆ كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ ؕ	فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے ۔

○ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اُس کے پیارے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹی کے درمیان یا بروایت رُوح اور جسد کے درمیان ہی تھے ۔ تب سے ربِ کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک ۔ ان روایات سے بھی وقت کے تعین کی خوشبو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری کا نزول بلا انقطاع بصورت دُرود شریف زمان و مکان کی قید سے وراء الوراء ہے ۔ جو کہ عقلِ اوّل "جبرائیل علیہ السلام" کے احاطہ سے بھی باہر ہے ۔

○ یُصَلُّوْنَ ؕ مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوامِ استمراری ، اور تجددی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے ۔ کلامِ الٰہی "ہمیشہ بلا توقف بلا ناغہ ابد الآباد"

ؔ لغت کے لحاظ سے نبیؐ نبأ سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے مُخبِر عن اللہ اور نبوت کا معنی اطلاع علی الغیب غیب کی خبر دینے والا ۔ جنت دوزخ ملائکہ قیامت اور سب سے غیب الغیب اللہ ، کی خبر بتلانے والا ۔ مطلق خبر دینے والا نہیں کہ اس کو مُخبِر کہتے ہیں ۔ اور اُس کی خبروں کو اخبار اور مصطفےٰ کی خبروں کو حدیثِ پاک اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کو قرآن پاک کہا جاتا ہے ۔ " فَاَنْهُمْ اَنْبِيَآءُ الْقُرْآنِ ؕ

میں دو جملے ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ، استمرار اور دوام کے لیے اور جملہ فعلیہ حدوث و تجدد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تقدس و تعالیٰ ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ ہر لمحہ اپنے پیارے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدد بھی۔ یعنی پے بہ پے، یکے بعد دیگرے۔ "مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ اور عَلَی التَّوَاتُر"۔

☆ پہلا جملہ اسمیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یہ حقیقت ہے۔

☆ دوسرا جملہ فعلیہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ یہ شریعت ہے۔

○ یہ آیت کریمہ مجموعہ ہے شریعت اور حقیقت کا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے مصداقین مومنین کو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا کا حکم فرمانا اور اس پر مومنوں کا محبت و ادب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر عقیدت ہے۔

ثنائے زلف و رخسارِ تو اے ماہ ملائک وردِ صبح و شام کردند

"عراقی"

قرآن پاک : پ۶ سورۃ المآئدہ آیت کریمہ نمبر ۱۵

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ	بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو نور[1] فرمایا۔

در بحر الحقائق، آوردہ وجہ تسمیہ بنور (صلی اللہ علیہ وسلم) است اول چیزے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بنورِ قدم از ظلمت کدۂ عدم بوجود آورد آں نور بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ "تفسیر حسینی فارسی"[3]	تفسیر بحر الحقائق[2] میں فرمایا "نور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ "نورِ قدم" سے ظلمت کدۂ عدم سے وجود میں جس کو لایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

ع۱ نور کی تعریف :- اَلنُّوْرُ ھُوَ الظَّاھِرُ بِذَاتِہٖ وَالْمُظْھِرُ لِغَیْرِہٖ۔ جو خود منور ہو اور دوسروں کو منور کرنے والا۔

ع۲ الشیخ نجم الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری کی شہرہ آفاق یہ تفسیر اشارات کنایات، حقائق و دقائق شریعت، رموز و نکات طریقت میں مشہور و معروف اور نہایت ہی مستند ہے۔ جو آپ کے علمی کمال اور عملی فضیلت کا بیّن ثبوت ہے۔ سلسلہ عالیہ کبرویہ میں شیخ الشیوخ نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ اللہ کے خاص الخاص خلفاء سے تھے۔ سن وصال ۶۵۶ ہجری القدسی ہے۔

ع۳ "ملا حسین واعظ الکاشفی الہروی اَفَاضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الرَّوْحَ وَالرَّیْحَانَ تفسیر ملاحظہ ہو۔ تحت آیت ہٰذا" ۶

قرآن پاک : پ ١٨ سورۃ النور آیت کریمہ نمبر ٣٥

اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ

اللہ نُور آسمانوں کا اور زمین کا اس کے نُور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے اور وہ چراغ ایک فانُوس میں ہے اور وہ فانُوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا روشن۔

○ نُورٌ اللہ تعالےٰ کے اسمائے حُسنیٰ سے ہے اور مَثَلُ نُوۡرِہٖ میں اِس نُور سے مُراد سیّد الکائنات افضل الموجُودات حضرت رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت تشریفی ہے۔ جو کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عظمتِ نُور کی شاہد ہے۔

☆ سیّدنا عبدُاللہ ابنِ عباس نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلیل القدر تابعی سے فرمایا اس آیتِ پاک کے معنی بیان کرو تو اُنھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان طاق تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانُوس قلبِ مُبارک اور چراغ "نبوّت" کہ شجرِ نبوّت سے روشن ہے۔ اور اِس نُورِ محمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی و اضائت اِس مرتبۂ کمال ظہُور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق پر آپؐ کا نبی ہونا ظاہر ہو جاتے ہے "کنزالایمان"

☆ نُوری شمع جو ہے وُہ دلِ اقدس ہے اللہ سُبحانہٗ کے محبُوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا

☆ فانُوس "چمنی" جس میں نُوری شمع روشن ہے وُہ سینۂ فیض گنجینہ ہے سرکارِ مدینہ کا

☆ طاق جس میں فانُوس رکھا ہے وُہ سراپا جسمِ اطہر ہے اللہ کے پیارے ہم بے سہاروں کے سہارے، عرشِ عظیم کی آنکھ کے تارے حضرت محمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا

شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زُجاجہ نُور کا
تیری صُورت کے لیئے آیا ہے سُورہ نُور کا

کَ گیسُو، ہٰ دہن، یٰ ابرُو، آنکھیں ع ص
کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نُور کا

ذرّے مہرِ قُدس تک تیرے تو سُط سے گئے
حدِّ اوسط نے کیا صُغریٰ سے کُبریٰ نُور کا

"صلی اللہ علیہ وسلم"

عظمت والے نُور صلی اللہ علیہ وسلم کے



حدیثِ پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ترجمہ	متن
میں نے نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جابر! بیشک اللہ سبحانہٗ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرما دیا۔	قَالَ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ ط "رواہ عبد الرزاق بسندہ"

☆ اس حدیثِ پاک میں نبی کا لفظ زیرِ بحث ہو گا۔ جو مقصود ہے۔

حدیثِ پاک بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ	متن
سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔	اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَ كُلُّ خَلَائِقِ مِنْ نُوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ ط

قرآن پاک : پ ۲۳ سورۃ یٰس آیت کریمہ ۸۲

ترجمہ	متن
جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔	اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

○ اس آیتِ کریمہ میں لفظ شَيْئًا[علیہ] فرمایا یعنی مشیت، ارادہ فرمایا تو کلہم کائنات معرض

عہ امر مشیت ارادہ اور رضا یہ تینوں الفاظ اپنے اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتے ہیں جو اہلِ بصیرت پر مخفی نہیں مقصود رضا ہے یہاں لفظ شَيْئًا فرمایا۔ اللہ سبحانہٗ نے مشیت ارادہ فرمایا اور اس امرِ کُن سے کائنات کا ذرہ ذرہ پیدا فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہو گئی ہو اور وہ علم الٰہی میں نہ تھی اور اس کا ظہور مطابق كُلَّ اَمْرٍ مَّرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ "واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم ورسولہٗ" اور "نور" حضور سید الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کا امرِ کُن سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں مبعوث فرما کر چالیس سال کی عمر شریف میں جبل رحمت غارِ حرا میں آپ کو اِقْرَاْ، سے مخاطب فرمایا۔ یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادہ امر "اِقْرَاْ" کا فرمایا: فَتَدَبَّرْ

۱۔ یہاں "اِقْرَاْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔	۱۔ وہاں "كُنْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

وجود میں آگئی۔ خالقِ کائنات نے تمام مخلوق کو امرِ کُن سے تخلیق فرمایا اور حدیثِ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ میں "شَيْئًا" کا لفظ ہے۔ یعنی اتحادِ لفظی، مُحِب اور محبوب کے کلام پاک میں قرآن و حدیث، وحیِ جلی اور وحیِ خفی میں ایک ہی لفظ شَيْءٌ ہے۔ قرآن پاک متن ہے اور حدیث پاک اُس کی شرح۔ قرآن علم ہے اور صاحبِ قرآن سیرت۔ قرآن علمِ خُدا ہے اور تفسیرِ قرآن سیرتِ مصطفٰے۔ قرآن نُور ہے اور صورتِ مصطفٰے نُورٌ علیٰ نُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎
"تخلقوا باخلاق اللہ سے مزیّن"

بقیہ حاشیہ

۲۔ وہاں ارادہ اور مشیّت ہے۔

۲۔ یہاں ارادہ اور مشیّت کے ساتھ رضا بھی ہے جو مقصودِ کائنات ہے۔

۳۔ وہاں مخاطب شَیْئًا ہے جو متاعِ قلیل اور حقیر ہے۔

۳۔ یہاں مخاطب محض نبی و رسول ہی نہیں بلکہ محبوب ہے جو تمام کائنات سے متاعِ عزیز و جلیل ہے۔

۴۔ وہاں تخلیق ہے سب کچھ پیدا فرما دیا گیا

۴۔ یہاں تعلیم ہے کوئی ایسا علوم نہیں جو عطا نہ فرمایا گیا

وَكُلُّ عُلُومٍ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ تَقَاصُرُ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

☆ علومِ اسماء و صفاتِ الٰہیہ، علومِ اوّلین و آخرین، علومِ الشَّهَادَةِ وَالْغَيْبِ علمِ لوح و قلم غرضیکہ علمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ عطا فرما دیے گئے۔ بلکہ یہ سب علوم تو علومِ مصطفٰے علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کا جزو ہیں۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (سورۃ النساء ۱۱۳) اس پر شاہد ہے۔

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ (سورۃ الرحمٰن) رحمٰن نے اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علومِ قرآن خود سکھائے۔ اور قرآنِ پاک کے علوم، قرآن پاک کے جملہ علوم کا بمطابق آیتِ کریمہ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ (سورۃ القمر ۵۳) مخزن آپ کا سینۂ اطہر بنا دیا ؎

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

قرآن پاک: پ ۷ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹، پ ۲۹ سورۃ القلم آیتِ کریمہ ۱

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط

اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ اُنہیں وُہی جانتا ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

قولِ حق قرآن ہے، قولِ پیغمبر ہے حدیث — اہلِ دل کے واسطے تقریر ہے دونوں کی ایک
نورِ حق نورِ نبی اصل میں دونوں ایک ہیں — وہ خدا اور یہ نبی تنویر ہے دونوں کی ایک
یا خدا یا مصطفےٰ اِس شکل میں دونوں نام لو — حاجتیں بر آئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک

حدیثِ پاک : بروایت سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

○ اُمّ المؤمنین سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق کیا تھا تو ارشاد فرمایا۔

☆ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ ط | آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا خُلق قرآن تھا

قرآنِ مجید کے بیان کردہ جملہ اخلاقیات صاحب خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" میں زینت آرا ہیں۔

بقیہ حاشیہ

مفتاح، مفتاح الجنۃ، مفتاح الرحمۃ، کنز اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماءِ حسنیٰ سے ہیں۔ تحو تعف

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مراد دہان مبارک، اور قلم سے مراد زبان مبارک اور مَا یَسْطُرُوْنَ سے مراد سینہ اطہر لوح مبارک "مطلب یہ کہ ربِ کریم فرماتا ہے محبوب تیرے دہان کی قسم تیری زبان کی قسم، سینہ نوری لوح اور زبان قلم کی قسم اور وہ مفتاح "کنجی" زبان مبارک ہے۔ جو اسم ذاتِ رسالت مآب "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" ہے اور اس کنجی سے ربِ کریم کے علم و حلم کے خزانے، رزق و محبت کے خزانے، مغفرت، جنت کے خزانے رأفت و رحمت کے خزانے، اور عالمِ امر۔ عالمِ تقدیر "عالمِ خلق - عالمِ تدبیر" کے خزانے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلتے ہیں اور عرش عظیم اُن کا برزخ ہے۔ عالمِ غیب عالمِ شہادۃ حجرۂ اخفاء و عدم میں مقفل تھے جس کنجی سے اُن کا قفل کھولا گیا وہ مفتاح "کنجی" اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس سے یہ عالم میدانِ ظہور میں آئے۔ قال عز اسمہٗ فی القرآن المجید

لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورۃ الزمر ۶۳) | اسی کے لئے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

○ دو الفاظ کی طرف قرآن پاک نے اشارہ فرمایا۔ ۱۔ مفتاح - عالمِ امر۔ عالمِ غیب کی کنجیاں ۲۔ مقالید۔ عالمِ خلق کی کنجیاں "مفاتیح اور مقالید دونوں جمع کے صیغے ہیں جو کثرتِ خزائن پر دال ہیں"

○ مفتاح کا پہلا حرف م اور آخری ح اور مقالید کا پہلا حرف م اور آخری د یہ بنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سبحانہٗ تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں، عدم سے وجود میں لایا اور اللہ سبحانہٗ نے اپنی ذاتِ پاک کا ظہور بھی اِسی نام محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" سے فرمایا۔ تو پھر روح و جسد سے انسان جو عالمِ امر، عالمِ خلق کا جامع ہے معرضِ وجود میں آیا جو نہ یکن شیئاً مذکوراً تھا۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی عملی تفسیر اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کی صفات سے کماحقہٗ مُتّصف اور مُزیّن اور اُمّتِ مُسلِمہ کے لیئے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ عله کامل مُکمّل نمونہ ہیں ؎

مدینہ میں مدینہ والے رُوئے تاباں دیکھ لیتے ہیں
جو ہیں صاحبِ نظر وُہ قرآں میں قُرآں دیکھ لیتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

○ مُندرجہ بالا نصِ قطعی، آیاتِ کریمہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہُوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نُور" ہیں اور اس نُور کی تخلیق اُس وقت ہُوئی جب کہ کائناتِ عالم کی کوئی شئی پیدا نہیں ہُوئی تھی۔ جس پر اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (سورۃ الانعام ۱۶۳) دلیل کافی، وافی اور شافی ہے۔

آمدم بر سرِ مقصد : فرمایا۔ اے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر شئے سے پہلے۔ یعنی ارادۂ امرِ کُن کے ظہورات علیہ سے بھی بہت پہلے

عرش سے پہلے فرش سے پہلے، جنّت سے پہلے دوزخ سے پہلے، شمس سے پہلے قمر سے پہلے
ذرّے سے پہلے پہاڑ سے پہلے، زمین سے پہلے زمان سے پہلے، قطرہ سے پہلے دریا سے پہلے
لوح سے پہلے قلم سے پہلے، خاک سے پہلے آب سے پہلے، آگ سے پہلے باد سے پہلے

غرضیکہ امرِ کُن سے تخلیق کی ہر شئے سے پہلے نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ تیرے نبی کے نُور کو اپنے نُور کی تجلّی سے پیدا فرما دیا۔ "کَمَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ"۔

① یاد رہے۔ مادہ پہلے ہوتا ہے تو چیز بنتی ہے۔ لوہا ہو تو تلوار بنتی ہے۔ لکڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے۔ اگر پہلے مادہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے انسان بنتا ہے۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں؟ جس سے حضور بنتے۔ حضور اُس سے بنے جو حضور سے پہلے تھا۔ حضور سے پہلے نُور الٰہ تھا۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ حضور نُور اللہ سے بنے اور ساری کائنات نُورِ مُصطفےٰ سے "عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم" ط ہے

۴

عله پ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۲۱ بے شک تمہارے لیئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔
عله عالم ملکوت، عالم جبروت، عالم ناسوت، عالم لاہوت، غرضیکہ سفت اقلیم کے اٹھارہ ہزار عالم معہ چودہ طبق وغیرہ وغیرہ ط



باغِ طیبہ میں سُہانا پھُول پھُولا نُور کا　　مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا

وضعِ واضح میں تیری صُورت ہے معنٰی نُور کا　　یُوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نُور کا

حدیثِ پاک : بروایت سیّدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولُہٗ عنہ ط

☆ ربِّ کریم نے اُس نُور کو چار حصّوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصّے کئے اور پہلے سے ملٰئکہ حاملینِ عرش۔ دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصّے کئے۔ پہلے سے مؤمنین کی آنکھوں کا نُور اور دوسرے سے مومنوں کے دلوں کا نُور پیدا کیا جو معرفتِ الٰہی ہے تیسرے سے دین کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور پیدا کیا اور چوتھے سے نُورِ ایمان۔ نُورِ عرفان اور نُورِ ایقان پیدا فرمایا۔ ۔ (زرقانی ج صفحہ ۴۶)

☆ لہٰذا دلائلِ قطعیہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہُوا کہ نُورِ ذاتِ محمدی علیٰ مقصدہا الصّلوٰۃ والسّلام نُورِ الٰہ کا مظہر ہا نہ کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ "جُز" تمام کائنات پرتو ہے نُورِ ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور فرع۔ اصل اور مقصودِ کائنات آپ کا نُور ہے ۔

بیا! تا در مدینہ نُورِ احمد　　بِبینی از در و دیوار لامع

جمالِ مصطفےٰ بے پردہ بینی　　چہ خورشیدے کہ بے ابر است طالع

بیا! اے کور چشم تیرہ باطن　　بہ بین ہر گوشہ صد برہان ساطع

نجومِ اھتدیٰ آنجا فروزاں　　شموسِ اصطفےٰ آنجا طوالع

حدیثِ پاک : بروایت سیّدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم "سَئَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ کَمْ عُمُرُکَ مِنَ السِّنِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَسْتُ اَعْلَمُ غَیْرَ اَنَّهٗ فِی الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمٌ یَّطْلَعُ فِیْ کُلِّ سَبْعِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَرَّةً

بیشک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السّلام سے پُوچھا تمہاری عُمر کتنی ہے؟ جبرائیل علیہ السّلام نے عرض کیا اے میرے آقا میں نہیں جانتا کہ میری عُمر کتنی ہے۔ ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حجابِ رابع عرش پر ایک نُوری ستارہ ستر ہزار سال بعد طلوع

رَأَيْتُهُ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَرَّةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "يَا جِبْرِيْلُ وَعِزَّةِ رَبِّيْ أَنَا ذٰلِكَ الْكَوْكَبُ أَيْ ذٰلِكَ النَّجْمُ" ط "رواہ البخاری فی تاریخہ"

ہوتا تھا۔ جس کو میں نے ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے رب کی عزت و عظمت کی قسم اے جبریل علیہ السلام وہ نوری تارہ میں تھا۔[1]

یہ سن کے مصطفےٰ نے کہا جان سکو گے
اے جبریل وہ تارا اگر دیکھا تو پہچان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے عمامہ جو سرے ہٹایا
پیشانیٔ مصطفےٰ پہ وہ چمکتا تارا نظر آیا

☆ علم جبرائیل علیہ السلام کے مطابق، نورِ مجسم شفیع معظم فخرِ آدم احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستر ہزار در ستر ہزار سال پہلے فرمادی گئی تھی "چار ارب نوے کروڑ سال" اور یہ متناہی ہے۔ واللہ اعلم ورسولہ بالصواب ط

○ تمام کائنات سے کروڑوں، اربوں سال پہلے نورِ ذاتِ محمدی، نورِ نبوت کی تخلیق ہو چکی تھی اُس وقت سے ربِ کریم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "درود شریف" نازل فرمارہا ہے۔ اتنا رحمتوں کا نزول کیا کہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْن بنا دیا۔ اُس نور نے سب سے پہلے نبوت کا لباس زیبِ تن کیا اور رحمت کا حُلّہ اوڑھا۔ وہ نورِ محمدی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ لباس میں ملبوس، ربِ کریم کی رحمتِ مجسّمہ بن کر دُنیا میں مبعوث ہوا۔

احادیثِ قدسیہ: اللہ کا کلام بزبانِ رسالت عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆ كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ط

فرمایا میں مخفی خزانہ تھا۔ مجھے محبت آئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔

☆ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُكَ لَأَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِيَّةَ ط

اگر آپ نہ ہوتے تو اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

[1] فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار سال میں قیام کرتا اور ستر ہزار سال سجدہ۔ قیام میں مجھے تم دیکھتے لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ عبودیت اور دوسرا سجدہ قبولیت کا۔ ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ ط

یہ احادیثِ مبارکہ طرقِ متعددہ اور اسانیدِ مختلفہ سے روائیت کی گئیں ہیں۔

○ یہ وحی خفی اور وحی غیر متلو کے زمرہ میں ہے فرمایا ربُّ العزت نے میں توحید کا مخفی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ تھا صَمَدٌ تھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ تھا اور اپنی ذات و صفات میں وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (سورۃ اخلاص ۴) تھا۔ میں نے چاہا۔ پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ بایں معنی کہ میرے بحرِ توحید سے ایک محبت خاتجبت کی لہر اُبھری تو میں نے تجلی محبت سے اپنا محبوب بنالیا۔

ہے اُنہیں کے دَم قدم سے باغِ عالم میں بہار — وُہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالم نہیں
غنچے مَا اَوْحٰی کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں — بُلبُلِ سدرہ بھی اُس کی بُو سے محرم نہیں

حدیثِ پاک: بروائیت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نُّوْرِیْ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اللہ کے نور سے اور تمام مومن میرے نور سے ہیں۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے — ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا مظہر نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور نورِ ایمان وعرفان اُس کی تجلیاں ہیں۔ یعنی ساری تخلیقاتِ الٰہیہ میں نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے ہیں۔

خلاصۂ آیتِ کریمہ: بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے نوری فرشتے تب سے اب تک بغیر قیدِ زمان ومکان صبحِ ازل سے شامِ ابد تک ہمیشہ در ہمیشہ، ہر وقت درود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ تم بھی اے ایمان والو! میرے محبوبِ پاک شاہِ لولاک نبیُّ الانبیاء، سیّدُ الانبیاء، امامُ الانبیاء، احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمہ وقت درود شریف پڑھا کرو۔ نوری ہو جاؤ گے۔ (عـلـہ)

عـلـہ من دُرّے بُودم نہاں در قعرِ بحرِ لَم یَزَل — عشق غواصانہ ام آورد بیروں زاں محل

ترجمہ۔ میری رُوح تجلی صفات کے بحرِ لم یزل میں مخفی تھی۔ اللہ نے چاہا تو عشق غوطہ خور ہو کر ہمیں اس مقام سے باہر نکال لیا۔ اسی عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالمِ شہود میں ہر جنگل و بیابان میں پھر رہے ہیں۔ سرکار غریب نواز چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ ط

۱۰ نمبر ۲ حاشیہ اگلے صفحہ پر

حدیثُ الحبیب علٰی مصدرِھا الصّلوٰۃُ والسّلامُ ط

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ط | میری اُمّت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔

کَ حرفِ تشبیہ ہے اور یہ تشبیہ تبلیغ احکامِ الٰہیہ اور ترسیلِ شریعتِ مطہرہ میں ہے یا جتنی تکلیفات شاقہ انبیاء نے برداشت کیں ایسی ہی علماءِ اُمّت اُٹھائیں گے اور ضمناً ارشارہ فرمادیا کہ پہلے رسولوں کے دین کی تبلیغ کے لیے انبیاء مبعوث ہوتے رہے چونکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" آخر زمان نبی ہیں بدیں وجہ اس دینِ حقّہ کی تبلیغ کا منصب علماءِ حق کو سونپا (العلماء ورثۃ الانبیاء ط) گیا۔ جن کا تعلق قلبی رابطہ اور نسبت حقیقتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام سے پختہ ہے۔ یہ نسبت مُرشدِ کامل۔ اکمل۔ مکمّل کی نگاہ اور درود شریف کی کثرت سے ملتی ہے۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کی محبت، جنّت کی کنجی ہے حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط اس حدیث

بقیہ حاشیہ

ع۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط بلا تمثیل و بلا تشبیہ نورٌ، بفرمانِ رحمان واجب الاذعان قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ "حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم" اور وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗ قرآن نور بارشادِ حدیث مظہر نورِ کبریا، تاجدارِ لَوْلَاکَ لَمَا صلی اللہ علیہ وسلم "روزِ شمار ہر نبی کو دو دو نور ملیں گے اور میرے ہر مُوئے تن سے نور کا فوارہ جاری ہوگا"۔ میری نگاہ کے پروردہ "درود خوان اُمّتی" نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ ط کے سامنے اور دائیں طرف نور دوڑے گا۔ مزید براں اُن کا ہر اعضائے وضو نور سے منوّر ہوگا اور درود شریف کا نور اُن کو ہر چھ جہتوں چھ سمتوں چھ طرفوں آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں بائیں سے گھیرے ہوئے ہوگا اور ہر مقام میزان پُلصراط پر دعائے نور رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا پڑھتے ہوئے اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی نوری شفاعت سے سیدھے جنّتُ الفردوس میں داخل ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِلُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ ط

☆ نورِ قرآن۔ نورِ ایمان، نورِ عرفان، نورِ اذعان، نورِ ایقان، نورِ فراست، نورِ ولایت، نورِ شریعت، نورِ طریقت، نورِ حقیقت، نورِ معرفت کے حصول کا ذریعہ درود شریف ہے اور یہ سب نورِ ماہِ عرب مہرِ عجم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ایک خفیف سی جھلک ہیں۔ "دعائے نور" تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار صفحہ ۹۶ پر ملاحظہ ہو۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ لَنَا بِھَا قُلُوْبَنَا نُوْرًا وَصُدُوْرَنَا نُوْرًا وَعُیُوْنَنَا نُوْرًا وَشِفَاھَنَا نُوْرًا وَاَجْسَادَنَا نُوْرًا وَاَرْوَاحَنَا نُوْرًا وَقُبُوْرَنَا نُوْرًا ط اٰمِیْنَ یَا نُوْرَ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ط از تحفہ خدمات الاوری

صَلُّوْا عَلَی النُّوْرِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً | اَلْفَ صَلٰوۃٍ مَّعَ السَّلَامِ وَزِیْدَ

پاک کے مصداق نہ مولویانِ زرّاق ہیں اور نہ پیرانِ رقّاص اور نہ علماءِ سُوء بلکہ وہ علماءِ حق ہیں۔ جن کا ظاہر شریعتِ مطہرہ سے آراستہ اور باطن انوارِ طریقت[1] سے پیراستہ ہو۔ قال حال کے باکمال دربارِ اکبری کے نورتن نہ ہوں۔ بارگاہِ محمدی عَلَیہِ اَلفُ صَلوٰۃٍ وَّاَلفُ اَلفِ سَلَامٍ کے مجدّدی درویش اور سرہندی درویش ہیں۔ جن کے آستانہ کی خاک رُوبی بادشاہوں کے دربار کی تخت نشینی سے افضل ہے۔ قدّس سرّہٗ

[1] یہ ہستیاں علماءِ کرام، مشائخ عظام علم وعمل، قول وفعل، قال وحال فقہ وفقر میں شریعت طریقت کی جامع ہیں امامِ اعظم ابوحنیفہ اور سلطان العارفین بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّھُمَا الْاَقْدَس دونوں سیدنا امام جعفر صادق علیہ وعلی آبائہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ہی نظر اور ایک ہی فکر سے صحبت یافتہ اور فیض یافتہ ہیں لیکن اللہ عزّ اسمہٗ نے امامِ اعظم کو شریعت میں قالِ رسول اللہ "ﷺ" کیلئے چن لیا اور سلطان العارفین کو طریقت میں حالِ مصطفےٰ "ﷺ" کے لئے منتخب فرمالیا۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں بہر پہلو شریعت وطریقت میں کامل تھیں۔ آئمۂ محدثین امام بخاری، امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے اخبار وآثار سے قالِ رسول اللہ "ﷺ" کو ضخیم دفتروں میں جمع کیا۔ جس سے آئمۂ مجتہدین نے فقہی مسائل استنباط کئے اور فقر کے امام حسن بصری، امام ربانی مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ نے اسرار وانوارِ رسول اللہ "ﷺ" سے اپنے سینوں کو منوّر کیا اور پھر نگاہ سے چراغ پر چراغ روشن کر دیئے۔ مقصد یہ کہ اُدھر رسول اللہ "ﷺ" کا قال ایک سینے سے دوسرے سینے میں منتقل ہوتا رہا اور اِدھر رسول اللہ "ﷺ" کا حال ایک سینے سے دوسرے سینے کو طورِ سینا بناتا رہا۔

سُنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز — شریعت وضو ہے طریقت نماز

شریعت درِ محفلِ مصطفےٰ — طریقت عروجِ دلِ مصطفےٰ

شریعت میں ہے قیل وقالِ حبیب — طریقت میں ہے حسن وجمالِ حبیب "اکبر الٰہ آبادی"

قرآن کا فیض ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ (سورۃ البقرہ ۲) ان نفوسِ قدسیہ سے اُمت تک پہنچا کر اُن کی تبلیغ پند و وعظ اور ترسیلِ نگاہ و نظر سے اُمتی۔ مومنین صالحین، صادقین، متقین، محسنین بن گئے یہ تبلیغ عین منشاءِ ربانی کے مطابق تھی کہ پہلے پیغام بر پھر پیغام۔ پہلے طبیب پھر نسخہ پہلے ہادی پھر ہدایت اگر ہادی "ﷺ" سے بے نیاز ہو کر اور اُن نفوسِ قدسیہ سے صرفِ نظر کر کے محض اصول ومسائل سے راہ چاہیں تو مقصدِ بندگی اور ہدایت ایصال الی المطلوب نہیں پا سکتے۔ بزمِ رسول اللہ "ﷺ" کا صحبت یافتہ "صحابی" اور دربارِ رسول "ﷺ" کا ہر حاضر مفسر بھی ہے۔ محدث اور فقیہ بھی۔ مُزکّٰی بھی ہے اور مُرید بھی۔ مبلغ اور مجاہد بھی ہے۔ یہی علماءِ اُمت جو اس حدیثِ پاک کے مصداق بنے۔ جن کی دوات کی سیاہی روزِ قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔ اے کریم جل سلطانہٗ! علماءِ حق کی اس سیاہی کی عزت کے طفیل اس رُوسیاہ کی سیاہی کو نور اور سرخروئی کا باعث بنانا۔ آمین یا نور یا نور النور ۱۲ منہ غفرلہٗ الغفور ط

☆ الشیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔

○ جب شب معراج میرا براق وادی طور سینا سے گزرا ——— تو فرمایا۔

☆ ایک روایت الرسول میں ارشاد فرمایا۔ "رَأَیْتُ مُوْسٰی" رواہ البیہقی "نیز فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط | فرمایا میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا تو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

☆ احادیث مبارکہ اس ایک معنی کو واضح کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انبیاء و مرسلین صلوٰت اللہ علیہم وسلامہ اپنی اپنی قبور میں عالم برزخ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حیات دنیوی سے بھی حیات ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور دیگر تصرفات بھی فرماتے ہیں۔ مصیبت زدہ کی مدد و اعانت کرنا۔ دنیا میں سیر فرمانا اپنی مرضی سے آنا جانا بارگاہِ محمدی ﷺ میں حاضر ہونا۔ تعزیت اور تہنیت پیش کرنا ثابت ہے۔

☆ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگرچہ ظاہراً یہ روایت نماز کے متعلق ہے لیکن یہ توجیہ بھی درجہ صحت تک ہے اگرچہ تاویل بعیدہ ہے کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی آمد پر آپ پر درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ "مؤلف" واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاعلیٰ بالصواب۔

☆ جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ط علامہ شمس الدین سخاوی علیہ رحمۃ الباری نے اپنی تصنیف لطیف، تالیف منیف "قول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" میں اس حدیث پاک کی ایک توجیہ یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک درود شریف میں ہے۔ جو مجھ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے۔ رواہ النسائی

○ سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی شان بہت ارفع ہے آپ کے مرقد منورہ میں ازواج مطہرات رضی اللہ وسلامہ عنہن حاضر بارگاہ ہو کر زیارت سے مستفیض ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف لے جاتے ہیں۔

○ جملہ انبیاء و مرسلین کا شب معراج، بیت المقدس میں حضور پر نور صاحب المعراج ﷺ کے پیچھے بجدہ نماز پڑھنا اور عرش پر انبیاء کا استقبال کرنا اور سلام عرض کرنا اور خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زیارت کرنا اور تخفیف نماز، روزہ کی عرض کرنا
—— امت مسلمہ پر شفیق ترین نبی۔

احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیبہ ہجرت گاہ محبوبِ کردگار کے تذکرے انبیاء کرتے رہے ہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا لشکر جب مدینۃ الرسول سے گزرا تو فرمایا۔

هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ۔ تفسیر مظہری	یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مبارک ہے وہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ شبِ معراج شریف آپ کا براق محترم جب سرزمین حجاز مدینہ منورہ زادہا اللہ تنویراً پہنچا تو سیدنا روح الامین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتریے اور یہاں نمازِ نفل ادا فرمایئے کیونکہ یہ مبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النبی میں درود شریف :۔ برکۃ النبی فی الہند عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے ہنوز ستر ہزار نورانی حجاب ایسے تھے کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم شل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال کا تھا ابھی ان کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی امداد و اعانت سے قطع کیا اس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت و عظمت پیش آئی منادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہم آوازی میں ندا دی قِفْ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ (درود شریف) آپ متفکر ہوئے کہ یہ آواز کہاں سے آئی۔ آپ کو اس آواز سے انس حاصل ہوا اور گھبراہٹ سے باہر آئے جو درپیش تھی پھر حق تعالیٰ نے ندا دی اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ پھر میرے رب عزوجل نے مجھ سے اتنا قرب فرمایا کہ میں اتنا قریب ہوگیا۔ اِنَّ رَبَّكَ یَشْتَاقُ اِلَیْكَ کا ظہور وحیِ الٰہی سے ان الفاظ میں ہوا۔

قرآن پاک پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۸ - ۹

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝	پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

○ پھر میرے رب کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے

سے بزمانہ ۱۰ ق م کا واقعہ ہے۔

سکتا اس وقت ربِ کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ" میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف وحد بڑھایا۔
* جیسا اس کی شان کے لائق

☆ حدیث الحبیب میں بایں الفاظ مبارک ارشاد فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَوَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِہٖ بَیْنَ ثُدَیَّ فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ	پس رکھا اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان اور میں نے اس کی ٹھنڈک سینہ میں پائی اور تمام اشیاء مجھ پر روشن ہوگئیں اور میں نے پہچان لیا۔

☆ ایک روائت میں فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

عَرَفْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	پہچانا میں نے ہر اس کو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں

☆ اور ایک روائت میں ارشاد ہوا۔ "رواہ البیہقی"

فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ	پس جان لیا میں نے مشرقین اور مغربین کے درمیان ہر چیز کو۔

○ اس کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے سینۂ فیض گنجینہ میں محسوس کیا اس وقت مجھے اللہ سبحانہٗ نے تمام علوم اوّلین و آخرین عطا فرما دیئے اور میں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ پھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وہ میری زبان پر گرا میں نے اس چیز کو چکھا اس سے زیادہ شیریں نہ چکھا ہوگا۔ اور مجھے اوّلین و آخرین کی خبریں حاصل ہوئیں اور میرا دل روشن ہوگیا اور عرش کے نور نے میری آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اس وقت میں نے تمام چیزوں کو دل سے دیکھا "عرفت" اور اپنے پس پشت "پیچھے" سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کما ھی۔

حدیث پاک :۔ بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "مدارج النبوت"

اِنَّ اللہَ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ	بے شک میرے لیئے دنیا اٹھا لی گئی تو میں نے

ع۱ قرآن پاک اور حدیث پاک میں جہاں اللہ تعالیٰ کی نسبت سے لفظ نفس آنکھ کان اور ہاتھ کا ذکر آیا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔ علماء محققین نے ان کی تعبیر مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ سے کی ہے اور ان کو متشابہات سے شمار کیا ہے۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم بحقیقتہٖ ورسولہ الاعلیٰ عزّ وعلا وصلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى كَفِّيْ هٰذِهٖ۔ تمام دُنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔

حریمِ قُدس میں درود شریف:۔ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر پہنچے تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے پوچھا محبوب ﷺ "میرے لئے کیا تحفہ لائے" تو عرض کیا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ تو جواب میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو آپ ﷺ نے جواباً کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اور پھر تشہد فرمایا۔ آپ نے اپنی اُمّتِ مرحومہ یعنی ہم نیازمندوں کو حریمِ قُدس میں بھی نہیں بھلایا۔ معبودِ حقیقی نے اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ "کو صلوٰۃ وسلام کے تحفے عطا فرمائے اور یہ ہے حقیقتِ صلوٰۃ وسلام ۔

ادھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں اُدھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پُرنور میں پڑے تھے

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی ؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

(۱) اور جب خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ شبِ معراج کو مدارج و مقامات طے کرتے ہوئے قُرب تک پہنچے تو ندا آئی۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پس اس ساغر کو حضرت رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا ایک حصہ خود نوش جان اور دوسرا حصہ بندگانِ خاص صالحین کو عنایت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ حسرت تو یہ ہے کہ بندگانِ صالحین کو تو اُن کی صالحیت کافی تھی وہاں ہم تشنہ لبان، بادیۂ معصیت کو یاد کیوں نہ فرمایا۔ کہ مستحقِ کرامت گناہ گارانند"

(۲) لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیرالوریٰ" ﷺ نے تو گنہگاروں کو صالحین سے بھی پہلے دورِ ساغر میں اپنے ساتھ کمالِ شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَيْنَا میں ضمیر جمع متکلم اس پر شاہد ہے کہ صالحین کو بعد واؤ عطف سے ذکر کیا ہے اور علیموں کو اپنے ساتھ رکھا ہے بھلا اس سے زیادہ اور عنایت کیا ہو سکتی ہے۔ "تذکرۂ غوثیہ"

ــــــــــــــ
سے مصرعِ نقل" نصیب ما بہشت است اے خدا شناس برو

○ نماز خاص الخاص اللہ تبارک تعالیٰ کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکوع، سجود اور اس میں تسبیح و تہلیل فَاعۡبُدِ اللّٰهَ[1] کا فرمان اور مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ کی شان میں۔ عبد بندہ عبادت سے بنتا ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گندہ ہے۔

☆ ایک روایت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ وَاِنۡ لَّمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ط "حدیث جبرائیل، صحیح البخاری"	یہ کہ عبادت کرو اللہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو بس یہ خیال کرو کہ وُہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

۳ پہلا مقام اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ والی نسبت کہاں یہ تو مقامِ خواص ہے اور دوسرا مرتبہ خود سرکارِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ہم سے اُتار دیا اور فرمایا وَاِنۡ لَّمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نماز میں فَاِنَّهٗ يَرَاكَ والی ہی کیفیات[2] اور احوال نصیب ہوں تو غنیمت ہیں ہے۔

"تذکرہ خوشتہ"

کبھی حیرت کبھی مستی کبھی آہِ سحر گاہی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا دردِ مہجوری

قرآن پاک پ۳۰ سورۃ الانشراح آیت کریمہ ۴

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ؕ	اور ہم نے تمہارے لیئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

○ اسی آیت کریمہ کے تحت وَاِذَا ذُكِرۡتُ ذُكِرۡتَ مَعِيَ (حدیث قدسی) محبوب تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیت دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر روشن ہوتی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، مؤذن آذان میں، خطیب خطبۂ جمعہ، عیدین میں اور نمازی نماز میں ذکر اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بلند کر رہا ہے ہے۔

وُہ کہ اس در کا ہوا خلقِ خدا اس کی ہوئی
وُہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا

مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہوگیا
کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

---

[1] پ۲۳ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲ تو اللہ کو پوجو نرے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

[2] نگاہ كَمَا اَنَّكَ تَرٰى فِي الصَّلٰوةِ کے حسن پر اور قلب اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ کے جلووں میں گم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نماز معراج تھی (رواہ امام بخاری) ہے کیا شانِ محبوب ہے خاص بارگاہِ اُلوہیت میں۔ سُبۡحَانَ اللّٰهِ ۳ مرتبہ غفرلہٗ

[3] اسلام، ایمان اور احسان کا مقام، پہلی حالت مشاہدہ دوسری مراقبہ۔



ٹھوکریں کھاتے پھرو گے اُن کے در پر پڑ رہو ۔۔۔ قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دُنیا و آخرت میں بُلند کیا کا یہ مطلب ہے کہ محبوب کے ذکر کو اپنے ذکر کی معیّت عطا فرمائی۔

قرآن پاک: پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۶۲ ، پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۴۰

۱: اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○	بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے۔
۲: اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ	بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

○ موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا ذکر پہلے کیا اور بعدہٗ ربّ تعالیٰ کا ذکر کیا اور نبی پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے اللہ سبحانہٗ کا ذکر پہلے اور بعدہٗ اپنا ذکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیّت دائمی ازلی ابدی ہے جس کا انفکاق کسی وقت نہیں۔ نیز موسیٰ علیہ السّلام نے معیّت کا ذکر خود کیا اور نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی معیّت کا ذکر اللہ سبحانہٗ نے فرمایا۔ "اہل ذوق اس مقام معیّت کو جانیں مُرتّب"

ایں معیّت مے نگنجد در بیان ۔۔۔ نے زماں دارد خبر زو نے مکان

قرآن پاک: پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱ تا ۴

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ	چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

شانِ نزول: ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آئی تو کفّار نے بطورِ طعن کہا کہ محمد "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ربّ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے۔ کفّار کی یہ بات آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے دلِ نازک پر گراں گزری تو ربِّ قدوس نے فرمایا۔ وَالضُّحٰى قسم ہے، نورِ جمالِ مصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی۔ وَالَّیْلِ اور قسم ہے گیسوئے عنبرین مصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی نہ تمہیں تمہارے ربّ تعالیٰ نے چھوڑا نہ علیحدہ ہوا۔ محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" تمہارے لئے پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ "وَالسَّاعَةُ الْاُخْرٰى خَیْرٌ لَّكَ مِنَ السَّاعَةِ الْاُوْلٰى ؕ"

(۱) مفسّرین کرام نے دو معنیٰ بیان فرمائے پہلا معنیٰ آنے والے احوال تمہارے لئے

گزشتہ سے بہتر ہیں۔ گویا حق تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرماتا رہے گا۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(۲) دوسرا معنیٰ یہ کہ آخرت دُنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لیئے مقامِ محمود، حوضِ مورُود اور تاجِ شفاعتِ کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِی (حدیث قدسی شریف) کا ایک مفہوم یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔

(۳) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا (سورۃ رعد ۴۳) تو اللہ کریم نے جواباً فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (سورۃ الفتح ۲۹) "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کلمہ طیبہ نماز آذان میں اپنے محبوب کو معیت عطا فرمائی۔ سُبْحَانَ اللّٰہ خداوندِ قدوس کا اندازِ توصیف سے

نُورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک وخر کی ہے

ازالۂ وہم :۔ نماز کے تشہد میں ادباً بیٹھ کر محبت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا۔"

مقصود الثقلین حضور سید الکونین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا خیال مبارک [علہ] اور تصورِ تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ نماز تو آپ کے ذکرِ پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لیئے التحیات میں حضور سے خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ [علہ] سے اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ [علہ] کے تحفے نذرانے اور ہدیئے اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حریم قدس میں ربِ کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر اُمتی کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آئے۔ اور تصور نہ جمے۔ فافہم [علہ]

☆ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہِ رحمۃ للعٰلمینی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

علہ بعض خوارج عُلماء سُو نے اس کے خلاف لکھا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْھَفْوَاتِ اُنہوں نے اپنی سیہ باطنی کی سیاہی سے کاغذ کو سیاہ کیا اور خود بھی رُو سیاہ ہو گئے اور مرکز ستی میں جل گئے۔

علہ بارگاہِ اُلوہیت میں تحیات صلوات طیبات کے تحفے اور مقامِ دَنَا فَتَدَلّٰی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں سلام پیام اس کیفیتِ حالی سے نمازِ مومن کی معراج ہی۔ کروڑہا اُمتی خیر القرون علی الاطلاق قرنِ نبوی سے تا ہنوز متواتر علی الاستمرار مسلسل بالاستقلال بغیر کسی ادنیٰ تامل و تردد اور بلا شک و شبہ نماز میں کہ ضمیر مخاطب سے عقیدہ حاضر ناظر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ بنفسِ نفیس اپنے سمعِ مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقتِ محمّدیّہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کائناتِ عالم کے ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہے بلکہ اطاعتِ رسُول کا تو یہ عالم ہو کہ حضور کسی کو بُلائیں اور وُہ فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس پر واجب اور فرض ہے کہ وُہ نماز چھوڑ کر بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو۔

قرآن پاک : پ ۹ سورۃُ الانفال آیتِ کریمہ ۲۴

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ

اے ایمان والو! اللہ اور رسُول کے بُلانے پر حاضر ہو جب رسُول تمہیں اُس چیز کے لئے بُلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

شانِ نزول : سیدنا سعید بن مُعلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فرض ادا کر رہے تھے کہ حضور نے انہیں بُلایا تو وُہ جلد از جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں جواب دینے میں کیا چیز مانع ہوئی عرض کیا حضور نماز میں تھا تو فرمایا کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ آیتِ پاک نہیں پڑھی عرض کیا آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اِجَابَةُ الرَّسُوْلِ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ ط " کما ذکرہ الامام فخر الدین رازی فی تفسیرہ الکبیر "

☆ اِس آیتِ کریمہ کے تحت علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ الباری فرماتے ہیں۔

○ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُس نمازی نے کلام کیا تو کس سے کیا آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے جن کو نماز میں سلام و کلام عرض کرنا واجب ہے اور اگر کسی غیر کو سلام کیا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبہ مُشرّفہ سے " سینہ " پھیرا تو کس طرف پھیرا۔ آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر، بارگاہِ محبُوبیت کی طرف جب کہ ربُّ العزّت " جلّ و علا " اپنے بندوں کو اسی درِ اقدس پر بُلاتا اور دعوت دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

سلام عرض کرتے آئے ہیں اور خوش قسمت کہ اَللّٰہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ بالمشافہ سلام کے جواب سے شرف پاتے ہیں، بعض متشکلین محجوب علماءِ حاضرہ اپنی ناقص الایمانی ذہنی اختراعی اور باطل استدلالی منطق سے اس سلام کی تنسیخ و ترمیم کے درپے ہیں اور اپنی ناکام مساعی اور تحریف سے اپنے باطن کو مسخ کر کے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (سورۃ الاعراف ۱۷۹) بنے "چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی" حالانکہ بامتثال امر اللہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام پر درود شریف بھیجنا ایسا ہی ہے جیسا آپ کی نبوت و رسالت کی شہادت دینا۔ ۱۲ مرحفظہ اللہ وسلمہ ذریتہ ط

مسئلہ :- نماز میں کسی کو بلانا ۔ پکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی ۔ عین نماز کی اس مُؤدبانہ حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالت حضوری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حریم کبریاء جل وعلیٰ میں دیکھ کر تعظیم بجالاتا ہے تو بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں سلام عرض کر کے منظوری پاتا ہے بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ جل شانہ صلی اللہ علیہ وسلم فافہم ط

☆ ایک روایت میں ہے ۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط	نماز مؤمنین کی معراج ہے ۔

○ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر اللہ رب العزت کے دیدار سے مشرف ہوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سر کی آنکھوں سے بے حجاب رب کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ تَادِیْبِیْ کے کمال ادب سے رَاَیْتُ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط کا مشاہدہ عینی عطا ہوا ۔ یعنی معبود حقیقی نے اپنے محبوب حقیقی پر تجلی فرمائی ۔

☆ ایک حدیث الحبیب میں ارشاد ہوا ۔

اَتَانِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط	میرا رب سب سے احسن تجلی میں میرے پاس جلوہ گر ہوا ۔

○ اور آپ نے کمال ادب سے تجلی رب جل شانہ کو دیکھا اس شان سے کہ رب کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا ۔ اور کتنے واشگاف الفاظ مبارکہ میں اظہار فرمایا ۔

قرآن پاک : پ ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۷ - ۱۰

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○	آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

○ صاحب مَا زَاغَ الْبَصَرُ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا ہے ۔ جب کہ درمیان کوئی واسطہ نہ تھا ۔ اور یہ دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے ۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ط	وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی ۔

○ ایسی وحی اللہ سبحانہٗ اور محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے درمیان اسرار ہیں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ حبرُ الاُمّت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

رَأَيْتُ رَبِّي بِعَيْنِي وَقَلْبِي ط "رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد صحیح"	میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دل سے دیکھا۔ "صحیح مسلم شریف"

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا "تفسیر روح المعانی تحت سورۃ النجم"۔

موسیٰ زہوش رفت بیک پرتو صفات — تو عین ذات مے نگری در تبسمی "شیخ جمالی دہلوی"

☆ جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وادی طور سینا میں تجلی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحٰنَكَ (سورۃ الاعراف ۱۴۳)۔ اللہ اکبر کیا شانِ نبوت ہے کہ کتنے پیارے موزوں الفاظ سُبْحٰنَكَ سے عین موقعے کے مطابق کلمہ عرض کیا۔ "مولانائے روم، محمد جلال الدین رومی روح اللہ روحہٗ نے کتنے بلیغانہ انداز میں فرمایا ہے" [۱]

آنچہ طورش برنتابد اے کیا — قدرتش اندر زجاجے ساخت جا
گفت مشکوٰۃ زجاجی جائے نور — کہ ہمی درد زنور آں قاف و طور
در دل مومن بگنجد ہیچ حنیف — نے زچوں وبے چگوں و نے زکیف

○ دنیا میں دیدارِ الٰہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمتِ اعلیٰ فقط، مختص ہے۔ سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے لیے میثاقِ اوّل، روزِ اوّل اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کے جواب میں سب سے پہلے روحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا۔ بعدہٗ روحوں نے یک زبان ہو کر قَالُوْا بَلٰی کہا تو پھر تمام روحوں کو دیدارِ جمالِ الٰہی ہوا اور سجدہ کیا۔

حدیثِ قدسی " کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

مَا وَسِعَنِي سَمَآئِي وَلَا اَرْضِي	میں نہ آسمانوں میں سماتا ہوں اور نہ زمینوں میں

[۱] جس نور کا متحمل کوہِ طور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قدرت اُس نور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔
۲۔ قدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نور کا محل بن گیا جس نور کی تجلی سے کوہِ طور ریزہ ریزہ ہو گیا۔
۳۔ مومن کے دل میں سما جاتا ہے بے مثل مہمان وہ بے چون، بلا چگونہ اور وہ بے کیف۔

وَلٰكِنْ يَسَعُنِيْ فِيْ قَلْبِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ ۔ لیکن میں اپنے بندہ مومن کے دل میں جلوہ گما ہوں۔ "موضوعات ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

قولِ فیصل : دلائل جلیلہ سے واضح ہوا۔ یہ معراج شریف جسمانی تھا اور دیدارِ الٰہی "رُویت" دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہوئی یہ مقام دارِ آخرت کی مانند ہے اس سے پہلے تینتیس ۳۳ معراجیں روحانی تھیں۔ اللہ سبحانہٗ کو بصارت کی آنکھ سے دیکھا اور بصیرت کی آنکھ سے بھی دیکھا۔ یعنی مشاہدۂ عینی وقلبی ہوا۔

قرآن پاک پ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۱۰۳

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار۔

○ اس آیتِ کریمہ میں نفی ادراک ہے رُویت نہیں۔ آنکھیں اس ذاتِ سبحانہٗ کا ادراک نہیں کرسکتیں کہ ادراک احاطہ کو مستلزم ہے کہ وہ ہمارے فہم وادراک میں آئے اور آنکھیں اس ذات کا احاطہ کریں۔ اللہ تعالٰی کی ذات اس سے پاک ہے۔

☆ جمہور علماءِ عظام اہلِ سنت وجماعت کا مسلک ہے کہ صاحبِ مَازَاغَ الْبَصَرُ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بچشمِ سر، جمالِ ذاتِ الٰہی کا مشاہدہ فرمایا یہ دیدار آپ کے لیئے خاص ہے اور اس دُنیا کے وراء الوراء میں ہوا۔ جو دارِ آخرت کی مانند ہے۔

☆ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حدیث عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ ورسولہٗ عنھما کا قائل ہوں۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے رب جل جلالہٗ کو دیکھا تو آپ نے جواباً فرمایا رَاٰهُ، رَاٰهُ، رَاٰهُ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی مرتبہ فرمایا حتّٰی اِنْقَطَعَ نَفَسُهٗ کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔ "روح المعانی" "کیونکہ دیدارِ الٰہی محال نہیں ادراک محال ہے۔"

☆ امام غزالی قدس سرہٗ السامی صاحب احیاء العلوم فرماتے ہیں۔

○ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ سبحانہٗ وتعالٰی کو ننانوے ۹۹ مرتبہ خواب

سے امام الائمۃ، قدوۃ اہل السنۃ۔ العابد علی المحنۃ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ عنہ وبکا بہ علینا۔

نیند" میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امام اعظم سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہما نے ربِ کریم کو بحالتِ نیند "مکاشفہ" ننانوے ۹۹ بار دیکھا ہے۔ یہ دیدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بصر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ "شرح فقہ اکبر"

☆ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللہِ ؕ مومن کا دِل تجلی گاہِ خُداوندِ قدوس ہے۔ اِس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اولیاء کے مدارج ولائیت کی سیر الی اللہ یہ ولائیت صُغریٰ ہے۔ سیر فی اللہ سیر عن اللہ یہ ولائیت کبریٰ میں داخل ہیں۔ ولائیتِ علیا سے اوپر کمالات نبوت ہیں جنت میں مدارج کی ترقی قلبی احوال وکیفیات سے ہوگی۔ اہلُ اللہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں دیدارِ الٰہی ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ط

○ ہماری معراج ، نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " تک پہنچنا ہے۔ درُود شریف کی برکت سے حضُور کا اتنا قرب حاصل ہو تو ہم اس دُنیا میں بحالتِ خواب " عوام کے لیئے " اور بحالتِ بیداری " خواص کے لیئے " حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالِ مُبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالتِ ظاہری نماز میں آپ کی حضوری سے مُشرف ہوتا ہے۔" اب اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور طہارت قلبی، محبت اور اخلاص کو اس درجہ تک قوی کرلے اور سلام عرض کرتے وقت اُس کی بصیرت نُورِ جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے۔ تو بس یہی معراج ہے مومن کی" حضور تک پہنچنا اللہ سبحانہ تک پہنچنا ہے اور حضور کو دیکھنا اللہ جل شانہٗ کو دیکھنا ہے۔

آنکھوں نے اپنے اندر سارا مدینہ سمولیا
چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی

یہ کیفیت مجھ پہ بار ہا گذر گئی
دیکھا جلوۂ حضور جہاں تک نظر گئی

موسیٰ بیہوش ہو گئے اور طور جل گیا
نقاب میم محمد جو رُخ سے اُلٹ گئی

دوزخ جلا سکے گی بھلا مجھ کو کیا اسد
ہجرِ نبی میں زندگی جل جل کے کٹ گئی

○ حدیثِ قدسی ، کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم :

لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ؕ

مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اس میں میرے ساتھ کوئی بھی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل گنجائش نہیں رکھتا۔

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی یہ معیت جو کہ ہمہ وقت میسّر تھی۔ بعد معراج شریف بھی یہ قُرب اور معیت دائمی اور مقامِ خاص نصیب تھا۔ ملکِ مُقرّب اور نبیِ مرسل کی عدمِ وسعت بھی دائمی ہوگی اور یہ مقامِ خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

حدیثِ پاک :۔ رواہ تلمسانی عن سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما۔

☆ ایک بار سیدنا جبرائیل رُوح القدس علیہ السلام حاضر بارگاہِ رسالت ہُوئے تو عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاہِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ ط اور فرمایا وَھُوَ بِکُلِّ شَیْئٍ عَلِیْمٌ۔ علہ سورۃ الحدید

○ تو آپ نے نگاہِ رحمت سے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا اے رُوح القدس علیہ السلام! یہ صفات تو میرے ربِ کریم کی ہیں عرض کیا ہاں یارسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم لیکن اس نے حضور کو ان صفاتِ کمالیہ سے متصف فرمایا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنی ہے

☆ اوّل صلی اللہ علیہ وسلم ، تخلیق نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم " تمام کائنات سے پہلے ہُوئی تھی۔

☆ آخر صلی اللہ علیہ وسلم ، بعثت میں تمام انبیاء کے بعد اور خاتَم النّبیّین آخر زمان نبی بنایا۔

☆ ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم ، اپنی ذات وصفات کا مظہر بنایا آپکی صفات اظہر من الشّمس ہیں۔

☆ باطن صلی اللہ علیہ وسلم ، آپ کی ذاتِ اطہر کو ستّر ہزار پردوں میں مبعوث فرمایا کہ آپ کی حقیقت کو سوائے ربِ قدّوس کے کسی نے بھی نہ جانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوّل میں، بے مثل، آخر میں بے نہایت، ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں " لِلّٰہِ دَرُّ قَائِلِہٖ وَلِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ ؕ "

" دُرۃ الغوّاص لِلامام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربّانی "

وہ دانائے سُبل ختم الرُّسل، مولائے کل جس نے	غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق ومستی میں وُہی اوّل، وُہی آخر	وُہی قرآں، وُہی فرقاں، وُہی یٰسٓ، وُہی طٰہٰ

علہ خالقِ اکبر نے ناموسِ اکبر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں حاضر ہو کر ان صفات سے سلام عرض کرنے کا حکم دیا۔ حضور کا رب اوّل آخر ظاہر باطن اور اُس کی عطا سے حضور اوّل آخر ظاہر باطن ہُوئے۔ حضور کا رب محمود اور حضور محمد عزّوجل و صلی اللہ علیہ وسلم۔ اِس بشارت عظیم پر آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ فِیْ اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ ط تو ھُو ضمیر کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہُوئے اور بعطاءِ الٰہی ہر شئی کے جاننے والے۔ الحمد للہ تعالیٰ
" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلِ الْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرِ ظُہُوْرُہٗ وَرَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط "

قرآن پاک : پ ۳۰ سورۃ العلق آیتِ کریمہ ۱۹

○ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ (آیتِ سجدہ) | اور سجدہ کر اور ہم سے قریب ہوجا۔

سجدہ[ط] میں مومن رب کے قربِ خاص میں ہوتا ہے اور درُود شریف سے قربِ مصطفےٰ میں اور جو اللہ رب العزت کو سجدہ نہ کرے وُہ جاہل ہے اور جو مصطفےٰ پر درُود شریف کا انکار کرے وُہ ابُوجہل، اور جس نے ربِ حکیم کے حُکم سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور تعظیم نہ کی وُہ عزازیل سے شیطان ہُوا اور جو اُس کے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف کا انکار کرے وُہ ذرّیتِ شیطان کے زمرہ میں ہو گا۔

☆ بندہ کا اللہ سُبحانہٗ کی بارگاہِ کبریائی میں سجدہ (انتہائے تذلل و بغایتِ تعظیم) اظہارِ عجز وانکساری اور تذلّل کا نام ہے اور درُود شریف بمُطابق آیتِ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الم نشرح ۴) اظہارِ عظمت اور رفعتِ شان ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ

غیر اللہ کو سجدہ:- کی دو صُورتیں ہیں۔ اوّلاً کسی کو معبُود قرار دیتے جانے پر یہ سجدہ (وضع الجبھۃ علی الارض) مطلقاً کفر اور شرک ہے اور یہ کسی بھی شریعت میں مشرُوع نہیں ہُوا ثانیاً صفاتِ الٰہیہ کے مظہر کی بنا پر۔ یہ سجدہ بھی اس شریعتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ سابقہ شرائع میں سجدۂ تحیّت یا تعظیمی سیّدنا آدم و یُوسُف علیہما السّلام کے لئے قرآن پاک سے ثابت ہے۔ "الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ"

☆ امام فخر الدین رازی قُدّس سرّہُ الباری فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" فِیْ جَبْهَةِ اٰدَمَ علیہ السلام | بے شک ملٰئکہ کو سجدہ کا حکم ہُوا کہ نُورِ محمّدی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا۔ "تفسیر کبیر"

(۱) ثابت ہُوا جملہ انبیاء و رُسُل افضل ہیں ملٰئکہ رُسُل سے اور ملٰئکہ رُسُل افضل ہیں صحابہ اَجَل سے، صحابہ افضل ہیں ملٰئکہ مطلق سے اور عام مومنین افضل ہیں عام ملٰئکہ سے اور سیّد الرُّسُل افضل ہیں ان سب سے۔ صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیہم

ط اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ بندے سے اُس کی شاہ رگ سے بھی قریب ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورۂ ق ۱۶) اور بندہ سجدہ سے قرب پاتا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) سجدہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو تھا حضرت آدم و یُوسف علیہما السلام قائم مقام قبلہ تھے۔

کے ملک کردے بہ پیشِ آدم خاکی سجُود ۔۔۔ نُورِ تو در وے بنُود ے گر ودیعت اے بدرالدجیٰ

(۳) یہ سجدہ تعظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عزازیل، عظمتِ نبی کا منکر ہو کر شیطان بنا۔

☆ اللہ جلّ شانُہٗ نے اپنے شاہکارِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے سینہ میں نُورِ نبُوّت رکھا اور سرِاقدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعثِ تخلیق کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کے نوُر کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملٰئکہ کی عظمتیں عظمتِ نورِ "محمّد" صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے سجدہ کُناں ہُوئیں۔

☆ سجدہ علیٰ عبادت ہے ربّ عزّوجلّ کی اور ادا ہے مُصطفےٰ علیٰ کی "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ درُود شریف وظیفہ ہے ربّ تعالیٰ کا اور ذِکر ہے مُصطفےٰ کا "صلی اللہ علیہ وسلم"

کلمۂ حکمت : ربِّ کریم کی رضا اس میں ہے کہ بندہ ہمہ وقت میرے محبُوب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجتا رہے اور محبوبِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم،

بقیہ حاشیہ

ہے اور نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" اُمتی سے اسکی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اُمتی یہ قرب درُود شریف سے پاتا ہے۔

☆ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ ط "الحدیث" بندہ اپنے مولا کے سب سے زیادہ قریب بحالتِ سجدہ ہوتا ہے اَلسَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمِ اللّٰہِ ط سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا ہے اور غلام اپنے آقا کے بہُت قریب ہے جب تک وہ درُود شریف میں مشغُول ہے۔ (کا لیق بشانہٖ)

☆ ادا ءِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" سجدہ کی حالت میں لفظ اسمِ مُحمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" بنتا ہے م بمنزلہ سر ح بمنزلہ ہاتھ کہنیاں م ثانی بمنزلہ کمر اور د بمنزلہ پاؤں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے محبُوب کے اسمِ پاک کو عددی مُناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حرُوف چار، اسم مُحمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے حرُوف چار اور دونوں اسماءِ حُسنیٰ (اسرار الہٰیہ مناسبہ سے) بے نقط یعنی بے عیب۔ اسمِ ذات چہار حرفی نے اپنا سایہ چار حرفی اسم محبُوب پر اور پھر چہار یار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سُبحان اور محبُوب معصُوم اور صحابہ محفُوظ ٹھہرے۔ کلمۂ توحید کے حرُوف بارہ اور بے نقط اور کلمۂ رسالت کے حرُوف بارہ اور بے نقط اور صحابہ چار یار کے اسماء کے حرُوف بھی بارہ بارہ، ابُوبکر الصّدیق، عمر ابن الخطّاب، عُثمان ابن عفّان، علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط اور مُحمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی رضا یہ ہے کہ میرا اُمتی کسی وقت بھی اللہ سُبحانہٗ کے ذِکر، نماز اور سجدہ سے غافل نہ ہو

حدیثِ پاک : رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحوالہ "دلائل الخیرات"

○ روزِ قیامت حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نزولِ اجلال فرمائے گا اور تختِ ربُّ العٰلمین عزّوجلّ کا مقام صخرۂ بیتُ المقدس پر ہوگا "مَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ" اور فرمایا مقامِ محمُود ہی مقامِ شفاعت ہے۔ شفیعُ المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے منبر، حق تعالےٰ کے بہت قریب اور نزدیک رکھا جائے گا ایسا قُرب کسی نبیِ مرسل اور ملکِ مقرب کو حاصل نہ ہوگا۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ ط

خلاصۂ کلام : تمام عبادات کی اصل نماز اور نماز کا اصل سجدہ، سجدہ سے قُربِ الٰہی اور درُود شریف سے قُربِ مصطفائی ملتا ہے [۱]

سرنوشت واژ گوں راراست مے سازد نماز نقشِ معکوس نگیں از سجدہ مے گردد درست

صلوٰۃ بر تو آرم کہ فزُودہ باد قُربت چو بقُربِ کُل بگردد ہمہ جزو ہا مقرب

☆ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سُلمی سے فرمایا مانگ عطا ہوگا تو اُنہوں نے عرض کیا۔ میں آپ سے آپ کی جنّت مانگتا ہُوں پھر فرمایا کچھ اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس پھر فرمایا یہ تو تجھے عطا کر دیا کچھ اور مانگ لے عرض کیا بس کافی ہے فرمایا کثرتِ سجُود کیا کر۔ نمازِ فرض کے بعد نمازِ نوافل کی کثرت کیا کر۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ کُشتۂ عشقِ مُصطفےٰ سیدنا بلال ابن رُباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے شبِ معراج جنّت کی سیر فرمائی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پُوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ آگے آگے چلنے کی کس کی آواز آرہی ہے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کا عاشقِ زار غلام حضرت بلال رضی اللہ ورسولہٗ عنہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پُوچھا اے بلال یہ سعادت تجھے کیسے ملی۔ عرض کیا یا رسُول اللہ

---

[۱] روزِ ازل سے پیشانی پر اُلٹی لکھی ہُوئی تقدیر سجدہ میں سیدھی ہو جاتی ہے۔ جس طرح مہر پر اُلٹے لکھے ہُوئے نقش کاغذ پر لگنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں [۲] ہم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف کے تحفے لاتے ہیں تاکہ آپ سے قُربت بڑھے جب کُل مُقرّب ہو گیا تو جزو "قلب" بھی مُقرّب بن جائے گا یعنی کہ سجدہ میں اُلٹی تقدیر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

☆ سبحان اللہ نوافل بھی کیا خوب نعمت عظمیٰ ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولائے کریم ہمیں بھی نعمت علیہ فرائض، سنن اور نوافل تہجد۔ اشراق چاشت اور اوابین عطا فرمائے۔

مسئلہ: علم اللہ علیم خبیر کی صفت ہے اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ کے علوم کے مظہر اتم ہیں بدیں سبب کائنات ارضی و سماوی میں سب سے افضل و اعلم ہیں۔ تمام کائنات کے علوم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم کا ایک شمہ ہیں۔ خلیفہ اعظم، نائب مطلق ہے

★ خوارج فی زمانہ ابلیسی توحید کے پرستاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی ڈھٹائی اور عیاری سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم سے زیادہ ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک الـہفوات میدان محبت میں "نقل کفر، کفر باشد" سمجھتا ہوں میرا خلاصۃ کلام یہ مقولہ ان کے کفریات لکھنے سے مانع ہے اور قلم لکھنے سے انکاری جس سے نسبت قوی ہو انسان اسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری مریدی کرنے والوں نے عزازیل لعین کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا ہوا کہ ابلیس، خناس، معلم الملکوت تھا۔ "العیاذ باللہ" اور اپنے ممدوح کی تعریف میں ایک دو سے سبقت لے گئے۔ مراد وارثی، ملعون، سرمدی

○ اگر عاشق ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے نام لیوؤں کو گمراہ کرتا پھرتا اور ذکر اللہ اور ذکر مصطفےٰ عزوجل "صلی اللہ علیہ وسلم" سے روکتا اور اگر صاحب علم ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مردود ہو جاؤں گا۔ یا بعدہٗ توبہ کرتا وہ تو اکڑا بیٹھا تھا ؎ "علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت است" درود شریف

بقیہ حاشیہ

سیدھی ہو جاتی ہے اور قرب خداوندی ملتا ہے اور درود شریف سے قرب مصطفائی کے ساتھ الٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے

لہ تحفہ محمدی تہجد، تحفہ عباسی صلوٰۃ التسبیح، تحفہ بلالی تحیۃ الوضو، تحفہ سیلانی درود شریف ہے علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام

لہ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ "انفاس العارفین" میں رقم فرماتے ہیں۔

☆ اکبرآباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران ایک کوچے سے میرا گزر ہوا اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور مُوحّد ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا اُس کے پیدا کئے ہُوئے شاہکار اَبُوالبشر کی تعظیم کرتا، واضح ہو کہ شیطان کی اصل نار ہے نور نہیں۔ جہل ہے علم نہیں وُہ حقیقۃً جاہل تھا اور وُہ مقامِ عبدیت کو نہ جان سکا چہ جائیکہ وُہ مقامِ محبوب اور شانِ معبود کو جانتا اور ایک عظیم رسُول خلیفۃ اللہ کی تعظیم و توقیر نہ کر کے اور معبودِ حقیقی کے فرمان کا منکر ہو کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال لیا اور راندۂ درگاہِ ربّ العٰلمین ہو گیا اور اُس پر مستزاد یہ کہ وُہ اِس پر راضی ہے۔ اَلعِیاذُ بِاللہِ ؕ

تشہّد میں سلام ہے "حق را بسجُودے نبی را بدرُودے"

☆ سیّدُ الطائفہ حضرت بایزید طیفوری بُسطامی قدس سرّہ السّامی کو ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لیئے مُصلّیٰ پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آدابِ نماز کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے نماز پڑھائی اور تشہّد بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیت سے سرشار، اور مسجد نُور سے معمُور تھی اور مُقتدی نماز کی کیفیت سے مُتاثر۔ ایسی نماز پڑھائی، کمال اوجِ معراج تک پہنچا دیا۔ کسی محرمِ راز نے پُوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول

بقیہ حاشیہ

وقت شیخ سعدی کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق و شوق حاصل تھا ؎

جُز یادِ دوست ہر چہ کُنی عمر ضائع است — جُز سرِّ عشق ہر چہ بخوانی بطالت است

سعدی بشُو تو لوحِ دل از نقشِ غیرِ حق — علمے کہ راہِ حق نہ نماید جہالت است

یہ چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے نکل گیا اور اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اچانک ایک فقیر منش، دراز زلف، صبیح چہرہ پیر مرد ظاہر ہُوا اور کہا "علمے کہ راہ حق نہ نماید جہالت است" میں نے کہا جزاک اللہ پھر میں نے اُن کی خدمت میں پان پیش کیا۔ مُسکرائے اور فرمایا یہ اُجرت ہے۔ عرض کیا یہ بطورِ شکریہ ہے۔ فرمایا میں نہیں کھاتا پھر فرمایا میں جاتا ہُوں۔ جلدی ہے۔ قدم اُٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ رُوحِ مجسّم ہے۔ میں پکار اُٹھا۔ حضرت! مجھے اپنے نام سے آگاہ فرما دیں تا کہ فاتحہ پڑھ سکوں فرمایا۔ سعدی یہی فقیر ہے۔" علیہ الرحمۃ ؎

"یہ اعانتِ رُوح ہے۔ استعانتِ اولیاءِ عظام اور استمدادِ موتیٰ پر دلیلِ محکم"

☆☆☆☆☆

ہے میں جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پڑھتا ہوں تو اس مقام پر توقف کرتا ہوں تاآنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام آ جائے پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا پڑھتا ہوں چونکہ آج نمازیوں کی امامت کرا رہا تھا۔ جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا ہے

قرنہا باید کہ تا یک صاحبدلے پیدا شود ۔ بایزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

☆ نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سر سجدہ میں رکھ کر تسبیح پڑھتا ہوں تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی نداء نہ آجائے سر نہیں اٹھاتا ہے

ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمالِ دوست ۔ فتویٰ ہمیں دہم کہ نمازش قضا کند

☆ یہ تعلق الٰہ سے تھا اور وہ تعلق مصطفےٰ "جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ یہ قبولیت الٰہ سے بھی اور وہ قبولیتِ مصطفےٰ "جل و علا و صلی اللہ علیہ وسلم"

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

☆ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

○ مقتدی جب تشہد کے اس مقام "اَلسَّلَامُ" پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر توقف کرے تاآنکہ بارگاہ رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے جواب آئے جبکہ رؤف رحیم نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان ہے کَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ آپ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے۔

اَلسَّلَام اے قیمتی تر گوہر دریائے جود ۔ اَلسَّلَام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود
صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخر کرام ۔ لُطف کر آید یک علیکم در صد سلام (جامی)

☆ امام غزالی قدس سرہ السامی "احیاء العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ "صلی اللہ علیہ وسلم"[1] وَشَخْصَهُ الْكَرِیْمَ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

اس ذات کریمی کو قلب میں حاضر ناظر جان کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سے سلام عرض کرو کیونکہ جس دربار میں تم بیٹھے ہو

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر ۔ ضمیر کُ سے قلب، روح اور جان کی حضوری مراد ہے۔

وَبَرَكَاتُهٗ فَإِنَّهٗ لَا يُفَارِقُ حَضْرَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى أَبَدًا فَيُخَاطِبُوْنَهٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَهَةً ط

اُس دربارِ پاک میں تمہارے نبی موجود ہیں۔ وہ کبھی وہاں سے جُدا نہیں ہوتے اور بالمشافہ رُوبرُو سلام عرض کرو۔

○ سُبحَانَ اللّٰہ ط آپ نے کتنے واشگاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کردیا۔ مومن کو درجہ علم الیقین سے مقام عینُ الیقین تک پہنچا دیا۔ عین حالتِ نماز میں تشہّد کے مقام پر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ عرض کرنا انشاءً اور حقیقۃً ہے نہ کہ حکایۃً۔ درود شریف کے بغیر عبادت نامکمل اور نامقبول ہے۔ "غایۃُ الاوطار ترجمہ دُرِّ مختار"

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

☆ عظیم رسُول کلیم اللّٰہ کو حکم درود شریف :-

○ اللّٰہ ربُّ العزّت نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللّٰہ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر میرے حمد کرنے والے دُنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اُگاتا اور بہت سی چیزیں ارشاد فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اس سے بھی قریب ہو جاؤں جو قرب ہے تیرے کلام کو تیری زبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب سے اور تیری رُوح کو تیرے جسم سے اور تیری بینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں یا اللّٰہ جلّ شانہٗ! فرمایا اے موسیٰ کلیم اللّٰہ علیہ السلام! میرے محبوب شہنشاہِ نبوت و تاجدارِ مملکتِ رسالت محمد رسول اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر بکثرت درود شریف بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط رواہ الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء۔

بقیہ حاشیہ

۵ اپنے قلب میں حاضر ناظر جاننا۔ یہ مقام حضوری ہے جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہی اُن کے دل خالی ہیں تو حضور "دل کا حاضر ہونا" کہاں سے آئے گا۔ جن کے دل بے حضور، اُن کی صلوٰۃ بھی اور سلام بھی بے سرور، صحابہ کرام کو ہر قسم قرب، جسمانی، رُوحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمت مرحُومہ کا قرب رُوحانی اور قلبی ہے۔ اس قرب کا نام حضوری ہے کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" دل میں بس جائیں تو یہی دل زندہ ہے اور درود شریف کی برکت سے قرب پا گیا۔ منہ حفظہ ربہ سبحانہٗ ط

تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں　　مجھے کیا خبر تھی رکوع کی اور کیا ہوش تھا سجود کا

قرآن پاک : پ۳ سورۃ آل عمران آیت کریمہ ۸۱

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ	تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور آپ کی مدد کرنا۔

☆ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

"یہ دوسرا میثاق خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا۔" بنا بریں شب معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیت المقدس حاضر ہونا فخر کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اس عہد میثاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شب معراج مکالمہ اور نماز اور روزہ کی تخفیف کے متعلق بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اس بات کا ثبوت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام نبوت اور رسالت سے متصف ہونے کے باوجود حضور سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ وعلیہم کے تو آپ اور امتی ہیں۔

☆ الشیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں۔ ایک نبوت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ اولوالعزم رسول ہیں دوسرا امتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآن پاک : پ۸ سورۃ الانعام آیت کریمہ ۱۲۵

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ	اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

○ نبوت اور رسالت ایک ایسا عطیہ ربانی اور منصب رفیعہ ہے کہ وہ ذات وحدہ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوت نہ ظلی ہے نہ بروزی" حقیقت نبوت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی اور سب نبی نبوت میں برابر ہیں۔ (صفاتی معرفتی نہ مراتی) لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ فت دلیل سورۃ البقرۃ ۲۸۵

عہد روز ازل میثاق اول تمام ارواح سے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی" کا تھا۔ "سورۃ الاعراف"

جلیل ہے۔ اور بمطابق آیتِ کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م سورۃ البقرۃ ۲۵۳ بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت [1] ہے۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سُبحانہٗ کے پیارے نبی، رسول اور محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بنا بریں روزِ ازل، عہدِ میثاق ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمہاری موجودگی میں سرورِ عالم وعالمیاں سیدُ الانس والجان محمد رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔

☆ ایک روایتُ الحدیث میں ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اُمّتِ مصطفوی کی شان ملاحظہ فرمائی تو آپ نے امتی ہونے کی تمنا کی تو بارگاہِ رحمٰن سے یہ تمنا قبول ہوئی تو بفضلہٖ تعالیٰ نبوت رسالت اور شانِ کلیمی کے باوجود روزِ شمار کو آپ کا شمار اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگا۔ جبکہ حدیثِ پاک لَوْ كَانَ مُوسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ سے واضح اشارہ ملتا ہے۔

مسئلہ: موت سے اعمال جسمانی منقطع ہوجاتے ہیں روحانی نہیں۔ بدلیل ولنصرنہٗ سے ثابت ہے۔ انبیاءِ عظام اور اولیاءِ کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا ادائیگیِ فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قربِ الٰہی اور حصولِ لذت، فرحت اور عطاءِ فیض کے لئے ہے۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے منابع ومراکز ہیں۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پایۂ ثبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے۔ یہ روحانی اعمال کے عدمِ منقطع پر دلیل

---

[1] نبوت اور رسالت میں بالذات، بالعرض، ظلی، بروزی کی تقسیم مطلقاً باطل ہے فِیْ نَفْسِ النُّبُوَّۃِ لَاتَفَاضُلَ فِیْہِ نفسِ نبوت میں سب نبی برابر ہیں۔ البتہ ذواتِ انبیاء کرام ورُسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی خصوصیت کی بناء پر ایک کی دوسرے پر فضیلت، بنصِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور خاتم النبیین "آخر زمان نبی" صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت ہے۔ خاتمیت بمعنی تاخرِ زمانی کے ہے بعض علماء نے اس معنیٰ کا انکار کیا اور نبوت بالذات و بالعرض کی ذہنی اختراعی تقسیمات باطل تاویلات سے نبوت کا دروازہ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ جزوِ حدیث سے مقفل کردیا تھا کھولنے کی سعی ناکام کی اور اپنے فاسد خیالات دروغ بے فروغ سے دجالوں اور کذابوں کے لئے دلیل فراہم کرکے اُمتِ مسلمہ میں فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔ "اَلْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی مِنْ ذٰلِكَ" ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

بھی اور رُوحانی مدد بھی اور استمدادِ موتیٰ کے لیئے ثبوت بھی ہے۔

زندہ نبی : علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ط "صحیحین بخاری ومسلم"

☆ سیّدنا ادریس، علیہ السلام ؛ جنّت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر ہیں۔

☆ سیّدنا عیسیٰ، علیہ السلام ؛ آسمانوں پر تشریف فرما ہیں۔

☆ سیّدنا الیاس، علیہ السلام ؛ جنگلوں میں خدمات پر مامور ہیں۔

☆ سیّدنا خضر، علیہ السلام ؛ دریاؤں پر آپ کی ڈیوٹی ہے۔

یہ حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت سے شرفِ صحابیت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ سیّدنا ادریس علیہ السلام : سیّدنا ادریس بن سیّدنا شیث بن سیّدنا آدم علیٰ نبینا علیہم السلام ط

○ سیّد الکل فخر الرسل "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شبِ معراج آپ کو جنّت میں دیکھا۔

حضرت ابو الشیخ کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل علیہ السلام میں موت کا ذائقہ چکھنا چاہتا ہوں کہ کیسا ہوتا ہے تم میری رُوح قبض کر کے دکھاؤ انہوں نے اس حکم کی تعمیل اللہ سبحانہٗ کے اذن سے کی اور رُوح قبض کر کے اُسی وقت لوٹا دی آپ پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الٰہی[علہ] زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی باذنہٖ کیا گیا اور جہنم دیکھ کر آپ نے داروغۂ جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر

علہ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ط ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے دِل میں خوفِ الٰہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (سورۃ الزمر ۵۳) کے مژدہ سے دِل پُر اُمید بھی ہو کر دل ایمان کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرارگاہ ہے۔ قَالَ عَزَّ اِسْمُهٗ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۴۶) جو ربّ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے دو جنّتیں ہیں خوف کی علامت یہ ہے۔ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۵۰) اُس میں دو چشمے بہتے ہیں۔ اہلِ طریقت کہتے ہیں دو چشمے سے مُراد دو آنکھیں جو خوفِ الٰہی سے آنسو بہائیں اور اُس کا بدلہ دو جنّتیں۔ جنّتِ عدن خوف کا صلہ اور جنّتِ نعیم ترکِ شہوات کا صلہ۔ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ ط دانائی کا سرچشمہ خوفِ خدا ہے جس سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور عرفانِ الٰہی کے لاینحل مسائل کی گرہیں کھلتی ہیں۔ اَلرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ قلبی لینت نرم دلی حکمت اور دانائی کی جڑ ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنّت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنّت میں لے جایا گیا تو آپ دروازہ جنّت کا کھلوا کر اندر داخل ہونے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے عرض کیا کہ سرکار

بقیہ حاشیہ

جو خوف اور خشیت الٰہی کی دلیل قال عز اسمہٗ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اللہ سے اُس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ حزن۔ اُمّتِ مسلمہ میں سب سے زیادہ اعرف النّاس (اعلم باللہ والے) سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (سورۃ التوبہ ۴۰) خشیتِ الٰہی میں سب سے زیادہ تھے اور حزن سے تسلی عطا ہوئی اور بوسیلہ معیّتِ مصطفوی سے معیّتِ الٰہی بھی۔ اور یہ عطائے ذوالمنن کی عطا ہے۔

خوف

☆ سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہٗ نے سورۂ طور کی یہ آیتِ کریمہ سُنی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ بے شک تیرے ربّ کا عذاب ضرور ہونا ہے تو آپ غش کھا کر بے ہوش ہو گئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمارداری کرتے رہے۔

☆ امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ عنہٗ خوفِ خدا سے رو رہے تھے۔ الہام ہوا کہ میں جس کو کتاب و سُنّت کا علم عطا کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں کرتا۔ اُٹھ میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دین کی خدمت کر۔ آپ اسلام کے درخشندہ ستارے تھے۔ آیتِ کریمہ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (سورۂ یونس ۶۲) سُن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے۔ کہ

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور حزن بھی لیکن اپنی جان کا
انبیا کو خوف بھی ہوتا ہے اور حزن بھی لیکن تمام جہان کا
اولیاء کو نہ خوف ہوتا ہے نہ حزن، نہ جان کا اور نہ جہان کا

○ اُمّید رحمت :۔ درود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نامۂ اعمال تولا گیا۔ تو بدیوں کا پلڑا بھاری تھا۔ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پُرزہ نکالا اور پلڑا میں رکھ دیا تو وہ بھاری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غلام نے عرض کیا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

آپ اب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلیئے فرمایا اب میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ قرآن پاک سورۃُ الانبیاء ۳۵ میں فرماتا ہے۔

☆ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ | ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

○ وُہ میں ذائقہ چکھ چکا ہوں اور امرِ الٰہی کے تحت مجھے موت آچکی ہے دوبارہ موت نہیں اللہ جلّ شانہٗ۔ قرآن پاک پ۱۶ سورہ مریم ۷۱ میں ارشاد فرماتا ہے۔

☆ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ | اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر سے نہ ہو

○ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جہنّم میں داخل نہیں بلکہ پُل صراط سے گزرنا مراد ہے اور فرمایا۔ ہر شخص کو جہنّم سے گزرنا ہے تو وُہ میں گزر چکا اور اب میں جنّت میں پہنچ گیا ہوں۔ جنّت میں پہنچنے والوں کے لیئے اللہ عزّ اسمہٗ پ۱۴ سورۃ الحجر ۴۸ میں فرماتا ہے۔

☆ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ | نہ وُہ اُس میں سے نکالے جائیں گے۔

○ وُہ جنّت میں داخلہ کے بعد نکالے نہیں جائیں گے اور اب مجھے جنّت سے نکلنے کے لیئے کیوں کہتے ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مَلَکُ الموت سیّدنا عزرائیل علیہ السّلام کو وحی بھیجی کہ اے عزرائیل علیہ السّلام! میرے پیارے بندے حضرت اِدریس[1] علیہ السّلام نے جو فرمایا ہے اور جو کچھ کیا ہے وہ سب میرے اِذن سے ہی کیا ہے کہ کوئی نبی بھی میرے اِذن کے بغیر آنکھ بھی نہیں جھپکتا اور میرے اِذن

[1] ادریس کا معنیٰ احکام خداوندی کا درس دینے والا۔ الکرم

بقیہ حاشیہ

ایک مرتبہ درود شریف پڑھا وہ میں نے سنبھال کر رکھا ہُوا تھا یہ وُہ درود شریف ہے۔

○ خوفِ الٰہ:۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہُوا۔ تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی بھی نہ تھی۔ اور ہر اعضاء نے اس کے خلاف گواہی دی اُس کی آنکھ کا ایک بال پلک اُڑا اور حاضر بارگاہ ہوگیا اور عرض کیا یا الٰہ العٰلمین ایک مرتبہ یہ خوفِ الٰہ سے رویا تھا تو میں بھیگ گیا۔ ربّ کریم اُس کی شہادت کو قبول فرماتے ہُوئے بخشش فرمادے گا۔ خوفِ الٰہ بہت بڑی نعمت ہے اور اُمّیدِ رحمت بہت بڑا کرم ہے

گہے ابرِ کرم گہے ترشح گہہ بود باراں | بیا در چشم ما بنگر ہوائے برشگالی را

خوفِ الٰہی سے چشم پُرنم قلبِ حزین اور اُمّیدِ رحمت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سے وابستگی درود شریف سے عطی ہے ۹۰۱۴
سورۃ الزمر ۵۳

سے ہی جنّت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وہ ابدالآباد جنّت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ جنّتُ الفردوس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں

"کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن"

سمجھتا ہوں جنّت ہے میراث اُس کی　　جو اَدنیٰ سے اَدنیٰ غلام آپ کا ہے

○ شبِ معراج کو نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جنّت میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام! مبارک ہو کہ " حساب و کتاب ، روزِ قیامت اور حشر و نشر کے بغیر" آپ جنّت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یارسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ جب کا جنّت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آجاتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام! آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب محمدِ مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلاں اُمّتی کی جنّت ہے۔ ابھی تو میں آپ کے غلاموں، نیازمندوں اُمّتیوں کی جنّت کی سیر کر رہا ہوں۔ جو دُرود شریف کی برکت سے قربِ الٰہی سے نوازے گئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم بنتِ عمران علیہم السلام ط

○ سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اُٹھالیا گیا آپ چوتھے آسمان پر بجسدہٖ زندہ ہیں[1]۔ قربِ قیامت دُنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعتِ مطہرہ کا اجرا بحیثیت اُمّتی کریں گے۔ پوری دُنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے مُتصف ہونے کے باوجود لاریب اُمّتی بھی ہیں سیدنا عیسیٰ، علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہاد امامِ اعظم ہوگا۔ اس وقت سیدنا امام محمد مہدی[2]

---

[1] لیکن وہاں آپ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ سوتے ہیں بباعث متّصف ہونے صفات ملائکہ۔ "نزہۃ المجالس فی اخلاق سیدالمرسلین"

[2] آپ تمام رُوئے زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں گے۔ اسمِ گرامی سیدنا محمد" امام مہدی لقب سے مشہور ہونگے۔ کعبۃُ اللہ زادہُ شرفاً و تعظیماً کا طواف کرتے ہوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے احادیث پاک میں دانائے غیوب مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام مہدی کا ظہور، خروج دجّال لعین پر دُرود خوان پر اللہ تعالیٰ تجلی صمد وارد کرے گا جس سے اُن کا کھانا پینا ذکر ہوگا ۱۲ منہ "صفحہ ۲۸۳ ملاحظہ ہو"

رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مل کر چالیس سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے مطابق عمل کرینگے۔ اصحابِ کہف معاونت کریں گے۔

☆ سیدنا الیاس بن بُشام علیہ السلام

○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صُورِ اسرافیل علیہ السلام پر آپ کو وعدۃِ الٰہی کے مُطابق موت آئے گی۔ آپ جنگلوں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ زائرینِ حرمین شریفین کی خدمات بجالاتے ہیں۔

☆ سیدنا ابُوالعباس خضر علیہ السلام اسمِ گرامی بلیا بن ملکان۔

○ آپ[1] زندہ ہیں۔ سکندر ذُوالقرنین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام رُوئے زمین کے سلمان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحبِ لواء وزیر۔ آپ چشمۂ آبِ[2] حیات تک بمعیت خضر علیہ السلام پہنچے۔ خضر علیہ السلام نے چشمۂ حیات کے پانی سے غسل کیا اور سیراب ہو کر حیاتِ جاوداں پا گئے لیکن ذُوالقرنین سکندر کے مقدر میں نہ تھا۔ نہ پی سکے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سُود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

«لسان الغیب حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ»

☆ سیدنا خضر اور الیاس علیہما السلام رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے اور ارشادات سُنتے اور شریعتِ مُطہرہ کی تبلیغ فرماتے۔ انھوں نے حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے روایتِ حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود شریف پڑھے تو اللہ تعالٰی اُس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ «قول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع»

---

[1] کسی رازدار، واقفِ علم لدنّی، محرمِ اسرار نہانی درعرفانی نے کیا عمدہ کہا ہے۔ بحرکِ اللہ احسن الجزاء ؎

حَیٌّ وَحَقِّكَ لَمْ يَقُلْ بِوَفَاتِهِ — اِلَّا الَّذِیْ لَمْ يَلْقَ نُوْرَ جَمَالِهِ
فَعَلَيْهِ مِنِّيْ كُلَّمَا هَبَّ الصَّبَا — اَزْكٰى سَلَامٍ طَابَ فِيْ اِرْسَالِهِ

ترجمہ۔ حق کی قسم آپ زندہ ہیں اُن کی وفات کا وہی قائل ہو گا جو آپ کے نُورِ جمال کا فیض نہ پا سکا۔
آپ پر میری طرف سے سلام ہو۔ جب کہ بادِ صبا چلے تو میرا ستھرا اور پاکیزہ سلام پہنچائے۔

[2] درحقیقت دُرود شریف آبِ حیات ہے۔ جو اس سے سرشار اور سیراب ہُوا وُہ دو جہاں کی پاکیزہ زندگی پا گیا۔ چشمۂ آبِ حیواں کا منبع و مرکز "دُرود شریف" ہے جہاں سے حیاتِ جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ ط

درودِ خضری: یہ درود شریف مختصر ترین درود شریف ہے جو درجات میں بلند تر، زبان پر سہل اور مقامات میں جامع الصفات ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام بمقام حطیم شریف مؤمنین مخلصین کو مصافحہ سے نوازتے ہیں اور درود خوان حضرات کو بلندیٔ ارج میں مدد فرماتے اور زائرِ مدینہ منورہ کی خدمات کرتے ہیں۔ "درود شریف خضری یہ ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمْ

درود شریف کی عظمت اور فضیلت:۔ "مدارج النبوت"

① رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود بھیجنا اور درود بھیجنے میں جتنی کیست و مقدار اور کیفیت میں مبالغہ کیا جائے اتنا ہی اس پر رب العزت کی بارگاہ سے فیضان و نزولِ رحمت زیادہ ہوگا۔ لیکن اس نوعیت کے مطابق ہوگا جتنا اس کے حال کے لائق و مناسب ہے کما لا یخفٰی۔

② حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا منبع انوار و برکات اور مفتاح ابوابِ خیرات و سعادت ہے۔ اہلِ سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف رکھنے کی بنا پر فتوحاتِ عظیمہ کے مستوجب اور عطیۂ رحمانیہ کے مستحق ہوتے ہیں۔

☆ امام الاولیاء الکرام، خیر التابعین العظام خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و بجاہِ علینا نے فرمایا۔

③ مشائخ عظام شاذلیہ لکھتے ہیں۔ جب ایسا شیخ کامل اور مرشد اکمل موجود نہ ہو۔ یا نہ ملے۔ جو اس کی تربیت کر سکے تو اُسے چاہیئے کہ رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر کثرت سے درود شریف بھیجنے کو لازم کر لے یہ ایک ایسا طریقہ ہے۔ جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درود و سلام اور حضور سرورِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف توجہ کرنے سے احسن طریقہ سے آدابِ نبویہ اور اخلاقِ جمیلہ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے اُس کی تربیت ہوتی ہے اور کمالات کے بلند ترین مقامات اور قربِ الٰہی سے فائز المرام کرتا اور قربِ مصطفائی سے سرفراز فرماتا ہے۔

علہ "صاحب نبراس" الشیخ عارف باللہ علامہ عبدالعزیز پرہاروی علیہ الرحمۃ القوی درود خضری کے عامل تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حجرہ میں کراسۃ اندر آکر ایسا نوازا کہ آپ ۴۰ علوم متداولہ میں ماہر اور علم لدنی میں کامل ہو گئے تھے۔ ۱۲ منہ

① بندہ جب درود شریف میں اَللّٰھُمَّ کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اسماءِ الحسنیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جب صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتا ہے تو یہ سید الکائنات ﷺ کے دریائے رحمت میں گم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری کرتا ہوا کمالاتِ محمدی ﷺ کے انوار و تجلیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ اجل واکرم قطبِ وقت عبدالوہاب متقی مہاجر مکی نفعنا اللہ ببرکاتہ علومہ فرماتے ہیں۔

② درود شریف پڑھتے وقت جاننا چاہیئے کہ دریائے فضل و رحمت کے کون کونسے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہوں اور جب درود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب مجھے "شیخ محقق" کو آپ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیئے رخصت کیا تو فرمایا۔ یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد ادائے فرض اور تلاوتِ کلام پاک کے حضور پر درود شریف بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں جب تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطب اللسان ہو جاؤ۔ اخلاقِ محمدی اور سنتِ مصطفوی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ اِن صفات سے متصف ہو جاؤ۔ جو نبیِ رحمت" ﷺ کی بعثت کا منشا ہے۔ اللہ رب العزت اِن صفات کا خلعت

عہ

زیں سبب فرمود حق صلوا علیہ | کہ محمد بر حق بود محتاج الیہ ﷺ"

☆ ہم اللّٰھُمَّ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ سبحانہٗ تو ہماری طرف سے درود بھیج کیونکہ تیرے محبوب نور سے معمور اور ہم گناہوں سے چور ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ شرمسار ہیں ؎

چوں بنام مصطفیٰ خوانم درود | از خجالت آب مے گردد وجود ﷺ"

اللّٰھُمَّ کے میم میں تمام اسماء وصفاتِ الٰہیہ مضمر ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ یا اللہ الذی لہ الاسماء الحسنیٰ الطہر ہمۃ اسم اعظم اللہ تعالیٰ سے بطور عجز و انکسار و اظہار ندامت عرض گذار ہیں ؎

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر | روز محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر | از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر ﷺ"

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ عطا فرمائے ۔

دِل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس اُن کا کرم — ایک دو ہوں تو گناؤں شمس احسانِ رسُول

☆ قَوْلُكَ حَقٌّ يَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَانُهٗ ط

○ اِنَّ اللّٰهَ بے شک اللہ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ اور اُس کے فرشتے يُصَلُّوْنَ درُود بھیجتے ہیں عَلَى النَّبِيِّ غیب بتانے والے "نبی" پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو اے ایمان والو! تم بھی صَلُّوْا عَلَيْهِ (مرشدِ حقیقی کا یہ امر دوامی ہے) آپ پر خوب درُود شریف وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اور سلام بھیجو۔ "کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ درُود شریف وظیفۂ خداوندی ہے ☆

☆ درُود شریف مومن کے لیے تحفۂ خداوندی ہے اور عطیۂ محمّدی ہے۔ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ درُود شریف اندھیری راتوں میں مانندِ جگنو، مایوسیوں اور تاریکیوں میں مینارۂ نُور ہے۔

☆ درُود شریف عمرِ انسانی کے طویل اور عمیق سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔

☆ درُود شریف سفرِ حیات میں خطرات، تفکرات وسوساتِ قلبی و ذہنی کی ڈھال ہے۔

☆ درُود شریف دُنیاوی دھندوں، قرضوں اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدف نسخہ ہے۔

☆ درُود شریف زندگی کی بیماریوں، مُصیبتوں، مایوسیوں اور نزع کی تلخیوں کا تریاق ہے۔

☆ درُود شریف زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں یارِ وفا، دشوار گذار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔

☆ درُود شریف معبودِ حقیقی کا مطلوب، ملائکہ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب وظیفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

نوٹ :- دُعا کے اوّل آخر درُود شریف پڑھتے وقت "سَیِّدِنَا" ضرور پڑھا کرو ۔ " از محمد عنایت اللہ " ط

روضۃ الاول ب ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترکُ الصَّلوٰۃِ علی النَّبیِّ المُختار

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قرآن پاک: پ ۱۸ سورۃ النّور آیت کریمہ ۶۳

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں اُنہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسول اللہ "ﷺ" رضائے الٰہی اور ناراضگی رسول اللہ "ﷺ" بسبب انکارِ اطاعت کفر ہے اور بجہت ترکِ اطاعت فسق اور سبب ہے ناراضگی اللہ کا۔ ہر مسلمان کو ناراضگی رسول اللہ "ﷺ" سے خوف کھانا چاہیئے اِس آیتِ کریمہ میں منافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ منافقین جمعۃ المبارک کو مسجد شریف سے چپکے چپکے، آہستہ آہستہ کوئی آڑ لے کر سرکتے سرکتے باہر نکل جاتے۔ حضور کی مجلس میں بیٹھنا خطبہ سننا گراں گزرتا اور باہر آکر بے شرمی ہانکتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ آؤ رسول اللہ "ﷺ" تمہارے لئے معافی چاہیں تو وہ اپنا سر بصورت انکار گھماتے اعراض کرتے معاندانہ اور مخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے۔ منافقین کا یہ طرزِ عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسول اللہ ﷺ کے دربارِ پاک کی حاضری کے انکار کے مترادف ہے۔

★ رأس المنافقین ابن اُبی علیہ ما علیہ کو جب حضور کی بارگاہ کی طرف بلایا جاتا تو متکبرانہ انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تم نے کہا ایمان لائیں ایمان لایا۔ تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفےٰ ﷺ کو سجدہ کروں۔

"نعوذ باللہ" یہ کتنا بڑا کفر اور نفاق کا مظاہرہ ہے زبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ ربِ کریم جلَّ شانہٗ نے اپنے حبیبِ اجمل علیہ الصلوٰۃ والسلام الاکمل پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ ہمیشہ اُن کے نفاق پر مُہر ثبت کردی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ
لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثُ الحبیب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" بروایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

○ حضور نورُ الانوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر جلوہ فگن ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی کو قدومِ میمنت سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فداہُ ابی واُمّی ان مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دُعا پر آمین کہی۔ "اس دُعا میں تارکینِ درود شریف کو زجر، توبیخ اور تنبیہ و تہدید فرمائی گئی ہے۔ مؤلف۔"

☆ پہلی دُعا:۔ جو رمضانُ المبارک کا مہینہ پالے اور روزے نہ رکھے۔

☆ دوسری دُعا:۔ جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے اُن کو راضی نہ کرے۔

☆ تیسری دُعا:۔ جو میرا نامِ اقدس "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے یا سُنے اور درود شریف نہ پڑھے تو وہ ہلاک ہُوا اَلعِیاذُ بِاللہ۔ ربِ کریم نے یہ دُعائیں قبول فرمائیں۔ دربارِ خداوندی میں کیا شانِ مصطفائی ہے جو نامِ اقدس لے یا سُنے اور درود شریف نہ پڑھے تو اُس کا ایمان بر خاتمہ خطرہ میں ہو گا۔ سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھنا جنّتی ہونے کی نشانی ہے۔ "رواہ حاکم فی المستدرک قال صحیح الاسناد۔"

حکمت:۔ ہم نیاز مندوں کے لیئے درود و سلام کی عیدیں اور منکرین کے لئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب، لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ع ے ۸
سورۃ الکٰفرون ۶

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

"اہلِ علم فصاحت بلاغت، اہلِ باطن طہارت سے اعضا کا ٹھہراؤ، اہلِ اللہ کے نزدیک مقامِ حضوری میں شانِ نبی کا نام ادب ہے"

☆ سیدنا جبرائیل روحُ القُدس علیہ السلام ۔سدرۃُ المنتہیٰ سے مدینہ منورہ زادہا اللہ نوریًا، پہنچ کر حضور کے منبر شریف کے پاس قربِ رسول میں تعظیماً کھڑے ہو کر دعا مانگنے آئے ۔ وہاں سدرۃُ المنتہیٰ پر ہی جو قربِ الٰہی میں ہے دُعا کیوں نہ مانگی ؟ اوّلاً تاکہ اُمتِ مُبشّرہ کو معلوم ہو دُعا وہی مستجاب ہوتی ہے جس پر آمینِ مُصطفیٰ کی مُہر ہو۔ دعا سیدُ الملٰئکہ کی ہو اور آمین سیدُ الانبیاء کی ۔یقیناً لاریب یہ دُعائیں بارگاہِ مجیبُ الدعوات میں قبول ہیں ۔حضور مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تو اُمت کی دُعائیں قبول ہوتیں ہیں۔ ثانیاً سیدُ الملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ مدینہ مُنورہ تمام کائناتِ ارضی ، سماوی حتیٰ کہ عرش عظیم اور سدرۃُ المنتہیٰ کا مرکز اور حکومتِ الٰہیہ کا دارُالسلطنت ہے ۔ ثالثاً سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام

☆ سیدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۸ بار آئے۔

☆ سیدنا نوح نجیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۴۰ بار آئے۔

☆ سیدنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۲ بار آئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ روحُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۰ بار آئے۔

☆ سیدُالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۲۴ ہزار بار آئے۔

☆ سیدتنا اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

○ وحی الٰہی کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مُبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ مقربین اور جبرائیل علیہ السلام رب کی رحمتیں لے کر فرش پر اترتے ہیں۔ لیلۃُ القدر کو کعبہ مُشرفہ حطیم میں اولیاء سے سلام اور مُصافحہ فرماتے ہیں۔

★ جو درود شریف کے تارک ہیں اور اُس پر مُصر اور مُستہزا دیہ کہ درود شریف پڑھنے سے روکتے ہیں ۔ وہ مُنافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو دُنیا میں ذلیل اور چہرے مُسْوَدًّا وَّھُوَ کَظِیْمٌ کی تصویر اور روزِ قیامت سیدھے جہنم میں جا گریں گے اور یہ لوگ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں ۔ کبیرہ گناہ ساٹھ

ے منہ کالا اور غصہ سے بھرا ہوا ۔ سورۃ النحل ۵۸

ہیں۔ اُن میں سے ایک درُود شریف نہ پڑھنا ہے۔

مسئلہ:۔ ثواب اور فضیلت جتنی بلند تر اور کامل تر ہو تو اتنا ہی اُس کا انکار اور ترک قبیح اور مذموم تر ہوتا ہے اور اسی قدر صلوٰۃ وسلام کے مُنکرین اور تارکین کے لئے احادیثِ پاک میں قُباحت اور مذمّت کے ساتھ ساتھ عتاب اور عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ط

☆ بروایت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم علٰہ

○ رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ تین بار۔ صحابہ نے عرض کیا فداہ رُوحی یارسُولَ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کون؟ فرمایا وُہ جس کے سامنے میں ذکر کیا گیا اور اُس نے درُود شریف نہ پڑھا۔

○ کتب تصنیف کرتے وقت نامِ اقدس پر درُود شریف نہ لکھنا اور بُخل سے کام لینا اور زُبان سے بھی نہ پڑھنا یا وعظ کرتے وقت، درسِ قرآن وحدیثِ پاک کے وقت یا تبلیغ احکاماتِ دین کے وقت درُود شریف نہ پڑھنا جنّت سے محرُومی کا سبب ہے۔ صاحبِ ایمان پر لازم ہے درُود شریف نہایت محبّت و ادب سے پاکیزہ قلم، پاکیزہ خیال، پاکیزہ جسم سے لکھے۔ کاغذ، وقت کی بچت کا خیال نہ رکھے سب کچھ تو حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ ہے اور وسوسۂ شیطانی اور خیالِ نفسانی سے بچے۔ یہ علاماتِ بدعات م، ۂ، شیطان کی اختراعات ہیں۔

☆ بروایت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ رسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس کے آگے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درُود شریف نہ پڑھا بلاشبہ

علٰہ بمطابق حدیث پاک مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی اُس کا محبوب ہے "صلی اللہ علیہ وسلم" مولیٰ کا معنی محبوب یعنی آپ لاریب محبوب کائنات ہیں اور کرّم اللّٰہُ وجہہٗ کا معنی ہے کہ بمطابق اَلنَّظْرُ عَلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ط سرکار کے چہرہ کو ربِ کریم نے وُہ وجاہت عطا فرمائی ہے کہ آپ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یا اللّٰہ سُبحانہٗ وُہ نورانی چہرہ دکھا۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اُس نے جنّت کی راہ بھلا دی۔

★ جنّت کی راہ وُہی بھُولے گا جو بمطابق آیتِ کریمہ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ[عہ] کا مصداق ہو گا۔ جس کو ایمان کا نور نصیب نہ ہو گا۔ اَلۡعِیَاذُ بِاللّٰہِ ؕ اس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہے ؎

جس دلِ بدنصیب سے رہ گئی یادِ مُصطفےٰ ﷺ — اُس کا بگڑ گیا نصیب، وہ اُجڑ کے رہ گیا

☆ بروایت قتادہ رضی اللہ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نام مُطہّر سُنا اور درُود شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ ایذاء دینا بمطابق آیتِ کریمہ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ[عہ] وُہ عذاب کا مصداق اور مُستحق ہے چہ جائیکہ ظلم۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی ؕ

☆ بروایت حضرت ابُو سعید خُدری رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

○ ایک مجلس بیٹھی اور پھر اُٹھ گئی اور اُس نے میرا ذکر نہ کیا یعنی درُود شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا مُعجزات بیان نہ کئے۔ وُہ ایسی ہے جیسے مُردار سے گندی مجلس میں بیٹھے اور یہ روزِ قیامت حسرت اور محرُومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہایت قبیح، مبغُوض اور منحوس ہیں مجلس میں کثرتِ اژدحام علامتِ قبولیت نہیں مجلس کی قبولیت ذکر، فکر، مراقبہ، عبادت، دُعا اور صلوٰۃ و سلام سے ہے۔ تارکینِ درُود و سلام اور مانعینِ صلوٰۃ و سلام کا کیا حال ہو گا وُہ تو جنّت کی ہوا کی بُو بھی نہ پا سکیں گے۔ مقبولانِ بارگاہِ رسالت اور مُصلّین بارگاہِ نبوّت قدّس اللہ اسرارہم کا تجربہ شدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ درُود شریف پڑھنے والا۔ جان بُوجھ کر یا کبھی تساہُل یا کسی اور وجہ سے درُود شریف کا ناغہ کر دے تو وُہ خواب میں بھٹکتا پھرتا ہے اور منزل کا راستہ بھُولا ہوتا ہے۔ حدیث پاک کی عملی تصویر خواب میں نظر آجاتی ہے۔

عہ پ۲۳ سورۃ الزُمر آیت شریفہ ۲۲ اُس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی جن کے دل یادِ الٰہی کی طرف سے سخت ہو گئے۔

عہ پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۶۱ اور جو رسُول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے۔

۱- قولِ حکمت: عقل جسمِ انسانی میں وزیرِ اعظم اور دل بادشاہ ہے۔

☆ جس عضو کا دماغ سے رابطہ ٹوٹ جائے۔ اُس پر رعشہ طاری ہوجاتا ہے۔ تو اعضاء ہاتھ، سر، ٹانگوں میں لرزش آجاتی ہے تو وُہ کانپتے ہیں تو اُس کا اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا بعینہٖ تمام کائناتِ عالم میں ایمان کا منبع اور مرکز نبی طیبِ المُطیّب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات پاک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اقدس کی قوّتِ جاذبہ نے کائنات میں مؤمنین کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ رکھا ہے اور نور کا فیضان اُن کے قلوب پر بارش کی طرح برستا ہے جب کسی بھی عالم یا عابد کا تعلق قلبی یا رابطہ روحی لہٰذا القدس آحضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قلبِ اطہر سے ٹوٹ جاتا ہے تو اُس کے علم وفہم اور عقیدہ میں لغزش آجاتی ہے۔ قلم میں لغزش، ہاتھ میں لغزش، پاؤں میں لغزش اور زُبان میں لغزش واقع ہوتی ہے۔ نہ علم، علم رہتا ہے کہ نور سے خالی، نہ عمل عمل کہ اجر سے خالی، سب کچھ ضائع ہوجاتا ہے اور وُہ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ (کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں) کے زُمرہ میں آجاتا ہے۔ جس کا اُس کو شعور تک نہیں ہوتا اور جب وُہ وعظ کرتا ہے تو شانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تنقیص اور جب تصنیف کرتا ہے تو تنقید اور جب زُبان کھولتا ہے تو توہین آمیز[۱] کلمات[۱] نکالتا ہے اور پھر اس حالت کُفر کے وقوع پذیر ہونے پر سمجھ نہیں پاتا کیونکہ اُس کی عقل پر اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (سورۃ الحجرات ۲، اور تمہیں خبر تک نہ ہو) کی مُہر لگ چکی ہوتی ہے۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

مساجد میں پنجگانہ نماز اور آذان پر دُرود شریف پڑھنا تو درکنار۔ پڑھنے والوں کو منع کرنا۔ بحث ومباحثہ۔ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنا اپنے ازلی، ابدی شقی ہونے کی دلیل فراہم کرنا ہے۔ وَاللہِ مَا اَحَدٌ لَّھُمْ وَمَا اَشْقٰی لَھُمْ ط

۶

[۱] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیعہ میں بے ادبانہ طرز، بے باکانہ لہجہ، گستاخانہ گفتگو، سُوقیانہ انداز، ایمان سوز جملہ، مُتنفر، بے سروپا، یاوہ گوئی کی گندی سرابندٹ سے تمہارے ایمان کا وضو ٹوٹ جائے گا۔ بزعمِ خویش خواہ تم نمازی ہو یا غازی، قائم اللیل ہو صائم النہار، عابد ہو یا عالم، مُفسّر ہو یا مُحدّث، مُبلّغ ہو یا مُصنّف، امام ہو یا خطیب، تمہارے مزعُومہ اعمال کا کھیت بے ادبی کی بادِ سموم اور گستاخی کی بادِ صرصر سے اُجڑ جائے گا۔ اور تمہیں پتہ تک نہ چلے گا اور روزِ قیامت یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا کہتے ہوئے کفِ افسوس ملو گے۔ اَلْعَذْرُ اَلْعَذْرُ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا ۱۲ منہ سلمہ ربہ سبحانہٗ وتعالیٰ ط

۲- نُورِ حکمت: تعظیمِ رسُول " عَلَیۡہِ اَلۡفُ اَلۡفِ صَلٰوۃٍ وَّاَلۡفُ سَلَامٍ " نُورِ ایمان " ہے۔

☆ عقلِ جسم کے اعضاء پر حکمران ہے۔ جو علم، فہم اور شعُور کا مقر ہے۔ سینہ، الہام، الوان، ایمان اور انوار کا موطن ہے۔ بمطابق حواس خمسہ اَلنُّوۡرُ اِذَا دَخَلَ الصَّدۡرَ انۡفَتَحَ ٭ نور جب سینہ میں آتا ہے تو کھلتا ہے۔ قلبِ صنوبری "مضغہ" "قلبِ حقیقی کا آشیانہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ اِس کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں۔ قلبِ ایمان تعظیم توقیر اور محبّت کا مُستقر اور زُبان اظہار کا آلہ ہے۔ مقلّبُ القلوب جَلَّ شَانُہٗ کا مقصود صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا سے عظمتِ رسُول ہے۔ حضُور کی ادا دین اور آپ کی تصدیق ایمان ہے اور تعظیم ایمان کا جزوِ اعظم ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوۡفِیۡقُ وَھُوَ الرَّفِیۡقُ بِالتَّحۡقِیۡقِ ٭

۳- گُلِ حکمت: - اِتباعِ تمام رسُولِ انام عَلَیۡہِ اَجۡمَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکۡمَلُ السَّلَامِ "کمالِ ایمان" ہے۔

☆ حضُور نُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلَّمَ کے قلبِ اطہر میں نُور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوّارہ کی طرح نُور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اس رشتۂ قلبی سے قائم ہے۔ اِس گلستانِ نُور کا ہر غنچہ و گُل "مومن" پُر نُور اور ہر شگوفہ اور پودا رشکِ طُور ہے۔ اشتیاقِ محبت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو بُلبلِ باغِ رسالت کی زبانِ قُدس نشاں سے دُرُود شریف کے انوار کے پھُول کھلتے اور محبّت کے نغمے پھُوٹتے ہیں ؎

فرستادم بدر گاہت پیامے	سلامے یا رسُولَ اللّٰہ سلامے
بیا پیکر نباشد گاہے گاہے	خدا را سُوئے مشتاقاں نگاہے

(عرفی شیرازی)

۴- آئینۂ حکمت: گستاخیِ رسُول "صَلَّی اللّٰہُمَّ وَسَلِّمۡ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ" صریح کفر ہے۔

☆ ذاتِ مصطفےٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی یَوۡمِ التَّنَادِ سے عناد اور ذکرِ مصطفےٰ "دُرُود شریف" سے اعراض اور اعتراض "اَلۡاَمَانُ الۡحَفِیۡظُ" اپنے دل کے آئینہ میں دیکھ۔ مارِ بدعقیدگی نے ڈس کر تیرا جانِ ایمان سے رشتہ کاٹ دیا ہے، تیری زبان زہر آلود عقل بے شعُور اور دل اندھا ہے۔ توہینِ رسالت، توہینِ الوہیت کو مستلزم ہے اور ادنیٰ بے ادبی رسُولِ عربی صریح کفر ہے۔ "تُف بر تو ہزار بار تُف"

ء حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تمام جہانوں کی رُوح ہیں۔ ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود "حاضر ناظر" جس عضو میں رُوح نہ ہو وہ عضو معطّل، مفلوج اور بیکار مانند کُفّار "شُر دم" ہے۔ وَمَنۡ لَّمۡ یَجۡعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوۡرًا فَمَا لَہٗ مِنۡ نُّوۡرٍ جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لیے نور نہیں۔ رُوحِ مصطفےٰ کو کائناتِ عالم کی ہر شئی میں موجود جاننا پہچاننا اور بقیہ حاشیہ

○ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ۔

★ معزز قارئین کرام! آپ کو معاندین منکرین درود وسلام پر زجر و توبیخ عتاب عذاب کے چند ایک عبرت آموز واقعات تحریر کرتا ہوں۔ عافانا اللہ بجاہ صاحب الصلوٰۃ والسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ط

★ صنعاء میں ایک قاری قرآن جو اندھا، گونگا اور بہرہ ہو گیا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی اور قرآن پاک خوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا اس نے ایک روز جان بوجھ کر یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (سورۃ الاحزاب) کی بجائے عَلَی الْعَلِیِّ پڑھا تو اسی وقت اس کی یہ حالت ہو گئی۔ پہلے بالکل وہ صحیح وسلامت تھا۔ "نزہۃ المجالس"

★ ایک شخص بزمانہ حضور سید الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نام مبارک بے ادبی سے لیتا اور از راہ تمسخر منہ ٹیڑھا کر کے پڑھتا تھا۔ اللہ عزیز ذوالانتقام کو اپنے محبوب پاک کی یہ بے ادبی اور گستاخی پسند نہ آئی اور اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ گستاخان بارگاہ حبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرے آخری عمر میں قبیح ہو جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کے چہرے بھیانک ہو کر قابل نفرین بن جاتے ہیں۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ۔۔۔ میلش اندر طعنہ پاکاں زند "مثنوی رومی"

★ ایک رئیس اعظم جو مؤطا امام مالک علیہ الرحمۃ مستند کتاب مستطاب حدیث پاک سے بڑی محبت رکھتا تھا اس نے ایک کاتب سے کہا مجھے مؤطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کر دے۔ اس نے تحریر کر دیا لیکن جہاں حضور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اسم گرامی آتا وہاں وہ خیانت کرتے ہوئے درود شریف نہ لکھتا۔ حالانکہ مؤطا شریف میں لکھا ہوتا جب اس نے رئیس کو وہ نسخہ مبارک پیش کیا اور انعام واکرام لینا چاہا تو اچانک اس کو کاتب کی خیانت کا پتہ چل گیا۔ اس رئیس نے انعام کی بجائے اسے دھتکار کر نکال دیا اور وہ کاتب کنگال ہو گیا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا اور اسی طرح فاقوں کی

بقیہ حاشیہ

مانا دل کے نور سے ہے مومن کو دل کا نور اور قرب درود شریف سے ملتا ہے۔ لیکن جو دل ہی حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حضور بے نور ہو۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر ہے۔ نور "اندھا" ہوگا اور شان مصطفےٰ سے بہرہ۔ العیاذ باللہ۔ ۱۲ منہ نور اللہ قلبہ بحب الصلوٰۃ والسلام علی سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام ط

حالت میں مر گیا۔ مَاتَ هُوَ اَقْبَحَ مَوْتَةٍ اور نہایت قبیح موت مرا۔

☆ فقیر غفرلہٗ نے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے علماء سُنے اور دیکھے ہیں۔ جو حضور نورِ مجسّم شفیعِ معظّم فخرِ آدم و بنی آدم احمدِ مجتبیٰ محمّد مصطفےٰ علیہ افضل التحیۃ واطیب الثناء کی شانِ پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بُری موت مرے ایک شخص سرورِ کونین نبی الحرمین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو یارسول اللہ کہے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وہ کافر ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ لوگوں نے دیکھا کہ وہ آخری عمر میں پاگل ہو گیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اسی حالت میں گستاخیوں کی سزا پا کر مر گیا۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو اپنے محبوب رسول "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ادنیٰ سی توہین بھی گوارا نہیں۔

☆ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں درود شریف کا ترک تو درکنار، مانعین اور منکرین کا کیا حال ہوگا اور گستاخیاں؟ " اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ کیا وہ ان وعیدات کے حامل نہ بنیں گے؟ اللہ جل شانہٗ کے غضب اور قہر سے بچ جائیں گے؟ انسان کا چہرہ اُس کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دل بغض اور عداوت کے غل سے بھرا ہو اور حُبِّ حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ[1] کی تصویر نہ ہونگے ہے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

اُن کے دل " فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ[2] " سے بھرے ہوتے ہیں۔ ان دلوں کا علاج تو توبہ اور درود شریف تھا۔ جس کے وہ منکر ہو گئے۔

☆ ایک شخص جب بھی محبوبِ ربّ العلمین جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ پاک، ذکرِ پاک سُنتا تو درود شریف میں بُخل سے کام لیتا اور کنارہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا ٹوکتا تھا اُس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زبان بند ہو گئی اور وہ اشارہ سے بات بھی نہیں کر

---

[1] سورۂ آل عمران

[2] پ۱ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے اللہ سبحانہٗ مرض کو اور زیادہ کرتا ہے۔ منافق کا مقام، جہنم کی سب سے نچلی گھاٹی ہوگا۔ منافق کی ایک قسم شیعہ بھی ہے جو تمام دینی تبلیغی اور اعتقادی اُمور میں فسادکی جڑ ہے اور تقیہ نفاق کی تصویر کا عکسی رُخ ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

سکتا تھا۔ "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا" اور اسی حالت میں جہنم رسید ہوگیا۔

★ ایک کاتب جب حدیث پاک کی کتابت کرتا قصداً درود شریف لکھنا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکلہ "پھوڑا" نکل آیا۔ اور اسی کے درد سے تڑپتا ہوا مر گیا اور دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

★ ایک منشی بوقت کتابت نام اقدس پہ درود شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے علامات مہملہ لکھ دیتا جو کہ شعار نجدیہ، نمرودیہ ہے۔ اس کو دنیا میں سزا یہ ملی کہ اس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وہ قہار و جبار ہی جانتا ہے کہ اسے کیا ملے گی یا کیا مل رہی ہے۔ اللہ رب العزت محفوظ فرمائے۔ "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

★ ایک شخص کا انتقال ہوگیا اس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گھبراہٹ میں قبر بند کر دی۔ دوسری جگہ کھودی تو وہی کالا سانپ موجود تھا اسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زبان حال سے کہا تم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے میں وہاں موجود ہوں گا کیونکہ یہ سرکار مدینہ، سرور سینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنتا تو درود شریف پڑھنے سے بخل کرتا تھا۔ اس کے بخل کا میں عالم برزخ میں شکلاً سانپ ہوں۔ "شفاء القلوب" ھٰذَا بِتَعۡذِیۡبِ الَّذِیۡنَ یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا یُصۡلِحُوۡنَ[1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

○ تنبیہ:۔ "صحیح احادیث مبارکہ سے" نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم ہمایوں پر تحریراً، تقریراً درود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ بخل۔ کنجوسی۔ کینہ کی وجہ سے وقت، کاغذ کی بچت، درود شریف کی بجائے مہمل اشارات پر اکتفا کرنا خوارج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اس کی ابتداء بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئی۔ نجدیہ نے اسے اپنایا اور وہابیہ نے پروان چڑھایا تاحال ان کی یہ بھونڈی روش ان کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلات فاسدہ کاسدہ میں الجھ کر اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں یہ علامات، بدعت سیئہ ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لئے مکروہ

[1] یہ شخص تو تھے جو زمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہ چاہتے۔ سورۃ النمل ۴۸

تحریر کی حد تک قابلِ نفرین ہیں۔ درود شریف جو ایک نہایت پاکیزہ اور جامع دعائیہ کلمہ ہے اور وہ زبان اور دہن مبارک ہے۔ جس سے درود شریف نکلتا ہے۔ اس کی پاکیزگی اور طہارت کے کیا کہنے جن کو ملائکہ اپنے نوری پروں سے مس کرتے سونگھتے اور خوش ہو ہو کر چومتے ہیں یہ مومن کا محبت سے حقِ غلامی ادا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ ہے۔ ایسے مبارک اور پاکیزہ کلماتِ دعائیہ کو مہمل اور بے معنی الفاظ سے بدلنا مومن کی شان سے بعید ہے اور یہ کاہلوں اور جاہلوں کا طریق کار ہے اور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ ربِ کریم کے وظیفہ کو لایعنی نشان سے بدل دے۔" وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝ سورۃ طٰہٰ ۴۷

☆ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ سب سے پہلے جس شخص نے درود پاک کو کلمہ مہملہ میں لکھا تھا۔ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا قانونِ قدرت بھی یہی تھا۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اس کے متعلق حکمِ خالقِ کائنات یہ ہے فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا سورۃ مائدہ ۳۸ پس کاٹ دو ان کے ہاتھ۔ اس بدنصیب نے مال تو نہیں مال سے گراں بہا چیز، عظمتِ مصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی چوری کرنے کی سعی کی دنیا میں تو اس کا ہاتھ بطور سزا کٹا اور قیامت کی سزا اس پر مستزاد، حالانکہ عند اللہ مال کی چوری سے عظمتِ مصطفےٰ، شانِ مرتضےٰ، کمالِ مجتبےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی چوری کی سزا بہت زیادہ اور سخت ہے۔ قُطِعَ ذُرِّيَّتُهٗ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدًا اس کی نسل ہی منقطع ہو گئی۔

☆ امام محی الدین علیہ الرحمۃ کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں۔

يُكْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوةِ وَالتَّرَقُّمِ بِالْكِتَابَةِ بَلْ يَكْتُبُ بِكَمَالِهٖ وَلَا يَسْأَمُ مِنْهُ الْاَحْرَمُ خَطًّا عَظِيْمًا	درود شریف کو اشارہ کنایہ سے لکھنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ پورا درود شریف لکھے۔ کلمہ مہمل سے درود شریف لکھنا حرام گناہ عظیم ہے

"گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی"

○ " اَلدِّيْنُ كُلُّهٗ اَدَبٌ " کے تحت اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اسم گرامی محمد " صلی اللہ علیہ وسلم " پر عزوجل نہ لکھا جائے۔ لاریب حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " بارگاہِ صمدیت میں عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے لئے

ے لباس خضری میں راہزن

خاص ہے۔ عزّوجلّ ، جلّ مجدُہٗ ، ربُّ العزّت ، جلّ وعلا ، تعالٰی ، تبارک ، سُبحانہٗ عزّاسمُہٗ لکھا جائے گا۔ جب بھی اسمِ پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مبارک القاب لکھے اور یہ آدابِ محبّت سے ہے۔ اور صرف ربّ یا اللہ لکھنا ادباً منع ہے۔

قرآن پاک : پ ۹ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۸۰

وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا ص | اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اُسے اُن سے پکارو۔

○ معبودِ حقیقی تو ایک ہے اور اُس کے اسماء مبارک بہت اور وہ سب توقیفی ہیں۔ حضور " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " سے سُنے ہوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا منع ہے۔ اللہ سُبحانہٗ کو اللہ میاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلافِ شریعت مُطہرہ ہے اور یہ جُہلاء کا طریق ہے اور بعض عُلماء دورِ حاضرہ نے اللہ سُبحانہٗ وتعالٰی کو اللہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا ممنوع اور معیوب ہے۔ ایسی مُروّجہ اور قبیحہ عادات سے مُصنّفین کو بچنا چاہیئے۔

☆ حضور دانائے سُبُل فخرِ رُسُل مولائے کُل محمد مُصطفٰی " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " کے اسماءِ گرامی پر " صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلّم ، صلّی اللہ علیہ وسلّم ، علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ، علیہ التّحیّۃ والثّناء ، علیہ اَطیبُ الصّلوٰۃ واَحسنُ السّلام " کے مبارک القاب جو شایانِ شان ہیں لکھے اور شانِ اطہر سے گرے ہوئے الفاظ ، القاب ہرگز ہرگز نہ لکھے آنجناب ، آنحضور ، آنحضرت ، آنسرور کے الفاظ سے توہین کی بُو آتی ہے۔ اور یہ الفاظ شانِ نبوّت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ ان کا بہت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ بچنا اَولٰی ہے اور جملہ انبیاء و مُرسلین کے لیئے علیہ السّلام ، سلامُ اللہ علیہ لکھے مثلاً سیدنا ابو البشر آدم علیہ السّلام لکھا جائے " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " نہ لکھا جائے۔ یا یُوں لکھا جائے ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور تمام انبیاء کے لیئے علیہم

ے اللہ تعالٰی جواد ہے کو سخی نہ لکھے ۔ اسم پاک " خُدا " کی وجہ جواز یہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اولیاء جاحق سخی کاملین ، عُلماءِ ربّانیّین نے اپنی اپنی تصنیفات میں استعمال کیا ہے اس کے سوا کوئی اور دلیل نہ پائی۔ یہ مُستعمل لفظ فارسی ہے ۔ چھوڑ دو اُن ناموں کو جو قیاسی وضعی اور بے معنی اور حُسنِ ادب کے خلاف ہوں ۔ ۱۲ منہ

السَّلام کا لفظ ہوگا۔ جو قرآن پاک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ (سورۃ الصافات) سے ثابت ہے اور صلوٰۃ کا لفظ بغیر وسیلہ جلیلہ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نہ لکھا جائے۔ اسی طرح ملائکۂ مقربین اور ملائکۂ رسل کے لیے بھی علیہ السلام لکھا جائے۔

علاماتِ مکروہ: اللہ تعالیٰ کی بجائے تعہ اور جل شانہٗ کی بجائے ج لکھنا منع ہے۔ درود شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بجائے ص، ؐ، صلعم، صلے اور علیہ السلام کی بجائے ؑ، عم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رضؓ اور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی بجائے کؒ اور رحمۃ اللہ علیہ کی بجائے رحؒ لکھنا ناجائز ہے۔ "وَقِسْ عَلٰى هٰذَا"

وَكَذَا اسْمُ رَسُوْلِهٖ بِاَنْ يَّكْتُبَ عَقِبَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْخَلَفِ كَالسَّلَفِ وَلَا يَخْتَصِرُ كِتَابَتَهَا بِنَحْوِ صلعم، ؐ، عم فَاِنَّهٗ عَادَةُ الْمَحْرُوْمِيْنَ ط

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم پاک پر پورا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا طریقہ خلف تا سلف صالحین ہے اور علامت صلعم، ؐ، عم لکھنا عادت محرومیوں کی ہے۔

"فتاویٰ خیریہ شیخ الامام زین العابدین عراقی علیہ الرحمۃ الباقی"

☆ صحابہ عظام، ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار کے لیے علیہ السلام نہ لکھا جائے بلکہ اُن سب کے لیے قرآنی آیت کریمہ سے رضی اللہ عنہ قطعیت کے ساتھ مختص ہے[1]۔ اور تابعین اور اولیاء مقربین کے لیے جواز کی دلیل کہ رضی اللہ عنہ لکھنا جائز ہے اور نہ لکھنا وجہ امتیاز افضل واولیٰ ہے۔ جملہ اولیاء رب کریم کی رضا کی راہ میں ہیں اور صحابہ کبار رضا کے مقام پر پہنچے ہوئے۔ "رضا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی "بندہ" کے حق میں کرامت، رحمت، فضل و کرم اور ارادۂ ہدایت و ثواب ہے اور بندہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ رضا دوسرا نام ہے اطاعت کاملہ اور اتباع تام کا اور یہ احوال سے ہے۔ مقام رضا پر صحابہ کرام کو

---

[1] ائمہ فقہاء، مشائخ فقراء سلسلہائے عالیہ برگزیدہ صوفیہ شرفنا اللہ تعالیٰ باسرارہ القدسیہ پر لفظ ترضی بالاجماع بلانزاع وبلا اختلاف مندوب مرغوب اور محبوب ہے۔ "باستدلال اشارۃ النص وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" (سورۃ التوبۃ) "قَالَ النَّوَوِيُّ فِي الْاَذْكَارِ" "رضاء الٰہی کے راہ حصول میں ہی وصول ہے۔ الکم

☆ رب العزت نے اپنی رضا کا تاج زریں اُن کے سروں پر سجایا۔ جنہوں نے اپنے رب کو راضی کرلیا۔ اور وہ بھی اپنے رب پر راضی ہوگئے۔ رضا سرسرمدی ہے نہ کہ از قسم مکاسب اس مقام رضا سے اور کوئی مقام نہیں۔ جو جذبہ سلوک کے مقامات کی انتہا ہے۔ سبحان اللہ ان سروں پر رضا کا تاج کتنا سجا ہے ۱۲ منہ غفرلہٗ

فائز المرام کر دیا گیا۔ ولائیت کے سارے مدارج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوت و رسالت محبوب ﷺ پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبۂ رضا کتنا عظیم عطیۂ خداوندی ہے۔

☆ سیدنا علی مرتضےٰ، حسنین کریمین کے لیئے علیہ السلام لکھنا یا کہنا منع ہے اور یہ شائرِ رافضیہ ہے اس سے بچنا اولیٰ و افضل ہے۔ اگرچہ معنیٰ اس کا اطلاق السلام علیکم کی مانند صحیح ہے۔ اولیاءِ عظام، علماءِ کرام ائمۂ دین سلف تا خلف اور مؤمنین متقین کے لیئے قدس سرہٗ العزیز، رحمۃ اللہ علیہ، علیہ الرحمۃ، نوّر اللہ مرقدہٗ، طاب اللہ ثراہٗ، اعطر اللہ تربتہٗ کے القاب لکھے جائیں۔ اکثر جہلاء کا طبقہ اپنا نام لکھتے وقت مثلاً محمدؐ علیؑ لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہئیں اور نہ یہ نام لیتے وقت درود شریف پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت ادب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میڑھے توڑ موڑ کر نام نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمد شفیع کو م ش نہیں لکھنا چاہیئے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سپیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھے نام کے اثرات سے شخصیت متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا سب سے افضل نام اللہ ربّ العزّت اور نبیِ پاک "ﷺ" کے نام مبارک ہیں۔ محمد عبد اللہ، محمد عبد الکریم، محمد عنایت اللہ، محمد عبد الرحمٰن نام رکھے نہ کہ دشمنانِ اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مؤمنین کے انتقال کے بعد مرحوم، مغفور کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

تحقیق الفاظ:- عبد، غلام، ولد "یہ تینوں عربی الفاظ ہیں مؤلف"

○ عبد الرسول[1]، عبد المصطفےٰ یہ نام غلامِ رسول، غلامِ مصطفےٰ کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غلام کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اللہ کے اسم پاک کی عظمت اور عربیت کاملہ کی وجہ سے معنیٰ بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہٰذا غلام اللہ بھی نام جائز ہے بمعنی عبد اللہ اور اگر یہاں معنیٰ نوکر اللہ کا لیا جائے تو شانِ عظمتِ خداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غلام کی نسبت

---

[1] عظمتِ کبریا اور عزتِ مصطفےٰ "عزّ و جلّ، صلی اللہ علیہ وسلم" خالق اور مخلوق کا نام خیال رکھا جائے تاکہ شائبۂ شرک کا خطرہ نہ رہے۔ اس معنیٰ میں اگر غلام اللہ نام جائز ہے تو عبد المصطفےٰ کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنیٰ غلام مصطفےٰ ہوگا۔ عبد النبی عبد العلی، عبد المطلب، عبد الرسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ مظہر جمال مصطفوی "ﷺ" ہیں۔ عبد المصطفےٰ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی۔

مخلوق کی طرف ہو تو معنیٰ نوکر اور غلام اور بیٹا بھی۔

قرآنِ پاک : پ ۱۶ سورۂ مریم آیتِ کریمہ ۱۹ - ۷

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ | بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنیٰ بیٹا ہے لیکن اگر غلام کی نسبت اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ کی طرف ہو مثلاً غلامُ اللہ تو معنیٰ بیٹا نہیں ہوگا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللہ کا بندہ مراد ہوگا۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ پ سورۂ زمر ۵۳ | تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو

② ان آیاتِ کریمہ میں ربِّ کریم نے اپنے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں کو فرما دیں۔ اے میرے بندو!

یٰعِبَادِیْ کہہ کے ہم کو شہ نے | اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

احادیثِ مبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہے مثلاً سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابو رافع مولیٰ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور بھی کئی ایک معانی ہیں۔ محبوب، مالک، قریب گہرا دوست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غلام وغیرہ۔

من کیستم کہ با تو دمِ دوستی زنم | چندیں سگانِ کوئے تو یک کمتریں منم

☆ حقیقت میں عبدُ اللہ، وہ ہے جو عبدُ المصطفےٰ ہے جو عبدُ المصطفےٰ نہیں وہ عبدُ الطاغوت ہے مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کا قول ہے[1]

اَحْسَنُ مَقُوْلِ الْمُرْتَضٰی فِیْ اَحْمَدَ صلی اللہ علیہ وسلم | اِنِّیْ لَعَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

گفتم چہ گوئی ؟ گفتا جان و دل
گفتم چہ خواہی ؟ گفتا غلامے

---

[1] کتنی اچھی بات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شانِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمائی کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں سے ایک غلام ہوں۔ یہ فقیر اضعفُ العبید عرض کناں ہے۔

تابِ وصلت کار پاکاں من از ایشاں نیستم | چوں سگانم جائے دہ در سایۂ دیوارِ خویش

تیرا کرم کہ آپ ہی میرے دل میں بس گئے مجھ کو تو جستجو تھی تیرا نقش پا ملے

☆ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "صحیح مسلم و بخاری شریف"

○ ایک سفر میں رسول اعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ساتھ تھا تو میں کُنْتُ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ ط آپ کا غلام اور نوکر تھا۔ یہاں عبد سے مُراد غلام اور خادم ہے ۱؎

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

"القصیدۃ البردہ شریف" امام محمد بوصیری علیہ الرحمۃ

۱؎ بے شک اپنا نام محمد رکھے جانے کی بدولت حضور پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" سے میرے لئے ایک عہدِ شفاعت ہے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تو ساری مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔

☆ بروایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ط

اِنَّهٗ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ نَادٰی مُنَادٍ اَلَا لِیَقُمْ مَنِ اسْمُهٗ مُحَمَّدٌ اَوْ اَحْمَدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَلْیَدْخُلِ الْجَنَّةَ کَرَامَةً لِّمُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" کما نص علیہ الائمۃ بالتصریح ط

روزِ قیامت منادی ندا کرے گا۔ خبردار! جس کا نام محمد یا احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے اور یہ اعزازاً و کرامۃً باسم پاک محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

☆ ایک روایت میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ جو تمام روئے زمین پر پھر کر اس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی محمد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیث قدسی میں فرمایا۔

وَاسْتَحْیِیْ اَنْ عَذَابَ النَّارِ مَنِ اسْمُهٗ اِسْمُ حَبِیْبِیْ ط صلی اللہ علیہ وسلم "

اللہ حیا کرتا ہے کہ جہنم کا اُسے عذاب دے جس کا نام میرے حبیب کے نام پر ہو۔

○ مطلب یہ کہ جس طرح اُس کا مُسمّٰی حق تعالیٰ کو محبوب ہے۔ اسی طرح یہ اسم بھی بہت پیارا ہے۔ یہاں تک کہ واسطے اکرام حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داخل نہیں کرے گا جہنم میں مگر ان کے تن کو مسخ کر کے۔

اندریں اُمّت نبا شد مسخ تن لیک مسخ دل بود اے ذُوالفطن

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنِ اسْمُهٗ مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم "

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بخشش اور رحمت کرتے ہیں اُس کے لیے جس کا نام محمد، احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے

اسم محمد، حمد سے مشتق ہے اللہ رب العرش محمود ہے۔ تورات میں اسم پاک محمد اور انجیل میں احمد ہے۔ "صلی اللہ علیک وسلم" ط

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبداللہ علیہما الرحمۃ سے روایت کی ہے۔ حافظ الحدیث ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی موت کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ آسمانِ دنیا میں فرشتوں کی امامت کرا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا تو انہوں نے

بقیہ حاشیہ

اُمت حمّادون، حمدًا، لواء الحمد اور مقام شفاعت مقام محمود ہے۔ الحمد للہ علی ذٰلک حمدًا کثیرًا ط

☆ یہ اسم "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کریم و شریف ہے کہ اشرف اسماء حضور سے ہے اور تمام اسماء سے خاص الخاص ہے۔ اس نام کا آج تک کوئی نہیں ہوا اور جنت میں سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو آپ کے اکرام کے لیئے ابومحمد کنیت سے پکارا جائے گا۔ یہ اُن کے لیئے بہت بڑی عظمت کا مظہر ہوگا۔

☆ اس فقیر پُرتقصیر کا نام محمد عنایت اللہ ہے۔ اسم اللہ، غفور رحیم کا اور اسم محمد رؤف رحیم کا جل و عز۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور درمیان میں یہ بندہ عاصی۔ بفضلہ تعالیٰ اُمید واثق ہے کہ ان اسماء مبارکہ کی برکت سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہر مشکل منزل نزع، قبر، حشر، میزان، پلصراط میں فضل فرمائے گا اور ان اسماء پاک کے انوار مدد و معاون ہوں گے۔ میرے پاس تو یہ مبارک اسماء پاک ہی سرمایۂ نجات ہے اور کوئی عمل نہیں اس پر شکر پروردگار کرتا ہوں کہ میرے لیئے یہی کافی و وافی شافی ہے ؎

تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر ہستیم میان دو کریم

اک غفور رحیم تے اک رؤف رحیم منگتا ایں اک سخی دربار نے دو
میری کشتی نوں موج دا ڈر کی اے میری کشتی دے کھیون ہار نے دو

☆ صلوٰۃ کا لفظ بغیر سلام اور اسی طرح سلام کا لفظ بغیر صلوٰۃ کے لکھنا۔ پڑھنا مکروہ تحریمہ اور ناجائز ہے ایک محدث حدیث لکھتا اور آپ کے اسم مبارک پر صرف صلوٰۃ اللہ علیہ لکھا کرتا تو ایک بار خواب میں اُس نے نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت کی تو آپ نے اُسے جھڑکا اور فرمایا تو پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتا اور تو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم ہوتا ہے۔ "جذب القلوب الی دیار المحبوب"

☆ پورا درود شریف "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔ نہ کہے صلی اللہ علیہ اور نہ کہے صرف علیہ السلام ط یہ حکم بمقتضائے ظاہر آیت کریمہ صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما کے ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ نے صلوٰۃ و سلام دونوں کا امر فرمایا ہے۔ درود شریف " صلی اللہ علیہ وسلم " کے کلمہ مبارکہ لکھنے کی بجائے مہمل نشان لکھنا تخفیف ہی نہیں تنقیص شانِ نبوت بھی ہے اور اپنے دلی غل کا مظاہرہ جو کہ ایک مومن کی شان کے لائق نہیں۔

" ھکذا فی الطحطاوی " اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ وصحبہ ؕ

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیثِ مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیث پاک کے بیان میں عَنِ النَّبِیِّ  لکھا کرتا تھا۔ اللہ تبارک تعالٰی نے مجھے درُود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا۔[1] "شرح الصدور بشرح حال الموتیٰ والقبور"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰاہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

---

[1] حضرت سُفیان بن عُیَینَہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پاک لکھتا جب وہ مرگیا تو میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ نوری سبز حُلّے پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یار تم میرے دوست ہو سو کیا ہے؟ فرمایا جب بھی اسمِ نبی " صلی اللہ علیہ وسلم " آتا تو میں درُود شریف بہ تحدید ثواب پُورے کا پُورا لکھا کرتا یہ خلعتِ بہشتی مجھے اسی کے عوض ربِ کریم سے عطا ہوئی ہے۔ یہ سعادت مؤلف دلائل الخیرات کے والد سُلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ کو بھی نصیب ہوئی"۔

☆ نیز فرمایا کہ ایک خوشنویس جو ہمیشہ کتابت کا کام باوضُو کرتا۔ اُس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وہ لکھنے سے پہلے روزانہ درُود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرضُ الموت میں خوفِ خُدا سے سخت گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ عمل صالح تو کوئی ہے ہی نہیں دیکھئے میرے لئے اللہ تعالٰی کی طرف سے کیا ظہور ہوتا ہے۔ اُس کی اس حالت بے چینی میں ایک مجذوب غیب سے ظاہر ہُوئے اور کہنے لگے تو کیوں گھبراتا ہے؟ تجھے مُبارک ہو کہ تیری وہ بیاض درُود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں پیش ہے اور اُس پر صاد ہو رہے ہیں۔

☆ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ" میں تصریح فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں۔

○ اصالۃً صلوٰۃ وسلام حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہاں بالتبع آپ کے وسیلہ جلیلہ سے جملہ انبیاء و رُسل، ملائکہ، اہلبیت اطہار، صحابہ کرام ازواج مطہرات، خلفاء، اور جمیع المؤمنین والمؤمنات غرضیکہ ہر اُمتی کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی زَیْنِ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ وَشَفِیْعِ خَلْقِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ وَمَظْہَرِ لُطْفِہٖ وَقَاسِمِ رِزْقِہٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَمُھَاجِرِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَمِلَّتِہٖ وَاُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔



روضۃ الثانیۃ باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چالیس احادیثِ مبارکہ

فی فضلِ الصلوٰۃ والسلام علی النبی المختار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

○ احادیثِ مبارکہ میں سید الکائنات افضلُ الصلوات واکملُ التسلیمات پر صلوٰۃ وسلام کے فضائل و فوائد لَاتُعَدُّ وَلَاتُحْصٰی (لاتعداد بے حد و بے حساب) "اَن گنت" مذکور ہیں اور درود شریف پڑھنے والوں کی مدح و توصیف کے ساتھ وعدہ اجرِ عظیم کی بشارت اور تارکین، مانعین کے لیے عتابِ عذابِ الیم کی وعیدیں مندرج ہیں۔ یہ منتخبہ چالیس[1] احادیثِ مبارکہ تحریر کرتا ہوں اور اُمتِ مُسلِمہ کے لیئے ربِ کریم سے رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود و سلام بھیجنے کی ہدایت و توفیق مانگتا ہوں تاکہ اللہ جل مجدہٗ الکریم درود شریف کے انوار سے ہمیں بھی ایمان افروزی اور اطمینان قلبی کا نسخہ عطا فرمائے آمین بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم "وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ"

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَّالْبُشْرٰی تُرٰی فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اَمَا تَرْضٰی یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ

فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن آپ کے چہرۂ اقدس پر خوشی و مسرت ظاہر تھی اور فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیک وسلم کیا آپ راضی نہیں اس سے کہ جو اُمتی آپ پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو ایک سلام آپ پر

[1] یہ چالیس احادیث مبارکہ بمطابق مبارک عدد اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جو اسم جلالۃ اللہ کے آ کا مظہر تم ہے۔ الخ

عَشْرًا ط | عرض کرے گا میں اس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا۔

○ **تشریح** :- نبی کریم ﷺ کی رضا کے لیے اُمتِ مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درُود شریف پڑھنے سے ربِ کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شانِ کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرمانا یہ فضلِ الٰہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :- بروایت سیدنا ابُو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ "طبرانی"

قَالَ ﷺ "اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ صَلٰوۃً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَادَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ فَلْیُقِلَّ عِنْدَ ذٰلِکَ اَوْلِیُکْثِرْ ط

فرمایا رسُولُ اللہ ﷺ "نے سب سے زیادہ قریب میرا وُہ اُمتی ہے جو سب سے زیادہ درُود شریف بھیجتا اور اس پر فرشتے درُود شریف بھیجتے رہیں گے۔ جب تک وُہ درُود شریف بھیجتا ہے اب کم پڑھے یا زیادہ"

○ **تشریح** :- صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو اپنے قرب سے نوازا اور فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درُود شریف پڑھتا رہے۔ ربِ کریم کی رحمت اور فرشتوں کی دُعائے مغفرت کے لیے اُمتی کو اختیار دیا ہے کہ وُہ کم پڑھتا ہے یا زیادہ۔ اور مور و ماہی بھی اس کے لیے مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :- بروایت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَتْ

فرمایا رسول اللہ ﷺ "نے جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درُود شریف پڑھا کرو جو ایک مرتبہ درُود شریف پڑھے گا اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ ط " رواہ النسائی "

مٹا دی جائیں گی۔

○ **تشریح** :۔ حضور " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " نے اُن سے جب ارشاد فرمایا تو آپ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ میں تشریف فرما تھے اور اس حدیثِ پاک میں جمعۃ المبارک کو درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں مٹتی ہیں اور اظہارِ تشکر و امتنان پر لمبا سجدہ فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ط " دلائل الخیرات "

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ ط " صلی اللہ علیہ وسلم " " رواہ مسلم "

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اس کے گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اسم پاک کتاب میں لکھا رہے۔

○ **تشریح** :۔ اس حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جب تم کتاب، دیوار یا چارٹ بورڈ پر اسم مبارک لکھو تو درود شریف مکمل اور پورا لکھا کرو جب تک نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا تجھے فرشتوں کے استغفار سے اجر اور مغفرت پہنچتی رہے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ ط " دلائل الخیرات "

قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْئَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَسْئَلِ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ وَلْيَخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ " صلی اللہ علیہ وسلم " فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ

کہا ابو سلیمان الدارانی نے کہ جو سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا کثرت سے درود شریف پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور دعا کے بعد بھی درود شریف پڑھے اور دعا ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ درود شریف اوّل آخر کو قبول

(حاشیہ) ابو سلیمان الدارانی: عبدالرحمٰن بن عطیہ علیہ الرحمۃ — ایک از اولیاء متقدمین دمشق ملک شام شد —— الدعا و مخ العبادۃ ط

هُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَا بَيْنَهُمَا ط

فرماتا ہے۔ وُہ کریم ہے درمیان دُعا کو بھی قبول فرمائے گا۔

○ تشریح :۔ حدیثِ پاک سے مستنبط ہوتا ہے جو دُعا یا عبادت کے اوّل آخر درُود شریف پڑھے۔ درُود شریف ہر صورت میں قبول ہے۔ وُہ رد نہیں ہوتا تو ربِّ کریم دونوں درُودوں کے درمیان دُعا۔ عبادت کو بھی قبول فرمائے گا یہ اُس کی شانِ رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبول کرے اور بیچ رد کر دے۔ درُود شریف اوّل آخر پرندے کے پر کی مانند ہے۔ پرندہ پروں سے اُڑتا ہے بعینہٖ دُعا اور عبادت درُود شریف کے پروں سے اُڑ کر عرشِ عظیم پر جا کر قبولیت پائے گی۔ فی زمانا آئمہ مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر درُود شریف پڑھا کریں اور مقتدیوں کو بھی ہدایت کریں تاکہ دُعائیں قبول ہوں۔ "درُود شریف کی عادت بھی عبادت ہے۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُّوْلِي النِّعْمَةِ وَمُؤْتِي الرَّحْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ط ۔۔ رواہ صحیح مسلم

قَالَ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ اَلْفَ مَرَّةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ نُوْرًا لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو درُود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ سو بار اور جو پڑھے ہزار بار تو اللہ تعالیٰ دوزخ حرام فرما دیتا ہے اُس کے جسم پر اور بوقتِ نزع ثابت رکھے گا کلمہ طیبہ پر دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالمِ برزخ میں قبر کے سوال و جواب پر ثابت قدم رکھے گا۔ درُود شریف کا نور اُس کا مددگار و معاون ہوگا سوال و جواب میں اور داخل ہوگا وُہ جنت میں اور اُس کے درُود شریف کا نور آئیگا پُل صراط پر جو پانچ سو سال

ـــ جو پڑھے سو بار تو اللہ تعالیٰ ہزار بار

الصِّرَاطِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَّاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْكَثُرَ ط

کی دُوری تک ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس کو ہر درُود شریف کے بدلے جنّت میں محل عطا فرمائے گا۔ اب اُتنی کم پڑھے یا زیادہ سے

میں گدائے مصطفےٰ ہوں مری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آگیا پسینہ
نہ کلیم کا تصوّر نہ خیالِ طورِ سینا
مری جستجو محمّد، مری آرزو مدینہ

(مولانا افضل علی)

○ **تشریح** : ثابت ہُوا کہ دوزخ سے نجات، پلصراط پر سلامتی اور عطیہ جنّت درودِ شریف سے ہے قبر، عالمِ قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اس منزل میں کامیاب ہُوا وہ بفضلِ تعالیٰ اگلے سب مقاماتِ حشر و نشر، حساب و کتاب، میزان و پلصراط پر کامیاب ہوگا اور جنّت میں داخل ہو جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُجْلِي الظُّلْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا علی بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلى الله عليه وسلم" مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ وَّلَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص جمعہ کے دن سَو بار مجھ پر درُود شریف بھیجے۔ اور آئے گا قیامت کو تو اُس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر یہ نور درُود و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلوق پر تو کافی ہو سب کے لیے۔

ذُكِرَ فِي بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَيَّ رَحِمْتُهٗ مَنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ط

بعض احادیث میں ذکر ہے۔ عرش کے ساق پر لکھا ہے کہ جو شوق سے درُود شریف پڑھے۔ اُس کی رحمت سے جو سُوال کرے وہ عطا کرے گا اور اگر تقرّب چاہے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا درُود شریف سے تو اُس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(حدیث پاک)

ے سات ہیں۔ جہنم، جحیم، سعیر، سقر، ہاویہ، حطمہ، لظیٰ۔ اور دروازے گنتیس ۱۹ - ۲۰ مسلکہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ط

○ تشریح : جمعۃ المبارک کے روز درود شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درود شریف قیامت کے روز نور ہوگا۔ اللہ جل جلالہٗ کے عتاب عذاب سے محفوظ و مامون فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی ہوں سب کی مغفرت کا مژدہ سنایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ یُصَلّٰی فِیْهِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا قَامَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَیِّبَةٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَةُ هٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْهِ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "نے وہ مجلس جس میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجا گیا تو اس مجلس سے ایک خوشبودار ہوا اٹھے گی جو آسمان تک پہنچے گی اور ملائکہ کہیں گے کہ دنیا میں کوئی ایسی مجلس ہوئی ہے جس میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درود شریف پڑھا گیا یہ اس کی خوشبو ہے۔

○ تشریح :۔ جب درود شریف پڑھا جائے۔ تو رب کریم درود شریف کے نور سے ایک پاکیزہ خوشبو پیدا فرما دیتا ہے۔ جس سے فرش تا عرش فضا خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس اللہ سرہٗ کی قبر انور سے حدیث پاک کا نور اور مشک کی خوشبو آتی ہے اور قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر طاب اللہ ثراہٗ فرمایا کرتے کہ مجھے عروس البلاد لاہور کی فضا میں جنت کی خوشبو آتی ہے۔ یعنیہٖ سرزمین مدینہ منورہ سے جو قدوم میمنت مجوبی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خوشبوئے جنت مومن کو آتی ہے۔ جس ذات ستودہ صفات " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ جہاں اور جس جگہ آرام فرما ہوں وہ مقام معطر و معنبر کیوں نہ بن جائے۔

" درود خواں کے درود شریف کی خوشبو ہر ایک کے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔"

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

طَابَتْ بِطِیْبِكَ طَیْبَةٌ وَثَرَاهَا ☆ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ طَیْبَةٌ سَمَّاهَا

ترجمہ

مَلَأَ الْوُجُوْدَ عَبِيْرُ عَنْبَرِ عِطْرِهَا ☆ وَعَلَا عَلَى الْآفَاقِ طِيْبُ شَذَاهَا

وَذَهَّبَ لَوَامِعُ نُوْرِهَا مَعَ نُوْرِهٖ ☆ وَهَبَّتْ رِيَاضُ قُبَاهَا وَقُبَاهَا

اَنَا وُفُوْدُكَ يَا خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ ☆ جِئْنَا لِفَاقَتِنَا وَاَنْتَ غِنَاهَا

جِئْنَا اِلَيْكَ بِضَاعَةً قَدْ اُزْجِيَتْ ☆ فَاقْبَلْ بِضَاعَتَنَا وَلَا تَخْفَاهَا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَطَّرَتِ الرِّيْحُ الطَّيِّبُ

بِذِكْرِهٖ وَرَيَّاهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت رویفع بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ بکثرت درود شریف پڑھے کیونکہ درود شریف غموں کو دور اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور رزق میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

○ تشریح : درود شریف سے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ ط مومن کی زندگی فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (سورۃ البقرۃ ۲۰۱) کی تصویر بن جاتی ہے۔ غم، الم، پریشانی وکرب سے نجات ملتی ہے اور رزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی جنت نظیر

بقیہ ترجمہ

۱۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی مٹی خوشبودار ہوگئی۔ اس وجہ سے اس کا نام طیبہ ہوا۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبوئے پاک سے سارا مدینہ منورہ بھر گیا اور زمین عنبر اور ہوا عبیر بن گئی اور آفاق پر اس کی خوشبو غالب آگئی اور سب کو طیب بنا دیا۔ اور غبار رشکِ مشک ہوگیا۔

۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے زمیں نور سے رنگے گئیں اور باغوں کے پھولوں کو تر و تازہ اور پہاڑوں کو منور کر دیا۔ جس سے چمن اور پہاڑ کی وادیاں مہک گئیں۔ جس سے دماغ معطر ہو گئے۔

۴۔ اے صاحبِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم آپ کے وفد ہیں۔ اپنی محتاجی کو لائے ہیں ہمیں غنی فرما دیجیے۔ بے شک آپ کے ہاں سے غنا ملتی ہے۔ جو آپ ہی کے شایان شان ہے۔

۵۔ ہم کھوٹی پونجی لائے ہیں۔ اس کو قبول فرمائیے۔ آپ پر کوئی پوشیدہ نہیں۔

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درُود شریف سے ہی جنّتی بنتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَاشِفِ الْغُمَّۃِ وَمُجْلِی الظُّلْمَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: بروایت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ، "دلائل الخیرات"

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرَأَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ۔ "رواہ النسائی"

عرض کیا گیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو درُود شریف پڑھنے والے آپ سے غائب ہیں۔ یا بعد زمانہ میں ہوں گے اُن کا حال فرمائیں۔ فرمایا میں اہلِ محبت کے درُود شریف کو خود سُنتا ہوں اور ان کو پہچانتا بھی ہوں اور اہلِ محبت کے علاوہ درُود شریف پڑھنے والوں کا درُود شریف پیش کیا جاتا ہے۔

○ **تشریح**: اس حدیثِ پاک میں آقائے نامدار مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غلام کی ادا" غلام کا درُود شریف تو آقا بہ نفسِ نفیس اپنے سمع مبارک سے سُنتے ہیں۔ عرض کرتا آتا ہو تو عجیب پیاریں ہیں۔ اہلِ محبت کا بھی کیا عجیب مقام ہے ؎

لب ہوں سکوت آشنا دل میں خیالِ یار ہو ۔۔۔ اُن کو خبر ہو یا مجھے کوئی نہ راز دار ہو

○ محبوبِ کردگار صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن، ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر دن اور ہر رات اپنی پیاری اُمت کا درُود و سلام بلاواسطہ دُور و نزدیک سُنتے ہیں اور جانتے اور پہچانتے ہیں۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ" ؎

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں ۔۔۔ ممکن نہیں کہ خیرالبشر کو خبر نہ ہو

اُنکے سوا رضا حامی نہیں جہاں ۔۔۔ گذرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۱ **حدیثِ پاک** : طبرانی بسندہ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ مِنْ حَيْثُ كَانَ قَالَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ ط

"رواہ الطبرانی"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ ملائکہ نوری آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں سے جو اُمتی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اس کے درود شریف کی آواز سنتا ہوں جہاں کہیں بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بے شک اللہ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ نبی کے اجسام کو کھائے۔

☆ ایک روایت حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُّرْزَقُ ط "رواہ ابن ماجہ" | اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روایت مبارکہ میں یہ ارشاد ہوا۔

اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ ط | انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

"جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام لابن قیم جوزی علیہ الرحمۃ" ط

○ **تشریح** : اِن احادیث پاک میں فضیلت درود پاک بروز جمعۃ المبارک کے ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت اہلِ سنت وجماعت "حیاتُ النبی" بھی بیان فرمایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام فی الواقعہ زندہ ہیں مانند ملائکہ نوری کے کہ وہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔ مگر جس ولی اللہ کو مولائے کریم کرامت دکھلا دے تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے حج کرتے ہیں اور محبین کے درود ^۱ وسلام کو بنفسِ نفیس سنتے ہیں۔ (عمرہ کرتے تلبیہ پڑھتے) شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، سندھ ہو یا ہند غرضیکہ من حیث کان فرما کر قرب بُعد کے سب فاصلے اپنی ہر دو نسبت "حیات وبعد الممات" مساوی فرما دیئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّتَنَعَّمُ فِيْ هٰذِهِ الدَّارِ وَتِلْكَ الدَّارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

^۱ تجلی قربتی رُوحانی لسانی ہر قسم کے درود شریف۔

☆ حدیثِ پاک : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُ کُنْتُمْ فَسَیَبْلُغُنِیْ سَلَامُکُمْ وَصَلٰوتُکُمْ ط "رواہ النسائی" ـ

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "نے اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ وسلام پڑھو جہاں بھی ہو تم تمہارے سلام اور درود شریف مجھے پہنچتے ہیں۔

○ تشریح : فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم مُردے نہ ہو۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ بہر صورت بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے۔ دِل اور گھر نماز اور درود شریف سے منور اور آباد ہوتے ہیں"۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنَالُ رَحْمَۃَ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "اِنَّ اللّٰہَ اَعْطَانِیْ مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَقُوْمُ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا قَامَتْ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ عَبْدٌ صَلٰوۃً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ صلی اللہ علیہ وسلم "فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ یُسَمِّیْہِ بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ فَیُصَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَکَانَھَا عَشْرًا" فِیْ رِوَایَۃٍ "فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " اللہ سبحانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جب کوئی اُمتی مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے یا احمد" صلی اللہ علیہ وسلم "فلاں بن فلاں۔ "دادا تک نام لے کر" نے درود شریف بھیجا ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللہ سبحانہٗ اس پر اور اُس کے باپ پر دس رحمتیں"

ایک روایت میں ہے۔

اور وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر انور پر کھڑا ہے

○ تشریح : اس سے بڑھ کر درود شریف پڑھنے والوں کے لئے اور کیا بشارت اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نواؤں فقیروں کا نام معہ ولدیت اس بارگاہِ بیکس پناہ میں لیا جائے اور دادا تک

طیبہ کے جانے والو کو چھپا ناں میں جب جاناں ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے
ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہُوا ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکراتی کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُوْرِہِ الْاَنْوَارِ وَالْاَزْھَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : عن اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ ط فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ ، قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ط اَوْکَمَا قَالَ "

فرمایا رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے افضل ترین دنوں سے قیامت کے روز وُہ دن ہوگا۔ جس دن تُم نے مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجا کیونکہ تُمہارا دُرُود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ پس عرض کیا یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " ہم کس طرح اپنے دُرُود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہوگئے ہوں فرمایا بے شک اللہ سبحانہٗ نے حرام کر دیا ہے زمین پر کھانا اجسامِ انبیاء کا۔ ؎

" رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر "

○ تشریح :- اس حدیثِ پاک سے ثابت ہُوا۔ حیاتُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کا عقیدہ حق ہے جن کے صدقہ میں غلاموں کو حیٰوۃً طیّبۃً کا مژدہ ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ
سورۃ النحل ۹۷ سورۃ البقرۃ ۱۵۴

؎ مٹی کی خاصیت :- تیمم جنبی اور ناپاک جسم کو پاک کر کے قابلِ نماز بناتا ہے۔ مٹی ہر قسم کی گندگی اور نجاست کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وُہ گندگی ظاہری ہو یا باطنی ، رُوحانی ہو یا جسمانی۔ چونکہ گناہ تمام غلاظتوں سے زیادہ نجس اور قبیح ہیں۔ جس کی پاکیزگی کے لئے مٹی کی احتیاج پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ عوام الناس کو " جو گناہوں کی آلودگیوں سے آلودہ تھے " قبر کی مٹی نے انھیں کھا لیا اور پاک صاف کر دیا۔ " بروایت " اُمت مرحومہ کو غفور رحیم گناہوں سے پاک کر کے قبر سے اٹھائے گا تاکہ وُہ بھی مغفور ہوں۔ بخلاف انبیاء و اولیاء و شہداء ، کہ وُہ گناہ سے معصوم اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اُن کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ - حضرت حفیظ رحمۃ اللہ علیہ ط



لَا تَشْعُرُوْنَ ○ ؎ محبوبِ پاک " ﷺ " کی زندگی پاک کا بیان نہ قلم میں طاقت کہ لکھ سکے اور نہ عقل میں شعور کہ سمجھ سکے آپ " ﷺ " کی زندگی سے اُمت کے قلوب زندہ ہیں۔ اجلّہ اولیاء کاملین کے قبور بھی زندہ اور جنت نظیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ یَّرٰی مَنْ خَلْفَہٗ کَمَا یَرٰی مَنْ اَمَامَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** بروایت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ اَوْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ؎

فرمایا رسول اللہ " ﷺ " نے انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم میں سے کوئی جب مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو اللہ سبحانہ میری روح کو لوٹا دیتا ہے

○ **تشریح:** حافظ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

اَلْاَوَّلُ: اِنَّ الْمَعْنٰی اَلْاَقْدَرُ رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ یَعْنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ " ﷺ " بَعْدَ مَا مَاتَ وَدُفِنَ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ رُوْحَہٗ لِاَجْلِ سَلَامِ مَنْ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ وَاسْتَمَرَّتْ ط

اوّل: بے شک رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ ؎ کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی " ﷺ " کے وصال اور دفن کے بعد آپکی روح کو لوٹا دیا۔ تاکہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیں اور روح ہمیشہ رہتی ہے جسمِ اطہر میں کہ روحِ حیات کا مستقر قلبِ انسانی ہے۔

وَالثَّانِیْ: یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ رَدًّا مَعْنَوِیًّا وَاَنْ یَّکُوْنَ رُوْحُہُ الشَّرِیْفَۃُ مَشْغُوْلَۃً بِشُھُوْدِ الْحَضْرَۃِ

ثانی۔ احتمال، ردِ معنوی ہو۔ کہ روح شریف مشغول ہو شہود اور حضرتِ الٰہیہ میں اور ملاء الاعلیٰ اس عالم سے اور جب کوئی آپ پر درود شریف

؎ جو شہیدانِ خدا ہیں اُن کو مردہ مت کہو — زندگی اُن کی خدا فرماتا ہے لَا تَشْعُرُوْنَ

؎ حضور " ﷺ " کی روح پاک یکسوئی اور توجہ کے ساتھ ہمہ اوقات اللہ جل شانہٗ کے جلالی اور جمالی جلوؤں کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے۔ جب کوئی درود و سلام عرض کرتا ہے تو آپ " ﷺ " کی روح اس کی طرف متوجہ ہوکر سلام کا جواب دیتی ہے تو اس روحانی توجہ والتفات کو ردِ روح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ منہ غفرلہٗ

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ فَاِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اَقْبَلَتْ رُوْحُهُ الشَّرِيْفَةُ عَلٰى هٰذَا الْعَالَمِ فَيُدْرِكُ سَلَامَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ ط

سلام بھیجتا ہے تو رُوح شریف اُس عالم میں ، ادراک کر لیتی ہے تو اُس شخص کو جانتی ہے جس نے سلام عرض کیا یہاں تک سلام کا جواب دیتی ہے ۔

وَالثَّالِثُ :۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَلْاَنْبِيَاءُ لَا يُتْرَكُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَلٰكِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْفَخَ فِي الصُّوْرِ ط

ثالث فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" انبیاء اپنی اپنی قبور میں چالیس راتوں تک ٹھہرتے ہیں اور پھر حاضر ہو جاتے ہیں اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ میں نمازیں پڑھتے ہیں ۔ صُور کے پھُونکنے تک ۔

"شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

☆ امام علامہ تقی الدین علی بن عبد الکافی سُبکی شافعی علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا ۔

○ اللہ تعالےٰ نے ذائقۃ الموت کے اجراءِ سُنّت اللہ کے بعد نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا اور رَدَّ اللّٰهُ رُوْحِيْ کا یہ مطلب نہیں کہ بوقت سلام اُمتی رُوح واپس آتی ہے ۔ بلکہ وُہ تو اجرائے سُنّت اللہ کے بعد واپس آچکی تو اس کا مطلب یہ ہُوا کہ امرِ الٰہی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط (سورۃ الانبیاء ۳۵) کے مطابق رُوح ایک بار قبض کی گئی ۔ پھر عالم برزخ میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر و اقدس میں رُوح کو لوٹا دیا گیا ۔ کیونکہ رُوح کے لئے اعلیٰ علیین ، عرش عظیم ، جنّتُ المعلیٰ ، کعبۃ اللہ المشرفہ اور کوئی بھی بُلند تر مرتبہ کے لحاظ سے نہیں تھا سوائے جسم انور کے ۔ بلکہ وُہ خاکِ پاک جو لحد مُبارک میں جسم اطہر سے مُتّصل ہے وُہ خاکِ پاک بھی اِن سب سے افضل ، اطہر ، اکرم ، انور ہے ۔

"شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ (۱۹) حدیث پاک :۔ بروایت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ ورسُولہٗ عنہٗ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ رُدِدْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ مَکَانٍ آخَرَ بَلَغُوْا فِیْہِ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " جو شخص درود شریف پڑھتا ہے میری قبرِ انور پر میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ اور جو کسی دوسری جگہ سے درود شریف بھیجتا ہے اُسے فرشتے پہنچاتے ہیں۔

○ تشریح : یہ حدیث اس آیت کریمہ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا[1] کی عملی تفسیر ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کے سلام کا جواب از روئے کمال رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وہ قریب ہو یا بعید اور سلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ عَبْدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِھَا مَلَکًا یُّبَلِّغُنِیْ وَ کُفِیَ اَمْرَ اٰخِرَتِہٖ وَدُنْیَاہُ وَکُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی غلام میری قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتا ہے ایک مؤکل فرشتہ مجھے وہ درود شریف پیش کرتا ہے کفایت کرے گا اُس کا اجر قیامت کو یہ کہ میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

○ تشریح : اللہ تعالٰی نے اُس فرشتہ کو ایسی قوت ودیعت فرمائی ہے۔ تمام مخلوقِ الٰہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اُسے سُننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز کہیں سے ہو۔ دور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زبان میں ہو یہ مخلوق فرشتہ بارگاہِ عرش جاہ سلطانی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ میں ہر وقت ایستادہ اور حاضر رہتا ہے اور زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرقاً غرباً شمالاً جنوباً تمام دنیا والوں کے درود پاک کی آوازیں بلسانِ مختلفہ سُن کر اسم معہ ولدیت پیش بارگاہ رسالت کرتا

---

[1] پ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۸۶ اور جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا وہی لفظ کہہ دو۔ سلام سُنّت ہے اور جواب فرض ہے۔ جب مومن نماز میں سلام عرض کرتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کے سلام کو سُنتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

ہے۔ یہ شانِ غلام ہے جو خدمت بجا لاتا ہے جیسے تخت لانے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی خدمت کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الشَّفِیْعِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غُفِرَتْ خَطِیْئَتُہٗ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً ؎

فرمایا رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" جو میری قبر اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی اسّی سال کی خطائیں مُعاف کر دیتا ہے۔

○ تشریح : اس حدیثِ پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ سُنایا گیا ہے۔ ربِ کریم نے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اولاً عمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اُٹھاتا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔ "یہ اللہ جل شانہٗ وعم نوالہٗ کا درود خوان پر فضل عمیم و کرم مستقیم ہے" مؤلف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْقَمَرِ التَّامِ وَالْبَحْرِ الْخِضَمِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : رواہ الحافظ المنذری فی الکامل ؎

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ ؎

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عیدگاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" عِلْمِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علمِ حیات کا۔

○ **تشریح :** موت جسم پر وارد ہوتی ہے رُوح پر نہیں، نبی بعد وفات بھی نبی ہوتا ہے اور ولی بعد الممات ولی ہوتا ہے۔ نبوت کے لیئے دوام ہے ایک لمحہ کے لیئے بھی نبی سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا علم، ممات کے بعد بھی مانند حیات ہے اور زیارت بھی بعد وصال قائم مقام زیارتِ حیات ہے۔ اگرچہ اس پر شرعی اُمور مرتب نہیں ہوتے کہ وُہ زیارت کے انوار سے ولی ہے صحابی نہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
الرَّسُوْلِ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :** بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَاِنَّ صَلٰوةَ اُمَّتِيْ تُعْرَضُ عَلَيَّ فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ كَانَ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً كَانَ اَقْرَبُهُمْ مِنِّيْ مَنْزِلَةً ؎

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جمعۃ المبارک کو مجھ پر درُود شریف بکثرت پڑھا کرو پس بیشک میرے اُمتی کے درُود شریف ہر جمعۃ المبارک کو میری بارگاہ میں پیش کیئے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر جتنا کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہے اُتنا ہی میرے قریب ہوتا ہے۔

○ **تشریح :** درُود شریف پڑھنے والے کو قربِ مصطفوی نصیب ہوتا ہے۔ صلوٰۃ وسلام قربِ مصطفےٰ کا ذریعہ ہے اور قربِ مصطفےٰ سے ہی قربِ الٰہ نصیب ہوتا ہے۔ صُوفیائے کرام اور اربابِ اہلِ ذوق کے نزدیک آپ کے قرب سے بڑھ کر اور کوئی مقام "مرتبہ" نہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ
الْبَرَكَةُ بِذَاتِهٖ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک :** بروایت سیّدہ علیہا فاطمہ بنتُ النّبی صلوٰۃُ اللہِ وسلامُہٗ علیہِ وعلیہا ؎

"جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام"

؎ خاتونِ جنت۔ سیدۃ النساء بنت خدیجۃ الکبریٰ۔ بانوئے علی مرتضیٰ۔ بتول الزہراء۔ مادرِ سبطین کریمین۔ سیدۃ بنت سیّد الانبیاء

☆ وصال مبارک :۔ ۳ رمضان المبارک سنہ ۱۱ ہجری المقدس عمر ۳۰ سال مرقد منورہ جنت البقیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ؎

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ " صلی اللہ علیہ وسلم " اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ کَذٰلِکَ ط زاد ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ "

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " جب داخل ہو مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ زائد کیا " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ تشریح : مسجد میں داخلہ و خارجہ کی دُعا کے ساتھ دُرود شریف لازمی ہے۔ فی زمانہ اس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سُنّت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ " صلی اللہ علیہ وسلم " مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا مِنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ " صلی اللہ علیہ وسلم " اِلَّا قَامُوْا اَنْتَنَ مِنْ جِیْفَۃٍ ط

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے کوئی قوم جمع ہو اور پھر منتشر ہو جائے اور نہ ذکر اللہ عزوجل کرے اور نہ دُرود شریف پڑھے وہ ایک مجلسِ مُردار میں بیٹھے اور چلے گئے۔

" رواہ النسائی فی سننہ الکبیر "

○ تشریح : مومن کی کوئی مجلس ذکر اللہ و ذکرِ مصطفٰے عزوجل " صلی اللہ علیہ وسلم " سے خالی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ مجلس مُردار ہو گی اور قلب مُردہ اور وہ مُردار کی بدترین بدبو سے بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکر اللہ و ذکرِ مصطفٰے عزوجل " صلی اللہ علیہ وسلم " سے ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن ابی رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ط " الطبرانی "

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ " صلی اللہ علیہ وسلم " اِذَا

فرمایا رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " جب کسی کے

طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ فَلْیَذْکُرْنِیْ وَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَلْیَقُلْ ذَکَرَ اللّٰہُ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِخَیْرٍ ۔ "جلاء الافہام"

کان بجیں تو وُہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر دُرُود شریف پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر خیر کے ساتھ کرے۔

○ تشریح :- اپنی پیاری اُمّت پر رؤف رحیم نبی ﷺ نے کتنی رحمت رأفت فرمائی کہ کان بجنے اور آنکھ پھڑکنے اور ہاتھ پاؤں کے سُن ہونے کا علاج دُرُود شریف فرمایا اُمّتِ مُسلِمہ کے آپ ﷺ۔ جسمانی اور رُوحانی طبیبِ کُل ہیں۔ آپ ﷺ کا ذکرِ پاک درُود شریف "شفا بخش" ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ "رواہ جامع الترمذی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ۔

فرمایا رسُول اللہ ﷺ نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وُہ دُرُود شریف نہ پڑھے اور مر جائے تو آگ میں داخل ہو گا۔

☆ اخرجہ، ابنِ حبان امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

رَغِمَ اَنْفُہٗ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ ۔

اُس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور دُرُود شریف نہ پڑھے۔

اور حاکم نے حدیث حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استدلال کیا ہے۔

شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ۔

وُہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور دُرُود شریف نہ پڑھے۔

اور بروایت سیدنا حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا گیا۔

اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ۔

وُہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور دُرُود شریف نہ پڑھے۔

○ تشریح :- ان چار احادیثِ پاک کے مختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

نام اقدس اطہر سُن کر درُود شریف نہ پڑھا وُہ مُنافق، جہنّمی، ذلیل، بخیل، شقی اور لئیم ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِجَاہِ طٰہٰ وَ یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ **مُنافق** : خود درُود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے کُڑھنے، جلنے والا عملی مُنافق ہے۔ ایسے عملی مُنافق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

☆ **جہنّمی** : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غُلام سے درُود شریف سُن پاتے ہیں تو غیظ وغضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ط غیظ وغضب علہ میں جل مرو۔ دُنیا میں غیظ کی آگ اور قیامت کو جہنّم کی آگ۔

☆ **ذلیل** : جو انکاراً درُود شریف نہ پڑھے وُہ ذلیل ہے۔ قُرآن پاک نے مُشرک اور مُنافق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و قلبی مُنافق ہیں۔

☆ **بخیل** : وُہ جو نہ خُود درُود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔ یہ ثناء مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخیل اور لئیم ہے۔

بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر

☆ **شقی** : فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيدٌ ○ | تو اُن میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

○ فضائل وکمالات، انوار وتجلیات اور معجزات یہ سب درُود شریف میں شامل ہیں اور، خصوصاً درُود شریف سے انکاراً رُکنا ٹوکنا شقی علہ ازلی ابدی ہونے کی علامت ہے۔ ربُّ العزّت محفوظ فرمائے۔ سعید الفطرت ہونے کی علامت درُود شریف سے محبّت اور اُس پر مواظبت ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ط "طبرانی"

حکیم الامۃ فی الحکام

علہ ایسی حالت حسد سے مرد ود مطرود، مقہور مہجور، مغلوب اور مغضوب بن گیا اَعَاذَنَا اللّٰہُ تعالٰی ط سے

بمیرتا برہی اے حسود کیں رنجیست	کراز مشقت او جز بمرگ نتواں رست

علہ کہ اپنی بدبختی و سیہ بختی سے رُوسیہ ہوگیا اور اپنے قلبی و باطنی سیاہی سے نامۂ اعمال سیہ کرلیا۔ منہ کان اللہ لہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مجھ پر صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ درود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ **تشریح:** اس حدیث پاک میں صبح و شام کو قلیل یا کثیر تعداد میں درود شریف پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط "نسائی شریف"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ اور اُس کے ملائکہ کرام سیر کرتے ہیں زمین میں وہ میرے اُمتی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

○ **تشریح:** اللہ رب العزت نے ملائکہ "سیر کرنے والے" مقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پہ درود شریف پڑھتا ہے تو یہ اس مجلس مبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام کو بارگاہ رسالت میں نام بنام پہنچاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک:** عن انس بن مالک رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ط "رواہ النسائی"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم کوئی چیز بھول جاؤ پس درود شریف پڑھو مجھ پر انشاء اللہ یاد آجائے گی۔

○ **تشریح:** نسیان اور بھول ایک قسم کے نفسیاتی امراض ہیں۔ مرض کی شفا

ےہ نسیان وہ جو حافظہ سے نکل جائے اور بھول حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو اور یہ دونوں کو شامل ہے۔

کے لئے درود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک : عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ** رضی اللہ تعالٰی ورسولہٗ عنہٗ ط

قَالَ اُبَیُّ ابْنُ کَعْبٍ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْكَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِیْ کُلَّهَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی هَمَّكَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُكَ ط

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں آپ پر کتنا درود شریف پڑھوں فرمایا جتنا تو چاہے عرض کیا چوتھائی فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر اس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ عرض کیا تمام وظائف کا نصف فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا میں ہر وقت ہی درود شریف پڑھا کروں گا۔ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پھر تیرے ہر کام کے لئے درود شریف کفایت کرے گا اور تیرے ہر قسم کے گناہ معاف ہوں گے۔

"بحوالہ ترمذی و زادہ المنذری فی الترغیب"

○ **تشریح :** سیدنا اُبی ابن کعب رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کو ہر وقت ہی درود شریف کا ارشاد ہوا۔ یہ ذکر الٰہی ہے اور ذکر مصطفٰے بھی اللہ رب العزت کا فعل اور ملائکہ کرام کا اس کے حکم کے تحت عمل۔ بندہ کو چاہیئے کہ رب سبحانہٗ سے اِستکثار کی تمنا
طلب کثرت

۱؎ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر کا عمل حرمین شریفین، ۔ رجب المرجب ۱۴۰۹ ھ ہجری المقدسہ ۱۹۸۹-۲-۱۳ بتوفیقہ تعالٰی یہ رہا کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے وقت دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھا۔ یہی خیال پیش نظر رہا کہ درود شریف سب دعاؤں سے افضل دعا ہے اور اللہ سبحانہٗ کی خاص بارگاہ میں اس کے محبوب کے لئے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی رد نہیں ہوتا۔ اور صحن کعبۃ اللہ اور حطیم شریف میں دلائل الخیرات

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

کرے اور توفیق ارزانی کی دعا مانگے ۔ یقیناً قبولیت ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا
اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ " الطبرانی معجم کبیر "

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ " فی روایۃ " اَلْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ " و فی روایۃ ۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسول اللہ " ﷺ " نے جو شخص بعد اذان یہ دعا پڑھے اس کو قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ اَوِ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بروایت اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

○ **تشریح** : اللہ ربّ العزت کے پیارے نبی پاک ﷺ نے اس حدیث پاک میں اپنی پیاری اُمت کو یہ پیاری پیاری دعا سکھائی ۔ تاکہ اس دعا سے میری اُمت شفاعت سے مستفیض ہو ۔ وسیلہ ، فضیلہ ، درجہ رفیعہ ، مقام محمود کا تو رب کریم نے اپنے حبیب کریم " ﷺ " سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ مقام محمود ہی مقام شفاعت ہے ۔ اس دعا سے حضور " ﷺ " کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ خود فائدہ پانا مقصود ہے ۔ حضور " ﷺ " اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں اور کائنات ہر وقت آپ " ﷺ " کی محتاج ہے ۔

بقیہ حاشیہ

کا ختم بھی بتوفیقہٖ تعالیٰ اسی نیت سے ہوا ۔ ربّ الکعبہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک " ﷺ " کا صدقہ ۔ کعبۃ اللہ کے انوار و تجلیات سے نوازے اور ہمارے طواف ، سعی ، تلاوت ، ذکر اور دعا کو ، درود شریف کی برکت سے قبول فرمائے ۔ " المدینۃ المنورہ " میں اقلیم رسالت کے شہنشاہ ، کشور نبوت کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہر وقت از خود زبان پر جاری ، قلب پر حاوی رہا اور بتوفیقہٖ تعالیٰ کئی ریاض الجنۃ ، سطوانۂ " ابو لبابہ " ، جمعۃ المبارک کے مبارک لمحات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری اور شیخین کریمین کی منظوری سے یکبارگی دلائل الخیرات کا ختم ہوا ۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَجِبُ
الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ «جلاء الافہام»

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّھِمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَاۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس میں قوم بیٹھی اور اُس نے نہ اللہ سبحانہٗ کا ذکر کیا اور نہ مجھ پر درود شریف پڑھا۔ قیامت کے روز اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے اُن کو یا معاف کرے اللہ تعالیٰ۔

○ تشریح : وہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خسران ہوگی جس پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد و ثنا اور محبوبِ پاک ﷺ کی نعت اور صلوٰۃ وسلام نہ ہوگا دنیا میں موجب غضب مانعین اور تارکین صلوٰۃ وسلام کے لیئے عذاب، عتاب۔ مشیّتِ قہاری سے چاہے وہ عذاب دے یا شانِ غفاری سے معاف فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ
وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : امام ترمذی نے اپنی سُنن میں نقل کیا۔

بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ ﷺ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ط فَاقْعُدْ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ فَقَالَ ھَلْ رَجُلٌ اٰمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ الْاٰنَ

حضور ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی داخل ہوا اور اُس نے کہا اے اللہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے نمازی تُو نے جلدی کی نماز کے بعد بیٹھ اور اللہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔ اور پھر درود شریف مجھ پر بھیج پھر دعا مانگ پس اُس آدمی نے ایسا ہی کیا حمد باری تعالیٰ بیان کی اور درود شریف پڑھا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ

اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُہُ تُجَبْ" اَوْکَمَا قَالَ" «مائز الصلوات شرح دلائل الخیرات»

اب اے نمازی جو چاہے ربّ تعالیٰ سے دُعا مانگ قبول ہوگی۔

○ تشریح: اِس حدیثِ پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز پڑھ کر مولیٰ کریم کی حمد وثنا کر اور پھر درُود شریف پڑھ بعد ازاں بمطابق حدیثِ پاک اُدْعُہُ تُجَبْ دُعا مانگ قبول ہوگی۔ بغیر ذکرِ الٰہ اور درُود شریف نماز نہ مکمل ہوتی ہے اور نہ قبول۔ اِس طریقۂ مسنونہ پر علماءِ حاضرہ کو عمل کرنا اور کرانا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ

الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَنَّہٗ قَالَ لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَةِ الصَّلٰوۃِ وَکُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَہِیْدًا ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ملاقات کرے گی ایک قوم مجھ سے حوضِ کوثر پر قیامت کے روز اور مَیں اُن کو بکثرت درُود شریف پہچانوں گا۔ اور مَیں اُن کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

○ تشریح: حضور شافع یوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم" درُود شریف پڑھنے والے اپنے اُمتیوں کو حوضِ کوثر پر درُود پاک کے نُور سے پہچانیں گے جو اُن کی پیشانی پر چمک رہا ہوگا۔ جبکہ تارکین ما نعین اِس نُور سے محروم ہوں گے۔ درُود شریف کا نُور چہرہ کی رونق دِل کی آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ آنکھوں کے نُور کی بقا درُود شریف سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ

اَھْلُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھَا ط "قول بدیع"

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص چاہتا ہے۔ اللہ ربّ العزت خوشی سے ملاقات کرے تو اُسے چاہیئے کہ وہ بکثرت درُود شریف پڑھے۔

○ تشریح : سیدہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ ربّ العزت اُس سے راضی ہوتا ہے جو درُود شریف پڑھتا ہے اور درُود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سبحانہٗ پر راضی، جس نے اپنے کمال وفضل سے اُس کو درُود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ لَکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : "دلائل الخیرات شریف"

ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اَوِ الْاَمَۃَ الْمُؤْمِنَۃَ اِذَا بَدَاَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَالسُّرَادِقُ حَتّٰی اِلَی الْعَرْشِ فَلَا یَبْقٰی مَلَکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِلَّا صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّیَسْتَغْفِرُوْنَ لِذٰلِکَ الْعَبْدِ اَوِ الْاَمَۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ ط

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجتے ہیں تو اُن کے لیے کھول دیے جاتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں عرشِ عظیم تک پس کوئی فرشتہ بھی ایسا نہیں جو درُود شریف پڑھنے والوں کے لیے ربِ کریم سے مغفرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چاہے۔

○ تشریح :- اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے فرشتے اور تمام اہل الارض والسّماء حتّٰی کہ چیونٹیاں بلوں میں، مچھلیاں دریاؤں، میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اُس کے لیے استغفار کرتے ہیں جو بکثرت درُود شریف پڑھتا ہے اور وُہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضلِ رحمانی اور تائیدِ ایزدی شاملِ حال ہو تا آنکہ وُہ جنت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سُبحانہٗ چاہے۔ بروایت ایک فرشتہ اُس کی قبر پر تاقیام قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الشَّفِیْعِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط
"از عشرۂ مبشرہ صحابی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَّمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط

فرمایا رسول اللہ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ نے آئے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھیجتا آپ پر اُمت سے دُرودِ شریف مگر یہ کہ اُس پر فرشتے ستر ہزار رحمت بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وُہ اہلِ جنّت سے ہے۔

○ تشریح :- حضور ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کا اُمتی دُرودِ شریف پڑھنے والا جب تک جنّت میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دُعا مانگتے رہیں گے۔ عالمِ برزخ کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دُعا قائم مقام صدقہ جاریہ سے بڑھ کر ہو گی اور قبر پر رحمتوں کا نزول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر جنّت کی کیاری بن جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْعَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ط ”قول بدیع“

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَزْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَّيَحْبُوْا مَرَّةً وَّيَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى جَاوَزَهٗ ط ”او کما قال“

فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو میری اُمت سے ہے پُل صراط سے گرنے لگا۔ پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس دُرودِ شریف آیا جو اُس نے پڑھا تھا اور ہاتھ کو تھاما اور پُل صراط سے گزار دیا۔

○ تشریح : دُرودِ شریف کا نُور پُل صراط پر اُس کی معاونت اور مدد کرے گا اور وُہ سلامتی سے پُل صراط عبور کرے گا۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے پر بچھانے کی روایت

بھی ملتی ہے۔ واللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُہٗ ط ؎

پل سے گزارو کہ رہ گذر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک: بروایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَقَدْ اَخْطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنِّسْیَانِ التَّرْکَ وَاِذَا کَانَ التَّارِکُ یَخْطِئُ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ کَانَ الْمُصَلِّیْ عَلَیْہِ سَالِکًا اِلَی الْجَنَّۃِ ط

"الطبرانی فی المعجم"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود شریف پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنت کے راستہ کو بھلا دیا۔ نسیان کا معنی ترک ہے اور جب ہوا چھوڑنے والا درود شریف کا بھولنے والا جنت کی راہ کا۔ تو ہوا درود شریف بھیجنے والا آپ پر چلنے والا جنت کی راہ کا۔

○ تشریح: اس حدیث پاک میں ارشاد ہوا جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر دے وہ صراطِ مستقیم اور جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔ جنت کے راستہ پر گامزن ہونا درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی درود شریف جنتی بناتا ہے۔ اور جنت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک:

"شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیِّ قَالَ مِنْ بَعْضِ الصّٰلِحِیْنَ مَاتَ لِیْ جَارٌ نَاسِخٌ فَرَأَیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ قُلْتُ فِیْمَ ذٰلِکَ قَالَ کُنْتُ اِذَا کَتَبْتُ

عبید اللہ بن عمر قواریری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بعض صالحین نے بیان کیا ہمارا ایک ہمسایہ تھا کاتب میں نے اُسے خواب میں دیکھا تو کہا تیرے ساتھ اللہ سبحانہٗ نے کیا کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے کہا۔ وجہ؟ کہا جب میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم



اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِتَابٍ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَاَعْطَانِيْ رَبِّيْ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ فِيْ قَلْبِ بَشَرٍ ؕ

لکھتا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھتا تھا۔ اس کے اجر میں رب کریم نے مجھے وہ کچھ عطا فرمایا نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا اور نہ کسی بندے کے دل میں گزرا۔

○ **تشریح**: ایک صالح کے مرنے کے بعد اُس کی عالم برزخ کی زندگی میں بخشش کا ذکر فرمایا اور اُس کو ایسا انعام ملا انسان کا وہم وگمان بھی وہاں نہیں پہنچتا جو فضیلت اور فیض درود شریف نے عطا کیا۔ خطوط ہوں یا کتب جہاں بھی اسم پاک آئے درود شریف لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فضیلت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک**: بروایت سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1] ؕ

قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى اَكُوْنُ مُؤْمِنًا قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللهَ ؕ فَقِيْلَ مَتٰى اُحِبُّ اللهَ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ رَسُوْلَهٗ فَقِيْلَ وَمَتٰى اُحِبُّ رَسُوْلَهٗ قَالَ اِذَا اتَّبَعْتَ طَرِيْقَتَهٗ وَاسْتَعْمَلْتَ سُنَّتَهٗ وَاَحْبَبْتَ بِحُبِّهٖ وَاَبْغَضْتَ بِبُغْضِهٖ وَوَالَيْتَ بِوَلَايَتِهٖ وَعَادَيْتَ بِعَدَاوَتِهٖ وَيَتَفَاوَتُ النَّاسُ فِي الْاِيْمَانِ عَلٰى قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِيْ مَحَبَّتِيْ وَيَتَفَاوَتُوْنَ فِي الْكُفْرِ عَلٰى قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِيْ بُغْضِيْ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ؕ اَلَا لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ؕ

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں کیسے مومن ہوں گا فرمایا جب تو اللہ سبحانہٗ سے محبت کرے۔ عرض کیا۔ میری کیسے محبت ہوگی اللہ سبحانہٗ سے فرمایا جب تو محبت کرے اُس کے رسول سے عرض کیا گیا میری رسول سے کیسے محبت ہوگی۔ فرمایا جب تو آپ کے طریقہ کی اتباع کرے اور آپ کی سُنّت پر عمل کرے اور آپ کے محبت کرنے والے سے محبت کرے اور عداوت کرنے والوں سے عداوت اُن کی محبت اللہ کی محبت سے اور اُن کا بغض اللہ سے بُغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اللہ کی دوستی کی وجہ سے اور عداوت، اللہ سے عداوت کی وجہ سے ہے۔ متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

[1] بروایت تخریجنا اضافہ قاطع

اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط | تو وہ نفس میں بھی سعادت ہیں۔

"خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اللہ و رسول سے محبت نہیں ۳ بار فرمایا۔"

○ **تشریح**: مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ اور اُس کے محبوب سے محبت رکھے۔ محبت کی نشانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اللہ سبحانہٗ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اُس سے محبت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار! اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو محبت نہیں۔ یہ کلمات طیبات تین مرتبہ دہرائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ
مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک**: بروایت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ الَّذِیْ اُمِرْنَا بِحُبِّھِمْ وَاِکْرَامِھِمْ وَالْبُرُوْرِ بِھِمْ فَقَالَ اَھْلُ الصَّفَاءِ وَالْوَفَاءِ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَخْلَصَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَامَاتُھُمْ فَقَالَ اِیْثَارُ مَحَبَّتِیْ عَلٰی کُلِّ مَحْبُوْبٍ وَّاشْتِغَالُ الْبَاطِنِ بِذِکْرِیْ بَعْدَ ذِکْرِ اللّٰہِ ط "اَوْ کَمَا قَالَ"

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آلِ محمد "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کون ہیں جن کی عزت و اکرام کا ہم کو حکم دیئے گئے ہیں۔ فرمایا وہ اہلِ صفا اور اہلِ وفا ہیں جو ایمان لائے اور خالص ہوئے۔ پس عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اُن کی علامات کیا ہیں۔ فرمایا ایثار محبت اپنی محبوب شی پر اور باطن کا شغل میرا ذکر "درود شریف" اللہ سبحانہٗ کے ذکر کے بعد۔

☆ ایک اور روایت میں فرمایا۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

اِدْمَانُ الْاِکْثَارِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ | کثرتِ صلوٰۃ و سلام پر ہمیشگی ؎

○ **تشریح**: بحوالہ تفسیر کبیر للامام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کون ہیں؟ فرمایا جو ایمان لائے خلوص کے ساتھ اور محبت رکھے اور اکرام و احترام کرے اور ہمیشہ در ہمیشہ، اُس کا اشغال باطن محبت کے ساتھ درود شریف کثرت کے ساتھ

ہو تو وہ اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔ مومن۔ مُکمّلُ الایمان۔ شہید اور جنّتی ہے۔

تحقیق لفظِ آل :۔ "لُغوی معنیٰ" ۔ اولادِ پاک سیّدُ الانبیاءِ۔ سیّدۃُ النساء۔ آلِ عباس آلِ ہاشم۔ بنو مطلب آلِ جعفر و عقیل و علی۔ اولاد بناتُ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم "تفسیر ثعلبی" جن پر صدقہ و زکوٰۃ حرام ہے۔ سادات کرام، بنو ہاشم رضی اللہ تعالٰی عنہم ط "شرعی معنیٰ"۔

☆ كُلُّ تَقِيٍّ وَّ نَقِيٍّ فَهُوَ آلِي ط — ہر گناہ سے بچنے والا اور خدا سے ڈرنے والا وہ میری آل ہے۔

☆ مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقَتِيْ فَهُوَ آلِيْ ط — جو میرے طریقہ سُنّت پر چلا پس وہ میری آل سے ہے۔

○ جمہور علماءِ اہلِ سُنّت وجماعت شکر اللہ سعیہم کا یہی مسلک ہے۔ لفظِ آل و اَھْل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ بدلیل اٰل کی تصغیر اُھَیْل ہے۔ اس معنی میں وسعت ہے۔

☆ اہل البیت تین حصوں میں منقسم ہیں۔ "اہل البیت اطہار (اصالۃً)۔ داخل البیت پاک (تبعاً)۔ لاحق اہل البیت شریف"

قرآنِ پاک : پ ۲۲ سورۃُ الاحزاب آیت کریمہ ۳۳

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ — اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کر دے۔

○ اس آیتِ تطہیر کے مصداقِ اوّل "اصالۃً" ازواجِ مطہرات [1] ہیں اور تبعاً اولادِ پاک [2]

---

[1] ازواجِ مطہرات کا ایمان اور قطعی جنّتی ہونا ثابت ہوا جیسے صحابہ عشرہ مبشرہ۔

[2] سیدنا علی مرتضیٰ، سیدہ فاطمۃ الزہراء کی اولاد سید کہلائی وہ آلِ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہے نہ کہ آلِ علی"

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کیسی بھی گناہ گار کیوں نہ ہو بالآخر اُن کو توبہ نصیب ہوگی اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ علاوہ ازیں شرفِ جوار سیدُ الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فی و وافی ہے جو کسی صورت زائل نہیں ہوتا وہ حسنِ خاتمہ اور مغفرت کا چہ جائیکہ شرفِ ذاتی خونِ نبوت" اہلبیتِ نبوت سے کوئی بھی شخص دنیا سے انتقال اُس وقت تک نہ کرے گا۔ جب تک نجاستِ معنوی سے پاک نہ ہوے گا خواہ اُس کا سبب لحوقِ مرض ہو یا عقب امر بعفیہ تعالیٰ"

رِجس:۔ کفر و ضلالت۔ ارتکابِ محرمات، ارادۂ معصیت۔ خصائلِ مکروہ۔ ملکاتِ رذیلہ اور ظلماتِ نفسانیہ وغیرہ

مُراد ہیں اور احادیثِ پاک کی رُو سے سیدۃ النساء، سیدُ الاولیاء، سیدُ الشہداء اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر دُعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا ط آیتِ کریمہ اور یہ دُعا اہلِ بیت کی تطہیرِ شان اور پاکیزگی کی مُبینہ دلیل ہے۔

☆ امام المُتقین الشیخ ابُو منصور ماتُریدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام سے شرفِ نسب کی جو اِنّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ سے نفی کی گئی ہے وہ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ کی بنا پر ہے کہ وہ منافق تھا اور اپنا کفر چھپاتا تھا۔ اور کفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اس سے ثابت ہُوا کہ نسبی قرابت سے دینی قرابت افضل ہے اور قوی۔ لیکن اگر فضلِ ربّی سے نسبی قرابت کے ساتھ دینی قرابت بھی ہو تو یہ سب سے افضل اور اقوٰی ہے یعنی سید بھی ہو اور متقی بھی، قریشی بھی ہو اور متقی بھی۔ فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت اور خلافت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے۔ (علیٰ ہٰذا القیاس خاندانِ نبوت ہاشمی) بدیں وجہ تیس سال تک کا دورِ خلافتِ راشدہ (الائمۃ من القریش) کاملہ تھی بعد ازاں خلافتِ ناقصہ، اللہ ربُّ العزت نے اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت پاک کو یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

مسئلہ: سیدہ کا نکاح غیر سید سے اگرچہ عالمِ دین ہی کیوں نہ ہو ادبًا نہ کرے اور ایک بے پڑھا سید صالح عالمِ دین غیر سید سے عزت و شرف میں زیادہ ہے "ھٰذا مِنْ عِنْدِیْ وَعِلْمُہٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَتَمُّ" یہ شرف اور فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کی بنا پر ہے کاشکہ سادات کرام اپنی وراثتِ علمی و عملی سے وافر حصہ پائیں۔

حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا اذکی الصلوٰۃ وازکی السلام ط

کُلُّ حَسَبٍ وَّنَسَبٍ یَنْقَطِعُ اِلَّا حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ "اَوْ کَمَا قَالَ"	قیامت کے روز ہر حسب و نسب منقطع ہو جائے گا مگر میرا حسب و نسب۔

○ حسب صفاتی کمالات اور نسب "خونی رشتہ" ذاتی شرف کو کہا جاتا ہے۔

☆ علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ نے شرح مواہب اللدنیہ میں باحادیث صحیحہ ثابت کیا ہے کہ جنابہ سیدۃ النساء بنت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ الزہرا کی آل پاک شرک اور کفر سے

؎ یہ فتویٰ نہیں ہے کہ فقہی اور شرعی لحاظ سے نکاح جائز ہے۔ (اکبر)



مامون اور محفوظ کر دی گئی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم کا سیدۃ النساء الجنۃ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے نکاح قرابت نسب کی بناء پر تھا اور سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیدہ رقیہ و سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھیں تو ذوالنورین کا خطاب پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے وقت آل پاک کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ بغیر ذکر آلِ پاک درود پاک مقطوع اور بغیر لفظِ سلام ناقص ہے اور آل میں ازواج مطہرات، صحابہ عظام سب شامل ہیں۔

☆ محدثِ جلیل ابوعبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اگر کوئی شخص مقام ابراہیم حجر اسود، در کعبۃ اللہ اور حطیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا ہے مگر اہلِ بیتِ اطہار سے بغض رکھے اور اسی پر مر جائے وہ جہنمی ہے۔

☆ الشیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہُ الاطہر فرماتے ہیں کہ میں آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و تکریم بجا لاتا ہوں خواہ ان کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ برے اعمال سے شرفِ نسب میں کمی نہیں آتی۔ اور نہ برے اعمال سے نسب منقطع ہوتا ہے۔ ہاں کفر اور شرک سے قرآن پاک کی رو سے نسب منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن بحمدہٖ تعالیٰ صحیح العقیدہ سُنّی سادات کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا گیا ہے۔

گوہر اگر در خلاب افتد ہماں گوہر است — غبار گر بر آسماں رود ہماں غبار است

قرآن پاک : پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱۳

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ	بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

○ اس آیت کریمہ میں نسب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا۔ اس کا مطلب ہے کہ باشد "سید ہو یا غیر سید، قریشی ہو یا ہاشمی، کالا ہو یا گورا، تقویٰ ہی باعث اکرام ہے۔ اگر سید متقی ہے تو وہ نسبتاً دوسرے غیر سید متقی سے بہر حال افضل ہے۔ غوثیت عظمیٰ کی مسند سیدُ السادات صلوٰتُ اللہ وسلامُہٗ علیہ وآلہٖ کی آل پاک کے لئے ہی مختص ہے۔ اور قرب قیامت سیدنا امام محمد مہدی موعود اس مقام پر فائز المرام ہوں گے۔

سے نجیب الطرفین سید امام حسن مجتبےٰ کی اولاد امجاد والدین کریمین صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہم وعلیٰ آبائہم الکرام وآلہٖ ط

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان — آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت

اُنکے گھر میں بے اجازت جبریل بھی آتے نہیں — قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اہلبیتِ پاک سے بیباکیاں گستاخیاں

لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ دشمنانِ اہلبیت

حسن رضا

☆ اہلِ بیتِ اطہار تین حصوں میں منقسم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت[۱]، نسبی[۲]، سُکنی[۳]،

آل : فضیلتِ آل میں ہر وہ شخص شامل ہے جو نسب[۱]، حسب[۲] اور نسبت[۳]، صحبت، قرب، قریبہ یا بعیدہ سے متصف ہو۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ و رسولہٗ عنہ نے ہر مدارج سے وافر حصہ پایا اس میں اُمتِ مسلمہ کے متقی لوگ بھی اعزازاً و اکراماً شامل ہیں۔ اہلِ بیت۔ عترت اور ذریت ہم معنی ہیں۔ اہلِ بیت کے تینوں اقسام اس فضیلتِ آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت جزوی ثابت ہے۔

حدیثِ پاک : رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا۔

یَا بُنَیَّةُ اَمَا تَرْضِیْنَ اِنَّکِ سَیِّدَةُ النِّسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ فِی الدُّنْیَا لَقَدْ زَوَّجْتُکِ سَیِّدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط

اے میری پیاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اس سے کہ تو دُنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دُنیا و آخرت میں سب کا سردار۔

☆ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا۔

اِنَّھُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ ط

دونوں میرے بیٹے اہلِ جنت کے سردار ہیں۔

☆ سیدۃُ النساء بنت سید السادات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کی اولاد پاک بسطِ رسول اور سید کہلاتی یہ صرف فلذۃ کبد خیرِ الانبیاء (جگر گوشۂ رسول) "سیدہ" کا نصیبہ ہے۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کا خون اور خمیر کی طہارت و نظافت بہت بڑا شرف ہے۔ [۱]

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ — فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ

کَفَاکُمْ مِّنْ عَظِیْمِ الْقَدْرِ اَنَّکُمْ — مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوةَ لَہٗ

سیدنا الامام شافعی علیہ الرحمۃ

[۱] اے اہلبیت رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہاری محبت اللّٰہ تعالیٰ نے فرض کی اور قرآن کو اُوہ ہے۔ اے اہلبیت تمہاری عظمتِ شان کے لیئے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درُود شریف نہ پڑھے۔ اُس کی نماز نہیں۔ " ظالمانہ اہلبیت پاک سنوارے "

☆ بناتِ مطہرات اور اُن کی اولادِ پاک بھی اِس میں شامل ہے۔

دُعائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بروایت حضرت اسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ؕ

اے اللہ! میں اِن سے محبت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت فرما اور اُن سے بھی محبت فرما جو اِن سے محبت رکھے

سیدہ، زاہرہ، طیبہ، طاہرہ — جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
پارہ ہائے صحف، غنچہ ہائے قدس — اہلِ بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

اصطلاح پنجتن پاک:

لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَۃ
☆☆☆☆☆ اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ

○ لفظِ پنجتن پاک شرعی نہیں عجمی ہے اور اِس کو صرف اِن چار میں حصر کرنا بھی چنداں صحیح نہیں کہ اِن نفوسِ قدسیہ کے علاوہ کوئی اور پاک نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مُطہرِ کُن اور طہورِ کونین کے رسول اور مُزکّی ہیں اور وَیُزَکِّیْھِمْ کی صفت سے کماحقہٗ مُتصف (سورہ آل عمران ۱۶۴) آپ کے حلقۂ ارادت اور عقیدت میں جو بھی آگیا وہ ظاہراً، باطناً پاک ہوگیا۔ اور جس کو اپنے قدومِ میمنت سے نوازا اُس کو پاک سے پاک تر کردیا۔ لہٰذا قرآن پاک اور احادیثِ پاک کی رُو سے چار یار پاک، پنجتن پاک، عشرۂ مبشرہ پاک، صحابۂ مہاجرین پاک، انصار پاک اور اہلِ قُبا پاک اور ازواجِ پاک، صحابیہ بیبیاں پاک، غوث پاک، امام پاک تاآنکہ مومن بھی پاک ہیں۔ ان سب کی پاکیزگی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ہے۔

☆ اوّلاً اللہ سُبحانہٗ نے وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا سے ازواجِ مطہرات کو نوازا۔ (سورۃ الاحزاب ۳۳)

☆ ثانیاً دُعائے فَطَھِّرْ تَطْھِیْرًا سے اِن چاروں کو بھی چادرِ تطہیر میں شامل فرما دیا گیا۔

☆ ثالثاً وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ کے سے صحابہ قُبا کو طہارت اور نظافت سے سرفراز فرمایا۔ (سورۃ التوبہ ۱۰۸)

☆ ایک روایت حدیث میں سیّد الارض والسماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ مَیں فرش عرش والوں کا رسول ہُوں میرے دو وزیر فرش پر ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دو عرش پر سیدنا جبرائیل امین، سیدنا میکائیل علیہما السلام لہٰذا حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب اِن چاروں کے

ے رجس، نجس سے مبرّاء، منزّہ۔

☆ گھر میں جلوہ گر ہوں تو سیدۃ النساء، سید الاولیاء، سید الشہداء[1] یہ پنجتن پاک

☆ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوں تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی المرتضیٰ یہ پنجتن پاک

☆ عرش پر رونق افروز ہوں تو جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ پنجتن پاک

☆ انبیاء و رسل میں جلوہ گر ہوں تو آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ یہ پنجتن پاک

☆ آئمہ طریقت میں نور افشاں ہوں تو نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی یہ پنجتن پاک

☆ آئمہ مجتہدین میں جلوہ افروز ہوں تو امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد یہ پنجتن پاک

☆ نور کا ظہور اربعہ عناصر میں ہو تو خاک، آب، باد، آگ یہ بھی پاک

"علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام" یہ سب اپنے اپنے مقامات اور درجات کے لحاظ سے طہارت، نظافت اور شرافت سے متصف ہیں لیکن درجہ و مقامات میں متفاوت ہیں۔ پہلے معنیٰ میں اُمّتِ مرحومہ سے پنجتن پاک کی افضلیت نسبی لحاظ سے ثابت ہے، اور ہمارا ایمان اور ترجیحاً یہ پہلا معنی مقصود ہے۔

○ حضرت ابوزکریا۔ یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ العزیز سے کسی علوی نے پوچھا۔ تم اہلبیت اطہار کے حق میں کیسا خیال رکھتے ہو تو فرمایا میں بھلا کیا، عرض کروں کہ جو وحی کے پانی سے سیراب ہو اور اُس سے بجز مشکِ ہدایت اور خوشبوئے طہارت کے کیا سونگھا جا سکتا ہے تو علوی نے اُس کی قدر دانی کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنْ زُرْتَنَا فَبِفَضْلِكَ وَاِنْ زُرْنَاكَ فَلِفَضْلِكَ فَلَكَ الْفَضْلُ زَائِرًا اَوْ مَزُوْرًا	اگر تو ہماری زیارت کے لئے آئے تو یہ تیری فضیلت ہے اور اگر ہم تیری زیارت کریں تو یہ بھی تیری فضیلت ہے۔ "زائر ہو یا مزور"

تحفۃ المحبین بحوالہ کشف المحجوب

○ اُمّتِ مسلمہ میں عوام و خواص، اصاغر و اکابر، علماء و مشائخ اور جملہ مومنین سادات کرام کی حسب و نسب اور سیادت کی بناء پر تعظیم و اکرام کرنا جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

---

[1] شرفِ اخوانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۸ھ غزوۂ موتہ، ملکِ شام کے شہداء حضرات جعفر طیار، زید بن حارثہ، عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر مدینہ منورہ میں حضور نے دی اور فرمایا جعفر طیار اپنے نوری بازوؤں سے اُڑ کر جنت میں جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے ابن حارثہ، ابن رواحہ رضی اللہ عنہما۔ خیال آیا جہاد میں برابر تھے اور پھر جعفر طیار آگے آگے چہ حکمت وارد ہوئی؟ وحی آئی محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کا خون آپ کے خون سے ملتا ہے۔ "رواہ حاکم مستدرک" جیش البشر ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ[1]

☆ لفظِ علیٰ کے بغیر درودشریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نہ پڑھے علیٰ کے ساتھ آل کا ذکر درود شریف میں سُنّتِ علیہ السلام ماثور ہے۔ آئمہ محدثین کرام کا ﷺ پر اکتفا کرنا بایں وجہ صحیح ہے کہ وہ آلِ نبی کو کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ سمجھتے تھے۔ بدلیل جلیل آیتِ مباہلہ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ[2] تف۔

دست بداماں آل زن کہ تبا شد ۔۔۔ جز بہ محمد تمام و آلِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

بصدق و صفا تواں گشت جامی ۔۔۔ غلامے غلامانِ آلِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

حدیث پاک : بروایت ابی ذر غفاری رضی اللہ تعالٰی ورسولہ عنہٗ ط

مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا اِنْفَجَرَتْ مَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ ط

جو شخص خالصاً للہ چالیس صبحیں کرے تو اُس کے قلب سے زبان پر حکمت کے چشمے اُبلیں گے۔

○ لہٰذا چالیس مبارک عدد کے مطابق یہ چالیس احادیث مبارکہ متعلقہ درود شریف نقل کی گئیں جو مزید فضائل درود شریف چاہے تو کتبِ احادیث کی طرف رجوع کرے جو طرق متعددہ اور اسانیدِ مختلفہ سے بکثرت مروی ہیں۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْیَرْجِعْ ثَمَّۃَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ
وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

*

[1] یوں پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

[2] پ ۳ سورۃ آلِ عمران آیت کریمہ ۶۱۔ فرما دو آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں۔ نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ میں سید الانبیاء کی گود میں سیدنا حسین کریم، دستِ مبارک میں سیدنا حسن مجتبےٰ کا ہاتھ اور سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا اور سید الاولیاء علی مرتضےٰ پیچھے پیچھے تھے۔ ایک مرتبہ سبطِ رسول سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ الکریم سے کسی اموی نے کہا کیا ابن رسول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ ابن علی ہیں تو آپ نے فی الفور فرمایا ابن رسول تو ہمیں قرآن پاک نے فرمایا ہے اور یہ آیت پاک پڑھی کہ یہاں اَبْنَآءَنَا سے مراد ہم ہی تو ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط۔ بحر العلوم حضرت علامہ پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

روضۃ الثانیۃ

باب ٢

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابُ الصّلوٰۃِ والسّلام

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم
تا کہ پتہ پتہ کرے باوضو یاد تیری

☆ باوضو پڑھنا

وضو کے فضائل

احادیثِ مبارکہ۔ رسولِ مطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ دُم علی الوضوءِ یحفظک حافظک ؎ ہمیشہ باوضو رہو۔ تمہارا محافظ تمہیں درست رکھے گا۔ رواہ البیہقی "

☆ اَلْوُضُوْءُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللہِ	وضو اسرارِ الٰہی سے ہے۔
اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ؎	وضو ایمان کا جز ہے
☆ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ	وضو نماز کی کنجی ہے
اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ؎	وضو جنت کی کنجی ہے۔
☆ اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ؎	وضو مومن کا ہتھیار دشمنانِ جنی و انسی اور سحر کے لئے ڈھال اور ایمان کا قلعہ ہے۔
وضو۔ نظافت فرضیہ، طہارت شرعیہ ؎	

؎ بے وضو درود شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے۔ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ آپ روزانہ قصیدہ بردہ شریف اس غرض سے بطور وظیفہ پڑھتے کہ سرکار سلطان الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو حصولِ مقصد پاتے۔ کسی محرمِ راز سے کہا تو انہوں نے فرمایا قصیدہ بردہ شریف کا ہی درود شریف اول و آخر پڑھا کرو۔ آپ نے ایسا کیا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہو گئے آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسمِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بے وضو نہ لیتے۔ اولیاءِ عظام علماء اعلام اور مسلم سلاطین مثلاً سلطان ناصر الدین محمود دہلوی علیہ الرحمۃ جیسے اولیاء بادشاہ کا اس پر عمل رہا ہے۔ آپ کا ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے ہیں "شرمم آمد کہ بے وضو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر زبان رانم" تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے گئے۔ "تاریخ فرشتہ ج ١"

؎ صلوٰۃ کے تین معنی ہیں۔ نماز۔ دعا۔ درود شریف وضو ان تینوں کے لئے مفتاح ہے۔

☆ لَا يُحَافِظُ الْوُضُوْءَ اِلَّا مُؤْمِنٌ	نہیں حفاظت کر سکتا ہمیشگی وضو پر مگر مومن۔
☆ اِنَّ اُمَّتِيْ غُرٌّ الْمُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ[علہ]	بے شک میرے اُمتی کے انوارِ وضو سے "سر چہرہ پیشانی ہاتھ پاؤں" منوّر اور چمکتے ہوں گے۔
☆ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوْءُ	مومن کے جن اعضاء پر وضو کا پانی مَس ہو گیا اُن کو نُور کا زیور پہنایا جائے گا۔
☆ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَا مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْاَظْفَارِ	جس نے سُنّتِ مطہرہ پر وضو کیا اُس کے ہر اعضاءِ وضو سے حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ دُھل جائیں گے۔

☆ وضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیۂ نفس نصیب ہوتا ہے۔

☆ وضو کرتے وقت ملائکہ نُور کی چادر تانتے ہیں اور وہ نُورِ علیٰ نُور بن جاتا ہے۔

☆ وضو مسواک سے سکراتُ الموت میں آسانی، نزع میں زبان پر کلمہ طیبہ، اور پُل صراط پر نُور ہو گا۔

○ طَيِّبُوْا اَفْوَاهَكُمْ بِالسِّوَاكِ وضو میں سر کا مسح کرتے وقت درود شریف پڑھنا لاعلاج دماغی امراض کا علاج ہے۔"

☆ ایک روایتُ الحدیث میں رسولِ اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ	اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتا تو میں نماز کے ہر وضو میں مسواک کا حکم دیتا۔

○ وضو نعمت غیر مترقبہ ہے اور مومن کے اعضاء کی تو یہ ہے "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے ۔۔۔ رونا میرا وضو ہو نالہ مری دعا ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنَ الْمَاءِ الْوُضُوْءِ الْوُجُوْهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

[علہ] اللہ سبحانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ باوضو رہنے کا فرمایا کہ مصیبت و حادثہ سے حفاظت میں رہو گے وضو پر وضو نُورٌ علیٰ نُور ہے اسکے فوائد و انوار دُنیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفۂ خداوندی ہے۔

☆ وضو پر مواظبت اور محافظت مومن کے ایمان کی علامت اور اولیاء اللہ کا شعار ہے۔ اجلۂ اولیاءِ عظام کا معمول ہے کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا اور ہمیشہ باوضو رہنا، تیمم وضو کا نعم البدل ہے اور فضائل عظیم کا حامل ہے۔ ۱۲ منہ

☆ الاعمال بالنیات^1 کے تحت محض رضاءِ خدا اور رضاءِ مصطفےٰ ہو۔ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ زبان سے آہستہ آہستہ بصد ذوق و شوق اور حضورِ قلب سے پڑھنا۔

☆ حواسِ ظاہریہ اور باطنیہ کو دُنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔

☆ محض امتثال لامر اللہ اور محبت رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے خیال سے پڑھنا۔

☆ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔

☆ رقتِ قلب کے ساتھ حقِ غلامی ادا کرنے اور شفاعت کی اُمید سے پڑھنا۔

☆ خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہِ مصطفوی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی عظمتِ شان کا خیال رکھنا۔

☆ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو حاضر ناظر جان کر پڑھے تاکہ دل آپ سے محبت پکڑے اور تصور کرے کہ میں روضۂ اطہر پر بیٹھا درود شریف پڑھ رہا ہوں اور آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میرا درود شریف بنفسِ نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔

☆ قبلہ رُو، دو زانو بیٹھ کر پوری توجہ اور انہماک سے پڑھے اور ادب کا خاص خیال رکھے۔

" ادب تاجیست از فضلِ الٰہی | بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی "
از خدا خواہیم توفیق ادب | بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ
" تبلک عشرۃ کاملۃ "

دُرود شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب | ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

نیت: اللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَوَیْتُ بِصَلٰوتِیْ عَلَی النَّبِیِّ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اِمْتِثَالًا لِاَمْرِكَ^2 وَتَصْدِیْقًا لِّنَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَمَحَبَّةً فِیْهِ وَشَوْقًا اِلَیْهِ وَتَعْظِیْمًا لِّقَدْرِهٖ فَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ بِفَضْلِكَ یَا رَبِّیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ بِجَاهِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

عله قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی " صحیح البخاری "

عله پروردگارِ عالم نے درود شریف کا حکم، عالمِ علوی، عالمِ سفلی، عرب و عجم، شمالاً جنوباً، شرقاً غرباً، بحر و بر، خشک و تر، عرش و فرش، مرتبِ استویٰ اور خریفِ اقلام میں نشر فرما دیا ہے۔ اس ہفت کشور میں ہر جگہ اور " ماوراء النہر تا ماوراء القطر "

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللہُ جَلَّ جَلَالُہٗ بِھٰذَا بَدَا لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

حدیثِ پاک : رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ ؎۱ — جب تم مجھ پر دُرُود شریف بھیجو تو حسین کرو اپنے دُرُود وسلام کو۔

○ یعنی آہستہ آہستہ۔ صحت لفظی اور حضورِ قلب کے ساتھ باآداب پڑھنا ،حُسنِ صلوٰۃ ہے یہ مقامات اجابت ہیں۔ جس دُعا کے ساتھ دُرُود شریف پڑھا جاتے وُہ بفضلہٖ تعالیٰ کبھی رد نہیں ہوتی اور ہمیشہ شرفِ قبولیت پاتی ہے۔

۲۔ مرشدِ کامل کی زیارت پر
۳۔ آذان سے قبل اور بعد ؎۲
۴۔ مسجد میں داخلہ اور خارجہ کے وقت
۵۔ وُضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر
۶۔ وُضو کرتے وقت " لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ " سے کامل وُضو مُراد ہے۔
۷۔ تیمم کرتے وقت۔
۸۔ لباس دھوتے اور پہنتے وقت
۹۔ جُبّہ پہنتے وقت
۱۰۔ دستار باندھتے وقت
۱۱۔ نماز کی نیت سے پہلے
۱۲۔ بروز جمعۃ المبارک " بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ " ؎۳
۱۳۔ نمازِ پنجگانہ تشہد میں
۱۴۔ دُعا کے اوّل ، آخر

۵

بقیہ حاشیہ

○ ہر وقت " کوئی لمحہ خالی نہیں جاتا " دُرُود شریف پڑھا جارہا ہے۔ اور یہ ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (سورۃ الانشراح ۴) کی تفسیر کو فرمایا محبوب جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ ط میں نے تجھے اپنا ذکر بنایا۔ محبوب تیرا ذکر ، میرا ذکر۔ (حدیث قدسی شریف)

؎۱ ہر سعید مومن کے ساتھ رُوحِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ جس کی توجّہ سے وُہ بالاستقامۃ دُرُود شریف پڑھتا اور عمل صالح کرتا ہے ہر مقام پر ہر وقت دُرُود شریف پڑھنا غلامی کا ثبوت ہے۔ تاہم چند ایک مقامات خصوصی بیان کئے ہیں تاکہ ان مقامات مُتعدّد پر غفلت میں نہ رہے اور شغل دُرُود شریف سے دل کو مُصفّٰی اور مُجلّٰی کرے اور حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو تازہ رکھے۔ دُرُود شریف کا پڑھنا ہی قبولیت کی علامت ہے۔

؎۲ افضل طریقہ یہ ہے۔ دُرُود شریف پڑھ کر ذرا سا توقف کرے بعد از ان کلمات آذان پکارے کہ فی زمانا مُعاندین نے اس مسئلہ کو مُختلف فیہ بنا دیا ہے۔ جو محض اعتراض اور انقباض پر مبنی ہے۔ ۱۲ منہ غُفرلہٗ

؎۳ غُدوّ طلوعِ فجر تا طلوعِ آفتاب ، اٰصَال عصر تا غروبِ آفتاب۔ یہ قبولیت کی گھڑی دُرُود شریف کیلئے موزوں تر ہے۔

١٥- پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد دعا سے پہلے

١٦- خطبہ میں

١٧- نمازِ جنازہ میں

١٨- تلاوت کے وقت

١٩- ذکر و فکر تسبیح و تہلیل اور تکبیر کے وقت

٢٠- علی الصباح علی المساء والعشاء

٢١- کھانا کھاتے پانی پیتے وقت

٢٢- تعلیم و تعلّم کے وقت

٢٣- حفظِ قرآنِ پاک کے وقت

٢٤- درسِ قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کے وقت

٢٥- محفلِ میلاد میں نعت سے پہلے

٢٦- چاند نظر آنے پر

٢٧- روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت

٢٨- کھجور اور پھل کھاتے وقت

٢٩- زکوٰۃ دیتے ۔ لیتے وقت

٣٠- سفر اور حضر میں

٣١- چاند ۔ سورج گرہن کے وقت

٣٢- دوا کھاتے وقت۔

٣٣- وصیت لکھتے وقت

٣٤- میّت کو قبر میں رکھتے وقت

٣٥- ایصالِ ثواب کے وقت درود تاج پڑھے

٣٦- فتویٰ نویسی کے وقت

٣٧- قرضہ کی ادائیگی کے لیئے

٣٨- کسی چیز کے عطا ہونے پر

٣٩- کامیابی اور کامرانی کے وقت

٤٠- میت کے سرہانے کلمہ طیبہ کے بعد

٤١- حادثہ کے وقت

٤٢- خوفِ طوفان یا زلزلہ کے وقت

٤٣- کوئی حاجت پیش ہو

٤٤- مفلسی اور غریبی سے نجات کے لیئے

٤٥- کسی چیز کے گم ہونے پر

٤٦- انشراحِ صدر اور فتوحِ قلبی کے لیئے

٤٧- روحانی قلبی قبض کے لیئے

٤٨- رزقِ محبت، ادب کے لیئے

٤٩- اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کیلئے

٥٠- پیر کامل کی تلاش کے لیئے

٥١- جنگل میں رستہ بھول جائے تو

٥٢- تہمات اور ظلم سے بچنے کے لیئے

٥٣- عام وباء یا طاعون کے وقت

٥٤- درجۂ قبولیت اور قطبیت کے لیئے

٥٥- اچانک مصیبت پڑنے پر

٥٦- شدت کی پیاس پر

٥٧- لاعلاج مرض کے لیئے خصوصاً یرقان ”

٥٨- بھول جانے کے وقت

٥٩- حقوق العباد کی ادائیگی کے لیئے ۔ وہ مسبب الاسباب، سبب پیدا فرما دے گا۔

٦٠- کتب کی تالیف و تصنیف لکھے اور پڑھے

۶۱- حقِ غلامی کی ادائیگی کے لئے

۶۲- ہنگامی حالات میں

۶۳- جنگ کے وقت اور حادثۂ عظیمہ کے وقت اچانک مصیبت میں گرفتار ہونے پر پڑھے-

۶۴- لڑائی جھگڑا کے وقت

۶۵- غصّہ کے وقت

۶۶- ملاقات میں مصافحہ اور معانقہ کے وقت

۶۷- ناگاہ ہنگامہ خیز خبر پر

۶۸- مسرّت اور خوشی کی اچانک خبر پر

۶۹- پاؤں سُن ہونے پر

۷۰- کان بجنے پر

۷۱- آنکھ پھڑکنے پر-

۷۲- پریشانی کے وقت

۷۳- مناظر روضۂ اطہر دیکھنے کے وقت

۷۴- آثارِ نبوی کی زیارت پر

۷۵- اسماء پاک سُننے اور پڑھنے پر

۷۶- کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر

۷۷- حجرِ اسود کا بوسہ یا استلام کے وقت

۷۸- طواف میں

۷۹- سعی صفا، مروہ کے وقت

۸۰- آبِ زمزم پیتے وقت

۸۱- عمرہ و حج پر خصوصاً طواف میں

۸۲- مشعر الحرام میں تکبیرات کے بعد

۸۳- میدانِ عرفات میں

۸۴- بلدُالامین میں داخل اور خارج پر

۸۵- جبلِ رحمت، ثور، ابوقبیس پر

۸۶- حطیم، ملتزم، بابِ کعبہ پر

۸۷- میزابِ رحمت، رکنِ یمانی پر

۸۸- جنتُ البقیع جنتُ المعلیٰ اور جنتُ البقیع میں حاضری کے وقت یا الالتزام پڑھے-

۸۹- مدینہ منورہ کے داخلہ، خارجہ کے وقت اور شہر مبارک کے آثار مبارک کی زیارت پر پڑھے

۹۰- روضۂ اطہر پر نظر پڑے

۹۱- مسجدِ نبوی بابُ السلام سے داخلہ کے وقت

۹۲- ریاضُ الجنۃ میں

۹۳- منبر منیف، محراب شریف کے پاس

۹۴- مواجہہ شریف افضل ترین مقامات سے ہے- یہاں صیغۂ مخاطب سے بعد آداب پڑھے-

۹۵- مقاماتِ مقدسہ، مساجد، باغات، پہاڑ پر نظر پڑے

۹۶- بابِ جبریل میں مؤدبانہ کھڑے ہو کر- یہ مقام خصوصی درود تاج شریف کا ہے

۹۷- اِشْرَبُوا الْحَلِیْبَ صَلُّوا الْحَبِیْبَ دودھ پیو اور درود شریف پڑھو

۹۸- گھر میں داخل ہو تو صلوٰۃ و سلامٌ علیک یا رسول اللہ پڑھے اگر دوسرا کمرہ اور گھر میں کوئی نہ ہو-

حَاضِرَۃٌ فِیْ بُیُوْتِ الْمُؤْمِنِیْنَ تمّلہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

۹۹- گلاب کا پھُول دیکھتے، سُونگھتے وقت اور خوشبُو لگاتے وقت درُود شریف پڑھے کہ حضور طیّب طاہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پسینہ جہاں گرا وہاں گلاب کا پودا اُگتا تھا۔

☆ ایک روایتُ الحبیب علیہ اطیب التحیۃ والثناء میں فرمایا۔

○ سفید گلاب کا پھُول میرے پسینہ سے اور سُرخ گلاب جبرائیل علیہ السلام کے پسینے سے اور زرد رنگ کے گلاب کا پھُول "چمپا" بُراق کے پسینہ سے پیدا ہُوا۔ بدیں وجہ فرمایا گلاب کے پھُول میں میرے پسینہ کی خوشبُو ہے۔ تو یہ سارے پھُولوں کا سردار کہلایا۔

☆ السیّدی ابُوعبداللہ احمد بن مرزوق علیہ الرحمۃ "از اعاظم مشائخ دیارِ مغرب" سے مروی ہے۔

○ ہم بحرِ ہند میں سفر کر رہے تھے۔ تیز ہوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں اُبھرنے لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب کا پھُول دیکھا جس کی تیز بھینی بھینی خوشبُو تھی اُس پر خطِ سفید سے لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "ابُوبکر الصدیق، عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے دل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھُول اور دیکھا جو ابھی پُورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اُس میں بھی اِسی طرح سے لکھا ہُوا پایا۔

☆ ابُوالبشر سیّدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنّت سے زمین پر آئے تو آپ روتے رہے۔ آپ کے آنسُو جہاں جہاں زمین پر گرے تو وہاں صندل، عُود، رَطب پیدا ہُوا۔ اور اُمّ البشر سیّدہ حوّا رضی اللہ عنہا کے آنسوؤں سے لونگ کی خوشبُو پھیل گئی۔ یہ سب خوشبُویات حضور طیب المطیّبین "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہُور پذیر ہُوئیں جیسے ہرن سے مُشک نافہ۔ اور پھُول میں خوشبُو۔ "دلائل الخیرات"

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دِل گلاب کے پھُول کو دیکھ کر اور سُونگھ کر تسلّی پاتے ہیں کہ اس میں محبُوب کی خوشبُو ہے۔ گلاب کے پھُول نے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پسینہ کو اپنی نازک پتیوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بسا رکھا ہے۔

ف

ؒ شیخ المحدثین امام اہل السنۃ علی نور الدین حلبی قدس سرہ العلی والجلی کی تصنیف لطیف (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)



☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُس وقت آپ ذکرِ محبوب محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں رطب اللسان تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب کا پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضری بارگاہ کے ارادہ سے آرہا تھا راہ میں ایک عالی شان باغ "جنّت" کو دیکھا تو گلاب[1] کے پھول عجیب بہار میں تھے تحفہ کے طور پر ایک پھول لے آیا۔ جب آپ نے سونگھا تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو نے جگر کو تیر تر کر دیا اور اسی حالت میں پھول کو سونگھتے ہی رُوحِ مشتاق قفسِ عنصری[2] سے پرواز کر کے جنّت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلستانِ ابراہیمی کے پھول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

بقیہ حاشیہ

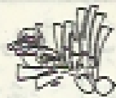
تعریفُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ بِاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْلُوْ مِنْہُ زَمَانٌ وَّلَا مَکَانٌ نے اِس لا یخل مسئلہ کو حل کر دیا نیز مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح الشفاء میں بروایت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تحریر کیا ہے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رُوح "سیدالارواح" "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ ہر اہلِ اسلام کے گھر میں رُوحِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے۔ لہٰذا جب حجرہ یا گھر میں داخل ہو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ مومن کا یہ مبارک اور پاکیزہ تحفہ اپنے محبوب رسول کی بارگاہ میں اللہ ربّ العزت کی عنایت بے غایت سے ہے۔ "الدرّ المنظم فی مولد النبی المعظم"

[1] گلاب کے پھول کی نرم و نازک پنکھڑیاں شبنم کی خنکی سے مزاج سرد رکھتی ہیں۔ یاد رہے کہ ٹھنڈی اور گاہ گرم ہے اور نور ٹھنڈا اور نور ہے حضور سید الابرار "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مبارک برف "ثلج" کی طرح ٹھنڈا تھا۔ اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکر درود شریف بھی ٹھنڈا ہے جس میں مومن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور رکھ دیا گیا ہے۔ مومن حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام اقدس پر انگوٹھوں کو چوم کر درود شریف پڑھ کر قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتا ہے۔

[2] ملک الموت علیہ السلام نے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک سیب بہشت کا لا کر سونگھایا تو اُس کی خوشبو سے اُن کی پیکرِ خاکی سے آزاد ہو کر اللہ اللہ کرتی حضورِ الٰہی میں چلی گئی۔ بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

روضۃ الثانیۃ

باب ۲



قسمِ ذاتِ مصطفٰی

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحٰی ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

① اللہ سُبحانہٗ وتعالٰی نے اپنے کلامِ معجز نما میں اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہُوا ہے اور نہ ہو گا اور نہ دائرۂ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ ربِ کریم نے اپنے رسُولِ کریم کی سیرت کا ہی قرآن پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآنِ عظیم کی ہر سُورت پاک نے تجا تجا محبوب کی صُورت پاک کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور دونوں سیرت اور صُورت کی قسمیں اُٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہی کے لیئے ہے۔

② معبودِ حقیقی نے کہیں محبوب کے نُوری مکھڑے کی قسم اُٹھائی اور کہیں گیسُوئے عنبریں کی اور کہیں درِ رسُول اور بلدِ رسُول کی قسم اور کہیں زُبان کی قسم، دہان کی قسم، مسکن و مکان کی قسم بیان ہُوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُس خاکِ پا کی قسم جو گذرگاہِ محبوب بنی۔ دَر کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم عمر شریف کی قسم یعنی سانس کا ہر لحظہ ہر لمحہ ہر سیکنڈ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسُول پر درُود ہو سلام ہو۔

قرآنِ پاک : پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶۵

فَلَا وَرَبِّكَ	تو اے محبوب تمہارے ربّ کی قسم

☆ اپنے ربّ ہونے کی قسم اُٹھائی تو محبوب کی نسبت سے۔

سے یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی کعبہ عرش، فرش کعبہ وغیرہ ذالک کی طرف رب کی نسبت فیلی رطفیلی ہے۔ ۴

قرآنِ پاک: پ ۲۲ سورۂ یٰس آیت کریمہ ۱

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ	قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک تم رسول ہو۔

☆ ربِ کریم نے قسم اٹھا کر فرمایا اے سیدِ کائنات! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے رسول ہو

قرآنِ پاک: پ ۳۰ سورۂ الضحیٰ آیت کریمہ ۱-۲

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ	چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے

☆ وَالضُّحٰی چہرۂ نورِ جمالِ مصطفےٰ، وَالَّیْل کنایہ ہے گیسوئے عنبریں کی قسم، [۱]

درست کشمکش مدہ ایں دل بے قرار را — یک دو شکن زیادہ کن گیسوئے تابدار را

قرآنِ پاک: پ ۳۰ سورۂ الفجر آیت کریمہ ۱-۲

وَالْفَجْرِ ۙ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ۙ	اُس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

☆ شب لحیہ و شارب ہے رُخِ روشن دن — گیسوئے دو شب قدر و برات مومن

مژگاں کی صفیں چار ہیں اور دو ابرو — وَالْفَجْرِ کے پہلو میں وَلَیَالٍ عَشْرٍ

قرآنِ پاک: پ ۳۰ سورۂ البلد آیت کریمہ ۱ تا ۳

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ	مجھے اُس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

☆ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے مسکن و مکان، در و دیوار، محلہ و بازار، گلی اور شہر کی قسم۔ والد سے مراد سیدِ عالم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"، اور مَا وَلَدَ سے مراد امت۔ "تفسیر حسینی"

قرآنِ پاک: پ ۲۹ سورۂ القلم آیت کریمہ ۱

گیسو و قد لام الف کر دو بلا منصرف — لا کے تیغ لا تم پہ کروڑوں درود

[۱] دو گیسو مبارک مانند حرف ل کے ہیں اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے اسم اللہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت و عشق میں جب عاشق کی آہ کعبۃ اللہ سے اپنا سر ٹکراتی ہے تو سر پھٹتا ہے تو وہ قائم مقام ل ہے

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر — دل میں لام پیدا ہو ہی جائے گا

[۲] یہ معانی اشارۃ النص، دلالۃ النص، اقتضاء النص اور عبارۃ النص کے لحاظ سے تحریر کیے گئے ہیں۔ ۱۲ منہ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مراد دہانِ مصطفیٰ، قلم سے زبانِ مصطفیٰ، وَمَا يَسْطُرُوْنَ سیدِ مصطفیٰ کی قسم

قرآن پاک: پ سورۃ العصر آیتِ کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۝ | اس زمانہ محبوب کی قسم "ﷺ"

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والا خیر القرون قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ عمر شریف کے روز و شب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

قرآن پاک: پ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ | اُس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم "ﷺ"

☆ نجم سے مراد ذاتِ گرامی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ "ﷺ" "تفسیر خازن"

قرآن پاک: پ ۱۴ سورۃ الحجر آیتِ کریمہ ۷۲

لَعَمْرُكَ | اے محبوب تمہاری جان کی قسم

☆ محبوب کی جان پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان عزت و حرمت میں بڑھ کر نہیں۔

قرآن پاک: پ ۲۵ سورۃ الزخرف آیتِ کریمہ ۸۸

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ | تو مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دعا و التجا کتنا اکرام و اعزاز ہے۔ کی قسم۔

وہ آیاتِ کریمہ جن میں رب العزت نے اپنے ناموں سے حضور "ﷺ" کو موسوم فرمایا

قرآن پاک: پ ۱۸ سورۃ النور آیتِ کریمہ ۳۵، پ سورۃ المائدہ آیتِ کریمہ ۱۵

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط | اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ | بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ ان آیاتِ کریمہ میں اپنا اسمِ مبارک نور، محبوب کو عطا کیا۔ یہ کمال عظمت ہے۔

قرآن پاک: پ ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۳، پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ | بے شک اللہ آدمیوں پر مہربان مہر والا ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ | مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔

☆ ان آیاتِ کریمہ میں اللہ سُبحانہٗ نے اپنے نام نور، رؤف، رحیم سے محبوب کو یاد فرمایا مزید برآں جن اسماء وصفات کے زیور سے محبوب کے جمال وکمال کو چمکایا۔ اُن میں اوّل۔ آخر ظاہر۔ باطن۔ محی۔ مجیب۔ عفو۔ حق۔ قوی۔ کریم۔ مؤمن۔ ہادی۔ ولی۔ مطاع۔ رحمت۔ مختار[1]۔ کاف۔ عزیز۔ شہید۔ حلیم۔ علیم[2]۔ حکیم " صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں۔ " النعوت الاسماء الحسنیٰ من الاسماء الحسنیٰ "

○ مخفی نہ رہے۔ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کے اسماء وصفات ذاتی اور قدیمی ہیں اور محبوب برحق کے اسماء وصفات عطائی اور وہبی ہیں۔ علمِ خالق ذاتی اور حضوری۔ علمِ مخلوق عطائی اور حصولی ہے۔ وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ لامتناہی اور یہ متناہی۔ وہ واجبُ البقاء یہ جائزُ البقاء، وہ ممتنع التغیر یہ ممکنُ التبدل۔ اتنے بیّن فرق سے شرک اور شائبہ شرک کا خیال وسوسۂ شیطانی ہے۔ مزید برآں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے اسماء تخلیقی اور ربّ حضور عزّوجلّ خصّ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء وصفات توقیفی اور اپنی اپنی شان کے لائق اُن کا ظہور ہے

---

[1] حضور سیّدِ عالم " صلی اللہ علیہ وسلم " اُمورِ تشریعی وتکوینی میں باذنہٖ تعالیٰ مختار ہیں۔ ۱۔ سیّدۃُ النساء سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ پر نکاحِ ثانی حرام کر دیا۔ ۲۔ مقبولُ الشہادۃ حضرت ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت کو دو کے برابر کا قرار دیا۔ ۳۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے سَلْ مَاشِئْتَ کے الفاظ مختارِ کُل ہونے پر دلیل ہیں۔ ۴۔ جلیلُ القدر صحابی حضرت سُراقہ بن مالک بن جُعشم کنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ " مرد ابر بالغ " نے حج کی فرضیت پر بار عرض کیا اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تو آپ خاموش رہے بعد ازاں فرمایا لا تو پھر ادب سکھاتے ہوئے اپنی خاموشی کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ تمہارے سوال پر لَوْ قُلْتُ نَعَمْ اگر میں ہاں کہہ دیتا لَوَجَبَتْ تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔ وَمَا اسْتَطَعْتُمْ اور تم طاقت نہ رکھتے اور مشقت میں پڑ جاتے۔ ۵۔ سیدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام سے حکومتی آدمیوں نے جیل میں یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ کہہ کر خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے بتادی بعدہٗ وہ استہزاءً کہنے لگے ہم کو تو خواب ہی نہیں آیا۔ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؕ (سورۂ یوسف) عالمِ جلالیت میں فرمایا تمہیں خواب آیا ہے یا نہیں ہماری زبان سے جو نکل گیا وہ ہو کر رہے گا۔ مزید نظائر کتب میں ہیں۔ فَلْیَنْظُرْ بِالنَّظْرِ الْاِیْمَانِ تَمَّۃٌ ط ــ

[2] علیم۔ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا ۔ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ " علامہ بوصیری "
یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دنیا وآخرت آپکے دسترخوانِ جود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں۔ مکتوباتِ لوح اور ملفوظاتِ قلم کے علوم

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ قرآنِ عظیم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعضاءِ شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ جمیلہ جلیلہ :-

(۱) قلبِ انور ——— مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝

(۲) زبانِ فیض ترجمان ——— وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

(۳) آنکھ نوری ——— مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝

(۴) چہرۂ انور ——— قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ

(۵) سینۂ گنجینہ ——— اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝

(۶) ہاتھ مبارک ——— وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

(۷) پشت مبارک ——— وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝

(۸) کان مبارک ——— قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَرِ الْاَعْطَرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُعَطَّرِ ۝

بقیہ حاشیہ

سے علومِ ما کان وما یکون آپ کے علم شریف کا ایک جز ہیں یعنی جمیع مخلوقات ابتداء تا انتہا کے تمامی علوم، علمِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سطروں میں ایک سطر ہیں اور علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم علمی سمندروں میں سے ایک نہر یا بے پایاں علمی موجوں میں سے ایک لہر ہیں۔ لیکن بایں ہمہ علومِ عالیہ محمدیہ علیٰ صاحبہا الفُ الفِ صلوٰۃ وسلامٍ وتحیۃ، اپنے علیم وخبیر خالق ومالک عزّ اسمہٗ کے لامتناہی علمی سمندروں میں سے ایک قطرہ ہیں۔ لیکن یہ قطرہ علم انبیاء ورُسل اور علم جبرائیل وعزرائیل علیہم السلام اور معتزلہ کے ممدوح عزازیل ''شیطان'' کے علمی مجموعے لاکھوں سمندروں سے بڑھ کر ہے ''اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ''۔

۱۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۱ — دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

۲۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۳ — وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔

۳۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۷ — آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

۴۔ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۴ — ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان پر چہرہ بار بار کرنا۔

۵۔ پ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت کریمہ ۱ — کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

۶۔ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۲۹ — اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔

۷۔ پ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت کریمہ ۲-۳ — اور تم سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی۔

۸۔ پ۱۰ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۶۱ — تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں۔



☆ اللہ اکبر شانِ محبوبی! لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ بطور اظہارِ عجز عرض کیا۔ تو ربُّ العزت نے اپنے محبوبِ پاک کو درُود شریف کے عظیم انعام سے نوازا۔ مُدعا یہ کہ محبوبِ پاک صاحبِ لولاک ﷺ کے جسمِ اطہر کے ایک ایک اعضاءِ شریفہ کریمہ اور رونئے رونئے پر ربّ کریم نے رحمتوں کے پھول "درُود شریف" نچھاور کئے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ [عل] کے نوری لشکر کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیا اور نورِ ایمان والوں کو بھی حکم دے دیا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب اور اپنے رسول کے لیئے تحفے اور ہدیے درُود شریف بھیجو [عل] وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھٰذَا ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ بِعَدَدِ اَسْمَآءِکَ الْحُسْنٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

عل پ ۲۹ سورۃ المدثر آیت کریمہ ۳۱ —— تمہارے رب کے لشکروں کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

عل اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا قدس سرہٗ العزیز نے حضور شاہِ کونین "ﷺ" کے ایک ایک اعضائے شریفہ کریمہ پر اپنے مخصوص اندازِ محبت سے خالقِ کائنات کا ترجمان بن کر اپنی زبان میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور قرآنِ پاک کے الفاظِ منورہ کو مُستعار لے کر اپنے شعروں میں ہیروں اور نگینوں کی طرح جڑ کے محبت کے انداز محبتیں جانتے ہیں کہ وہ چشمۂ محبت سے سیراب ہو کر گلستانِ محبت سے تشبیہات کے خوش رنگ خوشنما پھول چُن چُن کر لائے اور گلدستہ صلوٰۃ و سلام میں اشاروں، کنایوں، تلمیحات، تصریحات کی طرزِ ادا، صنائع بدائع لفظی و معنوی سے اپنے قلبی نازک جذبات کو کمالِ ادب سے پیش کیا۔ واقعی رضا کی زُبان آبِ کوثر سے دُھلی ہُوئی تو تھی ہی اُن کے کلام پر آبِ سلسبیل کے نوری شبنم کے قطرات کا ترشح بھی پایا گیا اور بارگاہِ محبوب سے ایسا شرفِ قبولیت ملا کہ اس صلوٰۃ و سلام سے ملک و ملکوت شہر و جنگل گونج اُٹھے۔ صلوٰۃ و سلام ملاحظہ ہو۔

وُہ زُباں جس کو سب کُنْ کی کنجی کہیں	اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْرِ میں مَطْلَعِ الْفَجْرِ حق	مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
مَعْنیِ قَدْ رَاٰی مقصدِ مَا طَغٰی	نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ دَنَا ھُوْ میں گُم کُنْ اَنَا	شرحِ متنِ ھُوِیَّت پہ لاکھوں سلام



روضۃ الثانیۃ — باب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ صفاتِ مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن مجید پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۵ - ۴۶

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○

اے غیب کی خبریں بتانے والے "نبی" بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر[1] اور خوشخبری دیتا۔ ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

○ یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ کا خطاب کتنا دلکش پیارا اور محبت کا مظہر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو شاہد، مُبَشِّر، نذیر، داعی اِلی اللہ باذنہٖ اور سراج مُنیر بنا کر مبعوث فرمایا اور اَرْسَلْنٰکَ سے اشارہ ہے یہ صفاتِ خمسہ بلا محنت بلا طلب کے حق سبحانہٗ نے محض اپنے فضل سے بطورِ عطیہ عنایت کیں اور ایمان والوں کو وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَہُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ○[2] (سورۃ الاحزاب ۴۷) کا مژدہ سنایا اور مومنوں کو مبارک اور بشارت سے نوازا کہ تمہیں ایسا جامع الصفات عظیم نبی عطا فرمایا۔

☆ شَاهِدٌ : لغوی معنی ۱۔ گواہ ۲۔ نگہبان۔ "شرعی معنی حاضر ہر جگہ کا اور ناظر ہر شئی کا۔ شاہد صفاتِ فعلیہ سے ہے اور اس صیغہ کے ہر لفظ کے معنی میں "حضور" ہے۔ ۲۔ محبوب یہ ان چاروں معنوں میں مستعمل ہے۔ کلامِ پاک میں، اللہ پاک نے محبوب کو مشہود بھی فرمایا وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ○[3] (سورۃ البروج ۳) شاہد "صلی اللہ علیہ وسلم" اور

---

[1] قارئین "تفریح الخاطر" فی کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کل مکان و زمان حاضرؓ و ناظرؓ کا مطالعہ کریں۔ الغم

[2] اور ایمان والوں کو خوش خبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

[3] شاہد سے مراد انبیاء کرام اور مشہود سے سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں" کیے از توجیہات اربعہ "۱۲ منہ"



مشہود "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "ہی ہیں اور شہید صفاتِ ذاتیہ سے ہے وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا [1] دونوں صفات "شاہد شہید" کا محبوب کو عطا ہونا کمال علم اور حال کی دلیل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ (مسند ابوداؤد) اس پر شاہد یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ قلبِ اطہر وحی متاری کے انتظار میں بیدار رہتا اور اعمالِ اُمت سے خبردار کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ بے وضو ہونا حدث ہے۔ اِس وضو کے ٹوٹنے سے تعلق باللہ ٹوٹ جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ اطہر اور قالبِ اقدس دونوں کا تعلق اللہ سبحانہٗ سے بھی ہے اور احوال و اعمالِ اُمت سے بھی قائم ہے۔ اعمالِ اُمت کے نگران و محافظ بھی ہیں اور اُن کے شاہد بھی۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ [2]

☆ سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تفسیر فتح العزیز میں لکھا۔

باشد رسول شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنورِ نبوت بر مرتبہ ہر متدین بدین خود کہ در کدام درجہ از دینِ من رسیدہ و حقیقتِ ایمان او چیست حجابے کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است، کدام است پس او مے شناسد گناہاں شمارا و درجاتِ ایمان شمارا و اعمالِ نیک بد شمارا و اخلاص و نفاق شمارا لہٰذا شہادت او در دنیا بحکمِ شرع در حقِ اُمت مقبول و واجب العمل است۔

ہیں رسول تمہارے تم پر گواہ۔ کیونکہ وہ نورِ نبوت سے مطلع ہیں ہر دیندار کے دین سے کہ وہ اپنے دین میں کس مرتبہ تک پہنچا اور اُس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ وہ حجاب جس سے دین میں ترقی سے محجوب ہُوا وہ کیا ہے۔ پس وہ پہچانتے ہیں تمہارے نیک اور بد اعمال کو اور اخلاص اور نفاق کو۔ لہٰذا اُن کی شہادت دُنیا میں شرع شریف میں اُمت کے حق میں مقبول اور واجب العمل ہے۔

"تفسیر عزیزی"

"الانسانُ فی القرآن" سیدی اجمل مرشدی اکمل علیہ الرحمۃ

[1] پ ۲ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۴۳ یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ۔ شاہد شہود سے ہے اور شہود "حضور" شاہد مشاہدہ سے ہے اور مشاہدہ رؤیت تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" بیشک حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ۱۲ منہ غفرلہٗ

[2] پ ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۱۱۳ اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔



☆ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحکمہٖ تعالیٰ نورِ نبوت سے ہر شخص کے حال اور اُس کی حقیقتِ ایمان و اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مُطّلع ہیں اور اُمّت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ احوالِ سابقہ اُمم و تبلیغِ انبیاء کا علم قطعی و یقینی ہُوا۔

اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهَدَةِ اَمَّا بِالْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ	الشہود ، الشہادۃ میں "حضور المشاہدۃ بصارت اور بصیرت سے۔

○ یہ علم اور اطلاع "بصر" سر کی آنکھ اور "بصیرت" دل کی آنکھ سے بھی ہے۔ شاہد صلی اللہ علیہ وسلم شرعی معنیٰ کے لحاظ سے "اللہ عزّ اسمہٗ کے ہاں" حضور اور مشاہدہ میں ہیں اور احوال و اعمالِ اُمّت میں بھی ہر لمحہ ہر لحظہ اور ہر ساعۃً علی التساوی "حاضر و ناظر ہیں۔ اس معنیٰ میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شہود ، شہادت کا یہ شرعی معنیٰ حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ثابت ہُوا۔ اور گواہ کو بھی "شاہد" اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ وہ مشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اُسے من وعن بیان کرتا ہے۔ لَا يَخْفٰى اَهْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ۔

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

○ حاضر ناظر کا مفہوم ہرگز یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی حیثیت سے ہر آن ہر جگہ کو محیط ہیں۔ جیسا کہ بعض محجوب علماء نے سمجھا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ فی الہند عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجمع البرکات میں ارقام فرمایا۔

وے علیہ السلام بر احوال و اعمالِ اُمّت مُطّلع است و بر مقربان و خاصانِ بارگاہ خود مُفیض و حاضر ناظر است۔	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمت کے حالات ، اعمال پر مُطّلع ہیں اور حاضرینِ بارگاہ کو فیض دینے والے اور حاضر ناظر ہیں۔

○ حاضر اور ناظر اسم فاعل کے صیغے ہیں۔ اور فعل کسی شئی پر اپنا عمل جاری کرے تو فاعل کہلاتا ہے۔ بدیں معنیٰ حق سُبحانہٗ و تعالیٰ حاضر ناظر نہیں کہ پہلے وہ غائب تھا۔ اب حاضر ہُوا یا پہلے وہ غافل تھا اب ناظر ہُوا۔ اسم فاعل میں استمرار اور دوام نہیں لہٰذا اس معنیٰ میں اللہ سُبحانہٗ کو حاضر ناظر کہنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ و تعالیٰ کی شان سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ○ ہے۔ نبیِ کریم رؤف رحیم

پاک اور برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری ، سُورۃ بنی اسرائیل ۴۳



صلی اللہ علیہ وسلم کی نورِ نبوت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گری[1] ہے اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افروز، اس معنیٰ میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر ناظر ماننا، جاننا اور کہنا نہ کفر ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا۔ "فافہم"

☆ السیدی عارف باللہ امام اجل عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے "لواقح الانوار فی طبقات الاخیار" میں فرمایا "حاضر ناظر کا مسئلہ سُلوک کی دو سو[2] منزلیں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے"

○ مُبشِّرًا "بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنت الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقی اور حجاب کے دُور ہونے کی صورت میں عالم رُؤیا میں بشارت دینا۔ "ھٰذا ھُوَالمُراد" ط

قرآن پاک : پ ۲۸ سورۃ الصف آیت کریمہ ۶

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط	اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو تشریف لائے گا میرے بعد اُس کا نام نامی احمد ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُبشر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم "مُبشر" ہیں اپنے رب عزّ اسمہٗ کے اور باذنہٖ تعالیٰ اپنی اُمت کے۔ "عشرۂ مبشّرہ کو جنت کی بشارت"

○ نَذِیْرًا "ڈرسنانے والا۔ اُمت کو خوفِ خدا دلانا اور کفار کو عذاب کا۔

○ دَاعِیًا اِلَی اللہِ بِاِذْنِہٖ "اللہ جلّ شانہٗ کی طرف بُلانے والے اُس کے اذن سے یعنی بِاِذْنِہٖ کا تعلق ان پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصرفی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو ان صفات سے کماحقہٗ متصف فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سُبحانہٗ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا با تصرف نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرف باذنہٖ عالمِ دُنیا عالمِ برزخ میں اب بھی الآن کما کان جاری وساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہلِ

---

[1] غرضیکہ تمام عالم کائنات کے ذرہ ذرہ میں سرکار رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شئی آپ سے دُور نہیں۔ حاضر ناظر بجہت نورانیت اور رُوحانیت ہے اور اکنافِ عالم میں آنا جانا بشریت مقدسہ کے لحاظ سے ہے اور اس کا انکار بسبب الجہت ہوگا۔ منہ

[2] ☆ سرکار عرش وقار سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم صرف درود شریف ہی نہیں بلکہ اُمت کے تمام اقوال اعمال

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



ان اختیارات اور تصرفات کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو صرف پانچ چیزوں کا اذن عطا فرمایا گیا اور ان کے سوا اور کسی قسم کا اذن نہیں دیا گیا اور نہ ہی ان کے علاوہ آپ سے کوئی کرشمہ یا معجزہ ظاہر ہوا۔ اُن کی نبوت کا دائرہ مخصوص اور محدود تھا اور اپنے محبوب "تُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَتُحْيِ الْمَوْتٰى" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کو مطلقاً بِاِذْنِہٖ فرما کر آپ کے (کان اِذْنُ اللہِ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ ط) اختیارات اور تصرفات کو لامحدود کر دیا۔ بنا بریں آپ سے کروڑہا معجزات ظہور پذیر ہوئے۔ اور جب چاہیں۔ حق تعالیٰ کی تمام کائنات میں اپنے اختیار سے تصرف فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو امور تشریعی اور امور تکوینی میں مختار ہیں۔ کہ بِاِذْنِہٖ آپ کے خمیر میں گوندھ دیا گیا۔

○ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ط حضور پُرنور" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو فرمایا اور شمس کو سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ علیٰ
رسولِ اعظم منور کر دینے والا روشن چراغ "۔ "نیرِ اعظم" سورۃ النبأ آیت کریمہ ۱۳

بقیہ حاشیہ

اعمال حسنہ و سیئہ کا روزانہ دو وقت معائنہ فرمانا اور اُن کے اچھے اعمال پر راضی اور گناہوں سے مغفرت چاہنا اور اُمت کے لیئے دعائیں کرنا۔ عالم ارواح میں اپنی اُمت کا معائنہ فرمانا اور عالم برزخ میں عالم ملکوت اور اقطارِ زمین میں برکت کے لیئے تشریف لے جانا صالحین اُمت کے وصال پر اُن کو زیارت کرا کے بشارتِ عظیم سے نوازنا اور اُن کے جنازوں میں شرکت فرمانا۔ یہ عالم برزخ میں حضور" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کے چند اشغال مبارکہ مختصراً نقل کیئے گئے۔ ورنہ ممکنہ تصرفات تک بھی کس کی رسائی ہے۔ جو بیان کر سکے۔ "کجا حدثیت وصفت را ہنوز آغاز مے بینم"

☆ اللہ ربّ العزت" نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے اولیاء خواص کو لفظ کُنْ سے تصرف کرنا عطا فرمایا ہے۔ لیکن وہ تصرفات میں اَدَباً "بقادرِ المطلق" کُنْ کہنے میں حیا کرتے ہیں۔ وہ بجائے کُنْ کے بسم اللہ کہہ لیتے ہیں تو اُس چیز کا ظہور ہو جاتا ہے۔ تاکہ امورِ تکوینی میں ظاہری نسبت بھی اللہ سبحانہٗ ہی کی طرف سے جیسا کہ پایا جاتا ہے۔ "فتوح الغیب امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ الرحمانی"

☆ آقائے مختارِ کل" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "سے احادیثِ پاک میں یہ ثابت ہے۔ کُنْ اَبَا ذَرٍّ ، کُنْ کَذٰلِکَ ،
تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ

فیصلہ: یہ مقاماتِ نازک ہیں یہاں لب کشائی سوءِ ادب ہے۔ اُمورِ تشریعی ہوں یا اُمورِ تکوینی "باعثِ تخلیقِ عالم" حضور" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہی ہیں اور اُن پر آپ کو دسترس حاصل ہے " فافہم

لہ حضور سِرَاجًا وَّهَّاجًا " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نہایت چمکتا سورج ہیں سورج سے قمر روشن ہے اور پھر ستارے جگمگاتے ہیں اور سراجاً منیراً" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "نے اپنے نور سے صحابہ کو منور کیا۔ انکے چراغ سے اولیاء نے چراغ روشن کئے اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا

لہذا سورج "شمس" کو حضور شمس النبوت و قمر الرسالت ﷺ "سے یک گونہ نسبت ہے۔ سورج کی روشنی ضیاء اور قمر کی روشنی نور ہے۔ ؎

○ فَجَآءَ مُحَمَّدٌ ﷺ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا

☆ شمس چراغ آسمان ہے اور حضور "ﷺ" چراغ زمین و آسمان

☆ شمس چراغ دنیا ہے اور حضور "ﷺ" چراغ دین و ایمان

☆ شمس چراغ بروج ہے اور حضور "ﷺ" چراغ محفل و مجالس

☆ شمس چراغ اجسام ہے اور حضور "ﷺ" چراغ ایمان و عرفان

○ اس آسمانی چراغ شمس السمٰوات سے انسان نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور شمس النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگ عدم سے وجود، نیست سے ہست میں آتے ہیں۔ حضور "ﷺ" کی ولادت مکہ معظمہ اور رہائش المدینۃ المنورۃ میں اور قیام ہر مومن کے سینہ کینہ میں جیسے سورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے اور چمکتا تمام جہاں پر سورج کا فیض، نور، روشنی ہر جگہ ہے لیکن خاص فیض خاص جگہ کھیتوں میں دانہ اگاتا ہے اور چمن میں پھول، باغوں میں پھل اور بدخشاں کے پہاڑوں میں لعل و یاقوت اور یمن میں عقیق بعینہٖ حضور ﷺ جو مہر سپہر اصطفاء اور ماہِ منیرِ اجتباء ہیں ۔ آپ کا عام فیض ہر ایک مومن کو پہنچتا ہے اور خاص الخاص فیض صحابہ کو پہنچا ہے۔ سورج پودوں کو اگاتا اور بڑھاتا ہے جس سے ٹہنیاں شاخیں پتے پھول کی نمو ہوتی ہے اور چاند مقام عفر میں پھولوں کو رنگ بو اور پھلوں کو حلاوت اور شیرینی دیتا ہے شمس النبوت کے فیض سے مومن کے قلب میں نورِ ایمان اور قمر الرسالت کے درود خوان کو انوارِ سنت کی رنگینی ملتی ہے۔ ؎

دنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزل عفر کی ہے

○ حضور "ﷺ" کے وصال سے آپ کی ولادت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ لیکن جلوہ گری ختم نہیں ہوتی آپ ہمیشہ کے لیے آگئے۔ جیسے سورج کے غروب ہونے سے اس کا ظہور ختم ہو جاتا ہے وجود نہیں۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ؀ (از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ)

دن کو انہی سے روشنی شب کو انہی سے چاندنی سچ تو یہ ہے کہ دونوں یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

؎ پس تشریف لائے محمد سراجاً منیرا بس درود پڑھو تم آپ پر کثیرا کثیرا "صلی اللہ علیہ وسلم"

اَلسّلام اے آنکہ ذاتِ پاکِ تو در کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

☆ حیاتُ النّبیّ علٰی صاحِبِہا الصّلوٰۃُ وَالسّلامُ ؎

① جمہور عُلماء محققین اہلِ سُنّت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے حضور ﷺ حیاتُ النّبیّ ہیں جس حیاتی سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ ﷺ اب بھی اس حیاتی اور مزید برزخی حیاتی سے حیات ہیں آپ حیات کے محتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی محتاج ہے اولیاء نقشبند نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرفات اور اختیارات حضور ﷺ کو بحین حیات بدن میں تھے وہ اب رُوح مبارک سے بدستور جاری ہیں۔ اور رُوح پُرفتوح سے ہمیشہ اُمّت کی پرورش فرماتے ہیں۔ رسُولُ اللہ ﷺ کے سینہ فیض گنجینہ سے نور کی نہریں اور فوارے شرقاً غرباً شمالاً جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور رُوح مبارک کی پرورش سے ہزارہا غوث قطب ابدال مجدد اور اولیاء اصفیاء ہوتے ہیں اور علماء کرام قال اللہ وقال الرسول کے چرچے کرکے تبلیغ دینِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب رُوحانی تصرفات سے ہے۔ "ملخص خنر ینہ کرم"

② حضور ﷺ اپنے جسم اور رُوح کے ساتھ علم، سمع، بصر اور ادراک سے علی الدّوام وعلی الاستمرار حیات ہیں اور اپنی اُسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور ﷺ ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں۔ جس طرح نوری ملائکہ اپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

☆ خواجہ توکل شاہ نقشبندی مجددی قدس سرہٗ الاقدس "ذکرِ خیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔

○ سابقین انبیاء و رُسل علیہم السلام پر حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جب وارد ہوتی تھی جس کے سبب سے اُن کی نبوت سے ارشاد و ہدایت کا ظہور ہوتا اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اس حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تعلق اُن کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اسی وجہ سے اُن کی اُمتیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں چونکہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تعلق جس طرح ذات رسُول ﷺ سے ہے بعینہٖ وہی تعلق اب بعد وصال عالم برزخ میں بھی بدستور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دینِ اسلام غیر مُبدل ہے۔ اسی

ـــــــ
؎ تمام حقیقتوں کے جامع



وجہ سے قطب غوث ابدال اور اوتاد اولیاء، اُمت میں ہوتے ہیں اور اب کسی دوسری اُمت میں نہیں ۔ ان سب اولیاء کا تعلق اسی حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء سے بھی بطفیل حضرت محمدٌ رّسول اللّٰہ ﷺ، وہی تصرفات جاری ہوتے ہیں تبھی اُن کی قبور زندہ ہیں۔" فیض و برکات کا منبع ہیں اور دینِ اسلام کے چشمے ہیں"۔

☆ عقیدۂ حیات النبی اور ختم النبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

(۱) یہ دونوں جزوِ لاینفک ہیں ۔کسی ایک کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضور "ﷺ" حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے متصف ہیں یعنی آپ "ﷺ" بالذات حیات سے متصف ہیں اور قیامت تک آپ ﷺ کا زمانہ ہے ۔

ہے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار — وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

غنچے ما اوحیٰ کے جو چٹکے دنیٰ کے باغ میں — بلبلِ سدرہ تک اُن کی بُو سے بھی محرم نہیں

(۲) جو شخص دل سے محبت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اُس کے درود شریف کو جہری یا سری ہو جلی یا خفی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید مسافت سے ہو، آپ ﷺ اپنے کانوں سے بنفسِ نفیس سُنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبار و آثار، اولیاء کرام کے مشاہدات اور مومنین کے مبشرات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے جس میں اب کسی قسم کا ابہام یا اخفاء نہیں ۔ اَلحمدُ للّٰہ ثُمَّ الحمدُ للّٰہ

☆ سیدی اجمل مرشدی اکمل شمس العارفین سراج السالکین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ البَارِی نے اپنی کتاب "مستطاب الانسان فی القرآن" میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمانِ ایزد متعال کا مطالعہ باعثِ رُشد و ہدایت ہوگا۔ مولیٰ کریم نے آپ "ﷺ" کو سِرَاجًا مُّنِیرًا یعنی منور کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ (سورۃ الفتح)[1] یعنی نبات سے فرمائی۔ جس طرح عالم دنیا میں جسمانیت کا رہبر شمس کو مقرر فرمایا ہے اسی طرح روحانیت میں حضور ﷺ کو سراجًا منیرًا سے نامزد فرمایا ہے۔ ہر چند یہ دونوں سورج مخلوق کے سردار اور فیاض ہیں۔ تاقیامت ان کا تصرف جاری و ساری رہے گا۔ سراجًا منیرًا جو لغت میں اسم فاعل

[1] جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا۔

ہے تو موافق ارشاد سیدنا ابو القاسم ﷺ – وَاللّٰهُ مُعْطِيْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ ط[۱] صحیح البخاری
اللہ سبحانہٗ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ فافہم ط المطلق بحر جی علی اطلاقہ ط

☆ سِرَاجًا مُّنِیْرًا کے معنی مُنوّر کر دینے والے ہیں تو نص قطعی سے ثابت ہوا آپ باذنہٖ تعالیٰ مومنوں کے ضمیر کو مُنوّر کرنے والے ہیں۔ اور اُس فاعل حقیقی نے اپنے فعل کا اجراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ضمیر میں جاری کر دیا یا صحیح معنوں میں فاعل کی رُو سے مختار کر دیا ہے اور اس کے خلاف خیال کرنا سراسر انکارِ کلام اللہ اور مشیتِ ایزدِ متعال پر اعتراض ہے جو سراپا کفر پر مبنی ہے۔ مختصر طور پر اتنا کافی ہے کہ مطابق قرآنِ پاک تمام خیر و برکات ثواب و رحمت، توفیق و اطاعت نور و ہدایت[۲] مِنَ اللّٰهِ ہی ہے اور اُس کی سبیل و صراطِ مستقیم ہادی و راہنما اپنی سُنّت کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بنایا اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یعنی مُنوّر کر دینے والا سورج جس طرح وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ[۳] کے ضمن میں يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ[۴] کو اپنی نسبت سے منسوب

"محققین کرام نے فافہم سے وہاں اشارہ کیا۔ جہاں رعلمی الفاظ پہنچنے سے قاصر ہوں۔ مخرّف"

---

[۱] اللہ سبحانہٗ وہّاب مطلق ہے اور عطا کرنے والا اور تقسیم فرمانے والے محمد مصطفےٰ "ﷺ" یہاں دونوں جملوں میں مُطلق تعمیم ہے یعنی جو چیز جس کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے عطا کی اُس کے تقسیم فرمانے والے آپ "ﷺ" ہیں جو جس کو ملا اور ملتا ہے اور ملتا رہے گا۔ ابتدائے خلق سے ابدالآباد تک ظاہر و باطن روح و جسم، فرش و عرش پر اور ارض و سما، ایمان و عرفان ولایت نبوّت دنیا و آخرت اور مغفرت جنّت یعنی جو کچھ جس جس کو ملا حضور "ﷺ" ہی کے دست کرم سے ملا کہ مبدأ فیاض اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے اور دست رحمت سے تقسیم فرمانے والے آپ "ﷺ" ہیں۔ هٰذا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ اَقُوْلُ، اَلْحَقُّ بِالْقُبُوْلِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَهُوْلُ ط

[۲] اللہ کی طرف سے ہدایت اپنے دونوں معنوں ارائۃ الطریق، ایصال الی المطلوب کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے هُدًی "ﷺ" کو ہی ہادی بنا کر مبعوث فرمایا اور اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ[سورۃ القصص ۵۶] میں تخلیق ہدایت کی نفی ہے جبکہ توفیق ہدایت اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے۔ آپ "ﷺ" علی الاطلاق ہادی اور مَہدی ہیں۔ سراپا ہدایت

[۳] پ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۶۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے شدید محبت "عشق" کرتے ہیں اللہ سبحانہٗ سے۔

[۴] پ۶ سورۃ المآئدۃ آیت کریمہ ۵۴ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا۔

کیا لیکن صراطِ مستقیم اور صحتِ حال کی رُو سے اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ[1] پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نور و ہدایت کو اپنی طرف منسوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے سِرَاجًا مُّنِیۡرًا کو راہنما بنایا اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ جاری ہے اور تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ "انتہٰی کلام السید قدس سرہ المجید"

قرآن پاک : پ۵ سورۃ النساء آیت کریمہ ۴۱

فَکَیۡفَ اِذَا جِئۡنَا مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍۭ بِشَہِیۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِکَ عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ شَہِیۡدًا ؕ	تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

○ روزِ قیامت ہر نبی اپنی اپنی اُمت کے ایمان کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبوب چونکہ تم نبی الانبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیہم ہو اور سارے انبیاء آپ کی اُمت تو حضور پُر نور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن پر گواہی کے درست ہونے کی شہادت دیں گے۔

حدیثِ پاک : بروایت سیدالقراء اُبی بن کعب رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ

○ فرماتے ہیں۔ مسجد بنی ظفر میں حضور صاحبِ القرآن" صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا قرآن سناؤ میں نے تلاوت شروع کی جب مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ حضور کی مَازَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی[2] والی دو چشمان مبارک سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ اظہارِ تشکر و امتنانِ الٰہی سے تھا اور بطورِ تحدیثِ نعمت فرمایا گیا۔ آدَمُ وَمَنۡ دُوۡنَہٗ تَحۡتَ لِوَآئِیۡ" اس عظمت کا ظہور روزِ قیامت ہوگا۔ تمام انبیاء و رُسل اور نسبتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم پانے والے لواء الحمد کے سایہ میں ہوں گے اور یہ نسبت صرف درود شریف سے ملتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّاھِدِ الشَّھِیۡدِ الشُّھُوۡدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلِّمۡ

[1] پ۳ سورۃ آل عمران آیتِ کریمہ ۳۱ اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

[2] پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی یعنی جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ مند ہوئے۔ دائیں بائیں کسی طرف ملتفت نہ ہوئے اور نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری اور نہ بے ہوش ہوئے۔

روضۃ الثانیہ

باب ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ مصطفیٰ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱) تعظیمِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآنِ پاک : پ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۸ - ۹

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ تم اے لوگو اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو۔ "خزائن العرفان"

☆ تُعَزِّرُوْهُ :۔ عزت کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق ظاہری ارکانِ اجسام "سر ہاتھ جسم" سے ہے اور ضمیرہٗ راجع ہے نبی اقدس " صلی اللہ علیہ وسلم " کی طرف ؛

☆ تُوَقِّرُوْهُ :۔ توقیر، تعظیم کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق باطن قلب سے ہے۔

☆ وَتُسَبِّحُوْهُ :۔ اور تسبیح پڑھو تم اللہ سبحانہٗ کی صبح و شام یہاں ضمیرہٗ باری راجع ہے۔ اللہ وحدہٗ کی طرف اور لقولِ مُبرِّد، تُوَقِّرُوْهُ وَتُعَزِّرُوْهُ اَیْ تُبَالِغُوْا فِیْ تَعْظِيْمِهٖ تعظیم میں مبالغہ کرو تُعَزِّرُوْهُ : کی ضمیرہٗ راجع ہے نبیِّ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یعنی نبی اطہر " صلی اللہ علیہ وسلم " کے صبح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور دُرود شریف پڑھو۔

○ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " عالمِ کائنات میں جمال و کمال، علم و معرفت، تعظیم و توقیر، شمائل خصائل اور فضائل میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانۂ قدرت میں سب سے زیادہ واجب التعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے متبعین مستحقِ تعظیم ٹھہرے ؎۱

؎۱ رسولِ معظم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی تعظیم فرضِ عین ہے جو محبت اور ادب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر وہی توقیر ہے جس کا مبدأ ادب ہو اور تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا منشا محبت ہو۔ محبت ادب سکھاتی ہے اور ادب اتباع۔ منہ غفرلہٗ

فَھُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاہُ وَصُوْرَتُہٗ ثُمَّ اصْطَفَاہُ حَبِیْبًا بَارِیُٔ النَّسَمِ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

"قصیدہ بُردہ شریف"

① تعظیم کے لئے قیام سُنّت ہے۔

☆ سیدۃ نساء العٰلمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا شکل و شمائل، عادات و اطوار اور حُسنِ کردار میں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مُشابہ تھیں۔ نبی اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تشریف آوری پر آپ قیام فرماتیں اور حضورِ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کاشانۂ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆ ایک مقام پر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اکرام فرماتے ہوئے فرمایا۔ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ اپنے سردار یا اپنے سے بہتر کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ قولی، فعلی سُنّت ہے۔ "صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، عُلماء و مشائخ کے لئے قیام آدابِ سُنّت سے ہے اور جو قیام تعظیم کا تعلق باطن قلب سے ہے۔ اور اعضاءِ جسمانی سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ "مُرتب تحفۃ الصلوٰۃ"

عـہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ اقدس کے ظاہری باطنی کمالات سیرت اور صُورت درجہ کمال تک پہنچے ہُوئے ہیں پھر خالقِ کائنات نے آپ کو برگزیدہ کر کے حبیب چُن لیا۔ بے شک رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضل اور فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا زُبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

عـہ اس سے کسی بھی صاحبِ فضیلت کی آمد پر کھڑا ہونے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا اُٹھنا کے معنی میں ہے اور وُہ قیام جس سے منع کیا گیا ہے وُہ قیام کھڑے رہنے کے معنی میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعظیم نہ ہوتی یا بوجہ نقاہت حکم ہوتا تو فرمایا جاتا قُوْمُوْا اِلَی السَّعْدِ پھر سواری سے اُتارنے کے لئے ایک دو آدمی کافی تھے نہ کہ سب کو حکمِ قیام ہوتا۔ علاوہ ازیں خود حضور مُعزز و مُعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی مقامات پر یہ قیام ثابت ہے۔ فتحِ مکہ پر حضرت عکرمہ بن ابی جہل کے لئے قیام فرمایا اور حضرت عدی بن حاتم طائی جب بھی حاضرِ حضور ہوتے تو قیام سے عزت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارث، سیدہ اُمّ النبی حلیمہ اور حضرت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لئے قیام ثابت ہے۔ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بنی ہاشم و آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لئے اُمّتِ مُسلمہ کو ان کے لئے قیام کا حکم صادر فرمایا۔ "علامہ عینی شارح مشکوٰۃ المصابیح"

"جلیل القدر صحابی مدنی انصاری سید الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجا ہے علیا شہادت ۵ ھ"

حاکم یا بادشاہ کے لیئے ہوتا ہے کہ وہ تخت یا کرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے ہمہ وقت ایستادہ ہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عجم اور اغنیاء کا ہے جو سراسر مذموم اور خلافِ سُنّت ہے۔ ایسے قیام سے روکا گیا ہے۔

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سُبکی جلیل القدر علماءِ شوافع سے ہیں۔ ایک محفل میں ذکرِ پاک سُن کر تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اُن کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا تَعْظِیْمًا یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اِس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سُرور اور نور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لیئے راہِ ہدایت کی روشنی بکھیر گئے۔

☆ علامہ شہیر فقیہِ اہلسنت السید محمد امین ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فتاوٰی شامی میں ارقام فرمایا۔

جَرَتْ عَادَۃٌ کَثِیْرٌ مِّنَ الْمُحِبِّیْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِکْرِ وِلَادَتِہٖ " صلی اللہ علیہ وسلم " اَنْ یَّقُوْمَ تَعْظِیْمًا قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفَۃِ ؕ

محبّین میں یہ عادت کثرت سے جاری ہے کہ نبی اطہر " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ولادت کا ذکرِ مبارک جب سُنتے ہیں تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور مولود شریف میں قیام کو محبّین محمود اور امر مستحسن جانتے ہیں۔

○ اہلِ محبت و صاحبانِ ذوق و شوق " سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ " صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مسرت و روحی فرحت کا ظہور ہوتا۔ فَضَائِلُھَا لَا یُحْتَاجُ اِلَی الْبَیَانِ ؕ اس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

فتوٰی از آئمہ اربعہ مجتہدین: - وَنَفَعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِبَرَکَاتِ عُلُوْمِہِمْ ؕ

☆ سراج الفضلاء عبد الرحمٰن سراج مفتی حنفیہ ☆ سید العلماء احمد دحلان مفتی شافعیہ

☆ اشرف العلماء مولانا محمد اشرفی مفتی مالکیہ ☆ حسن العلماء سید حسن مفتی حنبلیہ

○ نیز فتاوٰی علماءِ المدینۃ المنورہ اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَ فُیُوْضِہِمْ سے ذکرِ مولد النبی الاعظم " صلی اللہ علیہ وسلم " پر تعظیماً قیام مستحسن اور مستحب ہے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ ؕ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ؕ

☆ چشمۂ زمزم: - وہ مقدس چشمہ ہے جو سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایڑیوں سے پھوٹا۔ اِس پانی نے آپکے قدم مبارک چومے اور دھوئے

¹ جنہوں نے ادلۂ اربعہ کتاب اللہ، سُنّتِ رسول اللہ، اجماع، قیاس سے مسائل استنباط و استخراج کر کے اُمت کی راہبری کی۔



اور عنا کو اپنے اندر سمو لیا۔ جس سے وہ مقدس ترین بن گیا۔ آبِ زمزم کی فضیلت یہ ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی کھارا کسی وقت نہائیت شیریں اور آدھی رات کے بعد گائے کے تازہ دُودھ کی طرح اور جس کسی کے پاس زمزم ہو اُسے نہ کسی غذاء کی ضرورت ہے اور نہ دوا کی۔ آبِ زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور پینے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیئے دواءِ شفا ہے اور جو کوئی جس نیّت سے پیئے وہ مُراد پوری ہو۔

☆ سیدنا عمر فاروق اعظم "مُرادِ رسُول" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ایک پیالہ پانی سے لبالب بھر کر حاضرِ حضُور ہو گئے۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کو گواہ بنا کر آبِ زمزم اس لیئے پیتا ہُوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر درُود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساقی کوثر" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا قیامت کے روز میرا عمرؓ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" پیاس سے محفوظ ہوگا۔ آبِ زمزم اور وضو کا بچا ہُوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سُنّت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیئے ہے۔ مومن آبِ زمزم پیٹ بھر کر پیتا اور بطورِ شکر درُود شریف پڑھتا ہے

○ جس "چیز" کی نسبت اللہ سُبحانہٗ کے مقبولانِ بارگاہ سے ہو اُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفّاف چشمہ، سیدنا ایوب علیہ السّلام کے قدموں کی ایڑیوں سے پھُوٹا، اللہ سُبحانہٗ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے آپ نے پیا اور غسل کیا تو شفا پائی۔ سیدتنا مریم پاک کے لیئے قَدْ جَعَلَ رَبُّکِ تَحْتَکِ سَرِیًّا[1] چشمہ جاری ہُوا یہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام کی ایڑی مارنے سے پھُوٹا۔ جس کا پانی نہائیت شیریں تھا۔

○ وُہ کتنا مبارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اللہ سُبحانہٗ کے پیاروں سے ہو گئی جس سے یہ فضیلت پاگیا اور اگر غیر اللہ، مِن دُونِ اللہ[2] کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نہ کوئی عزّت ہے اور نہ توقیر و تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ ان کی تعظیم بوجہ تشبیہ کفّار اور نسبت من دُونِ اللہ حرام ہے لیکن اس کا استعمال پینا، غسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیدنا اسمٰعیل، سیدنا ایوب، سیدۃ مریم علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ چشمے نہائت

---

[1] پ ۱۶ سورہ مریم آیت ۲۴ بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔

[2] یہاں غیر اللہ سے مُراد مِن دُونِ اللہ یعنی اللہ سُبحانہٗ کے مخالف، مقابل بُت طاغوت کافر ہیں۔ "حاشیہ صفحہ ۱۴۰ دیکھئے"

محنت ہشقت اور شدید ابتلاء کے بعد عطا ہوئے اور سید الانبیاء والمرسلین علیہ افضل الصلوٰت واکرم التسلیمات کو بھی رب کریم نے ایک چشمہ عطا فرمایا۔

قرآن پاک : پ سورۃ الکوثر آیت کریمہ ۱

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ	اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

○ کوثر سے مراد خیر کثیر بے حد وحساب فضائل وکمالات معجزات محامد ومحاسن عطا فرمائے۔ یا امتِ کثیرہ یا حوضِ کوثر مراد ہے اور یہ حوض کوثر تو بے طلب بے مانگے بے محنت مالکِ متعال نے مصطفےٰ کریم کو عطا فرما کر مالکِ کوثر وتسنیم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ" بنا دیا۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یعنی محبوب محب میں نہیں ہے میرا تیرا

☆ تفسیر روح البیان میں علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

○ حوضِ کوثر جنت میں ہے۔ عرش عظیم پر لکھا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ کی م سے پانی کا چشمہ، اَللّٰہ کی ہ سے دودھ کا چشمہ الرَّحْمٰنِ کی م سے شرابًا طہورًا کا چشمہ اور الرَّحِیْمِ کی م سے شہد کا چشمہ جاری ہے اور پھر چاروں مل کر حوضِ کوثر میں آگرتے ہیں اور یہ حوضِ کوثر، قیامت کے روز مؤمنین کی پیاس بجھانے کے لیے جنت سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ اور پھر جنت میں منتقل کر دیا جائے گا اور درود شریف پڑھنے والے اس سے سیراب ہونگے اور زمزم کا مقدس چشمہ تا قیامِ قیامت کعبۃ اللہ کے صحن میں مؤمنین کو سیراب کرتا رہے گا اور حوضِ کوثر ابدًا لآباد رہے گا۔

کثرتِ کوثر میں زمزم کی طرح کم کم نہیں | اس میں زم زم ہے کہ تھم تھم اس میں جم جم ہے کہ بیش
صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے مہر صاحبِ زم زم علیہ السلام نہیں | ان کو بے مانگے ملے ان کو رگڑ کر ایڑیاں

☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَاَعْطِ اَنْتَ الْكَثِیْرَؕ پیارے ہم نے آپ کو بہت کچھ دیا اور آپ بھی اپنوں کو بہت کچھ دیا کریں۔ یہ آپ ہی کی شان کے لائق ہے۔ "روضۃ القیومیہ"

☆ شہیر العصر السید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جو اجلہ اولیاء کرام سے ہیں۔ جب بھی حضور

ــــــــــ کولا الشیمۃ ایکاف الہرتہ قول سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و مجاہم علیہا ط

فرماتے تو وضو کا بقیہ پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو رب کریم شفا عطا فرما دیتا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

☆ امامِ ربانی سرکار مجددِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہٗ العزیز کا کمال تقویٰ:۔
آپ نے دورانِ سفر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریائے گنگا کا پانی پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا وضو کرنے اور پینے (بروزِ ہولی، دیوالی) میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستانِ ہند کے بُت پرست اس دریا کو متبرک سمجھتے ہیں۔ لٰہذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وضو نہیں۔

☆ **احادیثِ پاک: عمامہ سنّتِ لازمہ دائمہ اور مؤکدہ ہے۔**

☆ شُدُّوا الْعَمَائِمَ فَاِنَّ الْعَمَامَةَ سِيْمَاهُمُ الْاِسْلَامِ ط — عمامہ باندھا کرو یہ اسلام کی نشانی ہے۔ اور اس کی زینت۔

☆ اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ ط — عمامے مسلمانوں کی عزت کے تاج ہیں۔

☆ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا۔
لَمْ يَرَوْنَ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ قَلَنْسُوَةً بِغَيْرِ الْعَمَامَةِ ط — کسی نے نہیں دیکھا رسول اللہ "ﷺ" کو بغیر عمامے کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مروی نہ ہوا کہ حضور "ﷺ" نے کبھی بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔ عمامہ کا سنّت ہونا سنّتِ متواترہ سے ہے اور اس کا استخفاف از کفر ہے۔

☆ سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام عمامہ باندھ کر حضور ﷺ کے پاس تشریف لاتے عمامہ سفید۔ کالا اور سبز رنگ تینوں احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکہ معظمہ پر کالا عمامہ تھا اور قیامت کے روز مقامِ محشود پہ سبز عمامہ ہو گا اور جمعۃ المبارک کو سفید عمامہ باندھتے اور سفید عمامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور "ﷺ" کو سفید لباس مرغوب اور محبوب تھا۔

تحفے: ☆ سفید عمامہ علہ یہ سنّتِ مؤکدہ ہے اس کے باندھتے وقت

علہ کالا عمامہ بوجہ شعارِ شیعہ متروک ہے۔ اولیائے نقشبندیہ مسنون طریقہ کے مطابق پنج کلی ٹوپی پر سفید دستار باندھتے ہیں۔ پنج کلی کی نسبت پنج تن پاک سے ہے اس کی گولائی کی نسبت سبز گنبد اور نیچے کی پٹی کائناتِ عالم کے حصار سے تعبیر ہے۔ یہ پنج کلی ٹوپی فخرِ فقر ہے۔ اس پر دستار باندھنا سنّت ہے۔ ۱۲ منہ

کھڑا ہونا یہ عمامہ کی تعظیم ہے۔ جب سے علماءِ ظواہر فی زمانہ نے اِس سُنّت مُبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزّت جاتی رہی اُن کے لیے قراقلی کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔

☆ سفید داڑھی ہے[1] یہ دو تحفے شبِ معراج کو ربُّ العزّت نے اپنے محبوب پاک شاہِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُمّت کے لیے عطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم علیہ الرحمۃ ایک جلیل القدر مُحدّث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرم راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پُوچھا اے یحییٰ ساری زندگی تم نے قال اللہ وقال الرسول عزّوجلّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے۔ کہا جب میں بارگاہِ کریمی میں پہنچا تو حکم ہوا۔ اے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث سُناؤ۔ عرض کیا اے کریم! تیرا فرمان "حدیث قدسی" ہے۔ "جس کی ڈاہڑی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دُوں گا۔" ربِّ کریم نے فرمایا میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے جنّت النّعیم میں داخل ہو جا[2] رواہ عبدُ الرّزاق فی مصنفہ"

---

[1] سفید بالوں کی اللہ ربُّ العزّت کے ہاں بڑی عزّت ہے۔ معلوم! بعض نام نہاد مُفتی علماء و فضلاء "خضاب کو جائز قرار دینے والوں نے" نُور کو ظلمت سے اور وجاہت کو قباحت سے اور سفید داڑھی کو کالے رنگ سے کیوں بدل دیا۔ یہ کتنا بھونڈا اور قبیح فعل ہے۔ کالے خضاب کو کس طرح سے بزعمِ خود امرِ مشروع قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے (وسمہ سے ہو یا الشمہ) (فتاویٰ عالمگیری)۔ جس کو مَعَاذَ اللہ سُنّت تک ثابت کرنے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پر جھُریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے۔ "یَالِلْعَجَبَا" اور طرفہ یہ کہ خلافِ سُنّت داڑھی کے کاٹنے سے تقویٰ کے انوار مفقود ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قابلِ زیارت وہی ہوتا ہے جس پر انوار سُنّت برس رہے ہوں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ○ حکم الخضاب فی ازالۃ شعر الشیب

[2] اولیاء ابدال نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم نے جنّتِ بارِ مقامی میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کسی کو پایا ہے فرمایا ہاں ایک مرتبہ مسجدِ نبوی شریف میں المُحدّث عبدُ الرّزاق علیہ الرحمۃ کے درسِ حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ حدیث برس رہے تھے۔ اچانک میری نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور با ادب دو زانو بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا۔ میں اُس کے پاس گیا اور کہا کتنا پیارا درس ہو رہا ہے۔ تم بھی
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



⑨ **نعت خوانی**: صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن رواحہ، زید بن ثابت، کعب بن زہیر، حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہم عہد رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خواناں۔ نعت گویاں کے امام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچھایا جاتا۔ جس پر آپ کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہو کر تعظیماً صفاتِ رسالت بیان کرتے۔ جن کی تائید سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو عطائیں اور دُعائیں دیتے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سُنّت سے ثابت ہے۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف کفّار کے لایعنی اعتراضات و الزامات کا بڑی شدّ و مد سے دندان شکن جواب دیتے۔ کتنے مبارک اشعار ہیں جو آج چودہ سو سال کے بعد بھی ایمان افروز اور سرور بخش ہیں۔ عظیم شاعر رسول کے لئے عظیم دُعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَادَامَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔	اے اللہ سُبحانہٗ! تائید فرما میرے حسّان ابن ثابت کی لسان جبرائیل علیہ السلام سے جب تک وہ تیرے رسول کی مدح میں اور دشمنوں کے مذمت میں رہیں۔

○ وہ مبارک نعتیں جن کی تائید ربِ کریم نے دربارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رُوح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں۔ اعزّ اللہ العزیز لعزۃ الدارین وجزاہ اللہ العظیم ۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِيْ ۔ وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ ۔ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

بقیہ حاشیہ

چل کر حدیث پاک سُننے لگے تم جاؤ جا کر عبدالرزاق سے حدیث سُنو ہم تو حدیث والوں سے سُن رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اُس کی دلیل۔ فرمایا میرا انور فراست کہتا ہے تم خضر علیہ السلام ہو۔ لہٰذا میں جان گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کے علو مرتبہ کو میں نہ جان سکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں"۔

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی ۔ وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو
اللہ یونہی عمر گزر جائے گدا کی ۔ سرخم ہو درِ پاک پہ اور ہاتھ اُٹھا ہو

☆ درسِ قرآن پاک اور حدیث پاک :-

○ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بعد از نمازِ فجر یا قبل از نمازِ مغرب حضور نبی امّی، فداہُ ابی واُمّی "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" مسجد نبوی شریف میں درس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، ادباً آپ کے ساتھ کھڑے ہوجاتے تاآنکہ آپ حجرہ مطہرہ کے اندر داخل ہوجاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ ہوتے۔

☆ سُلطان عُثمان تُرکی خاقانِ اوّل بانی خلافتِ عُثمانیہ علیہ الرحمۃ الرحمانیہ ؁

○ ایک دفعہ دورانِ سفر جنگل میں ایک جھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سونے لگے تو اچانک دیکھا کہ ایک طرف حمائل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآن پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے کھڑے گزار دی اور اُس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو ہاتف غیب سے آواز آئی۔ اے عُثمان! ہم نے تمہیں سارے عالم اسلام کی سلطنت عطا کی اسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافتِ عُثمانیہ میں تُرکوں نے جو حرمین شریفین کی خدمات سرانجام دیں اور تعظیم ادب واحترام کو ملحوظ رکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آثارِ مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود شریف پر مواظبت کی یہ انہی کا حصہ تھا۔ "تِلْکَ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

② توقیرِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ؁

☆ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدث اور آئمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیث رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کی تعظیم مبالغہ کی حد تک کرتے تھے۔ اوّل غسل فرماتے اور پھر فرش بچھایا جاتا اور مسند ٹھیک ہوتی۔ لوبان خوشبو سُلگتی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمال تعظیم وادب سے حدیث پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے ہو تو فرمایا تَعْظِیْمًا وَّ اَدَبًا لِّلْحَدِیْثِ ؁

☆ بعض اوقات آپ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ان مقدس گلیوں میں اس لئے نوافل پڑھتا ہوں

کہ میرا سجدہ اُس جگہ ہو جائے جہاں رسُول اللہ "ﷺ" کے قدم اقدس لگے ہوں تو نقشِ پا کا صدقہ میرا سجدہ قبول ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں ۔۔۔ جہاں نقشِ قدم دیکھا وہیں سنگِ جبیں پایا

○ حقیقت ہے کہ صاحب خُلقِ عظیم "ﷺ" کی محبت، تعظیم اور اتباع سے ہی انسان عظیم بنتا ہے۔ صحابہ کرام میں فارُوقِ اعظم، اولیاءِ عظام میں غوثِ اعظم اور عُلماء مجتہدین میں امامِ اعظم اور شریعت اور طریقت کے مجمعُ البحرین، مجدّدِ اعظم قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَھُمْ ط

☆ قُرآنِ پاک : پ۲۸ سورۃ المنٰفقون آیت کریمہ ۸

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ | عزت تو اللہ اور اُس کے رسُول اور مسلمانوں کے لئے ہے

○ بے شک عزتوں کا حقیقی مالک اور خالق اللہ عزاسمہٗ ہی ہے جو ذُوالجلال والاکرام ہے لیکن اللہ عزاسمہٗ نے ساری عزتیں اپنے رسُول عزیز و جلیل کے لئے پیدا کیں اور طرح طرح کی صفتوں، فضیلتوں، عظمتوں کے نگینے جڑ کر عزتوں کے یہ مرصّع تاج سرورِ سروراں محبوبِ مطلق "ﷺ" کے سرِ مبارک پر سجائے اور قیامت کے روز تمام عالمِ محشر کے سامنے شفاعتِ کبریٰ کا تاج مکلّل اپنی صفات کے نور سے مزین کر کے مقامِ محمود پر اپنے دستِ رحمت سے محبُوب کے سر پر رکھے گا۔ مؤمنین عزت کے جھنڈے "لِوَاءُ الْحَمْد" کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی نَعْمَائِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

○ مُنافقین اور اُن کی ذریت کی لُغت "رسینہ گزٹ" میں عزت کسے کہتے ہیں؟ اور قبیح لفظ ذلیل سے کیا مفہوم مُراد لیا۔ ان ذلیل ضلیل عَلَیْهِ اللَّوْمُ وَالتَّذْلِیْل جاہل اور اراذل نے رسُول عزیز و جلیل "ﷺ" اور صحابہ کرام رضی اللہ ورسولہٗ عنہم الکرام کو مقامِ ادب سے فروتر اور گرے ہوئے یہی الفاظ شنیعہ منافقین کی موافقت طبع میں اپنی کتابوں میں لکھے۔ حالانکہ اللہ ربّ العزت نے اُن کے سروں پر تاج "ﷺ" کے اور تاج رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے

حاشیہ: ابی ابن سلول منافق نے عظیم و کریم رسُول "ﷺ" اور صحابہ عظام کے لئے یہ کلمہ طنز کہا تھا "لعن اللہ قائلہا و قابلہا"۔
فی زمانہ کے بعض مُصنفین نے بھی یہ کلمہ نازیبا لکھ کر اپنے آپ کو اُس کا مزا ثابت کیا ہے۔ اعاذنا اللہ عن ذٰلک الہفوات
اُن کی تصنیفات اُن کی گستاخانہ عبارات اور توہین آمیز کلمات کی آج بھی گواہ ہیں۔ اور صحابہ کرام و ذوی الاحترام والاحتشام اعزۃ اللہ العزیز بعزۃ الدارین کی عزت پر قرآن عزیز شاہد ہے۔ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پ۲۸ سورۃ المنٰفقون ۸

سجائے ہیں اور رحمۃ اللہ علیہ کی عزت کی دستاریں مومنوں کو عطا ہوئیں۔ ؎

○ رأس المنافقین نے غزوۂ مریسیع کے بعد ایک کمسن لیکن جلیل القدر صحابی زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے یہی الفاظ کہے۔ جس پر وحی الٰہی کا نزول ہوا۔ لیخرجن الاعز منھا الاذل (سورۃ المنفقون ۸)۔ منافقین نے اپنے لئے اعز کا لفظ بولا تھا۔ اس منافق کے بیٹے نے جو ایک مخلص اور عظیم المرتبت صحابی تھے۔ باپ پر تلوار سونت لی اور کہا اے ابا کہہ میں ذلیل اور صحابہ عزت والے۔ اس سے یہ الفاظ کہلوائے تو پھر چھوڑا۔ یہ ہے محبتِ رسول کا مظاہرہ۔ لیکن وہ تو اپنے خبثِ باطن اور قلبی مرض اور منافقت کا ثبوت بہم پہنچا چکا تھا۔ اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد جلد ہی رئیس المنافقین اُبی بن سلول علیہ ما علیہ کو رب کریم نے مدینہ منورہ اور اس دنیا سے نکال کر جہنم میں داخل کر دیا۔

☆ بطلِ جلیل عالم نبیل سیدنا امام احمد بن حنبل از آئمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؎

○ عباسی خلیفہ مامون نے معتزلہ کے فتنہ میں آپ کو خلقِ قرآن کے مسئلہ پر ایسے کوڑے مارے۔ کہ اگر وہ ہاتھی کو بھی مارے جاتے تو وہ چنگھاڑ اٹھتا لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور قرآنِ عزیز کی عزت رکھ لی اور خاندانی آداب کا یہ عالم تھا جب خلیفہ متوکل نے معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا تو آپ نے فرمایا۔ جب مجھے کوڑا لگتا تو جسم سے علیحدہ ہونے سے پہلے معاف کر دیتا تھا کوڑا مارنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مکرم چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ؎

☆ مشہور محدث عبد اللہ بن مبارک تلمیذِ عزیز فقیہہ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ؎

○ فرماتے ہیں میں ایک دن سیدنا امام مالک ؎ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ آپ

؎ للہ العزۃ جمیعاً یعزّ بہ من یشاء عزتوں کا مالک اللہ عزاسمہٗ ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

؎ آپ جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ ورسولہٗ عنہما کے لختِ جگر اور نورِ چشم، متقدمین میں امام المحدثین اور مشہور فقیہہ اعظم اور یکے از آئمہ مجتہدین۔ تھے حضور داناخفایا وغیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے علمی فضائل کی خبر ان کی پیدائش سے پہلے ہی دے دی تھی۔ محدثین عظام حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم النشور کی غیب کی خبر "پیشین گوئی" کا مصداق سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ - ۱۲ منہ



درسِ حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے یکدم آپ کا رنگ متغیر ہو گیا مگر آپ نے تسلسل حدیث پاک بدستور جاری رکھا۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ جب درس حدیثِ مبارک ختم ہوا تو دعا مانگی گئی تو میرے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ آج مجھے بچھو نے سولہ مرتبہ ڈنگ مارا ہے۔ لیکن میں نے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کی حدیث پاک کی عزت و عظمت، اجلال و اکرام، ادب احترام کے باعث صبر کیا۔

☆ ادب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ منورہ میں گزاری لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔ میں اس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں۔ جس زمین پاک میں حضور اللہ کے محبوب "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" استراحت فرما رہے ہوں اور مدینہ منورہ سے محبت کا یہ عالم تھا۔ ساری زندگی صرف ایک دفعہ فریضۂ حج کے لیے مکہ معظمہ گئے۔ ساری زندگی یہیں گزار دی کہ کہیں موت مدینہ منورہ سے باہر نہ آجائے اور محبوب رب کریم "عزوجل" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "کی آپ پر وہ نظرِ عنایت تھی کہ کبھی آپ نے مشاہدۂ جمالِ جہاں آرا سے انہیں محروم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا بِتُّ لَيْلَةً اِلَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ط	کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں رسول کریم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کی زیارت سے مستفیض نہ ہوتا ہوں۔

حدیثِ پاک : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

يُوْشِكُ النَّاسُ اَنْ يَّضْرِبُوْا اَكْبَادَ الْاِبِلِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَلَا يَجِدُوْنَ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ ۔	عنقریب لوگ طلب علم کے لیے لمبا سفر کرتے ہوئے اونٹوں پر آئیں گے مشقت کی وجہ ان کے جگر گھل جائیں گے لیکن انہیں مدینہ منورہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا۔

"سنتِ خیر الانام"

☆ مشہور بزرگ ابو عبداللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

○ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں اور امام مالک رضی اللہ عنہٗ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں اور بہت سے لوگوں کا ہجوم ہے۔ اور مجمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں۔

مومن کا خواب، نبوت کے فیضان کا حصہ ہے۔

عالم علوم اوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے۔ آپ مٹھی بھر بھر کر سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو دے رہے ہیں اور آپ اُس کستوری کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجد نبوی اور دُور دُور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی لپیٹیں آرہی ہیں فَاَوَّلْتُ ذٰلِکَ الْعِلْمَ وَ اِتِّبَاعَ السُّنَّۃِ میں نے اس خواب کی تعبیر علم حدیث پاک اور اتباع سُنّت سے کی تعظیم کا جمال تھا اب ذرا جلال کی کیفیت بھی ان نفوس قُدسیہ کی ملاحظہ ہو۔

☆ ایک دن قاضی القضاۃ امام ابو یوسف شاگرد رشید سیدنا امام اعظم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کدو بہت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا اَنَا اُحِبُّہٗ مجھے تو پسند نہیں۔ آپ غیظ و غضب سے آگ بگولا ہو گئے اور تلوار سونت لی اور فرمایا جَدِّدِ الْاِیْمَانَ وَاِلَّا لَاَقْتُلَنَّکَ ابھی تجدید ایمان کرو ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ غیرت ایمانی اور جذبہ عشق تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ"

☆ ایک ولی اللہ نے کدو شریف کھایا۔ لیکن پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سُنّتِ رسول کو قبول نہیں کرتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدو شریف خراب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِکَ ط

☆ خواجۂ خواجگان سیّد معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ[۱] فوائد السالکین میں فرماتے ہیں۔

○ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی داہنے جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اسی طرح آپ دورانِ وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے بعد از اختتامِ مجلس کسی نے پوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربارِ مُرشد پاک خواجۂ خواجگان حضرت عثمان ہرونی قدس سرہٗ الرحمانی کے روضۂ پاک پر پڑتی تو ادب بجالاتے ہوئے تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔ کیونکہ مُرشد کامل حیات و ممات میں واجب التعظیم ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ مستحق تعظیم ہوتے ہیں اولیاء کاملین نے میدان محبت میں مُرشد کے شہر کے کُتوں کا بھی ادب کیا ہے۔ مُرشد کا ادب درجاتِ ولایت کی پہلی سیڑھی ہے ؎

تہی صد دستہ ریحان پیش بلبل | نخواہد خاطرش جز نکہت گل

[۱] مروی ہے کہ بعد از وصال آپ کی پیشانی پر نوری الفاظ سے لکھا ہوا تھا ماتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ ط



☆ محبوبِ الٰہی السید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی بدایونی ” قدس اللہ سرہٗ “ ط

○ ایک مرتبہ آپ[1] معہ مریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک کتا نظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادباً کھڑے ہو گئے۔ اس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادباً کھڑا ہونا چہ حکمت دارد؟ فرمایا ایک کتا نظر آیا۔ ایسا کتا ایک مرتبہ میں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا۔

اگر پائے سگ مے بوسم اے ناصح مزن طعنہ | کہ من چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام اورا

☆ صلوٰۃ و سلام بحضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

○ مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً بارگاہ رحمۃ للعلمین میں مواجہ شریف کے سامنے غلامانہ انداز محبت میں نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ بعدہٗ شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرنا امت مسلمہ کا طریق ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ سلسلہ تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔ بیٹھ کر سلام عرض کرنا توقیر و تعظیم کے خلاف ہے۔ (صفحہ ۳۹۱ ملاحظہ ہو)

” تلک احد عشرۃ کوکبا “

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی

الطیب المطیب وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم

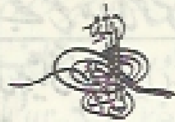


---

[1] سلطان المشائخ السید محمد نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی۔ قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر رحمہما اللہ رحمۃ واسعۃ کے محبوب خلیفہ تھے (وصال ۷۲۵ ہجری)۔ دہلی میں آپ کے زمانہ میں سات بادشاہ گزرے جو سوائے ایک کے سب عقیدت مند تھے۔ آپ کے لاکھوں مرید صادق اور سینکڑوں خلفاء تھے جو ولایت میں اکمل تھے۔ آپ کے ملفوظات مبارکہ پر دو مجموعے فوائد الفواد، امیر حسن سنجری اور افضل الفوائد امیر خسرو علیہما الرحمۃ جو آپ کے چہیتے مرید اور خلیفہ تھے جن کے متعلق آپ کا مشہور مقولہ ہے کہ روز قیامت مجھ سے رب تعالیٰ پوچھے گا کہ محبوب! کیا لائے تو میں امیر خسرو کو پیش کر دوں گا۔ چشتیہ نظامیہ سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزار مقدس مرجع عوام و خواص ہے۔ ” دلائل الخیرات “ کا آپ روزانہ ختم فرمایا کرتے جس سے مرتبہ محبوبی پایا۔ اور اپنے خلفاء اور مریدین کو دلائل الخیرات کی اجازتیں عطا فرمایا کرتے۔ اولیاء چشت نے درود شریف سے اہل بہشت کا لقب بارگاہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پایا۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

روضۂ انوار شہ

بابُ



تقبیلِ اسمِ محمدؐ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ (متوفی ۵۴۴ھ) نے "الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ" میں فرمایا۔

○ جہاں اسمِ محمد علیہ الف الف صلوٰۃ و الف الف سلام چارٹ، کتبہ، طغریٰ، دیوار یا کاغذ پر لکھا ہو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف اردگرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے ہیں جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسمِ پاک کے اردگرد طواف کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مسرت کرتے ہیں۔

نامِ اقدس پر بوسہ: آذان یا محفلِ ذکر میں نامِ اقدس سن کر جھومنا۔ اظہارِ مسرت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توقیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبت کی دلیل، ایمان کی علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے۔

۱۔ بوسۂ شفقت ۲۔ بوسۂ اظہارِ محبت ۳۔ بوسۂ عظمت

عرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسۂ شفقت اور محبت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا بوسۂ عظمت ہے۔ بوسہ اظہارِ عقیدت کا ایک انداز ہوتا ہے۔

☆ **بوسۂ شفقت** بطلعِ کُن فکان مقطعِ مرسلاں ﷺ جب سفر سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو سیدہ ادباً کھڑے ہو کر تعظیم بجا لائیں اور استقبال کرتیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

○ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منورہ فتح بدر کے بعد پہنچے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا اکرام کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مسرت کا



اظہار کرتے ہوئے فرمایا اللہ اعلم! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی اور حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چوما۔

☆ **بوسۂ محبت:** سیدالمحبوبین حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" اپنے نواسوں کو کبھی کندھوں پر بٹھاتے اور کبھی گود لیتے اور کبھی اُن کو کھلاتے اور اُچھالتے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے نواسوں کے رخسار کو چومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حسنین کریمین کو سونگھتے اور فرماتے مجھے ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ حق ہے حسنین کریمین باغ مصطفوی کے دو جنتی خوشبودار پھول ہیں۔ ان کلیوں اور پھولوں کی نکہت اور خوشبو سے سارا باغ قدرت مہک رہا ہے اور اس مہک سے مومنین کے دماغ معطر ہیں ؎

جنت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو | اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سوال گل
شبیر ادھر نثار، غنی و علی اُدھر | غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمال گل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں | کیجیے رضا کو حشر میں خنداں مثال گل

ھُمَا رَیْحَانَتَایَ فِی الْجَنَّۃِ "حسنین کریمین میرے جنت کے دو پھول ہیں" الحدیث

وہ حسن حسین ابن علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دل کی کلی،
جب چومتے ہوں گے اُن کو پیارے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا

○ بروایت سیدنا انس بن مالک، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ
وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ ط

جس نے ان سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سبحانہ سے محبت کی۔

○ دعاءِ حبیب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اے اللہ! جو ان سے محبت کرے تو اُن سے محبت فرما۔

سر تا بقدم تن سلطان زمن پھول | لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی | ہیں دُرِ عدن، لعل یمن، مشک ختن پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخن پا کا | اتنا بھی مہ نو پہ، نہ اے چرخ کہن پھول

کیا بات رضا اس چمنستان رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ **بوسۂ عظمت :** سیدُ المعظمین، نبی اطہر و اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسمِ گرامی کو سُن کر انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانا اور درُود شریف بھیجنا۔ محبّت والوں کا ندرانہ اور تعظیم و ادب کا ایک انداز ہے۔ ابتداء میں سیدنا ابُوالبشر آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلام اور صحابہ میں سیدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ کی سُنّت ہے۔

☆ سیدنا ابُوخثیمہ انصاری رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ حاضر بارگاہِ رسالت ہُوئے تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلّی اللہُ علیکَ وسلّم میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آپ کی جبین مُبارک کو چُوم رہا ہُوں تو مرکزِ محبّت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرماتے ہُوئے فرمایا آؤ آکر اپنے خواب کی تعبیر پوری کر لو تو وُہ فرطِ شوق اور جذبۂ محبّت سے بیخود ہو گئے اور والہانہ انداز میں سیدُ الکائنات، محبُوب کردار، احمدِ مختار" صلی اللہ علیہ وسلم" کی پیشانی کو چُوم لیا۔ دیکھنے والوں نے یہ عجیب منظر دیکھا اور لکھنے والوں نے محبّت و ادب سے لکھا اور ماننے والوں نے سرِ تسلیم خم کر کے مانا۔

☆ جب وفدِ امراُ القیس المدینۃ المنوّرہ حاضر ہُوا تو وُہ جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مُبارک کو چُومتے تھے۔ یہ خُوشی اور مُسرّت کے جذبات کا اظہار اور عظمت کے بوسے تھے۔

☆ حافظُ الحدیث ابُوذرعہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ فرماتے ہیں صحابہ کبار جب المدینۃُ المنوّرہ کو واپس آتے تو وُہ جلد از جلد اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چُومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیرتے۔ "سُنن ابُوداؤد"

☆ ہر وُہ چیز جو آپ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ اقدس سے مَس ہو گئی۔ آنکھوں سے لگانا اور اس سے محبّت کرنا۔ طغریٰ شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مَس کر کے چہرہ پر مَلنا، چُومنا اور درُود شریف پڑھنا آدابِ عزّت و عظمت کے زُمرہ میں آتا ہے۔

☆ حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلام سے لغزش ہُوئی تو آپ نے تین سو[۳] سال تک بوجہ حیا آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اور آپ کے آنسو تمام رُوئے زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السّلام کثیرُ البکاء تھے۔ ربّ کریم نے رحم فرمایا۔

قرآن پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۳۷

سہ مقبول الشہادہ جن کی شہادت دو کے برابر کردی گئی۔ ۱۲ منہ غفر لہ الذنب ط

۸

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

پ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۲۳

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

دونوں نے عرض کیا اے رب ہمارے ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر بخشش نہ فرمائے گا تو اور نہ رحم فرمائے گا ہم پر تو یقیناً ہم ضرور نقصان والوں سے ہوں گے

○ پہلی آیتِ کریمہ میں دو القاء کی طرف اشارہ ہے۔ ایک القاء مُندرجہ بالا وحی جلی (وحی متلو) دوسرا القاء مُندرجہ ذیل وحی خفی ہے (وحی غیر متلو) تو آپ نے ان الفاظ سے دُعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

اے اللہ میں تجھ سے اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں تیرے محبوب کے اسمِ پاک "محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کا صدقہ۔

"صحیح المستدرک ج۲ از حاکم ابو عبد اللہ محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ"

تو بارگاہِ مجیب الدعوات سے حکم ہوا تم نے محمد "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہرِ رُوحانی، صدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا۔ عرض کیا اے ربِ کریم جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ علوی کو پھونکا تو میں نے ساقِ عرش پر لکھا دیکھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم[عہ]

تو میں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مقرب ترین ہے۔ حکم ہوا تو میری بارگاہِ کریمی میں وسیلہ میرے محبوب رسُول کریم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کا لایا لہٰذا میں نے تیری لغزش مُعاف کی اور فرمایا اے ابُو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام لولا ما خلقتک اگر آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ کرتا۔ "معجم صغیر الطبرانی صفحہ ۲۰۷"۔

☆ شیخ الاسلام تاج الدین سُبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے مولائے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

عہ کلمہ طیبہ کے دو جُز ہیں۔ ۱۔ کلمۂ توحید۔ اس کے برکات تسمیہ سے ملتے ہیں۔ ۲۔ کلمۂ رسالت۔ اس کے انوار تب ملیں جب کہ درُود شریف بھی ساتھ پڑھا جائے کہ کلمہ طیبہ کی دستار تسمیہ اور لباس درُود شریف ہے۔ یہ تسمیہ قرآنِ پاک ہر سُورت کے سر کا تاج ہے۔ اور سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہمیشہ درُود شریف سے رطب اللسان رہے۔



کی زیارت سے مستفیض فرمایا تو رب کریم نے جو اُن کی پیشانی میں نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں منتقل فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط صلی اللہ علیک وسلم

حکمت تورنیہ:۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا لباس لطیف جنت میں یہی تھا۔ جب دنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس اُتار دیا گیا اور نشانی کے طور پر انگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اس جنتی لباس میں نورِ محمدی ﷺ کو منتقل فرمایا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر محبت سے بوسہ دیا ہم نبی پاک ﷺ کے نام اقدس کو جنتی غلاف میں چومتے ہیں۔ جیسے کعبۃ اللہ میں زائر، جنتی حجرِ اسود کو چومتے ہیں اور باقی تمام کعبۃ اللہ کو نہیں چوما جاتا۔ حجرِ اسود کعبۃ اللہ میں نصب ہے اور ناخن جنتی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجرِ اسود جنتی۔ ناخن لباس جنتی اور بحمدہٖ تعالیٰ یہ مومن بھی جنتی ہے۔ "روح البیان"

☆ مسند الفردوس کی حدیث پاک بروایت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:۔

○ آپ نے آذان میں نام اقدس سُن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ حَبِیْبِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط	جو ایسا کرے جیسا میرے "حبیب پیارے" نے کیا تو اُس پر میری شفاعت حلال ہو گئی۔

○ جامع اُمور و کنز العباد میں ہے۔

فَاِنَّہٗ "ﷺ" یَکُوْنُ لَہٗ قَائِدًا فِی الْجَنَّۃِ ط	جو ایسا کرے رسول اللہ "ﷺ" اس کو جنت میں ساتھ لے جائیں گے۔

☆ علامہ قہستانی شرح الکبیر میں بحوالہ کنز العباد از ابن علیہ رفع اللہ درجتہٗ فرمایا۔

○ حضرت رسولِ پاک بمسجد درآمد و ابوبکر رضی اللہ عنہ ظفر ابہامین چشم خود را مسح کرد و گفت قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وچوں بلال رضی اللہ عنہ از آذان	رسول پاک "ﷺ" مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے کے ناخن چوم کر آنکھوں پر لگایا اور پڑھا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور جب

صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم ط

فراغے روئے نمود حضرت رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" فرمود کہ ابابکر رضی اللہ عنہ ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی او از روئے شوق بقاء من و بکند آنچہ تو کردی خدائے ذوالجلال درگذر گناہاں دیرانچہ باشد نو، کہنہ، خطاء، عمد، نہاں، آشکارا و حضرات بریں وجہ نقل کردہ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے آذان سے فراغت پائی آپ نے اُن کی طرف مُنہ کر کے فرمایا جو کچھ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور پڑھا ہے درود شریف میری لقاء کے شوق میں جو کوئی ایسا کرے رب ذوالجلال اُس کے تمام گناہ نئے پرانے، عمداً، بھُولے، ظاہر پوشیدہ سب مُعاف فرمائے گا۔

"شرح الکبیر بحوالہ کنز العباد"

☆ ایک روایت میں ہے۔

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ مَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا ط

جس نے میرا اسم پاک آذان میں سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے مَس کیا۔ اور درود شریف پڑھا۔ وہ کبھی اندھا نہ ہو گا۔

☆ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی، بانی سلسلۂ عالیہ سہروردیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "عوارف المعارف شریف" میں مسئلۂ تقبیل الابہامین کی تصدیق فرمائی ہے۔

☆ ایک روایت حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ہے۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ ط

تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سُنّت اور تم پر لازم ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو۔

◯ ایسا عمل انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھوں میں نور، قلب میں سرور پیدا کرتا ہے۔ درود شریف کا اثر جسم اور روح دونوں پر ہوتا ہے۔ جسم محفوظ ہوتا ہے اور روح مسرور، اور اس مبارک عمل کا نور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے۔

☆ إعانۃ الطالبین "فقہ شافعی" میں فرمایا۔ "میر العینین فی حکم تقبیل الابہامین"

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جو شخص مؤذن کے الفاظ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" سُنے اور انگوٹھے چوم

؎ تقبیل الابہامین اولیاءِ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ کا متفقہ علیہ مسئلہ استحباب ہے۔ لااختلاف فیہ ط ارمحمد حیات اختر

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ" صلی اللہ علیہ وسلم" ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْھَامَیْہِ وَیَجْعَلُھُمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ ط

کر آنکھوں پر لگائے اور پڑھے قرۃ عینی بک یارسول اللہ محمد بن عبد اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" تو نہ وہ اندھا ہوگا اور نہ ہی کوئی بیماری آنکھوں کو لگے گی۔

احادیثِ پاک : روایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے تو پڑھتے۔ (یہ دعا انگلیوں کو آنکھوں سے اٹھاتے ہوئے پڑھے۔ مؤلف)

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین اور قرآن میرا امام اور سیدنا محمد" صلی اللہ علیہ وسلم" میرے نبی ہیں۔

☆ ایک اور روایت میں ہے۔ "نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"

ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

ایمان کا ذائقہ اُس نے چکھا۔ جو اللہ کے رب ہونے پر۔ اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا۔

اور جو شخص آذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کی زندگی کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ ایک روایت میں ہے۔ سیدنا ابوالعباس خضر نبی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں یوں کہے۔

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہِ الْکِرَامِ ط

☆ بروایت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کہ یوں کہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ط (وَالرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کے الفاظ بھی کہے۔ مؤلف)

☆ ایک روایت میں یوں کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَیَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" ط

۔ تحقیق العین فی حکم تقبیل الابہامین کا مطالعہ کریں۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ یوں کہے۔
اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ حَدَقَتِیْ وَنَوِّرْھُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتِیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ط

○ تقبیلُ الابہامین محبوب، مُستحسن اور سُنّتِ مُستحبّہ ہے۔

☆ اِس عمل میں مومن کے لیئے اللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھی۔ اللہ عزّوجلّ کی اطاعت اور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اور دُعا مغزِ عبادت اور درُود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اِس عمل مُبارک سے محبوب بن جاتا ہے۔ "نہجۃ السلام امام احمد رضا"

☆ "حُلیہ" میں حافظ ابُونعیم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مسطع نامی یہودی نے تورات پاک میں اسم پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دیکھا اور تعریف پڑھی تو عقیدت و محبت سے چوم لیا جب وہ فوت ہُوا تو ربِ کریم نے مُوسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجہیز و تکفین کر کے جنازہ خود پڑھائیں عرض کیا اے الٰہ العٰلمین! وہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فاسق فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے مُوسیٰ علیہ السلام اُس نے تورات شریف میں میرے محبوب کا نام پاک دیکھا تو محبت و ادب سے چوما اور آنکھوں سے لگا کر درُود شریف پڑھا اُس کی یہ ادا مجھے پسند آگئی تو میں نے اُس کے سارے گناہ مُعاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب جنّتِ عدن اُس کا مقام ہے۔ تو مُوسیٰ علیہ السلام نے ربِ رحیم کے حُکم پر ایسا ہی کیا۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِسم پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے چُوما اور آنکھوں سے لگایا اور درُود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمّت نے اس نام مُبارک سے اپنے قلوب کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی۔ اور یہ بوسہ عظمت جنّتی ہونے کی علامت ہے۔" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

★ تقبیلُ الابہامین کے اس مُبارک عمل کا انکار کرتے ہُوئے بعض محجُوبین خذلھم اللہ نے اپنی کتاب نامسعود میں زہد "منتر" لکھا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ عَنْ ذٰلِکَ الْھَفَوَاتِ وَالْخُرَافَاتِ ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقب کرتے ہُوئے منتہیہ سے پوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی آنکھوں کا علاج جالینوس کا سیاف اور ابن سینا کی سلائی سے کرتا ہے۔ اور ایک مسلمان

- الدعاء مخ العبادۃ ط
- عقلی استدلال سراپا اختلال اور تلبیں اغفال کا مظاہرہ



اسمِ الٰہی "نُور" اور صلوٰۃ نُور "درود شریف" سے کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟

○ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ط (سورۃ البقرۃ ۲۵۸) تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ پھر اُس کا جواب بھی خود ہی دیتے ہیں کہ کہاں جالینوس اور ابن سینا ؟ کہاں کلامُ اللہ کا نُورُ الہدیٰ اور اسمائے الٰہی کے توسّل سے شفاء؛ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ط (سورۃ الانعام) فرما دو کیا اندھا اور بینا برابر ہیں ؟

★ منہیہ بمصداق آیتِ مبارکہ قولہٖ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۵ [عل] کی طبعی مطابقت اور غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ [سے] کی بناء پر واصلِ جہنّم ہو گیا اور جہنّم بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ اَقُوْلُ اَحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ كَرِهَ الْجُهُوْلُ ط

☆ امام اجل ابو زکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَآءُ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ الضَّعِيْفِ فِيْ فَضَآئِلِ الْاَعْمَالِ ط	تحقیق علماء کا اس بات پر اتفاق ہے فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔

☆ مشہور محدث فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ط رواہ البیہقی ط فکفی بابن مسعود حجۃ وَ اماما رضی اللہ تعالیٰ عنہ	جس کو مسلمان پسند کریں وہ اللہ سبحانہ کو بھی پسند ہے

☆ علامہ احمد ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "جوہر منظم فی زیاراتِ قبر النبی المکرم" میں فرماتے ہیں۔

تَعْظِيْمُ النَّبِيِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" بِجَمِيْعِ الْاَنْوَاعِ التَّعْظِيْمِ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا مُشَارَكَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْاُلُوْهِيَّةِ اَمْرٌ مُّسْتَحْسَنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ ط	تعظیم نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" بجمیع انواع تعظیم وہ جس میں مشارکت فی الالوہیۃ نہ ہو، امر مستحسن ہے اس شخص کے نزدیک جس کی آنکھوں کو اللہ سبحانہ نے نور بخشا۔

سے سورۃ الفاتحہ اسم جلالیہ قہریہ اور درود شریف شفاء ہے۔

عل پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۱۱۵ ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ سے جو مسلمانوں کی راہ سے جدا چلے۔

عل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم ہی مقصود شرع اور مطلوب دین ہے اسکے بغیر ایمان ایمان نہیں، اسلام اسلام نہیں سے

وَمَا اٰدَعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ   وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

☆ فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔

○ تفسیل الابہامین کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے درود شریف پڑھے یہ ایک مبارک عمل ہے جو اس پر مداومت کرے گا وہ اندھا۔ چندھا اور ہر قسم کے آشوبِ چشم سے محفوظ ہوگا۔ یہاں درود شریف وہی کام کرتا ہے جو قمیص سیدنا یوسف علیہ السلام نے دیدۂ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے لئے کیا تھا۔ وہاں محبوب "یوسف کریم" تھے اور یہاں محبوب کریم مصطفےٰ "صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم" وہاں نور آنکھوں میں آیا یہاں نور قلب ونظر میں۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَعُیُوْنَنَا بِحُرْمَةِ حَبِیْبِكَ الْكَرِیْمِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ ط قمیص کا نور محبوب "مصطفےٰ" صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا جلوہ تھا۔ "مرتب تحفۃ الصلوٰۃ"

☆ علامہ الشیخ علی الصعیدی قدس سرہٗ کا عمل مبارک ۱۔

○ شیخ القرآن نورالدین خراسانی فرماتے ہیں کہ میں آذان کے وقت آپ سے ملا تو انہوں نے کلمہ شہادت میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنا تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں [1] سے لگائے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا میں یہ عمل مبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہوگئیں۔ تو میں ایک دن خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آرا سے مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آذان میں میرے اسم مبارک پر انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا اور درود شریف پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہوا تو میں نے وہی عمل محبت کیا تو فی الفور میری آنکھیں تندرست ہوگئیں ۱۔

قَدْ تُنْكِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ　　وَیُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

اِذَا مَا مُقْلَتِیْ رَمَدَتْ فَكُحْلِیْ
تُرَابٌ مِّنْ نِّعَالِ اَبِیْ تُرَابٍ

---

[1] عرب شریف میں مصری یمنی اور بخاری جب آپس میں ملتے ہیں تو مصافحہ کے بعد آپس میں گردنوں اور رخساروں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ یہ اظہار محبت کا ایک طریق ہے۔

[2] تحقیق بیمار آنکھ کو سورج کی روشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے مقلہ، آنکھ کے ڈھیلے میں رمد آشوب چشم ہوا تو اس کا سرمہ ابوتراب کے نعلین کی خاک ہے۔

حجرِ اسود:ؔ حجرِ اسود کو کعبۃ اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا تھا طواف کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ یہ ایک جنتی پتھر ہے جو کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام جنت سے لائے اور اُس کے نور سے حرم پاک روشن رہتا۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے کثیر فضائل احادیثِ پاک کی کتب میں موجود ہیں۔ اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو استلام[1] کافی ہے۔ استلام ہو یا بوسہ ہر دو صورتوں میں جب مومن کے ہونٹ اُس سے مَس ہوتے ہیں۔ تو وہ اس کی زندگی کے تمام گناہ چوس لیتا ہے اور ایسا پاک صاف کر دیتا ہے جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے رسُولُ اللہ "ﷺ" کو حجرِ اسود کا بوسہ لیتے دیکھا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ، حجرِ اسود، دُودھ کی طرح سفید تھا۔ ابنِ آدم کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا اِسی وجہ سے حجرِ اسود (حجرِ ابیض) کے نام سے موسُوم ہو گیا۔ بوسہ کے وقت یہ دُرُود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ قاضی ثناءُ اللہ نقشبندی مجددی "پانی پتی" علیہ الرحمۃ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں۔

○ جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ و رسولہٗ عنہا آپ کو لے کر کعبۃ اللہ میں آئیں تو تمام بتوں نے تعظیماً سر جھکا دیئے۔ اور کعبۂ مشرفہ بھی تعظیم کے لیئے جھک جھک جاتا تھا۔[2]

جَآءَتْ بِهٖ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِتُقَبِّلَهٗ فَخَرَجَ مِنْ مَّكَانِهٖ حَتّٰى اِلْتَصَقَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ؕ

اور جب وُہ سیدِ عالم ﷺ کو گود میں اٹھا کر حجرِ اسود کے پاس آئیں تو حجرِ اسود نے آگے بڑھ کر اکرام کیا اور آپ کے چہرۂ انور کو چوم لیا۔

ؔ حجرِ اسود کی بے حرمتی کرنے والے قرامطہ مارتند ابرہہ آشرم نہایت بُری موت مرے۔ تاریخ مکہ مکرمہ ؕ

[1] ہاتھ یا لاٹھی سے حجرِ اسود، کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ یا لاٹھی کو چُومنا استلام ہے۔

[2] حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پر کعبۃُ اللہ کا آپ ﷺ کے گھر کی سمت تعظیماً جھکنا اور سجدہ کرنا بطورِ معجزہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ مولُودِ کعبہ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ولادتِ پاک پر رکنِ یمانی سے کعبۃُ اللہ کا پھٹنا اور سیدہ والدہ ماجدہ کا داخل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ؕ

روزِ اوّل ارواح سے جو میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى " (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کا لیا گیا تھا۔ وہ عہد نامہ بطورِ امانت اُس میں رکھ دیا گیا اور اس حجرِ اسود کے انوار قلبِ مومن میں رکھے گئے تبھی مومن اُن انوار سے کھچا چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چومتا ہے۔

☆ محدثِ جلیل ابو عبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ کی ایک روایت ہے۔ "مستدرک"

○ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حجرِ اسود میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان اگر تجھے رسول اللہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔ حضرت علی (بالذات) مرتضیٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہ نے طواف کی حالت میں سُنا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ" میں نے رسول اللہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کو فرماتے سُنا ہے کہ حجرِ اسود نافع بھی اور ضار بھی (باعطاءِ الٰہی)۔ قیامت کے روز اللہ تبارک تعالیٰ اس کو دو آنکھیں اور زبان عطا فرمائے گا اور وہ مومنین جنہوں نے اس کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ چوما۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔

☆ اعدلُ الاصحاب مزیّنُ المنبر والمحراب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا اَبْقَانِیَ اللہُ بِاَرْضٍ لَسْتَ فِیْهَا یَا اَبَا الْحَسَنِ ؎	اللہ تعالیٰ مجھے اس سرزمین میں نہ رکھے جہاں آپ اے ابوالحسن نہ ہوں۔

○ حجرِ اسود جو شعائر اللہ سے ہے اس کی تعظیم اللہ سبحانہٗ کی تعظیم ہے۔ حرم کعبۃ اللہ المشرفہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اس کی فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمتِ مغفورہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض پتھر نہیں بلکہ یہ جنتی یاقوت ہے جو اس ظاہری لبادہ میں آیا اور اُمت کو دعوتِ بوسہ دی۔ یہ حرم کعبہ مشرفہ کا وہ پتھر ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چوما اور وہ مدینہ منورہ حرمِ نبوی کے پتھر ہیں۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کو چوما اور قدم بوسی سے شرف پایا اور سلامی دی۔

کہاں ایسے نصیب اللہ اکبر حجرِ اسود کے ۔۔۔ یہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے ہیں محمد کے " صلی اللہ علیہ وسلم "

★ یاد رہے! پُوجنا اور ہوتا ہے اور چومنا اور فرق بیّن ہے۔ پُوجنا عبادت ہے اور چومنا تعظیم اور غیر اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کُفر ہے۔ اور ہم حجرِ اسود اور نامِ اقدس کو چومتے

؎ ان اللہ تعالیٰ علیٰ بسانِ عمر ط المدیث المبارک " رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسماہ کلیاً " ۔۔۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

ہیں پوجتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور چومنا سُنّتِ صحابہ ہے۔ اور صحابہ کی سُنّت سُنّتِ مُستعملہ ہے۔

★ کعبۃ اللہ المشرّفہ کے صحن حرم میں جتنا ہجوم حجرِ اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا یہ حجرِ اسود کی عظمتِ شان کی دلیل ہے۔ مقامِ ابراہیم بھی ایک جنّتی مقام ہے۔ جہاں ہجوم ربِّ کریم کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقشِ قدمِ خلیل کا فیض ہے کہ اس مقام پر مومنین کی پیشانیوں میں سجدے مچلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لیئے تڑپتے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہتے ہیں۔

کبھی تو اے حقیقتِ مُنتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز سے

★ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی۔ عبادت معبودِ حقیقی کی غایتِ تعظیم ہے (انتہائی تذلل کے ساتھ) اور اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ ہی مستجمع جمیع صفاتِ کمالیہ ازلیہ ابدیہ ہے بظاہر حجرِ اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں وہ جنّتی یاقوت ہے جو اس لباس میں آیا۔ بعینہٖ فضیلت مآب سرورِ کائنات محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بھی بشری لباس میں جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں۔[1]

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا کَالْبَشَرِ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ یَاقُوْتٌ حَجَرٌ لَا کَالْحَجَرِ

☆ امام شعرانی نے الشیخ ابوالمواہب شاذلی اعلی اللہ درجتہ کے متعلق فرمایا۔

○ آپنے ایک مرتبہ مجلس وعظ میں نہایت اعلیٰ اور مؤثر انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری محفل نے پرجوش انداز میں داد دی اور تائید کی اور سامعین مسرور ہو کر نعرہ تکبیر و تحسین بلند کرتے رہے تو فرماتے ہیں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہُوا تو آپنے فرمایا اے شاذلی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو بخش دیا۔ آپ ساری زندگی مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی مُوقف دُہرایا کرتے تھے۔ اور اپنی سعادت پر سجدۂ شکر بجا لاتے۔[2]

"برکاتُ البردۃ شرح القصیدۃ البردۃ"

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

---

[1] فضیلت مآب محمّد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بشر ہیں لیکن بشروں کی مثل نہیں یاقوت پتھر ہے لیکن پتھروں کی مانند نہیں۔

[2] اے میرے رب! ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہو نازل تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے۔

☆ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسے دیئے پاؤں کو چُوما اور ایک انصاری صحابی نے کمال ادب اور محبت سے پیشانی مُبارک کو اجازت لے کر بوسہ دیا۔ سابق الفارس سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام قبا میں مُہرِ نبوّت کو چُوما تو ایمان پایا۔

☆ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" ہاتھ انہی کے چُومے جاتے ہیں جنہوں نے کسی کے چُومے ہوں۔ آج بھی اجلّہ اولیاءِ کاملین کے مزارات بوسہ گاہ خلائق اور صحابہ کرام اور اہل بیت نبوّت کے روضے زیارت گاہِ ملائک ہیں۔ اور اُمّتِ مُسلمہ کے لیئے فیوض و برکات اور انوار کے منابع اور مراکز ہیں اور مومن اُن کی خاکِ در کو بوسے دیتے ہیں۔ اور فیض پاتے ہیں ؎

کیمیا پیدا کُن از مُشتِ گلے ۔۔۔ بوسہ زن بر آستانے کاملے

حکمت کے موتی:۔ حجرِ اسود کو کعبۃ اللہ کی آنکھ کی پتلی سے تشبیہ ہے اور، حجرِ اسود یمین اللہ ہے یعنی قدرتِ کاملہ کا دایاں ہاتھ، وَالْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللہِ زائر دستِ قدرت سے مُصافحہ بھی کرتا ہے اور چُومتا بھی ہے اور حطیم میں میزابِ زر کے عین نیچے سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام کی تُربت مُبارک ہے اور یہ حطیم قادرِ مُطلق کی گود ہے جس میں لاکھوں بندے اِس طرح سما جاتے ہیں جیسے بچہ ماں کے پیٹ میں اور مقامِ ملتزم سے لپٹنا، مُعانقہ کے قائم مقام ہے۔ کعبۃ اللہ المشرّفہ میں استلام۔ مُصافحہ۔ مُعانقہ اور دست بوسی سے مومن کے ہر جذبۂ محبت کو درُود شریف سے سکون ملا اور سجدوں سے تسکین ؎

ہر تمنّا دِل سے رُخصت ہوگئی ۔۔۔ اب تو آ جا اب تو خلوت ہوگئی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

علہ اے ربِ کریم یہ سب کچھ تیرے فضل سے نصیب ہُوا۔ مکان تو دیکھ لیا اب مکین کا انتظار ہے۔ مولا کریم تیری بارگاہِ رحمت میں کوئی استحقاق نہیں ہیں پہلے بھی جو تھا تیرا فضل تھا اور جو ہوگا وُہ بھی تیرا فضل اے ذُوالفضل العظیم تیرے فضل کی اُمید ہے کہ اپنی محبت اور معرفت سے ایک رشحہ عطا ہو۔ از محمد عنایت اللہ

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا ۔۔۔ ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ ہُوا، ہُوا کرم سے تیرے ۔۔۔ جو کچھ ہوگا، تیرے کرم سے ہوگا



روضۃ الثالثہ ۲ ب

اعظم ھدیۃ تھدی المدینۃ المنورۃ

نعلین مقدس

عَلٰی رَأْسِ ھٰذَا الْکَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ ۔ عَلَا فَجَمِیْعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ

اِنِّیْ خَدَمْتُ مِثَالَ نِعَالِ الْمُصْطَفٰی ﷺ ۔ لَاعِیْشَ فِی الدَّارَیْنِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ

لَدَی الطُّوْرِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ نُوْدِیَ اخْلَعْ وَاَحْمَدُ ﷺ ۔ عَلَی الْعَرْشِ لَمْ یُؤْذَنْ بِخَلْعِ نِعَالِہٖ

سَعْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا بِخِدْمَۃِ نَعْلِہٖ ۔ وَاَنَا السَّعْدُ بِخِدْمَتِیْ بِمِثَالِہٖ

لِمِثَالِ النَّعْلِ الْمُصْطَفٰی ﷺ مَالَہٗ مِثْلٌ

لِرُوْحِیْ بِہٖ رَاحٌ لِعَیْنِیْ کُحْلٌ

ھٰذَا مِثَالُ نِعَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

☆ سیدنا ابوہریرہ جلیل القدر محدث فی الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق نعلین شریفین کو تبرکاً قبر میں آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

☆ امام قسطلانی ابواسحاق ابراہیم بن الحاج سے نقل ہے کہ اُن کے شیخ الشیخ ابوالقاسم بن محمد علیہم الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقش متبرک جس کے پاس ہو وہ ظلم ظالمین شر شیاطین اور چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہِ خلق میں معزز ہو۔ "بدر الانوار فی آداب الآثار"

○ علماء کرام نے اس نعلین مقدس کے وہی آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں۔

• نوٹ: نقش کا عکس اہل محبت کے لئے مثل اصل ہے۔ العبد

۱۔ کونین کے سر پر محمد مصطفےٰ "ﷺ" کے نعلین پاک ہیں اور تمام مخلوق اُس کے سایہ میں ہے۔

۲۔ میں خدمت گار ہوں مصطفیٰ "ﷺ" کے نعلین پاک کے نقش شریف کا۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر حکم ہوا اپنا جوتا اُتارو اور عرش پر محبوب کو فرمایا گیا جوتا سمیت آؤ۔

۴۔ میں سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے نعلین پاک کا خادم ہوں اور اس خدمت سے سعید ہوں۔

۵۔ مصطفےٰ "ﷺ" کے نعلین پاک کے نقش کی مثل نہیں، میری رُوح اُس پر فدا ہو کر میری آنکھوں کا سُرمہ ہے۔

۶۔ یہ حضور "ﷺ" کے نعلین شریف کی تصویر ہے اس کی زیارت پر حضور "ﷺ" اور آپ کی آل پاک پر درود شریف پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور ﷺ
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں" تاجدار ہم بھی ہیں
حسن رضا

☆ امام العلامہ الشہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتح المتعال فی مدح النعال" میں فرمایا۔

○ حضور ﷺ کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عشاق کے ہونٹوں پر درود شریف کے نغمے پھوٹتے ہیں اور قلب، انوار و تبرکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مبارکہ جس کے پاس ہو وہ ہر قسم کی بلا و وباء سے محفوظ ہو گا یہ کائنات کی سب سے اعظم، افضل بلند و بالا، بہتر و برتر اور عظیم البرکت نعمت ہے۔ اُسے خواب میں زیارت سراپا طہارت جمال جہاں آرا ﷺ کی ہو اور اس کو مکرمہ تعالیٰ زیارت روضہ مقدسہ کے لئے بلایا جائے گا۔ یہ اولیاء عظام کا تیر بہدف آزمودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مبارک کا ادب ملحوظ رہے۔ اور درود شریف پڑھے۔ "شفاء الولہ فی صور الحبیب و نعالہ"

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ زُوَّارِ جَمَالِ حَبِيْبِكَ الْمُكَرَّمِ وَرَوْضَةِ الْمُفَخَّمِ" ﷺ "فوائد و برکات نقشہ نعلین مقدس"

☆ الشیخ صالح ابو جعفر احمد "صاحب ورع و تقوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

○ اگر کسی پر ایسی اُفتاد پڑے جس کا حل ممکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چومے اور ننگے سر پر نقش مبارک رکھ کر دعا مانگے تو فی الفور قبولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو فَشَفَاهَا اللّٰهُ لِلْحِيْنِ بِبَرَكَةِ النَّبِيِّ ﷺ "شَرَفًا وَّكَرَمًا" خصوصاً اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرنے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف کے نیچے سے جھک کر گزرے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِيْهِ الْفَوَائِدُ كَثِيْرَةٌ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى" ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُّوْرِهِ الْاَزْهَارُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

ے فقیر نے اپنے گھر کے ہر دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں۔ جس کے انگنت فوائد دیکھے۔ العظم

روضۃ الشفاء — باب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتباعِ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآنِ پاک پ۳ سورۃ آل عمران آیتِ کریمہ ۳۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

○ اللہ سبحانہٗ محافظ ہے ذاتِ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اور کلامِ اللہ محافظ ہے شانِ رسول کا اور اللہ سبحانہٗ نے محبت کے دعویٰ کی دلیل فَاتَّبِعُوْنِیْ سے متابعتِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ٹھہری جو تقاضائے محبت ہے۔ اگر اتباعِ سنّت نہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مقامِ اطاعت اور اتباع کو قرآنِ پاک نے مجملاً و تفصیلاً بیان فرمایا اور اتباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصودِ قرآن و مطلوبِ صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے "خُذْ مَا صَفَا، دَعْ مَا كَدَرَ" کا۔ حمدِ الٰہی اور درود و رسالت پناہی (امر بالمعروف تکمیل اتباع — نہی عن المنکر ترکِ نواہی) صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ سے تکمیلِ اتباع ہے اور مراعاتِ سُنن و آداب سے عمل کی قبولیت ہے اور اسی پر اجر اور نور کے وعدے ہیں۔ شریعتِ مصطفوی اور سُنّتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوٹے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدموں کی خاکِ پاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے اتباع اور عملِ صالح کی منزل پہ دو چیزوں اکلِ حلال اور صدقِ مقال کا خاص خیال رکھے۔ اُن کے بغیر عمل تو ہو گا لیکن صالح نہیں ہو گا۔

خلافِ پیغمبر کسے راہ گزید / کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

۔ اتباعِ سُنّتِ سَنِیّہ اور اجتنابِ بدعتِ غیر مرضیہ۔

☆ سید الطائفہ جُنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَطِیْرُ فِی الْهَوَآءِ اَوْ یَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ اَوْ یَاْکُلُ النَّارَ وَتَرَکَ سُنَّةً مِّنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاضْرِبْهُ بِالنَّعْلَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ وَّمَا صَدَرَ مِنْهُ وَهُوَ مَکْرٌ وَّاسْتِدْرَاجٌ ط	جو کسی مرد کو دیکھے وُہ ہوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا اور آگ کو نگلتا ہے اور وُہ حضور ﷺ کی کسی ایک سُنّت کا تارک ہو تو اُسے جُوتے مارو۔ وُہ شیطان ہے اور جو اُس سے صادر ہُوا وُہ مکر اور استدراج ہے۔ استدراج = سحر۔ سحرِ کرم۔ شعبدہ بازی "

○ بتوفیقہٖ تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ مُطہرہ کے معیار پر اُترے تو یہ اتباع ہے۔ رخصت کی بجائے عزیمت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تقویٰ پر چلے[1] اور اولیاءِ اہلِ طریقت کی اصطلاح میں استقامت ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی کہ سُنّتِ بیضاء علی صاحبہا التحیۃ سے حصّہ مل گیا۔ سُنّت = " قالِ مُصطفےٰ، حالِ مُصطفےٰ، دونوں کی اتباع کا مجموعہ ہے " صلی اللہ علیہ وسلم

○ نکتہ :-

جملہ انبیاء و مرسلین کا محوَر	ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلّم "
جملہ ستّر ادیان کا تکملہ ،	دینِ اسلام
جملہ کتُبِ الٰہیہ و صحائف کا مُرقعہ ،	قرآنِ پاک
جملہ عبادات کا خُلاصہ ،	نماز[2] اور سجدہ
جملہ اوراد کا جامع وظیفہ ،	ذکر اللہ۔ درُود شریف

[1] " انوارِ لاثانی " سے یہ الفاظ لکھتے وقت اپنے پر نظر پڑی تو شرم سے آنسو نکل آئے کہ لکھ کیا رہا ہے اور تیری اپنی حالت کیا؟ تو فی الفور یہ الفاظ بھی شاہِ لاثانی قدس سرّہٗ النورانی کی کرامت اور فیضِ نگاہ سے نظر آگئے تو کچھ اطمینان ہُوا ۔ " گرچہ من ناپاک ہستم دل بہ پاکاں بستہ ام "

کسی نے کیا عُمدہ کہا ہے جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ط ؎

بارگاہِ کریم سے مجھ کو کرم کی ہے اُمید آپ کا کلہ گو تو ہُوں مانا کہ مُتّقی نہیں

[2] نمازِ پنجگانہ اللہ عزّوجلّ کی وُہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو اُس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی۔ ہم سے پہلے کسی اُمّت کو نہ ملی۔ نمازِ پنجگانہ میں کونسی نماز کس نبی نے پڑھی تو ترجیحاً قول یہ ہے فجر سیدنا آدم صفی اللہ، ظہر سیدنا داؤد، عصر سیدنا سلیمان، مغرب سیدنا یعقوب اور عشاء سیدنا یونس اور پانچوں نمازیں حضور سیّد الانبیاء

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ اتباعِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ماحاصل:۔

○ اتباعِ تام سے مغفرت کی بشارت اور تزکیۂ باطن اور تصفیۂ قلب ہے تو پھر ولایت کبریٰ کے فیضان سے حصہ نصیب ہوتا ہے۔ محبت ایمان کی جڑ ہے۔ عمل صالح اس کے انوار و اجرات۔ آداب ایمان کے برگ و بار اور فیوضات ثمرات ہیں۔ تقویٰ ابتدائی زینہ ہے ولایت کا اور مقام مطابقت انتہائی مقام۔ جس پر کملا اولیا، اور صحابۂ عظام توفیق ایزدی اور فضل ربی سے فائز المرام ہیں۔ مقامِ مطابقت کی مثالیں۔

☆ ایک مرتبہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سر مبارک میں سخت درد تھا۔ اسی عالم میں حجرۂ مطہرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ محبوبۂ محبوبِ ربِ العلیٰ عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور واراساہ واراساہ کہہ رہی تھیں۔

☆ بشکل یمنی خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دانت مبارک غزوۂ احد میں شہید ہوا تو آپ کا وہ دانت خود بخود اکھڑ کر گیا۔ یہ مقام مطابقت ہے۔ بمطابق ایک قول کہ آپ نے از خود سارے دانت نکال دیئے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں اس میں شریعۂ مقدسہ کے خلاف کی بو ہے۔

بقیہ حاشیہ

مرسلین علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا ہوئیں اور نماز تہجد خاص حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ملی۔

عـــہ اللہ تعالیٰ نے اپنے طالبین کو دو حصوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ صفاتِ جلالیہ اور صفاتِ جمالیہ سے تربیت فرماتا ہے۔ ایک گروہ کو غم و اندوہ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ سے عطا فرماتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال تک روتے رہے اور آپ کے آنسو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں اگرچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی کثیر البکاء تھے یہ ظہور صفاتِ جلالیہ سے ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق تو فرمایا یَا نُوْحُ اِلٰی کَمْ تَنُوْحُ (اے نوح کب تک روتے رہو گے) اور ظہورِ صفاتِ جمالیہ خوشی اور شادمانی کی راہ پر حضرت سلیمان اور "حضرت یوسف" علیہما السلام بعینہٖ اولیاء امت میں دو گروہ ہیں۔ فقیر عفی عنہ،

کے الفاظ سے کوئی مفہوم مخالف نہ نکالے کہ خوفِ الٰہی کی نفی ہے۔ حالانکہ بین الخوف والرجاء، ایمان ہے عالمِ شباب میں خوفِ الٰہی کا غلبہ ہو اور بڑھاپے میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہو ؎

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما   ایں را نہایتیست نہ آں را نہایتے   گرامی

○ اِس کے بدلہ میں ربِ کریم نے جنّت سے جنّتی پھل کیلا بھیجا اور اُس نے دُنیا میں قرار پکڑا اور یہ پھل ہر موسم میں ہوتا ہے۔ یہ تحفہ انعامِ محبّت ہے جو معبودِ حق نے عطا فرمایا اور حزقہ تبرک محبوبِ برحق "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" سے پایا۔

☆ سیدنا یونس نبی اللہ علیہ السلام کو بامرِ ربّی مچھلی نے اپنے پیٹ سے تین روز بعد اُگلا تو اُس وقت آپ کے جسمِ اطہر کی جلد مُبارک نرم ہو چکی تھی اور آپ کے جسمِ اطہر کی حفاظت کے لیئے ربِ کریم نے کدّو کی بیل پیدا فرمادی جس نے آپ کے سارے جسمِ اطہر کو ڈھانپ لیا۔ سایہ بھی مِل گیا اور مکھی مچھر سے امن بھی اور خوراک کے لیئے ربِ قدّوس نے ہرنی کو بھیجا جو میرے پیارے کو دُودھ پلا۔ ہرنی ہر روز حاضر ہو کر زیارت بھی کرتی اور دُودھ بھی پلاتی اور کدّو کی بیل مُوذی حشرات الارض سے حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی فطرتی اور قدرتی طور پر کدّو کی بیل پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ اللہ! اللہ! محبُوب کی پسندیدہ چیز پر بھی گندی مکھی نہیں بیٹھ سکتی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو کھجور، حضرت یونس علیہ السلام کو کدّو اور حضرت اُویس رضی اللہ عنہ کو کیلا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کھجور۔ شہد اور کدّو بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کھانا تناول فرماتے وقت کدّو مُبارک کی قاشیں سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر غفرلہٗ نے مدینہ طیبہ زاد اللہ تعزیزاً کی حاضری میں تبرکاً کھجور، کدّو اور کیلا بڑی رغبت اور چاہت سے کھایا۔ اُن کی برکت سے جسم وجان میں طاقت اور ہر قسم کی وباء سے حفاظت رہی۔ مدینہ طیبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکرِ محبّت ہے اور اللہ سُبحانہٗ کو پسند۔ مدنی مدینہ مُنوّرہ کے گلی وبازار میں ریہڑیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبّت سے اُن پر پانی چھڑکتے وقت بُلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یَابَرَکَۃَ النَّبِیِّ تَعَالِیْ اِنْزِلِیْ ثُمَّ لَا تَتَخَلِّیْ [1] اے نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی برکت۔ آجا اور برحل پھر واپس نہ جا کھجوروں، پھلوں، سبزیوں میں اِس دُعا سے عجیب حلاوت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان ہُوئیں۔ ۱۔ اطاعت، ثمرۂ ہدایت ۲۔ اِتباع ثمرۂ محبّت

یک زمانہ باتباعِ مصطفےٰ ! بہتر از سُلطانیِ ارض وسما "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم"

[1] جناب حضرت زاہر بن الحرام الاشجعی رضی اللہ عنہ سبزی فروش جلیل القدر صحابی بدری ہیں

اطاعت	اتباع
۱۔ اسلام ہے اور ظاہری ارکان سے متعلق ہے	ایمان ۔ قلب اور روح سے متعلق ہے۔
۲۔ اطاعت حکم کی تعمیل کرنا ہے	اتباع قدم بقدم چلنا ہے۔
۳۔ اطاعت میں بیگانگی ہے	اتباع میں یگانگت ہے۔
۴۔ اطاعت اعمال سے متعلق ہے۔	اتباع ۔ اعمال مع عقائد[1]۔

○ اطاعت کی تکمیل، اتباع ہے۔ اور اتباع[2] سُنّتِ مطہرہ کو کہتے ہیں۔ نیز اطاعت اور اتباع وہی معتبر ہے جو عشقِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریبِ نفس ہے۔ اتباع سے جسم پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبّت سے قلب و رُوح پر ؎

"اصلِ سُنّت جز محبّت ہیچ نیست"

☆ اتباع میں مجاہدہ شرط ہے۔ ربُّ العزت جلّت شانُہٗ نے فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط[3] مجاہدہ سے مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ دُنیا میں مجاہدہ سے وفا، صفا اور آخرت میں رضا اور لقاء سے نوازا جائے گا۔ اتباع میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر صبر سے گامزن ہونا مجاہدہ ہے اور مجاہدہ سے ہدایت کے راستے کھلتے ہیں۔ تکمیلِ دین، اتمامِ نعمت اور دینِ اسلام پر رضا کا اظہار حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر ہوا۔ اسلام ظاہری ارکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجموعہ ہے۔ دینِ اسلام کے دو رکن ہیں۔ تعظیمِ مصطفےٰ اور اتباعِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ "ما بندۂ عشقیم و دگر ہیچ نمے دانیم" مومن کی سرشت میں اتباع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ؎

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست صلی اللہ علیہ وسلم
گر بہ او نرسیدی تمام بولہبی ست "علامہ اقبال"

عـ۱ عمل صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے جیسے ولایت کے لیے کرامت اور نبوت کیلئے معجزہ دلیل ہے۔ بغیر اعمال ایمان کامل نہیں۔ ایمان "اقرار باللسان۔ تصدیق بالقلب اور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے۔ خلفائے فقیر"

عـ۲ اتباع کا معنی ہے پیچھے آنا نہ بھائی بن کر برابر چلنا اور نہ باوا بن کر آگے بلکہ غلام بن کر قدم بقدم چلنا۔

عـ۳ پ۲۱۔ سورۃ العنکبوت آیت کریمہ ۶۹ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں اپنے راستے دکھائیں گے۔

؎ تکمیل اتباع سُنّتِ سنیّہ ۔ مکمل اجتناب بدعتِ نامرضیّہ سے مقامِ محبوبیت ملتا ہے۔



☆ مکتوب[۱]: عُروۃ الوثقیٰ قیوّمِ ثانی خواجہ محمد معصوم کا جو مُروّجِ الشریعہ خواجہ عُبید اللہ رضی اللہ عنہما نے نقل کیا اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی (سورۃ النمل) تقدیرِ سعادت دارین، متابعت سیدُ الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور دارُالقرار جنّت کا داخلہ سیدُ الابرار، قدوۃُ الاخیار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر موقوف ہے۔ نیز رضائے پروردگار، پیروی رسولِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشروط ہے تو یہ زُہد توکُّل اور تبتُّل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کے بغیر نامقبول اور اذکار و افکار، اشواق و اذواق بے توسُّلِ سرکارِ دوعالم "صلی اللہ علیہ وسلم" غیر معمول ہے۔ اولیاء، آقائے نامدار "صلی اللہ علیہ وسلم" کے بحرِ بے پایاں فیض کے ایک جرعہ سے مستفیض انبیاء اُنکے سرچشمۂ آبِ حیات کے ایک قدح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ اُن کا طفیلی، فلک اُن کی حویلی، رشتۂ وجود اُنھیں کے وجود سے متّصل۔ سلسلۂ ایجاد اُنھیں سے مربوط ہے۔ جملہ کائنات اُن کی تابعدار اور تمام عالم کے بادشاہ اُن کی رضا کے طلب گار ہیں اور یہ اتباع میں خاکروبی کی دولت درود شریف کی ہمیشگی سے میسّر آتی ہے ؎

خاک شو خاک تا بروید گُل — کہ بجز خاک نیست مظہرِ گُل
در بہاراں کے شود سرسبز رنگ — خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ[۲]

---

[۱] امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد علیہ الرحمۃ کے فرزندِ ثالث ہیں۔ فرمایا میرے اس فرزند کی ولادت باسعادت میرے لئے نہایت مبارک اور مسعود ثابت ہوئی کہ خواجہ بزرگ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمتِ اقدس میں پہنچا اور دولتِ رُوحانی سے مالامال ہُوا۔ آپ آیۃٌ مِن آیاتِ اللّٰہِ تھے۔ علمِ مروجہ شرعیہ الشیخ محمد طاہر بدنگی علیہ الرحمۃ سے بھی حاصل کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کو عالمِ دُنیا کے چپہ چپہ تک پہنچایا۔ آپ کے نو لاکھ مرید تھے اور سات ہزار خلفاء جو اسرارِ غریبہ علومِ بدیہیہ معقول و منقول میں مجتہد تھے۔ سلطنتِ مغلیہ کے تین بادشاہ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب اور اراکینِ سلطنت اُمراء، وُزراء مرید تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے جو شریعت اور طریقت میں باکمال تھے۔ بہتر سال کی عمر شریف میں اس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت فرما کر جنّتُ الفردوس میں جا گزیں ہوئے۔ آپکا مزار پُر انوار سرہند شریف میں ہے۔ الحمدللہ فقیر کی حاضری ہُوئی۔ فیض جمالی اور نگاہ جلالی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

[۲] خاک ہو خاک تا کہ پھول اُگیں کہ خاک ہی مظہرِ گُل ہے ؎ مبارک ہیں وہ جو اس درِ پاک کی خاک ہو گئے
پھر بہار کے زمانے میں بھی کب سرسبز ہوتا ہے — خاک ہو جا تا کہ رنگ برنگ کے پھول کھلیں

؎ قطبُ الاقطاب، غوثُ اُولی الالباب، خواجہ خواجگان، عُروۃُ الوثقیٰ محمد معصوم قیّوم ثانی قدسنا اللہ باسرارہ السامی رضی اللہ عنہ



○ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ :- محبّت دو قسم ہے ۔ ۱۔ محبّت لذاتہٖ ۲۔ محبّت لغیرہٖ [۲]
(سورۃ آل عمران ۳۱)

۱۔ محبّت لذاتہٖ : اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبّت یہ ذاتی شان ہے اور اپنے خاصُ الخاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اُن کا منشا دیدارِ الٰہی اور تقرّبِ الی اللہ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ دُنیاوی اسباب اور ماسوا اللہ سے مکمل اعراض ہوتا ہے ۔ "مقام فنا فی اللہ"

☆ سیّدہ رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حالتِ جذب [۱] میں ایک ہاتھ میں پانی کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے کر باہر نکلیں اور فرمانے لگیں ۔

مَیں چاہتی ہُوں اس آگ سے جنّت کو جلا دُوں اور پانی سے جہنّم کو بجھا دُوں تاکہ جو لوگ جنّت کے طمع سے یا جہنّم کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں ۔ وُہ اللہ سُبحانہٗ کی خالص محبّت اور رضا کے لیئے عبادت کریں نہ طمع جنّت ہو نہ ڈر جہنّم کا ہو، یہ اولیاء مُقرّبین کا مقام [۳] ہے ۔ جن کے درجات ہمارے علم و فہم سے بُلند تر ہیں ۔

---

[۱] اے اللہ! جو تُو نے میرے لیئے دُنیا سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دشمنوں کو دے دے اور جو تُو نے میرے لیئے آخرت سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دوستوں کو دے دے۔ میرے لیئے تو تُو ہی کافی ہے۔ "تذکرہ رابعہ بصریہ میار کتہ"

[۲] لغیرہٖ سے مُراد عالمِ ماسوا اللہ ہے اللہ سُبحانہٗ کے سوا ہر عالم ہی ماسوا اور غیر ہے اور وُہ مخلوق ہے اور پھر اس عالمِ ماسوا میں دو گروہ ہیں ۔ ۱۔ حزبُ اللہ ۔ اللہ والوں کا گروہ اِس میں فی سبیل اللہ، باذنِ اللہ والے انبیاءؑ و اولیاء، مؤمنین شامل ہیں ۔ ۲۔ حزبُ الشَّیطان ۔ (شیعانِ الشیطان) اس میں کُفّار، بُت، طاغوت، شیاطین یہ مِن دُونِ اللہ والے شامل ہیں۔ خوارج نے مِن دُونِ اللہ والی آیات (مخالفینِ الٰہ) پہنات انبیاءؑ، اولیاء اور مؤمنین پر چسپاں کر دیں اور گمراہی کے گڑھے میں گر گئے جہاں سے نکلنا مُحال ہے ۔ حالانکہ مِن دُونِ اللہ (دشمنانِ الٰہ) نہ قابلِ محبّت ہیں اور نہ لائقِ شفاعت اور نہ ہی اِن کی محبّت اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ کی محبّت ہے ۔ انبیاءؑ و اولیاء جو اللہ سُبحانہٗ کی بارگاہِ رحمت میں باذنِ اللہ، فی سبیل اللہ کے زُمرہ میں ہیں اُن کو مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ مِنْ دُونِ اللہ بُتوں (اللہ کے مقابل والے) اور طاغوت میں شمار کرنا یا اُن سے تشبیہ دینا گمراہوں کا طریق ہے اور یہ مُبارک گروہ تو وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا ؕ (سورۃ النساء ۶۹) ہے جو اپنے اپنے منازل، مقابر میں زندہ ہیں سُنتے ۔ دیکھتے اور دُعا سے حاجت براری کرتے ہیں اور مِن دُونِ اللہ والے عالمِ برزخ میں گرفتار اور وُہ اپنی اپنی برزخی حالت میں بے حس جماد مثل مُردہ ہیں ۔ یہ عقیدہ نجد کے حنبلی اور ہند کے حنفی کا ہے جو لباس حنبلی میں حنبلی اور لباسِ حنفی میں حنفی ہیں ۔ العیاذُ باللہ ۔

[۳] یہ واقعہ حالتِ سکرت ہے ورنہ جنّت کی تمنّا اور دوزخ سے بچنے کے لیئے عبادت مشروع ہے ۔



۲- محبت لغیرہٖ :- اللہ سُبحانہٗ کے ماسوا سے محبت ہو لیکن اُس کے لئے یعنی اُس کی عطا سے محبت لغیرہٖ ہے۔ عبادت اُمید جنّت اور خوفِ دوزخ سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے۔ کیونکہ مومن کی تسبیح سے جنّت میں باغ کھلتا ہے۔ جنّت درُود شریف سے جھومتی اور خوش ہوتی ہے اگر کوئی مومن جنّت کی دُعا کرتا ہے تو جنّت بھی اُس کو چاہتی ہے اور ربّ عزّوجلّ سے دُعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیدنا امام حسن مجتبےٰ نے اپنے والد سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا اے اَبّا جان! آپ کے دِل میں میری محبت ہے فرمایا ہاں۔ عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرے نانا جان کی۔ تو فرمایا اُنکی بھی عرض کیا اَبّا جان یہ دِل ہے یا سرائے جس میں سب کی محبت سما گئی"۔ سُبحان اللہ "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ" اتنی چھوٹی سی عمر شریف اور یہ کلامِ معرفت، فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیٹا اِن سب کی محبت اللہ کے لیئے ہے۔

☆ ایک روائتِ خبرِ واحد میں ہے "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ اَنَا عَرَبِیٌّ وَّقُرْاٰنٌ عَرَبِیٌّ وَّلِسَانُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ ط

عربوں سے محبت کرو کہ میں عربی ہوں قرآن عربی اور جنّتیوں کی زبان عربی ہے۔

"عربوں سے محبت نہ کہ نجدیوں سعودیوں یزیدیوں سے۔"

☆ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اِن سب سے محبت درحقیقت اللہ سُبحانہٗ سے محبت ہے

معیارِ محبت : ربّ کریم کسی کو عطیہ عطا فرمائے۔ اگر وُہ اِس عطیہ میں مشغول ہو کر مُعطی کو بھول جائے تو یہ مقام محجوبین کا ہے۔ اور اگر عطیہ کے ملنے پر مُعطی کی طرف توجّہ اور ہو جائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقام محبّین کا ہے۔ عطا تو مُعطی کی یاد دلاتی ہے۔ بھلاتی نہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ محبوب لِذاتہٖ ہے اور اُس کی عطا محبوب لغیرہٖ ہم اُس کی عطا سے اس لیئے محبت کرتے ہیں کہ محبوب کی عطا ہے اور یہ بھی محبت لِذاتہٖ میں داخل ہے اور یہ مقام صالحین، مؤمنین کا ہے۔ "ملخص تفسیر روح البیان"

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ جس کو محبوب بنا لیتا ہے۔ جبرائیل علیہ السّلام سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں مُنادی کراتا ہے کہ سب اِس کو محبوب رکھیں۔ مؤمنین صالحین اور

ــــــ سب سے بڑا عطیہ، ذکرِ الٰہی، ذکرِ درُود رسالت پناہی ہے۔

اَولیاءِ کاملین کی مقبولیتِ عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اَولیاءِ کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک بختی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکرِ گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سینہ پُرسوز اور آنکھیں نَم آلودہ نہ ہوں تو نہ ایمان، ایمانِ کامل اور نہ اسلام، اسلامِ کامل ہے۔

شرائطِ محبت :۔ کثرتِ ذکرِ محبوبؐ، آزمائش پر صبر، اِنقطاع ازما سوائے المحبوب[۳]
یہ شرائط طے کرنے کے بعد مقامِ محبت پاتا ہے یہ سب اتباع کے نتیجہ سے ہے۔

○ حصولِ فیضِ محبت دو طرح ہے۔ اوّلاً نگاہ سے جب مُوسیٰ علیہِ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے مَحَبَّۃً مِّنِّیْ سے نوازا تو وہ جس طرف نگاہ کرتے وہ دل سے محبت کرتا ثانیاً لب سے۔ [سورۃ طٰہٰ ۳۹] یہ دونوں اندازِ محبت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اس میدانِ محبت میں کوئی اُویس قرنی بنا اور کوئی بُوعلی قلندر، کوئی غریب نواز بنا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجشکر بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔ ربِّ کریم نے محبوب کے چشمۂ محبت سے اُمّت کو سیراب کرایا اور چشمہ ہائے فیضانِ محبوب سے وافر حصے عطا فرمائے۔ اُمّتِ مسلمہ میں دُرُود شریف سے مرتبہ محبوب پا گئے۔

☆ محبوبِ سُبحانی، سیدالاولیاء، غوثِ اعظم الشیخ محمد عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی
☆ محبوبِ صمدانی، مجمع البحرین، مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی
☆ محبوبِ یزدانی، سندالکاملین، السید محمد اشرف جہانگیر سمنانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی
☆ محبوبِ الٰہی، سُلطانُ المشائخ، السید محمد نظام الدین اولیاء دہلوی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی

○ محبوب ربِّ العٰلمین عزَّوجلَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چشمۂ محبت سے مستفیض ہو کر اولیاءِ عظام اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ [سورۃ البقرۃ ۱۶۵] کے جامِ عشق سے سرشار ہوئے اور اللہ ربُّ العزّت جلّت شانُہٗ کو بھی اُن سے محبت ہی یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ [سورۃ المائدۃ ۵۴] کی تفسیر بنے۔

قرآنِ پاک : پ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۳۸

صِبْغَۃَ اللّٰہِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً ۫ وَّنَحْنُ لَہٗ عٰبِدُوْنَ ○	ہم اللہ کا رنگ چڑھاتے ہیں اور کس کا رنگ خوبصورت ہے اللہ کے رنگ سے اور ہم اُسی کو پوجتے ہیں۔

○ جس طرح رنگ کپڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اسی طرح اللہ کا رنگ

[۳] کامل اتباع اقوال، اعمال اور احوال سے درجہ محبوب ملتا ہے



"اعتقاداتِ حقہ" ہمارے رگ وپے میں سما گئے ہمارا ظاہر "قالب" اور باطن "قلب" اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ چڑھانا ہو تو اللہ سُبحانہٗ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو نہ پانی سے دُھلے اور نہ دھوپ سے اُڑے اور جو نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ اللہ سُبحانہٗ کا رنگ وہی ہے جو رنگِ مُصطفائی ہے۔ جس سے دل ایمان اور محبت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی سیرتِ طیبہ کا ہُو بہو نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر افعال میں گفتار میں کردار میں توحید کا رنگ اور سُنّتِ مُطہرہ کا نقشہ ہو یعنی صُورت ہو نمونہ سُنّتِ مُطہرہ کا اور زُبان تر ہو ذکرِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" درُود شریف سے۔

"صِبْغَۃَ اللّٰہِ" کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے تو سُنّتِ غرّاء کا نمونہ بن جاتا ہے اور درُود شریف کا رنگ باطن "قلب" پر چڑھتا ہے تو تمام کائناتِ عالم میں اللہ پاک کا محبوب[1] بن جاتا ہے اور سُنّتِ مُطہرہ پر عمل کی راہ سے انہیں انوارِ ولایت ملے۔

سے اَلنُّبُوَّۃُ اَفْضَلُ مِنَ الْوَلَایَۃِ ط نبوت، ولایت سے بہر جہت، بہر وجہ افضل، اکمل و اعظم ہے۔ الحکم

[1] جنہوں نے ولائیت کو نبوّت سے افضل کہا وُہ اپنی اِس استدلالی منطق کی راہ سے بھٹک گئے کہ نبی رجُوع اِلی الخلق اور ولی رجُوع اِلی اللہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ سُبحانہٗ کے ہاں تکمیل پا کر منزلِ مقصُود پر فائز ہو کر اُس کے حکم سے خلق کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوتا ہے۔ اور ولی رجُوع اِلی اللہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصُود کو پانے والا "نبی" نبی بھی ہوتا ہے اور ولی بھی۔ یعنی رجُوع اِلی الخلق اور رجُوع اِلی اللہ دونوں پر مقصُود کو پائے ہوئے۔ نبی کی نبوّت نبی کی اپنی ولائیت سے بھی افضل ہوتی ہے۔ "لَا خِلَافَ فِیْہِ" چہ جائیکہ ولی کی ولائیت نبی سے افضل ہو؟ نبی معصُوم اور ولی محفُوظ ہے۔ معصُوم وُہ ہوتا ہے جس میں گناہ کی طاقت ہی نہ ہو اور محفُوظ وُہ جس میں گناہ کی طاقت تو ہو لیکن حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو۔ ولی ولائیت میں کتنا ہی ترقی کر جائے درجۂ معصُوم کو نہیں پا سکتا۔ اور بندہ بہرحال بندہ ہے وُہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہو سکتا اور نہ خُدائی میں داخل اور شریک ہو سکتا ہے۔ "بندہ بندگی سے بندہ ہے ورنہ گندہ" "زندگی بے بندگی شرمندگی ہے"۔

☆ امام علی بن ابی بکر قُدِّسَ سِرُّہٗ نے "معارج البدیعہ" میں فرمایا ولی کا تمام اُمور میں حُسن وکمال، ظاہراً و باطناً اصُولاً و فرُوعاً۔ عقداً و نقلاً۔ عادۃً و عبادۃً کامل اتباعِ سُنّت و اجتناب از بدعت میں مُضمر ہے۔

اَلشَّرِیْعَۃُ ھِیَ الشَّجَرَۃُ وَالْحَقِیْقَۃُ ھِیَ الثَّمَرَۃُ شریعت درخت ہے اور حقیقت معرفت ثمرات ہیں۔ مکتوباتِ معصومیہ

☆ انبیاءِ عظام، اولیاءِ کرام کا درود شریف سے رطب اللسان ہو کر انوار و مراتب پانا۔

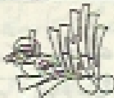
○ درود شریف میں ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کے ساتھ یُصَلُّوْنَ میں شامل ہیں۔ اور صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ کے مخاطب اٰمَنُوْا ہیں۔ جو درود شریف کے انوار کے پروردہ ہیں۔ روزِ ازل انبیاءِ عظام کا نورِ نبوت پر تو نورِ محمدی عہ سے چمکا اور درود شریف کے وظیفہ سے فضیلتیں پا گئے۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

عہ درود خوان انبیاءِ عظام۔ اول البشر حضرت آدم علیہ السلام کو حکم اول درود شریف کا ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام کا اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے مطابق ہمیشہ درود شریف ورد رہا۔ درود ابراہیمی علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درود شریف اظہر من الشمس و الامس ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے صاحب الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے درود خضری کی اجازت چاہی اور باقی ملائکہ نوری عقل اول جبرائیل علیہ السلام مع الاتباع ملائکہ کا بے انتہا درود شریف واضح۔ صحابہ کبار چار یار خصوصاً حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ہر وقت درود شریف وظیفہ رہا۔ ائمہ اہل بیت اطہار از بارہ امام تاج الرجال مجمع الافضال امام جعفر الصادق "نسبت صدیقی نسبا علوی" رضی اللہ تعالیٰ عنہما و مجاہد علماء سے خصوصاً اولیاءِ نقشبند و دیگر سلاسل ثلاثہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ درود شریف "دو چشت اہل بہشت ہے"۔ محدثین کرام نے ہمیشہ درود شریف لکھا پڑھا اور پڑھایا۔ ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ انار اللہ برہانہ فنا فی اللہ درود شریف تھے۔ اولیاء متقدمین خواجہ اویس قرنی یمنی روح اللہ روحہٗ غوث الاولیاء بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کو بکثرت درود شریف استغراق کلی رہا۔ اولیاء متاخرین قطب العالم السید الشریف الشیخ عبد القادر جیلانی حنبلی شہنشاہ بغداد علیہ الرحمۃ کو درود شریف سے مرتبہ محبوب سبحانی ملا۔ اولیاءِ کاملین حلقہ اویسیہ شاذلیہ صاحب الصلوٰۃ والسلام سے مانند صحابہ مجلس کرتے اور فضائل درود شریف کے مسائل پوچھتے نیز اولیاءِ نقشبند عاشق و عامل درود شریف ہیں۔ کاشف الاسرار واصف الابرار السید محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری اپنے قیام مدینہ کھڑے ہو کر روزانہ چوبیس ہزار درود شریف پڑھتے اور شہنشاہ نقشبند کا لقب پایا۔ قیوم اول محبوب صمدانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی افاض علینا فتوحہ کا بوقت سحری پانچ ہزار درود خضری اور دلائل الخیرات کا معمول رہا۔ زائر الحرمین الشریفین حاجی الحرمین الشریفین شاہ حسین خطاب الٰہی آگرہ مکان شریفی کا وظیفہ درود شریف ہر دم تھا۔ فقیر کے طریقت میں جد اعلیٰ قدوۃ الاولیاء زبدۃ الابرار میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کا روزانہ درود شریف پانچ ہزار۔ سیدی اکمل مرشدی اکمل السید نور الحسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ الباری بوقت سحری تسبیح پر تین ہزار اور کھجور کی "گٹھلیوں" شمار میں بے شمار درود شریف پڑھا جاتا۔ سلاطین اسلام سلطان ناصر الدین محمود دہلوی۔ سلطان محمود غزنوی کا ایک لاکھ درود شریف وظیفہ تھا۔ شاہان مغلیہ درود شریف کے فیض یافتہ تھے۔ بفضلہ تعالیٰ فقیر چغتائی کا بھی محبوب وظیفہ درود شریف ہے۔ ۱۲ منہ

شدیم خاک و لیکن ز بوئے تربت ما — تواں شناخت کزیں خاک فقیرے سوختہ

"اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی صحبتی تحیۃ وسلاما وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم"

روضۃ الشّہ باب



اطاعتِ رسُول

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

قرآن پاک پ۵ سورۃ النسآء آیت کریمہ ۶۹

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ؕ

اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اُس کے رسول کی وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ انبیاء ، صدیقین ، شہداء صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

شانِ نزول : حضرت ثوبان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کمال محبت رکھتے تھے۔ ایک دن اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضرِ خدمت ہوئے کہ چہرہ کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا اور پریشان حالی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ درد سوائے اس کے کہ جب آپ صلی اللہ علیک وسلم سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ پریشانی ہو جاتی ہے اور جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں کیسے دیدار پا سکوں گا۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پر ہوں گے اور اگر اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے جنت دے بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور آپ کو آخرت میں معیتِ مصطفوی کا مژدہ سنایا گیا اور ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے اُمت کا نصیبہ کھل گیا اور دل تسلی پا گئے۔ اے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہٗ تیرے فیض سے ہم نالائقوں کے لیے تسلی ہے۔ کہاں دنا خدنی کے مکین اور کہاں ہم کمین " چہ نسبت خاک را عالم پاک "۔

اتنا عجب بلندی جنت کا کس لئے　　دیکھا نہیں کہ بھیک کس اونچے در کی ہے

ے اے ثوبان علیہ الرضوان میرا تن ، من ، دھن تجھ پہ قربان - الخ



حدیثِ پاک : بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ مجھ سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ ان میں ہر کوئی خواہش کرے گا۔ کاش کہ ! مجھے ایک نظر جمال پاک پر ڈالنے کی سعادت ملے اور اس کے مقابلے میں مجھ سے میرا مال و منال، دولت و ثروت لے لیئے جائیں اور مجھے دیدارِ محبوب ربّ العلمین عزّ وجلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" حاصل ہوجاتا اور یہ دیدار کی تمنا حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے اظہارِ محبت ہے۔ " رواہ الدارمی " بحوالہ دلائل الخیرات "

☆ رسُول کے مبعوث فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے حکم سے آپ کی اطاعت کی جائے اور اپنی ہوائے نفس کو اس کے تحت کیا جائے جو وہ لائے ایک مقام پر ربِ کریم نے انسان کی حالت کو بیان فرمایا۔ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ہَوٰىہُ سورۃ الجاثیہ ۲۳ آیا تم نے اسے نہیں دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا۔ تخلیق انسانی کا مقصد و منشا یہ ہے کہ وہ اپنے قلبی و ذہنی خیال کو بمتابعتِ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کرے اور ہوائے نفس کو چھوڑ کر رضاءِ الٰہی تک پہنچائے۔ لیکن حیران کن بات یہ کہ انسان نے تو اپنی خواہشات کو یعنی اپنے آپ کو " اپنا خدا " بنا رکھا ہے۔

○ تعجب ہے انسان پر خالق کل کی ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق چیونٹی تو نہ بنا سکا۔ لیکن خدا معاذ اللہ، کئی بنائے ہوئے ہیں۔ (ال مجاہ، ال ریاء) اَللّٰھُمَّ احْفَظْ مِنْ ذٰلِكَ ط یہ سب ہوائے نفس کے کرشمے ہیں۔ بندہ کو جناب کبریائی میں اس امر کا ہمیشہ ملتجی رہنا چاہیئے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ اپنے کرم سے شرِ شیطان، شرِ نفس اور خصوصاً ہوائے نفس علہ سے بچائے رکھے۔

انوارِ فیضانِ نبوت : ایک روایت الحدیث میں فرمایا۔

خَیۡرُ الۡقُرُوۡنِ قَرۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَہُمۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَہُمۡ ط	بہترین زمانہ میرا ہے پھر وہ جو اس سے ملا ہوا اور پھر وہ جو اس سے ملا ہوا۔ " صحیح البخاری "

☆ طبقہ اولیٰ :۔ طُوۡبیٰ لِمَنۡ رَاٰنِیۡ کا مصداق ہے۔ خَیۡرُ الۡقُرُوۡنِ قَرۡنِیۡ صدرِ اول کہلایا۔

☆ طبقہ ثانی :۔ وَلِمَنۡ رَاٰی رَاٰنِیۡ میں جنہوں نے کسی ایک صحابی کو دیکھا " نشاۃ ثانیہ " ۲

علہ مخالفانِ اہلسنت وجماعت کے تمام طوائف جدیدہ وقدیمہ خذلھم اللہ کے زوائغ مکائد کے حقائد ہوائے نفس ہیں۔ الخ

☆ طبقۂ ثالثہ - تبع تابعین جنہوں نے تابعین کی زیارت کی۔ یہ تینوں زمانے رؤیت، روایت اور درایت میں قرب کی بناء پر خیر میں شامل ہیں۔

گلِ حکمت :- قرآن عظیم میں ربُّ العرشِ العظیم نے وَالعَصرِ سے جس کی قسم اُٹھائی وہ قرنی ہے۔ ق صدیق، ر عمر، ن عثمان، ی علی اور لفظ ع سب میں مشترک ہے مثلاً ع عتیق، ع عمر، ع عثمان، ع علی اور یہ سب آپس میں باہم یکدیگر عین ہیں۔ جو ان عین کو غین جانے بخدا اُس کی عین "آنکھ" میں غین "پردہ" ہے۔

☆ الشیخ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی قدس سرہٗ الجلی والخفی کا مقولہ ہے

اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیْهَا صَوْمٌ	دُنیا ہے ایک یوم[1]، ہمارا ہے اس میں صوم،
اَلدُّنْیَا سَاعَةٌ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً	دُنیا ہے ایک ساعت، ہم اس میں کریں اطاعت

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" مطاع ہیں اور آپکی اطاعت، اطاعتِ الٰہی ہے۔ اطاعت کے صحیح مفہوم کو وہ کیا جانے جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات و صفات سے محجوب اور ناواقف ہو۔ حقیقۃً "اللہ سبحانہٗ" کا اطاعت گزار وہی ہو گا جو سُنّتُ اللہ کے مطابق آپ پر درود و سلام بھیجے گا۔ اور سُنّتِ نبوی پر عمل کرے گا۔ حضور سیدُ البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الاکبر[2] نے اپنی نورِ نظر، لختِ جگر سے فرمایا یَا فَاطِمَةُ اِنَّکِ تُسْئَلِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا اکْتَسَبْتِ وَلَا یُسْئَلُ نَسَبُکِ اِعْمَلِیْ اِعْمَلِیْ "بیٹی! روزِ جزا تجھ سے کسب پوچھا جائے گا نہ کہ نسب" "عمل کرنا عمل"۔ قرۃُ العینِ رسول زہرا و بتول، جگر گوشہ رسول ہونے کے باوجود مُبشَّرہ بِسَیِّدَۃِ النِّسَاءِ فِی الْجَنَّۃِ ہیں اور آپ پر درود شریف پڑھنا جزوِ ایمان ہے۔ جنہوں نے اس راہِ عمل سے درود شریف کو اپنایا وہ جو درود شریف کی رنگن میں رنگے گئے۔ اُن پر درود شریف کے انوار سے وہی اثرات ظاہر ہوں گے جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم و جان سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

---

[1] ولادت پر کانوں میں آذان اور وفات پر نمازِ جنازہ۔ زندگی بس اتنی ہے۔ جتنا آذان اور نماز کا وقفہ۔ روزِ قیامت پچاس ہزار سال کا جو عند اللہ ایک دن ہے۔ اتنا طویل عرصہ بھی ایں حاجیا مومن درود خوان کے لیے کلمحِ البصر ہو گا۔

[2] ایک ولی اللہ باسی روٹی کو ترجیحاً تناول فرماتے اور اُسے جمالی کہتے کہ یہ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے زمانہ سے بہ نسبت تازی کے زیادہ قریب ہے۔ امام علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے میں وہ لذتِ عبادت نہ پاتے جو جوانی میں تھی۔ یہ لذتِ عبادت اور جمالی کا شرف اور فضیلت قربِ زمانی سرکارِ مدنی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بناء پر تھی۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ



☆ السید محی الدین خواجگانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر مکھی نہ بیٹھتی کیونکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی۔" بجسم پاک پیغمبر مگس نہ نشست و نمی نشیند" علے

☆ خواجۂ خواجگان السید محمد بہاؤ الملت والدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری بانی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ "ملفوظات" میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ میں نے مقام قرن ملک یمن میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے خرقہ، جبۂ مبارک کی زیارت کی جو نبی اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خواجہ اویس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جبۂ شریف کو چوما اور کمال محبت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لئے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان ہے متعلقات نبوی، تبرکات مصطفوی کا۔ انوار محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" جو اولیاء کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور ان انوار فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الخفی "تذکرۂ غوثیہ" میں فرماتے ہیں۔

○ مقام قرن، زبید، میں جبۂ مبارک کی زیارت ہوئی تو مارے شوق کے جبۂ شریف کو میں نے سر پر رکھ لیا۔ اس وقت جبۂ مبارک کا سایہ تو درکنار، ہمارا سایہ بھی ندارد۔

گلستان میں جا کر ہر اک گل کو دیکھا   تیری ہی سی رنگت تیری ہی سی بو ہے

○ عالم شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف عنصر لطیف کے لئے سایہ کیسے ہو؟ اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی کفش برداری سے ہی وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ اور وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے طفیلی اور عطاء فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ :۔ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پ ۹ سورۃ الانفال ۳۴) اولیاء اللہ تقویٰ کے منابع اور مراکز ہیں۔

علے علماء عجم نے منجملہ اور خصوصیات کے لکھا کہ اسم پاک اللہ جل شانہٗ کی طرح اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم " میں بھی کوئی حرف منقوطہ نہیں رکھا کہ نقطہ مشابہ مکھی ہے۔ اللہ پاک نے محبوب کے اسم پاک کو اس مشابہ سے بھی پاک رکھا۔ یہی وجہ تھی کہ " جسم اور لباس " پر گندی مکھی نہیں بیٹھتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی مکھی سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ " سبحان تیری قدرت " کما صرح ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فی شمائل الترمذی " تذکرۂ غوثیہ "۔



○ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ[سورۃ لقمان ۱۵] سے تقویٰ ملتا ہے۔ یہی مقصود ہے جو ثمرہ ہے اِتباع کا۔ ولائیت کی یہ پہلی منزل ہے۔ تقویٰ کا معنیٰ ہے "باز آنا تقی" اور "ڈرنا تقی" ہے۔ جس میں یہ دونوں معنیٰ پائے جائیں وہ متقی ہے۔ غیر متقی، فاسق معلن، تارک سُنّت اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والا[یعنی اکثر] ولی نہیں ہوسکتا۔

☆ سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ایک شخص نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا تھا آپ اس کی ملاقات کو چل دیئے جب وہاں پہنچے تو وہ مسجد میں داخل ہو رہا تھا اس دوران اُس نے مسجد میں قبلہ رُخ تھوکا آپ نے جب دیکھا تو بغیر ملاقات کئے واپس چلے آئے۔ اُسے سلام کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور فرمایا۔

هٰذَا رَجُلٌ غَيْرُ مَامُوْنٍ عَلٰى اَدَبٍ مِنْ آدَابِ الشَّرِيْعَةِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ آمِيْنًا عَلٰى اَسْرَارِ الْحَقِّ ؕ	یہ شخص شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کا لحاظ نہیں کرتا۔ اسرار الٰہیہ کا کیوں کر امین ہوگا۔ "نفحاتُ الانس"

خلافِ پیغمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

☆ آپ کے نزدیک شریعتِ مطہرہ کی اتباع ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کے پاس کرامت کا خواہاں ایک شخص آیا اور ایک سال ٹھہرا جب بد دِل ہو کر واپس جانے لگا تو آپ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگا اتنے عرصہ میں آپ سے کوئی کرامت نہیں دیکھی فرمایا اچھا یہ تو بتا کہ مجھے کبھی کوئی کام خلاف سُنّتِ مطہرہ کرتے دیکھا ہے۔ کہنے لگا نہیں یہ سُن کر آپ نے فرمایا پھر جا اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوگی اور فرمایا طریقت کی رُوح شریعت ہے۔ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ شریعت مطہرہ پر استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے اور ہم تو کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں ؎ [استقامت علیٰ منہاج النبوت]

علمِ طریقت ہمچو مسکہ، علمِ شریعت ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

☆ کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دعویٰ ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس کی دلیل ﷺ اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حقیقت ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

ــــــــ
؎ اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔

شریعت اور حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی سالک کے لیئے یہ سب معبود تک پہنچنے کے راہ ہیں، نشانِ منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزلِ مقصود تو حضور ﷺ تک پہنچ کر اللہ سبحانہٗ "معبودِ حقیقی" کی معرفت، قرب اور رضا ہے۔[1]

یقین دانم دریں عالم لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا ھُوْ ۔ وَلَا مَوْجُوْدَ فِی الْکَوْنَیْنِ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا ھُوْ

اصل دین شریعت مطہرہ پر عمل ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم النہار ہے تو آپ نے فرمایا اس نے اپنے اندر مجاہدہ سے صفاتِ ملائکہ پیدا کرلیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولائیت اور فرمایا کمال ولائیت یہ ہے اپنے اندر صفاتِ محمدی ﷺ پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے ہمہ اوقات اپنے قیام وصیام کلام وطعام اور منام کو سنتِ مطہرہ کے مطابق کرے۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی "علیہ الرحمۃ الباری" بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے اپنی کتاب مستطاب "عوارف المعارف شریف" میں فرمایا۔

کُلُّ حَقِیْقَۃٍ رَدَّتْہُ الشَّرِیْعَۃُ فَھُوَ زَنْدِیْقَۃٌ ۔ | ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ زندیقہ ہے۔ "زندیق بظاہر دیندار، بباطن بیدین بدعقیدہ"

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں[2]

☆ شریعت کے بغیر طریقت کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ شریعت اور طریقت میں جسم وجان، جسد وروح، ظاہر وباطن، الفاظ ومعنیٰ، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی یک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعوے ولائیت مکر ہے اور فقر مکر سے پاک ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

---

[1] حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہُ مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہِ ۔ نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ وظیفہ حقیقت ہے۔

[2] اے مخاطب! اگر تو نے میرے محبوب ﷺ کی اتباع کی تو یہ عالم رنگ وبو کیا چیز ہے۔ ہم تیرے ہیں۔ لوح قلم تیرے ہیں پھر لوح محفوظ اور قلم ربانی جو تقدیریں لکھتی ہے۔ تجھے عطا کردوں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی تقدیر آپ لکھنا تو مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کی تفسیر بن جاؤ گے یہ شعر آیتِ کریمہ فَاتَّبِعُوْنِیْ کا ترجمہ ہے۔ جو حضور سید الابرار صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہ المجتبیٰ وبارک وسلم کی عظمت اور محبت کا ثبوت ہے۔ منہ عفی عنہ

ہے۔ توحید اصل دین ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستہ رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ عُبَیْدُ اللّٰہ المعروف خواجہ خورد ابن خواجہ باقی باللہ بیرنگ علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ جاننا چاہیئے۔ شریعت صورتِ حقیقت ہے اور حقیقت معنیٔ شریعت، صورت معنیٰ ہے اور معنی صورت سے جُدا نہیں۔ معنیٰ تک پہنچنا بے توسط صورت مستحیل محال ہے اور محض صورت پہ اکتفا کرنا اور معنی سے جو کہ مقصود ہے غافل ہونا صریح نقصان کی بات ہے۔ اِس سے زیادہ کیا لکھا جائے "تذکرۂ خواجہ بزرگ حضرت باقی باللہ مترجم نسیم احمد امروہی فریدی لکھنؤ"

☆ امامِ ربّانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہُ النورانی نے مبدأ و معاد میں فرمایا۔

○ من عبادتِ خدا باین طور کردم کہ اُو ربِّ محمد جلّ و عزّ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔	میں اللہ سُبحانہٗ کی عبادت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ وہ محمد کا رب ہے "عزّوجلّ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

بدلیلِ جلیل، کلامُ اللہ میں ربِ جلیل نے فرمایا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ○ سورۃ الاعراف ۱۲۱ نبی کے دامن کو چھوڑ کر ربّ تعالیٰ کو ماننا یہ ایمان نہیں جادوگروں نے سجدہ میں اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہا چاہیئے تھا تکمیل ایمان ہو جاتی اور جب انھوں نے "رَبِّ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ" کہا تو اب ایمان صحیح ہوا اور عند اللہ وہ مومن اور جنتی ہوئے۔

☆ حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ، غوث الانامی سیدنا بایزید بسطامی قدس سرہُ السامی کا واقعہ لکھ کر انکشاف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کعبۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو وہاں گھر دیکھا گھر والا نظر نہ آیا پس میں سمجھا کہ میرا حج قبول نہیں۔ دوسری مرتبہ کعبۃ اللہ گئے تو گھر بھی دیکھا اور گھر والا بھی لیکن جب تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو گھر والے کا خوب مشاہدہ کیا اور گھر نظر نہیں آیا اور یہ کمال فنا فی اللہ کی دلیل[1] ہے۔ "کشف المحجوب شریف"

○ ایک مسلمان جب مکہ معظمہ فریضۂ حج ادا کرتا ہے تو جلالِ الٰہیہ کی تابانیوں کا مشاہدہ

---

[1] ایک شخص کعبۃ اللہ گیا۔ عشقِ الٰہی سے سرشار، زور زور سے آہ و زاری کرتا ہوا عالمِ وارفتگی میں درِ کعبہ کو کھٹکھٹانے لگا۔ کسی نے کہا کسے ملنا ہے تو اُوپر اشارہ کر کے کہنے لگا۔ اُس کو ملنا ہے جس کا اُوپر نام لکھا ہوا ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ گرا اور واصل بحق ہو گیا کہ گھر والے نے اُسے اپنے پاس بلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ○ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ
هر کہ شد عاشقِ جمالِ ذات را او ست سید جملہ موجودات را

کرتا ہے تو یہی جذبہ اُسے کشاں کشاں مدینہ منورہ دربارِ رسول ﷺ پر لے جاتا ہے۔ جہاں جمالِ محمدی ﷺ کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مکہ معظمہ کے بعد زیارتِ مدینہ منورہ اپنی جگہ درست لیکن عشق و محبت کی دنیا کی منزل کے راہی کا کچھ اور ہی مقام ہے۔ مکہ معظمہ کے بعد آپ مدینہ منورہ نہیں گئے واپس وطن آ گئے اور یہاں وطن سے بہ نیت حاضری بارگاہِ رسالت ﷺ مستقلاً کرکے گئے۔ لے

اَدِّبُوا النَّفْسَ اَیُّھَا الْاَصْحَابُ فَالطُّرُقُ الْعِشْقِ کُلُّھَا آدَابُ

اور فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مکہ معظمہ کے تحت کروں اور جب بارگاہ محبوب رب العٰلمین عزوجل فصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حاضری ہوتی تو دیر تک روتے رہے۔ اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے رہے قیام مدینہ طیبہ میں درود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاء عظام نے جو کچھ مدارج ولائت سے حصہ پایا۔ اسی درود شریف سے پایا۔ حضرت ابونصیر علیہ الرحمۃ کے سامنے بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ بِھٰذِہِ الصِّفَۃِ نَالَ مَا نَالَ ؎ بایزید نے جو کچھ پایا اسی استقامتِ ہمت اور درود شریف سے پایا۔ شریعتِ مطہرہ کا ادب روح اور محبت جان ہے یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔

حدیثِ قدسی :۔ کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ؎

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ وَھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ ؎	میں اس کا ہم نشین ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے اور وہ اولیاء اللہ رب العزت کے جلیس ہیں۔
ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَبِھِمْ یُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ ؎	ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا اور انہیں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ بودن با اتقاء

اللہ کا ذکر آبِ حیات اور درود شریف جامِ عرفان ہے۔ ان چشموں سے اولیاء سیراب ہوتے ہیں۔

آب خواہ از جو بجو خواہ از سبو
کایں سبو را ہم مدد باشد زجو

ع۱ اے لوگو! اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔
ع۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب انور سے عشق کی نہریں اور چشمے جاری ہیں۔ جس سے نور کی شعاعیں نکل کر فیض پہنچاتی ہیں جس سے وہ عرفان کی منزلیں طے کرکے معبودِ حقیقی تک پہنچتے ہیں۔ ۱۲۰ مرتبہ عفی اللہ عنہ



ذکر اسمِ ذات پر مجاہدہ سے مشاہدہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا ذکر کرو اور درود شریف پڑھو اور حالتِ ذکر میں وُہ تمہارا ہم نشین ہو گا اور ذکر۔ درود شریف ،، میں ایسے رہو کر آپ ﷺ "حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم آپ کو دیکھ رہے ہو۔ ادب، اجلال واکرام، تعظیم اور حیا سے رہو اور یقین جانو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں دیکھتے اور سُنتے ہیں تمہارے کلام کو اور تمہارے اعمال و احوال پر نگاہ ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام صفاتِ الٰہی سے موصُوف ہیں اور اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی ایک وصف یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوتا ہُوں۔ اور یہ باطنی خزانے کھولنے کی کنجی ہے ؎ "مدارج النبوت"

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخُدا او نشیند در حضورِ اولیآء

اقوالِ حکمت ۱۔ مقولہ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ[1] اور اَلْاَدَبُ فَوْقَ الْاَمْرِ اپنے اپنے مدارج اور مقام کے لحاظ سے ہے۔ پہلا مقام مُبتدیٔ شریعت اور دُوسرا مقام مُنتہی طریقت کا ہے۔ مخفی نہ رہے ادب میں خطا بے اَدبی کے صواب سے افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ حُسْنَ الْاَدَبِ بِاَوْلِیَآئِکَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْٓءِ الْاَدَبِ بِاَصْفِیَآئِکَ بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

۲۔ اولیاءُ اللہ، مقامِ فنا میں، از خود رفتہ، اَنَا الْحَقّ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے شاہ منصور حلاج علیہ الرحمۃ نے اَنَا الْحَقّ کہا۔ لیکن فنا فی الرسول کی منزل میں۔ اَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ" کسی نے نہیں کہا اور نہ آئندہ کوئی کہے گا۔ وُہ مقامِ نیاز یہ مقامِ ناز ہے مقامِ ناز مقامِ محبوب ہے

باخُدا دیوانہ و با مصطفٰے ہُشیار باش "عزیز جان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ محبوب صمدانی شہبازِ لامکانی کشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ امواجِ ہمدانی شمعِ بزمِ عرفانی مقتدا ارباب

---

[1] مرتبۂ اوّلی، امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل کی تکمیل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور تربیت شارحۂ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے صلح حدیبیہ میں شرائط لکھنے سے پہلے تسمیہ اور کلمہ طیبہ لکھا مشرکین نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اے علی! رضی اللہ عنہٗ لفظ رسُولُ اللہ کاٹ کر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ لکھ دو۔ عرض کیا لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا تو پھر حضور ﷺ نے خود اپنے ہاتھ مُبارک سے قلم زد کیا یہ مثال ہے ادب، امر بلند مرتبہ ہے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں ☆ فتح مکہ معظمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

معانی امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی قدس سرہ الرحمانی نے فرمایا۔

○ فنا کے یہ معنی نہیں کہ وجودِ عنصری زائل ہو جائے اور نہ ہی بقاء کے یہ معنی ہیں کہ ممکن سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ محال ہے اور اس کے قائل ہونے سے کفر لازم آتا ہے بلکہ اس امکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلع اور لبس کے یہ معنی ہیں۔ صفاتِ بشریہ سے نکلنا اور صفاتِ الٰہیہ اور انوارِ احمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے متصف ہونا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

اپنے قدم ناز میرے کندھوں پر رکھ کر بتوں کو گرا دیں۔ فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ! تم بارِ نبوت نہیں اٹھا سکتے تو امتثال لامر رسول اللہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے دوشِ مبارک پر کھڑے ہو کر بتوں کو گرا دیا۔ جب نیچے آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے اپنے آپ کو عرشِ عظیم کی بلندی پہ پایا تھا فرمایا اے علی مرتضےٰ انھیں اٹھانے والے محمد مصطفےٰ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " اور اتارنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ مثال الامر فوق الادب کی ہے۔

☆ ایک آدمی کا دورانِ سفر اونٹ چھوٹ گیا جس پر زادِ سفر کھانا پینا تھا۔ شدید گرمی وسیع وعریض ریگستان اور مہلک بیابان، عالمِ پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا اچانک آنکھ لگ گئی جاگا تو دیکھا کہ اونٹ سرہانے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وشکر کے لیئے اسی عالم بیخودی میں بے ساختہ پکار اٹھا اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ "تو میرا بندہ میں تیرا رب"۔ یہ تمثیل بیان فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ یہ الفاظ خطا ہیں۔ لیکن حالتِ محبت کے اس عالمِ وارفتگی وشیفتگی میں ربّ ودود اس کے ان الفاظ پر راضی ہو گیا۔ مقربین کی خطا بھی ہمارے صواب سے افضل ہوتی ہے۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا سین دوسروں کے شین سے افضل ترین ہے ؎

" بر اشہد او شنندہ زند اسہد بلال " رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنا بہم جمیعا۔

☆ شاہ منصور سے کسی نے پوچھا فنا کی اس منزل پر تم نے یہ کلمہ کیسے زبان سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ؎

من نمے گویم انا الحق ، یار مے گوید بگو ۔۔۔ چوں نمے گوئم مرا دلدار مے گوید بگو

میں اپنے ارادہ سے انا الحق نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یار یوں کہنے کا حکم دے تو میں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا نہ مانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوستِ حق پر قربان ہو جائیں۔ یہ شطحیات از حالتِ سُکرت ہے۔ شاہ حسین منصور حلاج الاسرار مقبول اولیاء سے تھے۔ ۱۲ منہ



روضۃ الثالثۃ شکر اللہ تعالیٰ مساعیہم الجمیلۃ ب ۵

اہلِ سُنّت وجماعت

○ شمائل الترمذی کی ایک روایت کے مطابق اُمّتِ مسلمہ میں تہتّر فرقوں سے صرف ایک ناجی ہے وُہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "وَمَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" سے واضح کر دیا ہے وُہ نجات دہندہ اور جنّتی گروہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ مرتبۂ ولائیت اہلُ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ کثّرَاللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فِی الْاَنْصَارِ کے نصیبہ میں روزِ ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام "مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان"

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْکُمْ بِالنَّوَاجِذِ

لازم پکڑو میری سُنّت اور میرے خلفاء راشدین مہدیین[1] کی سُنّت کو اور دانتوں سے مضبوط تھام لو۔

☆ اس حدیث پاک کی رُو سے اُمّتِ مسلمہ مقلدین حضرات حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہلِ نسبت ہی اہلِ سُنّت وجماعت ہیں کہ محبتِ الٰہی کا شریعتِ بیضا اور سُنّتِ غرّا کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصود تک پہنچائے اور اہلِ طریقت کے جملہ امور مشاہدات، مبشرات اور ظہورات باحوال وکیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقت اہلسنّت کے عین مطابق ہو تو ولائیت ہے ورنہ استدراج۔ سُنّتِ رسُول پاک اور سُنّتِ خلفاء پاک ہی دینِ ہدیٰ ہے۔

○ مشرفِ الخواطر والاسرار خواجہ ناصر الدین عُبید اللہ احرار نقشبندی (المتوفی ۸۹۵ھ) قدس سرہ الغفار فرماتے ہیں۔

منقول است کہ اگر تمام مواجید واحوال را با دہندہ، حقیقت ما را بعقائدِ اہلسنّت وجماعت متحلی نہ سازند۔ جُز خرابی ہیچ نمے دانم واگر تمام خرابیہا را بر ما جمع کنند حقیقتِ ما را بعقائد اہلِ سُنّت وجماعت بنوازند ہیچ باکے ندارم "مکتوبات خواجہ ۱۹۳"

اگر تمام مواجید واحوال ہمیں دے دیں اور ہماری حقیقت کو عقائد اہلِ سُنّت وجماعت کے ساتھ منسلک نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں۔ لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سُنّت وجماعت کے عقائد سے نواز دیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔

---

[1] حدیث پاک میں ہے۔ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا۔ وہ اکیلا دوزخ میں گیا اِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِیَۃَ بھیڑیا اُسی کو کھاتا ہے جو گلّہ سے علیحدہ ہو۔ وُہ ہلاک ہو گیا۔ فی زمانہ مسلک مستند محقق اہلِ سُنّت وجماعت کا لبادہ کئی فرقہائے ضالہ نے اوڑھ لیا ہے اور ان زائغین عن العلم نے جملہ فرق باطلہ۔ کسی کا تعلق خوارج سے کسی کا ناصبیہ سے اور کوئی معتزلہ سے جا ملتا ہے اور کسی نے
بقیہ اگلے صفحہ پر



○ اہلِ سُنّت وجماعت ہی مسلک حقہ مرضیہ ہے۔ صحابہ کرام کا مُبارک گروہ ہی اہلِ سُنّت وجماعت کہلایا۔ بمطابق حدیثُ الحبیب "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ" سے سُنّتِ رسُول اور "سُنَّۃِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ" سے خُلفاءِ راشدین معہ جُملہ صحابہ کرام کی جماعت مُراد ہے۔ اُنھیں کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم صادر فرمایا۔ صریح ہدایت حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کی سُنّت اور جماعت صحابہ کی پیروی پر مُنحصر ہے۔ اہلِ علم نے حق کو فرقہ ناجیہ "اہلِ سُنّت وجماعت" اور دین اسلام کو خیرُ القرون کے مذاہب اربعہ آئمہ مجتہدین میں مُنحصر قرار دیا ہے۔ اِس کے علاوہ خرطُ القتاد ہے۔

"کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلُ النَّظْرِ وَالْبَصِیْرَۃِ" "علامہ السید طحطاوی"

☆ امامِ ربّانی قُطبِ زمانی، محبوبِ صمدانی حضرت مُجدِّد الفِ ثانی الشیخ احمد فاروقی قُدِّسَ سِرُّہُ الاَقْدَس ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ ہجری القدسیہ مکتوب ۳۱ شریف میں بالوضاحت فرماتے ہیں۔

○ نجات کا راستہ صرف اہلِ سُنّت وجماعت شَکَرَ اللہُ سَعْیَھُمْ کی متابعت میں ہے۔ اقوال میں بھی افعال میں بھی، اُصُول و فرُوع میں بھی کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف یہی ہے باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے نہ آئے۔ لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا۔ مگر اُس وقت جاننا بے سُود ہو گا۔

؎ برحق مسلک و مذہب اہلسُنّت وجماعت ہی ہے۔ اُس کی علامت درود شریف پر مواظبت۔

بقیہ حاشیہ

نجد کو اپنا قبلہ وامام بنالیا اور اپنے دل میں بٹھالیا اور بچھایا۔ جو ہر ازگر و فریب زیارات المدینۃُ المنورہ سے روکنا اور فضائل پر ٹوکنا اپنا شعار بنایا۔ حضور "سیّدُ السادات والکائنات" "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے فضائل وکمالات سے "مُنکت بزعم میخانۂ نجدیت وبادۂ وہابیت"۔ کا اعراض ہی نہیں بلکہ اعتراض بھی ہے جو سراسر بدبختی پر انکار ہے۔ یہاں میرا مقصد مسلک مُہذّبہ مُحققہ اہلِ سُنّت وجماعت کا بیان ہے۔ کسی فرقے پر تنقید یا تنقیص، بحث ومباحثہ یا قیل وقال نہیں یہ سب ہدایت سے دُور گرادیتی ہیں۔ حاشا وکلّا کسی کی دل آزاری مطمحِ نظر نہیں محض ہدایت مقصُود اور مطلوب ہے۔ یہ سب فرقے بدعتی جو ضال اور مُضل ہیں جنہوں نے نئے نئے عقائد گھڑ لئے۔ اُن کی تقاریر وتحاریر مُبیّنہ تضاد کا مجموعہ، اور اُن کا عقیدہ اُن کے عمل کا۔ اُن کا قلب اُن کی زُبان کا نہ رفیق ہے اور نہ مُصدّق۔ یاد رہے۔ "وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا" کا تمغۂ حُسن صداقت اہلِ سُنّت وجماعت کے لیئے ہے جو سوادِ اعظم "حقیقت والی جماعت" ہے۔ (سُورۃ النساء ۶۹) فَتَدَبَّرْ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

؎ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مُجددی غفرلہ ولوالدیہ



☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد فرمایا گیا۔

اِتَّبِعُوا سَوَادَ الْاَعْظَمِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ط | تابعداری کرو "اہلِ سُنّت و جماعت" کی جو اُن سے علیحدہ ہُوا وہ جہنّم میں گِر گیا۔

○ سوادِ اعظم، اہل سُنّت و جماعت سے خارج ہو کر گروہ اہلِ النّارِ والسّقر میں اپنا نام لکھا لیا۔ اللہ کا کوئی ولی کسی دوسرے مسلک میں نہیں ہُوا اور نہ ہو گا۔

☆ غوثِ زمان السیّد عبدالعزیز دبّاغ شاذلی اَنَارَ اللہُ بُرْھَانَہٗ فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہلِ سُنّت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے توبہ نصیب ہوتی ہے اور پھر فتح۔ یعنی وہ فوراً اہلِ سُنّت و جماعت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ میں نے آپ کو ہمیشہ اہل سُنّت و جماعت کی مدح و ثنا کرتے سُنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہلِ سُنّت و جماعت سے بہت محبّت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہُوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علامہ بدر الدین زرکشی علیہ الرحمۃ نے جمع الجوامع میں اہلِ سُنّت و جماعت کی توصیف فرمائی کہ صراطِ مستقیم پر صرف اہلِ سُنّت و جماعت ہیں۔ مولانا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے نفحات الانس میں لکھا کہ سیّدنا بایزید طیفور بن عیسیٰ قُدِّسَ سِرُّہُ القُدسی کے وصال کے بعد کسی اہلُ اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا اے بایزید! تم نے ساری زندگی مسلکِ اہلِ سُنّت اور اتّباعِ سُنّتِ مصطفوی میں گزار دی تو تبارک اللہ سُبحانَہٗ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھ سے فرشتوں نے پُوچھا کہ اے بوڑھے تو کیا لایا ہے؟ میں نے جواب دیا محبوب محبّ کے دربار میں حاضر ہو تو پُوچھا جاتا ہے کیا لائے لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں پُوچھا جاتا کہ تُو کیا لایا؟ بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تُو کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر ربِ کریم نے مجھے بخش دیا۔ آپ اسی مسلکِ اہلِ سُنّت و جماعت پر اُخروی نجات کا دار و مدار فرمایا کرتے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



روضۃ القاریٔ | ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آدابِ مُصطفیٰ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

قرآنِ پاک : پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت کریمہ ۱

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللہَ ط اِنَّ اللہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝	اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسُول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا اجلال واکرام فرماتے ہُوئے ادب واحترام سکھا رہا ہے تاکہ وُہ میرے پاک رسُول کی پاک محفل میں بیٹھنے کے قابل ہوجائیں۔ میرے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" پر تقدیم قولی، فعلی ہرگز ہرگز نہ کرنا اور عجز وانکساری سے آدابِ گفتگو کو ملحوظ رکھ کر آواز بلند نہ کرنا۔ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ ورسولہٗ عنہا نے حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی حُرمت کو بعد وصال کے مثل حیات فرمایا اور اگر کوئی مسجدِ نبوی شریف میں کیل بھی ٹھونکتا تو منع فرما دیتیں کہ اس سے آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کو ایذاء پہنچتی ہے۔ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا ادب وتعظیم مثل حیات اب بھی فرض عین ہے۔

☆ ابن حمید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک بار خلیفہ ابُو جعفر منصور عباسی نے مسجدِ نبوی میں سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہٗ سے مباحثہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا لَا تَرْفَعْ صَوْتَکَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ[1] تو وُہ خاموش ہوگیا اور فی الفور خشوع وخضوع سے اس بات کو قبول کیا۔ پھر اُس نے استفسار کیا اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ وَاَدْعُوْا اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللہِ

[1] اس مسجد نبوی شریف میں اپنی آواز بلند مت کر۔ سرہند شریف نائب رسُول امام ربانی الشیخ احمد نوّر اللہ مرقدہٗ کے دربار میں دیکھا روضہ شریف کے دروازے کے کنڈوں سے ٹاکیاں بندھی ہوئی ہیں تاکہ کُنڈا کھولتے وقت آواز "کھڑک" نہ ہو۔ کیا سکون واطمینان ہے۔ یہ دربار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے نقشِ قدم ہیں

جہاں عشق بھی ہے سجدوں میں، جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمال کا، مَیں ہُوں ایک ادنیٰ غلام بھی

"صلی اللہ علیہ وسلم" حضور کی بارگاہ عالیہ میں صلوٰۃ و سلام کے بعد دعا مانگوں تو کیا میں قبلہ کی طرف منہ کروں یا "رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم "کی طرف ؟ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنْهُ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں منہ موڑتا ہے وہ تو تیرے اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لیے اللہ سبحانہٗ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں۔ بَلِ اسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفِعْ بِهٖ وَ فَيُشَفِّعُكَ اللهُ بلکہ آپ کی جانب توجہ کر اور انہی سے اپنی حاجت اور مراد کی شفاعت چاہ ۔ اور وسیلہ بنا۔ پس قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ عزت بخاری نے کیا خوب کہا ہے۔ اللہ رب العزت اسے عزت دے ؎

ادب گاہیست زیرِ آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید ایں جا

☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھا رہے تھے۔ قرآت سے ایک آیتِ کریمہ رہ گئی جب نماز ختم ہوئی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اَیْنَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ کہاں ہیں ؟ اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ آپ نے فی الفور خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ۔ تو فرمایا تم نے نماز پڑھی عرض کیا نعم " فرمایا ایک آیتِ پاک رہ گئی تم نے لقمہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بتانے لگا تو فوراً میرے ایمان نے میری رہبری کی اور کہا اے اُبیّ ! آپ اللہ سبحانہٗ کے محبوب اور رسول ہیں جو آیت مصطفٰے کی زبان پر جاری نہیں ہوئی کیا پتہ کہ وہ رب کریم نے منسوخ ہی نہ فرما دی ہو۔ اس سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" خوش ہو گئے۔

قرآن پاک : پ ۳۰ سورۃ الاعلیٰ آیتِ کریمہ ۶ ، ۷

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

○ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے صاحبِ قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام، بِکُلِّ حِیْنٍ و آنٍ کو حفظِ قرآن کی نعمت بے محنت عطا ہوئی ۔ اتنی عظیم و ضخیم کتاب بغیر محنت و مشقت اور بغیر تکرار و دور کے حفظ ہو گئی نیز یہ کہ اِلَّا کا استثناء کبھی واقع نہیں ہوا اور

ـــــ سید القراء فی الصحابہ الخزرجی الانصاری بدری بخاری کاتبِ وحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحابہ علینا المتوفی ۳۰ ہجری



اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قرآنِ عزیز سے کچھ بھول لیں۔ "تفسیر خازن، جمل"

حدیثِ پاک : بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ در "صحیح مسلم شریف"

اِنِّیْ لَا اَنْسٰی وَلٰکِنْ اُنَسّٰی لِاَسُنَّ ؕ | میں نہیں بھولتا۔ لیکن بھلایا جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیے سُنّت بنے۔

○ عالمِ علومِ اسرارِ الٰہیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھولنا اُمّتِ مرحومہ کے لیے سُنّت اور پُرحکمت[1] ہوتا ہے۔ ہمارے بھولنے کی طرح نہیں کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر یا عصر پڑھا رہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ بہت متعجب ہوئے۔ جماعت میں گو سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی موجود تھے مگر کسی کو بھی عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ایک صحابی حضرت ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ءَ قُصِرَتِ الصَّلٰوۃُ اَمْ نَسِیْتَ کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھول گئے۔ فرمایا مَا نَسِیْتُ وَلٰکِنْ اُنَسِّیْتُ میں بھولتا نہیں لیکن بھلایا جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت نماز ادا فرمائی اسکے بعد سجدہ سہو کیا۔ اس میں مصلحت اور حکمت یہ تھی اگر اُمّت میں کوئی بھول جائے تو تلافیِ مافات کی صورت میں اس کے سامنے آپ کا اسوۂ حسنہ ہو صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ؕ (الحدیث بخاری) سے یہ نسیان اُمّت کے لیے نمونہ بن گیا۔

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات۔

○ سیدنا فقیہِ اعظم علیہ الرضوان کے تلمیذِ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج میں بہت کام کیا۔ آپ علومِ قرآن و سنّت اور فقہ کے خزینہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ علمی خزینے حضرت آدم علیہ السلام سے بوجہ ادب عطا ہوئے۔ مجھے عالمِ ارواح میں

---

[1] نسیان ذہول اور سہو نسیان کا تعلق علم سے ذہول کا فعل سے اور سہو کا دونوں سے ہے سہو کا معنی ہے بھول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو تو ذہول اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نسیان۔ یہ احقر العباد طالب الرشاد کہتا ہے نسیان۔ ذہول اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا چاہیے آپ نبی ہیں اور ہم اُمّتی ہے چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک کہ ادراک عاجز است از درکِ ادراک "چہ نسبت کاہ را با آسمانِ عالیجاہ"

حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلام کی زیارت ہُوئی تو آپ نے فرمایا اے محمّد بن حسن!
"اِنِّیْ اَنْظُرُ عَلٰی وَجْھِكَ نُوْرَ الْقُرْاٰنِ" میں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دیکھتا
ہُوں۔ مجھے قرآن سناؤ تو مَیں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والا رکوع پڑھا اور
جب اِس آیتِ کریمہ وَعَصٰۤی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ﷺ علہ پر پہنچا تو یہ آیتِ
کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اِس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیت پاک چھوڑ دی۔
عرض کیا ہاں لے سیدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلام آپ کے اس حال کو بیان کرتے مجھے شرم آئی
اور یہ ادب کا تقاضا تھا جو کچھ مَیں نے کیا اللہ سُبحانہٗ تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب
فرمائے۔ مَیں کون ہُوں؟ اِس جواب پر حضرت آدم علیہ السّلام کے چہرے اقدس پر
خوشی اور مُسرّت کے آثار ظاہر ہُوئے اور آپ نے محبّت سے مجھے اپنے سینے سے لگایا
اور وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرۃ ۳۱) کی علمی شان رکھنے والے اور علمی تاج پہننے
والے نبی نے میرے سینہ کو علومِ ظاہری و باطنی کا گنجینہ بنا دیا۔ "سوانح حیات امام محمد علیہ الرحمۃ"

عقیدہ ۵ : حضُور نبی کریم ﷺ خلیفۃُ اللہِ الاعظم ہیں اور اُس علّامُ الغیوب و
الشہادہ نے آپ کو اَعلَمُ الخلق بنایا۔ علم ہی باعثِ (تاجِ کل) فضیلت اور عظمت ہوتا ہے۔
اللہ ربُّ العزّت نے حضرت آدم علیہ السّلام کے سر پر عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرۃ ۳۱)
کا تاج سجایا تو مسجُودِ ملائکہ ہُوئے اور حضرت سُلیمان علیہ السّلام کو شہنشاہیت بوجہ علم
مَنطِقُ الطَّیر ملی اور حضرت یُوسف علیہ السّلام کو علمِ تاویلُ الاحادیث سے سلطنتِ مصر
عطا ہُوئی اور اپنے محبُوب پاک شاہِ لولاک ﷺ کو عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ علہ (سورۃ الرحمٰن ۲) کے
علمی تاج سے وُہ زینت بخشی "تمام انبیاء و رُسل اور ملائکہ کا علم حضُور ﷺ کے
علم سے قطرہ اور سمندر کی نسبت رکھتا ہے اور آپ کو شہنشاہِ لولاک بنایا۔

○ آدم پہ سر موضوع اتّباع - تبرّک بے شک فضلِ ربّی ہے۔ لیکن کامل اتّباع کے ساتھ

علہ پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۲۱ آدم علیہ السّلام سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہُوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہ پائی۔

علہ پ۲۷ سورۃ الرّحمٰن آیتِ کریمہ ۲ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ وُہ کونسا علم باقی رہ گیا ہوگا جو آپ ﷺ کو نہ سکھایا گیا ہو۔ علم ما کان و ما یکون از ابتداء تا انتہاء ذرّہ ذرّہ کا علم اجمالاً و تفصیلاً سب عطا فرما دیا بلکہ اَلحجّۃُ النّاطِقۃ ط



ہو محض عقیدت یا تبرک اور خشک اِتباع اسمی یا رسمی سے منزلِ مقصود تک پہنچنا محال ہے۔ محبت اور اتباع دونوں لازم وملزوم ہیں۔ قوی حتی یمن اکون احب الیہ الا اتبعتہ

☆ سیدُ الطائفہ جناب بایزید بسطامی رحمۃ اللہ سے کسی نے بطورِ تبرک قمیص مانگی تو آپ نے فرمایا یہ تو قمیص ہے۔ اگر بایزید تجھے اپنا چمڑہ بھی دے دے تو تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک تو بایزید جیسے عمل نہ کرے۔ اِس سے عمل کی اہمیت کی وضاحت بیان فرمائی گئی ہے۔ فی زمانہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور بزرگانِ دین سے عقیدت کا اور اپنے تقویٰ طہارت کا اظہار بڑی شدّ ومد اور شدّتِ جذبات سے کیا جاتا ہے لیکن بصد افسوس! اس جذبۂ عقیدت کے ساتھ اِتباع جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد تھا اُس پر عمل نہیں کیا جاتا اللہ تقدّس وتعالیٰ نے تو ہمیں احسنِ تقویم کا شاہکار بنایا لیکن ہم نے اپنی بداعمالی سے اپنی شکل کو بگاڑ دیا۔ "شامتِ اعمالِ ما صورتِ نادر گرفت" ؎

از برونِ طعنہ زدی بر بایزید | وز درونت ننگ مے دارد یزید
گر جامہ پاک است و سیرت پلید | دوزخش را نباشد کلید سعدی

پند: ☆ آدابِ شریعت اور طریقت پر عمل سے ہی قلب پر احوالِ حقیقت منکشف ہوتے ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا دعویٰ زندیقی ہے۔

☆ دین کی اِصلاح، زبان کی اِصلاح پر منحصر ہے۔ فحش گوئی اور کذب سے اجتناب کرے۔ اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ ؎۲

☆ علماء کی مجلس میں زبان کو اور اولیاء کی مجلس میں دل کو نگاہ میں رکھے کہ عالم کی نظر زبان پر اور اولیاء کی نگاہ قلب پر ہوتی ہے ؎

گرچہ من از نیکاں نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام | در ریاضِ آفرینش رشتۂ گلدستہ ام

قرآن پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۰۳

؎۱ باہر سے تو ایسے کہ حضرت بایزید سے بھی اچھے اور تقویٰ بایزید پر بھی طعنہ زن اور اندر سے ایسے کہ یزید سے بدتر کہ وہ بھی عار کھاتے ہیں جس کا بظاہر لباس صوفیانہ، درویشانہ، عالمانہ ہو اور سیرت پلید۔ ایسے شخص کو دوزخ کی چابی کی ضرورت نہیں۔ ؎۲ سچ نجات دیتا اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔



يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ	اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یُوں عرض کرو اُنْظُرْنَا۔ پہلے ہی سے غور سے سُنو۔

○ ان آیات کریمہ میں ربّ العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ہم نیازمندوں کو ادب سکھایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بلند آواز کرنا۔ نام لے کر ایسے القاب سے بلانا۔ پکارنا اور چلّانا حرام فرما دیا۔ رَاعِنَا صحابہ کرام کا مقولہ تھا لیکن یہود پُرعنُود اس کو اپنی خبثِ باطنی سے قبیح معنی میں استعمال کرتے لہٰذا فرمایا جس لفظ میں سُوءِ ادب کا ذرہ بھر بھی پہلو نکلتا ہو وہ میرے محبوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہٰذا تم اُنْظُرْنَا کہا کرو اُنْظُرْنَا یا حبیبَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے ثابت ہوا انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر، ادب و احترام کا کلمہ عرض کرنا فرض عین ہے اور یہ کمال ادب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعلیم ذاتِ ذوالمنن مالکُ الملک نے دی۔ اب غور طلب یہ کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیحد و حساب صفات اور القاباتِ طیبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی، بَشَرًا مِّثْلَنَا (مقولہ کفار سورۃ ہود ۲۷) پر اپنی فکرِ عقلی اور علمی قوتیں صرف کرتا ہے وہ کس زمرہ میں ہوگا۔

○ جب وفد بنی تمیم نے حجراتِ مبارکہ میں حاضر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربّ کریم نے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ فرمایا اور پھر ادب سکھایا۔

☆ خلیفۃُ الرسول سیدنا ابوبکر الصدیقُ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہ:-

○ ایک دفعہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فریقین میں صلح کرانے کہیں تشریف لے گئے اور بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بصد اصرار نماز پڑھانے کے لیئے کہا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، تشریف لے آئے۔ تو آپ پیچھے ہٹ گئے حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے منع بھی فرمایا تو آپنے یہ کہہ کر ادب احترام کا معیار قائم کر دیا۔ یارسولَ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوقحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ سے آگے بڑھے۔ آپنے اپنے کردار و عمل سے اُمّتِ مرحومہ کو ادب، احترام، توقیر و تعظیم کا نمونہ دیا۔

علہ رَاعِنَا کے چار معنی ہیں ایک صحیح رعایت فرمایئے تین قبیح۔ رعونت۔ چرواہا۔ یہود نامسعود کی بولی میں گالی اور "رعلفیر" سے اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے اگرچہ نیت بے ادبی نہ بھی ہو ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ۔

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ ومنولہ عنہ ما۔

○ صلح حدیبیہ پر جب آپ کو مکہ معظمہ بھیجا گیا کہ قریش کو جا کر سمجھائیں تو مشرکین نے کعبۃ اللہ کے طواف کی پیش کش کی تو آپ نے یہ کہہ کر مَا كُنْتُ اَفْعَلُ حَتّٰى يَطُوْفَ بتا دیا کہ اصل دین وایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر میں طواف کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل　　روشن انہی کے نور سے پتلی حجر کی ہے

☆ سیدنا مولائے کائنات سرکار علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ مولود کعبہ ہیں۔ کہ جب سرور کائنات احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کو گود میں لیا تو آنکھیں کھول دیں۔ سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے جس کی زیارت کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور خاموش زبان بتا دیا۔ مولود کعبہ، کعبہ کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا جب تک ان آنکھوں سے کعبہ کے کعبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھ لے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ۔

آؤ حاجیو! شہنشاہ کا روضہ دیکھو　　کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا　　میری آنکھوں سے میرے محبوب کا روضہ دیکھو

☆ رئیس المفسرین فی الصحابہ حبر الامۃ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وبجاہہ علینا نے فرمایا۔[1] شریعت مطہرہ کی اصل حضور والاصفات کی ذات ہے۔ سرچشمہ وظائف درود شریف جو مطلوب خداوندی ہے۔ کعبہ، نماز، جان، ایمان سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیلی انوار ہیں۔

مولیٰ علی نے واردی تیری نیند پر نماز　　اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان اُن پہ دے چکے　　اور حفظ جان تو جان فروض غرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز　　پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

---

[1] سیدنا عبد اللہ، سیدنا عباس عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہزادے ہیں۔ حضور نے ان کی پیدائش پر گود سے کر گھٹی آپنے لعاب دہن سے دی۔ جس کے انوار رگ و ریشہ میں سرایت کر گئے اور تادم واپسیں درود شریف کے الفاظ کی شکل میں لب پر رہے۔ درود شریف کے انہیں جلووں میں وصال فرمایا۔ وجیہہ صحابی ہیں۔

فضیلتِ صحابہ عظام اور ادب :- " کتاب و سُنّت کی روشنی میں "

قرآنِ پاک :- ۱۔ پ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۰۰ ۔ ۲۔ پ۲۸ سورۃ الحشر آیت کریمہ ۱۰

۱۔ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

☆ سابقون[1]، اوّلون، مہاجرین ، انصار اور تابعین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوب کو تقویٰ کے لیئے پرکھ لیا ہے اور اس محبّت ، ادب ، تعظیم و احترام اور اتباع پر اُن کے قلوب کو ایمان سے بھر دیا ہے اور مغفرت کا مژدہ سُنا کر رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا

بقیہ حاشیہ

حضرت عبداللہ بن عمر درُود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزرجی جن سے ملائکہ باتیں کرتے " رفقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا میں نے اس راہ میں ستر رنگ دیکھے ہیں جو سب کے سب درُود شریف کے ہی انوار تھے ۔ سَعَادَۃُ اَصْلِیَّتُہٗ وَنُعُمُوْا " نعت خوانی ، مدح سرائی از قسم درُود شریف ہے ۔ نعت خوانی شانِ محبوب میں پورے خلوص اور جذبۂ محبّت سے گلہائے عقیدت پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے خدا اپنے حبیب کی تعریف سُن کر خوش ہوتا ہے اور محبوب یہ دیکھ کر اُن کا ایک نام لیوا غلام بے دام حقوقِ نبوّت بجا لانے لگا ہے اور رضاءِ ربِّ عزّ وجلّ کا کام کر رہا ہے تو حبیبِ پاک بھی بذاتِ خود خوش ہو جاتے ہیں۔ یہی مقصودِ اعلیٰ ہے۔

☆ نجم الہند شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیام حرمین شریفین میں رُوحانی مشاہدات کی بناء پر دیکھا " رُوحی لہ الفداء صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے بہت خوش ہوتے ہیں جو آپ پر درُود شریف پڑھے اور نعت خوانی کرے ۔ درحقیقت مدحتِ رسالت ایک ایسا عمل ہے جو باعثِ خوشنودیٔ خدا و مصطفےٰ ہے۔

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول ۔ پھول کچھ میں نے چُنے ہیں اُن کے داماں کے لیئے

[1] جملہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ ہے جن میں تین سو تیرہ ۳۱۳ رسُول اور چار مرسل ہیں اور محمّد مصطفےٰ علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سیّد الانبیاء والمرسلین ہیں اور جملہ صحابہ سابقون اوّلون مہاجرین اور انصار کی تعداد بمطابق تعداد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ ہے جن میں تین سو تیرہ ۳۱۳ صحابہ بدر اور چار یار ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ اور انبیاء کے نقش و نگار اور نمونے ہیں۔ ستر انبیاء عظام اور سات ہزار ۷۰۰۰ صحابہ کرام کے انگار گرامی ظاہر ہیں۔ ۱۲ منہ ، غفرلہٗ ولوالدیہ ط



سرٹیفیکیٹ عطا فرما دیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جاسکتا ہے مگر اللہ سُبحانہٗ کے پاس اُس کے پرکھنے کا ایک معیار ہے وُہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا جذبۂ محبّت اور تعظیم ہوگی اتنا ہی اُس کے دِل میں تقویٰ ہے اور جو قلب محبّت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں ، نہ وہ مُتقی ہے۔

☆ یہ پہلا گروہ صحابہ مُہاجرین کا ہے جن کو ربِّ کریم نے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ کے مُبارک لقب سے یاد فرمایا اور انجام کار الصّٰدِقُوْنَ کے مُبارک لقب سے مُلقب فرما دیا۔ " فَنِعْمَ الْمُهَاجِرُوْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ "

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر ربِّ کریم نے اَلْمُفْلِحُوْنَ کا حکم صادر فرما دیا۔ " يَا نِعْمَ الْاَنْصَارُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ "

☆ تیسرا گروہ اُن پیروکاروں پر مشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہو چکا ہے اور وُہ طبقۂ صحابہ مُہاجرین اور انصار سے جذبۂ محبّت اور ادب رکھتے ہوں اور یہ جذبۂ راسخ مُرشد کامل کی نگاہ سے ملتا ہے۔ حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہمارے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ مومن کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ ربِّ کریم نے تیسرے گروہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

۲۔ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ع	اور وُہ جو ان کے بعد آئے دُعا مانگتے ہیں اے ربّ! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے تُو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

○ میرا مقصود یہاں غِلًّا پر بحث ہے۔ غِلّ کے معنی ہیں۔ بوجھ ، کینہ ، حسد ، عناد ، دُشمنی باطنی جس کا اظہار سرزہ سرائی ، تنقید ، تنقیصِ شان اور توہین آمیز علیٰ رویّہ ہوتا ہے۔ یہ

سزا :- ان گستاخ فرقوں میں جو کثیرۃً مِّنۡہُ قَلِیلَۃٌ ہیں اُن کی صحبت میں بیٹھنے سے حُبِّ رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دل سے نکل جاتی ہے۔ اُستاد کی بے ادبی سے علم میں تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ مُرشد کی بے ادبی سے قلب فیضانِ نُور سے خالی صحابہ کرام ، اہلِ بیت عظام اور حضور ﷺ کی بے ادبی سے "دل کا برتن" ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔ "منہ غفرا الذنب"



سب اِس میں شامل ہیں۔ بالفرض اگر انسان کی اپنی آنکھ کا بال "پلک" دُہرا ہوجائے
وُہ قابلِ برداشت نہیں یعنیٰ کسی ایک صحابی کے ساتھ ذرّہ بھر بھی غِل ربِّ قدوس کو پسند
نہیں اور جن کے دلوں میں صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ نبوّت کا ذرّہ بھر بھی غِل ہے وُہ اِس
تیسرے گروہ مؤمنین سے خارج ہیں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تیسرے گروہ مؤمنین میں قیامت
تک وُہ شامل ہوں گے جو ہر دو گروہ کے مُحِب محبوب اور دُعاگو ہوں گے۔ یہ مُبارک
گروہ صحابہ مُہاجرین اور انصار وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کا مقام پائے ہُوئے اور ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ (سورۃ التوبہ ۷۲) کے مُژدہ سے مُشرّف ہیں جو تمام دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے اعلیٰ
اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنّا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ صحابہ کرام کا ادب اور اہلبیتِ اطہار کی
محبت اہلِ سُنّت وجماعت کا شعار ہے۔ اِس کے علاوہ سب فرقے نامُراد ہیں
اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللہ کی

☆ صحابہ کرام نگاہِ محمدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام کے پروردہ اور درسِ احمدی علیہ
الصّلوٰۃُ والسّلام کے فارغ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دُعا سے نوازا۔ جس کو جو
وُہ وہی بن گیا اور صاحبِ خُلقِ عظیم علیہ الصّلوٰۃُ والتّسلیم نے اپنے صحابہ کو اپنی کسی نہ کسی وصف
خاص کا مظہر اور منبع بنا دیا۔ جو آیا دامن بھر کر گیا یہ سب باغِ مصطفوی کے برگزیدہ اور
پھُول ہیں۔ اِن پھُولوں میں مُصطفےٰ کی خوشبُو ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

○ باغِ مُصطفوی کے خُوشنما شگفتہ پھُول :-

☆ شریعت و طریقت کے بحرِ ذخّار حقیقت و معرفت کے دریائے بے کنار "صحابہ
کبار"۔ سیّدنا عتیق کو صدیقِ اکبر، سیّدنا عمر کو فارُوقِ اعظم، سیّدنا عُثمان غنی کو ذُوالنُّورین
سیّدنا علی کو حیدرِ کرار بنا دیا اور سیّدنا حسن کو شُکر، سیّدنا حُسین کو صبر کا منبع بنا دیا۔ چھوٹی سی
عُمر شریف میں ابُوالخلفاء سیّدنا عبداللہ بن عبّاس کو مُفسّرِ قرآن، سیّدنا اُبی بن کعب کو سیّد
القُرّاء، سیّدنا ابُوہریرہ کو حافظ الحدیث محدّث، سیّدنا انس کو عُمر، مال، اولاد کی برکت
نواز دیا۔ سیّدنا معاذ بن جبل کو قاضی و فقیہ فی الصّحابہ سیّدنا سعید بن زید کو علمِ اسرار اور سیّدنا
ابُوذر غفاری کو مُستجاب الدّعوات، سیّدنا عبداللہ ابنِ مسعود کنیف مُلئ علماً کو فقیہِ اُمّت

اسمٰر خلیفۂ رب — وزیرین جلیلین نبوت و رسالت — محرم رسول، علم کا بحر اتھاہ برحق



سیدنا حذیفہ بن یمان کو واقف اسرارِ نبوّت، سیدنا عبد اللہ بن سلام کو عالم علمُ الاوّلین و الآخرین عالم تورات و انجیل بنا دیا۔ سیدنا ابو ایّوب انصاری کو میزبانِ رسول، سیدنا خالد بن ولید کو سیف اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ماہر جہاد بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی وصف کا جامع بنایا اور اپنی صفت کمال کا مظہر بنا دیا۔ "رضی اللہ تعالیٰ عنہم" رباعی:-

صدیق عکس حسن جمال محمد است "صلی اللہ علیہ وسلم" فاروق ظل جاہ و جلال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
عثمان ضیاء شمع جمال محمد است "صلی اللہ علیہ وسلم" حیدر بہار باغ خصال محمد است صلی اللہ علیہ وسلم

☆ خالق کائنات تو اپنی اس کھیتی یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کے پھلنے پھولنے سے خوش اور ایمان والے بھی خوش رب کریم جس کا یہ باغ، باغ مصطفوی ہے۔ بعض ناہنجار اس باغ کے بوٹے بوٹے پھول اور پھل سے اپنی خبثِ باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس باغ کا ہر پودا پاک صاف، شگفتہ اور خوشبودار ہے اور اس پر نوری شبنم کے قطرے مستزاد ہے

ایمان ما اطاعت خلفاء راشدین اسلام ما محبت آل محمد است صلی اللہ علیہ وسلم

★ تلبیسات ابلیس:- صحابہ کے فضائل و کرامات قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ تاریخ کے ماخذ سے صحابہ کی سیرت لکھنے والے کو رباطن آنا نہیں جانتے کہ تواریخ اور اخبارات اغلاط و کذب مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مفتر مزاج شناس رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لیبل لگا کر صحابہ پر تنقید اور تنقیص شان کے ساتھ ساتھ توہین آمیز کلمات اور بے تکی عبارات اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ جو سب افتراء اور کذب پر مبنی ہیں۔ اعاذنا اللہ من ذٰلک کیا حال ہوگا ان کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر آلود تیر برسائے۔ کیا یہ ممکن ہے اور عقل سلیم اس کو تسلیم کرتی ہے کہ دل میں تو محبت ہو اور پھر ان کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز؟ جناب والا یہ بغض کا مظاہرہ ہے محبت کا انداز نہیں کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ ط

ابوبکر بچوں کعبہ، عمر در طواف او عثمان آب زمزم علی حج اکبر است "رضی اللہ عنہم"

★ تدلیسات:- بدعات خوارج، شناعات روافض، خباثات نواصب اور خرافات معتزلہ اور شنیعات نجدیہ یہ سب مذموم اور قابل تردید ہیں اور ان کی انتہائی ضلالت اور ذہنی پستی کا مُشعر ہیں۔ یہ شر مآل اور بد سگال لوگ آپ اپنی ضلالت کا واضح اور

۱؎ نسب کے لحاظ سے چار یار، دو خسر اور دو داماد۔



بیّن ثبوت ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ایسی بدعقیدگی اور گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

○ **فتویٰ** :۔ کسی ایک صحابی کا بے ادب گستاخ اور منکر محرومُ الایمان ہے۔

☆ نبی اکرم و اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب پر جو انوارِ وحی برستے تھے وہ منعکس ہو کر صحابہ کے قلوب کو منور کرتے تھے اور کلامِ الٰہی کے مخاطبِ اوّل صحابہ ہی ہیں اور مَنْ رَاٰنِیْ کے مظہرِ اوّل بھی یہی۔ صحابہ نے رنگ رُوپ اور سیرت وہی پائی جو سیرت و صورت محبوبِ رب العٰلمین عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھی یہی چہرے قابلِ زیارت ہیں اور اُن کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیہ بارگاہِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھا۔ شمسُ النبوّت کی جلوہ افروزیوں سے منوّر اور قمرُ الرسالت کی تابانیوں سے رنگین تھے۔ "یہ ذُوالفَضْلِ العَظِیْم کا محض فضل ہے۔

☆ "عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنَاءُ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ هُمْ نُجُوْمُ الْهُدٰی" ☆

☆ حافظُ الحدیث ابُوزرعہ رازی علیہ الرحمۃ نے "الاصابۃ فی تمیز الصحابہ" میں فرمایا۔

اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَنْتَقِصُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ زِنْدِیْقٌ ط	اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تنقید کرتا ہے تو یقین کرلو کہ یہ زندیق ہے۔ یعنی بظاہر علامہ فہامہ بباطن خبیث بیدین اور گمراہ

☆ صحابہ کرام کے فضائل کریمہ، مناقب جمیلہ، محامد و محاسن، فضائل و کرامات بکثرت نصوص صریحہ و احادیثِ صحیحہ میں موجود ہیں۔ ایک مقام پر معطّر و معنبر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ میں ایسے "جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے ہالہ میں" رونق افروز تھے کہ قبرستان کے ایک طرف سے بھینی بھینی خوشبودار ہوا چلی اور دماغوں کو معطّر کرنے لگی۔ صحابہ کبار نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "یہ خوشبو کیسی ہے۔ فرمایا ادھر میرے کعب رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ سبحان اللہ غلاموں کی قبریں جنّت کے باغیچے ہیں یہ جنّت کی خوشبو تھی۔

☆ بروایت حضرت سہیل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ فرمایا اُس شخص کا رسول "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم و توقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ نیز فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روزِ قیامت حقِ شفاعت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی

نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بُغض و عداوت رکھتا تھا۔ "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء"

اصطلاحِ شریعتِ مطہرہ میں صحابی کی تعریف:۔

○ جس شخص[عـلہ] نے حینِ حیاتِ ظاہری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پر ہوا۔ یہ زیارت حقیقۃً ہو یا حکماً۔ حقیقی زیارت سر کی آنکھ بصر سے دیکھنا اور حکمی زیارت جیسے نابینا کا دل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیدنا عبداللہ بن مکتوم۔ جو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ[عـلہ] کے انعام یافتہ ہیں۔ سورۃ البینۃ

☆ ایک حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ہے۔

○ حضور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مقامِ بدر سے معہ صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر مقام صفرآ سے کستوری کی خوشبو آرہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو اُدھر میرے ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر جو ہے یہ کنیت ہے سیدنا عُبیدہ بن حارث بن مُطلب رضی اللہ عنہم کی جو غزوہ بدر میں ۶۳ سال کی عمر شریف میں شہید ہوئے۔ جن کی شہادت کی تصدیق بذاتِ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

○ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط ہے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اس پہلے جزو میں کمالِ اتباع سے شامل ہیں کہ درود شریف پڑھتے ہیں اور دوسرے جزو صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا میں بھی شامل کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور ملائکہ کرام کی سورۃ الاحزاب ۵۶

عـلہ صحابی ہونے کے لیئے اِس دُنیا میں رؤیتِ مُعتادہ کے ساتھ دیکھنا شرط ہے۔ اگرچہ خواب میں رؤیت "زیارت "حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ مقدسہ کی ہی رؤیت ہے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالمِ ملکوت کی طرف رحلت فرماگئے تو اب یہ رؤیت "رؤیتِ ملکوتی" ہوگی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا لیکن وُہ خوش بخت ولی ضرور ہے۔ یہ شرف و سعادت اور سارے بیان کردہ فضل و کرامت صحابہ کبار و اہلبیت اطہار کو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت محبت اور اطاعت کی بناء پر عطا فرمائے۔

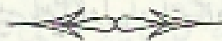
عـلہ رضا جملہ مقامات کی انتہا ہے اُس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقام رضا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے صحابہ کو عطا ہوا و رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط اللہ کی رضا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیدنا موسیٰ سورۃ التوبہ ۷۲

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



طرف سے اُن پر درُود شریف پڑھا بھی جاتا ہے۔ یہ ذُوالفَضْلِ العَظِیم کا دُہرا افضل صحابہ کے لیے مختص ہے جس میں اُن کا اس فضلِ عظیم میں کوئی سہیم نہیں اور یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں مخاطبِ اوّل بھی صحابہ ہی ہیں اور بالتبع اُمتِ مسلمہ کو حکم درُود شریف دیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



؎ اس مخاطبہ سے ربُّ العزت نے جملہ صحابہ کرام کو مومنوں کے ایمان کا معیار بنا دیا۔ محمد عنایت اللہ

بقیہ حاشیہ

کلیم اللہ علیہ السّلام نے عرض کیا اے مولیٰ کریم مجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر تو راضی ہو جائے حکم ہوا اے موسیٰ علیہ السّلام اِنَّ رِضَآئِیْ فِیْ رِضَاكَ بِقَضَآئِیْ میری رضا تجھ میں ہی ہے کہ تو میری قضا پر راضی ہو جا تو میں تجھ پر راضی ہو جاؤں گا۔ اور اگر میرا قرب چاہتے ہو تو میرے حبیب پاک پر بکثرت درُود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلیم نے مناجات کی۔ اے ربِّ کریم! کلیم اور حبیب، خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

۱۔ کلیم وُہ جو ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ — حبیب وُہ جس کی ربّ تعالیٰ رضا چاہے۔

۲۔ کلیم طالب ہوتا ہے۔ — حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔

۳۔ کلیم وُہ جو کوہِ طُور پر سفر کی کلفت طے کر کے آئے اور رَبِّ اَرِنِیْ کہے تو جواب لَنْ تَرَانِیْ پائے۔ — حبیب وُہ جو آرام سے کعبۃ اللہ کی گود میں سوئے اور جبرائیل علیہ السّلام اِنَّ اللّٰہَ یَشْتَاقُ اِلَیْكَ عرض کر کے جگائے۔

☆ کلیم مدہوش لَنْ تَرَانِیْ حبیب مَنْ رَاٰنِیْ — ببیں تفرق درمیانی، میان ہر دو چنانچہ دانی

۱۔ خلیل بمعنیٰ فاعل ابراهیم خلیل اللہ صحیح لیکن اللہ خلیل ابراهیم صحیح نہیں۔ — حبیب بمعنیٰ فاعل و مفعول دونوں صحیح۔ اللہ حبیبِ محمد، محمد حبیبُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۔ خلیل جو اُمت کی بخشش کا اُمیدوار ہو۔ — حبیب وُہ جس سے اُمت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا۔

۳۔ خلیل وُہ جو مانگے تو پائے — حبیب جو بِن مانگے، بے طلب پائے۔

۴۔ خلیل وُہ جو فرش پر جان، مال اور اولاد کو قربان کر کے ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ عزّوجلّ علیہ سلام الخلیل ط — حبیب وُہ جس کو ربّ تعالیٰ، عرش کی خلوتوں میں "اَفْدَیْتُ مُنْکَبِیْ عَلَیْكَ کہہ کر" عالم ملک ملکوت نچھاور کر کے محبوب کی رضا چاہے۔ عزّوجلّ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام الحبیب

"جواہر البحار فی فضائل النبی المختار"





روضۃ الثالثۃ باب ۳

متعلقاتِ نبوی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

○ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ ربُ العزت کے اسماء و صفات کے مظہرِ اتم ہیں اور حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام اسماء الحسنیٰ اور صفاتِ الٰہیہ اور جمیع مراتب قرب اور تمام حقائق۔ حقیقتِ نبوت، حقیقتِ نماز، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ کی جامع ہے (حقیقۃ الحقائق ہے) اور وُہ حقیقتِ محمدیہ بتمام و کمال اپنی جامعیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ عنصری قلبِ مبارک میں ورود کر آئی اور یہ بدن مبارک اس حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مظہر بن گیا۔ اسی حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ورود ہو جانے کی بناء پر آپ میں تمام تصرفات اور اختیارات علیٰ وجہِ الکمال موجود ہیں اور جن نفوسِ قدسیہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی۔ در حقیقت اُن کو تمام اسماء و صفاتِ الٰہیہ اور تمام انبیاء معہ جمیع مراتبِ قرب[1] اور تمام حقائق کی زیارت ہو گئی۔ اور درود شریف سے ان مدارج کی سیر ہوتی ہے۔ بنا بریں ؎

☆ جملہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و کمالات اور ستارے راہِ یقین،
جمیع اہلِ بیتِ اطہار حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار و تجلیات اور چراغ خانہ دین،
تمام اولیائے عظام اور علماء کرام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیوض و برکات اور ہمہ،
مومنین انوار کے ذرات ہیں۔ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ الصلوٰت والتسلیمات ط

۱۳

[1] درود شریف سے قربِ روحانی اور قلبی حاصل ہوتا ہے اور جسمِ اقدس و اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے قربِ جسمانی بعین حیاتِ پاک میں سوائے صحابہ کبار کے کسی کو میسّر نہیں ہوا۔ بریں سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام اُمم سابقہ سے افضل ترین ہوا۔ اس مبارک نفوس کی محبت ادب ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ بنا بریں صحابہ کبار اور اہلبیتِ اطہار اور اولیاء عظام کا گستاخ اور منکر حضور کا دشمن منکر ہوا۔ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ الصلوٰۃ والسلام ۱۲ منہ

☆ آثارِ نبوی کی زیارت پر درود شریف :-

○ ہر وہ جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے وہ صحابہ کبار ہوں یا اہلبیت نبوت، اماکن مقدسہ ہوں یا مقاماتِ متبرکہ، ہر وہ شئی جو حضور ﷺ سے مس ہو گئی یا آپ ﷺ نے جس کی مدحت فرمائی اُن سب کی زیارت پر درود شریف پڑھنا مومن کے لئے لازم ہے

بالِ مبارک :- قاضی عیاض علیہ الرحمۃ "الشفا" میں لکھتے ہیں۔

☆ ابو محذورہ قرشی مدنی مؤذنِ رسول ﷺ کے سر کے بال مبارک اگلی جانب پیشانی کے بہت لمبے تھے اور بیٹھنے سے زمین پر مس کرتے لوگوں نے کہا کہ تم ان بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا فَاَبْقَاهَا تَبَرُّكًا مَسَّتْهُ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ ۔ میں ان بالوں کو جدا نہیں کروں گا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے مس کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جس چیز کو حضور ﷺ کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے

☆ مجاہدِ اسلام خالد سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ فرمانے کے بعد سر مبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام موئے مبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ میں نے بھی سبقت کی اور پیشانی مبارک کے چند بال مبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بقصد ادب و احترام اپنی ٹوپی میں رکھ لئے اور جب بھی کسی جنگ میں شامل ہوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اس بال مبارک کی برکت سے ہر ضربِ حرب میں فتح نے میرے قدم چومے۔ بزمانۂ خلافتِ صدیقی دوران جنگِ یرموک یہ مبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کئے بغیر میں نے تلاش کر لی۔ جس میں موئے مبارک تھے۔ "یہ تھا صحابہ کرام کا تبرک سے عقیدہ اور اُس کا احترام"۔ فقیر عفی عنہ کہتا ہے کہ جملہ صحبت یافتہ حضور ﷺ کا تبرک اور بمنزلہ معجزہ ہیں۔

نشست گاہ :- سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہت منور اور پُر رونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے پوچھا۔ اتنا منور چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا کمال نہیں میں رسول اللہ ﷺ کی نشست گاہ متصل منیف منبر شریف پہ ہاتھ پھیر کر چہرہ پر ملتا تھا اور برکت



حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار ہیں قدمِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاکِ پاک کے۔ فرماتے ہیں۔

فَیَدْخُلُ النَّاسُ اَیْدِیْھِمْ اِلَیْہِ وَیَمْسَحُوْنَہٗ بِھَا تَبَرُّکًا تَلْمِسُ ذٰلِکَ الْمَقْعَدَ الْکَرِیْمَ ط	پس لوگ داخل کرتے اپنے ہاتھوں کو مُصلّی کی طرف مَس کرتے اور تبرّکاً اپنے چہروں پر ملتے اور برکت حاصل کرتے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفےٰ"

☆ علامہ محمد بن عبدالباقی زُرقانی علیہ الرحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رہگذر میں چلتے تو جُستجو کرتے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی قیام یا جلوس فرمایا۔ شب باشی کی اُس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر بہ نیت حصولِ برکت و انوار تبرّکاً اپنے چہرہ پر مَس کرتے تھے۔

☆ مُحدّث جلیل امام اجل سیدنا احمد بن حنبل قُدّس سرّہٗ الاجل سے منقول ہے۔

○ مَیں نے کبھی اپنی کمان کو بے وضو نہیں چھُوا۔ جب سے معلوم ہُوا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس کو ہاتھ مبارک سے مَس فرمایا ہے۔ سُبحان اللہ! صاحبُ المدینۃ المنوّرہ صلی و سلّم علیہ سے کیا تعلق خاطر تھا اور مدینہ منوّرہ بلدہ مکرمہ کا نام بھی کتنا مبارک اور رُوح و جان کے لیئے باعثِ سکون ہے اور اس کی آب و ہوا اور فضا طبائعِ سلیمہ کے لیئے موافق خوشگوار اور مُفید اور منافق کے مخالف ہے اور مدینہ منوّرہ کی ایک ایک شئی ایمان والوں کے لیئے تبرک اور قابلِ زیارت ہے اور قابلِ ستائش ہیں وُہ لوگ جن کو اُن سے وافر حصہ ملا تو اُس سے اُن کا نصیب کھُلا۔

☆ فتاویٰ احمدیہ میں ہے۔ غزوۂ اُحد میں دہن مُبارک اور سرِ اقدس سے جو خون نکلا وُہ مختارِ کل سیدُ الرُسُل، ہادیِ سُبُل" صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے ایک صحابی حضرت مالک ابن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پہنچے بہت جگہ دیکھی پسند نہ آئی۔ ہر جگہ پر خیال ہُوا بے ادبی نہ ہو۔ محبت نے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہوتے ہو اِس کی حفاظت کی جگہ تیرا پیٹ ہے۔ فنا فی المحبت، فوراً پی گئے اور آب، جب وُہ دربار، دُربارِ مُصطفوی میں پہنچے تو اللہ کے پیارے محبوب، واقف دانائے غیوب" صلی اللہ علیہ وسلم" نے پُوچھا۔ کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیٹ سے بڑھ کر کوئی اور جگہ محفوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا ؕ	جس نے جنّتی کو دیکھنا ہو وُہ اِن کو یعنی حضرت مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔

○ اس اداءِ محبّت و اَدب کے نواز ے جانے پہ قربان! محبّت میں صحابہ کرام نے عجیب انداز اپنائے۔ جس پر حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " اظہارِ مُسرّت فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے۔

☆ ایک صحابیہ حضرت برکۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا بول مبارک پی لیا تو حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " نے استفسار کے بعد فرمایا اَصِحَّتِ یَا اُمِّ یُوسُف! اے اُمِ یُوسُف! تم ہمیشہ کے لیے شفا پا گئیں اس کے بعد وُہ کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے مرض الوفات کے"۔

☆ سیدنا سعد بن عبداللہ الحجام رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگائے تو وُہ خون مُبارک پی گئے تو آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " نے فرمایا۔ تُم نے پناہ تلاش کرلی اور ہر بلا سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی آپ کے پچھنوں کا خون پیا تھا تو آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " نے اُسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنّم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " نے اپنی نگاہِ فیض سے جو نمونے بنائے۔ بعض اُن میں آپ کی سیرت کے مظہر تھے اور بعض صُورت کے، یعنی ہم شکل رسول تھے اور بعض صحابہ عظام کو سابقین انبیاء علیہم السلام سے تشبیہ دی۔ ؎

☆ حضرت ابوبکر صدیق اکبر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا ابراہیم، علیہ السلام سے ؛

☆ حضرت عمر فاروق اعظم، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا نوح، علیہ السلام سے ؛

☆ حضرت عثمان ذوالنورین، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا یوسف، علیہ السلام سے ؛

☆ حضرت علی مرتضےٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا ہارون، علیہ السلام سے ؛

؎ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی کو سیدنا موسیٰ اور حضرت ابوذر الغفاری کو سیدنا عیسیٰ سے تشبیہ دی علیہم السلام وغیرہ ذالک۔ ہم شکل رسول۔ صحابہ میں حضرت عبداللہ بن نوفل حضرت کابس بن ربیعہ، حضرت قثم بن عباس حضرت سفیان بن حارث حضرت مصعب بن عمیر۔ اہلبیت نبوت سے حسنین کریمین سبطین شریفین، جگر گوشۂ مصطفےٰ، ریحانِ قلب مرتضےٰ، قرۃ العین الزہراء۔ تابعین سے عبداللہ بن جعفر، علی اکبر بن حسین، نیز یحییٰ بن قاسم۔ اہلبیت اطہار میں شبیہ رسول کے نام سے ملقب تھے۔ لوگ انھیں دیکھ کر ارد گرد جمع ہو جاتے اور گھیرے میں لے کر تبرّکاً ہاتھ پاؤں چومتے اور درود شریف پڑھتے سرِ رسول ابن مسعود چال ڈھال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مُشابہ تھے۔ "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

☆ سیدنا حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

○ ایک جلیل القدر رفیع المنزلت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنو کلب کے سردار تھے۔ جن کی شکل و صورت میں سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے۔ سبحان اللہ کیا ذات و صفات محبوب رب سبحانہٗ سے پائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے لیئے دستِ رحمت اٹھا کر رب کریم سے دعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ اے اللہ سبحانہٗ! اسے حسین و جمیل بنا دے۔ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کی قسمت پر قربان حسنِ صورت بھی ملا اور حسنِ سیرت بھی اور حسنِ ظاہری کے ساتھ ساتھ حسنِ باطنی بھی عطا ہوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے اسلام لانے کو بہت چاہتے تھے۔ پھر دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ الْاِسْلَامَ ط اے اللہ سبحانہٗ! دحیہ کلبی کو اسلام کی دولتِ عظمیٰ سے مالا مال فرما۔ سبحان اللہ دعاءِ محبوب، اور اے محبوب وہ جس کو چاہ لیں۔ محبوب کی دونوں دعائیں قبول ہوئیں۔ دعا قبول کیوں نہ ہوتی جب کہ خدا کو محبوب بھی ہیں اور رسول بھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا ۔۔۔ دلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا ۔۔۔ بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ اُدھر جب دحیہ کلبی ایمان لانے کے لیئے گھر سے چلے تو رب کریم نے اپنے محبوب کو بعد نمازِ فجر وحی فرمائی۔ اور بشارت عطا فرمائی۔

یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَدْ قَذَفْتُ نُوْرَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِہٖ فَھُوَ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْاٰنَ ط

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے نورِ ایمان اُن کے قلب میں ڈال دیا ہے اور وہ نورِ ایمان کے ساتھ ابھی حاضر ہو رہے ہیں۔

☆ اور جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کے دروازے باب السلام سے داخل ہو کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو دَفَعَ النَّبِیُّ رِدَآءَہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ ط تو

لطیفہ ماثبہ

☆ حضرت عابس بن ربیعہ سیدنا امیر المومنین معاویہ کے ہاں ملک شام گئے تو آپ رضی اللہ عنہ انھیں دیکھتے ہی مسند سے نیچے اتر آئے اور تعظیماً کھڑے ہو گئے معانقہ و مصافحہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چوما کہ انھیں دیکھ کر رسول پاک کی صورت سامنے آگئی اور بطور نذرانہ علاقہ مرغاب پیش کیا۔ سیدنا حسن مجتبیٰ کو مسند پر بٹھا کر نذرانے اور تحفے پیش کرتے۔

 " صَلَوٰۃُ اللہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَسَلَامُہٗ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ ط



نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی نوری چادر اپنے کندھے سے اوپر اُٹھائی اور اُتار کر صاحبِ خُلقِ عظیم، رسولِ کریم، نبی رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم "نے بَسَطَ عَلَی الْاَرْضِ زمین پر بچھادی اور اَشَارَ اِلَیٰ رِدَائِہٖ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر نوری کی طرف کہ اس پر بیٹھو۔ یہ مظاہرہ تھا عظیم المرتبت رسول کے خُلقِ عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تھا اور یہ حُسنِ اخلاق دحیہ کلبی نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا تو بے کلی اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور اب غلام کا کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محویت میں دحیہ کلبی آگے بڑھے اور رَفَعَ رِدَاءَہٗ آپ کے مبارک چادر کو زمین سے اُٹھا لیا اور قَبَّلَہٗ اور بوسہ دیا۔ چُوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا "سُبحان اللہ ادبِ محبت کے انداز"۔ سراج انبیاءؑ کی بارگاہ میں غلامانہ عرض ہے ؎

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو کہیں گے کہ ہاں تاج دار ہم بھی ہیں

اور عرض کیا۔ یَااَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کی شان رکھنے والے آقا۔ مَیں تو غلامی کے لیئے آیا ہوں۔ غُلامی چاہتا ہوں۔ غلام بنا لیجیئے۔ غلامی کے سوا کچھ نہیں چاہتا ؎

ہوائے خلعتِ شاہی ندارم بگردن حلقۂ طوقِ غلامی
تا دیدہ رُخت عُمری سودائے تو ورزیدہ ام
فارغ زلوکے باشم اکنوں کہ تُرا دیدہ ام

☆ غُلام پر آقا کی نگاہِ محبت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایمانی کیفیات کا سمندر بن گیا اور جذبۂ محبت سے باآوازِ بُلند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود جُھک گئیں اور گویا ہوئے کہ اے آقائے کائنات اِنِّی اِرْتَکَبْتُ ذُنُوْبًا کَثِیْرًا میں نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِیْنَ بَنَاتِیْ مَیں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں کو زندہ درگور کیا ہے۔ اُسی وقت ربِ کریم نے سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔

قُلْ لِدَحْیَۃِ کَلْبِیْ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ غَفَرَ لَکَ	فرما دو دحیہ کلبی کو کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم جب تم نے کلمہ شہادت پڑھا تو میں نے تیری ستر سالہ زندگی کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔



کَعُمُرِکَ سَبْعِیْنَ سَنَۃً ؔ ۔ کہ اُس وقت آپ کی عمر ستّر سال کی تھی - مؤلف"

☆ فرمایا ربِّ جلیل نے اے جبرائیل علیہ السّلام یہ شکلِ دحیہ کلبی سے میرے محبوب کو بڑی پسند ہے لہٰذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اسی شکل میں جایا کرنا۔ آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا۔

اداءِ صدّیقی :- ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السّلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو بوریا کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبّ صادق سیدنا ابوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرمائیں انہوں نے سب کچھ اللہ سبحانہ کی راہ میں لٹا کر بوریا کا لباس پہن رکھا ہے تو ربِّ کریم نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّ صادق کی اتباع میں ایسا ہی لباس پہنو۔ سب حاملینِ عرش اور ملائکہ مقربین نے جنّتی لباس اُتار کر یہ لباس پہنے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بلا بھیجا اور فرمایا اس کے بدلے اللہ پاک عزّ اسمہ کے رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں لباس عطا کرتے ہیں۔ آپ نے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے

خوشبوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم :- محبّت محبوب کی ہر شئی سے تعلق کا تقاضا کرتی ہے اور محبوب کی ہر شئی محبّ کو پیاری ہوتی ہے۔ محبّتِ مصطفےٰ علیہ اکمل التحیۃ واجمل الثناء ایک ایسا مُصفّیٰ اور شفّاف چشمہ ہے جس سے تشنگانِ محبّت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ مُحب کی ہر ادا سے محبّت جھلکتی ہے والہانہ محبّت عقیدت کا اظہار اُس کی ایک ایک شئی سے ہوتا ہے۔ محبّت کے انداز انوکھے اور اُس کے مظاہرے نرالے ہوتے ہیں اور اس کی خوشبو بھی عجیب و غریب ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رُخساروں پر اپنا مُعطّر و مُعنبر دستِ اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں۔ مجھے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی جیسے ابھی ابھی آپ نے عطر کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہے۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے جب بھی مُعطّر و مُعنبر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مُصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسم اطہر سے مَس ہونے کی وجہ سے ایسا مُعطّر

ؔ الاسلام یہدم ما قبلہ کا مژدہ ملا۔

ہو گیا۔ میں تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا اور مشک سے بہتر خوشبو پاتا۔

☆ سیدہ اُمِّ سُلیم والدہ محترمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں۔ میں ایک بار بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہو کر خوشبو کی طلب گار ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے چند قطرات عطا فرمائے وہ میں نے شیشی میں سنبھال رکھے عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ اَطْیَبُ الطِّیْبِ ﴿ آپ کے پسینۂ معطّر سے، خوشبو نے زعفران، عنبر، مشک، اذفر اور گلاب سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہے "کنز الاعمال"

عطرِ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جو خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

☆ "بلسانِ مبارک سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ" جب کوئی صحابی بقصدِ حضوری حاضر ہوتا تو کاشانۂ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپکے وجودِ معطّر و معنبر کی میٹھی میٹھی بھینی بھینی خوشبو کی مہک سونگھتے ہوئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "کی گزرگاہ ہونے کے ـــــ سبب سے راہ میں بس جاتی۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی جس جس گلی و بازار، کوچہ و بازار، میں وہ خوشبو محسوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضور اس راہ سے گزرے ہیں وہ اپنے رسول معطّر نبی مطہّر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "کو پا لیتے تو تسلی پاتے ہے اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

کوئی جاں بس کے مہک رہی کسی دل میں تیری کھٹک رہی
نہیں تیرے جلوہ میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے ڈال سے
وہ بنا، کہ اس کے اگال سے، بھری سلطنت کا ادھار ہے

مومن اور منافق :۔ محبت کی بجائے عداوت، تعریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے حقارت، عقیدت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے اہانت؟ یہ کتنا تباہ کن حال ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر ہوا۔ تھوڑا سا توقف فرمایا تو اس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المنافقین ابن ابی علیہ اللعنۃ نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر ہے۔

ـــ یکپ، تا قیام، ازلی ابدی بد بخت۔

○ غور کریں محبانِ رسول اور شاتمانِ رسول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قولی فعلی جنگ جاری ہے یہی صدرِ اوّل میں بھی تھی اور یہاں بھی۔ محبانِ رسول سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر نبرد آزما ہیں اور دشمنانِ رسول، اہانتِ رسول پر اُٹھے ہوئے اور مورچہ بند ہیں۔ ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابنِ اُبی منافق کے درمیان تلخی، ترشی پھر دونوں کی قوموں کے درمیان جنگ کی نوبت، عقیدتِ رسول اور نصرتِ رسول، احترامِ رسول اور اہانتِ رسول کی خاطر تھی۔ یہی عین حقیقت ہے یہی جنگ صدرِ اوّل سے آج تک برابر جاری ہے اور تاقیامت حزب اللہ سے حزب الشیطان برسرِ پیکار رہیں گے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز   چراغِ مصطفوی ﷺ سے شرارِ بولہبی

☆ سیدنا ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک مبنی برحق تھا اور اُن کا دن رات کا مشاہدہ تھا کہ حضور کا جسمِ اطہر معدنِ عطر و گلاب ہے۔ جس گلی سے حضور گذر گئے وہ راستہ وہ گلی خوشبو سے بس گئی۔ "تاریخ کبیر سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری"

وہ تھا دن یا کوئی گل تر پھر اُس کی خوشبو وہ روح پرور
جدھر سے گذرا بسا، وہ رستہ، بہا پسینہ گلاب ہو کر

★ یہ تھا تنازعہ کا باعث اور اصل سبب ایک طرف احترامِ رسول اور ایک طرف اہانتِ رسول کا مظاہرہ۔ حضور اقدس ﷺ "کے پسینہ کی خوشبو زمین، ہوا، غبارِ راہ، گلی و بازار اور کوچہ و دیار کو خوشبودار بنا دے اُس ذاتِ مقدسہ نے اگر دراز گوش پر سواری کر کے اُس کو سراپا معطر فرما دیا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت[1] کو بدل کر مُشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجب ہے؟ "انوارِ رضا مولانا شبنم کمال سُتفرپوری"

؎ اِس راہِ محبت و عقیدت میں تنقید، تنقیص، اعتراض، اعتراضِ سلفیت، اہانت کی کوئی گنجائش نہیں۔ محمد ثابت

---

[1] رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنی قرد میں ایک چشمہ پر نزول فرمایا جس کا نام بیسان تھا۔ صحابہ نے عرض کیا ھُوَ بَیسَان یہ نمکین شور شدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا بَلْ ھُوَ نُعْمَانُ وَاَطْیَبُ "آپ ﷺ نے اُس کا نام بدلا تو خداوند تعالیٰ نے اس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی قلبی ماہیت اور تبدیلیِ اعیان فرما دیا۔ یہ اللہ کے محبوب ہیں جن کی زبان میں تاثیر کُن ہے۔ "بیمثل بشر صفحہ ۷۰"

عنبر زمیں عبیر ہوا اور مشک تر غبار ادنیٰ سی یہ شناخت تیری رہ گذر کی ہے

☆ جس طرح حضور "ﷺ" کے جسم اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبودار بنا دیتی ہے اسی طرح آپ "ﷺ" کی ذات "نور" غلاموں کو پُر نور بنا دیتی ہے۔ حضور "ﷺ" کا غسالۂ وضو، غلاموں کو نور بلکہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْر بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" "ﷺ" کے غلاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر پُر تقصیر کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ نہ روپ اور ثنائے مصطفےٰ "ﷺ"۔ "اللہ اللہ شانِ قدرتِ الٰہ"

○ فضائل و شمائل اور کمالاتِ ختمی مرتبت کا کوئی ایک شمہ بھی "نہ زبان را بیان نہ قلم را امکان" کے زمرہ میں آتا ہے۔ بخوفِ ضخامت و طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

ثناخوانِ حبیب ﷺ:۔ جامی قدس سرہ السامی جیسا باکمال جسے حضور انور "ﷺ" اجازت مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ "جامی سلامت روی و باز آئی" نے جب تعریف و توصیف کے لیئے زبان کھولی تو کمالات و مقاماتِ محبوب کی انتہا نہ پاسکا اور مجسم عجز بن کر پکار اٹھا۔ "کجا حدیست وصفت را ہنوز آغاز مے بینم"۔ ؎

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نُوْرٍ کز و شُد نور ہا پیدا
زمیں از حُبِّ او ساکن فلک در عشق او شیدا

اور سعدی قدس سرہٗ جیسا باکمال اور ہمہ وقت حضوری نے ساری زندگی اسی چشمۂ محبت سے سیراب ہو کر سفر در سفر گذار دی تو کنارہ نہ پاسکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری لمحات میں "جس کو بارگاہِ رسالت میں مورچھل جھلنے کی سعادت نصیب تھی" کہہ گیا ؎

ترا عزّ "لولاک" تمکین بس است ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است
چہ وصفت کند سعدیٔ نا تمام علیک السلام اے نبی والسلام

یعنی اس زندگیٔ مستعار اور سفرِ حیات میں مقام کمالات کی ابتداء صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نُوْرٍ اور انتہا وعلیک السلام، ہے۔ ابتداء بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی اوّل آخر، ابتداء، انتہاء، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر

؎ درود پاک ہو اس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

درود شریف ناممکن کہ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا قرب ہی قربِ قدسی ہے۔ یعنی حضور ختمی مرتبت کا قرب ہی قربِ ربُّ الارباب ہے یہ قرب اسمی و لفظی بھی ہے۔ جو مکتوب فی اللَّوْحِ الْمَحْفُوظ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط عزّ و جلّ شانہٗ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اور یہ قرب حقیقی اور معنوی بھی ہے جو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (پ سورۃ التوبہ ۴۰) سے ظاہر و باہر اور قربِ مُسمّٰی بھی جو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (سورۃ الضحیٰ ۳) سے واضح ہے؂

ضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ بِاسْمِهٖ — اِذْ قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ — فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

یہ قرب، مومن اپنے پیارے نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا درود شریف سے پاتا ہے۔

رضائے محبوب اور تحویلِ قبلہ:۔

قرآن پاک پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ص

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا، پس ہم پھیر دیں گے تجھے اُس قبلہ کی طرف جس میں تیری رضا ہے۔

○ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَ اللّٰہُ تَنْوِیْرًا وَّ تَزْیِیْنًا بعد ازیں سنہ ہجری المقدسہ ستر۱۷ ماہ بعد یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس میں محبوب سے خطاب ہے اور کتنا حسین بیان اور اندازِ محبت سے بھرا ہے۔ محبوب تمہارا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اُٹھتا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرور بضرور تمہیں اس قبلہ کی طرف ہی پھیر دیں گے۔ جس میں تیری رضا ہے۔ مسجد بنی سلمہ میں نمازِ ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کی طرف منہ پھیر لیا۔ صحابہ کرام بھی اُدھر پھر گئے جدھر

---

۱ قرب دو قسم ہے قربِ نوافل جو عبد ظاہر ہو اور حق باطن۔ حدیثِ قدسی بِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ وَبِيْ يَنْطِقُ اس کی شاہد ہے۔ قربِ فرائض حق ظاہر ہو اور عبد مُستہلک فانی مُستغرق اور باطن ہو بمطابق حدیثِ پاک اِنَّ اللّٰهَ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ ط یہ قرب صوری اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مقام فنا سے بقا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۱۸۱ ملاحظہ ہو۔

☆ "از ملفوظات خواجہ خرد تذکرہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ نسیم احمد فریدی لکھنؤ"۔

۲ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کے ساتھ اپنے نبی کا اسم ملایا۔ جس کی شہادت مؤذن پانچ وقت آذان میں دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی حکمت ظاہر کرنے کے لیے اپنے نام سے مُشتق فرمایا۔ پس عرشِ عظیم کا مالک محمود ہے اور آپ محمد عزّ و جلّ صلی اللہ علیہ وسلم ط "ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب"



حضور نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ
عین حالتِ نماز میں حضور کی اتباع کا ریکارڈ قائم کر دیا یہ کمال تھا صحابہ کرام کا " درجہ اتباع "
میں اور صحابہ کرام بھی رب سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ محبتِ حقیقی کو اپنے محبوب
کریم ﷺ کی ادائے محبوبانہ پسند آگئی۔ تحویلِ قبلہ حضور ﷺ کی رضا اور چاہنے سے ہو
کر رسول ﷺ کی مشیت اور ارادہ اللہ سُبحانہٗ کی مشیت اور ارادہ ہے۔ اور رضا
کا مقام اس سے بلند تر ہے۔ شبِ معراج مقامِ دنا پر آفدیت منکی علیک ط فر
کر کائنات کے ملک وملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نچھاور کر دیا اور روزِ قیامت
رب کریم وہی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہو گی۔ مزید برآں قیامت کے روز بساط
حساب وکتاب لپیٹنے (بافضلہ وبکرمہ) سے پہلے رب کریم اپنے محبوب مصطفےٰ کریم " ﷺ " سے
پوچھے گا ءَرَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ قَالَ نَعَمْ يَا رَبِّ رَضِيتُ۔ ہاں اے
میرے رب میں راضی ہوں تب جنت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے۔ سُبحان
شان کریمی کے قربان"۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

حکمت :۔ ہم سید الانبیاء " ﷺ " کے نیاز مند غلام ہیں۔ ہمارا ایمان
نبی محترم پر ہے جن کی ہر ہر ادا رب کریم کو پسند ہے آپ کی ادائے محبوبانہ کا اشارہ کر
○ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۚ عله (آیت کریمہ عظیم شریف) سے رب کریم قبلہ بدل دے تو کیا محبوب

ے ذکر مصطفےٰ درود شریف کے انوار سے حساب ثواب سے اور عذاب رحمت سے بدل جاتا ہے۔

عله پ ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا " ادائے محبوب
محبوب " اور فرمایا ہر ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیت اللہ، انبیاء کا قبلہ بیت المقدس اور ملائکہ قدسی
بیت المعمور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتبِ سماویہ، توراۃ، انجیل اور زبور کا نزول بنی اسرائیل
میں ہوا۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اُس کا انداز کچھ عجیب تھا ادائے محبوبانہ، کہ سیدنا جبرائیل
غارِ حرا میں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام پذیر تھے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃ اللہ میں ہیں تو وحی کعبہ
میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منورہ میں تو وحی وہاں ہوتی اگر محبوب بسترِ حجرہ عائشہ
میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہوئی۔ اور اگر حجۃ الوداع میں قصویٰ اونٹنی پر سوار خطبہ فرما رہے ہیں تو وحی
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

دُعا اور نگاہ سے ہم غلاموں کی تقدیر نہیں بدل سکتی؟" فافہم" حضور ﷺ کے غلاموں کی یہ شان ہے کہ وہ تقدیریں بدل دیتے ہیں۔ فرمایا۔ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ حَلَفَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ میری اُمت علیہ میں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے چہرے گرد آلود اور بکھرے بال بظاہر پریشان حال لیکن اگر کسی بات پر قسم اُٹھا دیں تو مولیٰ کریم اُن کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے اور اپنی تقدیر کو بدل دیتا ہے۔

حدیثِ قدسی: کلام اللّٰہ بزبانِ رسول اللّٰہ جل جلالہٗ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	تمام کائنات میری رضا چاہتی اور میں تیری رضا چاہتا ہوں اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم،

☆ یہ مقامِ رضا کتنا عظیم شرف ہے اس شرف میں آپ ﷺ کی شانِ محبوبی جھلکتی ہے اور سرکارِ کائنات کا صدقہ اس رضا سے خصوصاً صحابہ کبار اور عموماً اولیاءِ اُمت کو وافر حصے ملے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ سورۃ البینۃ اللّٰہ قادر، قیوم اُن سے راضی ہوا اور وہ اللّٰہ کریم پر راضی، اے اللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سے بھی کوئی ایسا کام لے جس میں تیری اور تیرے محبوب کی رضا ہو بحرمۃ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ط ۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہم عہد باندھے ہیں روزِ ازل سے — رضائے خدا اور رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو نظریں ہیں محو لقائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا — بڑھی ناز سے جب دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا — دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ حاشیہ

خطبہ میں اور اگر مسجد میں سفر میں نماز پڑھا رہے ہو تو بعض حالت نماز میں وحی کا نزول ہوا ہر وہ سورت جو مکہ معظمہ میں نازل ہوئی وہ مکی کہلائی اور جو المدینۃ المنورہ میں نازل ہوئی وہ مدنی کہلائی۔ حضور ﷺ "کائنات کی ہر شی کا قبلہ ہیں شبِ معراج ربِ کریم نے فرمایا محبوب میرا قبلہ" مَا یَتَوَجَّہُ اِلَیْہِ "تیری ذات شریف ہے

علہ اَکْثَرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ ط اکثر اہلِ جنت بھولے بھالے سیدھے سادھے لوگ ہوں گے۔" الحدیث المبارکہ۔

○ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورۃ آل عمران) سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات جمیع محاسن و محامد کی جامع ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس انوار و تجلیاتِ الٰہی کا مظہرِ اتم کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے محب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اُمت کو محبوبیت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے "محبت کیفیتِ قلبی کا نام ہے۔ مَاوَقَرَ فِی قَلْبِہٖ جو چیز دل میں گھر کرے۔ اور جس کی یاد سے دِل دھڑکے وُہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات معبودِ حقیقی کے محبوبِ حقیقی کی ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرۂ اقدس پر پسینہ مثلِ شبنم کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مَس کر دیں وُہ چیز محبوب، دَر محبوب، دیارِ محبوب فضا محبوب، ہوا محبوب گلی و بازار محبوب غرضیکہ وُہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب کا ذکر ہو۔ یہ فیضِ محبوبیت ربِ کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بھی عطا فرمایا۔ جس پر نگاہ پڑگئی وُہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، وُہ شجر محبوب، حجر محبوب، و چشمہ ناخن محبوب۔ "ایسے محبوب پر درُود ہوں۔ ایسے رسُول پر سلام ہوں"

☆ اُمُّ المؤمنین سیدہ اُمِ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں۔ جبلِ احُد کی زیارت کو جایا کرو اور اُس کی جھاڑیوں کے پھل کھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پتے ہی کھایا کرو کہ یہ وُہ پہاڑ ہے جس پر اللہ سبحانہٗ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدُوم میمنت سے نوازا گیا یہ محبوبِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" سے محبت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبت کرتے یہ ایک جنتی پہاڑ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں ۔ جدھر جدھر سے وُہ شفیعِ عاصیاں گذر گئے
جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک ۔ وہاں وہاں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گئے

اُمتی کو اتباع سے جو انعام ملا وُہ کتنا کمال تحفۂ محبت ہے۔ شجر حجر، غار پہاڑ، قطرہ دریا، چشمہ، چرند پرند سب اُس سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی خوشبو محب کو آہی جاتی ہے۔

خواجہ اُویس قرنی :- محبوبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ (شواہد النبوۃ) ۔ تحقیق میں رحمٰن کی خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہوں۔



☆ پوچھے کوئی صہیب و بلال و اویس سے
حُبِّ نبی سے زندگی کیسی سنور گئی

نسیمِ رحمان، محبِّ "ﷺ" کو آئی۔ یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوب اُویس قرنی ہیں۔ جن کا ذکرِ پاک ربُّ العزّت کے محبوب مسجدِ نبوی شریف کے منبرِ لطیف پر بوقت خطبہ جمعۃ المبارک میں فرمارہے ہیں یہ غیبی خوشبو حُبِّ مصطفےٰ کی خوشبو تھی۔ جو یادِ مصطفےٰ "ﷺ" درود شریف سے ملتی ہے۔ "الدُّرُ المکنی شرح القصیدۃ العدنی لملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

بوئے جانِ من آید از سُوئے عدن
از دمے جان پرور اُویس قرن

سر بمہر دوستی اُویس قرن
بے خطا چوں نافہ مشکِ ختن

سہیل یمنی کو حضور "ﷺ" کی طرف سے محبت کا تحفہ خرقہ عطا ہُوا۔ صاحبین کریمین سیدنا عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا ان سے کہنا کہ پہن کر میری اُمت کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ آپ چشمہ مصفّیٰ پر وضو فرمارہے تھے کہ ملاقات ہوئی اور خرقہ کو آنکھوں سے لگایا اور مصلّیٰ لیا اور دعا میں مصروف ہو گئے اب معبود اور عابد، خالق اور بندہ کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہُوا تیری دعا سے ایک ہزار اُمتی کی بخشش کی عرض کیا اور حکم ہُوا دس ہزار عرض کیا اور حکم ہُوا مضر اور ربیعہ کی بکریوں کے بالوں کے برابر بخشش کروں گا۔ یہ راز و نیاز مُحب اور محبوب کے درمیان تھے سُبحَانَ اللہ کیسا پیارا اندازِ محبت کرتے میں صاحبین کریمین رضی اللہ عنہما نے آواز دی تو فرمایا اچھا مرے مولیٰ کی یہی رضی تھی "مرضیِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ"۔ فللہ الحمد۔ [عــہ]

○ اے اُویس! قرن کے باشندے! تو کتنا پیارا ہے اور اے اُمتِ مصطفویہ کے حضر! جن کے پاس خرقہ دے کر صاحبین کریمین کو بھیجا گیا، تو کتنا محبوبؑ ہے اور یہ خرقہ، تبرک کتنا مبارک ہے اور یہ تیری سرزمین جہاں خرقہ عطا ہوا وہ خطۂ ارضی کتنا بابرکت ہے اور تیرا دعا مغفرت کرنا یہ نذرانہ ہے بارگاہِ محبوب میں اور وہ لمحات کتنے عظیم تھے جن میں تو نے اُمتِ مرحومہ کے لئے دعا کی جو عرش پہ مُحب نے سُنی اور فرش پہ محبوب

عــہ مقامِ محبت میں بُعد، بُعد نہیں رہتا۔ قُرب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر ماہِ قرن سہیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آفتابِ رسالت "ﷺ" سے دُور تھے لیکن بباطن قریب اور ہمہ وقت صاحبِ حضور تھے۔ منہ غفرلہٗ

نے۔ "عزّوجل جل شانہٗ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ! مجھے بھی مضر اور ربیعہ کی بکریوں کے برابر معہودہ مغفورہ امت سے ایک بکری کے کھُر کے ایک بال میں شمار فرما دیا۔

قرنہا اندر سجود آمد زمیں در ہر زمن	بایزید اندر خراساں یا اویس اندر قرن
ایں چنیں فرمودہ وصفش مصطفےٰ	از یمن مے آیدم بوئے خدا

○ آپ قافلۂ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذکر، عشق و محبت کا ذکر ہے جو تاقیامت محبانِ رسول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرتا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو کثرتِ درود شریف، ذاتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فنا ہو گئی تھی اور ہر وقت استغراق، حضوری اور دیدار میسّر تھا۔ آپ مستور اولیاء کرام سے ہیں۔ دُنیا میں بھی مستور اور قبر بھی مستور اور قیامت کے روز بھی مستور ہو اٹھیں گے کہ رب کریم عزّ اسمہٗ آپ کے ہم شکل ایک ہزار فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی اَوْلِیَآءِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ[1] کی کمال تفسیر ہوں گے اور قباء رحمانی اوڑھے داخل خلدِ ارم ہوں گے۔

حدیث قدسی

☆ سلسلہ عالیہ اویسیہ کا فیضان بغیر کسی ظاہری بیعت آپکی قبر مطہر و معطر سے تاقیامت جاری رہے گا اور یہ نسبت اویسیہ درود شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر عنایات فرماتا ہے۔ اِس نسبت سے بڑے بڑے اولیاء[2] مستفیض ہوئے ہیں۔

حدیثِ قدسی : کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم ط

اُدْنُوْا اَحِبَّائِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ	حکم ہو گا میرے محبوب میرے قریب آجائیں فرشتے

---

[1] میرے اولیاء میرے دامن میں چھپے ہوئے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ انبیاء علیہم السلام اپنے اعلانِ دعویٰ، اسوۂ حسنہ اور تائید من اللہ اور معجزات سے پہچانے جاتے ہیں۔ مگر اولیاء کی پہچان مشکل ہے۔ جس طرح اللہ سبحانہٗ کی ذات اپنی قدرتوں کے پردہ میں اور کلام اللہ نے کلام نفسی کو قرآنی الفاظ میں چھپا رکھا ہے۔ اسی طرح محبانِ بارگاہ جامۂ بشریت میں چھپے رہتے ہیں۔ اِن کے سینہ میں انوار اور اسرار الٰہی مستور ہیں جس سے یہ پہچانے نہیں جاتے اور یہی اللہ سبحانہٗ کے دامن میں چھپنے کا مفہوم ہے۔ ۱۲ منہ ستر اللہ عیوبہٗ ط

[2] حضرت ابوالحسن خرقانی نے سیدنا بایزید بسطامی کے وصال کے ایک سو سال بعد انکی قبر سے فیض پایا اور حضرت بایزید بسطامی نے سیدنا امام جعفر صادق کی قبر اطہر سے نسبت اویسی میں فیض پایا۔ اور سید محمد بہاؤالدین نقشبند بخاری نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ پایا۔ جو کہ آپ کا اپنا طریقہ ہے ۱۲ منہ ستر ربہٗ ط

عرض کریں گے کون محبوب ؟ فرمائے گا اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین لوگ۔	مَنْ اَحِبَّاءُكَ فَيَقُولُ اللّٰهُ الْفُقَرَاءُ وَالْمَسَاكِيْنَ ط

○ دُعا :۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُعا فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ ط[1]

خوشبوئے محبت :۔ سیدنا بایزید طیفور بسطامی علیہ رحمۃ الباری ایک دفعہ رے اور خرقان کے مقام سے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں ایک شہنشاہِ طریقت ☆، اللہ کے بندے، (مادر زاد ولی قطب الارشاد) کی خوشبو آرہی ہے۔ خوشبو وہاں ہوگی جہاں پھول ہوگا وہ ایک غیبی پھول ہے۔ جو گلستانِ رسالت اور چمنستانِ نبوت میں کھلے گا۔ جس کی آج مجھے خوشبو آرہی ہے اور جس کی نکہت اور بھینی بھینی خوشبوئی کی مہک سے سارا عالم معطر ہوگا۔ عرض کیا گیا وہ کون ہیں؟ تو فرمایا میرے وصال کے سو سال بعد پیدا ہوں گے۔ اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی سیدنا ابوالحسن علی ہوگا اور آپ کی شکل و صورت، حلیہ مبارک، ڈاڑھی مبارک زلفیں، قد اور عمر (ولادت تا عمر) تک بیان فرما دیا۔ شریعت و طریقت کے مدارج اور مقامات کو بھی ظاہر اور منکشف کر دیا اور فرمایا وہ باغِ طریقت "اویسیہ نقشبندیہ مجددیہ" لگائیں گے۔ اس باغ کے رنگ برنگے غنچے اور پھول "اولیاء"[2] رہتی دُنیا تک قائم اور درود شریف کے انوار سے شگفتہ رہیں گے۔ اللہ اکبر اَللّٰهُ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَالشَّهَادَةِ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلاموں کی نگاہوں سے قُرب و بُعد زمانی و مکانی عالم ارواح تک کے پردے

---

[1] اپنی علامت دُنیا سے اعراض۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر خوش ہونا اور درود شریف سے لذت پاتا ہے۔

[2] اولیاء کرام کی عالم ارواح، عالم دُنیا، عالم برزخ اور عالم قیامت تک دوستیاں قائم ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے فیض لیتے دیتے اور زائرین کی جہاں نمازیاں کرتے دعائیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور عالم قبر میں ایک دوسرے کے دوست اور مقامات سے باخبر ہیں۔

☆ شہنشاہِ طریقت، شہنشاہِ ولایت کی بارگاہ میں۔ حضور داتا گنج کے مزارِ مقدس پر شہنشاہِ ولایت ہند خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے چلہ کشی کی ظاہراً و باطناً فیض سے مالا مال ہوئے اور واپسی پر فی البدیہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



اُٹھا دیئے اور آپ نے اُن کا پُورا حال سَو سال پہلے معلُوم کر لیا اور فرمایا وُہ میری قبر کے "طریقۂ عالیہ اُویسیہ[۱] کے مُطابق" فیض سے تکمیلِ ولائیت کریں گے۔" اَللّٰہُ اَللّٰہُ شانِ اولیاءِ کرام" مزارات

بقیہ حاشیہ

نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ — اس شعر سے شانِ "کلامُ الملوک ملوکُ الکلام" عیاں ہے ؎

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خدا ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما

☆ حضور غوث الثقلین قدس سرہٗ نے عالم شہود میں سماعت فرمایا اور جواباً ارشاد فرمایا ؎

ہم زمانہ گر بدے بودم علی ہجویر را تازہ بیعت کردمے بر دستِ آں بیضا لقاء

☆ شہنشاہِ بغداد الشیخ عبدالقادر جیلانی (وصال ۵۶۱ھ) کی قبرِ انور پر شہنشاہِ بُخارا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بُخاری قدس اللہ اسرارھما (وصال ۷۹۱ھ) حاضر ہو کر مراقب ہُوئے تو سرکارِ غوثیت مآب نے بھرپُور توجہ فرمائی۔ تو آپ عرض کناں ہُوئے ؎

اے دستگیرِ عالم دستِ مرا بگیر دستِ چناں بگیر کہ گویند دستگیر

تو مسند نشینِ غوثیت نے خُوش ہو کر قبر سے جواب مرحمت فرمایا ؎

اے نقشبندِ عالم نقشِ مرا ببند نقشے چناں ببند کہ گویند نقشبند

[۱] نسبتِ اُویسیہ :۔ مشائخِ طریقت، کُبرائے حقیقت کہ نسبتِ اُویسیہ میں بلاواسطہ مُرشدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عنایات کی گود میں پالتے ہیں۔ جس طرح خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پالا۔ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے اکثر مشائخ عظام سُلوک میں اسی نسبت کے پروردہ ہیں۔ درُود شریف سے ولائیتِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام جو تمام ولایتوں کی جامع ہے بہت جلد پالیتے ہیں نُورُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ ورد اَللّٰہ جل ذکرہٗ کے وقت اس کا نُور مانندِ قرصِ شمس نظر آتا ہے۔ یہ نُور جلال اور شمس بھی جلالی ہے۔ بوقتِ درُود خوانی نُور مثلِ قرصِ قمر نظر آتا ہے کہ درُود شریف جمالی اور اُس کا نُور بھی جمالی ہے۔

☆ لطائفِ خمسہ۔ لطیفۂ رُوح کا نُور سُرخ، لطیفۂ سِر کا نُور سفید، لطیفۂ خفی کا نُور سرمئی۔ لطیفۂ اخفیٰ کا نُور سبز ہے۔ یہ سب درُود شریف کے نُور کے ظہورات ہیں، یاد رہے۔ غنچہ میں خُوشبُو بند ہوتی ہے جب وُہ کھلتی ہے تو خُوشبُو اور رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح جب درُود خوانی سے دل کا غُنچہ کھلتا ہے تو پھر بدن لباس اور پسینہ سے خُوشبُو پھوٹتی ہے تو درُود شریف کا نُور رحمت کے بادل سے پھُولوں اور برف کے سفید گالوں کی شکل میں برستا ہے۔ قدوۃُ الاولیاء مُتاخرین سائیں توکل شاہ نقشبندی مجددی طاب اللہ ثراہٗ وجعل الجنۃ مثواہٗ فرمایا کرتے جب میں درُود شریف پڑھتا ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحِ مبارک خوش ہو کر میرے گلے میں درُود شریف کے انوار کے پھُولوں کے ہار ڈالتی ہے اور تربیت رُوحانی کرتی ہے۔" بحقیقِ ذکرِ خیر ۱۲ منہ نوّر اللہ قلبہٗ وصدرہٗ بنور الصلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام ط

"صفحہ ۵۵ ملاحظہ ہو"

اور قبورِ اولیاء عظام انوار و فیضانِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے چشمے ہیں۔ زائر گوہرِ مراد سے اپنے اپنے دامن بھرتے ہیں اور کبھی بھی ناکام اور نامراد واپس نہیں لوٹتے۔

☆ یہ فقراء و مساکین[1]، محبانِ مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ جن کی محبت اُمت کے دلوں میں ڈال دی گئی ہے ان درویشوں کی محبت اصلِ دین اور جنت کی کنجی ہے۔ اولیاء اللہ جب مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کی منزل طے کرکے کَانَ اللّٰہُ لَہٗ (الحدیث) کے مقام پر فائز ہوتے ہیں تو اُن کی نگاہ میں ماضی اور مستقبل کا زمانہ حال کی طرح بن جاتا ہے اور وہ اللہ پاک کے نور سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ خوشبو سونگھ لیتے ہیں۔ اُن کی نگاہ لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے اور احوالِ قیامت اُن کے سامنے ہوتے ہیں "کہ نور کے لئے کوئی شئے حجاب نہیں ہوتی"۔

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بروایت حضرت حارث بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اصلہٗ جامع کبیر میں اس حدیث پاک کو خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا"۔

☆ سیدنا حارثہ بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک بار علی الصبح نبی الرحمۃ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار ﷺ نے پوچھا یَاحَارِثَۃُ کَیْفَ اَصْبَحْتَ اے حارثہ تم نے صبح کس حال میں کی؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا فرمایا تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ بَارِزًا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْھَا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ النَّارِ یَتَضَاغَوْنَ فِیْھَا

عرض کیا گویا میں عرشِ الٰہی کو دیکھ رہا ہوں ظاہرًا گویا جنتیوں کو جنت میں داخل ہوتے اور گویا میں دیکھ رہا ہوں دوزخیوں کو آگ میں۔ شور مچاتے۔ واویلا اور جزع فزع کرتے۔

○ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم بہشت اور دوزخ میرے سامنے ہیں میں جنتیوں کو پہچانتا ہوں اور دوزخیوں کو بھی جیسے مچھلی اور چیونٹی کو۔ آگے چپ رہوں یا عرض کروں

---

[1] فقراء صحابہ سادات ثنا خبیب عبداللہ ذوالبجادین، ابوذر غفاری، ابو درداء، بلال حبشی عمار بن یاسر اور ابوہریرۃ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقراء اولیاء میں جو الفقر فخری والے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کو اتباع اور محبت کا قرآن السعدین نصیب ہوا کہ "حبِ درویشاں کلید جنت است"۔ صحابہ صفہ کی تعداد ستر تھی۔ ۱۲ منہ عفی اللہ ولوالدیہ



تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مُنہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ چُپ رہو اور فرمایا اَصَبْتَ فَالْزَمْ ط ٹھیک ہے اِسی پر قائم رہو۔ ۱۔ "فقہ اکبر مطبوعہ مُراد آبادی سیدنا امام ابُوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

○ آفتابِ نبوّت کے ذرّوں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنّت سات آسمانوں سے اوپر دوزخ سات زمینوں کے نیچے اور عرش و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو آفتابِ کونین "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نگاہِ پاک کا کیا عالم ہو گا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف کی مُواظبت سے یہ مرتبہ اَولیاءِ کاملین کو عطا ہُوا۔ "سُبحان اللہ ط"

۱ بعض ضعیفُ الایمان وَالبُنیان "الحدیث" کو ضعیف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کو شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اُن کو اِس مُندرج حدیثِ قدسی پر غور کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کُھلیں حضور علیہ اجمل الصلوٰۃ واکمل السّلام کی ذات معہ جمیع صفات، اللہ تقدّس وتعالیٰ بجہاں فیّاض کی عطا ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جس علم وفضل اور شفاعت کا ظہور ہے یا ہو گا وہ سب اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے ارادہ مشیّت امر اور رضا سے ہے۔ مختصراً الفاظ میں آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ تعالیٰ کے مظہرِ کُل ہیں۔

حدیثِ قدسی۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسُول اللہ "عزّوجلّ صلّی اللہ علیہ وسلم" "صحیح البخاری"

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے اور جن چیزوں سے میرا بندہ مجھ سے قرب چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبُوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ نوافل سے میرا قُرب چاہتا ہے تو میں اُسے اپنا محبُوب بنا لیتا ہُوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہُوں جس سے وُہ سُنتا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہُوں جس سے وُہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہُوں جس سے وُہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہُوں جس سے وُہ چلتا ہے اور اگر وُہ مجھ سے مانگتا ہے تو ضرور دیتا ہُوں اور اگر وُہ مجھ سے پناہ مانگ کر کسی بُری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو میں اُسے ضرور پناہ دیتا ہُوں۔

☆ اس حدیثِ پاک کا مفہُوم یہ کہ صفاتِ بشریّہ سے نکلنا اور صفاتِ حقّہ سے مُتّصف ہونا۔ اہلِ عرفان کے نزدیک فنا فی اللہ سے بقا باللہ کا مقام مُراد ہے اللہ تعالیٰ کی صفات سمع، بصر اور قدرت کے انوار بندہ کی سمع بصر اور قدرت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وُہ اللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وُہ نُورِ الٰہی سے سُنتا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔ کملیائے اُمّت کے یہ مقام حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نگاہِ فیض سے ہیں اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے یہ کمالات مظہرِ ذات وصفات اللہ تبارک تعالیٰ سے ہیں۔ فقیر حقیر لاشیٔ کی اس توجیہہ سے متشکّکین کے شک زائل ہو جانے چاہیئں وَالسّلام علیٰ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

علامتِ محبت :- محبت آنکھ میں رِقت، دل میں کیفیت اور جسم وجان میں وجدلاتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی المحبۃ اور جب اس میں محویت اور استغراق ہوتا ہے تو اسی کا نام عشق[1] ہے۔ محبت، محبوب کی اِتّباع کا ثمرہ اور عطیہ خُداوندی ہے۔ اس
المحبۃ ثمرۃ المتابعۃ

بقیہ حاشیہ

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ○ (سورۃ طٰہٰ ۴۷) وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ عَلٰى وَجْهِ الْكَمَالِ ط

☆ حضور "ﷺ" نے مدینہ منورہ میں سحری کے وقت مکہ معظمہ سے بنی کنانہ کے ایک شخص کے استغاثہ کی آواز مسافت بعید سے سن لی اور نصرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہی معنیٰ بِیْ یَسْمَعُ کے

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ الکسوف میں جنت جو "سات آسمانوں کے اوپر" اور دوزخ "جو سات زمینوں کے نیچے" کو ملاحظہ فرمایا اور ہاتھ مبارک اونچا کر کے جنت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ بھی فرمایا یہ مفہوم ہے بِیْ یُبْصِرُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور افضل وشفیع علیہ کے ہاتھ کو يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (سورۃ الفتح ۱۰) سے اپنا ہاتھ فرمایا اور غزوۂ اُحد میں کنکریاں پھینکنے اور مارنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورۃ الانفال ۱۷) یہ مطلب ہے بِیْ يَبْطِشُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور علیہ التحیۃ والثناء شب اسراء کے دو زمانے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں شب معراج کو طے کیا یہ مقصد ہے۔ بِیْ يَمْشِیْ کا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

☆ فلہٰذا عقیدہ اہلِ سنت وجماعت کے مطابق علم غیب، حاضر ناظر، مختار کل، شفاعت اور قدرت یہ سب اللہ سبحانہٗ کے نور کے ظہور ہیں جو حضور "ﷺ" کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اولیاء سے ان کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انوار سے ہوا نیز مسافت بعیدہ سے درود شریف کی آواز زمینی یا آسمانی، قلبی یا لسانی اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا دیتا ہے۔ بذریعہ بِیْ یَسْمَعُ کشف، وحی، فرشتہ یا ہوا وغیرہا جیسے سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام نے ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق چیونٹی کی آواز تین میل سے سن لی یعنی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان تک یہ آواز بذریعہ ہوا پہنچا دی اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ حضور "ﷺ" کی اکیلی ذاتِ پاک میں یہ جملہ صفات جمع فرما دیں۔

وَاللّٰهُ يَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ط

[1] اَلْعِشْقُ نَارٌ يُحْرِقُ مَا سِوَى الْمَحْبُوْبِ ط عشق ایسی آگ ہے جو ما سوا محبوب کے سب کچھ جلا دیتی ہے عشق جلال ہے اور محبت جمال۔ عشق سورج ہے اور محبت چاند۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ



کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبت کسبی نہیں وہبی ہے محبت میں جمال ہے اور شبنم کی سی ٹھنڈک۔ عشق میں جلال۔ غلام جب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھ کر اس بحرِ محبت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اُس کا ہر کام سُنّتِ مصطفوی کی رنگت میں از خود ڈھل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں سُنّت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عامل بالسُّنّت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ محبت میں کامل[1] ہے۔ ورنہ محبت خام اور بے عملی کی تصویر اور یہ کیفیتِ بے عملی، دعوائے محبت کی تغلیط ہے۔ عشقِ مصطفےٰ تو مومن کی میراث اور سرمایہ حیات ہے

میری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنّت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

○ مسئلہ:۔ اللہ جلّ شانُہٗ کو عاشق یا معشوق کہنا عند الشریعت منع ہے۔

☆ فرع میں اصل کا رنگ اور تاثیر ہوتی ہے اور خلیفہ[2] وہ ہوتا ہے جو سیرۃ وصورۃ اصل کی مانند ہو۔ فرع کا ہر کمال اصل سے مُستفاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہر کمال کی اصل ہیں" فافہم

☆ چکور عاشق ہے چاند کی۔ چکور کو ہی چاند کا نُور نظر آتا ہے چمگادڑ کو نہیں۔

☆ چاند نُور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بُلبُل عاشق ہے پھُول کی۔ بُلبُل کو ہی پھُول کی خوشبو آتی ہے۔ بھِڑ کو نہیں۔

☆ پھُول لطیف ہے اور بُلبُل جسم لطیف ☆

☆ پروانہ عاشق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے بھُونڈ کو نہیں۔

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبوبِ کائنات" صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم "گلستانِ قدرت کے پھُول ہیں۔ کی خوشبو سُنّیوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خوشبوئے محبت کا تعلق جسم و رُوح دونوں سے ہوتا ہے ؎

---

[1] پھل پکنے پر قدرت سے شیرنی اور مٹھاس پاتا ہے تو پھر خوشبو اور رنگ کا ظہور ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیب نہیں۔ تقوٰی پر پختگی سے چہرہ پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خوشبوئے محبت آتی ہے تو یہ خوشبو زمان و مکان کی حدوں سے گزر جاتی ہے۔ نسبت والے اس خوشبو کو پالیتے ہیں۔ غیروں کا اِس میں کوئی حصہ نہیں۔

[2] خلیفۃ الرّسول سیدنا ابوبکر صدیق اکبر خلیفۃ اللّٰہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت وصُورت کے نمونہ اور کمالاتِ صُوری ومعنوی کی فرع تھے۔ موجوداتِ عالم کا ہر کمال و اصل کائنات کمالاتِ محمّدی سے ہے" صلی اللہ علیہ وسلم"

کہیں حُسن بن کے رسُول میں، کہیں رنگ بن کے وُہ پھُول میں "ﷺ"
کہیں نُور بن کے رسُول میں، وُہ جلوہ اپنا دکھا گئے "ﷺ"

☆ سیدنا یوسُف کی خوشبو سیدنا یعقوب علیہما السّلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور دلیوں کی خوشبو ولیوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قرآنِ عزیز میں حضرت یعقوب علیہ السّلام کا ارشاد اِنِّی لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ (سورۃ یوسف ۹۴) مجھے یوسُف علیہ السّلام کی خوشبو آرہی ہے۔ سُبحَانَ اللہ، سیدنا یوسُف علیہ السّلام کی یہ خوشبو نے محبّت تین سَو میل دُور اور اسّی سال بعد آگئی۔ میدانِ محبّت میں قُرب وبُعد زمانی ومکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ اِدھر کُرتا باعثِ نُورِ چشم بنا اور اُدھر خرقہ اُمّت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبُوب کی خوشبو تکمیل محبّت کے بعد آہی جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ محبّت صادق ہو اور نسبت پختہ اور ولیوں کی خوشبوءِ محبّت ولیوں کو آتی ہے۔

☆ خواجہ خواجگان شہنشاہِ اولیاء نقشبنداں سیّد محمّد بہاؤ الدّین بخاری کی ولادت باسعادت (ولادت ۷۱۸ھ) کی خبر حضرت بابا محمّد سماسی قدّس سرّہٗ الغفاری نے آپکے وطنِ مالُوف بخارا میں جا کر دی کہ مجھے یہاں ایک مردِ کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جو امام الطّریقت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ کی ولادت پر جب گود میں لیا تو فرمایا یہی وُہ فرزند ہے اور اپنے خلیفہ سیّد امیر کُلال قدّس سرّہٗ (اسمِ گرامی خواجہ شمس الدّین بخاری) سے فرمایا اِس کی تربیت غور سے کرنا حق ہے "ولی را ولی مے شناسد"۔

محبّت اور اُس کا مقام: مومن کی مومن سے محبّت، کعبۃ اللہ سے محبّت، قرآن سے محبّت، دین سے محبّت، صحابہ کرام سے محبّت، اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اللہ کے لئے ہے لیکن مومن کی رسُول اللہ ﷺ سے محبّت، اللہ ہی کی محبّت ہے (عـہ) ثَبَّتَنَا اللہُ سُبۡحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی مَحَبَّۃِ الرَّسُوۡلِ اللہِ الَّتِیۡ ھِیَ عَیۡنُ مَحَبَّۃِ اللہِ سُبۡحَانَہٗ عَزَّ اِسۡمُہٗ، صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔

○ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝ (سورۃ آل عمران ۳۱) اِتّباع (عـہ)، ادب اور محبّت سے ربِ غفور تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں اپنی صفتِ رحیمی سے رحمت کی چادر میں ڈھانپ دے گا اور تم اُس کے دُنیا و آخرت میں محبُوب بن جاؤ گے۔

۵

عـہ رسُول اللہ کی محبّت عین اللہ کی محبّت ہے اِس میں ذرّہ بھر تفاوت نہیں۔ ہم سب کو اِس پر ثابت رکھے۔ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔
عـہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام ؎

☆ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ ؎ | جو مجھ سے محبت کرتا ہے وُہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

یَا سَاکِنَ اَکْنَافِ طَیْبَۃَ کُلُّکُمْ — اِلَی الْقَلْبِ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ حَبِیْبٗ

مَا حُبُّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ — وَلٰکِنْ حُبُّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَّالصَّلوٰۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلوٰۃً وَّافِیًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا ؎



بقیہ حاشیہ

؎ اتباع کے سات درجے ہیں۔ درجہ اوّل تصدیقِ قلبی کے بعد احکامِ شرعیہ کا بجا لانا اور سُنّتِ سَنیّہ کی متابعت کرنا۔ جبکہ فی زمانہ کے عُلمائے ظواہر اس مقام پر ہی ٹھہر گئے۔ درجہ دوم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اقوال سے اعمالِ باطنی مثلاً خشیت، رِقّت، اخلاص، احسان کی طرف سعی کرنا۔ درجہ سوم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے احوال، اذواق اور مواجید پر مجاہدہ، "استقامت علی الشریعۃ" سے حصولِ فیض کرنا۔ یہاں سالک ایک عجیب کیفیت سے دوچار ہوتا ہے اور نفسِ لوّامہ نفسِ مُطمئنّہ بنتا ہے۔ درجہ چہارم سُنّتِ سَنیّہ کی کامل مکمل متابعت اور بدعتِ حسنہ، سیّئہ، اسمی، رسمی سے کُلّی اجتناب یہ مقام عُلمائے راسخین کیلئے مخصوص ہے۔ درجہ پنجم کمالاتِ نبوّت کے انوار سے حصولِ فیض کرنا۔ یہ محض فضلِ ربّی سے ہے۔ درجہ ششم ان کمالات کی اتباع جو مقامِ محبوبی سے خاص ہیں یہ ہوش در دم، نظر بر قدم اور سفر در وطن کا ہے۔ "خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ"۔ درجہ ہفتم متابعت کے تمام درجات کا جامع ہے۔ اس میں تصدیقِ قلبی بھی ہے اور تمکین بھی۔ نفس کا ٹھہراؤ اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قالب اور نفس "جسم" عالمِ خلق کا لطیفہ ہے اور عالمِ خلق قُربِ نبوّت سے ہے۔ لطائفِ خمسہ قلب، رُوح، سِرّ، خفی، اخفیٰ عالمِ امر سے ہیں۔ عالمِ امر "رُوح" قُربِ ولایت سے ہے۔ عالمِ امر فضائلِ طریقت اور عالمِ خلق اعمالِ شریعت سے متعلق ہے۔

☆ شرحِ امور تکبیرِ اُولیٰ کا امام کے پیچھے پالینا تجلیات وظہورات سے اور خشوع خضوع سے سجدہ پر نظر شہود و مشاہدہ سے بہتر ہے۔ زکوٰۃ کا ایک حبّہ ادا کرنا لاکھوں صدقات سے افضل ہے لہٰذا عالمِ امر سے عالمِ خلق کا بہر حیثیت افضل ہونا ثابت ہے پس فَاتَّبِعُوْنِیْ سے مقصود اتباعِ عاشقانہ شریعت اور نسبتِ نبوی "طریقت" سے فیض پذیر ہو کر درجہ محبوبیت حاصل ہوتا ہے۔

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَّاَطَعْتَہٗ — فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٗ

؎ اے اطرافِ طیبہ کے رہنے والو! تم سب میرے دل میں محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی وجہ سے محبوب ہو۔
میرا دل شہر کی محبت میں نہیں پھنسا وُہ تو شہر کے رہنے والے کی محبت میں ایسا ہُوا ہے۔



روضۃ الثالثۃ — باب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازواج النبی پر دُرود و سلام

علیہ وعلیٰ ازواجہ الصلوٰۃ والسلام

قرآنِ پاک : پ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۶

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
"بمعنی اقرب"

- یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے۔
- یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ قریب ہے۔
- یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ لگاؤ ہے۔

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ — آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمّت کے ساتھ وہ قُربِ خاص ہے کہ خود اُن کی اپنی جانوں کو بھی حاصل نہیں۔ اُمَّهٰتُهُمْ کی کتنی پیاری اور پاکیزہ اور محبّت آمیز نسبت ہے۔ ھُمْ کی ضمیر کا مرجع مؤمنین ہے جو مومن ہیں اُن کی مائیں۔ اُمّہاتُ الاُمّۃ نہیں فرمایا کیونکہ اُمّتِ دعوت میں کافر، مُشرک اور اشرار بھی تھے اُن کی نفی کر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین (اُمّتِ اجابت) کے رُوحانی باپ اور آپ کے ازواج پاک مؤمنین کی رُوحانی مائیں" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ ہیں سلہ

☆ نصِ قطعی میں "اَلنَّبِیُّ" صلی اللہ علیہ وسلم "کے شرفِ نبوّت کے ساتھ "ازواجِ مطہرات" رُوحانی ماؤں "کی تبجیل و تکریم کو بیان فرمایا اور تکمیلِ ایمان کو اُن کے ادب و تعظیم کے ساتھ مُنضم کر دیا تو قرآنی آیتِ کریمہ کی رُو سے ازواجُ النّبی کو وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ (سورۃ النور ۲۶) کی مبارک صفت سے نوازا اور فرمایا جیسے پاک مرد ایسی پاک بیبیاں اور اُمّہاتُ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن پر بالتبع

سلہ فضیلت ازواجِ مطہرات میں تین قول ہیں۔ ۱۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ۲۔ سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ ۳۔ سکوت

☆ بعض علماءِ محققین نے تصریح فرماتے ہوئے لکھا کہ ازواجِ مطہرات میں سب سے افضل کون ہیں تو فرمایا عائشہ صدیقہ کو خدیجۃ الکبریٰ کا نکاح محمد بن عبداللہ سے ہوا اور عائشہ صدیقہ کا نکاح محمد رسول اللہ سے ہوا۔ جتنا فرق ابنِ عبداللہ اور رسول اللہ میں ہے۔ اتنا فرق عائشہ صدیقہ اور خدیجۃ الکبریٰ میں ہے۔ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّاتٍ ؕ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَصْوَبُ ؕ



صلوٰۃ وسلام درود شریف بھیجنا لازمی الامر ٹھہرا اور ازواجِ مطہرات پر درود شریف کا بھیجنا رُوحانی بیٹا ہونے کی علامت ہے۔

حدیث پاک:۔ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "صحیح البخاری"

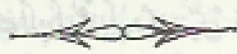
☆ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُمّ المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور ربِّ کریم کا سلام لائے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری طرف سے بھی عرض کر دیں علیہ وعلیکم السلام ط

"بروایت" اُمّ المومنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی ربِّ کریم نے سلام سے نوازا اور اَزْوَاجُ النَّبِيّ عہ کو ربِّ کریم نے وَيُطَهِّرَكُمْ سے تطہیر کی نوری چادر شرفاً اوڑھائی اور محبوبِ پاک کے ساتھ تعظیم وتکریم اور درود وسلام میں شامل فرما دیا گیا ہے۔

عرش سے جن پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق — بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اَزْوَاجِهِ الطَّيِّبَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ



عہ ربِّ کریم عزّ اسمہٗ نے قرآن پاک میں ازواجُ النّبی "اُمّہاتُ المومنین، اہلُ البیت اطہار، الطّیّبٰت کے مبارک القاب سے موسوم کر یٰنِسَاءَ النَّبِيِّ " صلی اللہ علیہ وسلم " درود وسلام عرض کرنا مشروع فرمایا اور ادب، احترام، تعظیم وتکریم فرض کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّہاتُ المومنین کا صدقہ ہماری ان ماؤں کو یہ شرف عطا فرما دیا کہ ان کے قدموں کے نیچے جنّت ہے۔ لاریب فیہ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد	سیدہ سودہ بنت زمعہ	سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ بنت صدیق اکبر
سیدہ حفصہ بنت فاروق اعظم	سیدہ زینب بنت خزیمہ	سیدہ اُمّ سلمہ بنت ابی اُمیہ
سیدہ زینب بنت جحش	سیدہ جویریہ بنت الحارث	سیدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان
سیدہ صفیہ بنت حیی	سیدہ میمونہ بنت الحارث	سیدہ ماریہ قبطیہ اُمّ سیدنا ابراہیم

☆ سیدہ آسیہ بنت مزاحم، سیدہ مریم کا نکاح جنّت میں ہوگا۔ بقول مشہور "ام کلثوم" کا بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن "اخبار الاخیار۔ ترجمہ مجالس ص ۲"

روضۃ الرابعۃ

باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معجزاتُ النّبیّ المختار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

لب لعل وخطِ سبز رُخ زیبا داری ۔۔۔ حُسن یُوسُف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

شیوۂ شکل وشمائل حرکات وسکنات ۔۔۔ آنچہ خُوباں ہمہ دارند تُو تنہا داری

معجزہ :۔ خرقِ عادت جیسی چیز کا ظہور اللہ جلّ شانہٗ عمّ نوالہٗ کی طرف سے ہو تو قُدرت اور اگر نبی یا رسُول کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو معجزہ اور اگر اُس کی قُدرت کا ظہور ولی سے ہو تو کرامت ہوتی ہے یہ تینوں برحق ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" سراپا اعجاز ہیں اور آپ کے معجزاتِ عظیمہ کا حصر کرنا مُستبعد ہے۔ معجزہ نبی کی واضح دلیل اور بذاتہٖ نبی، رب کی ذات کی دلیل ہوتا ہے۔ لہٰذا معجزہ کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جمیع انبیآء ورُسُل علیہم السّلام کی صفات اور اُن کے جُملہ معجزات کے آپ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم وسلامہٗ حامل ہیں۔ مزید براں جو معجزات عطا ہوئے وہ لاتُعَدُّ ولاتُحصٰی (اَنگنت، بے عدد وحساب) ہیں۔ حضور سرورِ عالم اَلصّلی وَالسّلام علیہ کی مدح وثنا، فضائل وکمالات، اوصاف ومعجزات اور نعت "شعری یا نثری" اور ذکر یہ سب درُود شریف کے ذیل میں ہی آتے ہیں اور درُود شریف ان جُملہ صفات کا جامع ہے۔ لہٰذا چالیسؑ معجزات کا ذکر بطابق چالیسؑ مُبارکؑ عدد کے تبرّکاً کرتا ہُوں ؎

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ ۔۔۔ لٰکِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

ؑ یہ معجزات بطابق مُبارک اعداد چالیس اسم محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کیے جو اسم جلالیہ اَللّٰہُ کے آ کا مظہر اتم تھا۔

☆ انبیاءِ کرام اس کنزِ مکتوم ازل، جوہرِ مکنون ابد صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ اپنے اپنے وقت میں صفات بیان کرتے اور بشارت دیتے آئے اور منتظر رہے۔ یہ سب راہِ ہُدیٰ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقصودِ ہُدیٰ۔ وہ سب خبرِ مقدّم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤخر مبتدا۔ وہ سب بشارت کی زبان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آوازِ ان کا مدعا اور اُن کے جُملہ صفات اور معجزات، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات کے انوار۔ علیٰ نبیّنا وعلیہم الصّلوٰۃ والسّلام

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِھَا ۔۔۔ فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ بِھِمٖ

☆ معجزہ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یہ آپ کا ذاتی وصف ہے اُمّی ہونا یقیناً آپ کے معجزات سے ایک عظیم معجزہ ہے۔ قرآن پاک۔ ۱۔ پ۹ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۵۷ ۲۔ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت کریمہ ۱ تا ۴

☆ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا | اور وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔ جسے لکھا ہوا پائیں گے۔

○ اُمّی کا معنیٰ ہے بے پڑھا کہ دُنیا میں آپ کا کوئی اُستاذ نہیں۔ لفظ اَن پڑھ مجہول اور مُہمل ہے جو شانِ نبوت کے لائق نہیں۔ "اُمّ القریٰ اُمّ الکتاب والا" صلی اللہ علیہ وسلم ہے

ایسا اُمّی کس لئے منت کش اُستاذ ہو،
کیا کفایت اُس کو اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ | رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ انسانیت کی جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ کا بیان انہیں سکھایا۔

○ صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم لکھے اور کتاب سے کچھ پڑھے نہ تھے۔ یعنی غایت حضورِ علم سے اس کی حاجت ہی نہ تھی۔ اللہ علیم وخبیر نے نبی اُمّی فداہ اُبی واُمی صلی اللہ علیہ وسلم کو مُجملاً تفصیلاً بیان مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ ازل تا ابد سکھا دیا بلکہ یہ علم تو علومِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جزو ہے اور وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ ارشاد فرما کر وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا[1] کی مہر ثبت فرما دی۔ آپ کا اُمّی ہونا ظاہراً و باطناً بہت بڑا معجزہ ہے اور آپ کی زبان وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى[سورۃ النجم] سے جو اُمّ الکتب کا ظہور ہوا وہ لاریب اپنی شان میں بے مثال ہے اور جملہ معجزات اس ایک معجزہ کی لڑی کی کڑیاں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو درود شریف اِن دو صفات النبی الامی سے بہت پسند ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ن الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ؕ

---

[1] پ۵ سورۃ النساء ۱۱۳ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور یہ عطائی علم مصطفائی ہے جو من حیث خلق کلی اور من حیث خالق جزئی و متناہی۔ اللہ تعالیٰ کا علم مطلق ذاتی اور لامتناہی جمیع معلومات الٰہیہ کو تفصیلی اور حقیقی طور پر محیط۔ فرق بیّن ہے علمِ خالق اور علمِ مخلوق میں فافہم۔ ۱۲ منہ مستکثر مرشدہ ط



☆ **معجزہ قرآنِ پاک** : علیٰ صاحبہا افضلُ الصلوٰتِ واکملُ التسلیمات ط

○ قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزارہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ تا قیامت اظہر من الشمس معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگے خوشبودار پھولوں توحید و رسالت، احکامات، اسماء و صفاتِ الٰہیہ و جمال و کمالاتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا گلدستہ ہے اور ہر ایک آیتِ کریمہ کے دامن میں صورت و سیرتِ رسول کی رنگینی و نکہت ہے اور صفاتِ حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآن پاک بتمامہ نعتِ رسول بھی ہے اور ذکرِ رسول بھی اور قرآن پاک شانِ رسول کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی۔

مصحفے را ورق ورق دیدم ہیچ سورت نہ مثل صورت اوست

☆ ربِّ کریم اپنی ربوبیت میں بے مثل اور قرآن اپنی شان میں بے مثل اور صاحبِ قرآن اپنی عظمت میں بے مثل۔ ربِ کریم کی شان رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الفاتحہ ۲) قرآن ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ التکویر ۲۷) اور صاحبِ قرآن رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)، ربُّ العزت اپنی شان میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (سورۃ الشوریٰ ۱۱) اور قرآن پاک کی ایک ایک سورت اور ایک ایک آیتِ پاک کا دعویٰ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (سورۃ البقرۃ ۲۳) اور صاحبُ القرآن" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذات و صفات میں بے مثال۔ آپ کا ایک ایک رونگٹا بے مثل۔ بے مثل محب کا بے مثل محبوب، بے مثل کتاب لایا۔ جس کے سامنے قحطان کے بلند پایہ شاعر فصحاء اور عدنان کے نامور خطباء، جاحظ، اصمعی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللہ کے اعجاز کے سامنے دم بخود ہیں۔ قرآن کے علوم لدنیہ، حِکَمِ الٰہیہ، اسرار و معارفِ ربانیہ اور امورِ غیبیہ سے آپ کا سینہ فیض گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس مصحف پاک کی کسی ایک سورت یا آیتِ کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ بعینہٖ صاحبِ قرآن کے کسی ایک رونگٹے کی مثال لانا ناممکن اور محال ہے۔

...کَرِیْمٌ لِتَنَزُّلِہٖ مِنْ عِنْدِ کَرِیْمٍ ...بِوَسَاطَۃِ الْکِرَامِ اِلٰی اَکْرَمِ الْخَلْقِ ط	کریم ہے کیونکہ ربِ کریم کی طرف سے اتری ہے۔ کریم فرشتے کے ذریعے آیا اور اکرم الخلق رسول پر نازل ہوئی۔

☆ اللہ سبحانہٗ کریم ہے، قرآن بھی کریم اور بعطاءِ کریم۔ رسول بھی کریم اور جبریل بھی

...مزید استفادہ و تفصیل کے لئے "الاتقان فی علوم القرآن" کا مطالعہ کریں



کریم عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ۔

احادیثِ پاک :۔ بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

☆ خَیْرُ الدَّوَاءِ اَلْقُرْاٰنُ ۔ | بہترین علاج قرآن ہے۔

قرآن مجید دوا ہے اور دعا بھی ۔ دماغی ، روحانی اور قلبی امراض کے لیئے شفا بھی ہے

☆ عَلَیْکُمُ الشِّفَا بِالْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ ۔ | تم پر لازم ہے قرآن اور شہد سے شفا چاہو۔

قاضی ناصر الدین شافعی علیہ الرحمۃ نے تفسیر بیضاوی میں آیاتِ شفا[1] کا ذکر کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ شِفَآءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَبِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ " صلی اللہ علیہ وسلم "

مسنون طریقہ : تلاوت فی نفسہٖ شفاء ۔ دم کرنا ۔ تعویز باندھنا یا پانی میں گھول کر پینا۔

○ قرآن پاک کی آیات دو طرح ہیں محکمات[2] تو واضح اور بیّن ہیں۔ متشابہات کا علم خواص کو ہے اور حروفِ مقطعات جو محب اور محبوب کے درمیان راز ہیں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِمُرَادِہٖ یہ خاصُ الخاص کا حصہ ہے۔ "جو راسخون فی العلم ہیں"

حُرُوْفُ الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْاَسْرَارِ وَالْمَکْتُوْمَۃِ الَّتِیْ یَحْرُمُ اِفْشَاءُھَا لِغَیْرِ اَھْلِھَا ۔ | حروف مقطعات اسرار الٰہیہ اور پوشیدہ ہیں کا افشاء نااہل پر حرام ہے۔

"روح البیان"

○ ربّ العزت نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فرما کر جملہ علوم اوّلین تورات، انجیل، زبور، صحیفہ جات اور علوم اسرار الٰہیہ اور غیبیہ عطا فرما دیئے علم قرآنی تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا علم شریف ہے اور آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی سیرت پاک قرآن پاک کی مکمل عملی تفسیر ہے [3]

بر دفتر جلال تو تورات یک رقم | در مصحف جمال تو انجیل یک ورق

---

[1] قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اور دل اس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے ذرّے سے روشن ہے میں قرآن ہو شہد اس کے لیئے من کل الوجوہ شفا ہی شفا ہے۔ شہد پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کر لیا جائے سبحان اللہ وہ فوائد حاصل ہوں جو زبدۃ الحکماء کے تصور میں بھی نہ ہوں یہ نسخہ حکیم مطلق کا فرمودہ ہے۔ شہد اساس القرآن امراض کے لیئے شفا ہے۔ سوائے مرض الموت کے۔ [2] آیاتِ شفا شمع شبستانِ رضا ۲ میں دیکھو

[3] آپ کی صفت جلال کا کیا کہنا تورات صرف اس کا فقرہ ہے اور آپ کی صفت جمال کی کیا بات انجیل تو صرف ایک حرف ہے۔



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِ وَحُرُوْفِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم**

○ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیر ۲۷ رجب المرجب سنہ نبوی، مکہ معظمہ معراج شریف سے مشرف فرمایا اور ہر قسم کے علوم غیبیہ وغیبیہ سے نوازا۔ یہ معراج شریف عالم امکان میں ایک لمحہ تھی آپ گئے اور آئے بستر گرم رہا۔ کنڈا ہلتا رہا اور وضو کا پانی چلتا رہا اور عالم زمان ومکان کے لحاظ سے ۱۸ سال گزر گئے اور یہ معراج شریف جسمانی تھا۔

قرآن پاک :۔ ۱۔ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۱ ۲۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیت کریمہ ۸۔۹۔۱۰

☆ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم آپ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔

☆ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۭ

پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

الشیخ رکن الدین علاؤ الدولۃ والدین سمنانی قدس سرہٗ فرود آمدہ مذکور است کہ رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم را سہ صورت است، تفسیر حسینی فارسی آیت کریمہ کٓھٰیٰعٓصٓ سورۃ مریم پ۱۶ ہے۔

☆ **صورت بشری** :۔ بَشَرًا رَّسُوْلًا کلام۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ الخ

☆ **صورت ملکی** :۔ اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ ط۔ حدیث قدسی کلام۔ حروف مقطعات رمزیست درمیان حق وحبیب اور محب ومحبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ **صورت حقی** :۔ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ط کلام۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ○

خواجہ خواجگان محبوب الٰہی السید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی علیہ الرحمۃ الحنفی والجلی نے "فوائد الفواد" میں ارقام فرمایا:۔ کہ معراج شریف از سہ حصہ منقسم است۔

۱۔ اسراء کا منکر مطلقاً کافر۔ ۲۔ معراج کا منکر مبتدع گمراہ فاسق ۳۔ اعراج کا منکر محروم القسمت اور جاہل ہے۔ الخ ۵



☆ اَسراء :- مسجدُ الحرام تا بیتُ المقدّس

جہاں شبِ اسراء کے دُولہا، سُلطان بارگاہِ دَنَا فَتَدَلّٰی " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے انبیاء کو نماز پڑھائی

☆ معراج :- مسجدُ الاقصےٰ تا عرشِ عظیم

انبیاء کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سائر عجائباتِ مُلکیہ و ملکوتیہ اور جنّت کی سیر فرمانا

☆ اعراج :- سدرۃُ المنتہٰی تا قابَ قوسَینِ اَوْ اَدْنٰی

○ جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا۔ آؤ آگے چلیں تو عرض کیا یا رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم

{ لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَةً
لَاحْتَرَقْتُ | بدو گفت سالارِ بیتُ الحرام — کہ اے حاملِ وحی برتر خرام
اگر یکسرِ مُوئے برتر پرم — فروغِ تجلّی بسوزد پرم

آگے آپ " رَفرَف " سبز رنگ کے مُصلّیٰ " پر لے جائے گئے تو مقامِ دَنَا پر پہنچے تو لحنِ صدیقی میں آواز آئی قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ [1] (درود شریف) تو پھر ربّ سُبحانہٗ و تعالیٰ نے ایک بار مرتبہ فرمایا اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ پھر آگے قابَ قوسَینِ اَوْ اَدْنٰی پر فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی (سورۃ النجم) سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھلے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُہٗ

☆ مقامِ لامکان پر وہ قُرب نصیب ہُوا جو صرف آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کا ہی حصّہ تھا اور فرمایا رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ بِاَحْسَنِ صُوْرَةٍ اور علم الاوّلین وَالآخرین سے سینہ معمور اور قلبِ اطہر باعلامِ الٰہی مُنوّر ہُوا اور دیدارِ الٰہی ہُوا جو مقصودِ سفر تھا " فَافْہَمْ "۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالْمُخْتَرِقِ السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ شقّ القمر :- عَلٰی مُنْشِقِہَا اَکْمَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَجْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ ط

قُرآنِ پاک :- پ ٢٧ سورۃُ القمر آیت کریمہ ١

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○	قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند

[1] اس مقام پر فرمایا یا مُحَمَّدُ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوَاكَ خَلَقْتُ لِاَجْلِكَ محبِّ حقیقی نے محبوب پر سب کچھ نچھاور کر دیا اور محبوب نے عرض کیا یا اللّٰہ اَنْتَ وَاَنَا وَمَا سِوَاكَ تَرَكْتُ لِاَجْلِكَ اور محبوب نے اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کر دیا۔ جس کے رواج کے مطابق جب دو سردار صلح کرتے تو کمانیں ملا کر عہد باندھتے۔ یہاں دو ذاتوں نے عہد راز باندھا کہ محبوب میری عزّت، تیری عزّت، میری محبّت، تیرا دشمن میرا دشمن۔ جو تیرا وہ میرا، جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں۔" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

○ ابُوجہل " عمرو بن ہشام (راس الکفر ناہنجار ناپاک) " نے اپنے دوست حبیب بن مالک یمنی کو بُلایا تاکہ لوگوں کو اسلام سے روکنے میں ہماری مدد کرے جب وُہ مکہ معظمہ آیا تو ابُوجہل کی معیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہُوا تو حبیب نے کہا۔ ہم بغیر بتائے دو معجزے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک آسمان کا اور دوسرا زمین کا۔ کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ جادُو آسمان پر نہیں چلتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کو ساتھ لے کر جبل ابُوقبیس پر تشریف لائے اس وقت چاند اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا تو آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف اُنگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف تھا اور اُس نے قدم بوسی کرتے ہُوئے سلام عرض کیا اور پھر آپ کے اشارہ سے واپس لوٹ گیا۔ بعد ازاں فرمایا۔ اے حبیب! تُم اپنے گھر چلے جاؤ دوسرا معجزہ وہاں دیکھو گے۔ تیری ایک لڑکی ہے جو اندھی اور گونگی ہے تُو چاہتا ہے اُس کو شفا مل جائے گھر جا اُس کو شفا ہو گئی ہے حبیب یمنی معہ اپنے ساتھیوں کے ایمان لے آیا لیکن ابُوجہل نامُراد ہی رہا۔ جب حبیب رضی اللہ عنہ واپس پہنچا تو لڑکی کو بالکل صحت مند اور حسینہ جمیلہ پایا۔ پُوچھا بیٹی تیرا کس حکیم نے علاج کیا ہے۔ عرض کیا ابّا جان۔ جس حکیم نے آپکا رُوحانی علاج کیا ہے۔ وُہی حکیم و حلیم تشریف لائے اُنھوں نے مجھے رُوحانی اور جسمانی امراض سے نجات دلائی۔ کلمہ پڑھا کر واپس چلے گئے۔ اس پہاڑ پر مسجد بلال ہے اور بعض بوجہ معجزۂ شق القمر مسجد ہلال کہتے ہیں۔

☆ راوی فرماتے ہیں۔ اِنْفَلَقَ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " اور آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " نے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اَشْھَدْ اے اللہ! گواہ رہنا کہ میں نے کفّار پر اتمامِ حجت کے لئے اُن کی اپنی طلب پر معجزہ دکھا دیا اس کو صحابہ کرام نے تواتر سے نقل کیا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْشَقِّ
الْقَمَرُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ رجعت شمس علٰی صاحبہا افضل الصلوٰت و ازکی التسلیمات ۱؎

○ روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے ابتداءِ آفرینش سے اب تک سُورج تین مرتبہ واپس لوٹا ہے۔ چوتھی مرتبہ روزِ قیامت ربّ جلیل مغرب سے سُورج نکالے گا تاکہ خلیل اللہ علیہ السلام

۱؎ بروایت سیدہ اسماء بنت عمیس زوجہ محترمہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ و زوجۂ حضرت [illegible] علیہا ط

نے نمرود کو جو دلیل فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ کی دی تھی وُہ پوری ہو۔ سورۃ البقرۃ ۲۵۸

☆ اوّلاً حضرت سُلیمان علیہ السّلام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یُوشع بن نُون، حضرت مُوسیٰ علیہما السّلام کے خلیفہ نے بطور معجزہ واپس لوٹایا۔ ثالثاً حضور آقائے نامدار احمدِ مُختار مدنی تاجدار احمدِ مجتبیٰ محمد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزمانہ خیر القرون میں سُورج کو واپس لوٹایا۔ حضور شمس النبوّت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کی واپسی پر بمقامِ صہباء میں مسجدِ شمس میں فاتح خیبر کے زانوئے مُبارک پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ صِرف اِس خیال سے جُنبش نہ کی کر زانو سرکاؤں تو شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مُبارک میں خلل آئے۔ یہاں تک کہ سُورج غرُوب ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہُوئے تو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تُو نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم "نہیں" رسُولِ اعظم نے دُعا مانگی۔ اے اَرحم الرّاحمین! امیرِ علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہُ الاسنیٰ تیری اور تیرے رسُول کی اطاعت میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلی کا اشارہ کیا۔ نیّرِ اعظم جو غرُوب ہو گیا تھا اور تاریکی چھا چکی تھی اِسی لمحہ عصر کے وقت پر واپس لوٹ آیا اور پہاڑوں کے ٹیلے روشن ہوگئے۔ شہنشاہِ ولائیت نے نماز ادا فرمائی اور سُورج پھر ڈُوب گیا یہ معجزہ رجعتِ شمس اظہر من الشمس ہے۔ "شہنشاہِ نبوّت پہ کروڑوں درُود، لاکھوں سلام ہوں" ؎

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسُولُ اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّةِ
وَقَمَرِ الرِّسَالَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ احیاءِ موتیٰ :- علیٰ منجیہا اکرم الصّلوٰت واحسن التسلیمات ؎

○ اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم" میں ایک اسم مُحیی ؎ ہے۔ زندہ فرمانے والا۔ سارے

؎ اَلْمُؤْمِنُ حَيٌّ فِي الدَّارَيْنِ وَمُحْيِي الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَمَاتُهٗ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ "تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ عنہما"۔ مومن ہر دو حالت میں زندہ ہے یہاں اِس سے مُراد رُوحانی اور جسمانی احیاء واماتت ہے۔ شانِ اولیاء باذنہٖ تعالیٰ ہے۔ اَلشَّيْخُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ شیخ زندہ کرتا اور مارتا ہے یہ الشیخ کے لوازمات سے ہے۔ یہاں معنیٰ رُوحانی احیاء واماتت ہے نہ کہ جسمانی جو مقامات ولائیت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

جہانوں کی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تو تمام جہانوں کی جان ہیں۔ موتی قرآن پاک کی رُو سے دو طرح ہیں۔ جسمانی، قلبی دونوں قسم کے مُردوں کو سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ فرمایا ہے۔ "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کی دعوت پہ دو لولی حبراؤں کا معہ بکری زندہ کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ "شواہد النبوۃ"

○ عقیدہ :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایمان کے تینوں[علی] اقسام سے متصف، مومن اور قطعی جنتی ہیں۔ السید محمود البغدادی الالوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی معرکۃ الآرا تفسیر روح المعانی میں وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ (سورۃ الشعراء ۲۱۹) کے تحت لکھا انا اخشی الکفر علی من یقول فیھما رضی اللہ تعالیٰ عنھما علی رغم انف [ط] جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں کلمہ بے ادبی کہتا ہے۔ مجھے اس کے خاتمہ بالکفر کا اندیشہ ہے۔ ایسے عقیدہ شنیعہ سے فی الفور تائب ہو۔

☆ سیدہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا سے مروی ہے۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مقامِ عقبہ، حجون میں بہت افسردہ خاطر، رونق افروز تھے کہ وہاں جب تک اللہ سبحانہٗ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا اور پھر وہاں سے نہایت خوش و خرم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ربِّ ذوالجلال والاکرام سے اپنی والدہ کریمہ کے لیے دعائے خیر کی تو اللہ سبحانہٗ نے ان کو زندہ کیا اور وہ ایمان لا کر کلمہ طیبہ پڑھ کر پھر وصال فرما گئیں۔ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہا [ط]

☆ والدہ معظمہ، اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ جب آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مدینہ منورہ اپنے ننھیال میں لائیں تو یہودی غور سے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرۂ انور، آنکھ منور، خد و خال، خصائل و شمائل اور مہرِ نبوت کو دیکھتے تو کہتے یہ آخر الزمان نبی ہیں۔ جن کی پیشگوئیاں تورات و انجیل میں کی گئیں ہیں۔ والدۂ ماجدہ اس خوف سے کہ کہیں یہ گزند نہ پہنچائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

بقیہ حاشیہ

کے کمال تک پہنچانے یا اس حیات و ممات سے مُراد مقامِ فنا و بقا ہے لیکن الشیخ جو مقتداء ہے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان جملہ امور کا متکفل ہوگا۔ یہاں روح کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا اور فنا کرنا ہے۔

[علی] دیکھو نورالعینین فی ایمان ابائہ الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی ابائہ الکریمین وبارک وسلم



واپس مکہ معظمہ لارہی تھیں کہ راہ میں مستورہ کے قریب وادی الوذان میں مقامِ ابواء حضرت فاطمہ نبی پاک " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی دادی جان" کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی پر مدفون ہیں اُس وقت عمر شریف بیس برس اور حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی عمر شریف چھ سال تھی اور والد بزرگوار سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارِ نابغہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو دار الصغریٰ کے بائیں سمت ہے اور اب جنت البقیع میں رونق افروز ہیں۔ ؎

ابرِ رحمت تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

☆ علامہ جلال الدین السیوطی "مسالک الحنفاء فی نجاۃ ابوی المصطفیٰ" اور علامہ امام المحدثین ابن حجر مکی شافعی نے مولد" علامہ بوصیری نے قصیدہ ہمزیہ اور حفاظِ احادیث نے "احیاء ابوین کریمین نبی خیر البریۃ میں بیان کیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین"

اَیْقَنْتُ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّہٗ اَحْیَاھُمَا
رَبُّ الْکَرِیْمِ الْبَارِیْ حَتّٰی لَہٗ شَھِدَا
بِتَصْدِیْقِ الرِّسَالَۃِ وَاَسْلَمَا فَتِلْکَ
اَلْکَرَامَۃُ الْمُخْتَارُ " ہٰذا حدیث صحیح "

یقین کر کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ کو ربِ کریم نے زندہ کیا اور انہوں نے رسالت کی تصدیق کی اور ایمان لائے۔ یہ عزت واکرام خاص ہے نبی مختار " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے لیے۔

☆ علامہ تلمسانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماءِ محققین نے بسندِ صحیح تحریر کیا ہے: "یہ فقط خاص ہے۔ نبی کریم " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " سے" بعد موت کے آپ کی دعا اور معجزہ سے آپ کے والدین شریفین زندہ ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ متاخرین نے ان احادیث کو درجہ اعتبار تک پہنچایا ہے اور ان کا انکار گمراہی بد دینی ہے۔ کما نطقت بہ الاحادیث"

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے ان تینوں اقسام سے مشرف ہیں۔

۱۔ ایمانِ میثاقی :۔ روزِ ازل کا عہدِ میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی " (سورۃ الاعراف ۱۷۲) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آدم صفی اللہ علیہ السلام تک نسلاً بعد نسل کوئی ایک بھی آباء و اجداد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق، سب ایمانِ میثاقی پر تھے۔

۲۔ ایمانِ فترتی :۔ ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک کا وقفہ زمانۂ فترت کہلاتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین عظیمین ابا عن جد کے اسماءِ گرامی

؎ کسی ایک بھی نبی کے والدین سعیدین نہ کافر ہوتے ہیں نہ معاذ اللہ فاسق۔ الخ

ایمان فرحتی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔ والد ماجد کا نام مُبارک[1] سیدنا عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب ناموں سے افضل ترین ہے اور والدہ ماجدہ کا نام پاک سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۔ کائناتِ عالم میں سب سے قیمتی تر گوہر کی امانت دارہ ۔ بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ناناجان ، نانی جان سیدنا وہب اور سیدتنا برّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دینِ ابراہیمی، دینِ فطرت پر تھے۔ کَمَا صَرَّحَ حُفَّاظُ الْحَدِیْثِ ط

☆ سورۃُ الفیل " سیدنا شیبۃُ الحمد " عرف عبدُ المطّلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے ایمان فرحتی کی اَظْهَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَالْاَمْسِ دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابرہہ ! دیکھ یہ اُونٹ میرے ہیں ۔ میں ان کا مالک ہُوں ان کی حفاظت میرے ذمّہ ہے ۔ وُہ واپس کر دے ۔ باقی رہا کعبۃُ اللہ تو لِلْبَیْتِ رَبٌّ یَّمْنَعُہٗ اُس کا محافظ اللہ تعالیٰ وحدہٗ ہے وُہ خود اپنے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا اور دیگر کثیر واقعات سے ایمان کا واضح ثبوت ملتا ہے ۔ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّۃَ ط

۲- ایمانِ تبلیغی :- علامہ جلالُ الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائصِ کبریٰ میں فرمایا۔

اَحْیَاءُ اَبَوَیْہِ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " حَتّٰی اٰمَنَا بِہٖ ط	آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وُہ ایمان لائے۔

○ ربُّ العزّت عزّ وعلا نے اپنے نبی " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کے صدقے میں اُن پر اتمامِ نعمت کے لیئے اصحابِ کہف رضی اللہ عنہم کی طرح زندہ کیا تو حضور اقدس " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " پر ایمان لاکر شرفِ صحابیت پاکر آرام فرمایا لہذا حکمتِ الٰہیہ یہ کہ زندہ کرنا حجۃُ الوداع میں واقعہ ہُوا، جبکہ قرآن کریم پورا اُتر چکا اور دین کی تکمیل ہو چکی تاکہ والدین کریمین کا ایمان پُورے دینِ اسلام اور کامل شرائع پر واقع ہو۔ بطابق آیتِ کریمہ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ پ۱۰ سورۃ التوبہ ۲۸

سے ۱۴ محرم الحرام ۱۰ھ مکہ معظمہ وادی محسّر میں واقعۂ عذاب ۔

---

[1] ۱۱ صفر المظفّر بروز ہفتہ ۱۳۹۵ ہجری المقدّسہ کو رسولِ کریم " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کے والد مطہّر سیدنا عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسدِ اقدس مرقد منوّر اپنے گھر دار نابغہ سے نکال کر حکومتِ سعودیہ نے جنّتُ البقیع میں دفن کیا ساڑھے چودہ سو سال سے آج تک جسمِ اقدس بالکل تر و تازہ اور پاکیزہ تھا اور جسمِ اطہر کی خوشبو سے سارا مدینہ منوّرہ مہک گیا۔ صحابی رسول حضرت مالک بن سنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ چھ صحابہ کرام کے جسدِ مبارک بھی بالکل صحیح وسالم تھے۔ مدینہ منوّرہ

مشرک پلید اور خسیس ہیں اور مطابق حدیث پاک اَلْمُؤْمِنُ لَا یَنْجُسُ مومن پاک اور نفیس ہیں لہٰذا اٰبَائِہِ الْکِرَام وَاُمَّھَاتِہِ الْعِظَام ننہیال "نانکے" ددھیال "دادکے" تا حضرت آدم وحوا سفاح سے پاک اور فسق وفجور سے محفوظ اور طیب وطاہر، مومن وجنتی ہیں۔ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط "تِلْکَ حُجَّۃٌ سَاطِعَۃٌ"

○ حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان تو ارفع واعلیٰ ہے۔ آپ کے غلاموں نے مُردے زندہ کئے ہیں۔ اولیاء عظام تو اپنے اپنے وقت کے "اسرافیل" ہوتے ہیں "باذنہٖ تعالیٰ" "علیہ السلام" جیسے قیامت کو اپنے صُور کی آواز سے ہزاروں سال کی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر دیں گے یعنی اولیاء اللہ نے مُردہ دلوں اور مُردہ جسموں کو زندہ کیا۔ انبیاء میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ "علیہم السلام" نے مُردے زندہ کئے جس پر کلام اللہ شاہد ہے اور اولیاءِ اُمت سے ایسے ہزارہا واقعات احیاء موتی احادیث صحیحہ سے بسند جید مذکورہ ہیں "۔ وَمَنْ شَآءَ فَلْیَنْظُرْ ثَمَّہٗ ط

لب زلالِ چشمۂ کُن سے گندھے وقتِ خمیر
مُردے زندہ کرنا آقا تجھ پہ کیا دُشوار ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ وَاُمَّھَاتِ الطَّیِّبَاتِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ انگشتہائے مبارک سے پانی کا چشمہ پھوٹنا۔** "صحیحین مسلم وبخاری"

○ بروائت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ہمرکابِ نبوی "صلی اللہ علیہ وسلم" تھے کہ حدیبیہ کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہو گیا اور ہم پیاسے تھے۔ وضو کے لئے پانی بالکل نہ تھا۔ حضور ساقی کوثر "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ وضو فرما رہے تھے۔ ہم آپکے ارد گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پانی نہیں کہ وضو کریں بجز اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور سرورِ کون ومکان نبی انس وجان "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مشکیزہ میں اپنا دستِ مبارک ڈال کر نکالا تو آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیا۔ وضو

ے قرآن وحدیث کی روشنی میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے والد ماجد حضرت تارخ ہیں۔ آزر چچا تھا۔ ۱۲ منہ

کیا۔ اُونٹ بھی سیراب ہُوئے اور ہم نے اپنے اپنے مشکیزے بھی بھر لئے۔ لوگوں نے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پُوچھا تم کتنے تھے تو فرمایا ہم پندرہ سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے کا پھُوٹنا کتنا عظیم اور عجیب معجزہ ہے ؎

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھُوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ :۔ دُنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زمزم ہے جس نے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام کے قدم دھوئے اور چومے اور غسالہ اپنے اندر تبرّکاً رکھ لیا تھا۔ روزِ قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنت میں سب سے افضل پانی آبِ سلسبیل و تسنیم ہے اور سیدنا ایوب علیہ السّلام کی ایڑی مبارک سے بھی چشمہ پھُوٹا جو آپ کے لئے شافی الامراض بنا اور سیدہ مریم کے قدموں کے نیچے چشمہ پھُوٹا جو اُن کے لئے باعثِ تسکین بنا۔ یہ سب مبارک اور متبرک پانی ہیں اور اِن تمام پانیوں سے افضل ترین وُہ پانی ہے جو مالکِ کوثر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی انگلیوں سے بطورِ معجزہ پھُوٹا۔

☆ حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام کو حکم ہُوا اِس پتھر پر اپنا عصا مارو تو تم میری قدرت دکھاؤ اور اُمت کو اپنا معجزہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتھر پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے اور وُہ چشمے آپ کی زندگی میں خشک ہو گئے۔ لیکن کلیم اللہ کے نبی محمد مصطفےٰ علیہما الصّلوٰۃ والسّلام نے قلبِ مومن پر نگاہ سے ضرب لگائی اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○ [۱] تو قلب کے تالے کھُل گئے اور چشمے جاری ہو گئے۔

قفل ختم قلبی ابدی شقاوت کی علامت

؎ قلبِ مومن ایمان عرفان، علم و حکمت کا چشمہ اور خشیتِ الٰہی سے آنکھوں سے آنسو اُس کی دلیلِ جلیل اور وجہ جمیل۔ ۵

---

[۱] پ ۲۶ سورۃ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" آیتِ کریمہ ۲۴ یا بعضے دلوں پر اُن کے تالے لگے ہیں۔ جب سیدنا یُوسف نبی اللہ علیہ السّلام کو اُس عورت نے سات کمروں کے اندر دروازے کنڈے تالے لگا کر بند کر دیا تو کہا ھَیْتَ لَکَ آپ نے فرمایا مَعَاذَ اللّٰہِ (سورۃ یوسف ۲) تو اسی عالم میں حضرت یعقوب علیہ السّلام "مُثِّلَ صُوْرَۃُ اَبِیْہِ" کو دیکھا عالمِ حیرانی میں مُنہ میں انگلی دبائے کھڑے تھے تو آپ کی ضربِ نگاہ سے کنڈے اور تالے کھُل گئے اور آپ دوڑ کر باہر نکل گئے اور اللہ نے اپنی پناہ میں لے لیا۔ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنی نگاہِ پاک سے لوہے اور پتھر سے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

☆ حکمت کے چار چشمے : شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت

☆ شریعت مُطہرہ کے چار چشمے : حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی

☆ طریقت مُطہرہ کے چار چشمے : نقشبندی ، قادری ، چشتی ، سُہروردی

چار رُسل ، فرشتے چار ، چار کُتب اور دین چار
سلسلے دونوں چار چار لُطف عجب ہے چار میں
آب باد آگ خاک سب انہی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اِن چشموں سے سیراب ہوتی رہے گی۔ فقیر غفرلہٗ کو رب کریم نے شریعت میں چشمۂ حنفی اور طریقت میں چشمۂ نقشبندی عطا فرمایا جو ہر حال میں افضل و اعلیٰ ہے۔ رب کریم اپنے رسول کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا صدقہ کماحقہٗ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمد نبی دوست دارم چار یارم تابعِ اولادِ علی
مذہب حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

☆ معجزہ شفاء الامراض : "خصائص کبریٰ"

○ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے "اسماء الحسنیٰ" شافی ، کافی ہیں "شفا دینے والا" حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میری آنکھ کا ڈھیلا غزوۂ اُحد میں تیر لگنے سے باہر نکل گیا تو بارگاہِ شافی و کافی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" میں حاضر ہوگیا۔ تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے میری آنکھ کا ڈھیلا پکڑ کر اُسکے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دم یا مس کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہوگئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور مسِ رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اُس کی بینائی

بقیہ حاشیہ

سخت اَوْ اَشَدُّ قَسْوَۃً ملے دل پر نگاہ ڈالی تو انوار ایمانی عرفانی اور علم و حکمت کے چشمے بہا دیئے اور قلوبِ ایمان کے بن گئے، خشیتِ الٰہی سے پتھروں سے چشمے پھوٹتے ہیں لیکن کافروں کے دل پتھروں سے بھی سخت ہیں جو اثر پذیر نہیں ہوتے

ملہ حضور شافی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے فرمایا ماجعل اللّٰہ سبحانہٗ فی الحرام شفاءً حرام میں شفا نہیں " بروایت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اشعۃ اللمعات " ۔ یہ چار شرعی حجت ہیں، کتاب و سنت، اجماع قیاس۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے عطا کی وُہ بہ نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔ تیز تھی اور اس میں کبھی آشوبِ چشم نہیں ہُوا فرمایا کرتے میری یہ آنکھ جو ابوالقاسم

☆ آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃ المسلمین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اُن کے فرزندِ ارجمند نے جواب دیا ؎

أَبُوْنَا الَّذِيْ سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهُ ۔۔۔ فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى أَيَّمَا رَدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِأَوَّلِ أَمْرِهَا ۔۔۔ فَيَا حُسْنَ عَيْنٍ وَيَا حُسْنَ مَارَدِّ

○ اِس پر حضرت عمر ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بہت اکرام کیا اور نہایت ہی مسرور ہُوئے اور انعامات سے مالا مال کر دیا۔ غزوۂ بدر میں حضرت معوّذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک بازو حملہ کے وقت "جبکہ آپ نے ابوجہل کو جہنم رسید کیا" کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شافی کافی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہُوئیں اور عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وُہ کٹا ہُوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مَس کیا تو وُہ بالکل صحیح اور تندرست ہو گیا۔

☆ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تو لعابِ دہن لگایا تو ہڈی جُڑ گئی اور شفا ہو گئی۔ لعابِ دہن کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وُہ میٹھا بابرکت ہو گیا اور حدیبیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا فوّارہ چھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہُوا کہ تھمتا نہ تھا اور غارِ ثور میں سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا "لُدِغْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ" تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے اپنا لعابِ دہن لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی۔ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر سیدنا مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو آشوب

؎ مَیں اُس شخص کا فرزند ہُوں جس کی آنکھ کا ڈھیلا رُخسار پر ڈھلک آیا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دستِ مُبارک سے اپنی جگہ لوٹا دیا۔ یہ آنکھ پہلے جیسی تھی ویسی ہو گئی۔ کیا حسین آنکھ تھی اور کیا حسین تھا اُس کا دوبارہ روشن ہونا۔

؎ میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ لعابِ دہن یہاں زہر کا تریاق بنا۔ چشم فیض کا کحل الجواہر اور حسنین کریمین کو چوسایا تو آبِ حیات بن گیا "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" ۱۲ منہ



چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا لُعابِ دہن "حضور کا دست، دستِ شفا اور لعابِ دہن ہر مرض کی دوا" آنکھوں پر لگایا تو اُسی وقت شفا ہو گئی اور پھر آنکھیں کبھی نہ دکھیں اور سبطین کریمین شہزادگانِ نبوّت رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کو اپنا لعابِ دہن چوسلیا۔ تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے پیاس اور بھوک سے مامون و محفوظ ہو گئے اور جب اپنی زبان وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ چوسائی تو واللہ اعلم کیا کیا علوم و حکمتِ الٰہیہ کے خزینے عطا فرمائے اور سینہ ہائے پُرانوار کو نور سے معمور کر دیا ؎ "حجۃ اللہ العٰلمین فی معجزات سید المرسلین"

کَمْ اَبْرَأَتْ وَاصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ   وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

☆ علامہ السید عمر بن احمد آفندی مدینہ خرپوت شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیفِ لطیف "عربی شرح القصیدۃ البردۃ" میں ارقام فرمایا کہ معجزات شفاء الامراض امورِ مخصوصہ بزمانہ حیات بابرکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطۂ قلبی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کر لے تو آپ پر دُرود شریف پڑھ کر مقصود کے لیئے دُعا کرے تو بفضلہٖ تعالیٰ شفا پائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُعْطِى الشِّفَا بِبَرَكَةِ يَدِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ حُسن و وجاہت:۔** بروایت سیدہ اسماء بنتِ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

○ سیدہ زینب بنت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے چھینٹے مارے تو اُن کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تا حیات چہرہ کی رونق اور وجاہت اور بچپنے کی معصومیت قائم رہی اور بڑھاپے میں ایسی حسین و جمیل کہ اُن جیسی کسی عورت کو نہیں دیکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مارنا از رُوئے مزاح تھا ؎ حسن و جمال ۔۔۔

؎ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا الْحَقُّ ۔ بخدا اس زبان ترجمان حق سے حق ہی نکلتا ہے۔ "الحدیث"

؎ کتنی بار ایسا ہوا کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کفِ دست نے محض چھونے سے بیماروں کو تندرست کر دیا اور بہت دفعہ دستِ مُغیث الکون سے کتنے حاجت مندوں نے طوقِ جنوں سے رہائی پائی۔

؎ مزاح سُنّت ہے اس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور استہزاء میں حماقت یہ انبیاء کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ کے مزاح کا یہ عالم ہے تو ارادہ اور عزم کی تاثیر اور کیفیت کیا ہوگی۔ منہ عفی عنہ



نبی ﷺ کے مزاج نے بھی اپنے مُبارک ہاتھ سے ان غلاموں کو حسین وجمیل بنادیا۔

☆ ایک بار حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ سُبحان اللہ! کالی رنگت ہونے کے باوجود اُن کا چہرہ اتنا حسین اور شگفتہ ہوگیا جو ایک مرتبہ دیکھ لیتا وہ بار بار دیکھنے کی تمنا کرتا۔ طیّب، طینت والے محبوب "ﷺ" نے یثرب کو طیبہ اور نُوری حقیقت والے رسُول نے مدینہ کو منوّرہ بنادیا۔ کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کر کے اُس کو معظّم بنادیا۔" زَادَ اللّٰہُ اَھْلَھَا عِزًّا وَّ شَرَفًا وَّ زِیْنًا اَبَدًا زَیْن ط

☆ جب فرعون مصر ولید بن مصعب بن ریان نے سرکار مُوسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ربِّ کریم نے رُوح القدس کو حکم دیا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ۚ؎ میرے محبوب ﷺ کے چشمۂ محبت سے ایک چلّو لے کر کلیم اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وہ چہرہ وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا؎ کی حسین وجمیل تصویر بن گیا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ کے دل میں بھی کلیم کی محبت آگئی اور وہ قتل سے باز رہا۔ کیا شان ہے اُن چہروں کی جن پر محبُوب حضُور پُر نُور "ﷺ" کی نگاہوں کی نُوری پھُوہار پڑ گئی یا جن چہروں پر محبوب ربّ العٰلمین عزّوجلّ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے چھینٹے مارے ہوں اور ان چھینٹوں سے غلاموں کے چہرے پُرنُور، بارونق حسین وجمیل اور قابلِ زیارت ہوگئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوِّرَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ
الْاَنْوَارِ الْوُجُوْہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ اُونٹ کا گفتگو کرنا: بروایت حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ ایک اعرابی کا اپنا اُونٹ چوری ہوگیا اور اُلٹا چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی مالک پر الزام لگادیا اُس نے ہمارا اُونٹ چوری کیا ہُوا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب کو طلب کرلیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حُکم دے دیا، تو مالک اصلی نے کہا

نوٹ: یہ روایت ابن عمر کا واقعہ "رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہے بحوالہ دلائل الخیرات صفحہ ۲۲"

؎ پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت کریمہ ۳۹ میں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبت ڈال دی۔

؎ پ۲۲ سورۂ الاحزاب آیت کریمہ ۶۹ اور وہ اللہ کے یہاں آبرو والا صاحبِ وجاہت ومنزلت ہے۔



جناب اُونٹ کو لایا جائے تو اُس نے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رجُوع کر کے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ سُبحانہٗ کی قُدرت سے اُونٹ گویا ہُوا اور اصل واقعہ بتایا تو وقت حیران رہ گیا اور پُوچھا یہ کیا راز ہے۔ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ اُونٹ کے سے چلے جانے کی کوئی بات نہ تھی۔ یہ مالی نقصان تھا۔ برداشت کر لیتا۔ لیکن سزائے اللہ محفُوظ رکھے برداشت نہ کر سکتا تو میں نے کہا۔ اُونٹ کو بھی حاضر کیا جائے۔ اس دوران میں کائنات کے مالک و مُختار رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درود شریف پڑھتا جس کی برکت سے اُونٹ کو زبان ملی اور اُس نے گواہی دی اور اصل واقعہ کا آپ پر ہُوا۔ وُہ درُود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِكَ شَیْءٌ وَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ۔ اس دُرود شریف کے پڑھنے سے ہر چیز کو نطق ملتا ہے اور گفتگو کرتی ہے۔

☆ حضُور ناطق الوحی والکتب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضُور ہرنی، اُونٹ، گوہ، چڑیا، سوسمار نے کلام کیا۔ ظبیؔ نے تو کمال کر دیا جب وُہ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ " یَا زَیْنَ مَنْ وَافَی الْقِیَامَۃَ " کہتی حاضرِ خدمت ہو گئی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَلَّمَتْہُ الْاِبِلُ بِبَرَکَتِہٖ
الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۱۱ معجزہ طیُور محترم۔ بروایت حضرت منبّہ ابن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

○ شبِ ہجرت جبلِ رحمت، غارِ ثور میں سیّد الانبیاء " صلی اللہ علیہ وسلم " نے معہ ثانی اثنین سیّدنا ابُوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہٗ کے تین روز قیام فرمایا، غارِ الطحل کے دہانے کبُوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور بڑے اطمینان اور سکُون سے اُن پر بیٹھ گئی ایسا سکُون کسے نصیب اور ایسی خدمت کس کے مقدر میں۔ نازک اندام مکڑی نے بھی ایسی کاریگری کا مظاہرہ کیا کہ غار کے مُنہ پر جالا تنا اور کمالِ فن دکھایا کہ ربّ کی قدرت یاد آ گئی۔ یہاں ظاہری اسبابؔ حفاظت سے مکڑی اور کبُوتری بنی حقیقت میں

ؔ افعال و اسباب میں تاثیر کا ظہُور اسی کی مشیّت سے ہوتا ہے۔

یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (سورۃ المائدۃ) طٰلہ محافظ بذاتِ خود اللہ تعالیٰ مُسَبِّبُ الاسباب ہے۔ ان دونوں کبوتری اور مکڑی نے سبب بن کر سرفرازی پالی۔

☆ علامہ علی بن برہان الدین حلبی قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی نے اپنی سیرت حلبیہ میں لکھا۔

○ حرمین شریفین میں جو کثیر التعداد کبوتر ہیں وُہ اس جوڑے کی نسل سے ہیں۔ جنھوں نے غار پر خدمت سرانجام دی۔ ربِ کریم نے اُن کی نسل کو بقاء عطا فرما دی محبوب کریم ﷺ نے اُن کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کبوتروں کے دو ٹھکانے مساجد اور مزارات ہیں۔ عقیدت مند محبّت سے دانا چوگا۔ ڈالتے ہیں۔ یہ صلہ ہے خدمت کا۔ تعجب انگیز بات یہ کہ وُہ صحن حرم شریف میں نہ گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ بدبُو اور روضۂ اطہر کے اوپر سے نہیں گزرتے۔ دو حصّوں میں منقسم ہو کر اِدھر اُدھر سے گزر جاتے ہیں۔ البتہ کعبۃ اللہ کی مُنڈیر پر وُہ کبوتر بیٹھتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ اِدھر بیٹھے اُدھر شفا ہو گئی۔ یعنی حرمین شریفین کی فضا اور ہوا سے شفا پاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَوَسَّلَ بِہٖ
طَیْرُ الْفَلَاۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ہرنی**:۔ قاضی عیاض نے شفاء شریف میں بحوالہ ابُونعیم روایت کیا۔

○ ایک مرتبہ سرورِ کائنات " ﷺ " جنگل کی سیر فرما رہے تھے۔ اِذَا مُنَادٍ یُنَادِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْنُ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کی آواز۔ ۳ بار۔ سماعت ہوئی۔ آپ " ﷺ " اُدھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہوئی ہے اور ایک بدوی شکاری، اُہیب بن سماع " چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ آپ ﷺ " نے ہرنی سے پُوچھا مَا حَاجَتُکِ؟ عرض کیا یا رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں یہاں جال میں پھنس گئی ہُوں اور رہائی کی کوئی صُورت نہیں۔ میرے بچے بھُوکے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دُودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ ہرنی سے حضور اکرم

اللہ تعالیٰ تمھاری نگرانی کرے گا لوگوں سے۔ اسباب میں تاثیر کا ظہور اللہ تعالیٰ کی مشیت پہ ہے۔ مسلمان کی نظر مُسبب پر ہونی چاہیئے، نہ کہ سبب پر۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد بغیر کسی سبب کے اپنے محبوب " ﷺ " کی حفاظت فرمائی گئی

ناخدائے کشتی ما گر نباشد گو مباش ۔۔۔ ما خدا داریم مارا ناخدا درکار نیست



ﷺ نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تو نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے عرض کیا۔ پھر میرا حشر قیامت میں اُن کے ساتھ ہو جو آپ کی ذاتِ اقدس پر درُود نہیں پڑھتے اور انکار کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے بند کھول دیئے اور وُہ چوکڑیاں بھرتی دوڑ گئی اتنے میں وُہ یہودی بھی اُٹھ کھڑا ہُوا اس کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا مَیں نے اُسے کھولا ہے۔ وُہ ابھی آتی ہے وُہ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جائے تو از خود واپس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا صبر کر فَذَهَبَتْ فَاَرْضَعَتْ خِشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ پس گئی اپنے دونوں بچوں کو دُودھ پلایا اور مع بچوں حاضر ہوگئی اور سلام عرض کر کے سر پائے اقدس پر رکھ دیا اور محبّت سے چاٹنے لگی اور ادب سے لیٹ گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر یہودی کا سر بھی جُھک گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر صحابی کے مرتبہ پر فائز المرام ہوگیا

جُھک گئے ہرنی و کافر کے سر دونوں ساتھ ساتھ رکھ دیا آپ نے اُن پر رحمت کا ہاتھ
پھر بشارت اِس کو اور اُس کو ملی سرکار سے جا جال سے آزاد تُو اور تُو عذاب نار سے

◯ بعدہٗ نبیِ رحمت ﷺ نے ہرنی کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جا تیرا گوشت مَیں نے شکاریوں پر حرام کر دیا اور تجھے بچوں سمیت جنّت عطا فرمادی اور وُہ کلمہ اور درُود شریف پڑھتی جنگل[1] میں چلی گئی۔ ایک مقام میں ہے کہ حضور ﷺ نے دستِ شفقت ہرنی پر پھیرا تو ربِّ کریم نے دستِ اقدس کی برکت سے اس کی ناف سے مُشک پیدا فرما دیا جسے مُشکِ نافہ کہتے ہیں۔ وُہ جدھر جاتی جنگل خوشبُو سے مہک اُٹھتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ[2] "شفاء القلوب"

همه آهوان صحرا سر خود نهاده برکف
به اُمید آنکه روزے بشکار خواهی آمد "امیر خسرو علیہ الرحمۃ"

---

[1] الصحاری الطائف: جبرائیل علیہ السلام نے ملکِ شام کا قطعہ باغ لا کر کعبۃ اللہ کا طواف کرایا جو طائف شریف

[2] جنّتی جانور نبی کریم " ﷺ " کی اُونٹنی عضباء، یعفور گھوڑا، ہرنی، کبوتر، مچھلی، بھیڑ، شہد کی مکھی، حضرت یُونس علیہ السلام کی مچھلی، اصحابِ کہف کا کُتا، سُلیمان علیہ السلام کا ہُدہُد، چیونٹی اونٹنی
۱۴ منہ غفرلہ الذنب



☆ علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نُزہۃ المجالس میں فرماتے ہیں۔

○ میں ایک روز حضور ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرنی ظاہر ہوئی اور مواجہ شریف کے سامنے مؤدبانہ انداز میں سر جُھکا دیا گویا وُہ سلام عرض کر رہی ہے اور پھر اُلٹے پاؤں آہستہ آہستہ باب جبریل سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ روضۂ اطہر کی طرف نہ ہونے دی۔ یہ ہرنی اُس ہرنی کی نسل سے تھی۔ جسے رسُول اللہ ﷺ نے جال سے آزاد کیا تھا۔ اور اُس کی نسل کو بقاء عطا فرما دی تھی۔ سُبحان اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَلَّقَتِ الْغَزَالُ
بِاَذْیَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ نباتات:۔ حاکم نے مُستدرک میں باسنادِ جیّد سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ہم رسُول اللہ ﷺ کے ساتھ ـــــ ایک سفر میں تھے کہ ایک "بدّو" اعرابی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا اور عرض کیا کہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنی نبوّت و رسالت کی کوئی نشانی "معجزہ" دکھائیں تو تاجدارِ ہفت اقلیم ﷺ نے فرمایا جاؤ اُس درخت کو جو اللہ سبحانہٗ کی تسبیح پڑھ رہا ہے اُسے کہو وُہ سامنے رسُول اللہ ﷺ "تجھے بُلاتے ہیں۔ اعرابی کا درخت کو جا کر اتنا کہنا تھا کہ وُہ خُوشی سے جھوم اُٹھا وجد میں آکر پہلے اپنی جڑوں کو باہر نکالا اور خوشی اور مسرت سے جھومتا ہُوا بارگاہِ رسالت مآب" ﷺ" میں حاضر ہوگیا اور اپنا سر قدموں پہ رکھ دیا یہ معجزہ دیکھ کر اعرابی صحابی بن گیا اور درخت عظمت پا گیا۔ "اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

☆ اس ایک معجزہ سے کئی معجزات کا ظہور ہُوا۔ درختوں کا رسالت کی شہادت دینا نباتات کا فہم و شعور خوشی اور محبت سے جھوم کر قدموں سے لپٹنا اور برکت حاصل کرنا۔ نباتات کا از خود اکھڑنا بغیر قدم و ساق سے چل کر حاضر ہونا۔ دُرود و سلام عرض کرنا اور شرفِ زیارت سے دوام و ثبات پا جانا ثابت ہے۔[1]

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً تَمْشِي إِلَيْهِ عَلَى سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

[1] حاضر ہوئے درخت، بُلانے سے سجدہ کرتے ہُوئے پنڈلیوں، تنوں پر بغیر قدم کے۔ گویا وُہ شجر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ تِيْدُ كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ

○ قرآن پاک میں "تَحْتَ الشَّجَرَةِ" (سورۃ الفتح) درخت کا ذکر، نباتات کے لیے مقامِ سرفرازی ہے حضور ﷺ نے ایک ہزار چار سو اصحابُ الشجرہ سے ایک بڑے خاردار سمرہ نامی درخت کے نیچے بیعت لی جو بیعتِ رضوان سے موسوم ہوئی اور وہ درخت اللہ کی قدرت سے ناپید ہو گیا۔ دوسرے سال صحابہ نے بہت تلاش کیا نہ ملا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِنَ الْاَشْجَارِ
وَالْاَغْصَانِ وَالْاَثْمَارِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ کھجور کا تنہ** :۔ بروائیت حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "صحیح البخاری"

○ ابتداءً مسجد نبوی شریف کھجور کے تنوں پر مسقف تھی اور منبر شریف کی جگہ ایک کھجور کا خشک تنا "مُنذھ" تھا اس پر ٹیک لگا کر آپ خطیبُ الانبیاء ﷺ خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ "بنی نجار" سے ایک صحابی نے لکڑی کا منبر سہ زینہ بنا کر پیش کیا تو آپ ﷺ اُس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو وہ خشک تنا جو حضور ﷺ کے ٹیک لگانے کی عزت و شرف سے محروم ہو گیا تھا ہجر کے شدت جذبات سے رونے لگا۔ صحابہ عظام فرماتے ہیں سَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ ط ہم نے اونٹنی کے رونے اور چیخنے کی طرح کی آواز سُنی اور اس رونے سے ساری مسجد نبوی شریف لرزنے لگی اس کی بے قراری کو دیکھ کر صحابہ کی بھی چیخیں نکل گئیں۔ حضور ﷺ منبر شریف سے نیچے اُترے تنے پر اپنا دستِ شفقت رکھا اور سینے سے چمٹا لیا پھر وہ خاموش اور پرسکون ہوا۔ فرماتے ہیں۔ صَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ط کھجور کا تنا بچوں کی طرح رویا۔ تو آرامِ محراب و منبر ﷺ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اِنْ شِئْتَ اَغْرِسُكَ فِي الْجَنَّةِ فَيَاْكُلُ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ تَمْرَكَ ط اے نخلہ! اگر تو چاہے تو تجھے یہاں ہی سرسبز

نوٹ: آج بھی عاشق زار مقامِ منبر پر اس کیفیتِ حالی سے متاثر ہوتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ

خط کھینچے آ رہے تھے اور آپ کی صفاتِ حمیدہ کو کمال خوبصورتی سے خوشخط لکھ رہے تھے۔

جائے یا تجھے جنّت میں لگا دیا جائے تو تو جنّت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور تیرا پھل مقبولانِ بارگاہِ خداوندی اور محبوبانِ درگاہِ محمّدی اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ کھائیں تو اُس نے دارُالفناء (دنیا) سے دارُالبقاء (آخرت) کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "قَدْ فَعَلْتُ" فرمایا میں نے ایسا ہی کر دیا۔ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محراب شریف کے قریب ہی اُس کو دفن کر کے جنّت میں پہنچا دیا۔ (مقام اسطوانہ مخلقہ ریاض الجنۃ)

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربی۔ اس واقعہ سے متأثر ہو کر فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو! ایک تنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہجر میں ذوق و شوق سے رویا تم تو کہیں زیادہ مستحق ہو کر رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہجر میں روؤ۔

رسولُ اللہ کی اُلفت مجسّم عین ایمان ہے — فراقِ مصطفےٰ میں اہلِ ایمان عمر بھر روئے
رُلائے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری — کہو پھر عین ایمان سے نہ کیوں کر ہر بشر روئے
سُنی جب اس ستون نے عاشقِ بیتاب کی زاری — رسولُ اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر روئے
کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جن پر نہ تھی رقت — بہت روئے لپٹ روئے تمامی بیشتر روئے
اِدھر فغاں تھا وہ ستون صدمے سے فرقت کے — اُدھر یہ شدتِ رقت سے باصد چشمِ تر روئے
ستون خاموش ہوتا تھا نہ رونے سے چپتے تھے — وہ آہیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر روئے
ستوں نے وہ کئے نالے کہ چشمِ حال سے اُس دم
شجر روئے، حجر روئے اور دیوار و در روئے
(مولانا کفایت علی کافی شہید علیہ الرحمۃ)

☆ یہ تھی کھجور کی محبّت سرکارِ مدینہ سے اور اب سرکار کی محبّت کھجور سے، فرمایا۔

اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَةَ فَاِنَّهَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِيَّةِ طِيْنَةِ آدَمَ "مکتوبات شریف"	اپنی پھوپھی کھجور کی عزت کرو کہ آدم علیہ السّلام کے جسمِ اطہر کی بقیہ مٹی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "پھوپھی کیسے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السّلام کے جسمِ اطہر سے جو مٹی کا خمیر بچ گیا اُس کو فرشتوں نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اُس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جس کا پھل "کھجور" تمام پھلوں کا سردار بنا اور سردارِ انبیاء وصحابہ کی خوراک تو مدینہ طیبہ کی کھجور سے محبّت، ایمان کی

ا۔ اُستن حنانہ از ہجر رسول — نالہ مے زد ہمچو ارباب عقول۔ "مثنوی عارف رومی"



نشانی ٹھہری: مدینہ شریف کی کھجور مومن کے لیے تبرک ہے۔

☆ صحابہ کرام نے جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہودِ بے بہبود نے کہا ہم نے ان کی عورتوں پر جادو کر دیا ہے ان کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے گو میں لے کر پہلے کان میں آذان اور تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو منہ سے نرم کر کے لعابِ دہن اُن کے منہ میں ڈالا تو انھوں نے منہ ہلانا شروع کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے محبت کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے مدنی جو

☆ ایک روز یہود نامسعود حضور سرکارِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں معجزہ دکھائیں تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس وقت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" حوالیِ قبا میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ انھوں نے کھجور کی گٹھلیاں "بوسیدہ ناکارہ کی ہوئی" پیش کر دیں۔ آج ہمارے سامنے بو دیں اور علی الصبح یہ ایک سر سبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کا بیج قلبِ مومن میں بونے والے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن گٹھلیوں کو زمین میں، قطار در قطار اپنے دستِ مبارک سے بو دیا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ انھوں نے بعد میں یہ گٹھلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرتِ الٰہی! جب سب علی الصبح پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے تو نبیِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مع حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر گٹھلیاں ندارد؟ یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ان میں گٹھلیاں نہیں؟ فرمایا گٹھلیاں تو تم کل ہی نکال کر لے گئے تھے۔ اگر تم ایمان لے

ے یہودِ بے بہبود اور ہنود نامسعود کی مانند عداوت، غلظت رکھنے والا معجزاتِ انبیاء کا منکر ہی ہوتا ہے۔

ے یہ معجزہ فقیر حقیر الاولیٰ القدیر کو مدینہ منورہ بوقتِ ناشتہ ۸۹ء ۲۲ بروز بدھ ایک محب نے سنایا جس کے عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ ناشتے جسمانی اور اس واقعے روحانی غذا ملی اور عجیب فرحت و سرور حاصل ہوا۔
منہ کان اللہ لہٗ



تو ان میں بھی گٹھلیاں ہو گئیں "بِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" یہ عجیب غریب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہودو بے بہبود عاقبت نامحمود ہی رہے آقائے نامدار، مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ طَابَتْ
بِبَرَکَۃِ الثِّمَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ جنتی پہاڑ :۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ ط

○ ایک دن سرورِ کائنات " ﷺ " سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک جبلِ اُحد پر پڑی تو آپ نے باآوازِ بلند اللہ اکبر پکارا اور آپ کے چہرہ مبارک پہ بشاشت اور مسرت کے انوار چمکنے لگے اور چہرۂ اقدس متبسم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا ھٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ وَعَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ[1] ط

☆ ابو شامہ امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ محبت جانبین سے مفہوم ہوتی ہے ایک مرتبہ جبلِ اُحد شریف پر تشریف لائے تو وُہ اپنی خوش بختی پہ جھوم اُٹھا اور وجد کرنے اور ہلنے لگا تو آپ " ﷺ " نے اُس پہ اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُسْکُنْ یَاجَبَلُ فَاِنَّ عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ[2] (حدیث پاک) جبلِ اُحد پرسکون ہو گیا۔ ایسا پرسکون ہوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اُس پہ کچھ اثر انداز نہ ہو گا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اُٹھا کر جنتِ عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنتیوں کی اُمید گاہ ہو گا۔ جیسے ملینہ سے نبی کریم، صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی علیہ وآلہٖ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ط

---

[1] یہ جبل اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازہ پہ ہو گا۔

[2] ربِ کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی حیاتِ حقیقیہ سے نوازا ہے۔ اُن کو علم، ادراک نطق حالی بخشا ہے یہ بھی ذی رُوح، ذی شعور ہیں۔ لیکن ہم اُن کی تسبیح اور جذبۂ محبت سے لاشعور ہیں۔ یہ بھی زبانِ حال سے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کی ثناگستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں۔ صرف انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اُس کی تخلیق کا مقصد ذکر و فکر تھا۔ لیکن یہ دُنیا کے فکروں میں گھر رہا۔

[3] اے پہاڑ ٹھہر جا کیا تجھے شعور نہیں؟ کہ تُم پہ ایک نبی۔ صدیق اور دو شہید ہیں۔



منورہ کے زائرین کی آج اُمید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی جب جبلِ اُحد پر نظر کرتا ہے تو اُس کو سرور اور سکون ملتا ہے اور جبلِ اُحد پر علی الصبح ایک عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشگوار خوشبو مہکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلی کھل جاتی اور رُوح خوشی سے جھوم اُٹھتی ہے۔" اور درُود شریف از خود زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

ایک ہی ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا — کتنا وقار رکھتی ہیں اللہ اکبر ایڑیاں

دو قمر، دو پنجہ خور، دو ستارے، دس ہلال — اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

لف نشر غیر مرتب

تاجِ رُوح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں

رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں " اعلیحضرت بریلوی

☆ ابن ابی شیبہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ فرماتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے کوہ طُور پر تجلی فرمائی تو سطوت اور جلال سے چھ پہاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبلِ اُحد، ورقان، رضوی نے مدینہ منورہ دامن رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پناہ لی اور جبلِ نُور[1]، ثبیر اور ثور دامن کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں ہو گئے۔

جنّتی پتھر :- صحیح مسلم بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مکہ معظمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وہ زُقاق الحجر[2] کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْہِ الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] جبلِ نُور: غارِ حرا میں چند لمحات توجّہ کے ساتھ بیٹھنے سے وہ انشراحِ صدر ہوتا ہے جو کئی سالوں کے مجاہدے سے نصیب نہیں ہوتا۔ زائرین غارِ حرا میں جا کر نوافل ادا کر کے مراقبہ کریں یہاں سب سے پہلی وحی الٰہی کے انوار...

[2] یہ پتھر زقاق الحجر سیدہ اُم المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے محلات طیبات کو جاتے ہوئے راستہ کی ایک دیوار میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیے چہرے پر ملتے ہیں یہ جمادات پہاڑ، کنکر، حجرات سب ربِ قدوس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ ان کو بھی احساس خوف اور کیفِ محبت ہے۔ ان میں حس ہے عقل نہیں۔ یہ پتھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ راشد غفرلہٗ ولوالدیہ



☆ **معجزۂ تکثیرِ طعام** : سیدنا انس بن مالک صاحب النعلین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

○ حضور معطی النعمۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام مالک انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک گھی کی کپی عنایت فرمائی جس سے وہ مدت تک درود شریف پڑھ پڑھ کر گھی نکالتی رہیں۔ ایک دن اچانک اندر سے جھانک لیا۔ تو برکت جاتی رہی اور جب حضور مونی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کو ترکتیھا ما زال ثابتا اگر تم ایسا نہ کرتیں تو ہمیشہ "تا قیامِ قیامت" گھی پاتیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔

عل معجز نما تکثیر ثواب درود شریف :۔ ایک روایت الحدیث میں جامع خیر الکثیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بندہ مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو وہ درود شریف اس کے منہ سے بسرعت "خلائی راکٹ" ہوائی جہاز سے تیز تر "نکلتا ہے۔ مشرقین مغربین کے میدانوں جنگلوں اور بیابانوں کو منور کرتا۔ پہاڑوں کو ہساروں اور وادیوں میں خوشبو بکھیرتا۔ دریاؤں نہروں اور چشموں کو تازگی بخشتا۔ زمین کی ہواؤں اور آسمان کی فضاؤں کو معطر کرتا گزرتا ہوا کہتا جاتا ہے۔ میں فلاں ابن فلاں کا درود شریف ہوں جو اس نے سیدنا الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر بھیجا ہے۔ پس ہر ایک شئی درود شریف بھیجتی ہے اس بندہ پر جس نے یہ درود شریف بھیجا ہے۔ " دلائل الخیرات شریف صفحہ ۲۳ "

☆ خداوند قدوس جل مجدہ العلی اپنے کرم کریم اور فضل عمیم سے اس درود شریف کا ایک عظیم پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کے ستر ہزار بازو، ہر بازو پر ستر ہزار پر، ہر پر کے ستر ہزار سر، ہر سر کے ستر ہزار چہرے، ہر چہرے کے ستر ہزار منہ، ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان ستر ستر "بولیوں" میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس تحمید، تکبیر، تہلیل کرتا رہتا ہے اور یہ ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" یہ فرشتہ تا قیامِ قیامت اس کی قبر پہ کھڑا دعا کرتا رہے گا۔ تو درود خوان کی قبر بقعۂ نور، باغیچۂ نور سے کستوری کی خوشبو مہکتی ہے۔ یہ قدرت الٰہی کے معجز نما ظہورات مشاہدۂ علماء مکاشفۂ اولیاء سے ثابت ہیں۔

☆ فقیر محمد اللہ الولی القدیر کہتا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ بر شہنشاہ لولاک کے ثواب کی یہ معجز نما تکثیر و تعمیم دور قدیم جدیدہ حاضرہ، کی ٹیکنالوجی، سائنسی مجوزہ آلات کمپیوٹر، کلکولیٹر بھی شمار سے قاصر ہیں ؎

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِصَلٰوۃٍ کَمَا لَهٗ صَلِّ اِلٰهِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِهٖ

دلائل الخیرات شریف درود شریف کا مجموعہ ہے۔ اس کا عامل ان فضائل کثیرہ اور ثواب عظیمہ کا حامل ہوگا۔ منہ غفرلہ ط



☆ **معجزہ طعام کا کلام کرنا** : بروایت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

① غزوۂ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن مشکم نے کھانے میں زہر ملا کر دیا تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ لقمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مجھے تناول نہ فرمائیں میں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھنے ہوئے گوشت کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک معجزہ عظیم عجیبہ ہے۔

② ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرمانے لگے لقمہ اٹھایا تو اس سے تسبیح پڑھنے کی آواز آرہی تھی صحابہ کرام نے وہ آواز سنی۔ يُسَبِّحْنَ حَتّٰى سَمِعْنَا التَّسْبِيْحَ ناطق الوحی والکتب کی شان والے نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور طعام بھی آجائے تو اس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ ان کے ورد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون سی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروایت صحیحہ "طعام نے کلام اور سلام عرض کیا"۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُسَبِّحِ فِيْ كَفِّهِ الطَّعَامُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ:۔ دست مبارک کا مس ہونا** "حلیۃ الحافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ"

① سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا کے گھر ایک روز آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" تشریف لے گئے اس وقت سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے بیٹی! تعجب کر جس کو رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا ہاتھ مس کر جائے تو اس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی نہیں کرتی۔ علیہ وعلی بنتہ الصلوٰۃ والسلام۔ "معارج النبوۃ"

② ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ نے مہمانوں کی ضیافت کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر ان کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر کچھ دھبے ہیں اور وہ میلا ہو گیا ہے تو اسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلنے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شفاف تھا اور اعلیٰ درجہ



دُھل چکا تھا۔ مہمانوں نے تعجب سے پُوچھا تو فرمایا ایک مرتبہ ہمارے آقائے ولیٔ نعمت "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اِس دسترخوان پر کھانا تناول فرما کر اس سے اپنے ہاتھ پُونچھے تھے اَب یہ کپڑا جب بھی میلا ہو جاتا ہے تو میں اُسے تنور میں ڈال دیتا ہُوں تو یہ صاف شفّاف ہو جاتا ہے۔ آگ اُس پر کچھ اثر نہیں کرتی اب یہ دسترخوان نہ جلے، نہ سڑے اور نہ گلے کی شان عجیبہ رکھتا ہے۔ درُود خوان ببرکتہ درُود شریف قبر میں نہ جلے نہ سڑے اور نہ گلے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُطْبِ الْجَلَالَۃِ وَشَمْسِ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **خُوشبُودار بنانا:۔** "مدارج النبوۃ و مراتب الفتوۃ لشیخ محقق علیہ الرحمۃ"

(۱) سیّدنا ابُو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ بارگاہِ اطہر میں حاضر ہُوئی اور عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹی کی شادی ہے خُوشبُو کے لیئے حاضر ہُوئی ہُوں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کو شیشی میں اپنی جبین مُبارک سے پسینے کے قطرات عطا فرمائے جو بطورِ خُوشبُو دُلہن کو لگائے گئے تو اُس دُلہن صحابیہ کی نسل سے کئی پشتوں تک خُوشبُو آتی رہی اور اُن کا گھر مدینہ مُنوّرہ میں بَیْتُ المُطَیَّبِین مشہُور ہو گیا۔ [۱]

(۲) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک روز نبیٔ کریم عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنا دستِ مُبارک میرے رُخساروں پر پھیرا تو مجھے ایسی خُوشبُو پہنچی کہ اس قسم کی خُوشبُو عطر فروشوں کی دُکانوں پر بھی نہ سُونگھی گئی اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" جس

---

[۱] معجزہ نما خوشبو درُود شریف۔ ذات مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کان عطر بجان عنبر ہیں ہر شئی کو جہیں سے خُوشبُو ملی۔ درُود خوان صحابی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصافحہ کرکے بار بار اپنے ہاتھوں کو سونگھتے اور درُود شریف پڑھتے رہتے جس شئی کو معجزہ بنایا۔ آج بھی اُس سے مومن کو خُوشگوار خُوشبُو آتی ہے۔ بشرطیکہ حواسِ خمسہ ظاہری کو جسمانی نزلہ اور حواسِ باطنی کو رُوحانی نزلہ نہ ہو اور اسمِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم خُوشبُویات کا منبع، عطریات کا سرچشمہ ہے۔ درُود خواں کے مسکن و مکان، جسم و جان، لباس، پسینہ اور سانس سے خُوشبُو مہکتی ہے۔

☆ "درُود خواں کی عروسِ فکر" درُود شریف "خُوشبُو ہے سینہ محبّت کا گنجینہ عطردان اور ذہن پر لہن ڈھکنا" ☆

بزم ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو ساری بہارِ ہشت خُلد چھوٹا سا عطردان ہے

"رضہ سلّمہ رَبُّہٗ سُبحانہٗ"

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اِس راستہ سے بھینی بھینی خوشبو کی مہک آتی رہتی۔

سَر تا بقدم تن سلطانِ زمن ﷺ پھول   لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

وَاللّٰہ جو مل جائے مرے گُل کا پسینہ   مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ اندازِ عطاءِ مدینۃ العلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط "صحیح البخاری"

① سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ وعنہ کثیر التعداد احادیثِ مبارکہ کے راوی ہیں[1] اس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ بارگاہِ رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قرآن پاک اور احادیثِ پاک سے جو یاد کرتا ہوں وہ بھول جاتا ہوں۔ قاسم العلوم والعطایا ﷺ نے کمال شفقت اور رحمت سے فرمایا اے ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی گودڑی جو پہنے تھا بچھا دی تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت کے اشارہ سے اُس میں کچھ ڈالا اور فرمایا اس کو سینے سے لگا لو۔ جب میں نے چادر کو سینہ سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ شَیْئًا ط اُس دن کے بعد میں کوئی شے نہیں بھولا یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے مطلقاً یاد ہے اور اب میں کوئی چیز قرآن وحدیث سے نہیں بھولتا۔ حقیقت یہ ہے۔ حضور ﷺ کے اصل معجزات یہ نفوسِ قدسیہ صحابہ کبار ہیں۔ جن کے قلوب نگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منور

---

[1] آپ جلیل المرتبت مشہور محدث صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبیلہ دوس اور اہلِ صفہ سے ہیں جو اضیاف اللہ واضیاف رسول اللہ کے مبارک لقب سے ملقب تھے۔ گھریلو مانوس جانور بلی کی وجہ سے سید الانبیاء ﷺ نے ابوہریرۃ کا لقب عطا فرمایا اور اسی کو محبت کا تحفہ تصور کیا اور آسمانِ شہرت کے درخشاں نجم فی الحدیث تھے آپ کی وصیت کے مطابق حضور ﷺ کے نعلین پاک کو قبر شریف میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سراجاً منیراً صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوارِ قدسیہ سے چمکنے والا نوری ستارہ نور کی روشنی بکھیر کر روزِ باعلم کے تحتے "محدثین عظام" روشن کر گیا۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

ہوئے اور ایک ایک کو نگاہِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" نے معجزہ بنا دیا[1]

اُولٰٓئِكَ اٰبَآءِيْ فَجِئْنِيْ بِمِثْلِهِمْ　　　اِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيْرُ الْمَجَامِعُ

اعاظم و اکابر جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو کچھ ملا نگاہ سے ملا یا لبِ اعجاز ملے تو عطا فرما دیا اور اس بارگاہ سے جو چاہا۔ پایا، اور جو مانگا۔ سو ملا۔ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ"

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ[2] جن کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ کے اعزاز و شرف سے نوازا اور جب آپ ایمان لائے تو ضعفُ العمری کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت تھے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن سے فرمایا اے سیدُ الملائکہ! میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ سلمان سے فرمائیں کہ مُنہ کھولے تو آپ علیہ السلام نے اُن کے مُنہ میں لعابِ دہن ڈالا تو وہ فصیح و بلیغ عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمدی بن گئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اندازِ عطا سُبحان اللہ! ایسے اعزاز پہ قرباں ایسی عطا پہ نثار"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ مُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَةِ وَمَخْزَنِ دَلَائِلِ الْبَاهِرَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ



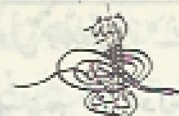
۹

[1] میرے آباؤ اجداد تو یہ ہیں تو بھی اُن کی مثل لے آ جب کہ مجالس منعقد ہوں۔

[2] سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک فارس کے شہزادے تھے۔ اپنے مذہب زرتشت سے بیزار ہو کر ملک سے نکلے کئی احبار و رہبان کے پاس رہے مختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک راہب نے مرتے وقت کہا تم ملک حجاز چلے جاؤ آخر زمان پیغمبر کے ظہور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غلام بنا لئے گئے۔ آخر کار مَن طَلَبَ وَجَدَ مقام قبا میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قیام پذیر ہونے کی کانوں میں آواز پڑی۔ حاضر حضور ہو گئے۔ "مہرِ نبوت" کو دیکھا۔ چُوما اور ایمان پایا۔ اُس وقت آپ کی عمر شریف ۲۵۰ سال تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آزادی کے لیے کھجور کے پودے اپنے دستِ رحمت سے لگائے جو صبح کو ہی تناور درخت بن گئے۔ جن میں خوشے لٹک رہے تھے اور کچھ سونا ... آپ کا شمار فضلاءِ صحابہ، اعزازاً اہلبیتِ اطہار اور اہلِ صُفّہ سے ہوتا ہے۔ ایرانی سلمان سے عربی سلمان بن کر ... سلام اور بانیِ اسلام سیدُ الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہو کر اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج بنے ۳۵ھ ...

روضۃ الرابعۃ

باب ۲



ظہورِ قدسی
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

اَبَانَ مَوْلِدُہٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِہٖ ؎۱ ۔ یَا طِیْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْہُ وَمُخْتَتَمٖ

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ ۔ فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

☆ وہ ارہاص "معجزاتِ عظیمہ" جو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ظہور پذیر ہوئے۔ اُن میں سے چند کا بطورِ تبرّک ذکر کرتا ہوں۔

قرآن پاک :- پ ۱۱ سورۃ یونس آیت کریمہ ۵۸

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ	تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت پر چاہیئے کہ خوشی کریں۔

○ "تفسیر ابن عباس" میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ فَضْلُ اللّٰہِ سے مُراد ذاتِ پاک محمد مصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اور رَحْمَتِہٖ سے صفات اور معجزات مُراد ہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبوب کی ذاتِ پاک ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا نزُول ہُوا۔ اس مُبارک ماہ میں "جشنِ قرآن" منایا جاتا ہے۔ رُوح القدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ قرآن "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے قرآن مجید کا دَور کیا کرتے اور ربیع الاوّل شریف کے ماہ مُبارک میں مؤمنین محبّین میلاد شریف کی محفلیں اور مجلسیں منعقد کرتے اور خوشیوں کے تبرک

؎۱ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت نے خوشبو ظاہر کی آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت باکرامت اور وصال باسعادت دونوں کیسے پاکیزہ اور خوشبودار ہیں۔

صاحبُ القرآن "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذاتِ مُقدّس بلند تر ہے اپنے محاسن میں شرکت سے اور آپ کا جوہرِ حُسن منقسم نہیں۔

بانٹتے ہیں اور ظہورِ قدسی پر جو معجزات ظاہر ہُوئے وُہ بیان کرتے ہیں اور سُنتے ہیں۔

☆ جاہ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فَرَأَیْتُ اَنْوَارًا سَطَحَتْ دُفْعَۃً [1] میں نے اچانک مُعاینہ کیا کہ ہماری مجلس میلاد شریف کو انوار نے ڈھانپ لیا ہے۔ وَیَجِبُ لَنَا الشُّکْرُ لِمَوْلِدِہِ الشَّرِیْفَۃِ " صلی اللہ علیہ وسلم " بِالْاِجْتِمَاعِ وَالْاِطْعَامِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ مِنْ وُجُوْہِ الْقُرُبَاتِ وَالْمَسَرَّاتِ ؕ اور اس کا جتنا شکر بجالائیں کم ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ طعام پکائیں اور ایصالِ ثواب کریں یہ عمل محبت اور مسرت کے قریب ہے۔ یہ مجالس مُبارک نُورٌ علیٰ نُور ہیں۔

○ اُولُوالعزم رسُول حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السّلام کی دُعا کے الفاظ مُبارک ہیں عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ [2] بروایت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک یہودی نے کہا قرآن پاک میں ایک ایسی آیتِ پاک ہے اگر وُہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اُس روز عید مناتے تو آپ نے فرمایا میں اس آیتِ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا [3] کے مقامِ نزول اور یومِ نزول کو خوب جانتا ہُوں کہ یہ یومُ الجمعۃ بمقامِ عرفات دورانِ خطبہ نازل ہُوئی اس سے آپ کی مُراد یہ تھی کہ اس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں ۔

☆ یومُ الجمعۃ کی عید ☆ یومِ عرفہ کی عید

۔ ایسی مجالس و محافل کا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی نگاہِ نُور سے منوّر ہونا کثیر با واقعات سے ثابت ہے۔ المؤلف ؐ ۵

[1] شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی الدرالثمین فی مبشرات النبی الامین میں ارقام فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ میلاد النبی " صلی اللہ علیہ وسلم " پر ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا ایک سال کچھ ہاتھ نہ آیا جس سے کھانا پکواتا صرف بھنے ہُوئے چنے تھے وُہ ہی لے کر ایصالِ ثواب کر کے تقسیم کر دیئے تو مجھے خواب میں رسُولُ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت ہوئی تو دیکھا وہی بھُنے ہُوئے چنے آپ تناول فرما رہے ہیں اور آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " خوش ہیں اور چہرہ پر بشاشت ظاہر ہے

[2] پ سورۃُ المائدۃ آیتِ کریمہ ۱۱۴ عید ہو ہمارے اگلے، پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔

[3] پ سورۃُ المائدۃ آیتِ کریمہ ۳ آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پُوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اسی دینِ اسلام میں اُس کی رضا ہے۔ آمنّا وصدقنا ط



☆ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ترمذی شریف میں ایسا ہی مروی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کی جس روز خاص نعمت مائدہ یا نعمتِ عظیمہ "آیتِ کریمہ" نازل ہوئی ہو اُس روز عید منانا خوشیاں کرنا اور شکرِ الٰہی بجا لانا طریقہ صالحین ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہیں اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادتِ مبارک کی یادگار میں عید میلاد شریف منانا اور اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحسن، محبوب اور امرِ محمود ہے اور جو لوگ اس روز محافل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دُنیا میں ربِ کریم کے فضلِ عمیم اور آخرت میں وُہ جنتُ النعیم میں داخل ہوں گے "یہ میلاد شریف تذکیر بایام اللہ میں داخل اور عین منشاءِ خداوندی ہے۔"

☆ فلیفرحوا پس چاہیئے کہ وُہ خوشیاں منائیں۔ فرحت اور اطمینان کا تعلق قلب سے ہے یعنی قلبی اور رُوحانی خوشی۔ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پا لینے سے دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اُسے فرح کہتے ہیں۔ مومن کے لیئے ہادیِ سُبل، فخرِ رُسل مولائے کُل، احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون محبوب ہے؟ مومن کا قلب تو ذکرِ مصطفےٰ، نعت اور صلوٰۃ و سلام سے فرحت پاتا ہے۔

☆ عید میلادُ النبی "صلی اللہ علیہ وسلم" وَذَکِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ کی ہو بہو تفسیر اور تنویر ہے۔

○ عیدُ الفطر جو رمضانُ المبارک کے روزوں پر بطورِ تشکر ملی اور عیدُ الاضحیٰ حج بیت اللہ کی سعادت پر اُمتِ مرحومہ کو بطور انعام ملی۔ یہ دونوں عیدین اس عید پر تصدق ہو جائیں جس کے صدقہ میں یہ عیدیں ملیں اور وہ ہے عید میلادُ النبی "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ جو حضور کی باسعادت پر ملی۔ یاد رہے۔ ہمیں ایمان ملا حضور کا صدقہ قرآن ملا سرکار کا صدقہ اور رحمٰن ملا محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔ اگر حضور نہ آتے تو کچھ نہ ملتا۔ نہ رمضان ملتا نہ قرآن ملتا، نہ ایمان ملتا اور نہ ہی رحمٰن ملتا اور یہ سب کچھ انعام محبت سے حضور کا صدقہ ہے۔ لہٰذا محبت والوں کو جو عید ملی اس کو بزبانِ محبت "عرفاً" عید میلاد کہتے ہیں اور یہ کائناتی جشن نبوی ہے۔ عرش پر ملائکہ نوری اور فرش پر مومنین تقریبات مسرت منا رہے ہیں اور چہار سُو صلوٰۃ و سلام کے نغمے گونج رہے ہیں اسی فرحت

عہ آسمان پر ملائکہ کی عیدیں شبِ برات و شبِ معراج ہیں۔ عہ یہ زمین و آسمان میں کائنات عالم کی اجتماعی عید ہے۔

اور مسرّت کا ربِ کریم نے اس آیتِ پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی رحمت پر خُوب خوشیاں مناؤ۔ ربِ کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسُولِ کریم کی نعتیں اور معجزاتِ ولادت بیان کرو اور صلوٰۃ وسلام اور دُعا پر اختتام کرو یہ مجالس مقدسہ بعنوان مولُود شریف مِن کُلّ الوجُوہ امُورِ خیر کا مجموعہ ہیں ۔

باغِ طیبہ میں سُہانا پھُول پھُولا نُور کا | بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نُور کا
نُور کا سر پر عمامہ اور شملہ نُور کا | اُڑ رہا ہے عرش اعظم پر پھریرا نُور کا
ڈھلک آیا ریشِ انور پر پسینہ نُور کا | نُور کے خوشے میں ہے ہر دانا دانا نُور کا

معنیٔ نُورٌ علیٰ نُور شبِ اسرا کو کھُلے
چہرۂ پُر نُور پر باندھا جو سہرا نُور کا "امیر بدایونی"

ولادتِ باسعادت :- بوقتِ صبح صادق بروز پیر، ۱۲ ربیع الاول شہر مکہ معظمہ، جبل ابُوقبیس کے دامن "محلہ قشاشیہ اور مسفلہ کے درمیان" (۲۰ اپریل ۵۷۱ء، سلطنتِ عام الفیل) نزد محلہ بنی ہاشم و قریش کی سُوق اللیل مکان نمبر ا کو مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم[1] ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام، خوشی اور مسرّت سے جھوم اُٹھے۔ حُورانِ بہشتی نے جنّت میں خوشی کے ترانے گائے عالمِ دُنیا خوشبُوسے مہک اٹھی اور خوشبوئے گلاب کے جھونکے آنے لگے۔ بادِ صبا اور بادِ نسیم جگہ بجگہ خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو پیارے مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبُو سے جزیرۂ عرب اور سارا عجم لہلہانے اور جگمگانے لگا اور ہر طرف اللہُ اللہ کے ڈنکے بجنے لگے۔

حدیثِ نبوی :- بروایت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دُعا[2] اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

---

[1] حکومت سعودیہ نے مکان مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، کو گرا کر لائبریری کا دفتر بنا کر منتقل کر دیا ہوا ہے۔

[2] دُعائے خلیل رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا (سورۃ البقرہ ۱۲۹) اے اللہ سُبحانہٗ وہ آخر الزمان نبی مبعوث فرما۔ آپ کی یہ دُعا ربِ قدوس نے قبول فرمائی اور اڑھائی ہزار سال بعد آپ کے نسل عالیہ سے محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" مبعوث ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر



اور اپنی والدۂ مطہرہ کا خواب، جو انھوں نے قبل از ولادت دیکھا" کی تعبیر ہوں۔ اس حدیث پاک سے بالوضاحت یہ ثابت ہوا کہ سیدہ اُم سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قطعی اور یقینی تھا کہ آخر الزمان نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میری گود میں آنے والے ہیں "حق خواب کی برحق تعبیر تھی"۔ "انوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ"

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آرہی ہے
بادِ صبا یہ کس کا مژدہ سنا رہی ہے

ابرِ بہاری ہر سو موتی لٹا کر رہی ہے
بادِ سحر خوشی سے پنکھا جھلا رہی ہے

آمد ہے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاہد
فوج نجوم کس کے ہمراہ آرہی ہے

ہر جا ترانہ سنجی صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ کی
حُبِّ نبی دلوں میں کیا رنگ لا رہی ہے
"صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الرحمانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں

باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم باوجود نشأۂ عنصری از نورِ حق جلّ و علیٰ، مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام "خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ" دیگراں را ایں دولت میسر نشد۔

جاننا چاہیے کہ پیدائش محمدی دوسرے افراد عالم میں کسی انسان کی طرح نہیں بلکہ کسی سے مناسبت نہیں رکھتی کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" باوجود جسم عنصری کے نورِ حق سے پیدا ہوئے جیسا کہ خود نبی پاک علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں" اور دوسرے کسی کو یہ دولت میسر نہیں۔ مکتوب نمبر ۱۰۰ دفتر سوم

☆ حضور سیدی و مرشدی سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں۔

○ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام، خلیفۃ اللہ سے شجر رسالت کا پودا پیدا کرنے سے نورِ حق کی تجلی سے نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔ اور

بقیہ حاشیہ

ذرہ ذرہ اِس حقیقت ثابتہ کا منتظر تھا۔ بشارت مسیح اور سیدہ والدہ کے رؤیائے صادقہ کی تعبیر ثابت بن کر ظاہر ہوئی۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی جلی کے نزول سے پہلے چھ ماہ "وحی منامی" خواب جن کو مبشرات کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور ان کی تعبیر بہت جلد پوری ہو جاتی۔ ۱۲ منہ غفی عنہ



حضرت عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام "پھولوں" تک پہنچا۔ اس باغیچۂ رسالت میں طرح طرح کے پھول کھلتے رہے اور پھر ہمارے رسول حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ کر بار آور ہوگیا۔ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ[2] پر نبوت اور رسالت کی تکمیل ہوگئی اور آپ خاتم النبیین (آخرالزمان نبی) بن کر عالمِ بالا سے عالمِ دُنیا میں تشریف لائے۔[1] "الانسان فی القرآن لاعلیٰ حضرت گیلانی"

قرآن پاک ۱۔ پ ۶ سورۃ المائدۃ آیت کریمہ ۱۵ ۲۔ پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۲۸

☆ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ	بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب۔
☆ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسُول۔

○ اَللہ جلّ مجدُہُ العظیم کا اسمِ پاک نُور جو اسمآءُ اللہ الحسنیٰ سے ہے ذاتی اور توقیفی ہے اور اس آیتِ پاک میں ربِ کائنات نے آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کو بھی نور[3] فرمایا۔ جو اسماءُ النبیّ الکریم سے عطائی اور تخلیقی ہے۔ حضور پُرنور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کا وجود با جُود سراپا کمال ہی کمال اور نور ہی نور ہے اور اس نور کے حُسن و جمال کی تنویر نے عالمِ کائنات کا ذرہ ذرہ منوّر کر دیا۔ نیز ان آیاتِ کریمہ میں حضور نورِ مجسّم، دُرِّ یتیم صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ کے میلادِ پاک کا بیان ہے اور "ترمذی شریف" کی حدیثِ پاک سے قیام ثابت ہے کہ سیّدِ عالم

ــــ نُورٌ پر تنوین عظمت کی ہے یعنی عظیم ترین نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جن کے سامنے ہر عظمت ذلیل و حقیر ہے۔ محمد تفسیر

---

[1] سیّدی و مُرشدی اعلیٰ اللہ درجتہٗ نے کیسی پیاری اور لطیف ، دلآویز و دل پسند تمثیل بیان فرمائی ہے۔

[2] پ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت کریمہ ۲۴ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قائم اور شاخیں آسمان میں۔

[3] قرآن نور، شمس نور، قمر نور، ملٰئکہ نور، بیتُ اللہ، ناقۃُ اللہ، رُوحُ اللہ، ارضُ اللہ اس نسبت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے محمد کو تو "نُورُ اللہ" پر حالانکہ یہ نسبت بھی نہیں تعظیمی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ بے شک اور یقیناً نورُ اللہ ہیں۔ یہ سب نور، نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پرتو ہیں۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کا نور اصل ہے اور یہ سب اُس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور محال ہے۔ فقیر نوری عرض کناں ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے پوچھی
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ میرے لبوں پہ آیا



صلی اللہ علیہ وسلم " نے اپنی پیدائش کا ، ذکر قیام کر کے بیان فرمایا تھا اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ جو روزِ اوّل سے اللہ کے ہاں نور تھا وہ ہی ہمارے پاس رسول بن کر تشریف لایا یعنی جو اللہ کا نور تھا۔ وہ ہمارا رسول ہے اور جو ہمارا رسول ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے۔ اس نور کی جلوہ گری اور اس نور کا ظہور سیدہ آمنہ کی گودی اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں ہوا۔ نور اللہ میں نور کی اضافت اللہ کی طرف یہ بیانیہ اور تشریفی ہے۔ مثل بیتُ اللہ، ناقۃُ اللہ، رُوحُ اللہ اور نورُ اللہ، ارضُ اللہ جلّ شانُہٗ ط

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرَ النُّوْرِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ الْمُنِیْرِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

معجزنما مشاہداتِ عالم :-

بَدَتْ فِیْ رِضَاعِهٖ مُعْجِزَاتٌ لَیْسَ فِیْهَا عَنِ الْعُیُوْنِ خَفَاءٌ[علہ]

☆ کراماتِ سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مبشرات :- اَلْکَرَامَۃُ مِنْ جِنْسِ الْمُعْجِزَۃِ[علہ] نحو دہ کائناتِ اُمُّ النبی سیدتنا آمنہ[علہ] بنت وہب ، آمینۂ امانت دارِ خداوندی رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما سے مروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نور مستنیر ہوا۔ فرش تا عرش یکدم منور ہو گیا اور سارا عالم دور و نزدیک مجھ پر روشن ہو گیا۔ اس نور کی روشنی سے ملک شام کے محلات نظر آئے اور ایک ایسی خوشبو مہکی جس سے مشام و دماغ معطر ہو گئے اور کائناتِ ارضی و سماوی کا سارا جہاں ایک قسم کی خوشبو سے بھر گیا۔ گلشن مراد میں بادِ مراد چلی اور جہان نور سے معمور ہو گیا۔[۲] " اللہ المنظم فی مولد النبی المعظم "

علہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے ایام رضاعت میں ایسے معجزات ظاہر ہوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔

علہ سیدہ اُمُّ النبی آمنہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو معجز نما مشاہدات اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے وہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرتا ہوں۔

علہ سیدنا عبداللہ جو جنابِ پاک ، معززِ خطاب لولاک علیہم صلوٰۃ اللہ وسلامُہٗ مادامت الارض والافلاک کے والد ماجد ہیں آپ کے وجودِ مسعود ، بدنِ شریف سے کستوری کی خوشبو آیا کرتی تھی اور دادا پاک سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پسینہ مبارک بھی معطر تھا اور ماتھے پر نور ماند ہلال چمکتا نظر آتا تھا ابرھہ کے سفید ہاتھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

سُونگھ کر جیسی بھینی وُہ خوشبو نے تن دیکھ کر رنگِ حسنِ چمن در چمن
کہہ کے اَنتَ نبی، پڑھ کے صَلِّ علیٰ بُلبلِ خوشنوا چہچہانے لگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرُہٗ مِنْ
نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ :۔ شہادت دینا۔** امام سُہیلی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

○ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ربُّ العزت کو سجدہ کیا اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرکے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" پڑھا۔ بعدہٗ یہ کلماتِ تذکیر، تکبیر و تہلیل، تحمید و تمجید، تسبیح و تقدیس پڑھے۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا ، سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نُور کا مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ
اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ :۔ نار بُجھ گئی۔** "خسن الجزء فارسی فی شرح القصیدۃ البردۃ"

○ ایوانِ کسریٰ پاش پاش ہوگیا اور اُس کا لشکر تتر بتر۔ نوشیرواں کے محل کے چودہ[14] کنگرے از خود گر گئے اور ایران۔ فارس کے آتش کدے جو زرتشتی مذہب والوں نے ہزارہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بجھ گئے یعنی نورِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے نار کو بُجھا دیا اور بُحیرۂ ساوہ خُشک ہوگیا۔ جس پر سارے بُت کدے بے رونق ہوگئے۔[2]

ناریوں کا زور تھا دل جل رہا تھا نُور کا تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجہ نُور کا

بقیہ حاشیہ

نے سربسجود ہوکر سلام کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّوْرِ الَّذِیْ فِیْ ظَہْرِکَ یَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "انسان العیون"

[1] امام ابن حجر مکی نے تحفہ میں بعض محققین کے حوالے سے رقم فرمایا کہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" نے اپنا کلمہ پاک پڑھا اور اپنے آپ پر درود شریف بھی پڑھا "بروایت" دورانِ سفر ایک ترب آوان بھی پڑھی ہے۔ "۲۲۳ صفحہ ملاحظہ ہو۔"

[2] کسریٰ ملک ساسان شاہانِ عجم کا لقب ہے اور قیصر شاہانِ روم کا۔ خاقان شاہ ترک کا، فرعون شاہِ مصر کا، تُبّع شہنشاہ یمن کا۔ نجاشی شاہ حبشہ کا اور حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے شہنشاہ کو عزیزِ مصر کہا جاتا ہے "منہ"



اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ يُطْفِئُ
النَّارَ بِنُوْرِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ۔ کعبہ معظمہ تعظیم سے جھک گیا :۔** "محمد رسول اللّٰہ العلمین"

○ کعبۂ مشرفہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف تعظیماً جھک گیا اور فرحت اور سرور سے جنبان نظر آتا۔ اُس نے حضورِ "نور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے درِ اقدس کی طرف سجدہ کیا اور اچانک کعبۃ اللہ کے سارے بُت سر کے بل گر پڑے ؎

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا ۔۔۔ رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
كَعْبَةِ الْكَعْبَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ۔ طیب وطاہر** "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

○ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پاک صاف طیب وطاہر ناف بُریدہ ، ختنہ شدہ تولد ہوئے آپ کوثر سے غسل شدہ اور آنکھیں سُرمگین تھیں ؎

سُرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال ۔۔۔ تا فضائے لامکاں جن کا رمنا نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ :۔ آباء واجداد** رضی اللہ تعالیٰ عنہم "افضل القریٰ لقراء اُمّ القریٰ"

○ ہمارے پیارے نبی ، کائنات کے رسول ، اللہ سُبحانہٗ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پاک شکموں اور پاک پُشتوں سے اَبًا عن جدٍّ دُنیا میں آئے ۔ اَلَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ عہ ساجدین سے مُراد مؤمنین کے اصلاب ہیں

؎ شیبۃ الحمد ، السید ، فیاض ، مطعم طیر السماء ، ساقی کعبہ ، القاب جدِ امجد عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ و کرم

عہ پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۲۱۹ وہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ساجدین میں دورے کر ۔ حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " نے اپنا نسب نامہ اکیس ۲۱ پُشتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کے جدِ اعلیٰ " اٹھارویں پُشت " حضرت مُضر کے متعلق فرمایا ۔ اُن کو گالی مت دو ۔ وہ مومن

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

اور مُومنات کے ارحام طاہرہ ہیں۔ سیدنا آدم و حوّا علیہما السّلام تا سیدنا عبدُاللہ و سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب طیّب طاہر تھے یا بقول آپ کا نُور انبیاء سے انبیاء کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔ "علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی الوفاء باحوال المصطفےٰ"۔

تو ہے عین نُور تیرا سب گھرانہ نُور کا ۔۔۔ تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ
وَعَلٰی آبَائِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا**: "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب"

○ سید الملائکہ جبرائیل امین علیہ السّلام مع ملائکہ حاملانِ عرش نبی، عربی، ہاشمی، مکی، ابطحی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُوری چہرہ کی زیارت کرتے اور ایک دُوسرے کو مُبارکیں دیتے اور خُوش ہو ہو کر جھُولا جھُولاتے اور لوریاں دیتے اور درُود وسلام عرض کرتے تھے۔

کہ گیسُو دہن ابرو آنکھیں ع ص ۔۔۔ کھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ
وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ نامِ مُبارک[1] صلی اللہ علیہ وسلم**

○ سیدہ آمنہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں ستر انبیاء علیہم السّلام کی

بقیہ حاشیہ

ایمان لائے اور حضرت الیاس جب طواف کعبۃ اللہ کرتے تو آپ کی پیشانی سے نُور چمکتا اور آگے آگے روشنی کرتا اور آپ اُس نُور کا تلبیہ سُنتے اور خود بھی لبیک اللّٰھم لبیک کہتے۔ بنابریں آپنے سب کاروبار چھوڑ چھاڑ بیت اللہ کی مجاوری اختیار کر لی، تاکہ نُور کی حفاظت ہو۔ پانچویں پُشت پر جدِ اعلیٰ حضرت عبدُالمناف "مغیرہ" کو ان کے حُسن وجمال اور پیشانی کے نُور کی وجہ سے بطحا کا چاند کہتے۔ اور اس نُور کی شعاعیں کعبۃ اللہ پر پڑتی تھیں۔

[1] اسم پاک محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا معنی ہے جس کی حمد ونعت کل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے یہ پیارا نام دادا جان نے رکھا۔ اسم پاک احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطلب یہ کہ جس نے کل کائنات سے بڑھ کر اپنے ربّ جلّ مجدہٗ کی حمد وثناء کی ہو۔ یہ نام امی جان نے رکھا، اسم محمد سے حمد کی کثرت وکمیت اور اسم احمد سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسم "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

زیارت ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بکمال شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا آپ کا نام محمد ﷺ رکھنا یہ آخر الزمان نبی ﷺ ہیں ؎

اس علاقہ سے ہے تجھ پہ نام سچا نور کا
انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے ٹکڑا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالَّذِیْ
اِسْمُكَ نُوْرٌ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۷

بقیہ حاشیہ

پاک محمد، احمد ﷺ کا ہر حرف اسم پاک "اللہ" کی مانند با معنیٰ ہے مثلاً اللہ جل شانہٗ کا الف حذف کر دو تو للہ بنتا ہے "اللہ کے لئے" اور دوسرا حرف علیحدہ کر دو تو لہٗ بن گیا، اللہ کے واسطے تیسرا حرف جدا کر دو تو ہٗ رہ گیا وہ اللہ جل شانہٗ "شارہ الیہ معبود حقیقی ہے"۔ علیٰ ہذا القیاس لفظ محمد ﷺ اگر شروع میں م ہٹا دو تو حمد بن گیا۔ معنیٰ تعریف، توصیف اور اگر ح کو مزید کم کر دیا جائے تو محمد ہوا سے کیا ہوا۔ تو پھر م کو جدا کیا تو مد بنا۔ بلند، رفعتِ شان کے معنیٰ میں اور اگر م کو بھی کاٹ دو تو "د" دال رہ گیا معنی دلالت کرنے والا اللہ سبحانہٗ کی ذاتِ وحدانیت اور الوہیت پر اور آپ اپنی رسالت اور نبوت پر اور ان میں کوئی حرف مہمل نہیں کیونکہ آپ ﷺ محمود الخصال اور حمید الصفات ہیں۔

☆ علم حساب کی رو سے کائناتِ عالم کے اصل آپ ﷺ ہیں۔

○ کوئی نام لو اس کے اعداد "رعطر" نکالو۔ خلفاء راشدین کی تعداد اور عقیدت پر ۴ سے ضرب دو۔ پھر اس میں ۲ جمع کرو کر ارکانِ اسلام "توحید و رسالت" ۲ ہیں پھر پنجتن پاک کی نسبت حاصل کرنے کے لئے ۵ سے ضرب دو۔ بعد ازاں اس کو اسم اعظم "وَدُوْد" سے محبت کی رنگین چڑھانے کے لئے اس کے اعداد ۲۰ پر تقسیم کرو تو پھر رب کا رنگ یعنی اس کا حاصل تقسیم دیکھو۔ جو بچے اس کو ۹ سے ضرب دو جو طبقات آسمانی ہیں پھر تملیک مالک الملک ہر دو عالم علویات و سفلیات کے شہنشاہ، محمد مصطفےٰ، احمد مجتبےٰ ﷺ جن کے عرش پر ۲ وزیر اور فرش پر ۲ وزیر ہیں کے تحت کرنے کے لئے ان میں ۲ جمع کرو تو نتیجہ ہر حال میں ۹۲ ہوگا۔ جو اعداد ہیں اسم محمد ﷺ کے تو ثابت ہوا کہ جملہ کائنات کے آپ ﷺ اصل ہیں اور ساری کائنات آپ کی فرع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ رب کریم نے ساری کائنات آپ ﷺ کے نور کی رنگینی سے رنگنے کے لئے "مثل سایہ" آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔ فافہم ط از محمد عنایت اللہ قدسی نقشبندی مجددی کان اللہ لہٗ

☆ **معجزہ :۔ چاند سے باتیں کرنا :۔**

○ عمّ النبی سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے آپ کو گہوارہ میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ سے اشارہ کرتے چاند اُدھر جھک جاتا۔ آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے فرمایا اے چچا! میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔ اور اس کی تسبیح سُنتا تھا [1] " انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب "

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَمِّیْهِ الشَّرِیْفَیْنِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ۔ خدمت گذار مستورات** رضی اللہ تعالیٰ عنھن ط

○ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ بوقتِ ولادت شریف میں نے چند عفیفہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گذاری کے لئے تشریف لائیں۔ اُن میں سیدہ حوّا، جدّہ علیا سیدہ ہاجرہ، سیدہ یوحانذ " والدہ موسیٰ علیہ السلام " سیدہ مریم، سیدہ آسیہ حوران بہشتی رضی اللہ عنھن تھیں۔ جو زیارت کرتیں، خوش ہوتیں اور خوش ہوتیں تھیں [2]

پشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَدَّاتِ الطَّیِّبٰتِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ ۔ مرضعہ سیدہ حلیمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط

○ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " مرضعہ [3] سیدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب کے گھر رونق افروز ہوئے تو اُن کی غربت غنا میں بدل گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدوم میمنت سے یہ بمقام انشوط

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کنت اسمع صحود القمر امام العرش وانا فی ظلمۃ الاحشاء ط الحدیث المبارکہ "

[2] سیدہ حلیمہ کو محض دائی کہنا بے ادبی ہے۔ سیدہ اُمّ ایمن، سیدہ ثویبہ رضی اللہ عنھن کو لونڈی کہنا سخت جہالت ہے۔ یہ رضاعی والدہ ہیں۔ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

خاندانِ بنی سعد ایسا نوازا گیا۔ کہ گھر گھر میں بہاریں آگئیں جس راہ چلتے وہ گلی مہک اُٹھتی اور جس وادی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خوشبو پھیل جاتی اور ادب کا یہ عالم تھا کہ جب رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیر طیبہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تعظیماً کھڑے ہو کر اکرام فرمایا اور چادرِ انور بچھا دی اور جس پر تشریف فرما ہوئیں۔ اور پھر وہ مدینہ منورہ کی ہو کر رہ گئیں ؎

بڑی تُو نے توقیر پائی حلیمہ　　کہ تُو ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشتِ رشکِ چمن ہے　　گُلِ ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا وَعَلٰى مُرْضِعَةِ الطَّاهِرَةِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ روزِ سعید اور بدرِ منیر صلی اللہ علیہ وسلم ط ؎

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں

★ جس روز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس معجزہ کا ظہور ہوا کہ تمام جہاں میں سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہوئے تاکہ سارا جہاں خوشیاں منائے۔ اہلِ عرب لڑکی کی پیدائش پر مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ (سورۃ النحل ۵۸) کی تصویر ہوتے ہیں اس روز صرف ابلیس لعین یہ تصویر بنا اور غمگین ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔

★ جب آیتِ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط کا نزول ہوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

★ بابُ الندوہ دارُالندوہ میں جب مشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبعی موافقت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ نجدی کی شکل بنا تو پھر لغت میں (فیروز اللغات) لفظ شیخ نجدی شیطان کا ہم معنیٰ اور مترادف بن گیا۔[1]

[1] مشکوٰۃ المصابیح بڑی حدیث پاک دعائے یمن وشام میں جب ایک صحابی نے وَفِيْ نَجْدِنَا کا عرض کیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی اور وہاں زلازل و فتن کا بتایا اور فرمایا وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ وہاں شیطان کا سینگ پیدا ہوگا۔ شیطان کا شیخ نجدی کی بار بار ہم شکل بنا اس کے ہم زاد ہونے کی علامت ہے اور طابق النعل بالنعل کی دلیلِ ذکیل۔ فافہم ط



تھا شیطان نجدی ایک بیحیا بڈھے کی صورت میں
چل کر دور سے آیا تھا اس بزمِ لعنت میں

مسئلہ: وہ بزم جس میں سرورِ کائنات ﷺ کا ادب و محبت سے بھرپور انداز میں ذکر ہو وہ بزمِ رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معبود، ذکرِ محبوب، حمد و ثنا اور صلوٰۃ و سلام نہ ہو وہ بزمِ لعنت ہے۔

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا ... تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْبَشَرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا:۔**

○ سیدہ اُمِ رضاعیہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور ﷺ میری گود میں سوتے تو آنکھیں نیم وا اور ہاتھوں کی مٹھیاں بند ہوتیں۔ بکریاں میرے قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ کر سرِ مبارک کو چومتیں۔ قدموں کو چاٹتیں جس سے اُنکا دودھ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خوشبودار ہوتا۔

احمد رضا دل مٹھی میں لے کر سوتے ہیں رحمتِ جاں
ننھے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قرباں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَجَدَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ الْغَنَامُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ مُہرِ نبوت:۔** "مدارج النبوۃ الشیخ المحقق"

○ حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ کے دایاں کندھے کے پاس اُبھرا ہوا گوشت تھا۔ جس پر لکھا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ "ﷺ" اور یہ مُہرِ نبوت تھی۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مہرِ نبوت لگی تو وہ نبی بن کر جلوہ افروز ہوئے۔[1]

---

[1] افضل الرسل، ہادی خیر السبل مولائے کل "ﷺ" کے طفیل حافظ قرآن اور عالم دین کے سینہ میں مُہرِ نبوت "ﷺ" لگی ہوئی ہے یہ غلامی کی سند ہے۔ ۱۲ منہ غفر لہ ولوالدیہ ط

کیا بنا نامِ خدا اسراء کا دولہا نور کا　　سر پہ سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّامَةِ وَصَاحِبِ الْعَلَامَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - شق الصدر :- محدث شام ابن عساکر ابوالقاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ

○ شق الصدر ستر مرتبہ ہوا پہلی بار جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے سینہ مبارک کو چاک کرکے قلبِ انور کو نکالا اور جنت کے زریں تشت میں رکھ کر آبِ زمزم شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو مرتبہ زمانۂ بعثت میں۔ شق القمر اور شق الصدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت[علہ] ہے۔ قمر نور ہے اور قلب اطہر منبع نور اور صدرِ اطہر مرکزِ نور۔ شق القمر کے بعد التیام ہوا بعینہٖ شق الصدر کے بعد بھی سیون کا نشان نظر آتا تھا۔

یاں بھی داغ سجدہ طیبہ ہے تمغا نور کا　　اے قمر! کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الظَّلَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ وَشَفِيْعِ الْاَنَامِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - زیارت کرنا :- "القصیدۃ البردہ شریف"

○ جدِ امجد سیدنا شیبۃ الحمد (عبد المطلب) بن ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کعبۃ اللہ شریف میں آپ کی ولادت پاک کی اطلاع پاکر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک

نوٹ: حضرت عبداللہ، حضرت عبدالمطلب سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے ہم شکل تھے۔ المدیم

علہ قمر کو قلبِ اطہر سے یک گونہ نسبت ہے۔ کہ فرمایا عرش الٰہی پر چاند کے سجدہ کی آواز میں سنتا تھا۔ ۱۔ چاند اور قلب اطہر دونوں اللہ سبحانہٗ کے اسم "نور" کے مظہر ہیں۔ ۲۔ چاند، سورج سے نور حاصل کرکے رات کی تاریکی کو روشن کرتا ہے اور قلب اطہر ذاتِ الٰہی سے نور کا استفادہ کرکے مومنین کے قلوب کو منور کرتا ہے۔ ۳۔ جس طرح چاند شق ہوا اسی طرح قلب اطہر کو شگاف ہوا۔ ۴۔ چاند چوتھے آسمان پر بلند ہے اور قلب از خود مقام بلند ہے۔ ۵۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کر دیتی ہے۔ کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں حضرت اس لئے آپ سراپا نور تھے اور وہ کھلونا نور کا

حسین وجمیل نوجوان نے مجھے روکا اور کہا ٹھہریئے۔ میں ایک فرشتہ ہوں۔ ربُّ العرش العظیم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرائی جائے گی۔ لہٰذا فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش اور جنت کی طرف لے گئے ہوئے ہیں۔

آنکھ رل سکتی نہیں در پہ ہے پہرہ نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّفِي السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِي الْجَنَّةِ مَحْمُوْدٌ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ آثارِ نبوت چہرۂ اقدس پر نمایاں :- "مدارج النبوۃ"

① جناب ورقہ بن نوفل نے چہرۂ انور سے پہچان کر سیدہ اُمّ المومنین خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ان پر وہ ناموس اکبر "جبرائیل" اترا ہے جو سابقین انبیاء پر وحی لے کر اترتا تھا اور یہ آخر الزمان نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عمر شریف میں اپنے شفیق چچا حضرت ابوطالب کے ہمراہ ملکِ شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ راہب نے دیکھا کہ آپ جس راہ سے گزرتے شجر جھک کر سلامی دیتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اور حجر کلمہ پڑھتے تو اس نے حضرت ابوطالب سے کہا۔ ان کو واپس لے جاؤ ان کے چہرۂ اقدس سے آثارِ نبوت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہود گزند نہ پہنچائیں کہ یہ آخر الزمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔[1]

— ابوجہل کی مٹھی میں کنکریوں کا کلمہ شہادت پڑھنا مشہور معجزہ ہے۔

---

[1] کتبِ سماویہ سابقہ میں نبی آخر زمان کے اوصاف واضح بیان ہوئے ہیں جس سے علماء یہود و نصاریٰ نے حضور کو پہچان لیا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور احبار یہود سے حضرت عبداللہ بن سلام، ورقہ بن نوفل، بحیرہ راہب اور نسطور المشرف با اسلام ہوئے بعثت کا انتظار کرتے اور معرفت تام رکھتے تھے۔ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ورقہ بن نوفل کو جنتی فرمایا اور خواب میں اسے اچھی حالت میں معائنہ فرمایا ۱۲ منہ غفرلہٗ الذنب

④ آپ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کا پہلا سفر تجارت بعمر ۲۵ سال شریف ہوا تو حبشہ کے نسطورا نامی راہب نے رنگ ڈھنگ، قد وقامت، چہرہ مہرہ، خد وخال، چال ڈھال اور آخر میں مہر نبوت سے پہچان لیا کر علامات سعادت ونجابت کو دیکھ کر ایمان لے آیا۔ رسالت ونبوت

مصحف عارض پہ ہے خط شفیعہ نور کا لو سیہ کارو! مبارک ہو قبالہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْهِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَالْاَشْجَارُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ ۔ بادلوں کا سایہ کرنا :۔ "مدارج النبوۃ"

○ آپ " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " ایام طفولیت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجر و حجر جھک جھک کر اور خوشی سے جھوم جھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا ٹکڑا " درختوں کے سایہ کی طرح " سایہ کرتا ہوا ساتھ ساتھ چلتا تھا اور ملائکہ نوری حفاظت کرتے تھے۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
تُظِلُّهُ الْغَمَامَةُ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :۔ دودھ پلانے والیاں :۔ "تخلیص خمول الاسلام لاصول الرسول الکرام"

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں تا سیدہ حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہن سب مومنہ اور جنتی ہیں۔ اللہ اللہ شان قدرت آپ کی دائیاں کھلائیاں خادم سب جنتی اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیدہ شفاء والدۂ ماجدہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یکے از عشرہ مبشرہ "اور سیدہ فاطمہ بنت عبد موجود تھیں۔ مس جسم اطہر کی برکت سے ظہور نبوت تک عمر پائی اور ایمان لائیں۔ بزمانہ رضاعت سب سے پہلے اپنی والدۂ ماجدہ کا سات روز دودھ پیا پھر ام فروہ کا اور پھر حضرت ثویبہ الکلبیہ نے دودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلۂ خدمت تھا کہ جنت ملی۔ اپنی والدہ سیدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکتہ ام ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

اُمِّ رضاعیہ کو اَمّت اُمّی بعنہ اُمّی کے مبارک لقب سے یاد فرماتے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ جب اپنے گھر سے کر چلیں تو راہ میں قبیلہ بنو سلیم کی عواتکہ میں بیبیوں نے حضور ﷺ کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دُودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ عاتکہ کا معنیٰ "طاہرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، سراپا عطر آلودہ" حضرت سیما بنت حلیمہ سعدیہ، جو حضور ﷺ کو کھیلاتیں اور سُلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعائیہ اشعار پاکیزہ کلمات عرض کرتیں وہ سب مؤمنہ تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہن وعنہم۔ "زاد المعاد"

☆ سند المحققین امام ابوبکر ابن العربی علیہ الرحمۃ نے سراج المریدین میں ذکر کیا۔

لَمْ تَرْضِعْهُ مُرْضِعَةٌ اِلَّا اَسْلَمَتْ	جن کا دُودھ پیا وُہ سب ایمان لائیں۔
نہ حلیمہ کھلا ہے یہ نہ مقامِ چون و چرا ہے یہ	تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تیری عظمتیں جو بڑھا گئے

○ سیدہ برکۃ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ کے طلبیٔ مدینہ منوّرہ پر راستہ میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لیے جنتِ عدن سے رب کریم نے آبِ سبیل کا ایک ڈول نوری رسّی سے اُتارا۔ پیا اور ایسی سیراب ہوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ والد حقیقی سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لیے حاضر بارگاہِ رسالت ہوتیں تو سرورِ مخلوقات علیہ الف الف تحیات وصلوات اپنی رداء مبارک اُتار کر بچھا دیتے اور اپنی رضاعی اُمّی کی عظمتِ شان کے لیے قیام فرماتے اور حضرت ثویبہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کے لیے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان سب پاک بیبیوں نے خدمت گزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عمر پائی اور ایمانی دولت سے بھی مالا مال ہو گئیں۔ اُن کے ذکرِ خیر کے مشرق تا مغرب، اِنس و قدس کی مجالس اور محافل میں تذکرے ہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گونج رہے ہیں۔

• اُمّتِ مسلمہ اُن کے وسیلہ جلیلہ عظیمہ سے اپنے والدین کی بخشش کی خیرات مانگتی ہے اور ربِّ غفور سے بشارتیں پاکر اُن پر درُود پاک کے پھول نچھاور کرتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ
وَعَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - درود و سلام کے نوری موتی نچھاور کرنا۔

○ حضرت عزت جلّت شانہٗ کے حکم پر سید تا جبرائیل علیہ السلام نے ملاءُ الاعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ ظہورِ قدسی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھوم اُٹھے۔ غلمان و حورانِ عین نے جنّتِ عدن سے نکل کر فضا کو عطر بیز کر دیا اور دہلیزِ آمینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گیت گائے۔ صلوٰۃ و سلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنّتُ الفردوس کے دروازے کھول دیئے کہ عدنانی نبی محمد عربی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود و سلام عرض کر کے زیارت کرتے ربُّ العُلیٰ نے رضوان جنّت کو حکم دیا کاشانۂ اقدس تک پردے اُٹھا دو تاکہ نوری ملائکہ جنّت النعیم سے میرے ساتھ مل کر محبوب پر صلوٰۃ و سلام کے نوری موتی برسائیں۔

☆ اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مل کر حضور قبلۂ جان، کعبۂ ایمان "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آمد کی خوشی میں ادباً کھڑے ہو کر تعظیماً جھک کر سلام عرض کریں اور ربِّ کریم کے باغِ رحمت سے پھول لے کر جہاں جہاں رسولِ معظم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاور کریں اور نقدِ جان و دل ہمّش پا پر قربان کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ ۵

اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْھَا	کہ بیادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا
غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحتِ مولد	کجا دانند حالِ ما سبکسارانِ ساحلہا
مگرداں رُو ازیں محفل روا کر بابِ سُنّت را	کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسمِ منزلہا
دریں جلوت بیا از راہِ خلوت تا خدا یابی	مَتٰی تَلْقَ مَنْ تَھْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَمْھِلْھَا
دلم قربانت اے دورِ چراغِ محفلِ مولد	ز تابِ جعدِ مشکینت چہ خوں افتاد در دلہا

رضائیؔ مست جامِ عشق ساغر باز میخواہد
اَلَا یَا اَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَاْسًا وَّ نَاوِلْھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَرَبِیِّ التِّھَامِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْقُرَشِیِّ الْھَاشِمِیِّ الْعَدْنَانِیِّ صَاحِبِ الْمُعْجِزَۃِ الْقَاھِرَۃِ وَاٰیَاتِہِ الْبَاھِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۵ یہ چالیس معجزات بمطابق مبارک عدد م محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو اسم جلالہ اللہ کے آ کا مظہر ہے۔ فافہم ایہا المؤمن ط

روضۃ الرابعۃ ۳ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُستفیضانِ دُرود و سلام

مُبسملاً وّ حامداً و محمداً جل وعلا   مُصلیاً و مُسلماً و محمداً سلم اللہ وصلی

☆ انبیاء علیہم السلام اور اصفیاء علیہم الرضوان میں ان چیدہ چیدہ نفوس قدسیہ کا ذکر کرتا ہوں جو حضور نور، نورٌ علیٰ نور، سید یوم النشور سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ درود شریف کے فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ مقبولانِ بارگاہ احدیت اور محبوبانِ بارگاہ رسالت درود و سلام سے رطب اللسان رہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور درجات پر فائز المرام ہو گئے۔ "وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۝

قیاس کن زگلستان من بہار مرا"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ وَتَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱) سیدنا ابو البشر آدم صفی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق مہر:۔

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت میں قیام پذیر ہو گئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اس سے اُنس پکڑتا۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صفی اللہ علیہ السلام سوئیں تو اُن کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں۔ جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں اُن کا قد و قامت درست ہو گیا۔ آپ بیدار ہوئے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پوچھا تو کون ہے؟ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا یہ "امۃُ اللہ" اللہ کی بندی ہے۔ اس کا نام حوا ہے۔ تیری اُنسیت کے لیئے میں نے اس کو پیدا کیا۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت حوا علیہما السلام کا نکاح کیا۔ ملائکہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ہاتھ لگائیں۔ تو حکم آیا۔

ے تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

اے آدم علیہ السلام! ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے مولائے کریم! وہ کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود پاک بھیجو۔ وہ درود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ جب حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام نے اللہ کے محبوب سید الانبیاء آ افضل التحیۃ والثناء پر بطورِ حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے رب الارباب جل شانہٗ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا نبی بیٹا عطا فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرَّتِ الْبَرَکَۃِ
بِذَاتِہٖ مُحَیَّاہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲) خوابِ اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط

☆ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی، حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی اذان سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے رہے ہیں۔ اور میں نے وضو کیا تو امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد از نماز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں کھجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے اُن کو تقسیم کیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی۔ اس کھجور کی عجیب حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور مٹھاس میں نے آج تک کسی شئی میں نہیں پائی تو اسی عالم میں بیدار ہوا تو اس وقت مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی اذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز با جماعت ادا کی اور پھر آپ محراب شریف سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن بھول گیا۔ اتنے میں ایک طباق کھجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو آپ نے وہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

لہ آدم علیہ السلام نے وصیت فرمائی بیٹا! شہنشاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مجلس میں ذکر کرنا اور ہمیشہ درود شریف پڑھتے رہنا۔



آپ نے ایک کھجور میرے منہ میں رکھ دی اور باقی صحابہ عظام میں بانٹ دیں۔ میں نے کہا مجھے ایک اور کھجور عطا کریں تو اس پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

○ برادرمن! اگر رات خواب میں نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کو دوسری کھجور دیتے تو میں بھی دیتا۔ میں نے تعجب کیا اور دل میں کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلع فرمایا ہے میرے خواب سے پھر آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے علی مرتضیٰ! مومن اپنے نورِ فراست سے دیکھتا ہے۔ میں نے کہا اے سیدنا امیر المومنین آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے ایسا ہی خواب دیکھا ہے اور اس کھجور کا وہی مزہ، لذت، حلاوت اور شیرینی پائی جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دست مبارک کی کھجور کی تھی اور فرمایا۔ اس رات مجھے شدت سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد آئی اور میں ذکرِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" درود شریف پڑھتا سو گیا[1]

شاہِ مرداں ، شیرِ یزداں ، قوّتِ پروردگار
لَا فَتیٰ اِلَّا علی ، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالفِقار "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اَخِیْہِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ صَلٰوۃً لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ط

☆ **چار یار پاک**:۔ خلفاء راشدین[2] اور جملہ صحابہ آپس میں رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ (سورۃ الفتح ۲۹) کی تفسیر تھے۔ خلافت کے مسئلہ پر صحابہ میں بحث ہوئی تو تاجدارِ ھَلْ اَتٰی سیدنا علی مرتضےٰ کرّم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ قَدِّمْ یَا اَبَا بَکْرٍ قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ ط آپ آگے بڑھیں اے ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نماز پڑھائیں جس کو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے آگے کیا اس کو کون پیچھے کر سکتا ہے؟

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کے لئے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

---

[1] یہ دوسرا مصرعہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا ہے اور پہلا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا۔

[2] اعاظم و اکابر صحابہ کرام المعروف چار یار کے اسم پاک حرف "ع" سے شروع ہوتے ہیں۔ ان میں الشیخین کریمین عین نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مستفیض اور صاحبین شریفین عین نورِ نبوت کے پروردہ اور فیض یافتہ ہیں یہ سب آپس میں عین ہیں جو ان کو غین سمجھے وہ از خود غین "غلط" ہے۔ ۱۲ منہ عفرلہ ولوالدیہ ط



سینہ سپر رہے اور سیدنا امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ ثلاثہ کے مُشیر تھے۔ آپ سے کسی نے پوچھا کہ اے سیدنا ابوالحسن! کیا وجہ ہے کہ ثلاثہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں فتوحاتِ مُلکی بہت ہوئیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رُک گیا تو فرمایا اُن کے مُشیر ہم تھے اور میرے مُشیر تم ہو سُبحان اللہ کیا جواب مُسکت اور پُرحکمت ہے؟ ؎

عین دُجملہٗ بیتھُو اند چہار سرور ابوبکر و عمر، عثمان، حیدر "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَی الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ وَصَاحِبَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۴) سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جشن شادی:۔

☆ خلیفۂ ثالث امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شہادت مشکل ہیم) کا لقب مبارک ذوالنورین ہے کہ حضور پُرنورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نُورِ نظر لختِ جگر سیدہ رُقیہ طیبہ و سیدہ اُمِ کلثوم علیہما سلام اللہ علیہما یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمالِ باکمال کی زیارت سے مُشرف ہُوا۔ دیکھا کہ نبی شبِ اسریٰ کے دُولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عُمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جا رہے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نُور کا حُلّہ پہنے ہوئے ہیں اور ایک نُور کی چھڑی آپ کے دستِ مُبارک میں ہے اور جُوتے کے تسمے بھی نُور کے تھے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم فِداکَ اَبی وَاُمّی میں آپ کا بہت مُشتاق ہُوں، کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! میں بہت جلدی میں ہُوں اس وجہ سے کہ امام المتصدقین عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ہزار اُونٹ مع غلّہ فُقراءِ مدینہ منورہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سُبحانہٗ نے اُن کا یہ صدقہ قبول فرما لیا اور اس کے عوض میں ربِ کریم نے جنّت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ

عہ اہلِ طریقت کے نزدیک الشیخین الکریمین انوارِ نبوتِ محمدی اور حضرت امیر انوارِ ولایتِ محمدی کے حامل ہیں اور حضرت عُثمان باعتبار برزخیت انوارِ نبوتِ محمدی، انوارِ ولایتِ محمدی سے مستفیض ہونے کی بناء پر ذوالنورین ہیں۔ "خلاصہ مکتوبات"

نُور کی سرکار سے پایا دو شالہ نُور کا ہو مُبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نُور کا "علی مقصود با الصلوٰۃ والسلام"



کی شادی رچائی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں۔" ازالۃ الخفاء

☆ "حدائقِ بخشش" میں اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل کی جو آپ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُوْلُ كَاَنَّهُمْ لِكَمَالِ الدَّهْشِ ذَهَبَتْ اَذْهَانُهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اِلَّا جَلْوَةُ الْعَبْدِ لَا تَجَلِّى الْمَعْبُوْدِ كَمَا تَسْجُدُ اَهْلُ الْجَنَّةِ حِيْنَ يَرَوْنَ نُوْرَ رِدَاءِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحَوَّلَهٗ مِنْ بَيْتٍ اِلٰى بَيْتٍ زَعْمًا مِنْهُمْ قَدْ تَجَلّٰى رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

وہ کہتے ہیں کہ کمالِ ہیبت سے اُن سب کے ذہن اِس آیتِ کریمہ کی طرف گئے "یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ اِلٰی آخرہٖ" باوجودیکہ وہ نہیں تھا مگر جلوہ عبد نہ کہ جلوہ معبود، جیسا کہ سجدہ کرنے لگے جنتی۔ جب دیکھا اُنھوں نے سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر کا نور جبکہ وہ جنت کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر پھرتے تو گمان کیا اُنھوں نے کہ یہ تجلی ربِ تبارک تعالیٰ کی ہے[1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَاشْرِقْ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۴) کشتۂ عشقِ رسول سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ وارضاہ عنہ

☆ سیدنا، ابوعبداللہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا شمار دربارِ رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سنتے ہی فرطِ محبت وادب سے آنکھیں نم آلود اور سر خم ہو جاتا ہے۔ آپ مکہ معظمہ میں اٹھائیس سال کی عمر شریف میں دامنِ اسلام سے منسلک ہوئے اور پھر سب کچھ نثار کر بیٹھے۔ آپ کشتۂ عشقِ رسول تھے۔ اُمیہ بن خلف ازلی ابدی مشرک کے غلام تھے آپ پر وہ زحمت نے ظلم وستم کے ایسے پہاڑ توڑتا، قلم میں سکت نہیں کر لکھ سکے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو خریدا اور پیش حضور صلی اللہ علیہ وسلم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صدیق اکبر! آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں بھی اس سودے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمت شان کے لیے

---

[1] پچاس ہزار سال کا قیامت کا دن جو تاریک ترین دن ہوگا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبسم سے آپ کے گوہر دندان سے ایک نور نکلے گا جس سے سارا میدان محشر منور اور روشن ہو جائے گا۔ درحقیقت یہ سب نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہورات ہیں۔

تھا پھر آپ آزادی کے بعد ہمہ تن حضور ﷺ کی خدمت کے لیے وقف ہو گئے۔ دکھ ہو یا سکھ، سفر ہو یا حضر، مجلسِ وعظ ہو یا میدانِ جنگ۔ عشقِ مصطفےٰ کا یہ عالم تھا

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری — کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆ ہجرت کے بعد حضرت سعد بن خیثمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان ہوئے اور آپ غزوۂ بدر تا تبوک، تمام معرکۂ اسلام میں ہم رکاب نبوی رہے۔ آپ مؤذنِ رسول مؤذنِ کعبہ مشرفہ کے لقب سے مشہور تھے شرہجری مقدسہ کو آپ نے کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان دی۔ عشق والوں کی ادائیں بھی انوکھی ہوتی ہیں۔ شمع رسالت کے پروانے کعبہ پر والہانہ نثار ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں جاتے اُدھر ہی وہ اپنا رُخ پھیر لیتے اور آذان پڑھتے سُبحان اللہ کعبۃ اللہ تو قدموں کے نیچے ہے اور کعبہ کے کعبہ کی طرف رُخ یہ مقامِ عشق ہے آپ مکتبِ عشق کے پروانے اور گلزارِ احمدی ﷺ کے پھول تھے جن کی خوشبو سے دو عالم معطر ہیں اور ان کے ذکر سے دل چین پاتے ہیں کتنا پیارا نام بلال پایا ہے۔ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق — ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

☆ بعہدِ معدلت، خلافتِ فاروقی میں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے قَدِمْ یَا سَیِّدَنَا بِلَالُ اے سیدنا بلال! ہمارے آگے آگے چلو۔ تم تو جنت الفردوس میں شبِ اسراء کے دولہا ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو۔" وہاں اظہارِ غلامی تھا یہاں شانِ مولائی۔

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را — اوست سید جملہ موجودات را

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں تلفظ "ش" کی بجائے "س" پڑھتے ہیں اور منافقین زبانِ طعن کھولتے ہیں لہٰذا کسی اور کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کونہ میں گریہ کناں بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا وجہ ہے آج مسجد بے آذان ہے فرمایا آذان تو ہو گئی۔ عرض

سے برا شہید تو خندہ زندہ شہید بلال۔ رضی اللہ تعالیٰ و رضوانہ عنہ ط

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم رب قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے اذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ پھر آپ نے اذان پڑھی۔

○ فتح مکہ معظمہ کے موقعہ پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ایک عجیب شان تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر نظر جمائے زیارت سے عشق کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ "معروف تلاوت ہے کعبہ میں بلال ان کا" منظر پیش نظر ہے یا یوں کہہ لیجئے۔

چودھویں کی شب میں مصروف تلاوت ہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتنا روشن دائرہ عارض پہ ہے رخ کے قریب

○ روز قیامت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جنتی اونٹنی پر سوار اذان دیں گے تو تمام انبیاء بھی سر جھکا دیں گے اور تحمید و تعریف کے کلمات عرض کریں گے۔ "خصائص الکبریٰ"

☆ آپ بعد از وصال محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دمشق چلے گئے۔ ایک شب خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو فرمایا بلال رضی اللہ عنہ! ہمیں چھوڑ گئے اور پھر واپس المدینۃ المنورہ حاضر حضور ہوگئے۔ آپ کا مزار دمشق میں ہے۔ عاشق رسول کی بارگاہ میں بطور نذرانۂ عقیدت اور سلام محبت پیش کرتا ہوں اور قبولیت کی امید رکھتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاضَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ جَمِیْعُ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۵) خیر التابعین خواجہ سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ آپ قرشی، مخزومی، مدنی تھے۔ سید التابعین لطف اللہ بھم یوم الدین، رئیس الفقہاء، فقیہ الفقہاء تھے۔ جلیل القدر فقیہ صحابی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (از فقہاء سبعہ) سے علم فقہ کا وافر حصہ پایا۔ باعظمت اولیاء اور آشنائے رموز تصوف و حقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی جوار رسول، ہمسائگی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں گزار دی

ملے سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اذان سے قبل مسجد نبوی شریف کی چھت پر چڑھ کر پہلے صلوٰۃ پڑھتے پھر اذان کے کلمات طیبات پکارتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے اور صحابہ کرام فرحت پاتے۔ زمانہ خیر القرون کی یہ سنت خلافت عثمانیہ تک جاری رہی اور ہند کے شہروں میں قبل اذان درود شریف پڑھا جاتا رہا۔ اس سنت کا زندہ کرنا اہل سنت کا حق ہے۔ ۱۲ منہ



آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی کہ قائم اللیل، صائم الدھر تھے۔ آپ ساری ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے اور اسی وظیفہ عالیہ سے ہی شغف رکھا۔

★ یزید پلید علیہ اللعنۃ اللئیم المزید کے بعہد زمان، شقاوت نشان واقعہ حرہ ہوا جس کا تفصیلی ذکر طبائع سلیمہ کے لئے باعث کراہت ہوگا" ان دنوں دارالسلام" المدینۃ المنورہ میں آندھی، کالے بادلوں کی گھٹاؤں سے تاریکی چھا گئی کہ اوقات نماز کا پتہ تک نہیں چلتا تھا۔ فرماتے ہیں اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر ہر طرف خوف و ہراس اتنا تھا کہ میں روضۂ اقدس میں پناہ گزیں ہوگیا۔ آٹھ شبانہ روز میں روضۂ اطہر سے اذان کی آواز سنتا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صحابہ عظام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ اللہ اللہ شان غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "یہ تھا الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون کا مشاہدہ برحق۔

قولِ حکمت: ۱۔ فرمایا ذکر اللہ حلال لیس فیہ حرام ذکر غیر اللہ حرام لیس فیہ حلال " اللہ کا ذکر حلال ہے اس میں کوئی حرام نہیں اور غیر اللہ کا ذکر حرام ہے اس میں کوئی حلال نہیں۔

۲۔ ذکر اللہ میں نجات ہے اور ذکر رسول اللہ درود شریف میں خیر ہی خیر برکت ہی برکت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُہٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ اَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّہٖ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۶) امامِ اعظم سیدنا نعمان بن ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

☆ امام الائمہ، کاشف الغمہ، سراج الامہ سیدنا ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ (ولادت ۸۰ھ) خیر القرون میں افضل التابعین ہیں آپ نے سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اور استفادہ کیا حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن انس، حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حارث، معقل بن یسار، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ

○ فصول ستہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ کہ امام اعظم کی ہستی آیۃ من آیات اللہ ہے۔[علہ]

علہ اللہ جل مجدہ العظیم نے امام اعظم کو امت مسلمہ میں وہ مقام عطا فرمایا جو دل کو جسم کے تمام اعضاء پر ہے۔ یہ تشبیہ قلب بلحاظ حدیث پاک و استفت قلبک ہے اپنے دل سے فتویٰ پوچھ کر فتوائے قلب شریعت کی روح ہے۔ یعنی اشارہ فرمایا اے ایمان والو! شریعت مطہرہ کے ہر مسئلہ میں فقہ حنفی کی طرف رجوع کرو۔ بروایت بانی اسلام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں ایک ولی اللہ کے استفسار پر فرمایا کہ مجھے علم ابو حنیفہ میں تلاش کرو۔ ۱۲ منہ

آیتِ اللہ ہے اور ہمارے حضور ﷺ کے معجزات میں سے بمنزلہ ایک معجزہ ہے۔

حنفی مذہب، کمالاتِ نبوت سے مناسبت رکھتا ہے۔ قرآن پاک کے بعد آپ کا فقہی اجتہاد اور مسلک اس شان کا ہے کہ سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام قربِ قیامت آسمانی نزول کے بعد سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چالیس سال تمام رُوئے زمین پر فقہ حنفی کے مطابق احکام کا نفاذ کریں گے اور خلافت راشدہ علیٰ منہاج النبوۃ کا دور دورہ ہوگا۔ نظامِ مصطفےٰ ﷺ کا پرچم لہرائے گا۔[1]

☆ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولی اور اُمتی کی شان سے جلوہ گر ہوں گے نہ کہ نبی کی حیثیت سے اور آپ کا اجتہاد امام اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ نہ یہ کہ آپ مسلک حنفی کی تقلید کریں گے۔ ایک اولوالعزم رسول کی شان سے بلند تر ہے کہ وہ کسی اُمتی کی تقلید کرے

○ کثیر التعداد علماء کرام اور مشائخ عظام ونفعنا بعلومہم وفیوضہم اور کروڑہا اُمتی حنفی المذہب اور تقلید فقہ حنفی پر عامل ہیں۔ مجملہ سلاسل ہائے حنفی مالکی شافعی حنبلی قدست اسرارہم "ائمہ اربعہ دین قیم کے عناصر اربعہ اور ستون ہیں اور وہ سب آپ ہی کے فیضان علمی سے فیض یافتہ یا در ہے۔ دین قیم ایک ہی ہے اور یہ مذہب اور مسلک اسی پر چلنے کی راہیں ہیں۔

☆ مغل شہزادہ دارشکوہ نے اپنی تصنیف "سفینۃ الاولیاء" میں فرمایا۔

○ نقل ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

---

[1] دنیا میں جن کو تمام روئے زمین کی حکومت ملی ان میں دو مومن حضرت سلیمان علیہ السلام اور سکندر ذوالقرنین اور دو کافر نمرود اور بخت نصر ہو گزرے ہے اور پانچویں تمام روئے زمین کے شہنشاہ امام محمد مہدی اور مسیح موعود علیہما السلام ہونگے آپ امام نسبت نقشبندیہ کے حامل ہوں گے اور اس سلسلہ کی تعمیم و تکمیل کریں گے۔ اور ولایت، قطبیت کبریٰ کا تصرف عظیم ہوگا اور آپ کی پیدائش ارہاصات "کرامات"، حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ظاہر ہوں گے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ اور والد ماجد کا نام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوگا۔ آپ ہم شکل رسول ہیں۔ صحابہ کہف زندہ ہو کر آپ کی معاونت کریں گے۔ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام آپ کے مشیر ہوں گے اور وزیر اعظم اولیاء نقشبند سے ہوگا۔ لسان الحقائق سید المکاشفین الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر نے "الدر المکنون والجواہر المصون" میں یہ حدیث بیان کی۔ جب زمانہ کا دور بسم اللہ کے حروف ۱۹ پر ہوگا تو امام المہدی رضی اللہ عنہ کا رمضان المبارک بیت اللہ "حطیم شریف" میں ظہور ہوگا۔ تو فرمایا میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔ واللہ اعلم ورسولہٗ بالصواب۔

دہن میں اپنا لعاب دہن اس وصیت کے ساتھ منتقل کر دیا تھا کہ اسے امام ابو حنیفہ تک پہنچا دیں یہ لعاب دہن حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بصورت آب محفوظ رہا جسے اُنہوں نے امام اعظم تک جب کہ وہ عالم طفولیت میں تھے منتقل کر دیا۔ ۱

☆ ایک روایت الحدیث علیٰ مصدر ہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ۲ "مشکوٰۃ المصابیح" — جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علم دین فقہ است وتفسیر وحدیث — ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

○ اصل علوم قرآن وحدیث اور فقہ ہیں۔ فقہ، کتاب و سنت سے کوئی علیحدہ علم نہیں بلکہ تفقّہ فی الدین کا نام فقہ ہے امام اعظم فقیہ اکمل علیہ نے قرآن پاک اور حدیث پاک کو اپنی تفکر و تدبر

---

۱ عالم ارواح میں جس زرح کے نصیب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن آیا وہ حافظ قرآن بنا اور عالم اجساد میں جس کو لعاب دہن عطا فرمایا۔ وہ فقیہ اعظم بن گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "خادم خاص" کو لعاب دہن دینے میں یہ حکمت تھی کہ عالم علوم الاولین والآخرین، مخبر صادق عن الغیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باعلام ربّ تعالیٰ علم تھا کہ یہ اُس وقت تک زندہ رہیں گے۔

۲ یہ خبر واحد میں ہے۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ مشکوٰۃ المصابیح وارثان علوم نبوت وہ علماء ہیں۔ جو علوم ظواہر "شریعت" اور علوم بواطن "طریقت" یعنی ہر دو علوم احکام واسرار کے بدرجہ اتم حامل ہوں جن کا ظاہر شریعت سے آراستہ اور باطن طریقت سے پیراستہ ہو جیسے سیدنا غوث اعظم، سیدنا مجدد اعظم و سیدنا امام اعظم ہیں جن کو اُن کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمان سید المحدثین فی الصحابہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علم کے دو پیالے پیئے۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ ایک علم شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرا وہ علم ہے جو اگر ظاہر کروں تو تم میری شاہ رگ کاٹ دو یہ وہ علم اسرار ہے جس کا اظہار سیدنا غوث اعظم شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مقبول، مشہور اور معروف قصیدہ خوثیہ میں بایں الفاظ فرمایا ہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ — لَخُمِّدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ — لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

☆ وہ "سر" جو میرے سینہ میں ہے نار اور میت پر ڈال دوں تو جہنم بجھ جائے اور میت مولیٰ تعالیٰ بحکم اعظم

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

عقلِ بُرہانی اور فہمِ نُورانی سے عطر نکال کر، اجتہاد کرکے، آسان اور سلیس لفظوں میں مسائل کی شکل دی۔ اور اُمتِ مُسلمہ کی راہنمائی فرمائی اور یہی علمِ استنباطی، "فقہ حنفی" کہلایا۔

درود شریف کا سِلسلہ فقہ حنفی :- نمازی قعدۂ اولیٰ میں عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھے آگے درود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔ خواب میں آپ کو صاحبُ الشریعۃِ المطہرہ علیہ وعلیٰ آلہِ الصّلوٰۃُ والسَّلام کی زیارت ہوئی تو فرمایا اے نعمان بن ثابت! جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اُس پر تمہارا فتویٰ[1] ہے وہ سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ درود شریف تو میرا ایمان اور غذا رُوحانی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ نمازی غیر ارادی طور پر اور بے توجگی سے درود شریف پڑھے اور یہ سجدہ سہو نمازی

[1] درود شریف پڑھنا قعدہ اُخریٰ میں عند الاحناف سُنت، عند الشوافع فرض ہے۔ "مفتاح الصلوٰۃ"

بقیہ حاشیہ

کی قدرت سے زندہ ہو جائے۔ یاد رہے۔ ہر عالم، عارف نہیں ہوتا لیکن ہر عارف، عالم ہوتا ہے۔ اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ (سورۃ الکہف ۶۵) علمِ لدنی یعنی علومِ غیبیہ بذریعہ الہام عطا فرماتا ہے اور وراثت نبوی سے وافر حصہ پانے والے ہوتے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن کے قلموں کی سیاہی شہیدوں کے خون سے افضل ہے اور نَوْمُ الْعُلَمَآءِ عِبَادَةٌ جن کا سونا عبادت ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ عَلٰی وَجْهِ الْكَمَالِ۔ منہ

علم انوار است در جانِ رجال ۔۔۔ نے ز راہِ دفتر و نے قیل و قال

علم بے کینہ، خزینہ آمدہ ۔۔۔ علم در سینہ بسینہ آمدہ

☆ علم اسرار کے ادراک سے عوام الناس کی عقلیں عاجز ہیں اُنکے سامنے اس علم کا اظہار مادر زاد اندھے کو کسی رنگ سے شناسا کرانے کے مترادف ہے نیز عالم، ولی کا مرید ہوتا ہے اور ولی عالم کا شاگرد اور یہ ایک حقیقت ہے جو عالم ولی کا مرید نہیں وہ نسبتِ نبوی اور وراثتِ علمی سے محروم ہے علماء وقت سے شاید و باید یا کوئی شاذ و نادر عالم علومِ نبوت ہو ورنہ اکثر دریوزہ گر میر و وزیر ہیں انہی کے متعلق فرمایا گیا بِئْسَ الْعُلَمَآءُ عَلٰی بَابِ الْاَغْنِيَآءِ (بئس الفقیر علی باب الامیر) یہ علماء سُو ہیں۔ جنہوں نے دین کی بجائے دُنیا کمائی اور رُوح کی بجائے نفس کو پالا یہ علماء دین نہیں لصوصِ دین ہیں اور یہ علم و زہد کے پردہ میں سالوسِ دین ہیں۔ جنہوں نے فکرِ معاد پر فکرِ معاش کو ترجیح دی۔

[2] شریعتِ مطہرہ میں امام ابو حنیفہ، امام محمد، امام ابو یوسف کا قولِ اجتہاد معتبر ہے نہ کہ ابوبکر شبلی، ابوالحسن نوری، بایزید بسطامی کا مکاشفہ اور الہام۔ جنہوں نے ادلۂ اربعہ کتابُ اللّٰہ، سُنتِ رسُولُ اللّٰہ، اجماعِ اُمت اور قیاس سے اجتہاد کرکے مسائل فقہیہ کا استخراج و استنباط کیا۔ علیہم الرحمۃ والرضوان۔ منہ

پر سرورِ دو جہاں، سرورِ جان و ایمان" ﷺ ۔ مسرور ہو گئے ۔

☆ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَتَمُّهَا وَاَکْمَلُهَا ط لہ

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اِنَّ ذِکْرَهٗ ۔ هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِیَآئِكَ

وَاِمَامِ اَوْلِیَآئِكَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۷) سیدنا امام شافعی ابو عبداللہ محمد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ ائمہ اربعہ مجتہدین سے فقہ شافعی کے بانی اور امام ہیں اور حضور ﷺ کے ہمہ وقت حضوری تھے۔ شوافع مسلک کی مناسبت کمالاتِ ولایت سے ہے۔ بناء بریں آپ کے مسلک میں علماء شوافع تغمدہم ردائے فضلک کی تصانیف حضور ﷺ کے فضائل و کمالات، محامد و محاسن اور معجزات پر سند کا درجہ رکھتی ہیں اور بارگاہِ رسالت میں مصنف سمیت اپنی تالیفات مقبول ہیں۔ مقامِ محبت و ادب میں تو لاجواب ہیں اور آپ کے مقلدین میں بکثرت اولیاء ابدال[۲] ہوتے ہیں۔

☆ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ نے کشف المحجوب شریف میں ایک بزرگ کا بیان تحریر کیا کہ ایک رات رسولِ کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی حدیثِ پاک مجھے پہنچی ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے اوتاد، ابدال، اقطاب اور

---

[۱] امامِ اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہما کا ذکر بار بار کرو وہ کستوری کی مانند ہے۔ جتنا بکھیریں گے اتنا ہی زیادہ خوشبو دے گا

[۲] ابدال وہ ولی کامل ہوتا ہے جس کا ایک آن واحد میں متعدد مختلف مقامات پر حاضر ہونا ممکن ہو اور یہ وصف اُن کو بمتابعتِ نبوی ملتی ہے کہ حضور سرورِ کونین ﷺ بنفسِ نفیس لاکھوں بلکہ کروڑوں امتیوں کی قبروں میں ایک ہی آن واحد میں حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ حضرت قضیب البان علیہ الرحمۃ والغفران موصل کے ولی ابدال تھے۔ رہائش موصل میں لیکن اُن کی جبین نیاز ہمیشہ آستانہ بیت اللہ پر سجدہ ریز رہتی اور وہ خود بارگاہِ رحمۃ للعالمین میں حاضر ہوتے جو ایک ہی وقت میں متعدد جگہوں پر بصورتِ مثالی حاضر ہوتے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے۔ الیواقیت و الجواہر ط

کی ہے۔ میں نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اُن میں سے کسی کی زیارت کراؤ تو فرمایا اگر تم نے دیکھنا ہے تو میرے، محمد بن ادریس "سیدنا امام شافعی" کو دیکھ لو۔

☆ ابن حبان اصبہانی علیہ رحمۃ رحمانی فرماتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم امام شافعی آپ کے مکرم چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد پاک سے ہیں۔ اُن کے ساتھ کیا اکرام ہُوا فرمایا میں نے ربّ کریم سے دُعا کی کہ دُنیا میں اَجلّہ اَولیاء اَبدال آپ کے متقلدین سے ہوں اور روزِ قیامت آپ حساب کے لیئے نہ روکے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا ربّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا مجھے اس دُرود پاک کی برکت سے بخش دیا اور بہشت میں دولہا کی طرح لے جایا گیا اور مجھ پر ملائکہ نے موتی اور یاقوت نچھاور کیئے جس طرح دولہا پر کیئے جاتے ہیں۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۸) سید المحدثین امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ الباری ط

☆ ۲۳ شوال المعظم ۱۹۴ھ ہجری المقدسہ بخارا میں پیدا ہُوئے۔ آپ کی کتاب حدیث مستطاب "صحیح البخاری" جو آپ نے سولہ سال کے عرصہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تالیف[۱] کی، آپ عالم طفولیت میں نابینا ہو گئے۔ والدہ ماجدہ نے ربّ کریم کی بارگاہ

---

[۱] تالیف صحیح البخاری شریف۔ آپ مکہ معظمہ میں حدیث پاک لکھنے سے پہلے آب زمزم سے غسل کر کے مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھتے اور ایک ایک حدیث پاک پر غور و خوض کر کے مسودہ تیار کرتے۔ بعدازاں وہ مسودہ لے کر مدینہ طیبہ حبیب کبریا علیہ افضل التحیۃ و اطیب الثناء کے حضور روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور "مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ" ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر درود شریف پڑھتے اور مراقبہ میں، دوبارہ تصحیح کر کے مسودہ ترتیب دیتے یوں مدینۃ العلم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں بیٹھ کر چاند مدینہ کی چاندنی میں بسیار محنت سے تکمیل بخاری شریف فرمائی۔ بلدۃ آمنیہ مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم پر نوافل اور مدینہ منورہ
بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

میں رو رو کر دعائیں کیں تو خواب میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا میرا بیٹا کہاں ہے۔ عرض کیا۔ وہ سویا ہوا ہے تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور چہرہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو ربِ کریم نے بینائی عطا فرما دی اور آنکھوں میں دستِ اقدس کی برکت سے نور آگیا اور بباطن قلب بھی نورِ بصیرت سے منور ہوگیا جب والدہ ماجدہ خواب سے بیدار ہوئیں تو آپ کو بالکل صحیح و تندرست پایا۔ سبحان اللہ "کیا شان ہے امام بخاری کی کہ مہد میں خلیل اللہ نوازیں اور لحد میں حبیب اللہ نوازیں"۔

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

☆ ابوبکر خطیب علیہ الرحمۃ اپنی کتاب تاریخِ بغداد میں نقل کرتے ہیں کہ عبدالواحد طرابلسی علیہ الرحمۃ نے کہا میں خواب میں رسولِ کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اس وقت آپ چند صحابہ کبار کے ساتھ بابُ السلام سے باہر کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ میں نے سلام کے بعد عرض کیا اور پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا "اِنِّیْ اَنْتَظِرُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ بُخَارِیْ"۔ فرماتے ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو پتہ چلا۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے عین اس وقت دارُالفناء سے دارُالبقاء کی طرف رختِ سفر باندھا۔ جس وقت اپنے غلاموں کو فراموش نہ کرنے والا آقا "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اُن کا منتظر تھا۔ آپ کے مزار فائض الانوار سے مُشک کی خوشبو آتی ہے اور لوگ تبرکاً وہ مٹی لے جاتے ہیں۔

یہ عظمت حدیث پاک کی خدمات کے صلہ میں پائی ؎ بفیضِ سُنّتِ خیرُ الانام "

بقیہ حاشیہ

ریاضُ الجنۃ، مقامِ حبیب میں مراقبہ۔ اس کتاب مستطاب نے اَصَحُّ الکتب بعد کتاب اللّٰہ صحیح البخاری" کا مرتبہ پایا۔ بے شک یہ کتاب مستطاب بخاری اس لقب کے لائق اور امام بخاری اس شان اور مرتبہ کے مستحق تھے جو پایا۔

اُولٰئِکَ اٰبَآئِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِھِمْ اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ "ملا قسطلانی"

☆ مشہور محدث ابوزید مروزی علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ مجھے مسجد الحرام مقام ابراہیم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے آنکھ لگ گئی تو نبی دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوزید! کب تک تو من و عن میرے کو گفتہ یا سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب شما کیست۔ فرمود کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ اللّٰہُ اَکْبَرُ! امام بخاری اپنے بخت پر فخر جتنا ناز کریں اتنا کم اور اُمتِ مصطفیٰ اس نعمت عظمیٰ پر جتنا شکر ادا کرے کم ہے اتنا تھوڑا۔ " اللّٰہُ اَکْبَرُ

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ... وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ"

ہر جا کہ تو بگذری و برداری پے گل روید و لالہ روید اندر تہ وے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ قَطْرَۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑨ سیدہ رابعہ عدویہ بصریہ رحمھا اللہ رحمۃً واسعۃً فی دار الجنان ط

☆ مائی صاحبہ، ولیہ کاملہ، بزمانہ خیر القرون میں فقر و سلوک کے اس مقام پر فائز المرام تھیں جس کا احاطۂ تحریر اور اندازۂ تقریر میں لانا بصد مشکل ہے۔ "مقامِ حال کو قال بیچارہ کیا بیان کرے" سیدہ رابعہ اپنے والد ماجد کی چوتھی اولاد ہونے کی وجہ سے اس نام سے موسوم ہوئیں آپ کے والد ماجد نہایت عسرت کی زندگی گزارتے، فاقہ کا یہ عالم تھا جس رات آپ پیدا ہوئیں گھر میں چراغ کے لیے تیل تک نہ تھا۔ آپ کے والد ماجد مسجد میں مصروفِ عبادت تھے اچانک نیند نے غلبہ کیا اور پھر قسمت کا ستارہ طلوع ہوا۔ حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ یہ لڑکی مبارک ہو۔ قیامت کے روز اس کی شفاعت سے ستر ہزار میرے امتی جنت میں داخل ہوں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ط

☆ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں بیت المقدس سے مصر کی جانب آرہا تھا۔ راہ میں ایک شخص کو آتے دیکھا تو خیال کیا اس سے کچھ پوچھنا چاہیئے جب وہ قریب آیا تو دیکھا کہ ایک ضعیفُ العمر مائی ہاتھ میں لاٹھی لئے تشریف لارہی ہیں اور پشمین کا جبہ پہنے ہوئے ہیں میں نے پوچھا مِنْ اَیْنَ کہاں سے آرہی ہو؟ قَالَتْ فرمایا مِنَ اللّٰہِ اللہ سبحانہٗ کی طرف سے۔ میں نے کہا اِلٰی اَیْنَ کہاں کا قصد ہے قَالَتْ اِلَی اللّٰہِ ط[1] فرمایا اللہ سبحانہٗ کی طرف۔ کتنا باکمال کلام جو شریعت کا مغز اور تصوف کے موتیوں کا ہار ہے۔

---

[1] انسانی زندگی کا سفر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے شروع ہوتا ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی ○ (سورۃ النجم ۴۲) اس سفر کی انتہا بھی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی ہے۔ سچ ہے کلامُ الملوک ملوکُ الکلام۔ شہنشاہوں کا کلام، کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ کتنی سادگی سے انسانی زندگی کا مقصد بیان فرمادیا۔ حضور مرشدی فرمایا کرتے اے بندے! تو کہاں سے آیا ہے کہاں جانا ہے اور کیا کرنا تھا کیا کر رہا ہے؟ اللہ اللہ شان اولیاء۔ ۔۔۔ کان اللہ لہ ط

○ ایک مرتبہ جامعۂ صوفیہ میں طلبوں اور لوگوں کی اژدھے حج کے لیے جا رہی تھیں کعبۃ اللہ

استقبال کے لیے آیا تو مائی صاحبہ نے نگاہ اٹھائی تو فرمایا۔ میرا مقصود ربُّ البیتِ العتیق ہے نہ کہ بیتُ العتیق۔ اتنے دشوار گذار لمبے سفر مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ سے گھر کو نہیں گھر والے کو دیکھنے آئی ہوں۔ کرامت دکھانے نہیں۔ کریم کو دیکھنے آئی ہوں۔

☆ امام اجل مفتی ثقلین ابوالبرکات عبداللہ نسفی ؒ در مختار ج۱ میں فرماتے ہیں۔

خَرْقُ الْعَادَۃِ عَلیٰ سَبِیْلِ الْکَرَامَۃِ لِاَجْلِ الْوِلَایَۃِ جَائِزٌ عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ط	یہ خرق عادت "کرامت" ولی کے لیے جائز ہے نزد اہل سنت وجماعت" ، کرامت ولی کی ولایت کی دلیل اور علامت ہے الخ

○ آپ اولیاء مقربین سے تھیں جن کی عبادت کا منشا محبت لذاتہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ نہ خوف دوزخ نہ طمع جنت اُن کا خوفِ دوزخ بدیں وجہ کہ اس کے غضب اور ناراضگی کا محل ہے اور جنت سے طمع بدیں وجہ کہ وہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا کا محل ہے۔ جس سے وہ جنت میں ہمیشہ دیدارِ الٰہی اور مشاہدۂ حق میں رہیں گے۔

عاشق دائم لقاءِ دوست میدار دوست	در غم و راحت رضائے دوست میدارد دوست
وعدۂ دیدار چوں در جنت آمد لاجرم	عاشقاں جنت برائے دوست میدارد دوست

وصال مبارک :۔ آپ کے سرہانے اکابر اولیاء کا جھرمٹ تھا جو دعا کے لئے حاضر خدمت ہوئے تھے۔ اُن سے فرمایا اب چلے جاؤ۔ نبی کریم ﷺ مع صحابہ کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اور پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ تو اتنے میں ہاتف غیب[2] سے آواز آئی یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً"

---

[1] مومن کی حرمت کعبۃ اللہ کی حرمت سے زیادہ ہے اور کعبہ معظم، مقبولان بارگاہ عزت جلّت شانہٗ اور گدایان سرکار رسالت علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات والتحیات کا استقبال اور طواف کرتا اور فیض لیتا ہے اور عوام الناس کو دیتا ہے۔ علامہ زین الدین بن نجیم علیہ الرحمۃ نے بحرالرائق میں اس کی تصریح نفیس کی ہے۔

[2] پ۳۰ سورۃ الفجر آیت کریمہ ۲۷ تا ۳۰ اے نفس مطمئنہ! واپس چلو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس شامل ہو جاؤ میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔

دیر بعد جب مشائخ کرام اندر گئے تو آپ واصل بحق ہو چکی تھیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۰) قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، سند الواصلین مظہر العلوم الخفی والجلی السید علی مخدوم ہجویری المعروف داتا گنج بخش قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہٗ وَلَا زَالَتْ شُمُوْسُ فَیْضِہٖ طَالِعَۃً

تاریخ وصال ۴۶۵ ہجری

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ۔ ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را راہنما

☆ ملکِ افغانستان کے مشہور شہر غزنی سے بعہدِ غزنوی لاہور شہر کو عروس البلاد الاولیاء، کے شرف سے مشرف فرمایا ۔ طریقت میں آپ کا سلسلہ عالیہ جنیدیہ ہے ۔ ایک روز مرشد کامل شیخ ابو الفضل ختلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے حکم فرمایا تم لاہور جا کر تبلیغ دینِ اسلام کرو ۔ عرض کیا وہاں تو میرے پیر بھائی سید میراں حسین زنجانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ موجود ہیں تو آپ خاموش ہو گئے ۔ پھر ثانیاً حکم فرمایا تو جب مرشدِ اکمل کے حکم پر حدود بلاد الاولیاء لاہور میں وارد ہوئے تو ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ بہت بڑا اژدحام ہے ۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ سید میراں حسین زنجانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کا ہے تو اس وقت آپ پر اپنے پیر و مرشد کے فرمان کی حکمت کا راز کھلا ۔ آپ مذہباً حنفی مشرباً جنیدی اور نسباً نجیب الطرفین سید حسنی حسینی ہیں ۔ آپ کو سیدنا امامِ اعظم نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے خاص عقیدت تھی ۔

خوابِ مبارک اور عظمتِ سیدنا امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ـــ " کشف المحجوب "

☆ میں ملکِ شام میں ایک دفعہ سیدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مؤذنِ کعبہ، عاشقِ رسول کے مزارِ اقدس کے سرہانے سو گیا ۔ خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، باب بنی شیبہ سے کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں ۔ اور ایک مسن آدمی کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں ۔ میں ادب سے ڈرتا ہوا حضور والا میں پہنچا ۔ پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ عمر رسیدہ کون ہے ؟ اتنے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر میرا خیالِ قلب منکشف ہوا اور ارشاد فرمایا " یہ تیرا اور تیری قوم کا امام ہے ابو حنیفہ "

ـــ ولادت ۸۰ ہجری، شہادت ۱۵۰ ہجری، مزار مبارک بغداد معلیٰ عراق " رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ "

☆ اِس پر تبصرہ فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ اِس خواب سے مجھے اپنے اور اپنی قوم کے حق میں رُوح پرور اُمیدیں بندھ گئیں اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امام ابو حنیفہ اُن لوگوں سے ہیں۔ جو اپنی صفاتِ ذاتی سے فانی ہو چکے ہیں اور احکامِ شرع کے لئے باقی ہیں۔ اِس لئے کہ وُہ رسُولُ اللّٰہ " ﷺ " کی شرع اور سیرت کے حامل تھے اگر میں انہیں بذاتِ خود چلتے یا اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھتا تو معلوم ہوتا کہ باقی الصفات ہیں اور باقی الصفات کے لئے خطا و ثواب کا اِمکان ہے لیکن چُونکہ اُنھیں حضُور " ﷺ " کی گود میں دیکھا لہٰذا معلوم ہُوا کہ اُن کا وجُود ذاتی فنا ہو چکا ہے اور اُن کا وجُود جو قائم ہے۔ وُہ رسُولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجُود سے قائم ہے۔ چونکہ حضُور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے کسی طرح کی خطا کا امکان ہی نہیں۔ لہٰذا جس کا وجُود آپ کی ذات میں فنا ہو چکا ہے۔ وُہ بھی امکانِ خطا سے پاک ہے[1] "انتہیٰ کلامہ الشریف قدس سرہ اللطیف"

○ آپ درود شریف صلوٰۃ تنجینا مصائب و آلام سے بچنے کے لئے ارشاد فرماتے تھے

السّلام اے دردمنداں را امام ۔۔۔ گنج بخش کارِ تست اے نائبِ خیر الانام

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(11) غوثِ اعظم سرکار محی الدین السید ابو محمد عبد القادر جیلانی حسنی حسینی قدس سرہ النورانی

☆ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے سربراہ اور بانی، نجیب الطرفین سید، شہنشاہِ بغداد، قطب الاقطاب تھے۔ غوثُ الاولیاءِ الکرام کے فیض سے تمام سلسلہ ہائے طریقت قدس اللّٰہ تعالیٰ اسرارھم مستفیض ہیں۔ یہ مقام صرف آپ ہی کے لئے مختص ہے ؎

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء ۔۔۔ چوں محمد درمیانِ انبیاء "صلی اللّٰہ علیہ وسلم"

☆ ابو الحسن السید نور الدین علی شطنوفی قدس سرہ العلی نے بہجۃ الاسرار شریف میں ارقام فرمایا۔

---

[1] الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ! آج تک آپ کا ایک فقہی قول بھی خلافِ قرآن و سُنّت کوئی ثابت نہ کر سکا۔ جو فرمایا حق فرمایا اور حق ہی وُہ ہے جو آپ کا فرمودہ ہے۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

اذا لم ینل انسان شانہ و وقارہ ۔۔۔ فالقوم اعداءٌ لہ و خصوم

بحالت بیداری زیارت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عجمی اور اہلِ بغداد فصیح عربی۔ میں عربی میں وعظ کیسے کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا منہ کھول۔ میں نے منہ کھولا تو سرکارِ مدینۃ العلم ﷺ نے سات بار اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈالا [1]

جب میں نمازِ ظہر کے بعد وعظ کرنے منبر شریف پر بیٹھا تو مخلوق بے شمار تھی کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار مولائے کائنات، بابِ مدینۃ العلم علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے مجلس میں جلوہ گر ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ وعظ کہو۔ میں نے وہی عُذر پیش کیا۔ حضرت علی نے اپنا لعابِ دہن چھ بار میرے منہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا فرمایا "تادّبًا مع النبیّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" "نبی ﷺ کے ادب کی وجہ سے" "طبقات الاولیاء بحوالہ ابن الحق"

سُبحان اللہ! نبی کریم قاسم الایمان اور علی کریم قاسم الفیضان نے کس پیارے انداز سے نوازا" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" بعد ازاں کثیر التعداد لاکھوں کا مجمع ہوتا اور آپ قرآن و حدیث سے فصیح و بلیغ عربی میں حکمتیں اور اسرار بیان فرماتے اور ہزارہا علماء و مشائخ آپ کے ملفوظات قلم بند کرتے۔" الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ الخ

☆ سرکار مجددِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔ "مکتوبات شریف"

○ ایک مرتبہ مجلس وعظ قائم تھی سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام پرواز کرتے ہوئے گزرے تو آپ حضرت غوثِ اعظم نے فرمایا یا اسرائیلی قِف واسمع کلام المحمدی [2] اے خضر! اسرائیلی نبی ٹھہریے۔ ذرا محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنتے جائیے۔ اس پر آپ ادب سے مجلس میں

عہ جن کو عالمِ ارواح، روزِ الست سرکارِ دوعالم ﷺ کا لعابِ دہن عطا ہوا ہو وہ حافظِ قرآن ہوا ہے اور حافظِ قرآن کے سینہ میں مُہرِ نبوت لگی ہوتی ہے۔ سیدنا میکائیل علیہ السلام کے نوری پروں پر پورا قرآن لکھا ہوا ہے۔ انھوں نے تعمیل امر ربی میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا اور تعظیم بجا لایا۔ جس سے یہ رتبہ پایا۔

عہ ایک روایت میں ہے "لَا تَکُنْ اِسْرَائِیْلِیًّا کُنْ مُحَمَّدِیًّا یَاْتِکَ رِزْقُکَ بُکْرَۃً وَّ عَشِیًّا" اے مسلمانو! اسرائیلی نہ بنو محمدی بنو۔ انعامات الٰہیہ تم پر صبح و شام نازل ہوں گی۔ دو جہان میں عظمتیں پا جاؤ گے۔" علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام"

☆ آپ جناب غوث پاک فرماتے ہیں۔ علیکم بلزوم المساجد والصلوٰۃ علی النبی تم پر لازم پکڑو مساجد کو اور درود شریف کو آپ کا فرمودہ درود شریف یہ ہے

اللّٰھم صل علی سیدنا و مولانا محمد معدن الجود
والکرم وعلی آلہ و اصحابہ وبارک وسلم

(۱۲) خواجۂ خواجگان السید محمد رضی الدین باقی باللہ نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ آپ کا اسم گرامی محمد اور لقب فانی فی اللہ باقی باللہ، کابل "افغانستان" کے شہرۂ آفاق اولیاء کاملین سے ہیں والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے تکمیل ولایت کے اسباب میسر ہوئے۔ آپ نے کئی ایک اولیاء ہمعصر سے حصول فیض کیا آخر کار سرکار خواجگی امکنگی نقشبندی کی نظر توجہ پڑی تو نسبت نقشبندی کی تکمیل فرمائی۔ اسی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے آپ چمکتے دمکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالم اسلام نور عرفان سے مزین ہے۔

☆ حضور ﷺ کے اشارہ سے دہلی وارد ہوئے اور کسی کے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔ فرماتے ہیں خواب میں ایک سبز رنگ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھا اور وہ مجھے چوگا دے رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو شاہباز لاہوتی میرے پاس پہنچے گا اگرچہ بظاہر مرید ہو گا لیکن مجھے بھی اس سے فیض پہنچے گا۔ دریں اثنا امام ربانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز عازم حرمین شریفین ہوئے تو دہلی شریف میں اپنے ایک دوست مولانا حسن کشمیری علیہ الرحمۃ کے ہاں ٹھہرے تو اس نے کہا یہاں ایک اللہ والے ہیں چلو ان کی زیارت کریں جب وہاں پہنچے تو آپ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور فی البدیہہ فرمایا

ے گذشتم زعم آسودہ کہ ناگاہ زکمین	عالم آشوب نگاہے سر راہم بگرفت

تو پھر آپ انھیں کے ہو کر رہ گئے۔ فرماتے ہیں۔

آں نسبت را کہ از رسول اللہ ﷺ یافتہ بود امانتاً سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسیدہ بتدریج بحضرت مجدد الف ثانی یافتہ۔

یعنی وہ نسبت جو رسول اللہ ﷺ کے کمالات نبوت کا اخص الخاصہ تھی وہ بواسطہ سیدنا سلمان فارسی؛ حضرت مجدد الف ثانی پر ظاہر ہوئی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

☆ اس درویش صفت انسان نے اپنی توجّہ[1] و تربیت سے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ جیسا روشن دِل، گرم نفس ولی تیار کیا۔ جس گوہر تابدار کو ہند میں سرمایۂ دین و ملت کا نگہبان بنایا۔ جن کا نام باقی۔ اُن کا فیض باقی اور تاقیامِ قیامت باقی رہے گا۔

احادیثِ مبارکہ جمع الجوامع میں علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل کیں۔

☆ يَكُوْنُ رَجُلًا فِي أُمَّتِيْ يُقَالُ لَهُ صِلَةٌ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ أُمَّتِيْ كَذَا وَكَذَا[2]

فرمایا میری اُمّت میں ایک شخص صِلہ کا مالک ہو گا اُس کی شفاعت سے میرے کثیر التعداد اُمّتی جنّت میں جائیں گے۔

☆ بَعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا عَلٰى رَأْسِ أَحَدَ عَشَرَ مِائَةِ سَنَةٍ هُوَ نُوْرٌ عَظِيْمٌ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ " اَوْ كَمَا قَالَ "

فرمایا۔ گیارہویں صدی کے شروع میں میری اُمّت میں ایک شخص پیدا ہو گا وہ نورِ عظیم والا ہو گا اس کا نام میرے نام پر ہو گا۔

کرامت :۔ وہ نسبت جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی۔ اسی نسبت سے آپ مستفیض ہوئے کہ جس پر نگاہ اثر کیمیا پڑ گئی وہ کمال تک پہنچ گیا۔ دھلی میں نانبائی نے آپ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا تو آپ نے پوچھا بھئی کیا چاہتا ہے عرض کی سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے ثانیاً فرمایا تو نانبائی نے کہا حضور اگر کچھ دینا ہے تو اپنے جیسا بنا دو۔ تو فرمایا ہو جائے گا۔ عرض کیا ابھی؟ تو آپ نے نگاہِ فیض ڈالی تو صورۃً و سیرۃً اور کمالاتِ ولایت میں ہُو بہُو باقی باللہ بنا دیا۔

☆ یہ توجّہ اتحادی تھی۔ مرشدِ کامل نے یک لحت بغیر مجاہدہ "تصفیہ باطن و تزکیۂ نفس" کے مرید کو

---

[1] توجّہ تین قسم ہے انعکاسی القائی اور اتحادی۔ توجّہ کا مطلب ہے آئینۂ دل کا غبار مرشد اپنے قلب کی حرارت سے صاف کر دے۔

[2] صِلہ شریعت اور طریقت کو یکجا کرنے والے کو کہتے ہیں امام ربّانی اس کے مصداق ہیں۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنَ الصِّلَةِ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ مد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خاص کے وارث خاص مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ بنے۔ شریعت و طریقت کا وہ دور دورہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تھا وہ آپ نے از سرِ نو تازہ کر دیا۔ آپ نے طبقہ صحابہ کی پوری پوری مطابقت و مشابہت پیدا کر دی اور ہر سو سُنّتِ بیضاء کے نقشے نظر آنے لگے

نہ ہو سکا اور نابائی مذکور کشتۂ نگاہِ اتحادی میں جُڑ سراپا محمود تیسرے روز انتقال کر گیا۔

مثنوی

قبلۂ اربابِ معنی، کعبۂ اصحابِ دین	مظہرِ فیضِ الٰہی، صاحبِ علم الیقین
غوثِ اعظم عروۃ الوثقیٰ زربِ العلمین	قطبِ ارشادِ جہاں ہم معنی حق الیقین
ہر کہ آید بر مزارش از سرِ صدق و صفا	حاجتش گردد روا ہم مقصدِ دُنیا و دین
باد نازل رحمتِ رضوان ربِ العلمین	بر محمدؐ خواجہ باقیؒ، زاولیاءِ ثقلین

○ ناصر الدین مُعرض عن ما سوا اللہ خواجہ محمدؐ باقی باللہ رضی اللہ عنہ بعمر ۴۰ سال ۲۵ جمادی الثانیہ ۱۰۱۲ سنہ ہجری المقدسہ کا طائرِ روح مائل بہ پرواز اعلیٰ علیین ہُوا۔ ماوراء النہر کا یہ گوہرِ تابناک نقشبندی روشن چراغ دہلی میں آسُودہ لحد ہوگیا اور لاکھوں چراغ ایمانی جلا دیئے۔ بحرِ ولایت کے دو آبدار موتی "صاجبزادے" علومِ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ آپ کے اوراد و وظائف ذکرِ خفی اسمِ ذات اور ہر وقت درُود شریف وردِ زبان رہتا ؎

اگر گیتی سراسر باد گیرد	چراغ مُقبلاں ہرگز نمیرد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اِبْتِغَاءَ لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۳) امام ربانی قیوّم زمانی محبوبِ صمدانی سرکارِ مجددِ الفِ ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس اللہ سرہ النورانی

☆ نسباً فارُوقی اور نسبتاً نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال المعظم ۹۷۱ سنہ ہجری المقدسہ جمعۃ المبارک کو سرہند شریف ہوئی۔ آپ کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ پاک "احمد صلی اللہ علیہ وسلم" پر رکھا گیا آپ کے والدِ ماجد الشیخ عبدالاحد فارُوقی چشتی علیہ الرحمۃ ولی کامل بزرگ تھے جن کی تصوف کے رموز و نکات اور اشارات و کنایات پر گہری نظر تھی اور ذرہ بھر بھی شریعتِ غرّاء کے خلاف واقع نہ ہُوا۔

مُرشدِ کامل سے مُلاقات اور حصُولِ فیض:۔ سترہ برس کی عمر شریف میں علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد عازمِ حرمین شریفین ہُوئے کہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُدت مدید سے شوق تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے مُلاقات

لیکن کم از کم ہفتہ یا ایک ماہ میرے پاس رہو۔ آپ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے فیض سے مستفیض ہوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بہ نسبت خیر البشر بعد الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہواُمت کے تمام سلسلوں کا جامع ہے۔ مجددِ اعظم، مرادِ رسُول فارُوقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح اپنے مُرشدِ اکمل کی مُراد تھے۔

مُجددِ الفِ ثانی کا مفہوم:۔ مُجددِ الفِ ثانی کا معنیٰ ہے۔ دُوسرے ہزار کا مُجدِد، ہر صدی کے شروع میں ایک مُجدد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مُجددِ صدی اَور ہوتا ہے اور مُجددِ الف اَور جو فرق سو اور ہزار میں ہے وُہی فرق مُجددِ صدی اور مُجددِ الف میں ہے بلکہ درجات و مقامات کے لحاظ سے برتر اور آپ من کل الوجوہ نائب مناب رسُول اور واسطہ فیضانِ الٰہی ہیں اور مُجددِ الفِ ثانی کا مطلب یہ ہے کہ اِن ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات اُمّت کو پہنچتی ہیں اُنہی کے توسّل سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قطب، غوث، اوتاد، اخیار موجود ہوں۔ لا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء «حضرات القدس دفتر دوم صفحہ ۲۲»

○ اجلّہ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نے تمام وظائف سے افضل و اعلیٰ ذکرِ خفی "اللہ" اور درود شریف کو قرار دیا ہے اور فرمایا درُود شریف خضری درُود شریف نقشبندی ہے۔ اور وُہ یہ ہے

«صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ»

☆ آپ کی تصنیفِ لطیف کتابِ مستطاب، مکتوباتِ امامِ ربّانی «کتبِ تصوف میں بہت بلند درجہ رکھتی ہے جس میں آپ کی مُجددانہ شان اور طریقت میں مجتہدانہ مقام واضح ہے آپ طریقت میں درجۂ امامت اور مقامِ اجتہاد پر فائز المرام تھے۔ اُس کے مجلہ علوم حضُور

عـہ ہزار سال کے بعد اولُو العزم مُرسل مبعوث کرنے کی سنّتِ الٰہیہ کے مُطابق حضُور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ہزار سال بعد مُجددِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ مبعُوث ہُوئے تو اُنھوں نے اپنے وقت میں وُہ کام کیا جو اولُو العزم مُرسل اپنے وقت میں کیا کرتے۔ نبوّت اصل ہے اور تجدید اُس کا ظل۔ جتنا فرق نبی اور اولُو العزم مُرسل میں ہوتا ہے۔ اتنا فرق مُجددِ مائۃ اور مُجددِ الف میں ہے۔ لہٰذا۔ اُمّت میں کشورِ ولایت کے شہنشاہ الشیخ احمد محبوب سُبحانی حضرت مُجددِ الفِ ثانی ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ مُجددِ مائۃ وقت اور المحمود قدرِ علیا ہم بعض علماءِ زمانہ نے اس میں بہت ٹھوکر کھائی۔ اُنھوں نے آپ کو مُجددِ صدی کہا، لکھا اور سمجھا یہ اُن کی کج فہمی اور کورِ باطنی کا بیّن ثبوت ہے۔ از محمّد عنایت اللہ نقشبندی مجددی عفی عنہ ۱۲



"رحمۃ اللہ علیہ" کی طرف سے تھے۔ عقائد کے متعلق فرمایا۔ عقائد اہل سنت وجماعت ہی روزِ قیامت باعثِ نجات ہونگے اور دیگر فرقہ ہائے ضالّہ و باطلہ مخذول ہونگے۔ ان فرقہائے ضالّہ کو بدعتیوں[1] میں شمار کیا اور ایسے مترجموں، مفسروں اور جدید مفسروں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

○ علومیکہ از کتاب و سنت مستفاد اند ہماں معتبر اند کہ ایں بزرگواراں از کتاب و سنت اخذ کردہ اند و فہمیدہ۔ زیرا کہ ہر مبتدع عقائد فاسدہ خود را اخذ مے کند۔ پس ہر معنی از معانی مفہومہ معتبر نباشد	وہی علوم معتبر ہیں جو قرآن و سنت سے مستفاد ہیں۔ جو اُن بزرگوں اہل سنت وجماعت نے قرآن و سنت سے اخذ کئے اور سمجھے کیونکہ ہر بدعتی اپنے عقائد فاسدہ سے اخذ کرتا ہے۔ اُن کے فہم کے معانی کا کوئی اعتبار نہیں ہے

از خدا خواہیم توفیقِ ادب   بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ

دینی کارنامے:۔ اکبر مغلیہ بادشاہ نے دینِ الٰہی ایجاد کیا۔ جس میں شیخ مبارک غیر مقلد کے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی کے ملحدانہ عقائد تھے۔ آپ نے اُس کو پارہ پارہ کر دیا اور بادشاہ بھی اپنے انجام بد کو پہنچا۔ اُس کے بعد آنے والے جانشین کو ربِ کریم نے ہدایت فرمائی۔ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر پر آپ ہی کے فیض کا رنگ تھا۔

۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ ھدیٰ کی تجدید فرما کر سنّت پاک کو زندہ فرمایا اور بدعات کا قلع قمع کیا۔ آپ کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا ہر فرد سنّتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اور تصویر ہے اور یہ رنگ سب پر نمایاں ہے۔ آپ کا طریقہ نہایت ہی پسندیدہ، صحیح، مستقیم، مستحسن اور افضل و اعلیٰ ہے۔ جس سے دورِ خلافت راشدہ کی خوشبو آتی ہے۔

---

[1] بدعتی سے مراد ہے بدعقیدہ لوگ جنہوں نے اپنے ہوائے نفس سے نئے نئے عقیدے گھڑ لئے۔ خوارج، معتزلہ، نواصب، روافض، غیر مقلد وہابیہ نجدیہ وغیرہ۔ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (الحدیث پاک)

☆ آج کل ہر کوئی تفسیر بالرأے گھڑ رہا ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہا ہے جن کے ترجمہ میں عظمت خداوندی ہے نہ شانِ محمدی عزوجل، صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تنقیص شان جھلکتی ہے۔ ایسی تفاسیر کا مطالعہ کرنا گمراہی ہے۔ ترجمہ کے لئے چودہ علوم کا جاننا ضروری ہے۔ صرف، نحو، معانی، بدیع، ادب، لغت، منطق، فلسفہ، حساب، کلام، تصوف، فقہ، حدیث، تفسیر۔ یہاں ہر دو اعمال و عقائد کے بدعتی مراد ہیں۔ فھم من: فھم ط ۱۲ منہ غفرلہ

۲۔ نظریۂ وحدۃُ الوجود "ہمہ اوست" کی زبردست تردید فرمائی عقیدۂ وحدۃُ الشہود "ہمہ از اوست" کی ترویج فرمائی۔ اب اسی عقیدہ سے انوارِ ولایت کھلتے ہیں۔

خصائص:۔ آپ کے خصائص اور کرامات بے حد و حصر ہیں۔ تاہم چند کا ذکر یارانِ طریقت کے لیے باعثِ مسرت، اور میرے لئے باعثِ صد افتخار ہوگا۔

☆ آپ کے بدنِ پاک میں نبی کریم ﷺ کے جسمِ اطہر کا خمیر بطور تبرک رکھا گیا۔

☆ آپ کو بشارت ملی کہ جو علوم آپ نے تحریر کئے۔ وہ سب ہماری طرف سے ہیں۔ اُن میں خطا کا امکان نہیں۔ اور یہی عقائد و مسائل[1] روزِ شمار باعثِ نجات ہوں گے۔

☆ حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ نے بشارت دی کہ قیامت کے روز آپ کو حقِ شفاعت دیا جائے گا۔ جس سے ہزار ہا اُمتی جنت الفردوس میں جائیں گے۔

☆ آپ کے انوار اور فیضان بمتابعتِ مصطفےٰ، سُنّتِ پاک سے ظاہر ہونگے۔

---

[1] شہنشاہِ طریقت ہمارِ حقیقت کاشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ معارف ربانی مجدد الف ثانی شیخ بزمِ عرفانی مقتدائے اربابِ روحانی الشیخ احمد فاروقی قدس سرہٗ الربانی کو جنابِ الٰہی سے علمِ متشابہات سے وافر حصہ عطا ہوا اور مقطعاتِ قرآنی کے اسرار بھی منکشف ہوئے اور جنابِ رسالتمآب سے تصوف میں منصبِ امامت اور علمِ کلام میں مرتبۂ اجتہاد اور مسندِ قیومیت عطا ہوئی۔ آپ کے جملہ تحریر کردہ مسائل و عقائد رسول مقبول ﷺ کی بارگاہِ عالیہ سے منظور شدہ اور مقبول ہیں۔ عقائد و مسائل ۱۔ وحدۃُ الوجود، جاہل صوفیاء کی غلط تاویلات و تعبیرات سے گمراہی پھیل گئی۔ آپ نے مشاہدۂ حق سے اس کا رد کیا اور وحدۃُ الشہود کا نظریہ پیش کر کے کشتیِ اُمت کو گمراہی سے بچالیا۔
۲۔ شیخ عبدالکبیر یمنی کا قول "حق سبحانہٗ و تعالیٰ عالم الغیب نہیں" گوش گذار ہوا تو فاروقی جلال چمکا اور پُر زور انداز میں رد و تبلیغ کر کے فرمایا کہ ان مسائل کا قائل خواہ شیخ کبیر یمنی ہو یا شیخ اکبر شامی۔ یہاں محمدِ عربی علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے نہ کہ محی الدین عربی کا۔ ہمیں کلامِ الٰہی کی نص چاہیئے نہ کہ فصوص الحکم کی فص اور مزید ارشاد فرمایا کہ ہمیں فتوحاتِ مدنیہ نے فتوحاتِ مکیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔

☆ خواجہ محمد صالح کلابی نقشبندی مجددی خلیفہ اجل حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ نے ہدایۃ الطالبین میں ارقام فرمایا۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الشیخ اکبر کو نیکی اور محبت سے یاد کرتے تھے اور فرماتے الشیخ محی الدین ابن عربی خود تو مقبولوں سے ہیں۔ لیکن اُن کے بعض مسائل حق کے خلاف ہیں چونکہ یہ خطا کشفی ہے لہٰذا اس پر مؤاخذہ نہیں بلکہ اس میں خطاء اجتہادی کے رنگ میں درجۂ ثواب کا احتمال ہے۔ ۳۔ الشیخین الکریمین کی تقدیم و تفضیل حق ہے اور افضلیت خلافت کی ترتیب کے لحاظ سے ہے۔ مکتوبات میں اُن کا ذکرِ پاک اگرچہ شرائط سے نہیں۔



☆ میرے طریقہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ وجہہ الاقدس میں تا قیامت باوسیلہ و بلا وسیلہ داخل ہونے والوں کے نام و نسب اور مولد و مسکن وغیرہ مجھے تبلا دیئے گئے۔ اُن کی بخشش کیلئے دعا کی اور مجھے قبولیتِ دعا کی بشارت ملی۔

○ ربِ کریم نے جس مقصدِ اعلیٰ کے لیئے آپ کی تخلیق فرما کر دنیا میں بھیجا۔ اس مقصد کے پورا ہونے پر ربِ کریم نے بروز منگل ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ ہجری المقدسہ عمر شریف ۶۳ سال مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس اللہ سرہ وافاض علینا فتوحہ کو فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کا مژدہ سنا کر اپنے پاس جنت الفردوس میں بلا لیا۔ ہر سال آپ کا عرس مبارک سرہند شریف میں عجیب شان، شانِ فیضانِ سنت اور منفرد انداز میں منعقد ہوتا ہے۔

الٰہی عاقبت محمود گرداں بحق شہنشاہ نقشبنداں

بقیہ حاشیہ

تاہم شعائرِ اہلِ سنت سے ضرور ہے اس کا عمداً تارک قلبی مریض اور باطن کا خبیث ہے اور سہواً تارک کو بھی مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ کی وعید سنائی۔ ۴۔ فرمایا ہمارا طریقہ، طریقہ مصطفویہ ہے اور اس سلسلہ عالیہ کو سلسلہ رسولیہ اور سلسلہ صدیقیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ایصال الی المطلوب میں سب سے افضل، اقرب و اسہل ہے۔ اللہ اکبر! اس کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا جس کی ابتداء سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جو بعد الانبیاء تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔ اور جو کمالاتِ محمدی ﷺ "انوارِ احمدی ﷺ" سے کماحقہٗ مستفیض ہیں۔ جن کو نگاہِ نبوت نے مَا صَبَّ اللہُ فِی صَدْرِیْ اِلَّا صَبَبْتُہٗ فِی صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ سینہ میں سب کچھ انڈیل دیا اور واسطہ فیضانِ الٰہی بنا دیا جس سلسلہ کے وسطِ میں ۱۔ سرکار السید محمد بہاؤ الدین والملت نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جنہوں نے سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے وسیلہ جلیلہ سے سر بسجود ہو کر دعا کی۔ رحمتِ الٰہی موجزن ہوئی اور الہام فرمایا اے محمد! ہم نے تجھے وہ طریقہ عنایت فرمایا جو میرے محبوب" ﷺ" اور صحابہ کا تھا۔ ۲۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ذات ستودہ صفات اُمت میں قائم مقام اولوالعزم مرسل کے ہو۔ جو مجمع البحرین شریعت و طریقت کو یکجا کرنے والے یا نسبتِ صدیقی اور نسبتِ مرتضوی، ہر دو کے پروردہ اور آخری رکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام موعود سیدنا محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جن کی آمد کی بشارت اور عظمتِ شان مخبر عن الغیب" ﷺ" نے ظاہر فرمائی ہو۔ ۵۔ مقام قطبیت کبریٰ محبوبیتِ ذاتیہ عطا ہوئی یہ تین قسمیں ہے۔ افعالی۔ صفاتی۔ ذاتی۔ کامل اولیاء محبوبیت افعالی تک ہی پہنچے ہیں۔ اور صفاتی اکمل اولیاء کو نصیب ہے لیکن ذاتی بعینہٖ اصالت خاتم الرسل" ﷺ" کے لیئے مخصوص ہے اور یہ امر مسلّم ہے کہ قطبیت، ولایت اور محبوبیت، سوائے مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متاخرین اولیاء اُمت میں کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ "الفقیر محمد صادق نقشبندی مجددی عفی اللہ عنہ" "تلخیص جواہر مجددیہ"

دیگر سلسلہ ہائے عالیہ مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم جو کمالاتِ ولایت کے جامع ہیں، کی طرف منسوب ہیں جن کی نگاہِ فیض سے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے بھی آپ مجاز ہیں۔ جنابِ پیرانِ پیر پیرِ دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت کا اظہار بڑی شدّ و مد سے کرتے اور فرماتے۔ نُورُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُوْرِ الشَّمْسِ روئے زمین آپ کے انوارِ ولایت سے پُر ہے۔ اپنے ایک مریدِ قادری المشرب کو ایک نگاہ سے حضور غوثِ پاک کی زیارت کرا دی۔ جس سے اس کے باطنی فیض کے دروازے کھل گئے اور مدارجِ ولایت یکدم طے ہو گئے۔ آپ ہر سلسلہ عالیہ میں بیعت کرتے لیکن ترجیح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو دیتے۔

☆ خواجہ خواجگان، بدر الاولیاء، زبدۃ الانبیاء، السید معین الدین اجمیری سرکار غریب نواز قدس سرہ القدسی کے مزار پُرانوار پر عرس کے موقعہ پر (وصال ۶۳۲ھ بماہ رجب المرجب) حاضر ہو کر مراقب ہوئے تو اسرار خاصہ کھلے۔ آپ کو بہت اعطاف و الطاف سے نوازا اور اپنے برکاتِ خاصہ سے ضیافت کی۔ سجادگانِ عظام نے چادر غلافِ قبر پیش کی تو آپ نے بسر و چشم قبول کر کے چوما۔ آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر فرمایا۔ یہ تبرک میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

کرامات:۔ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ (استقامت کرامت سے اوپر ہے) کے تحت فرمایا ہم کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں۔ تاہم کرامات کا ظہور یا عدمِ ظہور سے مدارجِ ولایت کا تعین نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام کے درجۂ ولایت کو

ایک بار ولیِ اکمل حضرت بابا آبریز علیہ الرحمۃ نے حالتِ جذب میں فرمایا کہ ہم نے بھی بابا آدم علیہ السلام کے خمیر میں مشکیں بھر کر پانی ڈالا تھا۔ مخالفین نے سن کر شور مچا دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر کو تیار کرنے والے ملائکہ نوری تھے۔ تو کیا عجب کہ اللہ رب العلاء نے اپنے محبوب کے کسی امتی کی روح کو بھی یہ سعادت بخش دی ہو۔ روحیں تو اس خمیر سے بہت پہلے تخلیق ہو چکی تھیں۔

☆ نیز فرمایا جس ولی کی ولایت پر مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مُہر نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ یعنی امتِ مسلمہ کا ہر ولی پرور دہ مولائے کائنات ہے اور آپ خاہراً و باطناً پروردۂ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ حتیٰ کہ سابقین انبیاء کی امت میں بھی جو ولی گزرے ہیں وہ بھی آپ ہی کے فیض سے مستفیض ہو کر ولی بنے اور یہ سارا فیض اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کا بواسطہ سیدۃ النساء سید المرسلین کا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔ ۲ منہ ۔ عظیم اولیاء کرام

کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ ان نفوسِ قدسیہ سے کرامات کا ظہور بہت کم ہوا ہے ؎

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ — تیرِ جستہ باز گردانند ز راہ

○ کراماتِ عالیہ سے احیاءِ دین۔ احیاءِ سنّت اور احیاءِ قلب از فیضانِ شرحِ صدر محمدیہ علیٰ منبعہا الف صلوٰۃ والف سلام ہے۔ جو کرامات احیاءِ موتیٰ وغیرہ ذٰلک سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے

ہے بہارِ سنّتِ نبوی کو جوش — ہے جہاں میں نعرۂ دیں کا خروش
جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق سے — مست گل ہے اور غنچے ذوق میں
پُر فضا ہے نکہتِ باغِ نبی — پتّی پتّی سے عیاں ہے تازگی

ف عقائد و اعمال پر ملفوظات:۔ عقائد میں علماءِ متکلمین ماتریدیہ کی تقلید کرتے اور فرماتے کہ کشفِ صحیح سے اس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انوارِ نبوت سے مقتبس ہیں۔ خلافاً لعقائدِ اشعریہ کہ ان میں فلسفہ کا اثر ہے کشف و کرامات اور طریقت میں شریعت کو نگاہ میں رکھتے اور سنّتِ غرّاء پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تاکید و تلقین فرماتے۔ عزلت کو خلوت پر فوقیت۔ اولیاءِ عشرت کو اولیاءِ عزلت سے اعلیٰ اور مذہبِ حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح۔ طریقہ نقشبندیہ کو اور طریقوں پر اولیت دیتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بسبب اتباعِ سنّتِ متین بعینہٖ طریقہ صحابہ کرام ہے اور اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے کہ اس کی ابتداء میں انتہاء کا کمال مندرج ہے لیکن اس راہ میں ابتلاء بقدرِ محبت ضرور ہے۔ مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُوْذِیَ وَمَامِنْ وَلِیٍّ اِلَّا ابْتُلِیَ وَالْبَلَاءُ بِقَدْرِ الْوِلَایَۃِ کیا کوئی محبِ انبیاء و اولیاء نہیں جو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو اور بغیر اس سیرِ جلالی کے کوئی سلوک مکمل نہیں ہوتا۔ حضور سید المحبوبین ﷺ نے فرمایا جتنا میں ستایا گیا ہوں اور کوئی نبی نہیں ستایا گیا۔ غزوۂ بدر میں ابوجہل کے قتل پر فرمایا۔ مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ابتلاء اولیاء کی کسوٹی ہے کہ اس جلال میں ظہورِ جمال ہے۔ اولیاء مصائب کو محبوب کی طرف سے تحفہ تصور کرتے ہیں۔ نیز ذکر بالجہر کو خلافِ ادب جانتے اور خلافِ سنّت امور، سجدۂ قبور اور رقص و سرود کو سختی سے منع کرتے اور فرماتے اگرچہ دوسرے سلسلوں میں درست ہو لیکن ہمارے طریقہ میں ممنوع ہے

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر — بشد ممنوع از آیاتِ تغیر

زیارتِ قبور، مراقبہ اور استعانتِ فیض کو مستحسن، پھول چڑھانا، ایصالِ ثواب مالی و بدنی کو جائز اور امورِ مستحبہ کو داخلِ سنّت قرار دیتے۔ بدعت کو حسنہ کہنے سے مجتنب اور طوافِ قبر، بوسہ، قدم بوسی کو مکروہ جانتے۔ عورتوں کو مزارات سے روکتے۔ ادعیہ مسنونہ پڑھتے۔ مزاراتِ مقدسہ پر ہاتھ مس کر کے چہرۂ انور پر پھیرتے اور برکت پاتے۔ نماز میں رفعِ سبابہ نہ کرتے۔ کسی کی تعظیم کے لیے رکوع کی حد تک جھکنے سے منع کرتے۔ "جواہرِ مجددیہ از مقبول الثقلین خواجہ محمد حسن جان نقشبندی مجددی سجادہ نشین [illegible]

بے زبانوں پر عندلیبوں کی مرحبا   اور گلوں کا قہقہہ صَلِّ عَلٰی

صَلِّ یَارَبِّ عَلَی الشَّمْسِ الْهُدٰی
اَلنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰے بَدْرُ الدُّجٰی

☆ کعبۃ اللہ معہ مینار آپ کی مسجد میں ظاہر ہُوا۔ یہاں زائرین نوافل سے عُمرہ کا ثواب پاتے ہیں! اور کعبۃ اللہ کے انوار قلوب پر برستے ہیں۔

☆ گلی "میانِ مسجد اور روضہ شریف" سے گزرنے والوں کو جنّت الفردوس کا مُژدہ سُنایا۔ جیسے بہشتی دروازہ سرکار قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنجشکر علیہ الرحمۃ پاکپتن شریف

☆ جامع مسجد تعمیر کردہ شاہجہان کو جنّت فرمایا۔ (وصال ۱۰۶۳ھ) مسجد کے دروازہ پر یہ شعر رقم ہے۔

گر دریں عالم بجوئی منظرِ خلد بریں   مسجد حضرت مجدّد را بچشم دل ببین

☆ قبرستان سرہند شریف، عذابِ قبر سے تاقیامت محفوظ و مامُون کر دیا گیا۔

☆ روضۂ پاک کے ساتھ ملحقہ کنُواں کعبۃ اللہ کے چاہِ زمزم سے ملا دیا اور وہ آبِ زمزم کہلاتا ہے۔ جیسے یومِ عاشورہ، آبِ زمزم شریف دُنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیا جاتا ہے۔

○ آپ نے فیضانِ درُود پاک اور سُنّتِ سَنِیّہ محمّدیہ علٰی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام والتّحیۃ کے رنگ میں، سب کو رنگ دیا اور حضور پُرنور علیہ مِنَ الصَّلَوٰتِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِیْمَاتِ اَکْمَلُهَا کے فیض سے سینوں کو بُقعۂ نُور بنا دیا اور قلوب کو نُورِ عرفان سے منوّر کر دیا ؎ درخانہ گر کس است یک حرف بس است

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاهُ لَهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۴) عالم ربّانی، عارفِ سُبحانی خازنِ الرحمۃ خواجہ محمّد سعید اَسْعَدَهُ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْن ط (وصات ۱۰۷۰ھ)

☆ آپ امام ربّانی سرکار مجدّد الف ثانی کے لختِ جگر اور قُرّۃ العین ہیں "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ" کی ہُو بہُو تصویر اپنے برادرِ حقیقی عُروۃ الوُثقٰی، قیّوم ثانی قَدَّسَ اللّٰهُ تَعَالٰی سِرَّهُمَا الْاَقْدَس کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے دونوں برادر ولایتِ احمدیہ علٰی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے فیض سے مستفیض تھے۔ لکھتے ہیں۔ جب مدینہ طیّبہ حاضر ہوا

؎ فضیلت متقدمین کے لئے ثابت ہے اور کمال متاخرین کے لئے

تو وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ سرورِ کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذاتِ رحمت کا وجودِ پاک فرش تا عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہی وہّاب مطلق اور مبدأ فیّاض ہے لیکن جس کسی کو فیض "و نور" پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع مُہمّات و امورِ ملک و ملکوت بھی آپ ہی کے اہتمام سے انصرام پا رہے ہیں جب سیّدِ دہر جلیلِ عصر خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ بارگاہِ رحمۃٌ للعالمین علیہ الصلوات و التسلیمات و التحیات حاضر ہوئے تو سب سے پہلے مسجدِ نبوی شریف ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد ادا کرنے لگے تو دورانِ تشہد درودِ شریف پڑھ رہے تھے کہ روضۂ مقدسہ سے آواز آئی اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ اَنَا اِلَیْكَ مُشْتَاقٌ جلدی کیجئے جلدی کہ میں تیرا مشتاق ہوں تو بعد سلام فی الفور حاضرِ بارگاہِ محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہو اور حضور پُرنور شافع یوم النشور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ان ظاہری آنکھوں سے عالمِ بیداری میں دیکھا اور دورانِ حاضری آٹھ مرتبہ زیارت سے شرف یاب ہوئے یہ سب کمالات و انعامات، متابعتِ سُنّت اور درود شریف کی برکت سے پائے۔ "مکتوبات معصومیہ ۳۷"

این سلسلہ از طلائے ناب است این خانہ تمام آفتاب است

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُجْتَبٰى حَبِيْبِكَ الْمُرْتَضٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۵) سیدُ المکاشفین الشیخ محی الدین ابنِ عربی المعروف شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر

☆ آپ کے والدِ ماجد حضور غوثِ اعظم قدس سرہٗ کے مُرید و خلیفہ تھے۔ آپ حضور غوثِ پاک کی دُعا اور کرامت سے پیدا ہوئے۔ ایک روز انھوں نے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ نرینہ نہیں۔ ہاں میری پُشت میں ایک فرزند ہے۔ میری پُشت کے ساتھ اپنی پُشت لگاؤ تو ایسا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کرامۃً ان کو منتقل فرمادیا اور وہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محی الدین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا۔

○ عارف باللہ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کے مکاشفات اور جلالتِ علمی اور شانِ ولایت میں منفرد مقام کے حامل۔ اپنی مشہور تصنیف لطیف فتوحاتِ مکیہ" میں اپنے

مخصوص انداز میں یہ مشاہدۂ حق تحریر کیا ہے۔ " جواہر البحار فی فضائل النبی المختار " ؂

☆ مشاہدۂ حق، بحضور ذاتِ ذوالجلال جلّ شانہٗ ؂

الَّذِیْ شَاهَدْتُهٗ عِنْدَ اِنْشَائِیْ بِهٰذِهِ الْخُطْبَةِ فِیْ عَالَمِ الْحَقَائِقِ الْمِثَالِ فِیْ حَضْرَةِ الْجَلَالِ مُكَاشَفَةً قَلْبِيَّةً فِیْ حَضْرَةِ الْغَيْبِيَّةِ وَلَمَّا شَاهَدْتُهٗ ﷺ فِیْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ سَيِّدًا مَعْصُوْمَ الْمَقَاصِدِ، مَحْفُوْظَ الْمَشَاهِدِ مَنْصُوْرًا مُؤَيَّدًا وَجَمِيْعُ الرُّسُلِ بَيْنَ يَدَيْهِ مُصْطَفُّوْنَ وَاُمَّتُهُ الَّتِیْ هِیَ خَيْرُ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ مُلْتَفُّوْنَ وَمَلَائِكَةُ التَّسْخِيْرِ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ مَقَامُهٗ، حَافُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُوَلَّدَةُ مِنَ الْاَعْمَالِ بَيْنَ يَدَيْهِ حَافُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُ عَنْ يَمِيْنِهِ الْاَنْفَسِ وَالْفَارُوْقُ عَنْ يَسَارِهِ الْاَقْدَسِ ط

وَالْخَتْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَدْ جَثَا اَخْبَرَهٗ بِحَدِيْثِ الْاُنْثٰی وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ يَتَرْجَمُ عَنِ الْخَتْمِ بِلِسَانِهٖ وَذُو النُّوْرَيْنِ مُشْتَمِلٌ بِرِدَاءِ حَيَائِهٖ مُقْبِلٌ عَلٰی شَانِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ مَا ذَكَرَهٗ رَضِیَ

خطبہ لکھتے وقت وہ مشاہدات جو میں نے عالمِ امثال میں خود مشاہدہ کئے اور یہ حقایق کی مثال کا مشاہدہ ذات ذوالجلال کے حضور میں نصیب ہوا جو ذاتِ غیبیہ کے حضور میں قلبی مشاہدہ ہے۔ جب میں نے وہاں فخرِ دو عالم ﷺ کا مشاہدہ کیا تو یہی دیکھا کہ آپ ایسے عظیم الشان سردار ہیں جو اپنی ذات میں معصوم، مشاہد میں محفوظ اور مقاصد میں منصور و مؤید ہیں۔ جملہ مرسلین عظام آپ کے حضور صف بستہ حاضر ہیں اور آپ کی اُمت جو لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور تسخیرِ عالم کے فرشتوں نے عرشِ اعظم کے گرداگرد آپ کے مقام کو ڈھانپ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا ہونے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دائیں جانب اور سیدنا فاروقِ اعظم بائیں جانب ہیں۔

اور حضرت ختم علیہ السلام آپ کے سامنے دو زانو بیٹھے حدیثِ اُنثیٰ کی خبر دے رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و کرم اللہ وجہہ حضرت ختم علیہ السلام کے بیان کا اپنی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیا کی چادر اوڑھے آپ کی طرف متوجہ ہیں۔



اللہ عنہ مشاھدۃ فی تلک الواقعۃ۔ آگے لکھتے ہیں۔ ○

یہ مشاہدہ اس سے ہے جو میں نے دیکھا اس واقعہ سے شیخ اکبر نے آخر تک اس کو بیان کیا۔

ھُمُ الرُّسُلُ فَکَانَتِ الْاَنْبِیَآءُ فِی الْعَالَمِ نُوَّابُہٗ " صلی اللہ علیہ وسلم " مِنْ اٰدَمَ اِلٰی اٰخِرِ الرُّسُلِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَقَدْ اَبَانَ " صلی اللہ علیہ وسلم " فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ

تمام مرسلین اور انبیاء کرام حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ سرور کون و مکان " صلی اللہ علیہ وسلم " نے مختلف طریقوں سے اس منصب عالی کی وضاحت فرمائی

نوٹ :۔ الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر کے ارشادات درود پاک اور درود پاک سے مستفیض ہونا صفحہ ۲۴۵ پر ملاحظہ ہو۔

ہمہ انبیاء در پناہِ تو اند	مقیم در بارگاہِ تو اند
تو ملک منیری ہمہ اختر اند	تو سلطانِ ملکی ہمہ چاکر اند

محمد ماہ طیبہ چہار اختر اند " صلی اللہ علیہ وسلم "

ابوبکر، عمر، عثمان و حیدر " رضی اللہ تعالیٰ عنہم "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۶) ابو محامد حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ المتوفی ۵۰۵ھ مادام الایام واللیالی

☆ قطبِ وقت، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چشتی صابری علیہ الرحمۃ "شمائم امدادیہ" میں فرماتے ہیں کہ جب شب معراج محبوب محترم، رسول مکرم، نبی معظم، مالک قاب اَمم " صلی اللہ علیہ وسلم " کی ملاقات حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ حدیث پاک آپ کی ہے عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ، فرمایا ہاں عرض کیا آپ اپنا کوئی اُمتی دکھائیں تو حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے امام غزالی کی روح مبارک کو اشارہ فرمایا تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئی تو موسیٰ علیہ السلام ان سے ہمکلام ہوئے اور فرمایا مَا اسْمُکَ تیرا نام ؟ عرض کیا محمد بن محمد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمہارا نام پوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب رب کریم نے آپ سے کوہ طور پر پوچھا۔ وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی ○ تو آپ نے کہا تھا۔ قَالَ ھِیَ عَصَایَ " اَتَوَکَّؤُا

عَلَیْھَا وَاَھُشُّ بِھَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْھَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ○ جواب تو قَالَ ھِیَ عَصَایَ پر مکمل ہو گیا تھا۔ آپ نے اتنا لمبا جواب کیوں دیا فرمایا مجھے ہمکلامی کا شرف ربِ کریم سے ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی سعادت تھی اس لیئے جواب لمبا دیا تاکہ وُہ حلاوت اور عظمت حاصل رہے۔ امام غزالی نے عرض کیا۔ مجھے بھی ہمکلامی کا شرف ایک اولوا العزم رسول سے ہے۔ اِس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تَاَدَّبْ تَاَدَّبْ" اور پشت پر طمانچہ مارا جس کا نشان علامتِ عرفان کندھے پر موجُود رہا۔ یعنی یہ سیدنا امام الغزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العالی پر مُہرِ قبولیت تھی۔ جو اِس انداز سے ثبت کر دی گئی۔

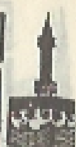
☆ ایک ولی کامل نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا یارسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیک وسلم امام غزالی اور بُو علی سینا کا کیا مقام ہے۔ فرمایا بُو علی سینا تو عتاب میں ہے اور امام غزالی جناتُ النعیم میں۔ کیونکہ بُو علی سینا اپنی عقل سے، اللّٰہ سُبحانہٗ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اِس وجہ سے وُہ ٹھوکر کھا گیا۔ جس کا سبب گمراہ کُن علم منطق و فلسفہ بنا۔

○ فی زمانِنا کے عُلماء سُوء کا قول ہے۔ ہمارے لیئے اب قرآن و حدیث کافی ہے۔ حضور ﷺ کی ضرورت نہیں "اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ" حالانکہ آپ ﷺ کی ذات والا صفات کے بغیر نہ قرآن سے نور ملتا ہے اور نہ حدیث سے ہدایت۔

☆ سیدنا ابُو الحسن شاذلی مشہور اولیاء مستور سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مولوی سیدنا امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العالی کی شان کا مُنکر تھا اور آپ کی تنقیصِ شان کرتا تو خواب میں نبی کریم ﷺ نے اُس کو کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا اور جب وُہ صبح بیدار ہُوا تو کوڑوں کے نشان اُس کے جسم پر موجُود تھے۔ "نبراس شرح شرح عقائد نسفی"

☆ امام ربانی الشیخ مجدد الف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الربانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کی نبوت کی دعوت جب افلاطون کو، "جو ان بدبختوں کا رئیس تھا" پہنچی تو اُس نے جواب میں یُوں کہا نَحْنُ قَوْمٌ مُّھْتَدُوْنَ لَا حَاجَۃَ بِنَا اِلٰی مَنْ یَّھْدِیْنَا ط ہم پہنچے ہوئے لوگ ہیں ہم کو کسی ایسے شخص کی حاجت نہیں جو ہم کو ہدایت دے۔ اللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ تک پہنچنے کے لئے جلیل القدر نبی کا انکار



کر بیٹھا۔ گمراہ فلاسفہ، یونانی چرکرانیاں[1] سے اپنے باطل خیالات کو ثابت کرنے کے لیئے ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ اصل توحید اصل دین وہی ہے جو انبیاء کی وساطت سے نصیب ہو۔ انبیاء کی وساطت کے بغیر سب کچھ خرطُ القتاد اور باطل ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ﴿سورۃ طٰہٰ ۴۷﴾ وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۷) قطبِ وقت سلطان الاولیاء السید نور الدین محمود سعدی زنگی تغمدہ اللہ بغفرانہ

☆ امیر المؤمنین ملک العادل ۵۵۵ھ ہجری المقدسہ کو ممالک اسلامیہ شام، یمن، کوفہ، حجاز، مقدس کے خلیفۂ وقت تھے۔ فرماتے ہیں میں دارالخلافہ ملکِ شام میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا نور الدین مجھے دو کتے تنگ کر رہے ہیں۔ علی الصبح آپ نے علماءِ وقت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔ دوسری رات، پھر تیسری رات یہی خواب آیا کہ نور الدین! مجھے دو کتے تنگ کر رہے ہیں اور پھر دونوں کی شکلیں بھی دکھا دیں۔ سلطان نے ایمانی فراست سے جان لیا کہ مدینۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کوئی امرِ خاص واقعہ ہوا ہے۔ فوراً پہنچنا چاہیئے۔ اُسی وقت آخری شب کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ خواص ارکینِ سلطنت اور بہت سا مال لے کر روانہ ہو گئے سولہ روز میں ملکِ شام سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

○ آپ نے مدینہ منورہ پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لیا اور جو شخص خواب میں دکھائے گئے تھے اُن کی کھوج میں لگ گئے۔ مدینۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اعلانِ عام کر دیا گیا کوئی شخص اپنے گھر کھانا نہ پکائے اور نہ کھائے بلکہ بطورِ معزز مہمان کے لیئے مجھے میزبانی

بقیہ حاشیہ

ع۱ پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۸ اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس سے اور کام ہیں۔

[1] مشہور اولیاء متقدمین خواجہ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ العزیز نے افلاطون کا یہ مقولہ نقل کر فرمایا ...

کا شرف بخشے۔ تاکہ حضور ﷺ کی ہمسائیگی میں رہنے والوں کی خدمت کا شرف پاسکوں اور میری یہ خدمت آپ ﷺ کی مسرت اور خوشنودی کا سبب بنے اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ دعوت سے واپسی پر بطورِ نذرانہ دو اشرفیاں قبول کی جائیں اور مجھے مصافحہ سے نوازا جائے۔ تاکہ مصافحہ سے مجھے برکت ملے۔

○ اہلِ مدینہ منورہ خوشی سے دعائیں دیتے۔ دعوت کھاتے اور نذرانہ وصول کرتے۔ لیکن آپ کو اُن کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ آخر کار اہالیانِ مدینہ منورہ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہاں دو مغربی عابد نہایت صالح رہتے ہیں اور وہ کسی کے دستر خوان پر نہیں جاتے اور وہ بہت جوّاد اور عفیف ہیں جو شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے حجرہ سے باہر نہیں نکلتے اور نہ ہی کسی سے میل ملاپ رکھتے ہیں۔

○ حسبُ الحکم وہ لائے گئے تو آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا آپ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو۔ انھوں نے بتایا رُباط میں۔ جو مسجدِ نبوی کے جانب مغرب ہے اُس وقت وہ جگہ ویران پڑی تھی اور اُس کی ایک شباک، دیوار مسجد شریف میں تھی۔ سلطان انھیں وہیں چھوڑ کر اُن کے حجرہ میں گھس گئے وہاں قرآنِ پاک جو ایک طاق میں رکھا ہوا تھا پایا اور کچھ کتابیں پند و وعظ کی اور کچھ مال ایک طرف ڈھیر تھا۔ جو فقراءِ مدینہ منورہ پر خرچ کرتے اور اُن کی خوابگاہ پر ایک چٹائی پڑی تھی۔ سلطان شہید نے اُس کو اٹھایا تو ایک[۱] سرنگ حجرہ شریف کی طرف کھدی ہوئی پائی اور دو چمڑے کے تھیلے جس میں مٹی بھر بھر کر جنتُ البقیع میں ڈال دیتے۔

○ سخت جھڑکیوں اور سزا کے بعد انھوں نے بتایا ہم سپین کے نصرانی ہیں۔ یورپ کے عیسائی حکمرانوں نے مکمل عربی تعلیم دے کر حجاج کے بھیس میں کافی مال دے کر بھیجا ہے۔ کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حجرۂ مطہرہ میں سے جسمِ اطہر سیدُ المطہرین ﷺ کو نکال کر لے جائیں۔ جب اُن کی یہ نقب حجرہ شریف کے قریب پہنچی تو اُسی وقت ابر و باراں کے ساتھ بجلی کی کڑک، دھمک اور زلزلۂ عظیم پیدا ہوا اور اُسی روز صبح کو ہی سلطان شہید نور اللہ مرقدہ پہنچ

---

[۱] السید نور الدین محمود سعدی شہید کو روضۂ اطہر کی سرنگ میں پاؤں کا انگوٹھا مبارک نظر آیا تو درود و شریف پڑھ کر چوما اور شرف پا گیا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان محمود غزنوی اور نگ زیب عالمگیر شہنشاہ وقت ہونے کے باوجود سلطان الاولیاء تھے۔ علیہم الرحمۃ والرضوان



چکے تھے ۔ مدینہ منورہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا ۔ اور سلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ زاری طاری ہو گئی ۔ پھر حجرہ مبارک کے شباک کے نیچے اُن ناپاکوں کی گردنیں ماردی گئیں اور اُن کے جسم جلا کر راکھ کر دیئے گئے ۔

○ اور پھر حریم رسول حجرۂ مطہرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھدوا کر سکہ اور سیسہ پگھلا کر اُس کو بھر دیا گیا ۔ تاکہ وجودِ اقدس تک پھر کوئی نہ پہنچ سکے اور یہ سعادتِ دارین ، سُلطان الاولیاء سید نور الدین محمود سعدی زنگی شہید نور اللہ مرقدہٗ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روزانہ چوبیس ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھنے سے نصیب ہوئی ۔

☆ الشیخین الکریمین رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہما کے دشمنوں پر عذاب خسف[1] :-

○ حلب کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منورہ کے پاس آیا اور بہت کچھ مال اور ہدایا دیئے کہ روضۂ اطہر سے شیخین کریمین سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجساد مبارک نکال دیئے جائیں ۔ حاکم المدینۃ المنورہ نے بھی بوجہ بددینی اور لالچ کے قبول کر لیا اور ساتھ ہی دربانِ حرم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں ۔ مانع نہ ہونا ۔

○ دربانِ حرم النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان ہے ۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس آدمی پھاوڑے ، کدالیں لے کر آ گئے جب وہ اندر آئے تو میں ایک گوشہ میں دبک کر بیٹھ گیا اور مجھ پر خوف کی وجہ سے کپکپی اور گریہ طاری ہو گیا ۔ تو درود شریف پڑھنے لگا ۔ اللہ سبحانہٗ کی شانِ جلالی اور قہاری ابھی وہ منبر شریف تک پہنچے بھی نہ پائے تھے کہ سب کے سب معہ آلات کے زمین میں دھنس گئے اور اُدھر حاکم اُن کا منتظر تھا ۔ جب بہت دیر انتظار کرتے گزر گئی تو حاکم نے مجھے بلایا اور پوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا ۔ وہ من وعن بیان کر دیا ۔ اُس نے باور نہ کیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہے ۔ میں نے کہا تو خود چل کر دیکھ لے ۔ اب تک خسف کے اثرات باقی ہیں ۔ فقیر نے وہ نشان دیکھے ہیں ۔

وَصَالَجَاكَ وَلَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا   مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ

[1] مشہور مؤرخ علامہ طبری نے بحوالہ خادم حرم پاک الشیخ شمس الدین صواب علیہما الرحمۃ ریاض النضرۃ میں یہ واقعہ بیان کیا ۔

کس شان سے لیٹے ہیں سرکار کے قدموں میں "صلی اللہ علیہ وسلم"

صدیق مدینے میں ، فاروق مدینے میں "رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاہِرِ الْمُضَادِّیْنَ

وَمُبِیْدِ الْکٰفِرِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(١٨) امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری علیہ الرحمۃ "صاحب قصیدہ بردہ"

☆ حضور پُر نور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والطیب السلام کی ذات اقدس و اطہر سے اظہارِ محبت و عقیدت مومن کا جزوِ ایمان ہے۔ صحابہ کبار علیہم الرضوان سے لے کر مقبولانِ اُمت تک اِسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اِتباعِ سُنت صلوٰۃ و سلام اور نعتِ مبارک اظہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر اَدوار میں مجلسِ نعت کے انعقاد کا اظہار مختلف انداز میں ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت، سیدنا عبد اللہ بن رواحہ سیدنا کعب بن زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابہ نے بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمینی میں نعتیں پیش کیں۔ اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ سے شرفِ قبولیت اور محبوب مصطفےٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی طرف سے انعامات سے نوازے گئے۔ سیدنا کعب بن زُہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قصیدہ "بانت سُعاد" پر خصوصی انعام چادر مبارک کا عظیم تحفہ عطا ہُوا۔ آج تک حضور پُر نور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ہزار ہا نعتیں اور قصائد لکھے گئے لیکن صحابہ کے بعد علامہ بُوصیری کو جو مقام نصیب ہُوا وہ اُنھیں کا حصہ ہے۔ علامہ بُوصیری کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے مُستفیض فرما کر "چادر" سے نوازا۔ القصیدۃ البردۃ کے نام سے موسوم و مشہور ہُوا۔ مُلکِ مصر کے ایک قریہ بُوصیر ۶۰۸ ھ ہجری المقدسہ میں پیدا ہُوئے۔ (وفات ۶۹۵ ھ) علومِ عربیہ کے متبحّر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہور و معروف اور آپ اپنے زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماءِ عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔ آپ ایک بار دربارِ سُلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راہ میں ایک بزرگ ملے اور اُنھوں نے پُوچھا۔ تمھیں کبھی خواب میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی بھی زیارت ہُوئی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ علامہ فرماتے ہیں۔ اِس استفہام میں نہ معلوم کیا تاثیر تھی کہ میرے دل میں یہ خیال آرام نہ لینے دیتا اور حُبِ عشق اور محبت کا چشمہ میرے دل میں پُھوٹ نکلا۔ گھر آ کر سویا تو اسی شب جمالِ جہاں آرا محبوب

کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی۔ میں نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو اس شان سے دیکھا۔ جیسا چاند تاروں کے جھرمٹ میں" جب آنکھ کھلی تو دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی اور اپنے اندر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی محبت اور زیارت بابرکت کا عجیب سرور پایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک روز فالج کا حملہ ہوا اور جسم کا ایک حصہ بے حس ہو گیا اسی حالت میں میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہو گیا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مدحت میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے ذریعہ شفاعت چاہوں، چنانچہ اسی حالت میں یہ قصیدہ مبارک لکھا۔ جب نیند نے غلبہ کیا۔ تو خواب میں مسیح کونین شافی دارین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور عالم خواب میں ہی یہ قصیدہ بارگاہ محبوب میں پیش کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال رحمت سے مجھے اپنی چادر نوری عطا فرمائی ؂

اے بوصیری را رداء بخشندہ ... بربطِ سلماں مرا بخشندہ

○ اور جب آنکھ کھلی تو چادر موجود تھی اور اس چادر مبارک کی برکت رب کریم نے مجھے شفا سے نواز دیا اور رات کو اٹھ کر سجدۂ شکر کے لئے مسجد میں آرہا تھا کہ مجھے فقیرانہ لباس میں اچانک ابوالرجاء علیہ الرحمۃ جو اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب تھے ملے اور فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ مجھے بھی عنایت کرو جو تم نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مدحت میں لکھا ہے۔ میں نے تجاہل عارفانہ سے کہا کونسا قصیدہ؟ میں نے تو کئی قصیدے[1] لکھے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس کا مطلع یہ ہے

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ[2]

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمِ

میں نے حیرت سے پوچھا۔ یَا اَبَا الرَّجَاءِ اَیْنَ حَفِظْتَهَا اے ابوالرجاء تو نے یہ کہاں سے یاد کیا یہ قصیدہ تو میں نے اپنی سرکار کے سوا کسی کو نہیں سنایا تو انھوں (ابوالرجاء قطب وقت) نے فرمایا۔

لَقَدْ سَمِعْتُهَا الْبَارِحَةَ تُنْشِدُهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَهُوَ يَتَمَايَلُ وَيَتَحَرَّكُ اِسْتِحْسَانًا وَ

میں نے یہ قصیدہ مبارک اس وقت سنا جب تم شب کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربار میں سنا رہے تھے اور حضور اظہار پسندیدگی سے پھل دار نرم شاخ کی طرح

[1] قصائد، قصیدۃ لامیہ، قصیدۃ بانت سعاد کے معارضہ میں ذخر المعاد لکھا، قصیدۃ دالیۃ تقدیس الحرم من تدنیس الضرم، قصیدۃ خائیہ، قصیدۃ ہمزیہ، قصیدۃ میمیہ الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ المعروف قصیدہ بردہ شریف۔

[2] کیا ہمسایوں کی یاد سے جو ذی سلم میں ہیں تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو جاری ہیں۔

يَتَحَرَّكُ الْأَغْصَانُ الْمُثْمِرَةُ بِهُبُوبِ نَسِيمِ الرِّيَاحِ ط — تمایل فرما رہے تھے اور جھوم رہے تھے بادِ نسیم کی طرح۔

○ پھر میں نے بی الفور قصیدہ پیش کر دیا، اِس قصیدہ شریف کو سات سَو سال سے اولیاء، کاملین اور صوفیائے عظام بطور وظیفہ پڑھتے آرہے ہیں ۔ اِس سے بڑھ کر علامہ بوصیری کی کیا سعادت ہوگی ۔ خصوصاً سلسلۂ عالیہ شاذلیہ کے مشائخ اور حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کے معمولات میں بطور وظیفہ شامل رہا ہے ۔

☆ فقیر غفرلہٗ نے حرمین شریفین کی زیارت کے بعد جب الوداعی طواف کیا تو حطیم شریف رکن شامی میں کھڑا ہو کر قصیدہ بُردہ شریف سے یہ آخری دعا کی ۔

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةً — عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

○ اے ربّ قدوس! اے میرے ارحم الراحمین ربّ ﷻ! اپنے رحمت کے بادلوں کو حکم دے دے کہ وہ ابدالآباد میرے نبی کریم رؤف رحیم تیرے محبوب پاک صاحب لولاک، ماہِ منیر اجتباء احمد مجتبیٰ، مہر سپہر اصفیاء محمد مصطفٰے علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام پر رحمت کے بھرپور دروودوں کی موسلا دھار بارشیں برساتے رہیں۔ " این دعا از من و جملہ جہان آمین باد "

☆ چند ابیات، " حسن الجردۃ فی شرح القصیدۃ البردۃ " ترجمہ فارسی علامہ عبد الملک علیہ الرحمۃ سے

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ — وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ صلی اللہ علیہ وسلم

نام پاک او محمد سید ہر دو سرا — نازش عرب و عجم جن و بشر را پیشوا صلی اللہ علیہ وسلم

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ — لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ عـہ

آں حبیب حق ز ذاتش ہست اُمید مدد — در حوادث وقت ہر فتنہ کہ بر سر مے رسد

سے سراپا اعجاز ذات ﷺ کے تذکرۂ محبت دلربا نے اس قصیدے کو معجزنما تاثیر کا حامل کامل بنا دیا۔ ۵

عـہ یہ مبارک بیت آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کیا جائے یا پلیٹ چینی پر لکھ کر پلایا جائے تو شفا کلی ہو۔

عـہ یہ وہ مبارک بیت ثالث ہے۔ جس پر سرورِ سینہ شاہ مدینہ ﷺ نے تمایل و تحرک فرمایا جیسے جلدار شاخ بادِ صبا سے جھومتی ہے۔ ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اوّل آخر درود شریف کھڑے ہو کر پڑھنے سے مرادیں بر آتی ہیں۔ قضائے حاجات دینی و دنیوی کے لیے تریاق ہے اور یہ امر مشائخ کرام کے مجربات سے ہے۔

سے ہر جگہ پا ہر کنہ سر، باوضو، رات کی تاریکی میں قبلہ رو ہو کر پڑھے۔ ۱۲ منہ غفرلہ الذنب



وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ — غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ عہ

ہر یکے ایشاں بخواہد از رسول اللہ عطا — کف ز آب بحر جودش قطرہ از ابر سخا

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ — بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

خلقتش را بارک اللہ خُلق او آراستہ — از بشاشت خوبیٔ روئے او آراستہ

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ — وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

چوں شگوفہ در طراوت ہمچو دریا در کرم — در شرف چوں ماہِ کامل، چوں زمانہ در ہمم

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ — سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ عہ

کیست جز تو ما مرا اے بہترین کائنات — تا پناہ جویم بدو در انقلاب وحادثات

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا — وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ عہ

تا وزد باد صبا بر شاخہائے سرو بان — تا اشتر را در طرب آرد حُدی ساربان

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۹) شیخ الطریقت ابوبکر شبلی قَدَّسَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی سِرَّهُ الْاَقْدَس "مزرع الجزین" المتوفی ۳۳۴ھ

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور خلیفہ اجل تھے، احوال میں کامل، کیفیات میں مکمل اور ولایت میں اکمل تھے۔ اعمال مجوبانہ و مجذوبانہ رکھتے، ارباب سُکر کے پیشوا تھے۔

☆ حافظ احمد بن ابوبکر المعروف خطیب بغدادی "علیہ الرحمۃ" نے تاریخ بغداد میں تحریر کیا۔

○ ایک مرتبہ ابوبکر بن مجاہد مُقری مشہور زمانہ محدث کے پاس الشیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے گئے تو آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر ان کا اکرام و اعزاز فرمایا اور مصافحہ و معانقہ کے بعد دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چوما۔ حاضرین کہنے لگے یا سیّدی! آپ نے

عہ عرب کے چاند نے یہ ابیات سن کر اظہار پسندیدگی سے تبسم فرمایا ستارے بھی خوشی سے جھوم اٹھے۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہہ دوں مُنہ کو — میں ان کے ناخنِ پا پہ چاند کو قربان کرتا ہوں

عہ بیت مبارک کو توجہ اور حضوری تصور سے عرض کرے تاکہ اس کی برکت سے ہر مصیبت و اندوہ رفع ہو۔

عہ نوا را تلخ تر مے زن چو ذوق نغمہ کم یابی — حُدی را تیز تر مے خواں چو محمل را گراں بینی

اُن کا ایسے اکرام و احترام کے ساتھ استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اہلِ بغداد اُن کو مجنوں کہتے ہیں۔ آپ نے اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ میں نے یہ عزت افزائی اپنی طرف سے نہیں کی۔ بلکہ سرکارِ دو عالم "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کو خواب میں اُن سے ایسا معاملہ کرتے دیکھا ہے ویسا ہی میں نے کیا کہ جب شیخ بارگاہِ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں آئے تو حضور رؤف رحیم[2] "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" اُسے دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور مصافحہ کے بعد معانقہ فرما کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس پر میں نے خواب میں حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ان سے یہ سلوک فرما رہے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ ہر فرض نماز کے بعد (آیۃ الکرسی[1] پڑھتے "مؤلف") اور یہ دو آیات کریمہ

قرآن پاک پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۲۸ - ۱۲۹

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝	بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان، پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ میں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

پڑھ کر یہ درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" پڑھتے ہیں اور یہ فضیلت اُن کو بسبب اس درود شریف عطا ہوئی۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ ایسا طریق حرمین شریفین میں ان حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور پھر ذکر پاک درود شریف بلند آواز سے پڑھتے ہیں ۔ "روح البیان ۱۱ اسی آیت کریمہ کے تحت بحوالہ العقدۃ الدُّرر واللآلی"

چو سوئے من گذر آری من مسکین زنا داری — فدائے نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں — مکن محروم جامی را دراں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

---

[1] جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے اُس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔ "حدیث مبارکہ"

[2] رؤف کو رحیم سے مقدم کرنا ابلغ ہے کیونکہ اس میں شدتِ رحمت ہے بہ نسبت رحیم کے۔ "تفسیر بیضاوی"



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۰) کُشتۂ عشق حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی مجددی قدس سرہ السامی

☆ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن اور لقب جامی۔ نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ سے ملتا ہے آپ اصفہان ۸۱۷ھ ہجری المقدسہ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے باغیچۂ جنت تختِ مزار میں آسودہ لحد ہیں۔ متبحر عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یگانۂ روزگار کُشتۂ عشق رسُول تھے۔ آسمان دُنیا میں شہرت کے درخشندہ ستارے۔ شریعت کے ماہتاب اور عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی بیعت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نے ۸۷۷ھ ہجری المقدسہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہِ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہوئے کہ قدم بقدم نوافل، لمحہ بہ لمحہ درود شریف پڑھتے مدینہ منورہ بارگاہِ رسالت مآب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی حاضری کے لیئے چلے تو راہ میں روک دیئے گئے۔ دوبارہ۔ سہ بارہ لیکن اِس بار ہجر کی تیز تلوار کے زخموں سے چُور بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں "اِستغاثہ" پیش کیا۔ ـــ

الٰہی غنچۂ اُمید بکشا	گلے از روضۂ جاوید بنما
ز مہجوری برآمد جانِ عالم	ترحّم یا نبیّ اللہ ترحّم
نہ آخر رحمۃٌ للعٰلمینی	ز محرُوماں چرا فارغ نشینی
بیروں آور سر از بُردِ یمانی	کہ رُوئے تُست صُبح زندگانی
شب اندوہ ما را رُوز گرداں	ز رُویت صُبح ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بُوئے جامہ	بسر بر بند کافوری عمامہ
آدیم طائفے نعلین پاکُن	شراک از رشتہ ہائے جانِ ماکُن
ز حُجرہ پائے در صحنِ حرم نہ	بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ
تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے	کُنی برحالِ لب خشکاں نگاہے

"نگاہے یا رسُولَ اللہ نگاہے" "صلی اللہ علیک وسلم"

تو اجازت مل گئی اور جب مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے۔ ادب اور محبت سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا تو رحمۃٌ للعٰلمین، شان والے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے ایسا نوازا کہ حق مل گیا تو عرض کیا

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم غلام سے کیا خطا سرزد ہوئی ؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و محبت سے تم آرہے تھے۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضۂ اطہر سے باہر آکر کرنا پڑتا۔ اس جذبۂ عشق کو ٹھنڈا کیا اور پھر باریابی عطا فرمائی۔ اور بارگاہِ رحمت سے جامی کو وہ کچھ ملا جو اُن کا ہی حصّہ تھا۔ عالمِ مشاہدہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں بوقتِ الوداع ارشاد ہوتا۔ "جامی سلامت روی و باز آئی" جامی! پھر بھی آنا۔

☆ یہ فقیر پُر تقصیر، اُمیدوار رحمتِ ربِ قدیر، اِن مقبولانِ بارگاہِ محبوب کے صدقے سے عرض کُناں ہے۔ کاش کہ ہمارا نصیبہ بھی کھلے۔ اور ہمارا ستارہ بھی مدینہ کے چاند صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے چمکے۔

دو عالم مہمان، تو میزبان، خوانِ کرم جاری ‏ ‏ ‏ اِدھر بھی کوئی ٹکڑا میں بھی ہوں کُتا تیرے در کا
زیارت میں کروں اور وہ شفاعت فرمائیں ‏ ‏ ‏ مجھے ہنگام عیدیں یاربِّ دِن ہو محشر کا

قولِ حکمت :- مغل بادشاہ بابر کے عہد میں سمرقند کے ایک مشہور مولانا مزید ہرات میں وارد ہوئے ایک دن محفل جمی تو بابر نے مولانا مزید سے پوچھا کہ یزید پر لعنت[عہ] بھیجنے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انھوں نے کہا جائز نہیں۔ بابر اب مولانا جامی قدس سرہٗ السامی کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تمہارا کیا خیال ہے۔ تو مولانا جامی نے برجستہ کہا ؎

"ہزار لعنت بر یزید و یکے بر مزید"

○ آپ اولیاء نقشبند سے تھے۔ میدانِ عشق و محبت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی نعتیہ کلام لکھ کر ایک منفرد مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا یہ آپ کا ہی حصّہ ہے۔ عشقِ مصطفےٰ کا ساز جو آپ نے چھیڑا اُس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرماتا رہے گا ؎ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلٰوۃً ذَاکِیَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

مجھے اپنی ناچیزیں کر غلام ہو ہیرے ماہ و تمام بھی ‏ ‏ ‏ میری شاخ گل ہے صبح بھی میری شمع بھی ہے شام بھی
جہاں عشق بھی ہے سجود ریز جہاں حسن بھی ہے نیاز میں ‏ ‏ ‏ اسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں اک ادنیٰ غلام بھی

عہ جن [illegible] ائمہ کرام کا لعنت یزید پلید کے خلاف فتویٰ ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ لائق لعنت نہیں بلکہ یہ کہ جتنی دیر لعنت کرنی ہے کیوں نہ اتنا وقت اللہ پاک کا نام لیا جائے اور درود شریف پڑھا جائے۔



(۲۱) سراج السالکین، شمس العارفین سیدی و مرشدی اعلیٰحضرت سید نور الحسن شاہ بخاری

قدس سرہٗ الباری نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ (وصال ۱۳۸۲ ہجری المقدس)

☆ شیر ربانی قطب زمانی میاں شیر محمد قدس سرہٗ العزیز "شرقپور شریف" کی مُراد اور خلیفہ اجل تھے اور آپ نے طریقت کی منزلیں عشق میں طے کیں اور آپ کے سینہ میں سوز و گداز تھا۔ اور زبان میں عجیب تاثیر تھی۔ جو زبان مبارک سے فرما دیا وہ ہوگیا۔ حسنِ صورت میں بے مثل، اور حسنِ سیرت میں بے مثال تھے آپ ظاہراً شریعت میں سُنّتِ مصطفویہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے آراستہ اور باطناً طریقت میں ولائیتِ انوارِ احمدیہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے پیراستہ تھے۔ آپ صحیح النسب، نجیب الطرفین، بخاری سادات کرام سے تھے۔ یعنی نسباً عترتِ نسبِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سادات سے مفتخر اور نسبتاً انوار ولائیتِ نقشبندیہ سے ممتاز تھے۔ ؎

از لطفِ خلائق زماں داریم ممتاز از جہاں
وضعے دگر، طرزے دگر، ذوقے دگر، شوقے دگر

○ آپ مقام مطابقت پر فائز المرام تھے جو کمَّلا اولیاءِ عظام کا مقام ہے: "فافہم"

☆ نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم النبی الامی" ہیں۔

☆ چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت کا اظہار فرمایا۔

☆ قریش خاندان سے ابتداءِ تبلیغ رسالت فرمائی تو مخالفت شروع ہوئی۔ اور سعادتمند دولتِ ایمان سے مالامال ہوگئے

☆ دورِ نبوت مکہ معظمہ ۱۳ سال تھا جسمیں صنادید قریش قتل کے منصوبوں میں ناکام رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ولی اُمی اور سینہ علمِ لدنی[1] کا خزینہ تھا۔

چالیس سال کی عمر میں ولائیت سے سرفرازی ملی۔

آپ نے بھی تبلیغ کی ابتداء اپنے خاندان سے فرمائی اور انھوں نے پُر زور مخالفت کی۔ بعدازاں جنگل منگل ہوگئے

آپ کے پہلے تیرہ سال دورِ ابتلاء رہا دشمن قتل میں ناکام رہے۔

---

[1] علمِ لدنی۔ جو اہل اللہ کو تعلیم الٰہی اور تفہیم ربانی سے معلوم و مفہوم ہوتا ہے۔ یہ علم اُن کے قلوب پر القاء ہوتا ہے نہ کہ دلائل عقلیہ اور نہ شواہد نقلیہ سے۔ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ سورۃ الکہف "ہم نے اسے علم لدنی عطا کیا اور یہ علم باطن و مکاشفہ ہے یہی علم اسرار ہے جو مواہب ربانی سے عطا ہوتا ہے۔" یہ لازم ہوتے ہیں تذکرۃ الفقراء



☆ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ[1] اللہ تعالیٰ نے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی سیرت کو نمونہ بنایا۔
سورۃ الاحزاب ۲۱

☆ حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو رب کریم نے قرآن پاک میں " نور " فرمایا۔

☆ فتوحاتِ مدینہ کا فیض ، اسلام میں تمام جہاں پر پھیلا اور سارے جہان کو منور کر دیا۔

☆ مدینہ منورہ " ہجرت گاہ " کھجوروں کے باغوں کا مرکز ہے ۔ جہاں کی ہوا مومن کے لئے جنت کی ہوا سے خوشگوار اور خوشبودار ہے اور فضا پاکیزہ تر۔

آپ کا کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا ، گفتار ، کردار اور اخلاق میں ہو بہو اسوہ حسنہ کی تصویر اور خلوت و جلوت ، سفر و حضر میں سنتِ مطہرہ کی تنویر تھے۔

مرشدِ اکمل شیرِ ربانی آپ کو " نور " کہا کرتے تھے ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صورۃ و سیرۃ " اسم بامسمیٰ " تھے۔

آپ کی ولایت کے آخری دس سالوں میں نور کی بارشیں بیلیوں کے قلوب پر خوب برسیں اور دریا ، وادی و صحرا منور ہو گئے۔

آپ کا مولد و مسکن حضرت کیلیانوالہ شریف مدینہ منورہ کا پرتو ہے ۔ کھجوریں ہی کھجور کے درخت اور زمین رتیلی اور ہوا الحمد للہ ، خوشگوار ، فضا دلآویز اور دلپذیر۔

○ مقامِ مطابقت میں ایک ایسا بھی مقام آیا کہ آپ سیدالانبیاء مدینۃ العلم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے سیدالاولیاء علی بابہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض اور نسبت سے بدرجہ کمال مستفیض ہوتے نظر آتے ہیں ۔ جس سے آپ کی زبان حکمت بیان اور کاشفِ سرِ نہاں تھی ۔

☆ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ابوجہل کی مومنہ بیٹی سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور دشمن رسول کی بیٹی ایک گھر میں نہیں رہ سکتیں تو مولائے کائنات

آپ کے نکاح کی بابت ایک غیر سید گھرانے میں ارادہ کر لیا گیا تو مرشدِ کامل شیرِ ربانی ناراض ہو گئے اور آپ کی رضا کے مطابق سادات خاندان میں شادی کی جس سے اس گلستان نور کے پھول اور کلیاں بہاریں ہیں ۔

اس گلستان نور کی خوشبو چار دانگ عالم

[1] البتہ ہے تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نمونہ ۔

نے ارادۂ نکاح ترک فرما دیا۔

☆ ۱۲ ربیع الاوّل ۶۳ برس کی عمر شریف میں اللّٰھُمَّ الرَّفِیْقُ الْاَعْلٰی فرماتے ہوئے وصال فرمایا۔ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

میں سدا عطر بیز رہے۔

آپ کو رب کریم نے ماہِ ربیع الاوّل ۶۳ سال کی عمر میں جنّتُ الفردوس میں اپنے پاس بُلا لیا" بَرَّدَ اللہُ مَضْجَعَہٗ

"تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

جبینش را بسجودش گشتہ پُر نور ۔ چو در مصحف نمایاں آیتے نور

وظائف:۔ آپ پنجگانہ نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا فرماتے اور نمازِ عصر کی امامت خود کراتے۔ نمازِ تہجد کے بعد درُود شریف خضری تین ہزار تسبیح پر پڑھتے اور نمازِ عشائے قبل اور نمازِ فجر کے بعد شمارے کھجور کی گٹھلیوں پر درُود شریف صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتے آپ کے مُریدین صاحبِ تقویٰ اور عاملِ بالسُّنّت ہیں۔ معتبر ذرائع سے مروی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مُریدی اُسے کرتے جس کے متعلق حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی طرف سے اشارہ ہوتا۔ (بحوالہ تحفت عین کا بری) آپ کا روضۂ اقدس، منبعِ فیضان، بوسہ گاہِ عوام و خواص ہے۔ مولائے کریم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر گھٹائے رحمت کی بارش نازل فرماتا رہے۔ جس سے اس مزار فائض الانوار سے زائرین کے قلوب نور سے معمور ہوتے رہیں۔ اور یہ گلستانِ نور ہمیشہ ترقی پر رہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ لَا تَنْقُصْ ط

تصنیفِ لطیف:۔ آپ کا بہترین شاہکار کتاب مستطاب "اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰنِ"[1] ہے جو علماء اور خصوصاً طریقت سے منسلک حضرات کے لیئے ایک تحفۂ عظیمہ ہے۔ جو طرز فکر کا مظہر ہے اور آپ کے علمِ لدنی کا واضح ثبوت اور عشق و محبت کی جولانیوں کی مُنہ بولتی دلیل ہے۔

---

[1] انسان کو صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو تو قرآن کی حکمتیں اور حقیقتیں کھلتی ہیں اور جب آپ سے نسبت ہی نہ ہو تو پھر قرآن کی تفاسیر اور تراجم بھی تحریفات، تاویلات فاسدہ مانند اسرائیلیات کے ہوں گے۔ اور یہ نسبت درُود شریف کے بغیر ناممکن ہے۔ وگرنہ بفرمانِ صاحبِ القرآن صلی اللہ علیہ وسلم وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ (حدیث شریف) قرآن قاری قرآن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا اور دین سے ایسے نکل جاتے ہیں جیسے تیر شکار سے۔

☆ "اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰنِ" میں شریعت مطہرہ کے عقائد اور طریقت کے مسائل کی وضاحت عجیب انداز محبت [illegible]



اور آپ کی پاک سیرت پر کتاب " اِنشراحُ الصُّدور بِتذکرۃِ النّورِ" جو محسن السید محمد منیر حسین شاہ نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہٗ وضریحہٗ [1] وطنِ مالوف بمقام جو کالیاں ضلع گجرات" کی تالیف ہے اور اس نام کو اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ [1] "قرآن کا وطنِ اصلی" سے کتنی پیاری اور لطیف نسبت ہے ؟ فَلَهُ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ؕ ؎

ہے انھیں کے عطر بوئے گریباں سے منت گُل
گُل سے چمن ، چمن سے صبا ، صبا سے ہم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۴۲) اعلیٰ حضرت ، مجددِ وقت شاہ احمد رضا البریلوی قادری قدس سرہ العالی ؕ

☆ آپ ۱۰ شوّالُ المعظّم سنہ ۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء ہجری المقدسہ شہر بریلی میں پیدا ہوئے آپ نے اپنی تاریخِ ولادت اس آیتِ کریمہ سے نکالی اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ [2] بعمر ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۴ دن میں تمام علوم مروجہ کی تکمیل فرمائی ۔ علوم و فنون میں یکتائے زمانہ تھے ۔ پچپن علوم میں ایک ہزار کتب تصانیف کیں ۔ کنزُ الایمان فی ترجمۃِ القرآن جو دُنیا میں ترجمہ ہائے قرآن کا سرتاج ترجمہ ہے اور فقہ حنفی میں "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" ۱۲ ضخیم جلدوں میں جو ہزارہا صفحات پر مشتمل ہے تالیف فرمائی ۔ آپ نے اپنی شانِ تجدید سے مخالفینِ اسلام و معاندینِ دین ، گستاخانِ رسول کے خلاف خوب قلمی جہاد کیا ۔ عشق و محبت اور ادب و تعظیم کے نشان تھے ۔ دیگر مسائل ، فتویٰ نویسی ، درس و تدریس کی مصروفیات کے باوجود ایک

بقیہ حاشیہ

ادب سے بیان کیا گیا ہے ۔ خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات اِس شان سے تحریر فرمائے کہ قرآن پاک کے الفاظ کو ہیروں کی مانند اپنے کلام میں جڑ دیا اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی صفات کمالیہ کا مرقع بنا دیا ۔ مسئلہ نور ، حاضر ناظر ، علمِ غیب ، امتناعِ نظیر ، امکانِ کذب ، خلفِ وعید جیسے ادق مسائل کو اشاروں کنایوں سے سمجھا دیا اور یہ اہم با مقصد اور جامع کتاب ہے ۔ اس کے ایک ایک لفظ میں مصنف علیہ الرحمۃ کے نور کے فیضان کا سمندر موجزن ہے ۔ ۱۲ منہ

[1] پ ۲۳ سورۃ الزُّمر آیت کریمہ ۲۲ ترجمہ: کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے ۔

[2] پ ۲۸ سورۃ المجادلۃ آیت کریمہ ۲۲ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی ۔

ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ امام اعظم کے مقلد، حنفی المذہب اور غوث اعظم کے فیض یافتہ قادری المشرب اور محبت و عشق کے میدان میں فنا فی الرسول کے مقام پر فائز المرام تھے پوری صدی آپ کی نظیر و مثیل پیش نہیں کر سکتی آپ ہمہ صفت موصوف عالم و عارف مجدد وقت تھے۔ اور فی زمانہ مسلک "اہل سنت وجماعت" صحیح العقیدہ و سنی ہونے کا نشان ہیں۔

نعت گوئی :- آپ کے نعتیہ کلام کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شعراء اور علماء، رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ اپنی ایک نعت شریف میں حضور ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں اپنی محبت اور عشق کا اظہار عقیدت پیش کرتے ہیں ؎

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

علامہ اقبال نے جب یہ نعت ایک جلسہ میں سنی تو اتنا متاثر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو کی لڑیاں بہہ نکلیں اور فی البدیہہ ارتجالاً اسی بحر میں دو شعر کہے ؎

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش — لگائے خدا اور بجھائے محمد ﷺ

تعجب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلیٰ — بنائے خدا اور بسائے محمد ﷺ

عقیدت و محبت :- جب دوسری بار آپ مرکزِ حسن و جمال بارگاہ رحمۃ للعالمین ﷺ میں دل بیتاب اور روح بیقرار لے کر حاضر ہوئے تو اس وقت دل میں تمنا تھی۔ کاش مجھے بھی بکمال شانِ رحمت سے اپنے جمال جہاں آرا کی زیارت سے مشرف فرمائیں اگرچہ خواب میں کئی مرتبہ شرفِ زیارت نصیب ہو چکا تھا۔ مواجہہ شریف کے سامنے غلامانہ انداز میں مودبانہ کھڑے ہو کر درود شریف عرض کرتے رہے۔ لیکن پہلی بار مراد نہ بر آسکی اور دوسری رات بھی تمنا لیے ہوئے دلِ بے تاب سے درود شریف پڑھتے رہے اور انتظار کرتے رہے تو شدت جذبات سے چند اشعار زبان سے جاری ہو گئے۔ جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تیری کوئی کیوں پوچھے بات رضا — تجھ سے کتنے ہزار پھرتے ہیں

تو قسمت کا چاند چمکا اور نظارۂ جمال باکمال سے حالت بیداری میں مشرف ہو گئے۔

ف علماء حرمین شریفین نے المجدد بهذه الامة مجدد الملة الطاهرة کے نام سے یاد کیا۔



صلوٰۃ و سلام :۔ فنافی الرسول نے بحرِ عشق و محبت میں ڈوب کر بکمال ادب و احترام سے بارگاہِ محبوب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " میں وہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا جو دنیا کے کونے کونے میں گونجا اور مقبول بارگاہِ رسالت ہوگیا اور اسکے پڑھنے اور سننے والے بھی مقبول یہ عجیب نغمۂ محبت ہے جو قلب و روح کو لبھانے والا ہے۔ پاک و ہند اور ملک ایشیا، یورپ، امریکہ کے شہروں افریقہ کے صحراؤں میں گونج رہا ہے " یہ صلوٰۃ و سلام اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف ہے "۔

وصال :۔ احمد رضا نے اپنی تاریخ وصال چار ماہ بیس دن پہلے فرمادی اور اس آیتِ کریمہ سے استخراج بھی فرمایا وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ[1] ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء

دنیا کی ہر مشکل اور زیارت رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ درود شریف فرمایا کرتے حصول فضلِ عظیم، منافع کثیر کے لئے مجرب ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط روزانہ صبح شام ۱۱۱ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى آلِهِ الْكَرِيْمِ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۲۳) شاہ گل حسن خلیفہ مجاز واقف اسرارِ معرفت السید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی علیہما الرحمۃ

☆ فرماتے ہیں ایک روز مجھے قلندر صاحب کا حکم ملا کہ آکر مل جاؤ۔ میں حاضرِ خدمت ہوا تو فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے درود شریف پڑھا کرو اور دیگر وظائف کے ساتھ قصیدۃ البردۃ شریف بھی پڑھنے کا حکم دیا تو اُس کی ترکیب بھی ارشاد فرمائی۔ بموجب ارشاد رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ رسول الثقلین " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " قلندر صاحب کی مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی وضو کر کے جماعت میں شریک ہوگیا۔ بعد سلام قدمبوسی کی آپ نے مجھے قرآن پاک کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہوا تو یہ کیفیت جناب قبلہ سے عرض کی تو فرمایا۔ آج پھر پڑھنا پھر پڑھا تو خواب میں دیکھا۔ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید مجھے عنایت فرمایا بعد

؎ کم رضائش در رضائے مصطفےٰ زاں سبب شد نام او احمد رضا " صلی اللہ علیہ وسلم "

---

[1] پ ۲۹ سورۃ الدھر آیت کریمہ، ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔



بیداری یہ خواب جناب[1] کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہُوا ۔ آج پھر پڑھنا۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہوں ۔ رسُول کائنات " صلی اللہ علیہ وسلم " کے فراق میں دریا ، صحرا ، کوہ ، بیابان طے کرتا ہُوا ایک ریگستان پہنچا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا اور سطح ریت پر پڑا تڑپتا ہوں کہ ناگاہ جناب محبُوب کردگار نبی مُختار احمد مجتبےٰ محمّد مُصطفےٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے میرے سر کو اُٹھا کر اپنے زانو مُبارک پر رکھا اور اپنی ردائے مُبارک سے گرد وغبار میرے چہرے کا صاف کیا ۔ مَیں ہوش میں آ گیا تو حضُور کے رُوئے انور پر نظر پڑی ۔ مَیں نے رو کر عرض کیا کہ یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری فریاد رسی فرمایئے ؟ تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا ۔ خاطر جمع رکھو ، بیقرار نہ ہو ابھی وقت نہیں آیا ۔ تھوڑے عرصہ میں منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے تو اُس وقت میری عجیب کیفیت تھی کہ عبارت میں نہیں آ سکتی ؎

اشارہ آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے ۔ گوہر اشکوں کے روضے پر چڑھاتے اپنی آنکھوں سے

اگر آپ خواب میں آتے تو پتلیاں قدموں تلے بچھاتے ۔ ہم اپنی سوئی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے

اگر مل جاتا کوئی تنکا مجھے طیبہ کی گلیوں میں ۔ اُٹھاتے اپنی پلکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے

سُنتے ہیں کہ آنسو موتیوں میں تولے جائیں گے ۔ مزا ہوتا جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

مَیں نے یہ تمام حال سرکارِ قلندر میں عرض کیا ۔ فرمایا مُبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا ۔ تو تم کو حج بھی نصیب ہو گا اور مدینۂ منوّرہ کی راہ میں تم انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ خواب کی واردات تم پر بیداری میں بھی گزرے گی ۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا ؎

تو عزمِ سفر کردی و رفتی بر ما ۔ بستی کمرِ خویش و شکستی کمرِ ما

گفت حق اندر سفر ہر جا روی ۔ بایدا اوّل طالبِ مردے شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر بیتُ اللہ شریف کی زیارت سے مُشرّف ہُوا بعد ازاں جب مدینۂ طیبہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دل میں خیال آیا کہ مدینۃُ الرّسُول " صلی اللہ علیہ وسلم " کی زیارت کو سوار ہو کر جانا بے ادبی ہے پیادہ پا جانا چاہیئے ۔ چنانچہ پیدل روانہ ہُوا ۔ اثناءِ راہ ایک دُنبل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ سُوج گئی چلنا پھرنا دُوبھر ہو گیا ۔ درد کی شدّت نے بے ہوش کر دیا

[1] اگر کوئی شعیب علیہ السّلام آئے میسّر ۔ شبانی سے کلیمی دو قدم ہے



تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من پیادہ میروم ہمراہاں سوارانند

○ پھر ہوش آیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری مدتِ حیات پوری ہو چکی ہے اس بیابان بے آب و دانہ میں زندگی معدوم۔ افسوس کہ روضۂ رسول اللہ کی زیارت بھی نصیب نہ ہو سکی۔ اس حیرت و اندوہ میں بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اسی حال میں تھا کہ ایک گوشۂ بیابان سے غبار بلند ہوا۔ تھوڑی دیر میں دامنِ گرد کو چاک کر کے ایک جماعت سوارانِ ترک نمودار ہوئی۔ وردی پہنے ہوئے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیرِ ران تھے۔ اور اُن کے زرق برق لباس کو دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وہ جماعت میری طرف متوجہ ہوئی۔ سردارِ خیل نے میرے پاس آ کر فرمایا یَا شَیْخ قُمْ قَافِلَۃٌ رَاحَ ؎۱ میں نے جواب دیا یَا سَیِّدِیْ اَنَا مَرِیْضٌ فِیْ مَرَضٍ شَدِیْدٍ وَ دَاءٍ کَثِیْرٍ ؎۲ وہ سُن کر گھوڑے سے اُترے میرے سر کو اپنے زانو پہ رکھ کر ایک رومال سے گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا فَاَیْنَ مَرَضُکَ ؎۳ میں نے دُنبل کی طرف اشارہ کیا فرمایا شُفَ ھٰذَا ؎۴ میری ٹانگ پر ہاتھ پھیرا معاً درد موقوف ہو گیا اس کے بعد تسلی تشفی کے الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ تم اس کو قافلہ میں پہنچا دو اور فلاں شخص کو تاکید کر دو باآرام تمام مدینہ منورہ تک لے جائے وہ ناقہ سوار صبا رفتار مجھ کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا یَا شَیْخ! میرے لئے دُعا کرو آخر کار قافلہ سے جا ملے اور قافلہ مدینہ منورہ پہنچ گیا اور اس نے مدینہ منورہ کے باہر مجھے اُتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا جب مدینہ منورہ پہنچ گیا تو مجھ کو وہ خواب یاد آیا جو حضرت قبلہ کے رُوبرو بیان کیا تھا۔ کفِ افسوس مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ منورہ کے راہ میں تم انہیں دیکھو گے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ "یہ ۲۳ واقعاتِ مبارکہ متعلقہ درود شریف بفیضِ عدد ۲۳ سالہ دورِ نبوت" ☆

؎۱ اے شیخ اٹھو۔ قافلہ جا رہا ہے۔
؎۲ میں سخت بیمار ہوں اور مرض شدید ہے۔
؎۳ کہاں ہے تیرا مرض؟
؎۴ دم کیا اور شفا ہو گئی۔

روضۃ الخامسۃ باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائد الصلوٰۃ والسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ قِیَامُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

سحاب شُست لبِ غنچہ بہ چندیں آب[۱]

برائے آنکہ زند بوسہ بر رکابِ رسول

قرآنِ پاک :- پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۸۳

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا | لوگوں سے اچھی بات کہو

علامہ السید ابوالفضل محمود البغدادی الآلوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر روح المعانی میں فرمایا۔

☆ اَلنَّاسِ سے مُراد انسانیت کی جان ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حُسْنًا سے مُراد درود شریف تو معنیٰ یہ ہُوا کہ محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجا کرو بعض مفسّرین نے درود شریف بھیجنے کا یہ معنیٰ اخذ کیا کہ ہر معاملہ میں ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

فوائدِ جمیلہ :- فوائد الصلوٰۃ والسلام کے بعد درود شریف خضری لکھا گیا ہے بموافقت درود شریف اولیاءِ نقشبند اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ تاکہ ورد کرنے والے کا قلب منبعِ فیض اور سینہ گنجینۂ فیض اور زُبان ترجمانِ فیض بنے اولیاءِ عظام کے وظائف میں لِکھنے وہی الفاظ پڑھنے چاہئیں جو اُن کی زُبان مُبارک سے نکلے ہوں اور تعداد میں زیادتی ہو تو اخلال اور کمی ہو تو اختلال ہوتا ہے لیکن درود شریف میں نہ اخلال ہے اور نہ اختلال۔ جتنا چاہے پڑھے جو کہ جمع رزق بوجھ، فتوحات سے خالی، مصائب، رجعت اور سلبِ نسبت سے محفوظ، بزرگانِ دین سے سینہ بسینہ منقول ہے۔ درود شریف خضری معنیٰ جملہ انشائیہ سے ہے جو ہمیشہ ورد ہمیشہ متواتر ہر آن کے لیئے ہے۔ سحری کو ۵۰۰ بار اور بعد از نماز عشاء ۱۰۰۰ بار صاحب مجاز کی اجازت سے پڑھے کہ خود رَو پودہ پتے لاتا ہے پھل اور پھول نہیں لاتا۔ فوائدِ درود شریف کالشمس فی النھار اور فضائل منبع الانوار ہیں

---

[۱] بادلوں نے لبِ غنچہ کو سحر کے وقت بارش اور شبنم کے مُتقطر پاکیزہ پانی سے کئی بار دھویا تاکہ وہ لبِ محبوبِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رکاب پر بوسہ دینے کے قابل ہو جائے۔

کی فرمانبرداری ہو اور عظمت بیان کی جائے اور تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کیا کرو اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوبیاں نہ چھپایا کرو۔ علماء متقدمین کا دعویٰ ہے۔ ہم قرآن پاک کی کسی بھی آیتِ پاک سے شانِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بیان کر سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید شانِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا امین بھی ہے اور مبین بھی لہٰذا ثابت ہوا کہ درود شریف کے لیے اتباع لازمی ہے اور فضائل و کمالاتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کا بیان بھی درود شریف ہے۔ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ جو موضوع کتاب اور مقصود ہے [1]

○ چند فوائد اپنی علمی بساط کے لحاظ سے بیان کرتا ہوں لیکن کماحقہٗ اوصاف کون بیان کر سکتا ہے اگر تمام روئے زمین کے شجر قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تو کلمٰتُ اللہِ علوم و حکمتِ الٰہیہ "سورۃ لقمان" کو لکھنے لگیں تو سات بار بھی سمندر روشنائی بن کر آئیں اور عرش و فرش کو کاغذ بنائیں تحریر نہ ہو سکیں کہ صفاتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ بعض مفسرین کرام نے کہا اس سے مراد حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صفات [2] ہیں کہ کلمٰتُ اللہِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءِ حسنیٰ سے ہے لہٰذا درود شریف کی ایک بھی فضیلت زمین و آسمان کے برتن میں نہیں سما سکتی۔ چہ جائیکہ فوائد شریفہ اور ابحاثِ لطیفہ کے لئے یہ چند کاغذ کے صفحات کافی ہوں۔

اے رضا خود صاحبِ قرآن ہے مداحِ حضور — تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم
لا و ربِّ العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا — بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ذکرِ فضائل و کمالات صلوٰۃ و سلام نعت محبت اور اتباع یہ سب ایک ہی حقیقت کے نام ہیں۔

[2] ایک مرتبہ نبی پاک صاحب لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلمیں تو بھی شمار نہ ہو سکیں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو تو عرض کیا۔ حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے سُنن الکبریٰ میں یہ حدیث پاک بیان کی۔ یاد رہے۔ صفاتِ خالق حقیقی اور ذاتی۔ صفاتِ مخلوق مجازی اور اسمی ہیں۔ صفاتِ الٰہیہ ازلی ابدی لامتناہیہ ولا متناہیہ ہیں اور صفاتِ مخلوق اس کی انگاوکرم سے

○ غوثِ زمان السید عبدالعزیز دباغ مغربی اَفَاضَ اللہُ بُرھَانَہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

☆ دُرود شریف پڑھتے وقت دُنیا کے دھندوں سے دِل لبریز اور غیر اللہ سے وابستگی ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو دُرود شریف کے اجر "نور" سے محروم رکھا۔ اِسی لئے اُس کے قلب کو شواغل سے معمور کر دیا اور اگر عمل کے وقت قلب دُنیا کے دھندوں سے فارِغ ہو اور رجُوع اِلی اللہ ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے موجبِ اجر فرمایا ہے اور اُس پر نُور اور اجر مُرتب فرمایا۔ قبولیت کی علامت لرزہ چڑھنا، گریہ طاری ہونا اور خشوع وخضوع کا پایا جانا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

☆ دُرود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفع پہنچانا نہیں بلکہ فائدہ اور نُور آپ سے پاتا ہے۔ ہر اجر کے لئے نُور ہے اور دُرود شریف کا نُور تمام کائنات کے اصل نُورِ محمدی

بقیہ حاشیہ

عطا نیۃ اور محدُود و معدُود ہوتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

ﷺ نُورِ ذاتِ اَحدیت کی پہلی تجلی ذاتِ نُورِ "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور اُس نُور سے ہی تخلیق کائنات ہُوئی یعنی ابتداء بھی اسی سے اور انتہاء بھی اور مقصود بھی یہی نُور ہے تو یہ نُورِ خالق و مخلوق کے درمیان ایک وسیلہ بنا۔ اِس وسیلہ کے بغیر نہ تو دولتِ ایمانی، نعمتِ عرفانی ملتی ہے اور نہ مخلوق کی کوئی عبادت، پکار خالق تک رسائی کر سکتی ہے اور نہ ہی قبولیت پا سکتی ہے۔ تو معلوم ہُوا "قلبِ مومن نُورِ ذاتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے ہی نُورِ ذاتِ اَحدیت کی جلوہ گاہ بنا۔ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ ط مومن کا قلب اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا عرش ہے یعنی اُس کی تجلیات کا مخزن ومرکز، تو ہر انسان اتنا ہی ذات وصفاتِ نُورِ محمّدیہ وفضائل وکمالاتِ احمدیہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ سے فیض یاب ہوگا۔ جتنا اُس کے قلب میں نُور متجلی ہے یا بالفاظِ دگر جتنا اُس کا تعلق مُصطفیٰ سے ہوگا اور یہ نُورِ متجلی دُرود شریف سے ملتا ہے جناب رسالت مآب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو تمام کائنات میں وُہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی اور ذات نہ پہنچی ہے اور نہ پہنچ سکے گی جتنا اُس کے قلب میں تجلی نُور کا فیضان ہے اتنا ہی وُہ آپ کے فضائل و خصائل، کمالات و معجزات اور شان کو سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلَ الْبَصَرِ وَالْبَصِیْرَۃِ

☆ تمام تخلیقات کا اصل نُورِ "محمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی یہ تخلیقی نُورِ اصل کائنات ہے جو تجلی ذات سے ہے۔ تجلی صفات کا کوہِ طور پر جلوہ پڑا تو اولوالعزم رسول موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر پڑے اور کوہِ طور

ﷺ سے ہے اور درود شریف کا نور چونکہ آیا ہی بحرِ انوارِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور پھر جا بھی ملا نورِ احمدی " ﷺ " سے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ جیسے کوئی اپنے اصل سے جا ملے تو درود شریف سے نفع پہنچانا نہ ہوا۔ اس کا سارا فائدہ اجر، ثواب اور نورِ خالص ہمارے اپنے ہی لیئے ہوا جیسے سمندر سے بخارات اٹھ کر بادل بنتے ہیں اور بارش کے قطرات اور اس کا پانی پھر سمندر میں جا ملا اور اس پانی سے مُردہ زمین زندہ ہوگئی" قلبِ مومن درود شریف کے نور سے زندہ ہوتا ہے ؎

كَالْبَحْرِ يَمْطُرُهُ السَّحَابُ وَمَالَهٗ مَنٌّ عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ مِنْ مَّائِهٖ

حقیقت درود شریف:۔ اعاظم و اکابر صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم درود شریف کی حقیقت کیا ہے تو حضور دانائے غیوب، محبوبِ علام الغیوب " ﷺ " نے فرمایا درود شریف علم مکنون، علم اسرار سے ہے۔ طُوْبٰی لَهُمْ وَبُشْرٰی (خوشخبری اور مبارک ہو) جنہوں نے درود شریف سے وافر حصے پائے اور پھر وہ ہمیشہ درود شریف میں رطب اللسان اور ان کے حصولِ فوائد اور انوار سے دُرفشاں ہوگئے۔

☆ امام ربانی محبوب صمدانی سرکار مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی مجددی قدس سرہ السامی کے نزدیک درود شریف ہر حال میں مقبول ہے اور فائدہ دیتا ہے

بقیہ حاشیہ

جل کر سرمہ بن گیا لیکن حضور " ﷺ " تو اصل نور کائنات ہیں۔ خاک المدینۃ المنورہ پر اس نورِ ازلی کا جلوہ بارہا مرتبہ پڑا جو کوہِ طور پر ایک بار " وہ بھی سوئی کے ناکے کے کروڑواں حصہ " پڑا تھا۔ حضور نور " ﷺ " کے دیارِ پاک کے گلی کوچہ کا ذرہ ذرہ کوہِ طور سے کروڑہا گنا زیادہ باعظمت ہے یہاں تو اس نورِ ازلی ذاتِ احدیت کی ہر آن نئی شان سے تجلیات کا ظہور ہے اور اس نور کا حصول صرف اور صرف درود شریف سے ہے

یہ کیفیت مجھ پہ بارہا گزر گئی — دیکھا جلوہ حضور جہاں تک نظر گئی
موسیٰ بیہوش ہوگئے اور طور جل گیا — جب نقاب میم محمد رخ سے اٹھ گئی
صلی اللہ علیہ وسلم

ؔ جیسے سمندر پہ بادل برستا ہے لیکن بادل کا سمندر پر کوئی احسان نہیں کیونکہ یہ پانی تو اسی کا اپنا ہے۔ درود شریف سے مقصود استفادہ نور ہے۔ نہ کہ افادہ۔ " فائدہ دینا نہیں، فائدہ لینا ہے " [illegible]



اگرچہ ریا اور سمعہ سے بھی پڑھا جائے لیکن اِس سے ثواب اجر میں کمی ہو جاتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲) درُود شریف کا نُور تمام نُوروں کا اصل ہے جس سے قلبِ سقیم۔ قلبِ سلیم اور قلبِ فہیم بنتا ہے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ؕ[عـه]

قلبِ فہیم دُنیا میں ہدایت، تقویٰ اور قلبِ سلیم آخرت میں نفع دے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۳) درُود شریف کا نُور حقیقتِ[عـه] اشیاء کو بدل دیتا ہے۔ تلخ سے شیریں اور بدبُو سے خوشبُودار بناتا ہے اور ہر قسم کے زہر کے لیئے تریاق ہے۔ اور ہر درد کی دوا ہے۔

عـه پ ۱۹ سورۃ الشعراء آیتِ کریمہ ۸۹۔ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وُہ جو اُس کے حضور حاضر ہُوا سلامت دل لے کر "قلبِ سلیم" تطہیر القلب عن ما سواء اللہ کو کہتے ہیں اور قلبِ فہیم دین کی سمجھ رکھنے والا دل جسے اصطلاح طریقت میں لطیفۂ ربانی سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق "الحدیث" میں فرمایا گیا وَاسْتَفْتِ قَلْبَكَ اپنے دل سے فتویٰ پُوچھ یہ مُفتیِ حق ہے نہ کہ مُطلق قلب جو خیالاتِ فاسدہ اور پراگندہ کی آماجگاہ اور وسوسۂ شیطانی کی گزرگاہ ہے۔ مُفتیِ عقل اور قاضیِ نقل کا دل تربیت خانہ ہے جو خواہشِ نفسانی کا دیوانہ اور شیطان کا کارخانہ ہے۔
حاشیہ صفحہ ۳۲۸ ملاحظہ ہو
قلبِ سقیم

عـه مولانا محمد جلال الدین رُومی قدس اللہ سرہٗ، مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ ایک بار شہد کی مکھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہُوئی۔ اُس وقت حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" صحابہ کرام کی مجلس کو سجائے "جیسے چاند تاروں کے جھرمٹ میں" تشریف فرما تھے۔ شہد کی مکھی نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور فرطِ شوق سے کبھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لباس مُبارک پر بیٹھتی اور کبھی پاؤں کو بوسے دیتی اور آداب بجالا کر تمام مجلس کے اردگرد خوشی اور مسرّت سے جھومتی اور طواف کرتی تھی اور عجیب شان سے فدا ہو رہی ہے۔ سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کو اپنے پاس بلایا اور پُوچھا اے نحل! یہ بتا تو شہد کیسے بناتی ہے۔ عرض کیا فداک روحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں باغ میں جا کر ہر قسم کے پھولوں چنبیلی، موتیا، گلاب اور پھلوں کا رس چوستی ہُوں اُن میں کوئی کڑوا، کسیلا اور کوئی پھیکا ہوتا ہے یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پیٹ میں کوئی کارخانہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے جب میں پھلوں کا جوہر اور پھولوں کا زرد، سفید اور سُرخ رس مُنہ میں رکھ کر اپنے گھر کی طرف اُڑتی ہُوں تو راستے میں "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

(۴) خلیفۃ الرسول الاعظم سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ و رضوانہٗ عنہٗ کا ارشاد گرامی :۔

☆ دُرود شریف گناہوں اور بُری تقدیر کو مٹاتا اور شقی سے سعید بناتا ہے اور حضور اکرم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کی خاص توجہ اور نظر ہوتی ہے جس سے غمی خوشی، تنگی آسانی، نقمت

بقیہ حاشیہ

آپ پر دُرود شریف "صلی اللہ علیک یا محمد" پڑھتی ہوں - مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

چوں نخوانیم بر احمد درود ــــ شود شیریں و تلخی را ربود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

☆ بقولِ " یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اپنی شہنشاہ ملکہ نحل کے حکم سے ان رسوں کو جمع کر کے ایک مجلس منعقد کرتی ہیں اور پھر ہم سب ادب و محبت کے ساتھ ارد گرد بیٹھ کر دُرود شریف پڑھتیں ہیں تو دُرود شریف کی برکت سے یہ تلخ رس شیریں بن جاتے ہیں جو ایسے میٹھے خوشگوار، پاکیزہ اور لطیف تر ہوتے ہیں کہ مدتِ دراز تک نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبودار ہوں پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ سب برکت دُرود شریف کی ہے اور یہ سب تاثیر ہے آپ کے نام اقدس کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ربِ کریم کو ہماری یہ ادا اتنی پسند آئی اس شانِ مطلق نے اس دُرود شریف پڑھنے کی برکت سے اس میں شفا رکھ دی کہ حلال اطیب چیزوں میں شفا ہے حرام چیزوں میں نہیں اور ہمیں بہت سے انعامات سے نوازا۔

☆ پہلا انعام :۔ دُرود شریف سے رسوں کی قلبِ ماہیت فرما کر شہد کو بچے جوان اور بوڑھوں کے لئے محبوب بنا دیا اور اس میں عجیب ذائقہ اور تاثیر عطا فرمائی اور شفا کا نسخہ ملا۔

☆ دوسرا انعام :۔ دُرود شریف کی برکت سے بارگاہِ رسالت کی حاضری اور زیارت نصیب ہو گئی اور مرتبہ پا گئیں اور ہمارا ذکر مومنوں کی زبانوں پر شہد کی مٹھاس کی طرح ہوتا رہے گا۔

☆ تیسرا انعام :۔ ربِ جلیل سے وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ (پ ۱۴ سورۃ النحل ۶۸) سے شرفِ ہم کلامی ملا۔

○ خالقِ کائنات کو بندہ کا دُرود شریف پڑھنا کتنا پسند ہے کہ اس کی شانِ کریمی سے زبانوں میں مٹھاس اور تاثیر پیدا ہو گئی اور دُرود شریف مومن کے منہ میں شہد سے زیادہ میٹھا اور قلب میں نور بن گیا۔ یہ سب انعامات خبر دیتی ہیں کہ مومن قبر میں جا کر دُرود شریف کی برکت سے نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبودار ہوں گے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ۔ "دُرود شریف نے ادھر شہد کو یہ خاصیت عطا فرمائی اُدھر مومن نے مرنے کے بعد یہ سعادت پائی۔

حکمت کے موتی :۔ عالمِ نباتات کے گلستان کے پھولوں کا رس شہد کی مکھی چوسے تو فیہ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کا مژدہ پائے اور گلستانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پھولوں کا رس "خون" کربلا کی

ــ اور الہام کیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو ــ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ ٭ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ

نعمت، بلا عطا، زحمت رحمت اور راحت بنتی ہے اور ایلام کا مداوا ہو کر انعام بن جاتا ہے ؎

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج

یہ ساری گتھی اک تیری سیدھی نظر کی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵) درود شریف پڑھنے والے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی حضوری میں یاد فرماتے ہیں اور وہ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ کی عملی تفسیر[1] بن جاتا ہے پھر وہ سفر و حضر کی خلوتوں اور جلوتوں میں محراب و منبر پہ، ابتلاء اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے۔ جس سے محبت الٰہی اس کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے ؎

ہو نہ ہو آج کچھ میرا ذکر حضور میں ہوا

ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶) امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

؎ عالمہ، فاضلہ، مجتہدہ، محدثہ کبیرہ، مبلغہ شریعہ مطہرہ، حافظہ۔ ۸

بقیہ حاشیہ

سرزمین چھوئے تو وہ خاک بھی خاکِ شفا ہے۔ جس سے مومن روحانی جسمانی شفا پاتے ہیں۔

کیا بات رضا اس گلستانِ رسالت کی ہے زہرا ہے کلی جس میں اور حسین و حسن پھول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ حضور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی بارگاہ کی نحل اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا درباری ہد ہد۔ کیا شان ہے سبحان اللہ ہد ہد نے شہزادی بلقیس کی شاہی کا راز بتایا اور شہد کی مکھی نے درود شریف کی فضیلت کا سربستہ راز کھولا۔ اہلِ محبت ہی فیصلہ کریں کہ شان و عظمت میں کون افضل ہے؟ افضل تو وہی ہے جو افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی رعایا کی خبر گیری کرتی ہے اور بارگاہ محمدی " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی نحل نے امت مسلمہ کیلئے ایک نسخہ مجرب تیار کیا۔ جو نہ گلتا اور نہ سڑتا ہے۔ درود شریف نے شہد کو خوشبودار خوش ذائقہ اور خوشگوار بنایا اور یہ نسخہ شہد غذا بھی ہے دوا بھی اور ہر جہت کلیۃً شفا بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ ط

" از الفقیر الی اللہ ورسولہ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہ "

[1] پ ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۲، تو میری یاد کرو تو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اللہ رب العزت نے حضور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "

☆ درود شریف کی برکت سے "سکرات الموت" نزع کی کڑواہٹ اور موت کی کراہت دور ہو کر موت آسان ہو جاتی ہے۔ کہ درود شریف موت کی تلخیوں کے لئے تریاق ہے ۔
شدت جانکنی ہو جب نزع کی ہو کشمکش درد زباں ہو یا خدا صل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷) حضرت حذیفہ بن الیمان محرم راز دار نبوت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔ "دلائل الخیرات"

☆ درود شریف کے انوار اور فوائد اولاد در اولاد کئی پشتوں تک پہنچتے رہتے ہیں ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸) مشہور و معتبر تابعی حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

☆ درود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اس کے امر محبت کی تعمیل ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹) سہیل یمن آفتاب قرن خواجہ اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمودہ :۔

☆ کثرت سجود "نوافل" سے درجہ کمال "معرفت" اور کثرت درود شریف سے فنا فی الرسول کا قرب ملتا ہے۔ آپ کو کثرت درود شریف سے استغراق عشق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جذبہ سرمدی نصیب تھا۔ "ولائیت کا یہ مقام مطابقت ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

۱۲ —— بقیہ حاشیہ

" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " سے فرمایا محبوب! وَجَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ میں نے اپنے ذکروں سے تجھے ایک ذکر کیا اور پھر اسم ذکر کر دیا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ﴿سورۃ الم نشرح﴾ کے رفعت عطا فرما کر محبوب " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کی ذات کو ہی اپنا ذکر بنا دیا ۔ ذکر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء حسنیٰ سے ہے حضور اللہ کا ذکر ہیں یعنی کہ حضور کا ذکر اللہ کا عین ذکر ہے " عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم " ۔

؎ ایک شخص درود شریف کا عامل تھا۔ جب اس پر نزع کا عالم طاری ہوا تو کسی اہل اللہ، محرم راز نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا مجھے سکرات الموت کا احساس تک نہیں۔ جیسے مصری عورتوں کو جمال یوسف علیہ السلام دیکھ کر ہاتھ کٹنے کی تکلیف کا احساس تک نہ ہوا اور زبان پر اِنْ ھٰذَآ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ ﴿سورۃ یوسف ۳۱﴾ تھا بعینہ نزع کے عالم میں ورد زباں جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں محو ہو کر فزت برب الکعبۃ رب کعبہ کی قسم کہتے ہوئے جان قدموں میں قربان کر دے گا۔

برچہ ناز رفتہ بودے زجہان نیاز مندے کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی



(۱۰) محبوبِ سُبحانی الشیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی کا ارشادِ مبارک :-

☆ عَلَیْکُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم لازم پکڑو مساجد اور دُرود شریف کو تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہر وقت تعلق قائم رہے، یہ مقام جائے اقامت (مسجد) اور مقام بندہ کا قیام (درود شریف پر استقامت) یہ دونوں افضل ترین مقامات سے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۱) علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ الباری نے فرمایا۔

☆ محبوبِ کریم، رسولِ عظیم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر دُرود شریف پڑھنا سب سے اولیٰ، اعلیٰ، افضل، اکمل، ابہیٰ، اشہیٰ، ازہر و انور ہے۔ اور سرچشمۂ وظائف ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۲) عامل دُرود شریف کی قبر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود جلوہ گر ہوں گے اور وہ قبر بقعۂ نور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی "سُبحان اللہ! کیا شان ہے درود خوان کی"۔ مؤلف

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۳) جاہ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی المشہور محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ کا قول :-

☆ ہمارے خاندان کو علمِ شریعت میں خدماتِ دینی اور مقاماتِ جلیلہ "محدث و مفسر" بہ نسبت دُرود شریف عطا ہوئے کہ حسنین کریمین نے ہمیں قلم عطا کیا اور فرمایا ھٰذَا قَلَمُ جَدِّیْ ۔ علمِ طریقت میں مدارج بھی بوسیلہ دُرود شریف پائے جو لکھا مَاوَجَدْنَا وَجَدْنَا کی مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہِ تعبیر تھے دُرود شریف کا محکم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عطا ہوا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۴) امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ کے تحت اپنے قیامِ حرمین شریفین میں رُوحانی مشاہدات کی بناء پر فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خوشی کے ساتھ اللہ تقدس وتعالیٰ سے ملاقات کرے



تو وہ دُرود شریف کو اپنے اوپر لازم کرے کہ سرورِ مدینہ سُرورِ سینہ ﷺ اُس شخص پر اللہ تبارکَ وتعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۵) الشیخ اکبر، سرکار محی الدین ابنِ عربی علیہ رحمۃ ربی کا ارشاد مبارک :- "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار"

☆ سوائے متابعت شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے دوسرا کوئی راستہ محبت الٰہی کا نہیں ہے جو بکثرت سجود اور مواظبت درود شریف ہے۔ اہلِ محبت کو چاہیئے کہ دُرود شریف پڑھتے وقت صبر و استقلال سے ہمیشگی کرے تاکہ بخت جاگیں اور وُہ جانِ جہان آقائے زمین و زمان " ﷺ " خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں یہ سب سے اعظم فوائد جلیلہ جمیلہ عظیمہ سے ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۶) دُرود شریف مفتاحُ الابواب[1] ہے مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْمِ انْفَتَحَ "جس نے کریم کا دروازہ کھٹکٹایا۔ اُس کے لیئے برکتوں، رحمتوں، مغفرتوں کے دروازے کھل گئے اور وہ کشادہ حال ہوگیا" دُنیاوی، دینوی کشادگی مُراد ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۷) دُرود شریف گھروں کی زینت، مجلسوں[2] کی رونق اور دِلوں کا چین اور سکون ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۸) زُبدۃ الاولیاء[3] متاخرین خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی نقشبندی مجددی کے ارشادِ گرامی :-

☆ تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے رد ہو سکتی ہیں مگر دُرود شریف ایسی عظیم شئی ہے۔ جو کسی حالت میں رد نہیں ہوتا۔ بہر حال قبول ہی قبول ہوگا۔ "ذکرِ خیر"

---

[1] اللہ عزّ وجلّ مجدہٗ الکریم مؤمنین صالحین، محبین، سالکین، عاشقین کے لیئے ولایت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وُہ اولیاء ابرار، اخیار، نجباء، نقباء، مجلاء، ابدال، اوتاد، قطب، قطب مدار، قطب ارشاد، افراد، غوث اور مجدد بنتے ہیں۔ "مہر فی القرطاس"

[2] ایک روایتِ حدیث میں فرمایا میرے "عمرؓ" رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ کا ذکر مجلسوں کی رونق ہے۔

[3] آپ شب بھر بیدار رہ کر دُرود شریف پڑھتے حتیٰ کہ کثرت دُرود شریف سے آپ کے بدن پاک

عطر و گلاب سے مُنہ کو دھو، حُبِّ نبی ﷺ کی دل میں ہو
جس کا وظیفہ ہو گیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۹) نیز فرمایا :- بندہ جب عبادت اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور مصائب، ابتلاء بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ لیکن دُرود شریف کا عُمدہ خاصّہ یہ ہے اس کے وِرد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہوتی ہے۔ یہ دُرود شریف کا خاصہ ہے۔ " نہ نسبت سلب ہوتی ہے اور نہ رجعت "

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۰) نیز فرمایا :- دُرود شریف میں پرورش رُوحانیت رُوحِ پُرفتوح ﷺ سے ہوتی ہے رُوحِ اقدس تو رُوحُ الارواح ہے " ﷺ " اور میری تربیت رُوحِ اقدس ﷺ نے فرمائی۔ کہ مفلوکُ الحالی سے مُرفعُ الحالی اور دونوں جہاں سے فارغُ البالی پائی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۱) نیز فرمایا :- جب آپ سے کسی نے پُوچھا دُرود شریف کونسا افضل ہے ؟ تو ارشاد ہُوا تمام دُرود شریف ہی عُمدہ، افضل اور بہتر ہیں۔ مگر مراتب کا فرق ضرور ہے۔

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب کھُلتا ہے اور انوار برستے محسُوس ہوتے ہیں۔
☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح کو ترقی ہوتی ہے۔
☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ

بقیہ حاشیہ

اور جامۂ مُبارک میں دُرود شریف کی خوشبُو مہکتی تھی فرمایا ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھ رہا تھا تو رُوحِ مُبارک " ﷺ " نے خُوش ہو کر میرے گلے میں پھُولوں کے ہار پہنائے۔ دُرود شریف کا نُور موسلا دھار بارش کی طرح بَرف کے سفید گالے کی مانند برستا۔ دُرود شریف کا اصلی رنگ سبز خوشبُودار ہوتا ہے اور گاہ بگاہ سفید برف کی طرح اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ دُرود شریف پڑھنے سے مزا آتا ہے۔ جیسے عوامُ الناس کسی چیز کو زبان سے چکھ کر مٹھاس اور کھٹاس کو معلوم کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہلُ اللہ دُرود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نُور سے دیکھ کر جان اور پہچان جاتے ہیں۔ اور کشفی لحاظ سے اُنکے احوال سے باخبر ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مُرید دُرود خواں سے پیار اور محبت سے فرمایا کرتے کیا بات ہے کہ تم مدینہ شریف کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے ہو۔ اخزالاذکار و شان دُرود خواں ۱۲ منہ

مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ" میں بڑی ہی موج ہے۔ اس دُرود پاک میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ہے اور ترقی کا ہم بیان نہیں کر سکتے وہ ہماری عقل سے آگے ہے۔ جس کا زبان سے بیان ممکن نہیں۔ "ملاحظہ ہو تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ٢١٢، ٥٥٨"ط

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(٢٢) نیز فرمایا:—— دُرود شریف پڑھنے والے کو موت سے پہلے جنّت کی سیر کرادی جاتی ہے۔ طائرِ رُوح، قفسِ عنصری سے نہیں نکلتی جب تک ہشت بہشت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا گیا ہو اور ایمان بالغیب سے قربِ شہود میں ترقی کرتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(٢٣) نیز فرمایا:—— کسی نے پوچھا کہ اہانتِ رسول کرنے یا لکھنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں سچے دل سے توبہ کرے اور بکثرت دُرود شریف کا وظیفہ رکھے تو دُرود شریف کے نور کی برکت سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھولے سے بھی اہانت کا مرتکب ہوا تو غضبِ الٰہی جل علٰہ نازل ہو گا۔ "اللہ ربّ العزّت" اعلم بحجابُ الاکبر" سے محفوظ فرمائے۔ مؤلف

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(٢٤) اُستاذ ابو بکر محمد، جبیر علیہ الرحمۃ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ دُرود شریف پڑھنے سے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو بیٹھا ہے تو اُٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے ربِّ کریم مُعاف فرما دیتا ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ ط "رواہ البیہقی"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(٢٥) دُرود و سلام بر سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل الفہم، بالغ العقل بناتا ہے اور غباوتِ عقل "کند ذہنی" کو دُور کرتا ہے۔ جس سے فطانتِ علمی اور متانتِ عملی حاصل

ملہ گستاخی، اہانت، توہینِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والا اچھے دل سے توبہ کرے تو عند الشرع اس کی توبہ قبول ہوگی کہ مرتد کی سزا قتل ہے بچ جائے گا لیکن عند الناس کی توبہ قبول نہیں۔ گستاخ نہایت قبیح موت مر گئے ماتوا وھو اقبح موتۃ۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

ہوتی ہے۔ جس سے پند و نصیحت میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

﴿۲۶﴾ دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے والوں سے بمطابق حدیثِ نبوی اِذَا دَعٰی بِہٖ اَعْطٰی وعدہ ہے کہ جب وہ دُعا مانگیں تو عطا کروں گا خواہ وہ عالمِ دُنیا میں یا عالمِ برزخ "قبر" یا عالمِ قیامت میں ہو اُسے ضرور ببرکۃِ الصّلوٰۃ وَالسّلام عطا کروں گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

﴿۲۷﴾ دُرود شریف استقامت کے ساتھ پڑھنے سے ظاہری، باطنی جمعیت قلبی ملتی ہے[علہ] اور دل ونگاہ کو سیری نصیب ہوتی ہے۔ "یہ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ کا مقام ہے"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

﴿۲۸﴾ دُرود شریف بکثرت بھیجنے سے زبان پُر تاثیر اور قلب فیضانِ دُرود شریف سے پُرنور رہتا ہے اور اُن کی زبان سے نکلے ہوئے کلمے لوگوں کے لیئے ہدایت کی راہیں کھول دیتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

﴿۲۹﴾ صبح شام دُرود شریف پڑھنے سے رزق سے بےفکری اور اسباب سے نظر اُٹھ جاتی ہے مقامِ تفویض نصیب ہوتا ہے اور مُسَبِّبْ عزّاسمہٗ پر نظر ٹھہر جاتی ہے اسی کا نام کمالِ توکّل "غِنیٰ" ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

﴿۳۰﴾ دُرود شریف کے اعظم فوائد میں ہے قلب میں محاسنِ نبوی مُستحضر اور نگاہ میں صورت[علہ۲]

علہ مقامِ تفویض، غنائے قلب کا بلند ترین مقام ہے جس میں احسان وایثار سے سب کچھ قربان کر دیا جاتا ہے کہ ہمارے لیئے اللہ اور اُس کا رسول "عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم" بس کافی ہے اور اس مقامِ تفویض پر سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فائزُ المرام تھے۔ آپ نے تین مرتبہ سب کچھ راہِ خدا میں قربان کیا۔

علہ۲ دُرود شریف کا نور رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صورتِ مثالی میں نظر آجاتا ہے۔ درحقیقت یہ دُرود شریف کے نور کے جلوے ہیں۔ جو صورتِ محمّدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شکل میں متشکّل ہو کر قلب میں مُستحضر ہوتے اور نگاہوں میں سما جاتے ہیں۔ تو حفاظت کرتے ہیں۔ ایک دُرود خوان زرتشتوں کی آگ میں داخل ہو کر بسلامت نکل آیا۔ لیکن بدن پسینے سے شرابور تھا۔ تمام پُجاری یہ کرامت دیکھ کر آتش پرست سے خدا پرست بن گئے۔ فرمایا میں نے آگ میں مرشدِ

پاک مشتمل ہو جاتی ہے اور خلوت اور جلوت میں حضوری کا تصور علیہ جم جاتا ہے۔ درود شریف سے دل آئینہ کی طرح صاف شفاف اور مصفّٰی ہو جاتا ہے ؎

در نگاہِ او جمالِ مصطفےٰ ﷺ در قلبِ او کمالِ مصطفےٰ ﷺ

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۱) درود شریف مستغرق بخیالِ قبلۂ جان، کعبۂ ایمان" ﷺ " پڑھنا کامل محبت کی دلیل ہے جس سے قدم بقدم اتباع سے حصّے ملتے ہیں ؎

دانش میری آدابِ محبت پہ نظر ہے قبلہ ہے میرا نقشِ پائے محمد ﷺ

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۲) درود شریف سے مکارمِ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو بعثتِ نبوی کا مقصد ہے جس سے صحیح معنوں میں ربّ عزّ وجلّ کا بندہ اور حضور" ﷺ " کا غلام بنتا ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۳) اللہ سبحانہٗ درود شریف کے عامل کو مرض الموت میں ہی رضا اور جنت کی بشارت دیتا ہے اور لقاءِ الٰہی کا مشتاق بناتا ہے تو پھر موت علیہ بھی اُس کے لئے محبوب بن جاتی ہے

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۴) حدیثِ نبوی" ﷺ " میں فرمایا وَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ جب تم صلوٰۃ بھیجو تو تحسین کرو اپنی صلوٰۃ کو، حُسنِ صلوٰۃ سے صورت اور سیرت میں حُسن

بقیہ حاشیہ

کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھتا رہا وہاں سے ایک نور آیا جو میرے جسم میں چادر کی طرح لپٹ گیا۔ جس سے نار، نور اور آگ گلزار بن گئی۔ میرے بدن پر یہ پسینہ درود شریف کے نور کا ہے۔ یہ شبنم نور کے قطرات ہیں۔

علہ لِلنَّاسِ شُغُلٌ وَّلِیْ شُغُلٌ فِیْ تَصَوُّرِ النَّبِیِّ" ﷺ " ہر ایک کا کوئی نہ کوئی شغل ہے۔ میرا شغل حضور ﷺ کا ذکر و شکر ہے" مقولہ عاشقِ رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام السید عبدالغفار کشمیری الاجوی علیہ الرحمۃ

علہ درود شریف کا ورد رکھنے والے کے لئے حضرت ملک الموت اُن کی جانکنی میں عجیب عجیب انداز اپناتے ہیں شیخ الطریقت جنید بغدادی قدس اللہ تعالیٰ بأسرارہ الاقدس کی روح کو بہشت سے سیب لا کر سونگھایا تو اس کی خوشبو سے مشتاقِ دیدار، روح اللہ اللہ کرتی حضورِ الٰہی میں حاضر ہو گئی۔ عاشقانِ الٰہی و فدائے درود شریف کے عاملین کو نہیں

بقیہ حاشیہ



وجاہت کا نکھار آتا ہے۔ یہ حُسنِ ایمان کی علامت ہے۔

ہیں عکسِ چہرہ سے لبِ گلگوں میں سُرخیاں ڈوبا ہے بدرِ گل سے شفق میں ہلالِ گل

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۵) حدیثِ قدسی:۔ کلامُ اللّٰہ بزبانِ رسُول اللّٰہ عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم ط "

كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَاءِيْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم "	محبوب! تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور میں اے محمّد " صلی اللہ علیہ وسلم " تیری رضا چاہتا ہوں۔

مومن کو یہ مرتبہ رضا دُرود شریف اور کمال اتباعِ شریعتِ مُطہرہ سے ملتا ہے کہ رضاءِ مُصطفٰے رضاءِ خُدا ہے اور رضاءِ خُدا ہی رضاءِ مُصطفٰے ہے۔ حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خوشنودی ہی ربِ کریم کے راضی ہونے کی نشانی ہے۔

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا رضاءِ خُدا اور رضائے محمّد عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم

خُدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے جو نظریں ہیں محوِ لقائے محمّد عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۶) اولیاءِ کاملین نے دُرود شریف کو اسمِ اعظم فرمایا ہے فانی فی اللّٰہ، باقی باللّٰہ کا مقام دُرود شریف کے عشق سے ملتا ہے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ پ ۲۷ " ہر شئی فانی ہے اور بقاء رب سبحانہٗ تعالیٰ کی ذاتِ ذُوالجلال وَالاکرام کو ہے باقی ہر ذاکر فانی ہے۔ لہٰذا جب ذاکر ہی نہ رہا تو ذِکر کیسا۔ جب ذاکر باقی ہے تو پھر ذِکر بھی باقی ہے۔ لہٰذا دُرود شریف کو فنا نہیں کیونکہ وُہ باقی کا فعل ہے۔ دُرود شریف بھیجنے کا سلسلہ ربُّ العزّت کی طرف سے نہ منقطع ہو گا اور نہ موقوف "۔ دُرود شریف منطُوق ہے اور باقی کا فعل ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۷) مقصدِ تخلیقِ انسانی، معرفتِ الٰہی ہے ربُّ العزّت نے فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ

بقیہ حاشیہ

کی رُوح کے قبض میں فرشتے کو بھی دخل نہیں کہ ایک اعرابی " ہوائے نرم " سے اس کی رُوح قبض کی جاتی ہے۔

در کوئے تو عاشقاں چناں جاں بدہند کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ○ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ ^ط^ [1] یہ دولت درود شریف سے ملتی ہے۔ کیونکہ درود شریف سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلق وابستہ اور نسبت پختہ رہتی ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو چھوڑ کر معرفت کا ایک شمہ بھی کوئی نہیں پا سکتا ؎

مُحال است سعدی ز راہِ صفا ۔۔۔ تواں یافت از پئے مصطفیٰ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۸) ناصح الامۃ السید عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ [2] اِلَّا الدُّعَاءُ (الحدیث المبارک) سے مراد درود شریف فرمایا ہے۔ یہ قضاءِ معلق اور قضاءِ مبرم کو ٹالتا ہے۔ درود شریف (بشکل قضاءِ مبرم لوح محفوظ مراد ہے) ایک محبوب ترین دعا ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی دعا نہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۹) درود شریف سے تنگی، فراخی سے۔ دکھ سکھ سے اور پریشانی، سکون سے مبدّل ہو جاتی ہے۔ اس تنگی، دکھ، پریشانی پر صبر [3] سے اجر و ثواب اور معیتِ خداوندی پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

[1] پ سورۃ الذّٰریٰت آیت کریمہ ۵۶ میں نے جن اور آدمی اپنے لئے پیدا کئے کہ وہ میری عبادت کریں۔ یعنی پہچانیں۔

☆ پہلا مفہوم:۔ مقصدِ تخلیق معرفت ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔ معرفت کے کئی راہ ہیں جن پر انسان چل کر مقصود پاتا ہے۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرحمۃ القوی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ اکابر چشتیہ جو سرمستانِ ذوقِ محبت ہیں۔ اُن کا گزک سماع و سرود ہے۔ جو دل میں رنگا رنگ شوق اور رقت، جو ایک نعمت ہے" پیدا کرتا اور یار کے چہرے سے پردہ اُٹھاتا ہے اور ہم خادمانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جو شرابِ معرفت و محبت کا پیالہ پینے والے ہیں۔ ہمارا گزک سنت اور درود شریف ہے جو قلب کو گوناگوں ذوق بخشتا ہے" آں ایشانند من چنیم یارب رحمہم اللہ تذکرہ مشائخ نقشبندیہ

☆ دوسرا مفہوم:۔ عبادت، رئیس الاولیاء علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ لِاٰمُرَھُمْ بِالْعِبَادَۃِ تاکہ میں اُن کو حکم کروں کہ وہ میری عبادت کریں۔ بندہ، اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ کر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی کامل اتباع کرے کیونکہ عمدہ ترین کرامت اتباع میں درود شریف پر استقامت ہے۔ اسی راہ سے ذکر فکر، مجاہدہ، مراقبہ اور مکاشفہ معرفت تام پائے گا۔

[2] قضا تین قسم ہے۔ قضا موقوف، معلق و قضاءِ مبرم اور یہ دو طرح پر ہے "علم الٰہی میں یا لوح محفوظ میں۔

[3] بمطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاہُ فَاِنْ صَبَرَ اِجْتَبَاہُ وَاِنْ رَضِیَ اِصْطَفَاہُ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت کرتا ہے اُسے ابتلاء میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر وہ اُس پر صبر کرے تو برگزیدہ اور اگر وہ اس



(۴۰) درُود شریف سے عجز و انکساری ملتی ہے تو وہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ (الحدیث) کی تصویر بن جاتا ہے۔ تواضع کے بعد ربُّ العزّت اُسے رفعت و عظمت عطا فرماتا ہے لوگوں کی زبانوں پر اس کا ذکرِ خیر سے ہوتا رہے گا۔ اور درجۂ رفیعہ پر فائز المرام ہو جائے گا

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۱) اَلشیخ عبدالکریم الشرابانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا آزمودہ نسخہ :-

☆ درُود شریف پر مواظبت، حوادثِ زمانہ، قتل وغارت، فتنہ و فساد، الزام و

بقیہ حاشیہ

پر راضی رہے تو اسے قُربِ خاص میں رضا عطا فرما دیتا ہے۔ امام محمد المہدی فاسی مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات

عہ اُمُّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا۔ بندہ مومن کب بنتا ہے فرمایا جب وہ اپنے آپ

نظر کرے تو تمام جہان سے کمتر پائے اور جانے اور دوسروں کو اپنے سے بہر حال اچھا جانے۔ مقامِ عجز کی چند اعاظمین کی مثالیں ملاحظہ

☆ سیدنا عمر فاروق اعظم نے ایک مقام پر فرمایا لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ سیدنا امام اعظم نے سیدنا امام جعفر الصادق سے دو سالہ نسبت پر فرمایا لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ خواجہ نقشبند قُدِّسَ سِرُّہُ الاقدس علیہ الرحمۃ :- ایک دن ایک لڑکا گھر سے نکلا۔ قرآن پاک اس کے پاس

اس نے خواجہ کو سلام کیا۔ آپ نے اس سے قرآن پاک لے کر کھولا تو یہ آیت نکلی کَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ

" سورۃ الکہف " تو فرمایا اُمید ہے کہ ہم وہ ہوں گے۔ اللہ اکبر! ہر چند شاخ پُر میوہ سر بر زمین" جتنا کوئی مقام ولایت

میں بلند درجات کا حامل ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے آپکو فروتر کہتا اور سمجھتا ہے یہی طریقہ ہے اکابر و اعاظم اولیاء اُمت کا

سربلندی ہے جہاں میں خاکساروں کو نصیب بیشتر دیکھا ہے اُڑتے خاک کو افلاک پر

☆ مجدد الف ثانی قُدِّسَ اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ سِرَّہُ الاقدس نے فرمایا۔ یہ فقیر ایک روز " تجدید کے بارہویں

اپنے یاروں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی خرابیوں پر نظر تھی اور یہ نظر یہاں تک غالب تھی کہ اپنے تئیں اس طریقے

بے مناسبت پاتا تھا۔ اس اثنا میں بحکم حدیث پاک مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ ط اس دور افتادہ کو مذلت کی

سے اٹھایا اور یہ ندا باطن میں دی گئی کہ میں نے تجھے بخش دیا اور ان کو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ قیامت تک میری

تیرا وسیلہ پکڑیں گے۔ بار بار یہ بشارت دی گئی یہاں تک کہ شک کی گنجائش نہ رہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى

ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ وَمُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ

وَآلِهٖ كُلَّمَا يَجْرِيْ بعد ازاں اس واقعے کے اظہار کا حکم ہوا اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ط " روضۂ قیومیہ ۱۲ بحوالہ زبدۃ

اتّہام اور جنگ و جدال کے فتنہ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؎ سے بفضلہٖ تعالیٰ مامون، (سورۃ البقرۃ ۲۱۹)
محفوظ ہو جاتا ہے یہ دُرود شریف فتنوں میں تجربہ شُدہ ہے۔ مخصوص بعدد "۱۱" مفید ہوتا ہے۔

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۲) سرکار شرف الدین بُو علی شاہ قلندر قدس سرّہٗ العزیز کا ارشاد گرامی:۔

☆ مجذوب کی پہچان دُرود شریف سے ہوتی ہے۔ اُس کے سامنے پڑھا جائے تو مُؤدب ہو جاتا ہے اور اُسے حالت سُکر سے نکال کر صحو میں لاتا ہے جو سالک کا مقام ہے سالک، مجذوب سے افضل ہوتا ہے۔" مجذوب مستور اولیاء سے ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۳) ربُّ الارباب، دُرود شریف کی برکت سے قلب مومن کو ظاہری غنا اور باطنی استغنیٰ عطا فرما کر دو جہاں سے غنی کر دیتا ہے۔ بدلیل نصِ قطعی وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ عله " یہ خدائے ذُوالمنن کی عطا ہے اور اُس کا فضل" ہے

دیکھ کے حضرت غنی پھیل پڑے فقیر بھی — چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں
اب تو نہ چھوڑے اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی — میرے کریم پہلے ہی لقمہ تر کھلائے کیوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

؎ فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

عله پ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۷۴، اور اُنہیں کیا بُرا لگا، یہی نا کہ اللہ اور رسُول نے اُنہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ یہ دین و دُنیا کی غنا مومن کے لیئے نعمت اور منافق کے لیئے نقمت ہے۔ یہ حدیث پاک صحیح ہے امام بُخاری نے بسندِ صحیح اس کی تخریج کی۔ وَمَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّآ اَنَّهٗ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ط منافق ابن جمیل کو یہی بُرا لگا " نا " کہ اللہ و رسول نے اپنے غلاموں کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے یہ واللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ (سورۃ فاطر) کی عطا اور اُس کے کریم رسُول " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کی نگاہ اور دُعا کا نتیجہ ہے کہ اللہ غنی اپنے فضل سے اور رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے عزّ و کرم سے عطا کرتے ہیں۔ یہ سب دُرود پاک کی برکت سے ہے اور منافق دُرود شریف اور صاحب دُرود شریف سے دُور بھاگتا ہے۔



(۴۴) علامہ ابن عابدین شامی نے مفتی دمشق علامہ حامد قونوی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

☆ درود شریف حادثات اور شدائد کے وقت مجرّب تریاق ہے کہ ایک مرتبہ وزراء دمشق نے ارادہ کیا ان سے باز پرس سخت کی جائے تو انہوں نے رات بے چینی سے گزاری تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے مجھے درود شریف کے الفاظ سکھائے۔ جب وہ درود شریف میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے درود شریف کی برکت سے تنگیاں دور فرما دیں اور ایک حادثہ میں پڑھا تو اللہ رب العزت نے فضل فرما دیا۔ کہ درود شریف حلِ مرادیں اکسیرِ اعظم ہے۔" اور بنفسہٖ اسمِ اعظم"۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۵) درود شریف سے حلاوتِ ایمانی اور لذتِ روحانی ملتی ہے اور محبت اور نسبت پختہ ہوتی ہے۔ جس سے فنائیتِ نفس ہوتی ہے۔ اور انقطاعِ کلی۔"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۶) علامہ سخاوی نے سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ حضور پُر نور شافع یوم النشور ﷺ پر بکثرت درود شریف بھیجنا صحیح العقیدہ اہلِ سنت و جماعت ہونے کی علامت ہے اور خاتمہ بالایمان کی بشارت"۔ اور اس پر شفاعت"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۴۷) ذِكْرُ الْحَبِيْبِ لِلْمَرِيْضِ طَبِيْبٌ ط حبیب کا ذکر طبیب القلوب ہے۔ یعنی درود شریف دلوں کی ہر مرض کا حکیم ہے اور دماغی امراض پاگل پن کے لیئے اکسیر ہے۔ یاد رکھیے کہ مجذوب عالمِ ارواح سے ہی نوازا ہوا ولی اللہ ہوتا ہے۔ مجنون نہیں ہوتا۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

علہ مسلوب العقل دو قسم ہیں ا۔ مجنون۔ فاترالعقل۔ پاگل، دماغی مریض کچھ ہوش نہ رکھے ۲۔ مجذوب ولی اللہ ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے اگر اس کے پیچھے کھڑے ہو کر درود شریف پڑھا جائے تو وہ اپنی پشت پھیرے زیرِ حالتِ سکر ہے ورنہ مکر اور ریاکی اس راہ میں کہیں جگہ نہیں۔ مجذوب مقامِ حیرت میں فنا سے بقا پایا ہوتا ہے۔ وہ مشاہدۂ جمالِ لایزال سے روزِ الست مست ہو گیا اور دنیا میں بھی روزِ ازل سے حالتِ جذب میں آیا اور چلا گیا۔ یاد رہے "سلوک اور جذب فقر کی دو نسبتیں ہیں۔ مؤلف"

(۴۸) الشیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء القلوب میں تحریر کیا۔

☆ قیامت کے روز درود شریف پڑھنے والے کے پیشانی پر نور سے اسم پاک "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا ہوگا اور فرشتے اُس کو حساب کتاب کے لیئے نہ روکیں گے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۹) درود شریف منبع انوار و برکات اور مفتاح الابواب جمیع خیراتِ سعادت ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۰) درود شریف پر مواظبت ہمیشگی اور دوام مومن صادق اور عاشق ہونے کی دلیل ہے

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۱) قضاء فرائض یعنی نماز ادا بالقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ درود شریف ہے۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۲) درود شریف قائم مقام صدقہ[عہ] ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔ اور مرتبہ میں اکمل۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۳) شیخ العلماء ہند شاہ عبدالحق محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا۔

☆ "از شیخ علیہ الرحمۃ مسعود مصافحہ کردحضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نماز فرض سے فارغ ہو کر درود شریف سے مسلسلہ مصافحہ بحالفہ مشابکہ اخبار و آثار سے ثابت اور کشف سے ظاہر ہے۔

عہ سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کے نام نامی اسم گرامی کا شرف یہ کہ اسم پاک "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" جنت کے دروازوں، حوروں کے سینوں اور اُن کی آنکھوں میں، فرشتوں کے پردوں، درختوں کے پتوں، حوض کوثر کے پیالوں، آسمانوں، عرش عظیم اور لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ نام اُسی کا لکھا جاتا ہے۔ جس کی ملکیت ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ بتملیک ربک الملک مالک و مختار ہیں۔ غلام بھی آپ کا ہے۔ تبھی تو ماتھے پر اسم گرامی کی مُہر لگی ہوئی ہے۔ دُنیا میں اسم پاک غلام کے دل میں تھا۔ اب ظاہر ہوگیا کہ روز قیامت ہر نیک اعمال کا ظہور اُس کی اپنی اصل شکل میں ہوگا۔

عہ الصدقۃ تطفیٔ غضب الرّب۔ صدقہ ربّ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے اور درود شریف سے ربّ تعالیٰ کا جلال، جمال اور غضب، رحمت بن جاتا ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ

الشیخ مسعود سے مصافحہ فرماتے اور شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی سے مشابکہ فرمایا۔ یہ سب درود شریف کی برکات سے ہے۔ مسالمہ، مصافحہ، معانقہ اور مشابکہ، عہ دست و قدم بوسی یہ سب درود شریف کے انعامات ہیں۔" علیہما الرحمۃ والرضوان ۔"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۴) — نیز فرمایا کرتے اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری بارگاہ صمدیت کے لائق ہو سوائے ایک عمل کے وہ ہے درود شریف کہ آپ ہمیشہ بارگاہ نبوت میں کھڑے ہو کر تحفہ درود شریف بھیجتے اور کہا کرتے لہا ما وجدنا ما وجدنا ہم نے جو کچھ پایا۔ درود شریف سے پایا۔ "اخبار الاخیار فی اسرار الابرار"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۵) — نیز فرمایا۔ درود شریف کے فضائل و فوائد میں سب سے اعظم و اہم یہ ہے درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائض النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیا جاتا ہے اور قبولیت پا جاتا ہے۔ یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے عہ "جذب القلوب الی دیار المحبوب"

لَكَ الْبُشَارَةُ فَاخْلَعْ مَا عَلَيْكَ لَقَدْ
ذُكِرْتَ ثَمَّ عَلٰى مَا فِيْكَ مِنْ عِوَجٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۶) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص سے محبت فرماتے ہیں جو درود شریف پر مواظبت کرتا ہے اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پاس مدینہ منورہ بلاتے ہیں اور کبھی خواب میں جلوہ گری فرما کر بشارت سے نوازتے اور عمرہ و حج تحفۃً عطا کرتے ہیں ؎

صبا! اس خوشی سے مر نہ جاؤں مجھے دیار نبی سے بلاوا آ گیا ہے
آؤ حاجیو! دیکھو بشیر علی غفرلہ وہ کعبے کا کعبہ نظر آ گیا ہے

سہ میقات المدینۃ المنورہ، مقام احرام برائے عمرہ و حج۔ یہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہے۔ مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ۔

عہ مصافحہ ہاتھ میں ہاتھ لینا اور مشابکہ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا۔ معانقہ گلے ملنا۔ مسالمہ سلام عرض کرنا۔

عہ تجھے خوشخبری ہو کہ تیرا بوجھ اتر گیا اور بے شک تو ذکر کیا گیا اس دربار عالی میں باوجود تیری کجروی کے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۷) دُرودشریف کی برکت سے قلب توحید و رسالت کے نور کا مخزن اور مرکز بن جاتا ہے اور مُوَحِّد رحمانی بنتا ہے۔ تو اُس کے چہرہ پر انوارِ توحید و رسالت برستے رہتے ہیں۔ ؎[1]

لَوْشُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرٰی فِیْ وَسْطِہٖ ذِکْرُکَ فِیْ سَطْرٍ وَّالتَّوْحِیْدُ فِیْ سَطْرٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۸) دُرودشریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے اور سعادت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۹) دُرودشریف سے حقوقِ غلامی اور احسان کی ادائیگی ہوتی ہے اور عقوق[2] "نافرمانی" سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دُنیا کی ہر شئی اس کی فرمانبردار بن کر خدمت کرتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۰) دُرودشریف کبریتِ احمر اور اکسیرِ اعظم ہے۔ یہ دوا بھی ہے اور دُعا بھی مومن کے لئے رُوحانی غذا بھی ہے۔ جس سے دولتِ قناعت اور استغنیٰ پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

؎ اولیائے نقشبندی سلف و خلف نے درود شریف کو اسم اعظم فرمایا۔ آزمایا۔ اور اسی سے سب کچھ پایا ہے۔ المنہ

---

[1] اگر میرے دل کو چیرا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ایک سطر میں اللہ اور ایک سطر میں اسم محمد عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ "روز شمار یہ باطنی اسم مبارک مومن کی پیشانی پر ظہور پذیر ہوں گے۔

[1]، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کائناتِ عالم کے محسن اعظم ہیں آپ کا صدقہ دین و دُنیا کی نعمتیں عطا ہوئیں ہم اپنے مولیٰ اکبر، منعم اکمل، محسن اعظم عَلَیْہِ اَلْفَ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفَ سَلَامٍ کے حقوق کیسے ادا کریں ؟ ربِ کریم نے فضل فرماتے ہوئے ہمیں درود شریف کا حکم دیا کہ درود شریف سے حقِ غلامی، حقِ احسان ادا ہو۔ لیکن ہم تو درود شریف بھی کماحقہٗ آپ کی شان کے لائق بھیجنے سے قاصر عاجز ہیں تو پھر ہم نے محسن حقیقی کی بارگاہ کریمی میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ سے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ تُو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب کی شان کے لائق درود شریف، بھیج اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ط ۲۔ عقوق، نافرمانی سے محفوظ کر دیا جاتا ہے روایت ہے کہ جب غزوہ اُحد میں لبِ مبارک، و دندان پاک رسول کریم ﷺ "خون آلود اور شہید ہوئے تو اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ



(۶۱) مکرِ شیطان، شرِ نفس اور جنسی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں بدخواہوں پر فتح مندی ملتی ہے اور وسوسوں، وہموں اور گناہوں سے محفوظ اور مامون کر دیا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۲) درود و سلام بر سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینہ میں نور عطا ہوتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ[علہ] جس سے انشراحِ صدر ہوتا ہے اور علمی اسرار اور حکمتیں منکشف ہوتی ہیں اور وہ دار الغرور سے دور اور دار الخلود کی طرف متوجہ رہتا ہے (علائق دنیا سے انقطاع کلی، رجوع الی اللہ) اور یہ رجوع ایک نعمت غیر مترقبہ بے انتہا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۳) ولائیت میں منزلِ قطب پر پہنچنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے اور اس راہ میں بسط ہی بسط ہے[علہ]۔ انقباض بالکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ استقامت ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

بقیہ حاشیہ

سلطان کو آخر جبرائیل امین علیہ السلام نے شہپر اقبال پر لے لئے اور یہ عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم قسم ہے جلال اور قدرتِ الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون زمین پر ٹپکا تو قیامِ قیامت تک زمین سے ایک تنکا گھاس کا بھی نہ اُگے گا اور کہا حکم فرمانِ حضرت جلال الاحدیت جل ذکرہٗ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرات خون لب و دندان مبارک کو بستانِ سرائے جنت میں لے جاؤں تاکہ گلگونہ رخسار حورعین ہو کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ (سورۃ الرحمٰن ۵۸) اور جب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہر دندان دُر فشان کو دستِ مبارک میں لیا۔ تو روح الامین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دندانِ شکستہ آپ مجھے عنایت فرما دیں تاکہ میں غضبِ الٰہی سے امان پاؤں فرمایا یا روح اللہ! میں نے اپنے دندانِ شکستہ کو اپنے شکستہ دلانِ آخر الزمان کے لئے رکھا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے کہ تیرے امتیوں نے میرے فرمان کو توڑا۔ میں بھی عرض کروں یا رب العٰلمین! تیرے بندگانِ نافرمان نے میرے بھی دندان کو توڑا لیکن میں نے اُن کو معاف کر دیا تو جو میرا رب ہے ان فرمان شکنوں کو معاف فرمائے۔ "ماخذ المحسنین فی اخلاق سید المرسلین"

علہ پ ۲۳ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲۲ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے

علہ بسط سے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور حالتِ قبض میں رک جاتی ہے یہ دونوں قبض اور بسط قادرِ مطلق کے اختیار میں ہیں۔ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ درود شریف کی برکت سے قبض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۶۴) اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ ط حدیث پاک جمیل مطلق نے درود شریف پڑھنے والوں کو یہ جزائے جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائی کہ درود شریف کے انوار سے چہرے تر و تازہ بارونق اور حسین و جمیل بن جاتے ہیں اور وہ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ عـہ کی تنویر بن گئے۔ اور اُن کے چہروں سے شگفتگی ظاہر ہوتی ہے اور زبان پر شگفتگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۵) درود شریف کے نور سے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبت جاگزیں ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی کی تڑپ حدِ جنوں تک بڑھ جاتی ہے اور روحِ مضطر کو تلاوت قرآن مجید سے سکون ملتا ہے۔ جس سے وہ اللہ سبحانہٗ سے شرف ہمکلامی پاتا ہے عـہ "ہمکلامی خدا کیلئے تو ذکر کرو"

دلم با من ہمے گوید منم شہبازِ لاہوتی — بسیرِ عالمِ قدسی پریدن آرزو دارم
دریں وحشت سرائے من چرا باشد چرا باشد — منم در گلبنِ وحدت چہکیدن آرزو دارم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۶) درود شریف کا نور اُن کے چہروں پر چمکارے مارتا ہے۔ فَشَوَارِقُ الْاَنْوَارِ لَائِحَۃٌ اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کو درود شریف کے نور سے ڈھانپ لیتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۷) درود شریف سے جذبۂ محبت کی تکمیل ہوتی ہے اور اشتیاقِ محبت تیز تر ہو جاتا ہے اور گزشتہ حاضری کا منظر آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اور تصور میں پختگی آجاتی ہے۔

آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود — وقفِ سنگِ در جبین روضہ کی جالی ہاتھ میں

عـہ پ ۳۰ سورۃ المطففین آیت کریمہ ۲۴ پہچان لیں گے اُن کے چہروں کی شگفتگی سے کہ وہ خوشی، مسرت اور شادمانی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار اُن کے چہروں پر نمایاں ہوں گے اور قیامت کے روز اُن کو نہ کسی قسم کا خوف اور نہ غم جس سے غنچۂ دل فرطِ مسرت سے شگفتہ ہو گا۔

عـہ میرا دل مجھ سے کہتا ہے میں عالمِ لاہوت کا شہباز ہوں، عالمِ قدسی کی سیر میں اُڑنے کی تمنا رکھتا ہوں۔ اِس وحشت کی سرائے میں یہ کیا ہوا میں تو وحدت کے گلزار میں چہکنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ عالمِ امر کا رہنے والا عالمِ خلق میں آب و گل میں پھنسا ہوں مجھے تو دیدارِ الٰہی کی تمنا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۸) دل حُبِّ مُصطفےٰ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " سے لبریز اور حُبِّ دُنیا جو رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ[1] ہے" سے بیزار ہو جاتا ہے تو درود شریف کی برکت سے اَوَّلًا عطا، وَسْطًا فنا اور آخِرًا لقاء نصیب ہوتی ہے۔ تحفہ فنا، بقا، لقا اور رضا یہ سب درود شریف کے انوار کے مقامات ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۹)

☆ بندہ مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ کی تصویر بن جاتا ہے۔ شب کی خلوتوں اور دن کی جلوتوں میں یہی ذکرِ محبت، "دُرود شریف" وردِ زبان اور حرزِ جان رہتا ہے اور اُس کا نُور رگ و ریشہ میں سماجاتا ہے۔ اور وُہ محبوب بن جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۷۰) دُرود شریف کا نُور قبر میں مُونس اور پُلصراط پر مُعاون ہوگا بمطابق آیتِ کریمہ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (سورۃ الحدید ۱۲)۔ اور وُہ نُور اُس کو جنت تک سلامت پہنچائے گا۔

پانے کو ہاں پُل سے گزریں گے تیری آواز پر رَبِّ سَلِّمْ کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۷۱) دُرود شریف سے فتوحاتِ قلبیہ[2] کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ وُہ ظاہر کو دیکھ کر اس

---

[1] دُنیا بظاہر شیریں ہے اور حقیقت میں زہر قاتل۔ یہ سونا چڑھائی ہُوئی نجاست کی طرح اور شکر ملے ہُوئے زہر کی مانند ہے اور اُس کی گرفتاری ہر گناہ کی جڑ ہے اور اُس کے تین زر، زن اور زمین ہیں۔ جس سے خُدائے پاک کی زمین پر فتنے اور فساد ہیں۔ اِس کو اللہ پاک نے مَتَاعُ الْغُرُوْرِ فرمایا اور رسُول اللہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " نے اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنٌ فرمایا اور فرمایا اَلدُّنْيَا دُدُدٌ یہ دُنیا مکر و فریب ہے اور مکر و فریب سے حاصل ہوتی ہے ایک اور مقام پر فرمایا اَلدُّنْيَا جِيْفَةٌ دُنیا مُردار اور اس کے طالب کُتے ہیں۔ اَلْاَمَانُ، اَلْحَفِيْظُ۔

دُنیا ہیچ است کارِ دُنیا ہمہ ہیچ اے ہیچ برائے ہیچ در پیچ ہیچ

[2] خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی یہودی نے پُوچھا اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ (مسلمان کی فراست سے ڈرو) فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ" شمائلِ ترمذی " کا کیا معنیٰ و مطلب ہے فرمایا تو بہ کر۔ کہا کس بات کی؟ تو فرمایا جب تو گھر سے نکلا تو تُو ایک غیر محرم عورت کو نگاہِ غلط سے دیکھ رہا تھا اور میں تجھے یہاں سے۔ یعنے اس کا مفہوم۔ مطلب تمام

کے باطن "قلب" کو جان جاتا ہے اور ہر شئی کَمَا ھِیَ ھِیَ "مکشوف ہو جاتی ہے۔

﴿۷۲﴾ درود شریف پڑھنے والا سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ عل کا مصداق بنتا ہے اور ثُمَّ یُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ پھر اُس کے لیئے زمین میں قبولیت اور محبوبیت رکھ دی جاتی ہے اور تمام آسمان کے فرشتے اور زمین والے بغیر قیدِ زمان و مکان لِلّٰہِ فِی اللّٰہِ اُس سے محبت کرتے ہیں۔ تو تمام کائناتِ عالم کی محبت کا مرکز بن جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

﴿۷۳﴾ درود شریف کا نور خاص ہے۔ اولیاء اللہ درود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نور سے جان اور پہچان لیتے ہیں اور نوروں میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ یہ قرآن پاک کا نور ہے یہ حدیث پاک کا نور ہے اور یہ سارے نور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نور سے ہیں۔ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط عل یہ نور دارُ الغرور سے دارُ السرور تک بغیر کسی خطرہ کے لے جاتا ہے اور دارُ الفرار سے دارُ القرار میں پہنچانے والا ہے۔ یاد رہے درود شریف سے توفیق رفیق ملتی ہے۔ دنیا دارُ العمل ہے اور آخرت دارُ الجزاء جیسا عمل ویسا فصل۔ کَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ ط

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

عل پ۱۶ سورۂ مریم ۹۶ عنقریب رحمٰن اُن کے لیئے محبت کرے گا۔

عل پ۳ سورۃ البقرہ ۲۵۷ انھیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ ہر ورد کے الفاظ میں ایک معنیٰ پوشیدہ ہے۔ وظیفہ درود شریف پڑھنے والے کی نیت کے لحاظ سے اُس پر اجر ملتا ہے۔ محض اجر و ثواب کافی نہیں بلکہ اس اجر پر جو نور مرتب ہوتا ہے وہ مقصود ہے حافظِ قرآن کے چہرہ پر انوارِ قرآن اور محدث کے سینے میں انوارِ حدیث اور عاملِ درود شریف کو اہلِ قلب و نظر اُس کے رنگ سے پہچان لیتے اور نوروں میں تمیز کر لیتے ہیں۔ مقامات اور درجات کے لحاظ سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے سبز، سفید اور زرد۔ یہ نوروں کے رنگ ذکر اور تسبیحات کے لحاظ سے ہوں گے۔ یہ سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور نسبت اور واسطے سے ہے۔ سائیں مستت خواجہ توکل شاہ انبالوی علیہ رحمۃ الباری کے سامنے کوئی عربی عبارت پڑھتا تو اُس کے منہ سے جو نور نکلتا اُس نور سے پہچان لیتے کہ یہ قرآن ہے یہ حدیث ہے یا محض عربی عبارت۔ اس نسبت سے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور قرب ملتا ہے جو دنیا و آخرت کے مسائل کیلئے کافی و وافی اور شافی ہے

(۷۴) دُرودِ شریف کا نُور، زندگی کی کٹھن اور دُشوار گذار منزلوں کا ساتھی ہے اور قیامت کی ہولناکیوں میں مُعاون، میزانِ عمل پر بھاری اور نارِ جہنم سے نجات کا ذریعہ اور سبب ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۵) دُرودِ شریف کا وِرد، دل و دماغ کو عجیب کیفیاتِ فرحت، لذّت سے سرشار اور قلب و رُوح کو مُعطّر رکھتا ہے۔ اور فکر و نظر کو ذوق و شوق اور انجلاء بخشتا ہے۔

"ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تا نچشی"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۶) مومن کی درجہ محبوبیت پر فائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ درُودِ شریف اُس کی زُبان پر جاری اور دل پر حاوی ہو اور سُنّتِ غرّاء اور مُتابعتِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت مُستعد اور ارتکابِ بدعات سے مُجتنب رہتا ہے "یہ منزل کمالِ تقویٰ ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۷) دُرودِ شریف سے ایک باطن میں نُور پیدا ہوتا ہے اور بارگاہِ رسالت سے فیض بلاواسطہ پُہنچتا ہے۔ جس سے درجہ صفت حضوری حاصل ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۸) دُرودِ شریف سے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی معیت اور ملائکہ کی موافقت اور سنگت ہر وقت نصیب رہتی ہے جس سے انوارِ الٰہی اور صفاتِ مَلکی باطن سے پھُوٹتے اور ظاہر ہوتے ہیں جس سے بشری حاجات کا محتاج نہیں رہتا۔ اور تجلیِ اسم صمد کا ظہور ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ے حضوری میں منظوری، مجاہدہ میں مُشاہدہ، انابت میں اجابت، رجوع میں عروج اور ایمان سے عرفان ہے

ع اولیائے عظام کے لئے ذکر ہی خوراک بن جاتی ہے۔ کئی کئی روز تک اُن کو نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس نہ وہ کھانے پینے کے محتاج اور نہ سونے کے۔ دُرودِ شریف کے نُور کی برکت سے صفاتِ ملائکہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک ولی اللہ کے متعلق سُنا گیا کہ ساری عمر اُن کے کپڑے نہ میلے ہوئے اور نہ پھٹے۔ تجلیِ اسم صمد کے ورود پر قربِ قیامت دجّال لعین کے ظہور کے وقت مومن کی خوراک اللہ عزّ اسمہٗ کا ذکر ہوگا وہ کسی قسم کی طبعی یا بشری ضروریات کے محتاج نہ ہوں گے۔

۱۴ مدنیۃ غفران الذنب ط

(۷۹) دُرود شریف پڑھنے والے کے جملہ اُمور کا کفیل اَللّٰہ تبارکَ وَ تعالیٰ ہوجاتا ہے جو کافی، وافی، شافی ذات ہے۔ وُہ مُسبّبُ الاسباب غیب سے اسباب پیدا فرما کر مُحتاجیاں دُور کر دیتا ہے کہ دُرود شریف تمام دینی و دُنیوی مسائل کا قبلۂ حاجات اور کعبۂ مرادات ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

(۸۰) قطبِ وقت السید عبدُ العزیز دبّاغ شاذلی اَنَارَ اللّٰہُ بُرہَانَہٗ نے تحریر فرمایا۔

☆ دُرود شریف کی برکت سے راہبرِ طریقت مُرشدِ کامل "مل جاتا ہے[عل] یا وُہ سیّدنا ابُو العبّاس خضر علیہ السّلام کی تربیت میں دے دیا جاتا ہے۔ جس سے وُہ منزلِ مُراد پالیتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

(۸۱) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم "کی یہ شان ہے آپ کی ہیبت سے دُشمن" جبکہ وُہ ابھی ایک ماہ کی دُوری مُسافت پر ہوتا پر رعب پڑ جاتا تھا۔ عاملِ دُرود شریف کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضان سے یہ شان ملتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رُعب ڈال دیا جاتا ہے اور وُہ ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ وُہ پناہِ خداوندی سے امن اور سلامتی میں آجاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

(۸۲) دُرود شریف پڑھنے والے سے تمام رُوئے زمین تا چوتھے آسمان "حجاب رابع" تک کثرت اور پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں اور بندہ وُہ کچھ دیکھتا ہے[عل] جو دُوسرے نہیں دیکھ پاتے۔

حالِ تو داند یک یک مُو بمُو ... زانکہ پُر ہستند از اسرارِ ہُو

عل ابریز شریف میں اپنا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ ابتداءِ احوال میں کئی ایک بزرگوں کے پاس بارہ سال تک مارا مارا پھرتا رہا لیکن حصُولِ مقاصد نہ پاسکا۔ اچانک ایک روز ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھے ہُوئے ایک شخص کو پایا۔ اُنھوں نے میرے احوال از خود ہی بیان کرنے شروع کر دیئے۔ میں سمجھا شاید یہ کوئی ولی کامل عارف باللہ ہے۔ حقیقت میں وہ خضر علیہ السّلام تھے۔ جنہوں نے طریقت میں میری دستگیری کی اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔

عل مُفتی گنج جناب علی قُدّس سرّہٗ العلی سے ان کی بیٹی نے فقہی مسئلہ پُوچھا کہ گلے تک قے آنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے کہا۔ ہاں دوبارہ وُضو کرے۔ مُفتی گنج کو رات خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہُوئی تو فرمایا وُضو نہیں ٹوٹتا جب تک مُنہ بھر کر نہ آئے مُفتی گنج کہتے ہیں کہ میں نے یقین کر لیا کہ ہمارا فتویٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ...

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۳) امام الطریقت سرکار مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ارشاد گرامی :-

☆ درود شریف عروۃ الوثقیٰ ہے۔ یہ اپنے خاصّہ تنویر القلوب و تسخیر الملوک سے نوازتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۴) نیز فرمایا۔ درود شریف اوصاف باطنیہ، ذکر، شکر اور صبر[1] کا جامع ہے۔ ذکر سے نور شکر سے نعمت اور صبر سے معیت خداوندی ملتی ہے جو مقصودِ بندگی ہے اور پھر گناہ سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے درجۂ محفوظ، مقامِ اولیاء ہے اور مقامِ تقویٰ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۵) مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ شب کی نماز "تہجد"[2] شب زندہ داران کو حسن وجاہت عطا کرتی ہے اور درود شریف اُن کے چہروں کو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ بنا دیتا ہے روزِ قیامت اُن کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ اُس نور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہوتا تھا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۶) حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ جن کی نگاہوں میں حسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بس جاتا ہے وُہ غیر کے دیکھنے اور سننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا یَنْظُرُ بِنُوْرِ

بقیہ حاشیہ

نگاہ میں ہوتا ہے اور میں نے قسم کھالی اب بے سوچے سمجھے فتویٰ نہ دوں گا "احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام"

[1] اگر تقدیر الٰہی سے کوئی مصیبت پہنچ جائے درود شریف کی برکت سے صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اہل اللہ تو مصیبت پر بھی لذت محسوس کرتے ہیں کہ محبوب کی طرف سے ہے ایک اللہ والے پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے لوگ تعزیت کے لیئے آئے تو فرمایا یہ مقام تہنیت ہے نہ مقام تعزیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِلّا بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے "یعنی مصیبت میں گرفتار ہوں معصیت "گناہ" میں نہیں۔ "روح البیان"

[2] غوث الاولیاء نے فرمایا مجھے میرے مرشد اکمل نے مملکت نیم شبی کا شہنشاہ بنا دیا ہے یعنی تہجد گزار، اب مجھے سلطنت نیمروز کی حاجت نہیں۔ دُنیا و آخرت میرے در کی لونڈیاں ہیں۔

اللہ سے اور اُس کا ہر کام بتوفیق اللہ سے ہو جاتا ہے اور پھر وُہ ذکرِ محبت درود شریف کے جلووں میں گم ہو جاتا ہے تو فنا فی الرسول سے فنا فی اللہ کی منزلِ مقصود پا جاتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلىٰ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۷) دُرود شریف پڑھنے والا مُستجاب الدعوات[عله] بن جاتا ہے اُس کی دُعا سے مقلّب[عله] القلوب والاحوال اُس کی بُری تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ تو شقاوت سعادت[عله] سے بدل جاتی ہے

صَلَّى اللهُ عَلىٰ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۸) دُرود شریف تمام آفات اور مُہلکاتِ ارضی و سماوی کا حصنِ حصین مضبوط قلعہ ہے۔ مانندِ مرشدِ کامل۔ کہ وُہ اپنے مُرید صادق کی ایمانی کیفیات، عرفانی تجلیات کا قلعہ ہوتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلىٰ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۸۹) دُرود شریف قبولیت میں سریع الاثر، اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے اور انسانی زندگی کے لیئے بہت بڑا تحفظ اور تمام گناہوں کا کفّارہ اور کثافتِ انسانی کا مُزکّی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلىٰ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۰) روزِ قیامت دُرود شریف پڑھنے والا لواءُ الحمد کے سایہ میں ہو گا اور سرکار مولائے کائنات علی مُرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آبِ کوثر اُسے اپنے دستِ مُبارک سے پلائیں گے اور پھر وُہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ آبِ کوثر دُرود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے ؎

اِک نبی کے ہاتھ سے اِک علی کے ہاتھ سے ۔۔۔ کوثر و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام ۔۔۔ دستِ حسنؑ و حسینؑ سے اور ملیں گے جام دو

ـــه دُرود شریف مقاماتِ مصائب و ابتلاء مصائب کا حصار ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

عله امام ربّانی سرکار مجدد الف ثانی نے اپنے شہزادگان کے اُستادِ مکرم سرکار محمد طاہر بندگی قدس سرہما الرحمانی لاہوری کی تقدیر دُعا سے بدل دی اور کاتبِ تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شقاوت کا داغ مٹا کر سعادت کا نُور بھر دیا اور نگاہِ ولایت سے ولیِ کامل اکمل بنا دیا۔ نیز سرکار بہاؤ الدین زکریا ملتانی کی ایک خادمہ کی تقدیر بابا فرید گنجشکر علیہما الرحمۃ نے ایک لمحہ میں بدل دی تو انھوں نے عرض کیا اے اللہ عزّ اسمہٗ! میں نے چالیس سال اس کے لیئے دُعا کی قبول نہ ہوئی۔ لیکن تُو نے فرید کی دُعا سے ایک لمحہ میں تقدیر بدل دی فرمایا ہاں فرید نے چالیس ۔۔۔ سال عاشق کو سونپ

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۱) ہر شئی کے لیئے ایک طہارت ہے ، نماز کے لیئے طہارت وضو اور گناہوں کے لیئے طہارت توبہ اور احساسِ گناہ سے ندامت کے آنسو ہیں اور قلب و رُوح کی طہارت دُرود شریف ہے۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ سورۃ الانعام ۱۲۱ سے طہارت کُلی نصیب ہوتی ہے

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۲) مومن کو کثرتِ دُرود شریف کے بعد مُراقبہ اور مُکاشفہ سے وُہ نُورِ فراست عطا ہوتا ہے جس سے اُمورِ غیبیہ اور اسرارِ غیبیہ کو دیکھتا اور ہر آن انشراحِ صدر کا ظہور ہوتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۳) دُرود شریف کی برکت سے یومُ الوعید "قیامت کا دِن" یومُ المزید بن جائے گا اور وُہ ظلِ عرشِ الٰہی میں مورِد الطافِ الٰہی ہو گا۔ یہ سب سے بڑا اکرام و انعامِ الٰہی ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۴) دُرود شریف پڑھنے والا فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً[علہ] کی تصویر بن جاتا ہے اور اُس کی حیات و ممات دونوں پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہو جاتے ہیں۔ دُرود شریف کے نُور سے آنکھ، کان، زُبان، دِل، سینہ، جسم و جان پاک ہو جاتے ہیں اور اسرارِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی زُبان معجز بیان اور کاشفِ اسرارِ نہاں بن جاتی ہے ؎

چشم بند و گوش بند و لب ببند گر نہ بینی سرِ حق مارا بخند

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۵) روزِ ازل کے میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى سورۃ الاعراف ۱۷۲ کا القاء[علہ] دُرود شریف سے

بقیہ حاشیہ

سال وہی کیا جو میری رضا تھی تو میں نے اُسے مُستجابُ الدّعوات بنا دیا اب وُہ جو کہتا ہے وُہ مانتا ہُوں تاکہ میرا بندہ مرید راضی ہو۔ مُرشدِ اکمل کی رضا، اللہ ربُّ العزت کی رضا کی علامت ہے۔

علہ اَلْقُلُوْبُ فِیْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُصَرِّفُہَا کَیْفَ یَشَاءُ۔ دلوں کا پھیرنا رحمان کے دستِ قدرت میں ہے۔

علہ پ ۱۴ سورۃ النحل آیت کریمہ ۹۷ تو ضرور ہم اُسے عطا کریں گے پاکیزہ زندگی۔

علہ روزِ ازل میثاقِ اَلَسْت کی دستاویز تیار کر کے امانتاً حجرِ اسود میں رکھ دی گئی جب وُہ حجرِ اسود کو بوسہ اور چھوڑ دو کھلا اور چھپا گناہ۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

ہوتا ہے۔ عامل دُرُود شریف کو حجرِ اسود کا بوسہ زندگی میں لازماً نصیب ہو گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۶) دُرُود شریف بکثرت پڑھنا کامل الایمان ہونے کی علامت ہے۔ تارکُ الصّلوٰۃ والسّلام ناقصُ الایمان اور مُنکر عدیمُ الایمان ہوتا ہے اور وُہ حکیمُ الاُمّت نہیں ہو سکتا۔ علامہ اقبال[1] مرحوم سے کسی نے پوچھا آپ نے حکیمُ الاُمّت کا مرتبہ کیسے پایا تو جواباً کہا کہ میں نے نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر گن کر دو کروڑ[2] مرتبہ دُرُود شریف پڑھا ہے۔ "ماشاءَ اللّٰہ"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۷) دُرُود شریف کا ثواب حجِ مبرور اور اُس کی عطا زیارتِ رسُول مقبول ہے پھر وُہ نظارۂ جمالِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" میں محو رہتا ہے۔ جو بہت بڑی سعادتوں کا مُتقضی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۸) اعظم منافع دُنیویہ اور مقاصدِ اُخرویہ حصول غُفران[3]، وصولِ رضوان کا بہترین ذریعہ

بقیہ حاشیہ: حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم، ریاض الجنۃ، جنّت کے ٹکڑے ہیں۔ اور جنّت دُرُود شریف کے نُور سے دیتا ہے تو وہ زبان سے بُلند آواز سے دُرُود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کا یہ دُرُود شریف پڑھنا ایفائے عہد کی دلیل ہے حجرِ اسود اس لیے چُوما جاتا ہے کہ اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں چُوما تھا۔

[1] آپ اس زمانہ کے مشہور اسلامی فلسفی گُزرے ہیں جنہوں نے شاعری کے ذریعہ اُمّتِ مُسلمہ کے دلوں کو قرآن کی طرف پھیر دیا اور اپنے کلام سے قُرآن پاک کے مفاہیم اور حکمتوں سے مُسلم قوم کے دلوں کو پُر تاثیر انداز میں عشقِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" سے گرمایا اور جذبۂ مُسلمانی کو بیدار کیا۔ اور آپ فانی العشق اور مقامِ قلندری پر فائز المرام تھے۔

[2] ایک روایت میں ہے ایک شخص کے روزِ قیامت میزان میں اعمال تولے جائیں گے تو گُناہ زیادہ تھے اور حکمِ الٰہی نافذ ہونے والا تھا کہ حضور شفیعُ الاُمّت "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے آئے۔ اُمّتی کو اس حال میں دیکھا تو اپنی جیب پاک سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پُرزہ نکالا اور میزان میں نیکیوں کے پلڑا میں رکھ دیا اور وُہ بھاری ہو گیا۔ ربِّ کریم نے اُس کو مژدہ جنّت سُنایا تو اُس نے بارگاہِ رؤفٌ رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" میں عرض کیا فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ کیا تھا فرمایا یہ تیرا دُرُود شریف ہے جو تُو نے ایک مرتبہ پڑھا تھا۔ یاد رہے اصل ایمان کلمہ طیبہ ہے اور اُس کا تاج بسم اللّٰہ شریف اور لباس دُرُود شریف ہے۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

دُرود شریف ہے اور دُرود شریف کی برکت سے دخولِ جنان اور رضاءِ رحمان ملے گی۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ (پ ۳۰ سورۃ البروج) یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام

☆ سید الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کی خدمتِ اطہر میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا تھا اور وہ بہت مقرب فرشتہ تھا عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے ربِ کریم سے اجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت بھی کروں اور صلوٰۃ و سلام بھی عرض کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقرب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے۔ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرا کام اللہ رب العزت کی تسبیح و تہلیل ہے اور مجھے اس ذکر کی برکت سے ربِ عزّاسمہٗ تعالیٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر میں چاہوں تو طرفۃ العین

☆ یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گن سکتا ہوں"

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام درختوں کے پتے گن سکتا ہوں "

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے قطرات گن سکتا ہوں۔

☆ اور ربِ کریم نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر مسرت اور خوشی کے آثار تھے۔ فرشتے نے عرض کیا یارسول اللہ علیک اَلفُ صلوٰۃ وَّاَلفُ اَلفِ سلام میں باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی بھی لگا رہوں تو اس شخص کے ثواب کو نہیں گن سکتا جس نے آپ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھا ہو۔ فَطُوْبٰى لَهُمْ وَبُشْرٰى مُبارک اور بشارت[عله] ہو جو ہمہ تن دُرود شریف

بقیہ حاشیہ

مسئلہ:۔ اگر سلیمان علیہ السلام شہزادی بلقیس کو خط میں بسم اللہ شریف نہ لکھتے تو وہ کبھی حاضرِ خدمت نہ ہوتی۔ مؤلف"

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

عله بشارت ہی بشارت اور مژدہ ہی مژدہ، نہ خوفِ ماضی نہ غمِ مستقبل، اُن کا قال دُرود شریف اور اُن کا حال صاحبِ دُرود شریف ہر حال میں اپنے مولیٰ کریم پر راضی اور رسولِ کریم اُن پر راضی، نہ خوف اور نہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

ہیں مصروف اور سعادت لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس ۶۲) کے مژدہ سے بہرہ ور ہیں۔ درود شریف کے فضائل و فوائد نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ میں اتنے کثرت سے بیان ہوئے ہیں کہ انسانی وسعت اور ملائکہ نوری کی طاقت سے اُن کا حصر کرنا اور لکھنا ناممکن ہے۔ یہ ننانوے فضائل و فوائد درود شریف بمطابق ۹۹ اَسْمَآءُ اللّٰہِ الْحُسْنٰی جَلَّ وَعَلَا ۹۹ اَسْمَآءُ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم اور ۹۹ اَسْمَاءِ پاک قرآن مجید اور ۹۹ اَسْمَاءِ مبارکہ بلدۃ آمینۃ المدینۃ المنورۃ تحریر کئے گئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی۔

☆ ابوزکریا یحییٰ امام صرصری علیہ الرحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ میں کیا عمدہ فرمایا ہے [علہ]

قَلِیْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفٰی الْخَطُّ بِالذَّھَبِ
عَلٰی وَرَقٍ مِّنْ فِضَّۃٍ اَحْسَنُ مِنْ کُتُبٍ
وَاَنْ یَّنْھَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِہٖ
قِیَامًا صُفُوْفًا اَوْ جِثِیًّا عَلٰی رُکَبٍ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَمِیَاہِ الْبِحَارِ وَقَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ہر مرض کی دوا ہے درود شریف — دافعِ ہر بلا ہے درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اس کی — ہے عجب کیمیا درود شریف
اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے — بر درِ مصطفیٰ درود شریف
توشۂ راہِ آخرت کیجئے — کافیؔ بے نوا کو درود شریف

مولانا کفایت علی کافی رامپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بقیہ حاشیہ

عم یہ شانِ ولایت ہے۔ قال میں مصروف و مشغول اور حال میں ہمہ تن مست الست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ (سورۃ الجمعہ ۴) یہ عطیۂ ذوالمنن درود شریف کی برکت کا ہے۔

علہ مدحِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میں سے یہ بھی قلیل ہے کہ اعلیٰ خوشنویس چاندی کی تختی پر سونے کے پانی سے خوشخط لکھتے رہیں۔ صاحبِ شرف لوگ درود و سلام سن کر صف بصف تعظیماً ہاتھ باندھ کر سر و قد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یا وہ اپنے گھٹنوں پر دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

روضۃ الشادستہ

باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضری حریم رسالت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بود در جہاں ہر کسے راخیالے مرا از ہمہ خوش خیالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شود پاک معصوم کلی گنہگار کہ در خواب بیند جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۶۴

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے پناہ من حریم کوئے تو من بہ امیدے رسیدم سوئے تو

○ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یہ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو ہے۔

اِذ عمومِ مطلق کیلئے اور ھُمْ ضمیر جمع غائب یعنی اکنوں تا قیامِ قیامت میرے پیارے محبوب کے امتیو! جب تم صغیرہ یا کبیرہ گناہ یا کفر، شرک سے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝" سورۃ لقمان ۱۳ اپنی جانوں پر ظلم کر لو تو اے مکۂ معظمہ والو! تم بھی المدینۃ المنورہ جاکر میرے محبوب پاک کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور صلوٰۃ و سلام کے بعد طلبِ مغفرت کے لئے عرض کرو۔

سَیِّدِیْ اَنْتَ حَبِیْبِیْ وَطَبِیْبُ قَلْبِیْ آمدہ سوئے تو قدسی پے درمانِ طلبی

چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

علہ باب السلام سے داخل ہو اور نفل شکرانہ ادا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے نہایت عاجزی اور انکساری سے غلامانہ انداز سے حاضر ہو اور پھر مواجہ شریف کے سامنے نگاہیں جھکا کر ہیبت اور جلال کو اپنے اوپر طاری کر کے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ "ہاتھ باندھ کر" نماز کی طرح "کھڑا ہو اور ذات پاک

" ادب و جوشش "

میرا محبوب بھی تمہارے لیئے اپنے ہاتھ اُٹھا دے تو تُم توبہ قبول کرنے والے سے ارادہِ عتابُ عذاب سے رجوُع کرنے والا اور صفتِ "رَحِیمًا" سے توبہ قبول کرنے کے بعد رحم فرمانے والا پاؤ گے۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسُولُ اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت بخشش کا ذریعہ ہے۔ حیاتِ طیبہ میں بھی اور مماتِ طیبہ میں بھی۔ اور محبت و ادب کے بھرے انداز سے کہے یَا رَسُولَ اللہ یَا حَبِیبَ اللہ" ﷺ" آپ نے جو فرمایا ہم نے سُنا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور جو آپ پر نازل ہُوا اُس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بِفَضْلِہٖ وَبِتَوفِیقِہٖ تعالیٰ حاضرِ خدمت ہو گیا ہُوں۔ سورۃ البقرۃ ۲۸۵

○ جَآءُوْكَ یہ آیتِ کریمہ کا دوسرا جزو ہے۔ اِس کے دو معنی ہیں۔

۱۔ حقیقی معنیٰ:۔ المدینۃ المنورہ جاکر حاضر بارگاہِ محبوب" ﷺ ہو جاؤ۔ اللہ عَزَّ اِسمُہٗ نے قرآنِ عزیز کے پیغام سے خود گناہ گاروں کو اپنے حبیب پاک شاہِ لولاک "ﷺ" کے دربار پاک میں بُلایا اور کریموں کی شان کے یہ خلاف ہے کہ خود اپنے در پر بُلا کر سائلوں کو رد کریں۔ زائر کے لیئے اِس معنیٰ میں اشارت بھی اور بشارت بھی ہے

مجرم بُلائے جاتے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

☆ بارگاہِ کریمی میں حاضر ہونے والے زائرین کو اگر دورانِ سفر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کبھی حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام خدمات بجا لاتے اور کبھی رِضوانِ جنّت اور کبھی اپنے غلاموں کو نہ بھولنے والے آقا ﷺ خود تشریف لاتے ہیں۔ یا رِجَالُ الغَیب کو بھیج دیا جاتا ہے

☆ حضرت ابراہیم خواص عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ (وصال ۲۹۱ ہجری) فرماتے ہیں مجھے سفر المدینۃ المنورہ میں سخت پیاس لگی اور شدتِ پیاس سے غشی کھا کر گر پڑا اور ناگاہ کسی نے میرے مُنہ میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی ڈالا۔ اُس کی ٹھنڈک سے میرا سینہ اور آنکھیں ٹھنڈی ہُوئیں تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا

بقیہ حاشیہ: فقیر سراپا تقصیر عفی عنہ المولی القدیر کا ذاتی مشاہدہ اس پر شاہد ہے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ"
کی قدر و منزلت اور حریمِ رسالت کی جلالت کو دل میں حاضر کرے تاکہ خشیت طاری ہو گریہ و زاری سے صلوٰۃ و سلام عرض کرے آواز نہ بلند ہو نہ ہی پست اور پھر شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حاضری دے کر سلام عرض کرے۔ ۱۲ منہ



کہ ایک نہایت خوبصورت مرد کہ ایسا آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ گھوڑے پر سوار سبز لباس اور عمامہ باندھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا جس سے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تو تھوڑی دیر بعد مجھ سے فرمایا وُہ سامنے دیکھو مدینہ منوّرہ ہے۔ اُترو اور سیدھے چلے جاؤ اور جب بارگاہ رسالت میں پہنچو تو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوانِ جنت سلام عرض کرتا ہے۔ "حیوٰۃ الحیوان"

"حضور مَولَی المَلَوین مُغِیثُ الدّارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنے مہمانوں کی امداد فرماتے ہیں ۱؎"

☆ الشیخ ابو عبد اللہ نعمان علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ میں دورانِ سفرِ مقدس اپنے قافلہ سے بچھڑ گیا اور مجھے چٹیل میدان میں سخت خوف اور دہشت محسوس ہُوئی لیکن چل پڑا۔ خوف وہراس سے پیاس کی شدّت نے آگھیرا اور مَیں زندگی سے مایوس ہو کر مَوت کے لیئے تیار ہو گیا تو میری زُبان سے اس بیقراری کے عالم میں نکلا۔ یا مُحَمَّدُ یا مُحَمَّدُ اَنَا مُسْتَغِیثٌ بِکَ " صلی اللہ علیہ وسلم " یا مُحمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے فریاد چاہتا ہُوں یہ الفاظ میری زُبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف وہراس، غلبۂ پیاس اور گھبراہٹ دُور ہو گئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دیا اور مَیں فرطِ مُسرّت سے دُرود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دفعہ فرمایا۔ "جو کوئی ہمیں پکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محرُوم نہیں رکھتے" پھر مَیں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کریمین ماوائے کونین" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" تھے اور مجھے سخت افسوس ہُوا کہ میں دست بوسی اور قدمبوسی نہ کر سکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے چہرہ کے نُور سے سارا جنگل چمک رہا تھا۔ "نُزہۃُ النّاظِرین"

اگر ہو جذبۂ کامل تو اکثر ہم نے دیکھا ہے ۔۔۔ وُہ خود تشریف لاتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے
محمّد مُصطفےٰ کے باغ کے سب پھُول ایسے ہیں ۔۔۔ جو بن پانی بھی تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

۲۔ حُکمی معنیٰ: عِنْدَكَ مُلْتَجَآءٍ وَّ فِی الْمَدِیْنَۃِ نہیں فرمایا اگر یہ فرمایا جاتا

قلبی روحی ذہنی

۱؎ ایسے ہزار ہا واقعات ہادیٔ سُبُل فخرِ رسل مولائے کل علیہ اَلف اَلف صلوٰۃ و اَلف سلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے منسوب ہیں۔

۲؎ روضۂ مُطہرہ کے قریب ہو یا کہیں دُور ہو۔ یہ قُرب اور بُعد دُرود شریف پڑھنے والے کے لیئے "علیحدہ علیحدہ حاشیہ کے مطابق"

تو اہلِ مدینہ منورہ یا صاحبِ ثروت لوگ ہی اتنا دُور دراز کا سفر کر کے وہاں مدینہ منورہ بارگاہِ رسالت میں پہنچتے اور یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ فقراء اور مساکین جن سے حضور ﷺ کو پیار ہے محروم رہتے۔ جَاءُوْكَ فرما کر بتا دیا کہ جب بھی تم بارگاہ محبوبی میں حاضر ہونا چاہو تو آؤ، دو زانو بیٹھ کر میرے محبوب ﷺ کی بارگاہِ رحمت کے نظارۂ جمال باکمال کا تصور کر لیں تو تم جہاں کہیں بھی ہو گے میرے محبوب ﷺ کی حضوری میں ہو گے۔

☆ نورِ احمدی اور جلوۂ محمدی ﷺ کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر پرتو افروز ہے اگرچہ آپ کا وجودِ سید الوجود ﷺ مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہے اور یہی وہ خاک پاک ہے جس کے عنصر شریف سے بدنِ لطیف بنا اور یہی وہ سرزمین مبارک ہے جہاں ربِ کریم اپنے محبوب کے غلاموں کو بلا رہا ہے۔ تم بھی قریب ہو جاؤ۔ حاضر بارگاہِ بیکس پناہ ہو جاؤ۔ اس درِ پاک اور آستانۂ اقدس میں آ جاؤ جو ربُّ العٰلمین کی ہی بارگاہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو اُن کی طرف متوجہ ہو جاؤ کہ قلبِ مومن اُن کی جلوہ گاہ ناز ہے۔ مومن تو اپنے ہیں۔ یہاں تو غیر، اپنے اور بیگانے بھی یگانے بنتے ہیں ؎

بقیہ حاشیہ: درود شریف رابطۂ قلبی، تعلق باطنی سے قرب و بعد زمانی و مکانی کے فاصلے مٹا دیتا ہے۔ الکم

نہیں حضور ﷺ کی ذاتِ مقدسہ تو بمطابق آیتِ کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۃ الاحزاب ۶) ہر مومن کو اُس کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہے" نیز یہ نزدیک و دُور، اکناف و اطراف، زمان و مکان کی قیدیں عالمِ خلق کے لئے ہیں نہ کہ عالمِ امر کے لئے۔ چونکہ روحِ اقدس ﷺ روحُ الارواح ہے قرب و بعد کی قید سے کیوں کر مقید ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ درود شریف بلند آواز سے ہو یا آہستہ، قلب سے ہو یا زبان سے، اقطارِ زمین میں ہو یا اقصائے ملکوت میں، غار میں ہو یا پہاڑ میں۔ افریقہ کے جنگلوں میں ہو یا امریکہ کے شہروں میں، ملک ایشیا میں ہو یا یورپ میں۔ علاقہ چین میں ہو یا جاپان میں، فرش پر ہو یا عرش پر، فضا پر ہو یا تحت الثریٰ میں حضور سید عالم ﷺ مومن کے درود شریف کو بنفسِ نفیس سنتے ہیں اور شانِ رحمت سے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سننا یا نہ سننا انسان کے اپنے احوال پر منحصر ہے۔ یہ سب تعامات حکمی معنی میں داخل ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط



بخدا خدا کا یہی ہے دَر اور نہیں کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کروں مدح اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
مَیں گدا ہُوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں
"اعلیٰحضرت بریلوی"

○ خدائے مالکُ الملک نے محبوب کو سب کچھ عطا فرما کر اپنی ساری خدائی کو اس دَر پہ لا ڈالا اور اُدھر اپنے محبوب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؐ[1] محبوب! "صلی اللہ علیہ وسلم" سائل کو جھڑکنا نہیں ناراض نہ ہونا خواہ وہ کیسے ہی گُناہ گار کیوں نہ ہوں اور اگر آپ نے جھڑک دیا تو محبوب! پھر یہ بیچارے کہاں جائیں گے۔ اِس دَر کے علاوہ کونسا دَر ہے جہاں جائیں محبوب تیری بارگاہِ کریمی میں ہر حاضر ہونے والا تیری طرف سے مغفرت سے دامنِ مُراد بھر کر جائے۔ کہ درِ محبوب درِ معبود ہے ؎

بکفِ رحمتم پروردز قطمیرم منہ کمتر،
سگے درگاہِ سُلطانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
رضائیت سائل ہے پر توئی سُلطانِ لَا تَنْهَرْ
شہا بہرِ ازیں خوانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

○ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ربِّ غفور سے اپنے گُناہوں کی بخشش میرے محبوب کے رُوبرُو مانگو تو اُس پہ میرے محبوب بھی اپنے لبِ اعجاز ہلا دیں۔ تمہاری درخواستِ استغفار پہ آمینِ مُصطفےٰ کی مُہر لگ جائے تو میری شانِ توّاباً تمہارے توبۃُ النصوح کے بعد ہر قسم کے گُناہ مُعاف فرما کر پاک صاف کر دے گی تو پھر دوسری وصف رَّحِیْمًا کا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؐ[2] سے ظہور ہوگا۔ شر، خیر۔ غم، خُوشی اَلَم، مسّرت اور نار، نُور بن جائیگی اور تمہارے گُناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گی یا یہ ؎ دُنیا و مافیہا اور اُخروی سعادتیں درُود شریف سے توفیقِ الٰہی کے ظہورات اور قدرتِ الٰہی کے عطیے ہیں۔ الخ

ؐ[1] پ۳۰ سورۃُ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۱۰ اور سائل "جو مانگنے آئے اُس کو مت جھڑکئے"
ؐ[2] پ۱۹ سورۃُ الفرقان آیتِ کریمہ ۷۰ تو یہ وہ لوگ ہیں بدل دیگا اللہ تعالیٰ اُنکی برائیوں کو نیکیوں سے۔

معنی آئندہ نیکی کی ہی توفیق ملے گی یا تم سے بدی کا فیوز ہی کھینچ دیا جائے اور اگر تم شقی تھے تو سعید بن جاؤ گے اگر جہنمی تھے تو جنت کی بشارت لے کر جاؤ گے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے۔ اقرارِ گناہ[1]۔ حاضری بارگاہِ رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" استغفارِ معاصی[2]، طلبِ شفاعت[3] یا استغاثہ، بشارتِ مغفرت اور شانِ غفورٌ رحیمٌ کا مژدہ[4] الحمدللہ ثم الحمدللہ اُمتِ مسلمہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور بعد مماتِ طیبہ میں بھی یہی وطیرہ ہے اور جو مانگا ملا۔ جو چاہا، پایا۔

☆ سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "صحیح البخاری"

○ میں سحری کو وضو کرایا کرتا۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا سَلْ[1] مَا شِئْتَ جو چاہے مانگ؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وَاَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ میں آپ سے جنت میں آپ کی سنگت مانگتا ہوں۔ فرمایا اَوَغَیْرَ ذٰلِكَ کچھ اور بھی مانگ لو۔ عرض کیا بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رفاقت فی الجنت تو تجھے عطا کر دی اگر کچھ اور بھی چاہتے ہو تو مانگ لو تو بصد آداب عرض کیا عَلَیْكَ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ یَا رَسُوْلَ اللہِ! بس مجھے یہی کافی ہے تو معطیِ جنت "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَۃِ السُّجُوْدِ کثرتِ سجود کیا کرو۔

تجھ کو تجھی سے مانگ لی ساری کائنات مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں

تیرے کرم سے بے نیاز کونسی شئی ملی نہیں جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

---

۱ سَلْ مطلق فرمایا، مقصود، مدعا متعین یا مقید نہیں فرمایا تو ثابت ہوا کہ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَآءُ مَا یَشَآءُ کی شان والے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "بعطاءِ الٰہی مختارِ کل ہیں۔ جس کو جو چاہیں باذنہٖ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ نیز سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے تو یہ لاَ ہُوا۔ ۲۔ مشروط پر ٹال دے اگر ہمارے پاس ہُوا تو دیں گے یا اگر تم نے یہ کام کیا تو دیں گے۔ بارگاہِ محبوب میں یہ دونوں صورتیں نہیں لہٰذا ہم غلاموں کو امید واثق ہے۔ ہم جو مانگیں گے لیں گے، جو چاہیں گے پائیں گے ان شاء اللہ گھر اسی در سے سب ملتا ہے بلکہ غایہ جنت تو ادنیٰ چیز ہے۔ ۲۔ دوست شفقتِ رحمت ط

☆ کہ معلوم مے شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اُوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چہ خواہد و ہر کرا خواہد باذن پروردگار خود بدہد۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء وعن سائر المسلمین المومنین الذین ط "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح" ط



احادیث مبارکہ :۔ رواہ الحاکم فی مستدرکہ علی الصحیحین ؕ

☆ مروی ہے کہ سیدۃ النساء العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبرِ اطہر پر حاضر ہوتیں تو تعویذ مبارک کو ہاتھ سے مس کر کے مٹی کو چہرے پر ملتیں اور درود شریف پڑھ کر اشتیاقِ ادب سے تربت شریف سے لپٹ کر بوسہ دیتیں اور جھوم کر یہ اشعار عرض کرتیں ؎

مَاذَا عَلَىٰ مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَ ۔۔۔ أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا

خاک پاک تربتش فائق تر از مشک و گلاب
مژدہ آنکس را کہ بوید یا ببوسد آں تراب

☆ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ مصطفوی " روضۂ اطہر" میں حاضر تھے اور قبرِ انور پر سر رکھ کر اور سر منہ لپیٹے مراقب تھے کہ گورنر مروان آیا اور آپ کی گردن کو جھنجوڑ کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ " اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ؕ آپ نے نگاہ اٹھا کر حقارت سے گورنر کو دیکھا اور فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں اے مروان! فَقَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَمْ اٰتِ اِلَى الْحَجَرِ ؕ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری میں آیا ہوں۔ پتھر کے پاس نہیں۔ مروان یہ سن کر جل بھن کر چلا گیا۔ " سنن الہدیٰ فی متابعۃ المصطفے جامع ازہر مصر"

☆ الشیخ ابو عمر محمد بن عبد اللہ العتبی علیہ الرحمۃ :۔ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ قبرِ انور کی خاک اپنے سر پہ ڈالی اس طرح اپنے گناہوں سے اظہارِ ندامت کیا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " جو آپ نے فرمایا ہم نے اسے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اور آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا (سورۃ النساء ۶۴) " اِلٰى آخِرِهٖ " پڑھی کہ میں آپ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور آپ سے شفاعت چاہنے کے لیئے حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ اپنے ربّ جل شانہٗ سے میرے گناہوں کی معافی کرا دو اور

؎ مشہور اولیاء و محدثین، امام شافعی کے اساتذہ کرام سے ہیں۔ " مؤلف "

؎ کتنی تعجب انگیز بات ہے کہ جس نے بھی آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی تربتِ پاک کو سونگھا تو اب وہ آئندہ زندگی بھر دوسری خوشبوؤں کو نہ سونگھے گا۔

پھر گریہ کناں نہایت عجز و انکساری سے نبی البد کیہہ یہ شعر پڑھے ؎

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُہٗ ۔۔۔ فَطَابَ بِطِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

نَفْسِیَ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ ۔۔۔ وَفِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ ۔۔۔ عَلَی الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

وَصَاحِبَاکَ وَلَا اَنْسَاھُمَا اَبَدًا

مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَا جَرٰی الْقَلَمُ

"ابو طیب الطبری علیہ الرحمۃ"

ھَتَفَ ھَاتِفٌ اِنَّا غَفَرْنَا لَکَ لِھٰذِہِ الْاَبْیَاتِ تو ہاتف غیبی سے آواز آئی جا ہم نے تیری بخشش کر دی۔ "بقول شارح اللہ عتبی الشافعی" جب وہ اعرابی چلا گیا اور مجھے دُہیں پر اونگھ آگئی تو میں نے حضور سید الشافعین "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں زیارت کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے عتبی! اعرابی کے پاس جاؤ اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم نے تیری مغفرت فرما دی۔ "ذکرہ ابن عساکر ابو القاسم علی الدمشقی فی تاریخہ"

○ اِس آیت کریمہ سے اکابر علماء اُمت، اعاظم شارح ملت، سلف تا خلف نفعنا اللہ تعالیٰ بعلومہم نے یہ اسرار و حکم اخذ کئے ہیں ؎

☆ اوّلاً :۔ اللہ رب العزت کے حکم سے بجائے حاجت برآری بارگاہِ رسالت میں جانا اور آپ سے توسّل، تشفّع، ندا، استغاثہ کرنا مشروع بطریق اَوْلیٰ ہے اور اُمّتِ مسلمہ کا اس پر عمل ہے۔

☆ ثانیاً :۔ شفاعت اور مغفرت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے۔

☆ ثالثاً :۔ یہ حکم حضوری اہل حرم، اہل حِل اور اہل عرب، اہل عجم سب کے لئے ہے

؎ استعاذہ، استمداد، استعانت میں مبداء فیاض حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات پاک کو جاننے اور سمجھے۔

علہ اے بہترین اُن سب کے جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں میں آپ کی پاکیزگی سے پہاڑ اور ٹیلے پاکیزہ اور معطر ہو گئے میری جان اس قبر پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اس میں عفت ہے، جود ہے کرم ہے۔
آپ وہ شفیع ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی گئی پل صراط پر جب قدم ڈگمگائیں گے۔
اور آپ کے دو ساتھی جن کو میں کبھی نہیں بھولا میری طرف سے اُن پر سلام ہو جب تک قلمیں چلتی رہیں۔



☆ رابعاً :۔ مدینہ منورہ نہ جانا بلکہ جانے والوں کو روکنا شقاوت کی واضح علامت ہے

☆ خامساً :۔ مقبولانِ بارگاہ کی قبور پر جانا جاؤک کے حکم میں داخل ہے۔

○ حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ (سلام پھیلاؤ) اور آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ سلام میں پہل فرماتے تھے۔ "تحفہ" سلام تحیت مصافحہ معانقہ سب پر مشتمل ہے۔ جملہ مومنین کے سلاموں اور استغاثوں کا جواب دیتے ہیں۔

بر محمد رسانم صلوٰۃ و سلام آں شفیع اُمتاں یوم القیام "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیدنا خبیب بن عدی بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر انصاری کو مقامِ تنعیم، مکہ معظمہ میں کفار (بوقت سحری) پھانسی دینے لگے تو آپ نے نہایت ادب سے رسول پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو سلام عرض کیا۔ اس وقت آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سحری کا وضو فرما رہے تھے فرمایا وعلیکم السلام تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے؟ فرمایا میرے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے دار پر چڑھایا تو آپ نے مجھے سلام بھیجا یہ اُن کے سلام کا جواب ہے اور فرمایا اے خبیب! رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو آپ نے سن کر تعمیلِ ارشاد کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اپنا رُخ پھیر لیا اور فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کہتے ہوئے جانِ مشتاق، جان آفریں کے سپرد کر کے شہید ہو گئے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را (مرزا مظہر جان جاناں)

☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی خدمت میں حاضر تھے آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے (وصال سے کچھ پہلے) سر مبارک اٹھا کر وعلیکم السلام فرمایا حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس کو جواب سلام دیا ہے فرمایا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اِدھر سے گزرے انھوں نے سلام عرض کیا۔ تو میں نے اُن کے سلام کا جواب دیا ہے

السلام اے قیمتی تر گوہر دریائے جود السلام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود

صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخر کرام لوئے کہ آید یک علیکم در صد سلام

☆ طبرانی نے معجم صغیر میں لکھا ہے ایک رات سحری کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے وضو کرتے وقت تین بار فرمایا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ ۔ حاضر ہوا حاضر ہوا پہنچا پہنچا قریب ہوں۔ اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے۔ فرمایا مکہ معظمہ میں راجز بنی کعب پر مشرکین نے حملہ کر دیا ہے وہ مجھے مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو میں نے اُن کا جواب دیا ہے۔ یہ خبر عن الغیب فتح مکہ معظمہ پر منتج ہوئی۔

○ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ یہ آیتِ کریمہ کا تیسرا، چوتھا جزو ہے

☆ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی اُن کی شفاعت کریں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائے بخشش پر ہی اللہ تعالیٰ کی صفتِ "تَوَّابًا رَّحِيْمًا" کا بدرجہ کمال ظہور ہو گا۔

استغفار :۔ قرآن پاک پ ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۱ - ۲

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ [عله]

بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے

شانِ نزول :۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یکم ذی قعدہ ۶ ہجری المقدسہ ذوالحلیفہ سے احرامِ عمرہ باندھا اور بعض صحابہ کے ساتھ جحفہ سے جب عسفان پہنچے تو خبر آئی کہ کفار آمادہ جنگ ہیں تو یہاں صلح نامہ لکھا گیا۔ مقامِ حدیبیہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

عله اس آیتِ کریمہ کے ترجمہ میں فی زمانہ کے خوارج اور معتزلہ نے بہت بڑی خیانت اور بد دیانتی کی ہے کہ لکَ میں ل کا ترجمہ ہی نہیں کیا جس سے عقیدہ عصمتِ انبیاء کو مجروح کر دیا گیا۔ یہ بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے کہ انھوں نے گناہوں کی نسبت "معاذ اللہ" "نبی معصوم و مامون" "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف کر دی اور جب اُن کی اس تحریفِ معنوی کی نشان دہی کرائی گئی تو وہ کورباطن تاویلات اور کج بحثی میں اُلجھ کر رہ گئے۔ یہ محروم القسمت قیل و قال، حیل و حجت اور بحث و مباحثہ میں اپنا ایمان کھو بیٹھے۔ کاش وہ سمجھتے۔ فقیہہ امام ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمت اکابر علماء حنفیہ فرماتے ہیں۔ لَکَ میں ل سببیہ اور تعلیلیہ ہے لَکَ اَیْ لِاَجْلِکَ یعنی محبوب تیرے سبب سے تیرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔

☆ غفر کا معنی ڈھانپنا، ذنب کا معنی الزامات تو معنی ہوا کہ قبل ہجرت کے الزامات کفار جو کہ ساحر، شاعر، ساحر" اور بعد ہجرت کے اتہامات یہود و منافقین "مجنون" وغیرہ وہ سب مٹا دیئے گئے۔ یہ ہے فَتْحًا مُّبِيْنًا کا اثر۔ یہ ترجمہ اور مفہوم نہایت ہی اقرب و اصوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ الاعلیٰ والعلم [illegible]

پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئیں تو آپ ﷺ کو بہت خوشی ہوئی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ ﷺ کو مبارکیں دیں۔ "صحیح البخاری ومسلم شریف"

○ فَتَحْنَا :۔ صلح حدیبیہ جو تمام فتوحاتِ عظیمہ کا پیش خیمہ اور سرچشمہ بنی۔ فتح مکہ معظمہ اعظم فتوحات کے علاوہ اس میں حضور ﷺ کی اُمت کی مغفرت کی بشارت ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ[1] خزانۂ غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔ اُن کو سوائے آپ کے ربّ ﷻ کے کوئی نہیں جانتا۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے اُن کنجیوں سے کسی کے لیے غیوب کے در کھولے بھی ہیں؟ تو یہاں فرمایا فَتَحْنَا۔ پیارے محبوب ہم نے کھول دیئے آپ کے لیے ہر قسم کے غیب کے خزانوں کے دروازے کس چیز کے؟ فرمایا علم کے، حکمتوں کے، فتوحات کے، ہدایتوں کے، فضل و کرم کے، جو اوروں کے لئے بند تھے۔ پیارے محبوب وہ آپ کے لیئے وا کر دیئے۔ دروازۂ شفاعتِ کبریٰ، دروازۂ مغفرت، دروازۂ حوضِ کوثر، دروازۂ جنت اور دروازۂ دیدارِ الٰہی اور دیگر ہر قسم کے رحمتِ الٰہی کے دروازوں کی کنجیاں آپ کو عطا کر دیں۔ "خزانۂ توحید ذات وصفاتِ الٰہیہ کی کنجی آپ[2] ﷺ کی ذات پاک ہے۔"

☆ چودہ سو صحابہ کرام نے مقام حدیبیہ میں تَحْتَ الشَّجَرَةِ (درخت کے نیچے)، آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر سب کچھ تن من دھن نثار کر دینے کی دیوانہ وار بیعت[3] کی جو بیعتِ رضوان سے موسوم ہوئی اور اس والہانہ بیعت پر ربِّ کریم نے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (سورۃ الفتح) کا مژدہ سنایا اور محبوب ﷺ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کا شرف بخشا اور محبوب کریم ﷺ کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ جو آیتِ کریمہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[4] سے ظاہر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ

---

[1] پ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹ اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ انہیں وہی جانتا ہے۔

[2] مفاتیح، مفاتیح الجنۃ، مفاتیح الرحمۃ، کنز اللہ حضور معلم کن فکان مقطع مرسلان " ﷺ کے اسماءِ مبارکہ سے ہیں۔

[3] بیعتِ رضوان میں حضرت خضر علیہ السلام بھی شریک تھے بحوالہ تفسیر روح البیان واللہ اعلم ورسولہ

[4] پ۹ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۱۷ اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے (پھینکی)

☆ امام محی السنّۃ بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ اصحابُ الشجرۃ، بیعتُ الرضوان والے تمام صحابہ اکلام قطعی جنّتی ہیں ان جملہ صحابہ کرام سے ایک بھی جہنم میں نہ جائیگا۔ "مکتوبات قدسی آیات دفتر دوم"

قرآن پاک؛ پ ۲۶ سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیت کریمہ ۱۹

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ	اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مومنوں کے لئے گناہوں کی معافی مانگیں

○ یہاں استغفار اور ذنب کی نسبت لکَ کی طرف کی گئی ہے۔ اس سے مُراد، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے خاص الخاص افراد مُراد ہیں نہ کہ معاذ اللہ اپنی ذاتِ پاک، معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان واجبُ الاذعان، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً[1] میں صدہا حکمتیں مُضمر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے جسمانی و رُوحانی اور اُس کی کیفیاتِ نُورانی اور عملیات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ خُدا تجھے ہدایت دے یہاں استغفار معصیت پر نہیں کیونکہ نبی معصوم ہے۔ یہ الفاظ مجازاً فرمائے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آن، نئی شان وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ[2] سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر آنے والی گھڑی آپ کے حق میں پہلی گھڑی سے زیادہ بہتر اور قُرب والی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے مرتبۂ اعلیٰ پر فائز ہوتے تو پچھلے مرتبہ سے استغفار فرماتے تاکہ حسن سے احسن اور صواب سے اصوب کی طرف عُروج ہو کر رجُوع میں عُروج ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طُور پر شرفِ ہم کلامی اور بے ہوشی کے بعد ہوش آنے پر

بقیہ حاشیہ ــــ دُرود پاک کی برکت سے اُمّتِ مسلمہ کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے

ہمیشگی۔ امام ربّانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات قدسی آیات میں فرماتے ہیں: اُس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے اس سے مقصود حقیقت نہیں حاشا وکلا کہ بندہ کا فعل عین مالک و مقتدر کا فعل ہو یا اُس کی ذات کا عین ہو یہ ناممکن ہے یہ مقام ذات وصفات کے مظہریت پر دال ہے۔

[1] فرمایا میں دن اور رات میں روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

[2] پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ یقیناً ہر آنے والی گھڑی آپ کے لئے پہلی سے "بدرجہا" بہتر ہے۔

کہا " تُبْتُ اِلَیْکَ " لیکن جب آپ سے اِس توبہ کی حقیقت پوچھی گئی تو فرمایا
رَبِّ اَرِنِیْ مطالبۂ دیدار ہے اور طلب کرنا صاحبِ اختیار ہونے کی علامت ہے۔ سورۃ الاعراف ۱۴۳
حالانکہ محُب صاحبِ اختیار نہیں ہوتا۔ یعنی میں دعویٰ محبت پر صاحبِ اختیار بننے
سے توبہ کرتا ہوں گویا آپ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی نظر میں رَبِّ اَرِنِیْ کا مطالبہ ،
دعویٔ محبت کے منافی تھا۔ یہ سُوال دیدار معاذ اللہ گناہ نہیں جس سے توبہ کی یہ مقامِ
محبت ہے لیکن جو ربِ کریم کا محُب بھی ہو اور محبوب بھی آپ کے اِستغفار کا مقام
کون جانے اور سمجھے ؟ یاد رہے۔ معاصی ، ظلمت ہے اور نبوت نور۔ اہلِ نبوت
" نبی " سے معاصی کا صدور اجتماعِ ضدین ہے جو کہ محال اور ممتنع ہے۔ فتدبّر۔

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط

○ نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ربِ کریم نے میری اُمت کو دو امن عطا فرمائے
☆۱ ذاتِ پاکِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط علہ
☆ اِستغفار وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ سے ظاہر و باہر ہے۔ علہ
○ اِن ہر دو امن کا ظہور بارگاہِ رسالت مآب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم " کی حاضری میں مُنضمر ہے
نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی اُمت پر ازروئے شفقت قبرِ مبارک میں قیام کو ملاءِ اعلیٰ
کے قیام پر ترجیح دی اور فرمایا میرے سوا ہر نبی اپنی اپنی قبر میں صرف تین روز رہا
پھر وُہ اعلیٰ علیین میں اُٹھا لیا گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی قیامت تک اپنی اُمت
میں رہوں تاکہ ہمیشہ میرے اُمتی فیضِ صحبت اور حاضری سے فیضیاب ہوتے رہیں اور

علہ جب کہا تب ایک پتھر پر نگاہ پڑی ہیں پر لکھا تھا لَنْ تَرَانِیْ یَا مُوْسٰی ا یہ دیدار دُرِّ یتیم محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔

علہ پ۹ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۳۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انھیں عذاب دے جب تک
اے محبوب تم اُن میں تشریف فرما ہو۔

علہ پ۲۶ سورۃ الذّٰریٰت آیتِ کریمہ ۱۸ سحری کو استغفار کرتے ہیں۔ یہ اُنکے خاص بندوں کی شان ہے کہ وُہ وقت
سحری استغفار کرتے ہیں اور یہ استغفار اُن کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہے اور سحری میں ایک تو خلوتِ میسر
ہے دوسری اجابت ہے اور استغفار سے رحمت نصیب ہوتی ہے اور دُرود شریف سے قبولیت ملتی ہے۔

اُن کے قلوب تسلی پکڑیں اور میرے پاس حاضر ہو کر صحبتِ فیض سے بشارتیں پائیں۔
یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو اُس پر عذاب آیا۔ فرمایا وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ یقین کر لو اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا رسول تم میں موجود ہے۔ سورۃ الحجرات
○ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○ یہ آیتِ کریمہ کا پانچواں جزو ہے۔" توبہ سے پہلے
ربِّ کریم رجوع برحمت[1] فرماتا ہے تاکہ بندہ توبہ کرے اور توبہ رجوع الی اللہ کا نام ہے
جو پیغام ہے قبولیت کا اور یہی توفیقِ ربانی ہے جو توبہ کی قبولیت کی مُبشّر ہے اور وہ
جانِ وُلک کی دعوت دیتی ہے۔ مقبولانِ بارگاہ اور محبوبانِ درگاہ کی حاضریاں بھی،
اسی زُمرہ میں داخل ہیں کہ یہ اسی دَر کے ذرّات ہیں۔

☆ سیدنا امام عالی مقام حسن مجتبیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بفیضِ حُسن صورت شبیہِ رسول" رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہادت ۵۰ھ
سے مروی ہے آپ امیرالمؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دارالسلطنت شام میں
ملنے گئے تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض گذار ہُوا کہ اے سیدنا امام عالی وقار!
کثرتِ گناہ سے زندگی وبالِ جان ہے اور غربت کا یہ عالم کہ زبان بیان سے قاصر ہے
گھر جہنم کا نقشہ ہے بدحالی و بدنامی چہرے سے واضح عیاں اور لاولد بھی ہوں۔ آپ
میرے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو بکثرت استغفار کا حکم فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد
وہ شخص حاضرِ بارگاہِ امامت ہُوا۔ تو خوشحالی اُس کے لباس سے مسرت اُس کے چہرے
سے نمایاں تھی اور وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ[2] سے آراستہ پیراستہ تھا۔ آپ
نے نگاہِ کرم سے دیکھا تو وہ نہایت مؤدبانہ طریقے سے عرض گذار ہُوا کہ اے مسندِ امامت
کو زینت بخشنے والے! آپ نے یہ وظیفہ کہاں سے ارشاد فرمایا تو آپ نے یہ آیتِ کریمہ
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ
وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا ○[3] تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا درود

[1] قرآن مجید فرقان حمید کے حکم کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن پر مائل بکرم ہُوا تاکہ وہ رجوع کریں۔" رجوع میں عروج ہے۔

[2] پ ۸ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۲۶ پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا۔

[3] پ ۲۹ سورۃ النوح آیتِ کریمہ ۱۰ تا ۱۲ تو میں نے کہا معافی مانگو اپنے رب سے بے شک وہ بخشنے والا



شریف کو ہر اَوراد، وظائف سے اوّلیت حاصل ہے قبولیت کے لیئے دُرُود شریف اور استغفار شرط ہے اور مغفرت ایسی نعمت ہے جو جاءُوکَ پر عمل پیرا ہو کر دربار مُربّیِ ملت، مُعطّیِ اُمّت "ﷺ" سے ہی ملتی ہے اور کہیں سے نہیں۔

☆ **صَفُوحٌ عَنِ الزَّلَّاتِ:۔** عُلماءِ عظام وآئمہ اعلام اہل سُنّت وجماعت قُدِّسَتْ اَسْرَارُهُمُ الْقُدْسِيَّة سلف تا خلف کا یہ مُتّفقہ علیہ عقیدہ ہے کہ انبیاء ورُسُل علیہم اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَشْرَفُ السَّلَامِ اپنی ذات وصفات اور افعال میں بہر حال اور بہر جہت معصوم اور اپنے افعال میں مُؤَیَّد مِنَ اللّٰہ ہوتے ہیں۔ اولیاء کرام محفوظ اور اُمّت مغفور ہے۔

قرآن پاک:۔ پ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۵

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	اِس پیڑ، درخت" کے قریب نہ جانا

☆ یہ نہی تنزیہیہ تھی ہر وہ لغزش جس کا انجام کار توبہ ہو وہ زلّۃ تنزیہیہ ہے۔

☆ درحقیقت یہ خطا اجتہادی ہے یا " لفظاً وصورۃً خطا اس پر معاصی کا اطلاق صحیح نہیں" اَلْمُجْتَهِدُ مَاجُوْرٌ وَّلَا مَاذُوْرٌ مجتہد اس پر بھی اکہرا ثواب پاتا ہے۔

☆ حکمتوں کا ظہور فرمانا مقدر تھا ورنہ آپ کی تخلیق سے ہزارہا سال پہلے یہ تقدیر لکھی جا چکی تھی جو قضاءِ مُبرم تھی۔ دیکھو حدیث تحاجّ آدمُ ومُوسٰی علیہما السّلام [1] مناظرہ ثالث

☆ گندم کا دانہ کھانے سے گلستانِ قدرت میں طرح طرح کے یہ خوشنما پھول، " اُولُو العزم انبیاء ورُسل" علیہم الصلوٰۃ والسّلام کھلے خصوصاً رفیع الدرجات، فضیلت مآب محمّد مصطفےٰ علیہ اَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَاَطْيَبُ الثَّنَاءِ جیسا مُعطّر معنبر باغ قدرت میں پھول کھلا اور آپ کی اُمّتِ معظّم میں طرح طرح کے رنگین پھول مومن، اولیاء، اصفیاء، مجذوب ابدال واغواث ظہور پذیر ہوئے اور کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ سے جو شجرہ طیّبہ حضرت آدم علیہ السّلام سے بویا گیا تھا وہ پھل اور پھولوں تک پہنچا جس سے چار دانگ عالم میں بہار آگئی ۔ [2]

[2] خطاءِ مجتہد دو قسم ہے ۱۔ خطاءِ اجتہادی ۲۔ خطاءِ عنادی [1]

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وہ برسائے گا آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش اور مدد فرمائے گا تمہاری اموال اور فرزندوں سے بنائے گا تمہارے لیے باغات اور نہریں۔ [1] بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحیحین بخاری ومسلم۔



وُہ نہ تھے عالَم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالَم نہیں　　ہے انہی کے دَم قدم سے باغِ عالَم میں بہار

☆ قولِ شیخِ اکبر محی الدین ابنِ عربی قُدِّسَ سِرُّہُ الاطہر :- فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُوْا عَنِ الْحِكْمَةِ[1] گندم کا دانہ کھانے میں اِن مخفی حکمتوں کا ظہور ہُوا کہ گلستانِ قدرت میں ایسے ایسے پھُول کھِلے کہ کائناتِ عالَم میں بہار آگئی۔ اگر میں وہاں ہوتا تو وُہ شجر جڑوں سمیت کھا جاتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ

☆ آپ کی تخلیق ہی خلافتِ ارضی کے لیئے کی گئی تھی۔ یہ اِس میں بھیجنے کا ایک سبب بنا۔ اللہ سُبحانہٗ نے آسمانوں سے کُتُبِ سماویّہ الہامیہ اور صحیفے نازل فرمائے یہ قانونِ قدرت تھا جو کہ اس فعل سے ظاہر ہونا مقدّر تھا۔

○ جب یہ فعل سرزد ہُوا تو آپ تین سَو سال روتے رہے۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السّلام کثیرُ البُکاء ہیں لیکن رُوئے زمین پر آپ کے آنسو سب سے بڑھ کر ہیں۔ گریہ وزاری سے ربِّ کریم نے مغفرت کا مژدہ سُنایا اور پھر دوبارہ شان سے جنّت کے داخلہ کا وعدہ فرمایا تو صاحبِ ایمان کا دل باغ باغ اور ذُرّیتِ شیطان کا سینہ داغ داغ ہو گیا۔

قولِ فیصل :- ہم خطاکاروں کو کیا حق ہے کہ انبیاء کے افعال کو اپنے پر قیاس کریں اور اُن پر خطاؤں کا الزام دیں۔ اُن کے مقاماتِ عالیہ رفیعہ کے پیشِ نظر یہ انتہائی نازک مقام ہے۔ ہماری خطاؤں پر عتاب، عقاب، عذاب کی وعیدات ہیں اور اِن نفوسِ قدسیہ کی خطا اُمّت کے لیئے از رُوئے رحمت عطا ہوتی ہے۔

☆ حضرت آدم علیہ السّلام کے فعل سے جو فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا[2] ملے کے

---

[1] عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی نقشبندی خلیفہ مجاز خواجہ علاؤ الدین عطّار بخاری قُدِّسَ سِرُّہُ النّورانی عفّت وعصمتِ انبیاء کے موضوع پر دورانِ وعظ حضرت یعقوب چرخی نقشبندی علیہ الرحمۃ پر کسی شقی القلب نے اعتراض کیا کہ قرآن پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی "علیہ السلام" تو آپ نے جواباً فرمایا اِس اقدام میں حکمت یہ ہے کہ آپ کی پُشت میں ہر دو قسم خبیث اور طیّب رُوحیں تھیں ربِّ کریم نے چاہا کہ آپ دُنیا میں جائیں اور تیرے جیسی خبیث رُوحوں کو دُنیا میں چھوڑ آئیں اور پھر عزّ و وقار، جاہ و جلال شان و شوکت و برکت کے ساتھ دوبارہ جنّت میں آئیں اور اپنی طیّب اولاد کے ساتھ ابد الآباد ہیں

[2] پ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۱۵ تو وُہ بھول گیا ہم نے اُس کا قصد نہ پایا۔ اللہ ربُّ العزّت نے خود اُن کی خطاء بری [illegible]



تحت صادر ہُوا۔ روزہ رکھ کر بھول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ ماہِ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی جماع منع تھا۔ بعض صحابہ کرام اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے خلاف ہُوا تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّتِ محبوب کے لیئے عطا بنا کر راتوں کو جائز فرما دیا۔

☆ حضرت صرمہ بن قیس غنوی رضی اللہ عنہ ایک ضعیف العمر صحابی نے روزہ رکھا تو سکت نہ ہونے پر روزہ توڑ کر بارگاہِ رحمۃٌ للعلمینؐ میں حاضر ہو گئے تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّت کے لیئے عطا بنا دیا اور وحیِ الٰہی وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ عله "الیٰ آخرہٖ" سے اپنا قانون ہی بدل دیا۔

☆ سیدنا آدم علیہ السّلام کے نسیان کو عصیان سے تعبیر فرما کر حُزن، غم اور ندامت کی راہ سے آپ کی تربیت فرمائی گئی" تاکہ خلافتِ الٰہیہ کے متحمل ہو سکیں، یہ پُرحکمت راز کتنا مصلحت آمیز ہے۔ "مکتوباتِ امام ربّانی"

☆ الصدیق اکبرؓ فرمایا کرتے کاش میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سہو ہوتا۔" عله

○ ان جملہ توجیہات سے ثابت ہُوا کہ بڑوں کی خطا ہمارے ثواب سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے فقیر پُرتقصیر کے نزدیک سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السّلام کے لیئے خطا خطا کہنا اور لکھنا کفر سے کم نہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَاب ط

☆ سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی قُدِّسَ سِرُّهُ الْعَزِیْز:-

○ آپ اربعہ آئمہ مجتہدینؒ، جلیل القدر فقیہ اور محدث اور عظیم المرتبت اولیاء، ابدال

بقیہ حاشیہ

فرما رہا ہے کہ ارادہ خطا نہ تھا اور روزہ بھول گیا۔ نسیان، ذہول اور سہو کے فرق سے ظاہر ہے گندم کا دانہ کھانے میں ارادہ شامل نہ تھا۔ جب ارادہ نہ ہو تو خطا کیسی؟ اس کو لفظاً یا شکلاً خطا کہہ لیں۔ لیکن بباطن اور حقیقۃً خطا نہیں بلکہ رحمت بھری عطا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السّلام حقیقی گناہ سے منزّہ و مبرّا ہوتے ہیں۔

عله پ ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۷ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے۔ پو پھٹ تک۔ یعنی مغرب تا آخر سحری۔

عله صدیق کا معنی جمیع اقوال افعال اور جملہ احوال میں سچا جبکہ صادق کا معنی صرف قول کا سچا ہے۔ فافہم ط

اعلام سے ہیں۔ اور حضور معطی جنت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی بشارت پائے ہوئے کہ ڈلہن کی پھبن سے پھب کر ملائکہ نوری کے جلو میں بغیر حساب وکتاب جنت میں جائیں گے۔ امام اجل از ائمہ اربعہ مجتہدین سیدنا احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی شان میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الشَّافِعِی کَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ بے شک امام شافعی لوگوں میں سورج کی طرح ہیں۔ حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے متعلق پیشگوئی "خبر غیب" دی کہ قریش سے ایک عالم دین زمین وآسمان کے برتن کو علم سے بھر دے گا اور وہ سیدنا امام شافعی قریشی ہیں۔ بایں ہمہ فضائل وکمالات آپ کے فرمودات سے یہ اشعار ہیں [1]

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ فَاَرْشَدَنِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ الٰہٖ وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

○ یہاں کونسے گناہ یا ذنب یا معاصی تھے جس کی طرف اشارہ ہے۔ درحقیقت یہ مقاماتِ "اولیاء" ہیں۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ، حَسَنَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ سَیِّئَاتُ الْعَاشِقِیْنَ، حَسَنَاتُ الْعَاشِقِیْنَ سَیِّئَاتُ الْوَاصِلِیْنَ [2]" یہ حسنات اور سیئات نسبت کے لحاظ سے ہے۔ " فَالْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ [3]"

کلامِ لطیف:۔ ایک بار کسی شخص نے وارثِ نبوت، ہادیٔ امت ابو الحسن علی سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگایا تو آپ نے استغفار کیا اور فرمایا اگر یہ بات مجھ میں ہے تو اپنے لئے استغفار کرتا ہوں اور اگر مجھ میں نہیں تو پھر تیرے

[3] یہ اہل طریقت کے مصطلحات ہیں۔ افلا یتدبرون القرآن

[1] میں نے شکایت کی اپنے استاذ مکرم حضرت امام وکیع بن الجراح علیہ الرحمۃ سے کمزوریٔ حافظہ کی اور آپ نے حکم دیا ترک معاصی کا کہ بس علم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور عاصی کو نہیں دیا جاتا۔

[2] ابرار کے حسنہ مقربین کے سیئہ ہیں۔ ابرار کی عبادت خوف دوزخ اور طمع جنت سے ہے بایں طور کہ وہ مورد الطاف الٰہی ہے اور دوزخ مورد غضب الٰہی۔ لہٰذا شریعت مطہرہ میں یہ حسنہ ہے اور اگر مقربین، عاشقین اور واصلین کی عبادت اس وجہ سے ہو تو یہ ان کے لئے سیئہ ہے کیونکہ ان کی عبادت محض محبت لذاتہ ہے اور محبت ذاتی میں غرض نہیں بلکہ مقصود رضا ہوتی ہے اور دیدار الٰہی فقط منہ

رلئے استغفار کرتا ہوں یہ خلقِ عظیم دیکھ کر وُہ درُود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ اللہ کے رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں اور سچے دِل سے تائب ہوگیا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" مطلقاً اور لاریب معصوم ہیں ہر قسم کے ذنبِ معاصی اور ظلم سے نہ آپ سے قبل از نبوت کسی قسم کے گناہ کا صُدور ہُوا اور نہ بعد از نبوت اور نہ ترکِ اولیٰ اور خلافِ مرضی مولیٰ صادر ہُوا اور اولیاء اللہ کی بارگاہیں بھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہی بارگاہیں ہیں کہ وُہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی متابعت اور کفش برداری میں اولیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محفوظ پایا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے عطاء فیض سے وُہ تو اب رسُول ہیں۔

حدیثِ پاک :- بروایت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط "شمائل ترمذی"

لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ط	میں نے آپ کی مثل نہ پہلے دیکھا نہ بعد "صلی اللہ علیہ وسلم"

معراج میں جبریل علیہ السلام سے کہنے لگے شاہِ اُمم
تم نے تو دیکھے ہیں بہت بتلاؤ کیسے ہیں ہم
روح الامین کہنے لگے اے ماہ جبیں تیری قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس سرہ النورانی نے فرمایا۔

۱۔ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلی سے بنایا اور باقی تمام مخلوقات کو صفات کی تجلی سے۔ یہی وجہ ہے کہ کائناتِ عالم کے کسی فردِ بشر کو بجز مخلوق ہونے کے اور کسی امر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔

۲۔ جن مجبُوروں نے محمد رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بشر کہا اور دوسرے[ع] انسانوں کی طرح

ع اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے محبوب کے فضائلِ جلیلہ اور مراتبِ رفیعہ اور القاباتِ عظیمہ کو چھوڑ کر ایسی وصفِ عامیانہ سے یاد کرنا جو ہر کہہ ومہ میں پائی جائے اور وُہ کلمات استعمال کرنا جو کفار سے منقول اور ان کی طبعی موافقت کی بناء پر ہوں یہ عین گمراہی وحرمان نصیبی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مترادف ہے لیکن جن کے قلب پہ مہر اور سمع پر غطاء اور بصر پہ غشاوہ ہو وُہ شپرہ چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں اور بعض بُوم طبع رات کی تاریکی میں پر و بال کھولتے ہیں۔ لیکن اُڑ نہیں پاتے۔ یہی حال ان طیرہ باطنوں کا ہے کہ آفتاب رسالت کی تابانیوں کی تاب نہ لاسکے اور نہ مہتابِ نبوت کی چاندنی سے فائدہ پا سکے اور دُنگر ہوگئے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

تصور کیا وُہ منکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمت عالم و عالمیاں کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وُہ دولتِ ایمان سے مُشرّف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔

حُسن میں بےمثل، صُورت لاجواب — میں فِدا، آپ پہ، آپ ہو اپنا جواب
پلتے ہیں ہم سے نکمے بے شُمار — ہے کہیں اِس آستانہ کا جواب

☆ حضور ﷺ کی بشریت میں کسی بھی فردِ بشر کو مجالِ انکار نہیں بات صرف رشلیت میں ہے۔ ورنہ شکل و شمائل اور خصائل۔ اقوال و افعال اور احوال۔ انوار و تجلیات اور برکات میں کائناتِ عالم سے کوئی بھی آپ ﷺ کا مثیل نہیں نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشیوں میں نہ فرشیوں میں۔ نیز بعض مفسّرین نے اِس آیتِ کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (سورۃ الکہف ۱۱۰) کو متشابہات سے لکھا ہے جو اسرارِ الٰہی ہے ۔ ؎

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ — وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّہِمٖ
انتہائے علمِ ما درباب شانش ایں قدر — کایں بشر بعد از خدا اعلیٰ است قصۂ مختصر

☆ حدیث پاک کی روشنی میں مقامِ جَآءُوْكَ میں دُرود شریف :

اوّلاً حقیقی معنیٰ :۔ المدینۃ المنورہ عند المواجہہ شریف ہر اُمتی کا دُرود و سلام بنفسِ نفیس سُنتے جاتے اور جواب سلام سے نوازتے ہیں۔ "اُمّتِ مُسلِمہ کا مُتفقہ علیہ عقیدہ لَا اِخْتِلَافَ فِیْہِ" "جواب کا سُننا اپنے اپنے مقام، نسبت رابطہ قلبی اور احوال پر منحصر ہے۔"

ثانیاً حکمی معنیٰ :۔ تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِہِمْ عَرْضًا مسلمانوں کا دُرود و سلام فرشتے پہنچاتے ہیں۔ ۲۔ حریمِ رسالت میں ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ جو اکنافِ عالم عرش ہو یا فرش۔ عرب ہو یا عجم۔ بَر ہو یا بحر یا فضا۔ غارِ سحیق ہو یا پہاڑ کا اقصیٰ الغایات۔ ہر زبان، ہر زمان ہر مکان، "دُور و نزدیک" مومن کا دُرود شریف سِری یا جہری سُن لیتا اور پیش

ع۱ آپ ﷺ کے متعلق اُس شخص کے علم کی انتہا جو آپ کی حقیقت کا مطلقاً علم نہیں رکھتا یہ ہے کہ آپ ﷺ محض بشر ہیں۔ حالانکہ آپ ﷺ باوجودیکہ اس قالب نبوی و زرع قدسی کے ہمارے علم و فہم سے وراء الوراء ہیں اور تمام کائنات آپ کی ﷺ حقیقت کے ادراک سے عاجز ہے۔

[illegible]

خدمت کرتا ہے۔ علماء کے لیئے لمحۂ فکریہ! ادنیٰ غلام کی یہ شان ہے۔ تو اقلیم نبوت و رسالت کے شہنشاہ۔ مقامِ محمود کے تاجدار کا مقام کون جانے؟ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ ط ہ

شانِ خدا، نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز سدرۃ سے تا زمین جسے نرم سی اک اُڑان ہے

۲- محبّین کا درود شریف :۔ اَسْمَعُ صَلوٰۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ درود وسلام کا دُور و نزدیک سے سُننا زبانِ رسالت سے ثابت ہے۔ روح اور نور کے لیئے کوئی شئی حجاب نہیں۔ آپ کی بشریت نوری ملائکہ سے بھی لطیف تر ہے۔ آپ روح الارواح اور نور ہیں۔

اے سُبحان الملکِ القدوس! سُنہری جالیوں کے ہرے ہرے گنبد کے مکین۔ تیرے دین کی امانت کے امین رُوحی لَہُ الفِدَاء اَبِیْ وَاُمِّیْ صلی اللہ علیہ وسلم کے حریم قدس میں صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ کے عاملین درود خواں کا تحفۂ صلوٰۃ وسلام پہنچا۔ "یرحم اللہ عبداً قال اٰمینا ط"

اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ
سَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ صلی اللہ علیہ وسلم
ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحَمٍ

بقیہ حاشیہ

☆ السید عمر بن احمد آفندی مفتی مدینہ حریت شافعی علیہ الرحمۃ عصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ میں فرماتے ہیں۔

○ امام بوصیری علیہ الرحمۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری خواب میں قصیدہ مبارکہ سناتے سناتے جب اس مصرعہ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ پر پہنچے تو مصرعہ ثانیہ کیلئے خاموش ہوگئے تو یکدم مجلس پر سکتہ طاری ہوگیا تو سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ الْاِمَامُ اِنِّیْ لَمْ اُوَفَّقْ لِلْمِصْرَاعِ الثَّانِیَۃِ لِھٰذَا الْبَیْتِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! حضور مصرعہ ثانیہ مجھ سے موزوں نہیں ہوسکا۔ خاص کر اس بیت کا۔ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ قُلْ یَا اِمَامُ وَاَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمٖ تو پھر اس مصرعہ ثانی کو ذوق و شوق سے بار بار پڑھتے۔ یہ پہلا مصرعہ امام بوصیری کا ہے اور دوسرا امام الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا۔ بطون حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ ظاہر کو بھی تصور انسانی سمجھنے سے قاصر و عاجز ہے۔ کوئی بھی محمد بالواہر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر کو بھی نہ پاسکے چہ جائیکہ باطن۔ بہزاد

محمد سرّ قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقتِ محمدیہ کو سمجھنا محال۔ لیکن کمال یہ ہے کہ تعلیمات محمدیہ پر عمل بتوفیقہ تعالیٰ سہل۔ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلہم

روضۃ السادسۃ ب ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استغاثہ بدرگاہِ رحمۃ للعلمین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ندارم جز تو ملجائے نہ دارم جز تو ماوائے
توئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

چو مرگم نخل جان سوزد، بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگ ایمانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ حضرت ثابت بن قیس شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ کی معافی کے لیئے قتل کرنا اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اس پر عمل بجا لائے۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجالاتے لیکن ہم نیازمندوں کو تو گناہ کی بخشش کے لیئے محبوبِ پاک شہنشاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں حاضری کا حکم اس آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا (سورۃ النساء ۶۴) سے دیا گیا ہے۔

☆ حضور سیدُ الاوّلین والآخرین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا وسیلہ جلیلہ تینوں زمانوں ماضی حال اور مستقبل پر مشتمل ہے۔ درود شریف ایک ایسا حرزِ حصین وسیلہ ہے جو قبل از ولادت، حینِ حیاتِ طیبہ اور بعد از وصال بلکہ روزِ قیامت اور جنت میں بھی ثابت ہے۔

دنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں — ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

① توسّل قبل از ولادت شریف :- قرآن پاک پ ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۹

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ | اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی "جوہر منظم" میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے خیبر کے یہودی جنگ اور خوف

ے جوہر منظم فی زیارت قبر النبی المکرم ط



میں آپ کے نامِ اقدس کے توسّل اور تشفّع سے قبیلہ بنو غطفان اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ﷺ آخِرِ الزَّمَانِ فِی مَنْعُوْتِ التَّوْرَاۃِ[1] سے دُعا مانگتے تو ربِ کریم اُن کو فتح عطا فرماتا اور خوف دُور کرتا اور اگر قضاء حاجت کی دُعا مانگتے تو اسے شرفِ قبولیت کا جامہ اوڑھے پاتے اور وہ علمِ تورات وانجیل سے جانتے اور پہچانتے تھے کہ آخر زمان رسُول ﷺ کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ جس پر یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ[2] قرآن مجید کی گواہی کافی ووافی اور شافی ہے۔ "تفسیر بیضاوی"

○ حضور ذاتِ رحمۃ للعلمین ﷺ کا توسّل انبیاء و رُسل کا طریق ہے۔ اولیاء اللہ بھی اسی راہ چلے۔ اولیاء، انبیاء کا فیضان ہیں ۔ توجّہ، تشفّع اور توسّل کے بغیر کوئی بھی مراتبِ ولایت تک نہیں پہنچا۔ چونکہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کا تمام اکنافِ عالم میں شہرہ تھا۔ اس کو امر یقینی جانتے۔ بلکہ اجلہ صحابہ شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی صورت اور سیرت کا تذکرہ نام، ناک نقشہ، حسب نسب، سابقہ کتُبِ سماویہ تورات وانجیل میں موجود ہے۔ جس سے وہ جانتے پہچانتے اور مانتے جاتے۔ احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے

[2] اُس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ سورۃ الانعام ۲۰

[1] نبی عدنانی محمد عربی ﷺ کی نسبت اور تعلق اور وسیلہ کے بغیر کسی شرف کا حصول یا قبولیت ناممکن ہے۔ درود شریف اس نسبت کے حصول کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ منہ

[2] امام محدثِ شام ابن عساکر ابوالقاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا۔

☆ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایام جوانی میں شہر یمن قبیلہ ازد کے بوڑھے جس کی عمر ۳۵۰ سال تھی کا مہمان ہوا جو کتُب سماویہ تورات وانجیل کا عالم تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں سمجھتا ہوں تم قریشی ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تم بنی تیم سے ہو، میں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا تم حرمی ہو، میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا ذرا مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ۔ تو میرے پیٹ پر تِل کا نشان دیکھ کر کہنے لگا۔ ہاں ہاں! ٹھیک ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا کہ تم آخر زمان پیغمبر کے وزیر خاص ہوگے۔ یہ ساری نشانیاں تورات میں موجود ہیں جس سے میں نے پہچانا۔ "تلخیص ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء حکیم الامت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ"

☆ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بغرض تجارت قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ ملک شام گیا۔ آگے

"البدایہ والنہایہ"

ثابت ہے کہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے وبا، بلا، الم، غم، رنج، کلفت، خوف، قحط، مرض، قرض سے نجات ملی ہے جب آخر الزمان نبی بشریت کا جامہ اوڑھ کر اپنی پوری شان وعظمت سے جلوہ گر ہوئے تو پہچاننے کے باوجود انکار کر بیٹھے۔ ذات وصفات کا انکار، تشفع وتوسل کا انکار، کمالات اور معجزات کا انکار۔

☆ سیدنا آدم صفی اللہ، سیدنا نوح نجی اللہ، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ، سیدنا یوسف نبی اللہ سیدنا ایوب، سیدنا موسیٰ کلیم اللہ، سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام، اولوالعزم رسل نے اپنے اپنے دورِ ابتلاء میں اسم پاک کو وسیلہ بنایا۔ اور پایا جو چاہا ؎

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم — نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وجاہت — نہ عیسیٰ آں مسیحائی، نہ موسیٰ آں ید بیضا

؎ نام نامی، اسم گرامی "محمد ﷺ" تمام اسماء کا اسم اعظم، ابتلاؤں وبلاؤں میں اکسیر اعظم۔

بقیہ حاشیہ

لمبا واقعہ کے بیان کے بعد فرماتے ہیں۔ میں واپسی پر ایک قبطی دیر کے پاس سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا میرے پاس ایک راہب آیا اس نے کہا اس وقت روئے زمین میں کتبِ الہامیہ تورات وانجیل کا مجھ سے زیادہ کوئی عالم نہیں اور مجھ سے پوچھا۔ تم مکۂ معظمہ کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا ہاں اور چند سوالوں کے بعد کہا تمہارا نام عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ میں سابقہ واقعہ کی وجہ سے ڈرا لیکن اس نے میری تعظیم وتوقیر کی اور کھانا کھلایا پھر ایک دستاویز لے آیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ آخر زمان پیغمبر کی بعثت کا وقت ہے اور تم ان کے جوان ہمت وزیر ہو گے اور اس ملک کو فتح کرو گے۔ جب تم فتح کرو تو ہمارا کلیسا و دیر کا معافی نامہ لکھ دو۔ فرماتے ہیں۔ جب عہد فاروقی میں ملک شام کی فتح کے لیئے گیا تو وہی دیر کا راہب اور مسئول وہ دستاویز لے آیا۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ کی تفسیر اور اس کی تصویر ہے۔ انہوں نے اپنے علم تورات وانجیل سے شیخین کریمین کو پہچانا اور خوب پہچانا۔

عله سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام شہنشاہ نبی تھے۔ جن کی تمام روئے زمین، جن وانس، چرند و پرند، ہوا پانی پر حکمرانی تھی۔ اس سلطنت عظیم کا راز شاہ ابو المعالی السید خیر الدین قدس سرہ العالی ظاہر کرتے ہیں۔

نقش نامت گر نے کندی سلیمان بر نگین — جن وانس کے مسخر گشتی و دیو و پری

☆ آپ کی انگشتری کے نگینہ پر اسم "محمد" "ﷺ" کندہ تھا۔ جب یہ گم ہو گئی تو سلطنت

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"



بوصفش سورۂ طٰہٰ ، مزمل ہم دگر یٰسٓ "صلی اللہ علیہ وسلم"

بموجودات عالی ذات تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا "مولانا عبد الرحمٰن جامی"

☆ یہ شانِ رحمتِ الٰہی کا ظہور تھا کفار ومشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دنیا میں خسف ، مسخ اور غرق سے محفوظ ومامون رہے ۔ بفضلہٖ تعالیٰ روز قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ عظیمہ سے غلام ، عتاب ، عذاب سے نجات پائیں گے اور جنت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطاء جود وکرم سے ملے گی ۔

(۴) توسل ، تشفع بزمانہ بعثت :۔ بروایت حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط شمائل ترمذی"

☆ ایک ضریر البصر "نابینا" بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کناں ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجر آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لیئے بہتر ہے ۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے لیئے دعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا جا وضو کر ، دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درود شریف پڑھ اور پھر یہ دعا مانگ ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ " صلی اللہ علیک وسلم " اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ "یہاں حاجت کا نام لو" لِتُقْضٰى لِیَ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ ط

○ اُس نے ایسا ہی کیا ۔ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ پس وہ اُٹھا اور بینا تھا "یا" فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ ط پس اُس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دعائے حدیث پاک درباۂ توسل طلب امداد بارباب حاجات بجناب سید الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" وسعت رزق

سے آج بھی صاحب ایمان کے لیئے یہ نماز اور دعا اکثر کارگر اپنی تاثیر میں اکسیر ہے۔

بقیہ حاشیہ

میں فتور آگیا ۔ سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کے پر تو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس انگشتری رسالت کے نگینہ شہنشاہ مدینہ کی انگشتری تھی جب وہ بیر اریس میں گر گئی تو باغیوں نے خلافت حقہ میں فساد کھڑا کر دیا ۔ قدرت اور شانِ خداوندی ، غلاموں کے دلوں پر نقش اسم پاک کندہ ہے ۔ جس سے وہ ان کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں ۔

" ۱۲ منہ غفرلہ "

حصولِ رزق ، حصولِ مُراد ، نزُولِ بارش ، دیگر جملہ ہائے عیش زندگی دُنیاوی و اُخروی کے لیے مجرّب ہے"۔ ابُوعبداللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرّحمۃ نے امام ترمذی کی اِس حدیث پاک کو حسن صحیح کہا ہے"۔

۳ استغاثہ وندا بعد از وصال شریف :- "طبرانی ، المعجم الصغیر"

☆ مُفتی حرمین شریفین احمد بن عبداللہ الطبرانی علیہ الرّحمۃ لکھتے ہیں۔ خلیفہ برحق سیّدنا عثمان ذُوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ایک شخص کو حاجت ضرُوریہ تھی۔ لیکن آپ بوجہ مصرُوفیت اُس کی طرف توجُّہ اور نظرِ التفات مبذُول نہیں فرمارہے تھے۔ اُنھوں نے اپنا حال ، اپنے دوست مشہُور صحابی حضرت عُثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جا وضُو کر کے دو رکعت نماز ادا کر۔ پھر درُود شریف پڑھ کر یہ دُعا اَللّٰھُمَّ اِنِّی مانگ اُس نے عمل کیا اور اُس کے بعد خلیفۂ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں اُنہوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصۂ فرش پر بٹھایا اور اُس کی حاجت پُوری کر دی اور فرمایا تُمہیں جو بھی ضرُورت ہو مجھے کہنا تاکہ پُوری کر دیا کرُوں اور وُہ شخص خُوش خُوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ آپ نے میری سفارش کی۔ اُنھوں نے فرمایا وَاللّٰہِ مَیں نے کوئی چیز اِس کے بغیر "حدیث ضریر البصر" نہیں کی۔ صرف مَیں نے اِس پر قیاس کیا کہ حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم" کا وُہ فرمان ، واجبُ الاذعان قائم مقام توسّل اور ندا موجب قضاءِ حاجات اور سببِ نجات ہمیشگی ہے اور حلِّ مُرادات میں اکسیرِ اعظم ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ
یَاحَبِیْبَنَا یَاسَیِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ
فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ ط یَانِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاھِرُ ط
"اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ" ط ۳ بار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط

☆ امام تاج الدّین سُبکی شافعی اَنَارَاللّٰہُ بُرْھَانَہٗ آخری عمر میں نابینا ہو گئے ایک شخص حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضرِ خدمت ہُوا۔ آپ نے حرمین شریفین کے احوال و



واقعات پوچھے تو اُس نے من وعن بتائے۔ بعدازاں المدینۃ المنورہ کا ذکر چھیڑ دیا ؎

خورجناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا ‌ ‌ چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

☆ زائر نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضری کی کیفیت اور صلوٰۃ وسلام روضۂ اطہر کو مس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بحضور نُور، صاحب النُّور ﷺ نصیب ہوئی۔ یہ سُن کر آپ پر کیفیات محبت طاری ہوگئیں تو فرمایا۔ وہ کونسا ہاتھ تھا جو روضۂ اطہر سے مس ہوا اُس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرطِ محبت سے چوم لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مس ہوتے ہی آنکھوں میں نُور آگیا۔ نابینا سے بینا ہو گئے۔

○ جاننا چاہیئے کوئی عبادت اور دُعا بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوبِ کردگار، مدنی تاج دار، احمد مختار ﷺ کا وسیلہ اسمی، ذاتی، صفاتی پیش نہ کیا جائے اور اوّل آخر درُود پاک پڑھنا قبولیت کے لیئے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔

☆ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ سے قبل اور حیاتِ طیبہ میں اور بعد از وصال مبارک ہر تین ادوار میں مقبولانِ بارگاہِ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اس وسیلہ جلیلہ سے ربِ کریم نے سب کی مہمات کو آسان فرمایا کسی کو محروم نہیں رکھا ؎

استغاثہ غیاث الدارین مغیث الملوین سید الکونین محمد رسول اللہ علیہ افضل التحیۃ واحسن الثناء

○

بکارِ خویش حیرانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ‌ ‌ پریشانم پریشانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

ندارم جز تو ملجائے، نہ دارم جز تو ماوائے ‌ ‌ توئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

اگر رانی و گر خوانی غلامم اَنْتَ سُلْطَانِیْ ‌ ‌ دگر چیزے نمے دانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

چو گرمِ نخلِ جاں سوزد بہارم رانخواں سوزد ‌ ‌ نہ ریزد برگِ ایمانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

گدائے آمدے سلطاں باُمید کرم نالاں ‌ ‌ تہی داماں مگردانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

چو محشر فتنہ انگیزد بلائے بے اماں خیزد ‌ ‌ بجویم از تو درمانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ﷺ

بِضَاعَت سائلِ بے پر، توئی سلطان لَا تَنْهَر ‌ ‌ صلی اللہ علیہ وسلم

شہا بہرے ازیں خوانم اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ ‌ ‌ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیثِ پاک : بسندِ صحیح، ابنِ ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی۔

☆ ایک مرتبہ بعہدِ سلطنت خلافتِ فاروقی قحط پڑا۔ حضرت بلال بن حارث مُزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر بعد درود وسلام عرض کناں ہوئے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاسْتَسْقِ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اپنی اُمت کے لیئے بارش طلب کریں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے خواب میں زیارت سے مشرّف فرما کر فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنا کل بارش ہوگی تو پھر ایسا ہی ہوا۔

☆ مشہور محدث ابوالجوزاء نے بروایت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ ایک مرتبہ المدینۃ المنورہ میں سخت قحط پڑا۔ تو لوگ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضۂ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے ایک دریچہ آسمان کی طرف کھول دو تاکہ آسمان اور قبرِ اطہر کے درمیان کوئی آڑ حائل نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اسی وقت بارش ہوئی اور جل تھل ہو گیا۔ کھیتیاں سرسبز ہو گئیں اور اونٹ موٹے ہو گئے اور یہ سال عام الفتق کے نام سے مشہور ہو گیا۔ توجہ، توسّل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیثِ پاک میں موجود ہیں۔

☆ سیدنا فاروق اعظم "اَلْاٰنَ نَتَوَسَّلُ بِعَمِّ نَبِیِّکَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" سے دعا فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہدِ ہمایوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے دعا کی۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہم تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معظم و مکرم چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک وسیلۂ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو ربِ کریم نے اُس کو شرفِ قبولیت سے

؎ اب ہم وسیلہ بناتے ہیں تیرے پیارے نبی کے چچا جان کا۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ؏

؏ علامہ بدر الدین محمود عینی رحمۃ اللہ کی نقل کردہ روایت سے ثابت ہے۔ سیدنا فاروق اعظم کا عم النبی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وسیلے سے دعا کرنا واضح کرتا ہے کہ یہ توسّل صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت نسبی و نسبتی کے وسیلۂ جلیلہ سے بھی دعا جائز ہے۔

ابن سعد نے الطبقات میں ذکر کیا۔ سیدنا ابن سیدنا امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دمشق میں ایک صحابی حضرت یزید بن الاسود بن الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر اُن کے وسیلے سے دعا کی۔ رحمہا اللہ



نوازا اور بارش نازل ہو گئی ؎ فیوض الباری شرح صحیح البخاری "

گر نہ بیند بتابش خورشید ۔۔۔ شپرہ را دریں چہ جرم و گناہ
مہر را گو، چرا دیدہ چناں ۔۔۔ کہ بچشمش جہاں نمودہ سیاہ

○ عطیۂ مصطفائی ؎ ۔ مشہور محدث صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس سیدنا ابو القاسم " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " کی عطا کردہ ایک زنبیل تھی۔ جس میں سے کھجور، ستو اور ہر قسم کے میوہ جات نکال نکال کر کھاتے اور دیگر احباب و اصحاب کو بھی اُس سے کھلاتے۔ خلافت عثمانیہ کے فسادات اور بلوے میں وہ زنبیل گم ہو گئی۔ آپ فرمایا کرتے۔ دوسروں کو تو صرف ایک غم ہے اور مجھے دو۔ ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بچھڑنے کا اور دوسرا زنبیل کے گمنے کا۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر کہتا ہے ؎

آنچہ از من گم شدہ گر از سلیمان علیہ السلام گم شدے
ہم سلیمان، ہم پری، ہم اہرمن علیہ السلام بگر یستے

؎ خلافت فاروقی میں گورنر ایران ۔ ؎ ایک معجزہ کثیر طعام ۔

بقیہ حاشیہ

علی شمائل المحمدیہ " میں بروایت کعب احبار رضی اللہ تعالٰی عنہ مروی ہے کہ قریشیوں میں جب کبھی قحط سخت پڑتا اور بارش نہ ہوتی تو سیدنا عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پکڑ کر کوہ ثبیر پر لے جاتے اور اُن کے وسیلے جناب الٰہی میں دُعا کرتے تو بارش سے قحط دُور ہو جاتا۔ یہ سب برکت جناب رسول اللہ " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " کے نور کی تھی جو اُن کی پیشانی میں تھا۔ "بقدر آئینہ حسن تو مینماید روئے "

★ بعض علماء دورِ حاضرہ کے نزدیک وسیلہ صرف اعمال کا معتبر ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں بالصراحت اعمالِ صالحہ مقبولہ کا وسیلہ ہے نہ کہ مطلق اعمال کا۔ صالحین اُمت اور حضور " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " کی ذوات مقدسہ کا وسیلہ سب سے افضل ہے۔ جس کے یہ محروم القسمت منکر ہیں۔ سیدنا امام اعظم کے مزار فائض الانوار پر امام شافعی رحمہما اللہ کی دُعا کا قبولیت پانا اور " بقول اولیاء کرام " الشیخ معروف کرخی البغدادی علیہ رحمۃ ربی کی مرقد مقدسہ پر دُعا کا کبھی رد نہ ہونا جواز وسیلہ کی دلیل ہے۔ ان سب وسیلوں سے ایک وسیلہ درود شریف ہے۔

؎ اگر سورج کی تیز روشنی میں چمگادڑ کچھ دیکھ پاتا تو اس میں خورشید کا کیا جرم اور گناہ۔ ہے سورج سے کہو کر تو کیوں ایسا چمکتا ہے جس سے اس بیچارے کی آنکھوں میں جہان سیاہ ہو گیا ہے۔

☆ یہ حقیر پُرتقصیر کیا عرض کرے کہ مجھ جیسے نالائقوں سے بوجہ نافرمانیاں، نادانیاں کیا کیا نہیں ہُوا اور کیا کیا نہیں کیا۔ ربِّ کریم معاف فرمائے "بجاہِ حبیبک الکریم علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام" [۱]

من وجرم کوشی پئے بہ پئے، تو پردہ پوشی دمبدم
بہ حصیرِ ننگِ خطا منم، بسریرِ لطف وعطا توئی

○ آمدم برسرِ مطلب :۔ حضرت عبداللہ بن عباس [۲] فرماتے ہیں۔ ایک روز میں سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا تو آپ کو بہت خُوش خُوش پایا۔ میں نے اس مسرّت کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں آج رات خوابؔ ہادیِ سُبل، سیّدُ الرُّسل مولائے کُل " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی زیارت سے مُشرّف ہُوا تو آپ نے مجھے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا۔ میں نے سیراب ہو کر پیا۔ جس کی سیرابی اور خُنکی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کرم کس وجہ سے ہُوا۔ تو فرمایا دُرُود شریف سے۔ اتنا سُننا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح بہہ نکلے۔ [۳]

چشم دارم کہ بدہ اشکِ مرا حُسنِ قبول
آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَوَسَّلَ اِلَیْہِ الْاَنْبِیَآءُ
وَالْاَصْفِیَآءُ وَالْاَوْلِیَآءُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[۱] مجھے ہر آن کوششِ جرم وخطا دامن گیر رہتی ہے اور تو ہر لمحہ عیوب کی پردہ پوشی فرماتا رہتا ہے۔ خالقِ کائنات! شرمِ خطا کی چٹائی پر میں بیٹھا ہُوں اور تختِ غفّاری وستّاری پر تُو ہے۔

[۲] خطیب اور ابنِ عساکر علیہ الرحمۃ نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی پیدائش سے پہلے محبوبِ علّام الغیوب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے انکی والدہ اُمِّ فضل لُبابۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دی اور فرمایا جب بچہ پیدا ہو تو ہمارے حضور لانا تو انھوں نے اس کا ذکر سیّدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو آپ فی الفور حاضرِ بارگاہ ہو گئے تو مخبرِ صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا جان! بات وہی ہے جو ہم نے اُمِّ فضل سے کہی۔ بچے کی پیدائش پر آپ نے ہی کانوں میں اذان وتکبیر کہی اور لعابِ دہنِ مبارک سے گھُٹی دی اور نام رکھا اور مزید بشارتِ غیبی سے نوازا کہ لے جاؤ ابو الخلفاء کو۔ اس کی نسل سے سفاح اور مہدی جیسے بڑے بڑے خلفاء پیدا ہونگے یہ خلفاءِ بنو عباس کی طرف اشارہ تھا۔ یہ مخبرِ غیب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے علمِ غیب عطائی الٰہی علم ما کان وما یکون کی ایک واضح دلیل اور بیّن ثبوت ہے۔

[۳] میں وہ آنکھ رکھتا ہوں جس نے میرے آنسو کو حسنِ قبول دیا کہ میرے آنسو بارش کے قطرات کی طرح موتی بنے۔

روضۃ السادسۃ ۲ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃٌ للعلمین

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کاہک جبیں کی سجدہ دَر سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہُوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار
ابرِ کرم سے عرض یہ میزابِ زر کی ہے

آغوشِ شوق کھولے ہے جن کے لیے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دُھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

○ مسنون طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر بابُ السّلام سے داخل ہوں اور سب سے پہلے مسجدِ نبوی شریف میں نوافل تحیۃُ المسجد ادا کریں اور پھر سر جھکا کر مؤدبانہ کھڑا ہو کر مواجہہ شریف کے سامنے زائر بارگاہِ رسالت و محبوبیت کی ہیبت و جلال اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ادب، تعظیم، عجز و انکساری بحالت گریہ وزاری حضورِ قلب کے ساتھ سر جھکائے صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

①

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

②

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

③

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

(۴)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ

(۵)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْحَائِرِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ

(۶)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

(۷)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ

(۸)

○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّۃَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ فِیْ شَانِ حَقِّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○

سورۃ النساء ۶۴

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَھَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْنٰكَ هَارِبًا مِّنْ ذُنُوْبِيْ وَمِنْ عَمَلِيْ مُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِيْرًا

بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغُمَّةِ يَا سِرَاجَ

الظُّلْمَةِ اَجِرْنِيْ بِهٖ يَا اَللّٰهُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْنَاكَ

زَائِرِيْنَ وَقَصَدْنَاكَ رَاغِبِيْنَ وَعَلٰى بَابِكَ الْعَالِيْ وَاقِفِيْنَ بِحَقِّكَ

عَارِفِيْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ

يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُوْدِ اَنْتَ الْحَبِيْبُ

يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَنْتَ الشَّفِيْعُ يَا شَفِيْعَ اللّٰهِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُكَ

عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ

وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

"اب دعا "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" صفحہ ۳۸۵ پڑھے۔"

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نماز کی طرح باندھے ہوئے غلامانہ طریق سے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے کھڑے یوں عرض کریں یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" ط اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا وہ آپ نے ہمیں پہنچایا۔ "ہم نے سنا اور مانا۔ اور بسر وچشم قبول کیا۔" اس میں یہ آیت کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بفضلہٖ تعالیٰ حاضر ہو گیا ہوں۔ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ الْكَرِيْمُ ط۔ پھر یوں کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ يَا اَللّٰهُ ط يَا كَرِيْمُ قَوْلُكَ حَقٌّ ط لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ يَا رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ ط بعد ازاں زبان سے آہستہ آہستہ یہ آیت کریمہ پڑھے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (پ ۵ سورۃ النساء ۶۴) اور عرض کرے۔

۳

علہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کی کتاب منتطاب "دار المختار" میں اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے يَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلٰوةِ ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے۔ علماء حنابلہ وشوافع کا یہی طریق ہے ۱۲ منہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جَآءُوْكَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا ط

جِئْتُ اِلٰى بَابِكَ الرَّحْمَةِ ، اِلٰى بَابِكَ يَا نَبِىَّ الرَّحْمَةِ ط

لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ يَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط

اِسْتَغْفِرْ لِیْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

قَدْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ اِلٰى رَبِّیْ ط

لَوَجَدْتُ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط

"الشیخین الکریمین، وزیرین جلیلین کا وسیلہ جلیلہ"

○ اللہ سبحانہٗ کے ہاں جس طرح رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے لیئے وسیلہ ہیں بعینہٖ اسی طرح سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے لیئے بارگاہِ رسالت میں وسیلہ اور واسطہ - ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد اُن سے عرض کریں تاکہ وُہ رسولِ رحمت "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہمارے لئے درخواست کریں۔ براہِ راست رسولِ پاک۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُوال کرنے کی نسبت یہ حاجت کے پورا ہونے میں زیادہ افضل و اَولیٰ ہے اور اَدب اور قبولیت میں قریب تر ہے۔ اور کثیر برکات وخیرات کا مُستوجب ہے۔

☆ زیارت سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر" رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورسولہٗ وارضاہ عنا ط

○ اب ذرا دائیں ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت با کرامت[1] کریں اور بارگاہِ صدیقی میں یہ سلام عرض کریں۔

---

[1] الشیخین الکریمین کو سلام نہ کرنا یا اعراض کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہے۔



اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَهُمْ بِالتَّصْدِيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَفْضَلَهُمْ بِالتَّحْقِيْقِ

①

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيْقِ

②

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُشَاهِدِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ

③

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَآءِ الْمُرْشِدِيْنَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ "ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ" (سورۃ التوبہ) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ صِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

☆ زیارت سیدنا عمر فاروق اعظم "رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ وارضاہ عنا" ط

○ اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر مواجہہ شریف کے سامنے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی زیارت (باطہارت) کریں اور سلام بدیں الفاظ عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَعْدَلَ الْاَصْحَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَيِّنَ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ

①

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُجَاهِدِيْنَ وَغَيْظَ الْمُنَافِقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

②

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ

③

○ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا الْمُوَفِّقُ بِرَایِہِ الْوَحْیِ وَالْکِتَابِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَلْجَاکَ وَمَأْوٰکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِھْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی ، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

○ تھوڑا سا دائیں طرف کھڑا ہو کر ان الفاظ مبارکہ سے سلام عرض کرے۔

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُعِیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا رَفِیْقَیْ وَمُشِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنِیْنَ لَہٗ عَلَی الْقِیَامِ فِی الدِّیْنِ وَالْقَآئِمِیْنَ بَعْدَہٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِیْنَ جَزَاکُمَا اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ جِئْنَا کُمَا نَتَوَسَّلُ بِکُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَسْئَلُ رَبَّنَا اَنْ یَّتَقَبَّلَ سَعْیَنَا وَیُحْیِنَا عَلٰی مِلَّتِہٖ وَیُمِیْتَنَا عَلَیْھَا وَیَحْشُرَ فِیْ زُمْرَتِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط ؎

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ نَرْجُوْا شَفَاعَتَہٗ ۔۔۔ عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

وَصَاحِبَاکَ وَلَا اَنْسٰھُمَا اَبَدًا ۔۔۔ مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ

○ جنتُ البقیع میں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ کی تلاوت کرکے اور درود تاج شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور دعا مانگے ؎

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَقِیْعِ وَیَا اَھْلَ الْجَنَّاتِ الرَّفِیْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ (سورۃ الحج) نَسْئَلُکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَشَرَّفَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ط

؎ جنت البقیع کے متعدد راستوں پر آداب کو ملحوظ رکھ کر ہر مزار پاک پر سلام عرض کرتا گزرے۔

○ سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش:-

ستر ہزار صبح ہیں، ستر ہزار شام ،	یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
محبوب رب عرش ہے اس سبز قبہ میں	پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود	بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش درر کی ہے
سعدین کا قران ہے پہلوئے ماہ میں	جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

☆ اَلدُّرُّ الثَّمِیْنَہ فِیْ تَارِیْخِ الْمَدِیْنَہ:- بروایت سیدنا کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حفظہ عنہ

○ ہر صبح ستر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر مزار اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور دارد گر دخوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو تعویذ مبارک سے لگاتے اور مس کر کے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور ستر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو پھیلا کر قبر اطہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صبح ہوتے ہی، واپس آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہ مقدس کی حاضری ہو گئی پھر قیامت تک انکی باری نہیں آئے گی۔

"حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی علیہ الرحمہ نے حلیۃ الاولیاء میں اس حدیث پاک کو نقل کیا۔"

اللہ اکبر شان محبوبی، حدود وقیود، اعداد وشمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں سنہ ۱۴۲۱ھ ہجری المقدسہ ہے سال کے ماہ۔ ماہ کے دن۔ دن کے گھنٹے اور سلوہ۔ لمحہ اور ہر لمحہ لمحہ میں ستر ہزار ملائکہ کا درود شریف ہمہ وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی جانتا ہے ؎

کل ملائک پہ درود ہو وہی جانے انکے شمار کو	مگر ایک ان میں دکھا تو دو جو شفیع روز شمار ہے

☆ مروی ہے کہ آسمان میں ایک نہر حیوٰۃ ہے۔ سیدنا روح القدس جبرائیل امین علیہ السلام روزانہ علی الصبح اس میں غسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پر و بال جھاڑتے ہیں تو اس سے ستر ہزار پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں۔ رب ذو الجلال والاکرام ہر قطرہ سے ایک نوری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وہ فرشتے ہیں جو بیت المعمور کا طواف کرتے اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں۔ یہ تمام فرشتے معہ جبرائیل علیہ السلام سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے نُور سے جھڑے ہُوئے نُوری پھُول ہیں۔ "مدارج النبوۃ بمراتب الفتوۃ"

بیتُ المعمُور: عرش عظیم پر نُوری ملائکہ کا قبلہ ہے۔ کعبۃُ اللّٰہ المشرّفہ کے بالکل عین اُوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرائی جائے تو کعبۃُ اللّٰہ المکرّمہ کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیتُ المعمُور کا طواف ستّر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلٰوۃ وسلام کے لیئے حاضر درِ رسُول ہوجاتے ہیں۔ کعبۃُ اللّٰہ اور بیتُ المعمُور کا طواف قائم مقام وُضو ہے اور زیارتِ قبرِ انور سرِ آرائے نبوُت و رسالت "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" قائم مقام صلٰوۃ ہے۔ ستّر ہزار ملائکہ نوری جب بیتُ المعمُور کا طواف "وُضو" کر لیتے ہیں تو وُہی ملائکہ نُوری۔ تاجدارِ مملکتِ شریعت، شہنشاہِ نبوُت و رسالت، شاہِ اقلیمِ شفاعت، محبُوبِ ربِ کائنات علیہ الصلوٰات والتسلیمات کے حضور سبز گنبد کی زیارت کے لیئے اُترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ ستّر ہزار کا یہ نُوری گروہ صبح کو خوشی سے جھُومتے اور زبان سے وردِ دُرُود شریف کے مسرّت سے نغمے گاتے ہیں اور مرقدِ مُصطفویہ علیٰ راقدھا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کو اپنے پروں سے ڈھانپتے اور مَس کرتے اور پھر شام کو اللّٰہ سُبحانہٗ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرا گروہ "ستّر ہزار" کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیتُ المعمُور کا طواف کرکے رسالت مآب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری وساری رہے گا۔ جو ایک بار باریاب حضورِ رسالت ہو گیا تو پھر اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وُہ باعثِ رشکِ قدسیاں بن گیا۔

☆ آخرُ الامر حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صُور پھُونکنے پر سب سے پہلے معہ شیخین کریمین محمّد رّسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے مرقدِ منوّر سے اُٹھیں گے اور ان ہی ستّر ہزار ملائکہ نُوریہ کے جلو میں ربُّ العرش العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ "عزّوجلّ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم"۔

○ بروایت سیّدنا جابر بن عبدُ اللّٰہ انصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہُ۔

حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ یَزِفُّوْنَهٗ۔	یہاں تک زمین پھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اپنی قبر سے ستّر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں زفاف کی طرح نکلیں گے۔



☆ حضورِ سرورِ کون ومکان وسرورِ انس وجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک جانب سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوں گے اور ستر ہزار نوری فرشتوں کے جلو "جھرمٹ" میں یوں چلیں گے جیسے دلہن کو بجمال ناز واعزاز وبغایت فرحت وسرور اور بصد تزک واحتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں۔

① چوں مبعوث مے گردد از قبر شریف بیروں آمد میان ستر ہزار فرشتگان زفاف کنند اورا۔ زفاف دراصل بمعنی بُردن عروس را بخانہ زوج۔ مراد ایں جا کہ بہاں محبوب است پیش محب یعنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رابدرگاہ محب رب العزت جل شانہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔

② قلب اطہر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رکھی گئی ہے یہ عالم قدس کا کعبہ ہے اور قالب اطہر عالم انس کا حرم ہے تو اہل دل کا کعبہ درحقیقت قلب انور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرط محبت، ادب داخل ہوا وہ ہر دو کونین اور ثقلین کی آفات سے مامون ومحفوظ ہو گیا اور پھر جنت اقلیم میں اللہ تعالیٰ کا منظور اور محبوب ہو گیا۔ سلطان العارفین سرکار باھو علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

کعبہ را در دل بہ بینم جان کنم بروئے فداء
در مدینہ دائماً ہم صحبتم یا مصطفےٰ

حکمت :۔ ستر ہزار کے عدد مبارک ہیں!

☆ سیدہ فاطمہ بنت اسد والدہ معظمہ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازہ میں ستر ہزار ملائکہ نوری نے شرکت کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صفت مبشر کا ظہور فرماتے ہوئے اپنی امی بعد امی کے لئے حور جنت کی بشارت دی۔

☆ حدیث ۔ مشورۃ بالشفاعت میں ۔ معراج کی شب، رب عظیم نے عرش عظیم پر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ستر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستر ہزار کے ہر ایک ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار کا مزید مژدہ سنایا اور یہ تین بار ایسا ہوگا کہ مشورہ بھی تین بار ہوا

☆ مقصد قد بجوالہ حدیث پاک صحیحہ عالم برزخ میں عذاب قبر سے نجات کے لئے ستر ہزار

کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب اہلِ سُنّت وجماعت کا شعار ہے۔

☆ استغفار کا انتہائی عدد بھی سَبْعِیْنَ فرمایا گیا۔ ” سُبحانَہٗ وَتَعَالیٰ اَعلَمُ وَعِلمُہٗ اَتَمُّ وَاَحکَمُ وَہُوَ الاَکرَم “

○ مُتعدد ثِقہ روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ زائر بار گاہِ محمّدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاضر ہو کر سلام عرض کرتے تو حضور پُر نُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُننا یا نہ سُننا زائر کے اپنے مدارج اور احوال پر منحصر ہے۔ اگر زائر[1] کو کسی دوست نے سلام عرض کرنے کا کہا تو ” فلاں بن فلاں “ نام لے کر وَیُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ عرض کرے۔ ربِّ قُدُّوس خود اپنے محبوب کے غلاموں، نیاز مندوں کو اپنے حبیبِ پاک، صاحبِ لَوْلَاک ” صلی اللہ علیہ وسلم “ کے دربارِ کریمی دُربارِ، گُہربار میں بُلاتا ہے۔ پھر یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اپنے در پر بُلا کر رد کریں۔ آپ حضور ” صلی اللہ علیہ وسلم “ تو واسطہ عطاءِ الٰہی ہیں۔ آپ ہی کے صدقہ سب کو ربِّ کریم نے سب کچھ عطا فرمایا اور آخرت میں بھی سب کچھ عطا فرمائے گا۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] الشیخ محی الدین ثانی ابن عربی علیہ الرحمۃ کہیں ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک لڑکا جو کشف و کرامت میں مشہور تھا اچانک رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہوا ہے اور فرشتے اُسے کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ آپ کے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا۔ اسی وقت اس کی ماں کو دل میں ہی ایصالِ ثواب کر دیا تو لڑکا ہنسا۔ آپ نے ہنسنے کا سبب پوچھا تو کہنے لگا۔ حضور ابھی میں نے دیکھا ہے کہ میری ماں کو فرشتے جنت میں لے جا رہے ہیں۔ اس واقعہ پر الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر تبصرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

☆ ” اس حدیث کی تصحیح اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس لڑکے کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے “

[2] حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور خلفاء بنو اُمیہ سے ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ آپ ہر سال ملکِ شام سے بارگاہِ رسالت مآب ” صلی اللہ علیہ وسلم “ میں ایک قاصد بھیجا کرتے جو آپ ” صلی اللہ علیہ وسلم “ کے حضور حاضر ہو کر آپ کا سلام پیش کیا کرتا اور مشائخ طیبین کے لئے ہدایا بھیجا کرتے۔ حضرت خضر علیہ السلام اکثر اوقات آپ سے ملاقات کرتے تھے۔ ” مذ مقوذ الذہب “

الوداعی سلام بر خیر الانام

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمْ

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ـــ اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ـــ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ
الْمُرْسَلِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ـــ اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ـــ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ اَنْتَ الشَّفِیْعُ الْمُشَفَّعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ
الَّذِیْ تُرْتَجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ وَاِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
جِئْتُکَ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَہَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَہْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ
اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ
الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَّیْتَ الظُّلْمَۃَ وَجَاہَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ـــ اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ـــ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَنْ یَّشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَیَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ط یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ (سورۃ الشعراء ۸۹) وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ
وَسُنَّتِکَ وَاُمَّتِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُمَا

؎ الوداعی سلام باب جنت البقیع کے اندر زیر مینار مسجد جبرائیل علیہ السلام مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو کر پڑھے اور الشیخین الکریمین کے واسطہ سے بارگاہ رحمت ﷺ میں قبولیت کی عرض کرے کہ آئندہ سال بھی حاضری کی سعادت عطا ہو۔ اپنے قلب پر نظر کرے جو خیال ہو یہی اجازت الوداع ہے۔ واپسی پر آنکھ پُر نم ہو اور دل پُر غم اور قلب اللہ کے شکر اور ذکر سے سرشار اور زبان پر درود شریف ہو تو سمجھے کہ قبولیت ہو گئی۔ یا حَبَّذَا سَعَادَۃً مَنْ فَازَ بِذٰلِکَ ط

روضۃ السادسۃ ۳ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیفیۃ الصلوۃ والسلام بحضور سید الانام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بلغ العلیٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

لیس کلامی یفی بنعت کمالہ
وصل الٰہی علی النبی وآلہ

☆ جو اُمتی اخلاصِ قلب اور محبّت کے آداب بجالا کر درُود[1] وسلام عرض کرتا ہے۔ آپ ﷺ اُس کو صرف جواب سے ہی نہیں بلکہ رُوحِ اقدس اور قلبی توجّہ سے مُتوجّہ ہو کر جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور جواب بھی آپ ﷺ کی زبانِ مُبارک سے آواز میں مسموع ہوتا۔ خاص الخاص مُقرّبین بارگاہ کو مُصافحہ سے بھی نوازتے اور القابات، خطابات عنایت فرماتے ہیں اور مہمان نوازیوں سے سرفرازیاں عطا کرتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے درُود شریف میں زندگیاں وقف کر کے یہ مراتب پائے۔

☆ غوثِ زمان السید عبدالعزیز دباغ شاذلی اناراللہ نورہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

◯ خلاصۂ کائنات ﷺ ہمارے سلوک کا مقصود بالذّات اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی قریب ترین راہ ہے۔ بلکہ مقصودِ آفرینش عالم کا قُرب اور وصُول الی اللہ ہے اور اُس کا دروازہ صرف اور صرف ایک یعنی وجُود باجُود سیدِ عالم ﷺ ہے اور آپ کی ذاتِ مُطہّر میں

[1] شہنشاہ وسریر آرائے مسندِ نبوّت و رسالت، تاجور مملکتِ شریعت و طریقت، رونق افزائے بزمِ امامت و خلافت، زینت افزائے مقامِ شفاعت علیٰ صاحبہا الصّلوٰتُ والتّسلیمات پر درُود شریف بھیجنے سے قلبی محبّت متحقّق ہو جاتی ہے اور صورتِ پاک درُود شریف کے نور سے متشکّل ہو کر عین بصر و بصیرت سے ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہوتی۔ درُود خوان کا قلب "ضمیر" روشن ہو کر آئینہ بن جاتا ہے اور اسرارِ حقیقت کھل جاتے ہیں اور کیفیات طاری ہو جاتی ہیں اور درُود شریف درِّ مکنوم، سرِّ مکنون، انبیاء ہے۔ ۱۲ منہ



خصوصیت کے ساتھ قوتِ جاذبہ الی اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبّت کے ساتھ آپ ﷺ کے دامن کو پکڑنے والا (اتباع کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا) قربِ الٰہی سے محروم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ "اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"۔

☆ علماءِ ملّت، اولیاءِ اُمّت اور مومنینِ محبّین نے حضور رؤف رحیم ﷺ کے کمال ادب و محبّت سے مشکل ترین منازل ہجر طے کیں۔ اور سنّتِ سنیّہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام والتحیۃ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہ محبّت پر گامزن ہو گئے اور وظیفۂ محبّت درود شریف سے رطب اللسان ہو کر اُن مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ توکّلاً علی اللہ تعالیٰ اس سفر میں ہمکنارِ مقصود و مطلوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور پہنچ گئے اور اپنی زندگی کے مشکل مسائل حل کرائے۔ احادیث مبارکہ کے متعلق استفسار کئے اور درود شریف پیش کئے اور اجازتیں حاصل کیں اور جن صالحین کا ذکر " تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ ط" جو سببِ نزولِ رحمت" ہے۔ وہ جمالِ جہاں آراء کے نظاروں سے منوّر ہو کر علیٰ قدر المراتب مقصودِ حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

☆ الشیخ ابوالعباس مرسی "بانی سلسلہ عالیہ شاذلیہ" علیہ الرحمۃ نے لواقح الانوار قدسیہ میں فرمایا۔

○ اگر ایک لمحہ بھی رسول اللہ ﷺ مجھ سے پوشیدہ ہوں تو میں اپنے آپ کو مومن نہ جانوں۔ آپ روزانہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ درود شریف پڑھتے۔

☆ حبیبِ کردگار، مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کی محبّت میں فنا ہو کر شہرتِ دوام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پر تادمِ واپسیں عامل رہے اور درود شریف کی برکتوں سے مالا مال ہو گئے جس کسی نے تحفۃ الصلوٰۃ میں مندرج درود شریف وردِ زبان بنایا تو وہ بفضلہٖ تعالیٰ اُسے ہمیشہ ایمان افروز، روح پرور اور شفا بخش پائے گا۔ چند واقعات پیشِ نظر ہیں۔

☆ بمطابق آیت کریمہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ البقرۃ ۲۵۷) ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے خواہ اُس کو شعور ہو یا نہ

ہو۔ بِلّٰہِ الْحَمْد ؕ مومن کو رُوحِ اقدس "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے قُرب اور فیض سے دُرود شریف پڑھنے اور نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے سلہ "لطائف المنن شیخ ابن عطاء اللہ شاذلی"

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعُصُرُ

دُعا :۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ! درُود شریف کا رنگ ہمارے قالب میں اور درُود شریف کا نور ہمارے قلب میں ایسا بسا دے جیسے تُو نے اپنی قدرتِ کاملہ سے رنگ اور خوشبو کو گلاب کے پھولوں میں نہایت ہی خوشنمائی سے بسایا ہے۔

☆ امامِ اعظم، ہُمَامِ اقدم سیدنا نعمان ابنِ ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنّا ط

○ آپ بارگاہِ مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بعد حج بیت اللہ شریف، حاضر ہوئے تو آپ نے بابُ السلام میں ادب کھڑے ہو کر یہ آیتِ کریمہ "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اِلَی الْخ" تلاوت کی اور بارگاہِ رسالت میں اِن الفاظ سے سلام عرض کیا سورۃ النساء ۶۴

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ؕ تو حضور رحمتِ عالم وعالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خصوصی رُوحانی اور قلبی توجہ فرمائی اور زُبان مُبارک سے بآواز، روضۂ اطہر سے آپ کے سلام کا جواب دیا وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ، آپ نے سُنا تو آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے، نظریں جُھک گئیں اور قلب مسرور ہوگیا تو پھر آپ کو ایسا نوازا کہ ہمیشہ ہی حضور رسالت پناہی فداہُ رُوحی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت خیر و برکت بچشمِ صوری و معنوی ہوتی اور مُشاہدہ جمالِ عینی و حسی میں مُستغرق اور نظارۂ جمال باکمال میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ زُبان پر حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا ذکر خیال میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا فکر اور ذہن میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا تصور رہتا سلہ

سلہ اے میرے ربّ عزّوجلّ! ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے

سلہ یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں جب خاموش ہوتا ہُوں تو آپ ہی کے فکر میں مستغرق رہتا ہوں۔ جب بولتا ہوں تو آپ ہی کی مدح سرائی کرتا ہُوں اور جب سُنتا ہُوں تو آپ ہی کے اقوال سُنتا ہُوں اور جب دیکھتا ہُوں تو آپ ہی کو دیکھتا ہوں

پر تو شانِ رُوحی امام ابوحنیفہ کوفی علیہ الرحمۃ فنافی الرسول تھے آپ نے قصیدۃُ النعمان لکھا جو فضائل قرآن مجید اور شمائل [illegible] سے حسن و معجزات قاہرہ، محاسن زاہرہ اور محامد باہرہ، رموز و نکات، دقائق و حقائق، اسرار الہیہ [illegible]



نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام　　رفتم بپائے خود کہ کوئیت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را　　کو دامنت گرفتہ بسُویت کشیدہ ام

☆ بانی سلسلۂ عالیہ چشت اہلِ بہشت حضرت عثمان ہرونی نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ ط

○ محبت و ادب کے تمام مراحل طے کر کے اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَنْوِیْرًا جب بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمین " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " میں حاضر ہوئے تو دیر تک دُرود شریف پڑھتے رہے تو پھر مواجہہ شریف میں نہایت عجز و انکساری و بغایت تضرُّع وزاری اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے سلام عرض کیا تو از راہِ رحمت جواب آیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا شَمْسَ الْعَارِفِیْنَ اور آپ کے خلیفۂ اکمل و اجل خواجۂ خواجگان السید معین الدین چشتی اجمیری قُدِّسَ سِرُّہُ الْبَارِی غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے جب بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا تو جواب پایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخِ حسن سجزی اور فرمایا ہم نے تجھے سلطان الہند بنایا۔ آپ ملکِ ہند کی ولائت کے تاجدار ہیں۔ جن کی نگاہِ فیض سے کروڑوں ہدایت پا گئے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

☆ امام الطریقت قطبِ دوراں الشیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ قَدَّسَ اللّٰہُ تَعَالٰی سِرَّہُ الْعَالِی ط

○ آپ مشہور اجلۂ اولیاءِ مستور، سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے بانی اور صاحب حزب البحر، مؤلفِ دُرود تاج شریف ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے ہر اوقات کے حضوری تھے۔ آپ پانچوں نمازیں سرورِ انبیاء " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " کی اقتدا میں ادا فرماتے۔ آپ مقبول بارگاہِ خداوندی اور محبوب بارگاہِ محمدی تھے۔ " نَفَعَنَا اللّٰہُ بِفَضْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ "

☆ امام راغب اصفہانی نے محاضرات میں سیدنا ابو الحسن علی شاذلی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ مسجدِ اقصیٰ میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا اژدحام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں منصور حلاج کی سوءِ ادبی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور تخت پر تنہا ہمارے حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم " رونق افروز ہیں اور اُولُوا العزم پیغمبر حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ علیہم السلام سب زمین پر بیٹھے ہیں۔

میں وہیں ٹھہر گیا۔ اِن پاک ہستیوں کی باتیں سُننے لگا۔ میں نے یہ منظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضور ﷺ قدر و منزلت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور متعجب تھا کہ یہ کتنی بڑی عظمت وجلالتِ شان کا مظاہرہ ہے تو ناگہاں کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وہ مسجدِ اقصیٰ کا منتظم تھا جو قندیلیں، روشن کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تعجب کرتا ہے کہ یہ سب حضور ﷺ کے نور سے ہی تو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سن کر مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی اور جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے منتظم کو تلاش کیا مگر اُسے نہ پایا۔ "تفسیر روح البیان ج۲"

"آپ درود شریف کے عامل تھے اور روزانہ چالیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے۔"

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

☆ الشیخ سیدی احمد الکبیر ابو الحسن رفاعی شافعی قدس سرہ الاقدس ط
وفات ۵۷۸ ھ

○ آپ کا سلسلہ نسب اُنیس واسطوں سے مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے ملتا ہے اور آپ نجیب الطرفین سادات کرام سے ہیں اور اپنے زمانہ کے مشہور اولیاء، فقیہہ اور محدث تھے۔ عزتِ نسبِ محمدیہ سے مفتخر اور شرفِ ولایتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ممتاز ومعزز تھے۔ ۵۵۵ ہجری المقدسہ میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت کے بعد مدینۃ الرسول بارگاہِ رحمتِ عالم وعالمیان ﷺ "حاضر ہوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے ادبا کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط تو روضۂ اطہر سے ندا وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ کو سُنا تو قلبی کیفیت اور عشق ومحبت سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور وفورِ شوق اور جذبۂ ذوق سے والہانہ فی البدیہہ یہ اشعار زبان پر جاری ہو گئے۔ اور مؤدبانہ انداز میں عرض کئے؎

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا	تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
ھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ	فَامْدُدْ یَدَیْكَ لِکَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

عہ میں دُوری کی حالت میں آستانہ بوسی کے لئے اپنی روح کو بھیجا کرتا وہ سرزمین پاک کو چومتی اور پھر سلام ...



○ اتنا عرض کرنا تھا تو ظَهَرَتْ لَهُ يَدُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَبَّلَهَا تو رؤف رحیم نبی ﷺ نے شانِ رحمت سے اپنا دستِ مبارک باہر نکال دیا اور آپ نے بکمال ادب و محبت سے مصافحہ کیا اور بوسہ دیا نبی الرحمۃ ﷺ کے اس معجزہ کو نوّے ہزار آدمیوں نے دیکھا اور زیارت کی ان میں حضور غوث الثقلین بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے علاقہ واسطہ بطائح، مقامِ حسن اُمِّ عُبَیدہ میں بوسہ گاہِ خلائق و ملائک ہے۔ "نزہۃ المجالس"

☆ بعینہٖ ایسا واقعہ بہجۃ الاسرار شریف میں غوث الثقلین شہنشاہِ ولایت سرکار ابو محمد، عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی کا امام ابو الحسن السید نور الدین علی قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی نے لکھا ہے۔ وَاللهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْأَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط " تفریح الخاطر شریف"

☆ اَلشَّیخ آدم بنوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ الباری ط

○ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فیض یافتہ، منظورِ نظر اور اجلّہ خلفاء سے ہیں۔ جب مدینہ منورہ علیٰ دربارِ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے تو روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کھل گیا اور آپ اندر گئے تو حضور اقدس ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک باہر نکال کر شیخ کو دست بوسی کی سعادت بخشی یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔ " روضۃ القیومیہ صفحہ ۵۴۹"

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ السید نور الدین یحییٰ شریف علیہ رحمۃ اللطیف نے اپنے والد قدس سرہ الماجد کے متعلق لکھا

○ جب روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت ادب سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سُنا کہ روضۂ اطہر سے وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا وَلَدِيْ ط کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مقبولانِ بارگاہ سے منقول اور معمول ہیں۔

سے آپ فنا فی الرسول بارگاہِ محبوب کے ہمہ وقت حضوری، اور عامل ورد و پاک تھے۔

بقیہ حاشیہ

عرض کرتی تھی۔ اب میں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ دستِ مبارک نکالئے تاکہ میرے ہونٹ ان کو چوم کر حظ پائیں اور انوار سے بہرہ مند ہوں۔ علہ آپ کی قبر جنت البقیع سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پائنتی ہے۔

☆ اَلشیخ ابُو نصر عبدُ الواحد الکرخی قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الْمَلَکِی فرماتے ہیں

○ جب میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لیئے حجرۂ مُطہرہ کے پاس بیٹھا ہُوا تھا کہ اَلشیخ ابُو بکر دیار بکری تشریف لائے اور مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تو میں نے حجرۂ مُطہرہ سے حضُور والاصفات" صلی اللہ علیہ وسلم " کی آواز سُنی فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ ۔ ط

☆ اَلشیخ ابراھیم بن شیبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰنِ ط

○ جب روضۂ مُطہرہ میں حاضر ہُوئے تو سلام عرض کیا تو روضۂ مُقدسہ سے جواب آیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ط کتنے خُوش بخت اور خُوش نصیب ہیں یہ لوگ ۔ جو سلام کے جواب سے نوازے جاتے ہیں ۔

بہرِ سلام مکُن رنجہ در جواب آن لب
کہ صد سلام مرا بس یکے جوابِ تو

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشیخ الکبیر حضرت ابراھیم بن ثابت عَلَیْہِ الرَّحمت ط (المتوفی ۵۰۰ ھ)

○ مشہور بزرگ مکۂ معظمہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیتُ اللہ شریف کے بعد بارگاہِ رسالت میں مدینہ مُنورہ حاضر ہُوا کرتے اور حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بطورِ مہمان رہا کرتے ـــ اور حضُور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کو خصُوصیت سے نوازتے عجیب شان محبُوبانہ ادا رکھنے والے بزرگ تھے ۔ شب و روز دس ہزار درود پاک پڑھا کرتے ایک مرتبہ بوجہ بیماری حاضر المدینۃُ المنورہ نہ ہو سکے تو مکۂ معظمہ میں ایک رات خواب میں جمال بے مثال محبُوب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مُشرف ہو گئے تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا اے ابن ثابت تمہارا (بصد کرامت) انتظار رہا تم نہ آئے تو ہم ملنے کیلئے آگئے

فَکَانَ عَلَیَّ اَنْ اٰتِیَہٗ وَلٰکِنْ تَقَدَّمَ وَالتَّقَدُّمُ لِکِرَامٍ

ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آگئے پہلے کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

اور جب آنکھ کھُلی تو سارا کمرہ خُوشبُو نے مُشک سے مہک رہا تھا اور عجیب حالت

طاری تھی اور بیماری سے کامل و مکمل شفا ہو گئی۔

☆ قطبِ وقت الشیخ محمد بن سعید مطرف۔ اسعدہ اللہ تعالیٰ فی الدارین ط

◯ اپنے زمانہ کے مشہور صوفیاء عظام اور علماء کرام سے تھے فرماتے ہیں۔ میں رات کو سوتے وقت حضور اقدس میں بکثرت درود شریف بھیجا کرتا۔ ایک شب میری قسمت کا ستارا طلوع ہوا کہ مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور بکمال شفقت سے فرمایا اے محمد بن سعید! اپنا چہرہ میرے پاس لاؤ۔ تاکہ میں اُسے بوسہ سے مشرف کروں اس لیئے کہ تم اس منہ سے مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتے ہو تو میں نے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر امتثالِ امر "حکمِ عالی" آگے کر دیا تو آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب بیدار ہوا تو سارا گھر مشک کی خوشبو سے بسا ہوا پایا۔ آٹھ روز تک میرے گھر سے کستوری کی خوشبو آتی رہی اور عرصہ تک مجھے اپنے رخساروں سے خوشبو کی لپٹیں آتی رہیں۔ ؎

فَطَابَ بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَسِیْمُھَا فَمَا الْمِسْکُ وَالْکَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ

☆ مشہور محدث شاہ عبد الرحیم نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ المتوفی ۱۱۳۱ھ ط

◯ ایک دن رمضان المبارک میں مشقت کی وجہ سے سخت کمزوری طاری ہو گئی، قریب تھا کہ افطار کر لیتا۔ لیکن فضیلتِ رمضان شریف کے فوت ہونے کے خوف سے باز رہا۔ اسی غم کی حالت میں درود پاک پڑھتے پڑھتے اونگھ آگئی۔ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھے بہت لذید اور خوشبودار کھانا از قسم پلاؤ ہندی عطا فرمایا میں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی عطا فرمایا تھا۔ پھر بیدار ہو گیا تو نہ بھوک تھی نہ پیاس اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ اور میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو آ رہی تھی اور بعض عقیدت مندوں نے سنا تو میرا ہاتھ دھو کر تبرکاً اس سے روزہ افطار کیا۔ جس سے انکے قلبی احوال کھل گئے ؎

برقعہ زعارض برفگن تا عالمے پیدا شود بعضے زرو، خلقے زمو، جمعے زلب، بس از دہن
یک جلوہ شمع رخت افتادہ در صحن چمن یکجا صبا، یکجا خزاں، یکجا گل و یکجا سمن ۵

ط ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبو سے مس ہو کر ایسی خوشبودار بن گئی کہ مشک، کافور، صندل کو مات کر گئی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ حضرت حاتم اصم بلخی کے متعلق جناب حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ شیخ وقت حضرت شقیق بلخی علیہ الرحمۃ کے مُرید اور خلیفہ تھے ظاہری اور باطنی علوم و معارف پر گہری نظر رکھتے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو اتنا عرض کیا کہ اے اللہ سُبحانہٗ! ہم لوگ تیرے پیارے نبی کے روضۂ سبز گنبد کی زیارت کو درُود شریف کے تحفے لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں نامراد واپس نہ کیجیو۔ غیب سے آواز آئی۔ یہاں سے کوئی بے نیل و مرام واپس نہیں جاتا۔ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی حاضری نصیب ہی اس لیئے کی ہے کہ اس کو قبول کریں جاؤ! ہم نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے حاضرین ہیں۔ سب کی مغفرت فرمادی اور تحفوں کو قبول کیا ؎ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

طیبہ کی سمت لے کے درُودوں کے ہار پھول　　دُلہن بنی ہوئی میری بھی آہِ سحر گئی

☆ الشیخ سلیمان بن سحیم قُدِّسَ سِرُّہٗ النَّعِیْم ط　　"کذا فی الاتحاف"

○ فرماتے ہیں۔ میں خواب میں سیّد الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہُوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ ؎ آپ کے اُمتی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں مختلف ممالک سے دُور دراز کا سفر کر کے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں اور مختلف زُبانوں اور زمانوں میں اپنی اپنی بولی میں اپنا اپنا حال اور خیال بیان کرتے اور دُعائیں مانگتے ہیں۔ کیا آپ اُن سب کو جانتے اور اُن کی زُبانوں کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا "نَعَمْ" ہاں ؎

اب پھر سے چل اے صبا مدینے میں　　کہ دیکھوں جلوۂ خیر الوریٰ مدینے میں

؎ عالم علوم الاولین والآخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم "زائر کی حاضری، درُود و سلام بلکہ جمیع افعال، اعمال اور اقوال، قلبی و رُوحی، حرکات و سکنات اور منزل بمنزل قیام و ارتحال اور ماشاء اللہ اپنے ہر ایک اُمتی کو اُس کے چہرے مہرے سے پہچانتے اور درُود خواں کی زُبان اور قلب کی آواز کو سُنتے اور جواب سے مشرف فرما کر سرفرازی عطا فرماتے ہیں۔ جواب سلام کا سُننا یا نہ سُننا زائر کے اپنے قلبی احوال پر منحصر ہے۔ ؎

کروں تیرے نام پہ جان فدا بس اک جان کیا دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

ادب سے چومتی تھی چاندنی درِ اقدس ۔۔۔ حیا سے جھومتی دیکھی صبا مدینے میں
خدا گواہ کہ طالع ہے اوج پر اُس کا ۔۔۔ اُڑا کے لے گئی جس کو ہوا مدینے میں
درِ رسول سے جو چاہا ، مانگا ، پایا
قبول ہوتی ہے زائر کی ہر دعا مدینے میں

☆ خوش قسمت بدو! قبرِ اطہر پر حاضر ہوا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کی۔ یا اللہ! تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبوب ہیں اور میں تیرا غلام۔ اپنے محبوب کی قبرِ اطہر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ تم نے تنہا اپنے لیئے آزادی مانگی تمام آدمیوں کے لیئے کیوں نہ مانگی۔ جا۔ ہم نے تجھے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا اور جنت عطا کر دی۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ حماد ابو الخیر الاقطع علیہ الرحمۃ ط المتوفی ۳۴۳ھ "حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین"

○ تینیات مصر کے مضافات کے رہنے والے مشہور اولیاءِ عظام سے تھے فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں جب المدینۃ المنورہ حاضر ہوا تو دو تین دن سے مجھ پر فاقہ تھا۔ تو میں نے مواجہہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم انا ضیفک اور مسجد نبوی شریف میں ایک طرف بیٹھ کر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں مجھے سرورِ انبیاء فخرِ اصفیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ کے دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر اور بائیں طرف فاروق اعظم اور مولیٰ علی "رضی اللہ تعالیٰ عنہم" سرا پا طہارت، جلدی جلدی سب سے آگے بڑھ کر میری طرف تشریف لائے اور مجھے فرمایا مَرْحَبًا بِضَيْفِ رَسُوْلِ الرَّحْمٰنِ ط اٹھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ میں اٹھا اور تعظیم بجا لاتے ہوئے پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے بکمال شفقت سے ایک روٹی عطا فرمائی۔ جو میں نے خواب میں ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی کہ فرطِ شوق سے میری آنکھ کھل گئی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

☆ الشیخ ابو الجلا علیہ الرحمۃ کا واقعہ بھی ایسا ہی منقول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاعلیٰ ط
"وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفیٰ ط"

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال	جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

زمین خواں، زماں خواں، زمانہ مہمان	صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ السید ابو محمد عبد السلام حسینی علیہ الرحمۃ الرضوانی فرماتے ہیں۔ «وفاء الوفاء»

○ مجھے مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً میں کئی روز سے فاقہ تھا۔ منبر شریف کے قریب دو رکعت نفل ادا کئے اور حاضری بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد میں نے کہا نانا جان مجھے بھوک لگ رہی ہے اور میرا ثرید کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ اَنَا ضَیْفُکَ وَجَزَاءُ الضَّیْفِ اِحْسَانٌ اِلَیْہِ۔ اور پھر اپنی قیام گاہ پر درود شریف پڑھتا ہوا سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سید زادہ مدظلہ العالی نے آکر جگایا اور کہا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ اور پھر ایک پیالہ ثرید کا جس میں خوب گھی اور گوشت تھا اور بہت خوشبودار تھا مجھے دیا اور کہا لو کھاؤ میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خاندان سادات سے ہوں۔ آج ہم نے ثرید پکایا تو سید السادات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے حکم دیا کہ فلاں مقام پر ہمارا مہمان سو رہا ہے اس کو بھی کھلاؤ۔ لہٰذا کھانا لے کر حاضر ہو گیا ہوں۔

☆ شاہ عبد الرحیم نقشبندی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔ «در الثمین فی مبشرات النبی الامین»

○ میں نے خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیث پاک اَنَا مَلِیْحٌ وَّاَخِیْ یُوْسُفُ صَبِیْحٌ "میرا حسن ملیح ہے اور میرے بھائی یوسف علیہ السلام کا حسن صبیح"۔ ملاحت میں عاشقوں کی بے قراری زیادہ ہے بہ نسبت صباحت۔ یوسف علیہ السلام کی زیارت پر مصر کی عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں لیکن محسوس نہ کیا۔ جب سوال کیا اس امر کا نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکارا اور جلوہ گر ہوتا۔ حاشیہ ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ اعلیٰحضرت بریلوی نے کیا اچھا اور لطیف موازنہ کیا ہے۔

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں	سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

حاشیہ: قصائد سبعہ معلقہ اپنی فصاحت و بلاغت کے باوجود اس شعر کے سامنے ہیچ ہیں۔ عزیز مصری علیہ السلام کے جمال و کمال کو [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ ابوسعید خیاط قُدِّسَ سِرُّہُ القُدُّوس

○ ملکِ مصر میں ایک شخص ابوسعید خیاط تھا وہ بہت یکسو رہتا اور لوگوں سے میل جول نہ رکھتا اچانک اُس نے ابن رشیق علیہ الرحمۃ کی مجلس میں کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتا اور بوقتِ حاضری نہایت ہی تعظیم و آداب بجالاتا اور پُرسکون رہتا کسی قسم کی حس و حرکت نہ کرتا۔ لوگوں کو تعجب ہوا، آپ نے بتایا کہ میں حضور نبی رحمت علیہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اُن کی مجلس میں جایا کرو وہ مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجتا ہے اور اسی شرف کی سرشاری میں مست، رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ہے۔

ہوتے ہی قید تن سے رہا اپنے گھر گئی مہجور رُوح تا درِ خیر البشر گئی
آخر ہے میرے ہاتھ میں دامانِ مصطفےٰ دُنیا سنور گئی مری عقبیٰ سنور گئی

☆ تاج العارفین ابوالوفاء علیہ الرحمۃ والغفران "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفےٰ"
المتوفی

○ فرماتے ہیں۔ جب میں حج بیت اللہ شریف کے ارادہ سے چلا تو کثیر التعداد عقیدت والوں نے مجھے رخصت کیا تو اُن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جب تم المدینۃ المنورہ حاضر ہو تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و شیخین کریمین کی خدماتِ عالیہ میں میرا سلام عرض کرنا۔ جب شہر مدینہ منورہ پہنچا تو میں مطلقاً بھول گیا اور مجھے یاد تک نہ رہا۔ جب واپس ذوالحلیفہ پہنچا تو مجھے یاد آیا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم چلو میں ایک چیز بھول آیا ہوں اور واپس جا رہا ہوں تم میرے اُونٹ اور سامان کا خیال رکھنا اور میں تمہیں مل جاؤں گا۔

میں یہ کہہ کر واپس المدینۃ المنورہ لوٹ آیا اور اُس شخص کا بارگاہ رسالت اور حضرات شیخین کریمین کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو اس وقت رات ہو چکی تھی تو میں شب کو وہیں سو گیا تو مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شیخین کریمین کی زیارت ہوئی تو دیکھا

بقیہ حاشیہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کہ بے اختیاری میں انگشت زنان صرف ایک بار کہیں لیکن محبوب علیہ کے نام پر مردان مرتب کا سر کٹا نا ارادہ مرضی سے، دوام و تسلسل ہے جس نام کی یہ تاثیر ہو وہاں جلوہ بہجت کی تجلیوں کا کیا عالم ہوگا۔ مثلی تقابل درجہ کمال پر ہے ۔ ۱۲ منہ



سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشارہ کرکے کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ ہے وہ شخص تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے اور فرمایا اے ابوالوفاء میں نے عرض کیا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ، جَدِّیْ وَعِرْضِیْ یا رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم میں تو ابوالعباس ہوں فرمایا نہیں تم آج سے ابوالوفاء ہو اور پھر میرا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ میں مکہ معظمہ بیت اللہ شریف کے صحن میں ہوں اور ابھی تک میرا قافلہ نہیں پہنچا تھا۔ سینکڑوں میلوں کا سفر ایک نگاہ سے طے کرا کر کعبۃ اللہ پہنچا دیا۔

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشَّیخ تاجُ الدّین قلعی حنفی اَطَابَ اللہُ ثَرَاہٗ ؎ ''وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰی''

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوگیا اور بیماری لمبی ہوگئی۔ ضعف سے ہلنے جلنے کے قابل نہ رہا۔ اسی حالت میں ایک روز خواب میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرما رہے ہیں ایک مرغی پر پورا قرآن پاک پڑھ کر دم کیا جائے۔ پکا کر کھانے سے اس مرض سے شفا کلی ہوگی۔ میں نے بیدار ہو کر پختہ ارادہ کرلیا کہ اس کے موافق عمل کروں گا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ میں بھول گیا۔

پھر دوسری رات سویا تو مجھے امام المحدثین سیدنا محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرہ الباری کی خواب میں زیارت ہوئی اور میری طرف تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے ایک کیتلی رکھی اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ مرغی تیار کی اور میرے سامنے رکھ دی۔ تو فرمایا اس مطبوخ کو کھاؤ کہ میں نے اس پر پورا قرآن مجید پڑھا ہے تو میں نے اسے خواب میں ہی کھایا اور اسی دم تندرست ہوگیا۔ میرے اوپر بیماری کا کوئی اثر نہ رہا اور میں صحیح وسلامت اٹھ کھڑا ہوا مجھے ازالۂ مرض سے زیادہ اس امر کی خوشی تھی کہ سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے فقیر پر اس درجہ تلطف فرمایا کہ بہ نفس نفیس تشریف لائے اور تبرک کھلایا۔ اس سعادت کی وجہ یہ تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں مالکی مصلّی پر بیٹھ کر بڑے اہتمام سے ''صحیح البخاری شریف'' کا درس حدیث دیا کرتا تھا۔ بعد از فراغت ہمہ وقت درود شریف میں مشغول رہتا کہ درود شریف انعامات الٰہیہ کا گنجینہ ہے۔

؎ ارشاد الجلیل شفاء العلیل ؎

☆ علامہ امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی "علیہ الرحمۃ الرحمانی"ؒ "مواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ"

○ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں اس قدر سخت بیمار ہوگیا کہ طبیب علاج سے عاجز آگئے اور کئی سال مسلسل بیمار رہا۔ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں بحضور مجیب الدعوات طٰہٰ النبی الاعظم، صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی اور درود شریف پڑھتے پڑھتے مجھ پر غنودگی نیند طاری ہوگئی تو میں حضور سرکار مدینہ، سرور سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ایک کاغذ دیا۔ جس پر لکھا تھا "یہ دوا کا نسخہ احمد قسطلانی کے لیئے ہے۔" اتنا سننا تھا کہ اچانک بیدار ہوگیا تو لاعلاج مرض سے شفا پا چکا تھا اور جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا ۔

از سر بالین من برخیز اے نادان طبیب   دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

☆ الشیخ الکبیر ابو محمد اشبیلی علیہ الرحمۃ ربی العظیم ؒ

○ فرماتے ہیں۔ میں غرناطہ میں ایک ایسے شخص کے ہاں مہمان ہوا۔ جو لاعلاج قرار دیا جا چکا تھا۔ معالج اور بیمار دونوں مایوس ہو چکے تھے تو اس بیمار کے ایک خادم ابن ابی الخصال نے درگاہ مولی المولین بارگاہ شفاء الدارین "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ایک عریضہ لکھا جس میں آقا کی بیماری اور شفا طلبی کا ذکر تھا اور ایک قافلہ کے زائر کے ہاتھ المدینۃ المنورہ ارسال کر دیا۔ جونہی وہ غرناطہ سے المدینۃ المنورہ پہنچا اور وہ خط دربار شاف و کاف "صلی اللہ علیہ وسلم" میں پڑھا تو عین اسی وقت بیمار کو غرناطہ میں شفا ہوگئی۔ کہ "یاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پیام شفا بن گئی" ۔

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا   اب کہاں جائیں سرکار تمہارے در سے ہم
دیکھ لینا سب شفائیں مل گئیں   جب لپٹ کے روئے اُن کے در سے ہم

صَلَّى اللهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ ابوالخیر حافظ شمس الدین علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ الباری ؒ

○ الشیخ احمد بن ارسلان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضور سرور کونین، مولی المولین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت عالیہ میں یہ کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" پیش کی گئی۔

ؒ امام جلیل محدث جلیل شارح بخاری ۲۸ جمادی الاولیٰ ۸۹۱ھ [illegible]

تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس کو بہت پسند کیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اُن کا یہ خواب سُن کر مجھے بہت خوشی اور مسرّت حاصل ہُوئی اور اِس سعادت سے آنسو اُمڈ آئے۔ ؎

○ یہ فقیر عُفِیَ عَنْہُ مُجیبُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّحِیَّاتِ کے فضل و کرم سے اُس کے محبوب پاک شاہِ لولاک عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی بارگاہِ رحمت میں "تحفۃ الصلوٰۃ اِلی النبیّ المختار" پیش کرتا ہے "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را"۔ ورنہ کیا مجال اور کیا بساط کہ سیّدُ الانبیاء عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کے دربارِ کریمی میں آپ کے مرتبہ کے لائق کوئی تحفہ پیش کر سکے۔ ہم اُس کے عاجز بندے اُسی سے عرض گزار ہیں۔ اے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی! بارگاہِ محبُوبی کے لیئے یہ تحفۃُ الصلوٰۃ اپنے کرم و فضل سے قبُول فرما اور یہ ضعیف بادیدۂ گریاں و دلِ بریاں تیرے پیارے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیضِ برکات اور نظرِ عنایات سے قبُولیت اور بشارت کی اُمّید رکھتا ہے کہ اِس دَر سے کوئی نامُراد نہیں لوٹتا ہے "بریں مژدہ گر جان فشانم رواست"

اِلٰہی غُنچۂ اُمّید بکشا گُلے از روضۂ جاوید بنما

☆ اے مخاطب! اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل خصائل اور شمائل کا ذکر محبت سے کیا کر اور سُنا کر۔ دل و جان سے ہر وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تحفہ دُرُود شریف بھیجتا رہا کر۔ اِس لیئے کہ تیرا یہ تحفہ دُرُود شریف حضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچتا ہے اور شرفِ قبولیت پاتا ہے جس نے بھی صلوٰۃ و سلام بر سیّدُ الانام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو اپنا شعار اور وظیفۂ حیات بنایا وُہ دو جہان میں کامیاب ہوگیا۔ دُرُود شریف ہمیشگی اور استقامت سے پڑھنے والے پر لازم ہے۔ کسی حالت میں بھی ناغہ

؎ علامہ سخاوی کی یہ مشہور و معروف و مقبول کتاب فضائل دُرُود شریف پر مشتمل ہے۔ نیز گلستان و بوستان از شیخ سعدی شیرازی، جواہر البحار فی فضائل النبیّ المختار، شفاء الرّسول علامہ یوسف نبہانی، الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے قاضی عیاض مالکی اور مکتوبات قدسی آیات حضرت مُجدّد الفِ ثانی الشیخ احمد الفارُوقی قدّس اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ سِرّہم النُّورانی کی یہ کتب بارگاہِ سیّدُ الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد میں مقبول ہیں۔ خُدا کرے کہ اِس خاکپائے مقبولانِ بارگاہ کا یہ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار بھی یہ سعادت پائے۔ نہایت جدّ و جُہد سے ضعیف العبد نے ان ہی کاملین کے انوار و فیوضات کے باغیچوں سے مجبُول چُن چُن کر یہ گُلدستہ سجایا ہے جو الحمدللہ کتاب و سُنّت کی روشنی سے مُبیّن، فوائدِ صلوٰۃ، فضائلِ سلام سے مُزیّن، آدابِ محبت کا مُرقّع اور ذکرِ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، دُرُود شریف سے مُرصّع ہے۔ ؎

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمَ ؁



نہ کرے اور وقتِ مقررہ پر پڑھے کہ حضور ﷺ کو اس تحفہ کا انتظار ہوتا ہے اور اپنے اُمتی کو عالمِ مشاہدہ میں بلایا اور نوازا جاتا ہے۔ زہے نصیب ؎

جان ہے عشقِ مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا | جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اٹھائے کیوں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں جگ کی کھائے کیوں | دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



؎ اَلشَّیخ مُحَقِّق علی الاطلاق، برکۃ النبی فی الہند سندُ المُحدّثین مولانا عبدالحق مُحدّث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی کو قیام المدینۃ المنورہ خواب میں سرورِ کائنات ”ﷺ“ نے حکم فرمایا مُلکِ ہند جا کر علمِ حدیث کی اشاعت کرو۔ لیکن فقراء سے ملتے رہنا۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بغیر حضوری آستانہ عالیہ میری زندگی کیسے کٹے گی۔ ارشاد ہُوا رات بعد نمازِ عشاء درُود شریف پڑھ کر مُراقب ہُوا کرنا۔ ہمارے حضور پہنچ جایا کرو گے۔ بہ تعمیلِ ارشادِ عالی عازمِ ہند ہُوئے تو راہ میں ایک مقام پر ایک فقیر کو ملے۔ اُس پیر رند مشرب نے صراحی سے ایک جام نکال کر خود پیا اور دُوسرا شیخ کو پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نہیں پیتا میرے واسطے یہ حرام ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ جب اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو رات مُراقب ہُوئے تو دیکھا کہ خیر رسُول الثقلین ”ﷺ“ کے قریب وُہ فقیر اُٹھ رہا لئے کھڑا ہے اور آگے جانے نہیں دیتا ناچار واپس آئے دوسرے روز اُس کے پاس گئے تو پھر اُس نے جام پیش کیا تو آپ نے انکار کیا اور فرمایا تیرے حکم سے خُدا کا حکم افضل ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤ گے پھر رات کو فقیر کو سدِّ راہ پایا۔ تیسرے روز بھی ایسا ہی ہُوا اور وُہ لٹھ لے کر مارنے کو دوڑا تو آپ نے فرمایا خبردار جو اس طرف قدم اُٹھایا اُس وقت عالمِ اضطراب و اضطرار میں آپ کی زبان سے نکلا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اَلْغِیَاث تو حضور غیاث الدارین، مُغیث المؤمنین ﷺ نے اپنے یار وفا سے فرمایا۔ دیکھو میرے عبدالحق کی آواز ہے۔ وُہ تین روز سے غیب ہیں کیا بات ہے تو جنابِ صدیق رضی اللہ عنہ نے مولانا کو بحضور پیش کر کے سارا واقعہ عرض کیا تو حضور ”ﷺ“ نے اس رند مشرب فقیر کو فرمایا۔ ”اُخْرُجْ یَا کَلْبُ“ کُتّے یہاں سے نکل جا۔ تو صُبح فقیر کے حُجرہ میں تشریف لے گئے دروازہ بند تھا۔ دو چار مُرید بیٹھے تھے فرمایا تمہارا پیر کہاں ہے تو اُنھوں نے دروازہ کھولا تو پیر ندارد حیران ہُوئے تو شیخ نے فرمایا کوئی جانور اندر سے تو نہیں نکلا کہنے لگے ایک کُتّا نکلا تھا تو آپ نے فرمایا بس وُہی تمہارا پیر تھا اور رات والا قصہ سُنایا اور مُرید بھی تائب ہو گئے ”تلخیص تذکرہ غوثیہ“



روضۃ السادسۃ   باب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منہیاتِ درود و سلام

وہ مقامات جہاں درود شریف نہ پڑھا جائے

قرآن پاک: پ ۲۸ سورۃ الحشر آیت کریمہ،

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ	جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

○ دانائے سُبل، فخرِ رُسل، مُطاعِ کل صلی اللہ علیہ وسلم جو تجھے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں رُک جاؤ۔ امر اور نہی دونوں پر عمل اطاعت اور اتباع ہے جہاں کرنا، افضل ہے وہاں کرو اور جہاں رُکنا افضل ہے وہاں رُک جاؤ۔ اربابِ بسط وکشا و اولیاءِ عظام اور اربابِ علم وادب علماءِ کرام نے فرمایا ہر شیٔ کا اپنا ایک مقام اور محل ہوتا ہے۔ جہاں شریعتِ غرّا نے منع فرمایا۔ وہاں نہ کرنا اطاعت ہے جیسے سجدہ بوقت زوال یا روزہ عیدین اور ایامِ تشریق۔ یا ہر وہ مقامات جہاں کوئی مانع شرعی ہو یا شائبہ بے ادبی۔ وہاں بتقاضائے غایت ادب وتعظیم درود شریف نہ پڑھے۔ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا فرمایا ویسا کرے مثلاً

(۱) بے وضو درود شریف نہ پڑھے۔

☆ مولوی معنوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

○ ایک روز سلطان محمود غزنوی[۱] نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے ایاز کے بیٹے! پانی لاؤ۔ ایاز کو یہ سن کر افسوس ہوا کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی قصور سرزد ہوا ہے۔ جس سے

[۱] جناب الشیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ نے تذکرۃ الاولیاء فارسی میں لکھا کہ سلطان محمود غزنوی، مشہور اولیاء سیدنا ابوالحسن علی بن احمد خرقانی اویسی علیہم الرحمۃ کے مرید تھے۔ آپ نے خرقۂ ارادت سلطان کو عطا فرمایا۔ یاد رہے خرقۂ بیعت، ارادت یہ مرید کو اپنے مرشد سے ہی ملتا ہے۔ خرقۂ تبرک یہ کئی جگہوں سے لینا جائز ہے اور خرقۂ ...



سبب سے نام نہیں لیا گیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے تو ایاز کو متفکر پایا تو پوچھا۔ پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ ایاز نے عرض کیا حضور آج آپ نے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ مبادا کہ اُس سے کوئی قصور یا سوءِ ادبی ہو گئی ہے۔ سُلطان نے مُسکرا کر فرمایا۔ ایاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں ہُوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمّد ہے اور حدیثِ پاک میں نبی پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے فرمایا ہے جو اللہ سُبحانہٗ کا نام لے تو جلّ شانہٗ کہے اور جو میرا نام پاک لے یا سُنے تو درُود شریف "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پڑھے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وُہ زُمرۂ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا۔ میرا اُس وقت وُضو نہ تھا اور میں شرمایا کہ بے وُضو یہ مُبارک نام لُوں۔ کیونکہ تیرا بیٹا ہمنام ہے میرے پیارے رسُول اللہ کے محبوب محمّد مصطفٰے "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا۔ اس لیئے مَیں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ ہمہ وقت باوُضو رہنا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو بُردن ادب نمے دانم

(۲) سجدے میں درُود شریف نہ پڑھے [1]

(۳) ننگے بدن، ننگے سر، جُنبی اور غسل کے وقت درُود شریف نہ پڑھے۔

[1] بلکہ کلمہ طیّبہ بھی نہ پڑھے صرف تسبیح پڑھے۔ اور ذبیحہ میں تسمیہ نہ پڑھے۔ الخ

بقیہ حاشیہ

بھی کئی شیوخ سے لیا صحیح ہے اور یہ سب فیض اپنے مُرشد کامل کی طرف سے سمجھے۔ الغرض آپ کی دُعا اور خرقہ کی برکت سے کفرستانِ ہند میں سومنات کا مندر فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا اور بُت شکن کا خطاب پایا۔ ایک روز سُلطان کو خواب میں خواجہ قطب الاقطاب کی زیارت ہُوئی تو آپ نے فرمایا اے محمود! آبروئے خرقہ ما بُردی ببارگاہِ حق کہ اگر دراں ساعت درخواستی جملہ کفّار را اسلام روزی کردے۔ اے محمود! تم نے دربارِ الٰہی میں ہمارے جُبّہ کی قدر نہ کی اگر تم چاہتے تو تمام کافروں کے لیئے اسلام کی درخواست کرتے تو پاتے۔ آپ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درُود شریف بھیجا کرتے اور آپ خاص مُقرّبین حضوری سے تھے۔ دُنیا میں بھی شہنشاہ اور دین میں بھی شہنشاہ درُود شریف کبھی آپ کو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے خواب میں عطا فرمایا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ کبھی بے وُضو نہ ہوتے۔ تاکہ نامِ اقدس لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

[1] سجدہ بارگاہِ اُلوہیت کی غایت تعظیم اور بندہ کا انتہائی اظہارِ تذلّل ہے اور درُود شریف میں مقصود اظہارِ عظمت و رفعتِ شانِ محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک رکوع کی حالت میں نہ پڑھے۔ عظمتِ قرآن کے



(۴) حقہ، سگریٹ یا جن چیزوں کے کھانے سے بدبو یا کراہت پیدا ہو ؎۱

(۵) جس جگہ جاندار کی تصاویر یا کُتّا ہو۔ یہ مقاماتِ نجس ہیں ؎۲

(۶) جانور ذبح کرتے وقت کہ ظہورِ شانِ قہاری و جباری ہے ؎۳

(۷) مقامِ تعجب یا ٹھوکر کھا کر گرتے وقت، چھینک کے وقت درود شریف نہ پڑھے ؎۴

(۸) کسی چیز کی فروخت کی تشہیر کے وقت، درود شریف نہ پڑھے

(۹) گندی جگہوں کھڈیوں، کوڑیوں، بدبودار مقامات، گلیوں بازاروں میں۔

(۱۰) حالتِ نماز میں، تلاوتِ قرآن پاک اور خطباتِ رفیعہ حج شریف، جمعۃ المبارک ؎۵

سے طبیعت کی اکتاہٹ، تھکاوٹ، غلبہ فکر، سستی، حالتِ مشکوک، دقیق، غیر شرعی انداز۔ الحکم

ع۱ مرشدی کامل السید نور الحسن بخاری قدس سرہٗ الباری حقہ پینے والوں کو درود شریف کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ یہ منہ درود شریف کے قابل نہیں۔ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ "در الثمین فی مبشرات النبی الامین" میں لکھتے ہیں مجھے میرے والد محترم نے خبر دی کہ میرے دوستوں سے ایک شخص حقہ خود تو نہ پیتا تھا لیکن اُس نے حقہ مہمانوں کے لیے بنا رکھا تھا تو اُس نے خواب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تشریف لائے اور اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا اُس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے۔ فرمایا تیرے گھر میں حقہ ہے وہ ہم کو بُرا معلوم ہوتا ہے۔

ع۲ لَا یَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ ۔ اوکما قال "ملائکہ رحمت اُس گھر میں داخل نہیں
الحدیث المبارک
ہوتے جہاں کُتّا یا تصویر، بُت یا مورتیاں ہوں اور درود شریف پڑھتے وقت ملائکہ رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ وہ ان مقامات سے دور رہتے ہیں۔ یہ مقامات نحس بھی ہیں اور نجس بھی۔" ابن ماجہ عن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ"

ع۳ "کتاب الشفا" ابن حبیب علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ علماء ذبح کے وقت درود شریف سے منع کرتے یا مکروہ جانتے۔ جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللہِ، اَللہُ اَکْبَرُ پڑھے، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بھی نہ پڑھے کہ یہ مقام ظہورِ صفاتِ رحمت نہیں۔

ع۴ ابی عاصم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ چھینک کے وقت درود شریف نہ پڑھے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو چھینک آئی تو تعلیم الٰہی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور جبرائیل علیہ السلام نے یَرْحَمُکَ اللہُ کہا یہ سُنّتِ مؤکدہ ہے۔

ع۵ آیتِ سجدہ تلاوت پڑھے یا سُنے تو سجدہ تلاوت واجب ہے بعینہٖ اسم پاک لے یا سُنے تو درود شریف ضرور پڑھے مگر ان مقامات پر درود شریف نہ پڑھے۔ حرمین شریفین میں خطبہ جمعۃ المبارک اور عیدین سعیدین پر خطیب نے نام قدس سُنتے ہی بُلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں اور حرمین طیبین کے رنگ ڈھنگ سنتے ہیں۔ علماء احناف کے نزدیک درود شریف

«[illegible]»

عیدین سعیدین میں نامِ اقدس و اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سُنے یا لے تو درود شریف نہ پڑھے۔

قرآنِ پاک میں اسمِ پاک پانچ مقامات میں آیا ہے

☆ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ ۱؎ — پ سورۃ آلِ عمران آیت کریمہ ۱۴۴ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"

☆ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ ۲؎ — پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"

☆ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ ۳؎ — پ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"

☆ نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۴؎ — پ سورۃ محمد آیت کریمہ ۲ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"

☆ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ ۵؎ — پ۲۸ سورۃ الصف آیت کریمہ ۶ "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ" "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرُهٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

۱۵

بقیہ حاشیہ

نہیں پڑھنا چاہیئے خطبہ قائم مقام نماز ہے۔ نیز قرآن پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے درود شریف پڑھنے سے ہاں بعد از تلاوت درود شریف پڑھے تو افضل تریں عمل ہوگا۔ "صلوٰۃ تاہری"

۱؎ اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

۲؎ محمد تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم"

۳؎ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

۴؎ اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اُتارا گیا۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

۵؎ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ وَّعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي الْاٰخِرَةِ حَامِدٌ وَّفِي الْجَنَّةِ مَحْمُوْدٌ

☆ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ... وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ... عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

روضۃ السادسۃ ۵ ب



یارسُولَ اللہِ

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ

زرحمت کُن نظر برحالِ زارم یارسُولَ اللہِ	غریبم بے نوایم خاکسارم یارسُولَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم
زداغِ ہجرِ تو کے دل فگارم یارسُولَ اللہِ	بہارِ صد چمن در سینہ دارم یارسُولَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم
تُوئی تسکینِ دل آرامِ جان صبر و قرارِ من	رُخِ پُر نور بنما بے قرارم یارسُولَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم
تُوئی مولائے من آقائے من وِالیِ جانِ من	تُو مے دانی کہ جُز تو کس ندارم یارسُولَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم
دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را	زلُطفِ تو ہمیں اُمید دارم یارسُولَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم

○ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ بارگاہِ رسالت میں اولیاءِ اُمّت، علماءِ ملّت نے بالاتفاق، بلا اختلاف یہ درُود شریف پڑھا ہے۔ اور بالمشافہہ حصُولِ فیض کیا اور اپنے عشق و محبّت کو اوقاتِ ہجر کے مُشکل لمحات میں تسلّی دی ہے کہ حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی مبداءِ کائنات اور محبُوب و مقصُودِ کائنات ہیں۔ تمام کائنات سے پہلے حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مسندِ نبوّت پر جلوہ گر تھے اور ارواحِ انبیاء کو اپنے نورِ نبوُّت کا فیض عطا فرمایا اور تمام انبیاء آپ کی طرف مُتوجّہ تھے یہ کلمہ پاک کتنا کیف آور، سرُور بخش اور فرحت آمیز ہے۔ ہجر کی گھڑیوں میں محبّت اور عشق کے راہی کے لیئے کتنا اطمینان بخش اور کٹھن منازلِ عشق کا سہارا ہے[1]

رسانے از خُدا خواہیم روزے مَحشرے	پیشِ تو تابیان کنم حالِ شبِ دراز را

لُغت :- یارَسُوْلَ اللہِ یا حرفِ نداء ہے اور قائم مقام اَدْعُوْ اور صیغہ واحد مُتکلّم اَعْنِیْ، اُدْعِیْ کے معنی میں ہے۔ اِستعانت[2] طلب کرنا جب حرفِ ندا اسمِ جلالیہ پر ہو تو یا اَللہُ کے یا کو حذف کریں تو آخر میں میم لگا دیں تو اَللّٰھُمَّ ہو گیا۔ یہ عمل نحو خاص ہے اسمِ جلالیہ کے ساتھ۔ اِس کا معنی ہے۔ میں پکارتا ہوں اللہ جل شانہٗ کو۔ اللہ وحدہٗ لاشریک

[1] مومن مساجد میں پنجگانہ نماز کے بعد سب مل کر بلند آواز سے حاضر ناظر جان کر یہ درُود شریف پڑھتے ہیں۔ اکثر

[2] دربارِ الٰہی میں دُعا مانگو اور دربارِ مصطفائی سے مدد تو نجات ہے گی۔

کی ذاتِ مقدسہ ہی بالاصالہ اور مستقل بالذات پکارے جانے کے لائق ہے جو حقیقی مبداء فیض ہے
یارسُولَ اللہ سے استعانت بعطاءِ الٰہی اور مظہرِ عونِ الٰہی کی بناء پر ہے۔ ایسی نداء درجۂ
جواز میں ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ پکارنے والے کے اپنے قلبی احوال اور واردات کیا
ہیں؟ یہ نداء حال اور کیفیاتِ قلبی کے لحاظ سے جائز ہے بلکہ امرِ مستحسن اور درجۂ استحباب
میں ہے "یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ سے ہی استعانت ہے"۔ البتہ اگر کوئی بالفرض
والتقدیر نداء متصرف بالذات سمجھ کر کرے تو یہ شرک ہے اور شریعتِ مطہرہ میں منع ہے۔

★ بعض علماءِ حاضرہ نے کلمہ مبارکہ یارسُولَ اللہ کو بغیر تصورِ حاضر و ناظر کے صرف کلمہ کی حد
تک جائز کہا ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک جو بوجہ شک بھی پوچھے جائز ہے[1] یا ناجائز؟ وہ محبت
سے کورا ہے اور منزلِ عشق کا راہی نہیں۔ کیونکہ اس کو اس کلمہ پاک میں تشکیک لاحق ہے یقین
نہیں حالانکہ مومن کی منزل یقین[2] ہے۔ شک اور ریب نہیں۔

☆ صحابہ[3] کرام، جو ایمان کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز المرام ہوئے "سے عام مومنین تک ہر ایک

---

[1] ۔ ایسے قال کی گنجائش اُن کی تمنا میں نہیں، کفر ہے اس راہ میں کب کیسے کیا کیونکر کہاں
[2] مومن کی منزل یقین ہے اور وہ تین قسم ہے علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین ان کا تعلق قلب سے ہے۔
وہ کلام جو دل پر وارد ہو بندہ کا مقصد اور ارادہ کوئی نہ ہو۔ اس کی چار قسمیں ہیں ؂
۱۔ القاء۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فوق الفوق سے ہوتا ہے۔
۲۔ الہام۔ جو فرشتہ کی طرف سے ہو۔ یہ دائیں پہلو کی طرف سے قلب پر وارد ہوتا ہے۔
۳۔ نفسانی۔ جو نفسِ امارہ کی طرف سے ہو یہ دماغ کی بائیں طرف سے آتا ہے۔
۴۔ شیطانی۔ جو شیطان کی طرف سے ہو۔ اس کو وسوسہ کہتے ہیں۔ حرکاتِ ناشائستہ، کلماتِ بیہودہ آرزوہائے
فاسدہ اور تخیلاتِ شیطانی قلبی امراض۔ شک۔ شبہ۔ ظن۔ تخمینہ۔ ریب۔ ران۔ لجاد۔ انحراف۔ اقلال۔ قبض (اضلال)
"حدیث النفس لہو لعب" "حجابِ قلبی۔ رنج و غمیق"
اکنان۔ انطباع۔ ختام۔ اقفال۔ زیغ۔ قساوت۔ عمیان۔ نفاق۔ منافقین کے مقامات سورۃ النساء ۱۴۳ "مُذَبْذَبِیْنَ
بَیْنَ ذٰلِکَ ق لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ" "بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے"
یقین پیدا کر اے ناداں یقیں سے ہاتھ آتی ہے وہ درویشی کہ جس کے سامنے جھکتی ہے فغفوری
[3] صحابہ کرام سیدنا فاروقِ اعظم، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیثِ صحیحہ سے

نے اپنے اپنے حال کے مطابق زندگی کے مشکل لمحات میں یارسول اللہ کہا ہے اور تاہنوز ندائے یارسول اللہ" صلی اللہ علیک وسلم " کی گونج فضا میں سنائی دے رہی ہے ۔ اور فضا قیامت کو بھی یہ ندا سنے گی ۔ تعجب خیز یہ کہ جنھوں نے ناجائز کہا ہے اُن کے بڑوں نے بھی اس کلمۂ پاک سے بوقت مشکل حاجت روائی کے لیئے بارگاہ رسالت میں التجا اور استدعا کی ہے ۔ اگرچہ لفظی حد تک ہی سہی "کی تو ہے" اُن کی تعاریر ہی نہیں معمول بتجاریہ شاہد ہیں ۔ واللہ اعلم وہ اس کی کیا تاویل کرتے ہیں لیکن راہِ محبت وعشق میں تاویلات اور توجیہات کی منزل کہیں نظر نہیں آتی ؂

راہ روِ راہِ محبت رہ نہ جانا راہ میں لذتِ صحرا نوردی دوریِ منزل میں ہے

یارسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

یہ عقیدہ ہے اہلِ سُنت وجماعت کا یہ شعار ہے اہلِ سُنت وجماعت کا

یہ ایمان ہے اہلِ سُنت وجماعت کا یہ نشان ہے اہلِ سُنت وجماعت کا

☆ یہ کلمہ مبارکہ محبت کے وسیع سمندر اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے ۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ محبوب کی یاد کا ایک ذریعہ اور مومن کی اُمید گاہ ہے ۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کتنا شیرین ہے شہد کی مٹھاس بھی اس کے سامنے ہیچ ہے ۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کتنا میٹھا ہے زندگی کی تلخیاں اور اُس کے زہر کو شہد بناتا ہے ۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کمالاتِ نبوت سے حصولِ فیضان کا ذریعہ ہے ۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ مثلِ شبنم آنکھوں کے لیئے ، قلب کا سکون اور سینہ کا سرور ہے ۔

☆ یہ کلمہ مبارکہ کیف سے لبریز تشنگانِ عشق ومستی اس سے سرشار ہیں ۔

؂ درود شریف عشق کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا اور باعث تسکین بنتا ہے ۔ مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ

بقیہ حاشیہ

بار ہا صاحت ثابت ہے کہ ہاتھ پاؤں کے سُن ہوجانے یا مشکل لمحات میں ، بلند آواز سے یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارا تو شفا پائی ۔ فقیہ اہل حضرت عبدالرحمٰن ہزلی کوفی مسعودی جو فقیہ ثقہ فی الصحابہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے جو اجلّہ تبع تابعین سے ہیں اپنے سرِ مبارک پر بلند سفید ٹوپی رکھتے جس پر لکھا ہوتا یا محمد یا منصور صلی اللہ علیہ وسلم

ذکرہ تہذیب التہذیب بحوالہ انوار الانتباہ فی حل نداء یارسول اللہ " الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ "
" ابو شافعہ امام نووی علیہ الرحمۃ " " کی الٰہی اسمعاک یا حبیب اللہ "

☆ یہ کلمہ مبارکہ قیامت کی پیاس میں حوضِ کوثر کے جام سے بھی زیادہ محبوب ہے۔
☆ یہ کلمہ مبارکہ محبوبِ کائنات ہی نہیں بلکہ محبوبِ خالقِ کائنات بھی ہے۔
☆ یہ کلمہ مبارکہ جمالِ مصطفوی "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پرتو اور عطائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

عظمتِ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم": — جملہ انبیاء و رسل علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کو رب تعالیٰ نے کسی نہ کسی صفت سے متصف فرمایا اور وہ اس صفت میں ممتاز ہوئے۔ حضرت آدم صفوۃ اللہ، حضرت نوح نجی اللہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ "و علیہم السلام"۔

○ رب کریم نے باوجودیکہ ان صفاتِ عالیہ سے متصف فرمایا لیکن جب بھی "یا" سے خطاب کیا تو نام[1] سے یاد کیا یَاٰدَمُ "نسبتِ آدمیت" یٰنُوْحُ "نسبت یا نوح" اِلٰی کَمْ تَنُوْحُ یَاۤ اِبْرٰهِیْمُ "نسبتِ خلت" یٰمُوْسٰی "نسبتِ پانی سے نکالے ہوئے" یٰعِیْسٰی نسبتِ اعجازِ قدرت" یٰشُعَیْبُ، یٰزَکَرِیَّاۤ، یٰیَحْیٰی۔ لیکن جب اپنے نبی، رسول اور محبوب کی باری آئی تو اللہ تعاظم و تعالیٰ نے اپنے کلامِ معجز نما میں کتنے پیارے القاب اور محبت بھرے انوکھے انداز میں اپنے محبوبِ پاک، شہنشاہِ لَوْلَاکَ اَللّٰھُمَّ اُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلَیْکَ کو خطاب فرمایا۔[2]

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ، اے میرے پیارے غیب کی خبریں دینے والے! صلی اللہ علیک وسلم
یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ، اے میرے احکام کی تبلیغ و ترسیل فرمانے والے! صلی اللہ علیک وسلم
یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ، اے میرے جھرمٹ مارنے والے پیارے حبیب! صلی اللہ علیک وسلم

[2] "یا" سے خطاب سنتُ اللہ ہے۔ اُمت مرحومہ کے لئے وجہِ جواز" فتدبّر۔

---

[1] سیدنا ابوعبیدہ ابن الجراح "یکے از عشرہ مبشرہ بالجنۃ" نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مہم حلب پر بھیجا تو کفار نے ان پر اچانک پانچ ہزار کے ساتھ حملہ آور ہوئے۔ سخت خطرناک صورتحال پر بے حد پریشانی بڑھ گئی تو آپ جھنڈا بلند کرکے آگے بڑھے تو "یا محمد یا محمد،

یا نصر اللہ انزل" صلی اللہ علیک وسلم کا نعرہ لگایا اور یہ نعرہ بزمانۂ صحابہ کرام: شعارِ اسلام "علامتی نشان" بن گیا۔ اس کو فتح الشام میں محمد بن عمر الواقدی علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ نیز جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں یہ نعرہ "یا محمداہ" پکارا۔ "الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ" "وعلیٰ آلک و اصحابک یا نور اللہ"

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ — اے بالاپوش اوڑھنے والے پیارے محبوب! "ﷺ"

طٰہٰ — اے طیب وطاہر! اے آسمانِ کائنات کے چودھویں کے کامل چاند[1]! فصلّی اللہ تعالیٰ علیک وآلک واصحابک بارک وسلم ط

یٰسٓ — اے میری جملہ کائنات کے سردار! اے سیّدُ السّادات ﷺ!"

○ یہ سب خطاب، القاب محبت کے مظہر اور کیف محبت سے لبریز ہیں اور ان سے خالق کائنات کا محبوبِ کائنات سے کتنا عمیق تعلق محسوس ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو محبوب کی ہر ادا محب کو پیاری ہے۔ سیّدُ الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم چادر مبارک میں پلٹے ہوئے ہوں تو خطاب یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اور اگر محبوبِ کریم بالاپوش اوڑھے ہیں تو یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اور محبوبِ مصطفےٰ ﷺ کی ہر ہر ادا کا ربِّ کریم نقشہ اور تصویر کھینچ رہا ہے۔ کہیں طٰہٰ فرما کر محبوب کے طاہر مُطہر ہونا اور کہیں یٰسٓ سے جملہ موجودات کے سیّد ہونے کے وصف کا اعلان فرما رہا ہے ؎

اَلقاب کیسے کیسے پیارے حق نے رکھے عطا — اپنے حبیب ﷺ پاک کو قرآں میں جابجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰمٓ و نٓ اور کہیں وَالشَّمْس وَالضُّحٰی
پھر میرا کیا مقدور کہ میں تعریف آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں فکرِ نبی کروں "صلی اللہ علیہ وسلم"

کلامِ عقیدت:۔ سیّدی یارسُولَ اللہِ، یاحبیبَ اللہِ صلی اللہ علیک وسلم ط

☆ محرّرُ السّطُور غفرلہُ المولیٰ الغفور مسجد میں وضو کر رہا تھا کہ ایک غریب سادہ سا بوڑھا نمازی آیا۔ وضو کے لیے بیٹھتے وقت بڑے جذباتی اور محبت بھرے انداز سے کہا یارسُولَ اللہِ، یااللہُ، یاحبیبَ اللہِ[2] قریب ہی ایک غیر سُن رہا تھا اس

عـہ علمِ ابجد کے لحاظ سے ط کے ۹ عدد اور ہ کے ۵ کل ۱۴ ہوئے تو مفسرین کرام نے اشارۃُ النّص سے یہ معنی اخذ کیا اے مطلعِ آسمانِ دین وایمان کے چمکتے دمکتے چودھویں کے کامل چاند! اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو دین کا چاند فرمایا کرتیں۔ مرتب غفرلہٗ المولیٰ القدیر بجاہِ سیّدِ البشیر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ط

عـہ یہ پاکیزہ کلمہ سیّدی یارسُولَ اللہِ ﷺ جلال وجمال کا حسین امتزاج ہے۔ مہرِ تاباں کی مانند جلال اور [illegible]



نے غیظ وغضب [۱] سے جل بھن کر فوراً ٹوکا کہ یہ شرکیہ کلمہ ہے۔ اتنا سُننا تھا۔ اُس سادہ نمازی کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور حیرت اور جلال سے چہرہ سُرخ ہو گیا اور کہنے لگا۔ مولوی زندگی بھر میں عمل تو کوئی ہے نہیں اب تو مجھے اپنے پیارے رسول " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کا نام بھی نہیں لینے دیتا۔ تجھے اپنے ریائی عملوں پر فخر ہے۔ میرے پاس تو صرف یہ نام پاک ہی ہے اور اس کی محبت بس۔ جس سے ایمان والوں کے دل باغ باغ اور منکروں کے سینے داغ داغ ہیں۔ ؎

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل ۔۔۔ یا رسُولَ اللہِ کی کثرت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول ۔۔۔ اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

○ عاشق ہجر کی گھڑیوں میں حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی یاد سے دل کو بہلاتے ہیں۔ آہیں بھرتے لیکن ادب سے دم نہیں مارتے۔ کبھی محبوب " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی راہ کے ٹیلوں اور وادیوں کو یاد کر کے آنسو بہاتے ہیں۔ واللہ اعلم کس کس طریقے سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہیں۔ کبھی تو سرکار محبوب کائنات " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی خواب میں جلوہ گری ہو گی۔ کبھی تو قسمت جاگے گی کبھی تو آنکھوں سے سبز گنبد کا نظارہ ہو گا۔ کبھی تو سرکار ابد قرار " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " دیدار سے نوازیں گے " یا رسُولَ اللہِ " بظاہر کتنا سادہ سا کلمہ ہے لیکن اپنے اندر کیفیتوں کے طوفانی سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ چھوٹا سا کلمہ اپنے اندر کتنا بڑا مفہوم رکھتا ہے۔ یہ ارفع سے ارفع مقام والوں کے لیئے باعث تسلی اور مُبتدی کے لیئے بھی باعث تسکین ہے۔

عقیدہ اہل السُّنّت والجماعت :- آپ حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " حیوۃ النبی ہیں۔ علم سمع اِدراک کے ساتھ لہٰذا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ ط سے یہ درود شریف حیات، بعد از ممات دُور اور نزدیک سے متفق علیہ جائز ہے۔ دین اسلام کے اعاظم السلف تا اکارم الخلف نوّر اللہ مراقدھم کے استغاثہ جات ملاحظہ ہوں ؎

بقیہ حاشیہ

ماہ درخشاں کی مثل جمال رکھتا ہے یہ کلمہ ایک مُونس دل شکستگان بھی ہے اور راحت قلب عاشقان بھی۔ ۱۲ منہ

[۱] رب کریم فرماتا قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ (سورۃ آل عمران ۱۱۹) تم اپنے غیظ وغضب، حسد وکینہ کی آگ میں جل بھن جاؤ۔ میں نے تو اپنے محبوب کی عظمت ورفعت کے جھنڈے زمینوں آسمانوں پہ گاڑ رکھے ہیں۔ یہ کلمہ منکروں کے خود ساختہ عقائد و نظریات اور ان کے ریائی اعمال کے لیئے زہر ہے اور عاشق کے زخم جگر، ناسور چشم اور درد دل کا مرہم ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

☆ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء سلام اللہ تعالیٰ علیہا وعلیٰ آبائہا الکرام وعلیٰ آلہٖ ط

یا خاتم الرسل المبارک ضوءہ
صلّی علیک منزّل القرآن

اے خاتم الرسل ! آپ برکت اور سعادت کی جوتے نہیں ہیں،
آپ پر قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆ سیدہ صفیہ عمۃ النبی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہا ط سے

الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا
وکنت بنا برًّا ولم تکن جافیا

اللہ کے رسول ! آپ ہماری امید ہیں اور آپ ہمارے
محسن تھے اور جفا کار نہ تھے۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆ سیدنا زہیر بن صرور "صحابی" رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ ط

اُمنن علینا یا رسول اللہ کرم
فانک المرء نرجوہ منتظر

یا رسول اللہ ! ہم پر کرم واحسان فرمائیں
آپ وہ انسان ہیں جن کے احسان کے منتظر ہیں۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆ امام الائمہ سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

یا سید السادات جئتک قاصدًا
ارجوا رضاک واحتمی بحماکا
واللہ یا خیر الخلائق ان لی
قلبًا مشوقًا لا یروم سواکا

اے سرداروں کے سردار ! دلی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں۔
میں امید وار ہوں آپ کی رضا کا اور اپنے آپ کو پناہ میں دیتا ہوں
اللہ کی قسم اے بہترین خلق تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کے
شوق میں لبریز ہے اور کسی سے الفت نہیں۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆ سیدنا علی امام زین العابدین سلام اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام ط سے

سے سیدہ، طیبہ، طاہرہ خاتون جنت کا آپ سے خطاب حق - اور عاشقین بر حق ہیں - الحمد للہ علیٰ ذالک ط العلم

سے سیدنا امیر حمزہ کی بہن، سیدنا زبیر کے از عشرہ مبشرہ کی والدہ، سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بھائی عوام بن خویلد کی زوجہ مطہرہ اور نبی کریم کی سگی پھوپھی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہ وسلم ط

سے چوتھے امام یکے از دوازدہ آئمہ طریقت عالم اہل بیت نبوت وارث علوم سادات واقف اسرار حقیقت ومعرفت



يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَنْتَ الشَّفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ	اے رحمۃ للعالمین! بے شک آپ شفیع المذنبین ہیں
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَّجُوْدًا وَّالْكَرَمْ	روزِ قیامت کرم فرمانا اے فضل و جود و کرم والے
يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَدْرِكْ لِذَيْنِ الْعَابِدِيْنَ	اے رحمۃ للعالمین! اپنے زین العابدین کی مدد کریں،
مَحْبُوْسُ اَيْدِى الظّٰلِمِيْنَ فِىْ مَوْكَبٍ وَّالْمُزْدَحَمْ	جو ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ ایک اعرابی "بقول" الشیخ ابو عمر محمد بن عبید اللہ شافعی العتبی علیہما الرحمۃ

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِى التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ	اے بہترین ان سے جن کی ہڈیاں اس خاک میں دفن کی گئیں
فَطَابَ بِطِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ	آپ کی پاکیزگی سے ٹیلے اور پہاڑ پاکیزہ ہو گئے
نَفْسِى الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ	میری جان اس قبرِ اطہر پر فدا جس میں آپ جلوہ گر ہیں
فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ	اس میں عفت ہے، جود ہے۔ کرم ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ علامہ محمد بوصیری علیہ الرحمۃ "القصیدۃ البردۃ شریف"

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِىْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ (استعاذہ)	اے تمام خلق سے کریم آپ کے سوا میں کس کی پناہ لوں
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ	بوقت نازل ہونے حوادثاتِ عامہ کے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

☆ شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ "قصیدۃ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم"
تاریخ وفات ۱۱۷۶ ہجری المقدسہ

قدوۂ دودمانِ مرتضوی زبدۂ خاندانِ مصطفوی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپنے واقعہ جاں گداز کربلا میں استغاثہ کیا۔ جس میں ظالم یزیدیوں نے سوائے آپ کے کسی بھی اہلِ بیتِ نبوی کو زندہ نہ چھوڑا اور آپ سید الساجدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ضبط و صبر کا مظاہرہ کیا جو آپ ہی کی شان کے لائق تھا۔ ایک مرتبہ سرکار محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے ابا جان!

من ندانم من نفہم باعثِ نالیدنت	آب نوشی و خوری چشم ترا تر دیدہ ام
گفت زین العابدین من چہ گفتم اے پسر	تو نہ دیدی واقعاتِ کربلا من دیدہ ام
آں لباں، دنداں چہ بوسہ گاہ حضرت پاک بود	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در مجالس از یزید پلید خوردہ دیدہ ام	

يَا خَيْرَ مَنْ يُرْجَى الْكَشْفُ ذُرْبَتَهُ	اے بہترین وہ ذات، مصیبت دور کرنے کا جس سے
مِنْ جُوْدِهِ فَاقَ جُوْدُ السَّحَابِ	امید کی جاتی ہے۔ آپکی سخاوت بادلوں سے بلند و بالا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ حاجی جان محمد قدسی علیہ الرحمۃ دتی[1] ط سہ

يَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْظُرْ حَالَنَا	اے اللہ کے رسول ہماری طرف نظر کریں۔
يَا حَبِيْبَ اللهِ اِسْمَعْ قَالَنَا	اے اللہ کے حبیب، ہماری عرض سنیں۔
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ	بیشک میں غم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہوں۔
خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَنَا اَثْقَالَنَا	میری دستگیری کیجیے اور میرے بوجھ کو آسان فرمایئے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد العسقلانی علیہ الرحمۃ الربانی ط

يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَدْ شَرُفَتْ	اے میرے آقا! اے اللہ کے رسول آپ کی مدح میں
قَصَائِدٌ بِمَدِيْحٍ قَدْ صَنَعْنَا	میرے قصائد شرف والے ہو گئے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ غوث الاولیاء محی الدین الشیخ محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی ط سہ

يَا خَيْرَ مَنْ ضَمَّ الْجُوْعَ وَالْحَشَاءَ	اے بہترین جنہوں نے اپنی انتڑیوں اور پیٹ پر پتھر باندھا
يَا خَيْرَ مَيِّتٍ ضَمَّةُ التُّرَابِ وَالثَّرٰى	اے بہترین ان سب کے جو زمین کے نیچے مدفون ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سراج الہند شاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی قدس سرہ العزیز ط

سہ غوث الثقلین کا یا سے خطاب امت مسلمہ میں اہل شریعت و طریقت کے لئے دلیل کافی و شافی ہے۔ ا م

[1] بزم المتقدمین میں مولانا عبد الغنی آسی علیہ الرحمۃ نے یہ اشعار نعت جناب حاجی جان محمد قدسی سے منسوب کئے ہیں نیز صحیح لفظ اَثْقَالَنَا ہے جو غلط العام سے اَشْکَالَنَا ہو گیا۔ وَاللهُ اَعْلَمُ بِصِحَّتِهِ۔ ایک مرتبہ قدسی نے ساجہوشاہجہان شہنشاہ مغل کے دربار میں نعت پڑھی تو بادشاہ نے انتہائی خوشی کے عالم میں اس کا منہ یاقوت و جواہر سے بھر دیا اور ہیروں اور لعلوں سے تولا۔ روز شمار شہنشاہوں کا شہنشاہ اجر عظیم بدل جزیل عطا فرمائے گا۔ ۱۲ محمد منان اللہ غفرلہٗ



یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ	اے صاحبِ جمال! اے تمام انسانوں کے سردار
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ	آپ کے چہرہ منور سے چاند منور ہوا۔
لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ	آپ کی ثناء ممکن نہیں جیسا کہ حق ہے۔
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	مختصر یہ کہ خدا کے بعد بزرگی میں آپ کا مرتبہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

شاہوں سے ملا ہے نہ تونگر سے ملا ہے — اللہ کا عرفان مجھے اسی در سے ملا ہے
اوروں کو ملا ہے تو مقدر سے ملا ہے — مجھ کو تو مقدر بھی اسی در سے ملا ہے

استغاثہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

تنم فرسودہ جان پارہ زہجراں یا رسول اللہ — دلم پُر سوز و آوارہ زعصیاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
زکردہ خویش حیرانم سیہ شُد روز عصیانم — پشیمانم، پشیمانم، پشیماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
زحُبِ جامِ تو مستم بہ زنجیرِ تو دل بستم — نمے گویم کہ من ہستم سخنداں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
بصد لقیت خریدارم عمر و علی را دوست می دارم — فدا سازم دل و جاں بعثماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
شب و روز از شکیبائی زحد گشتم تمنائی — بخلوت سُوئے من آئی خراماں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
چو سُوئے من گذر آری من مسکین ز ناداری — فدائے نقشِ نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
نہادم پیش گاہے سر بپائے ساقی کوثر — اماماں راشدم چاکر با ایقاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
زپا اُفتادم از پیری برحمت دست من گیری — ہمیں یک حرف بپذیری زناداں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
بوقتِ نزع در ساعت رود از تن بروں جانم — نگاہ داری تو ایمانم زشیطاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم
چو اندر حشر برخیزم بداماں تو آویزم — زدیدہ خونِ دل ریزم فراواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گناہگاراں
مکن محروم جامی را دراں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

"مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی"

ہے۔ غلام بے دام اپنے آقائے نامدار، سیدِ الابرار، مدنی تاجدار، احمد مختار علیہ افضل الصلوٰۃ واشرفُ السّلام کی بارگاہ کریمی سے قبولیت اور بشارت کی تمنا رکھتا ہے ؎

اِنْ بَلَغْتِ یَا رِیْحَ الصَّبَا یَوْمًا اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ

بَلِّغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

مَنْ وَّجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّهٗ بَدْرُ الدُّجٰی

مَنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰی مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُ الْهِمَمْ

اَكْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِّنْ سَيْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفٰى

طُوْبٰى لِاَهْلِ بَلْدَةٍ فِيْهَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللهِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

☆

اہم نوٹ:- اَلْحَقُّ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی حق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مغلوب نہیں۔ حق جوئی اور حق گوئی مسلمان کی شان ہے اِس استغاثہ و نداء یا رسول اللہ کو شرک کہنے والوں کے استاذ العلماء دیا بنہ نے بھی بدیں الفاظ کہا ہے۔ حقیقت ہے کہ ہر دو حالت ذوق یا پشیمانی میں محبوب کریا سے خطاب کرنا فطری امر ہے۔

یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی خُذْ بِیَدِیْ اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمِدِیْ

لَیْسَ لِیْ مَلْجَاً سِوَاكَ اَغِثْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ

تنبیہ:- اُن کے معتقدین کے لیے اس کلام کی حقانیت اور جواز کا یہی ثبوت کافی ہے۔ جو بطور الزام علیٰ الخصم لکھا گیا ؎

شَهِدَ الْاَنَامُ بِفَضْلِهٖ حَتَّی الْعِدَآءُ وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآءُ

☆ لوگوں نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضل و کمال کی گواہی دی لیکن فضیلت وہی ہے جس کی دشمن گواہی دیں۔

یقیناً اَلْحَقُّ مُرٌّ "حق کڑوا ہے لیکن شفا بھی اسی میں ہے۔ جو مخوف لے اَلدَّاءُ الْاَكْبَرُ اَلْعَدُوُّ لِمَا جَهِلَ ہے۔ فقال



روضۃ السابعۃ ب ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فضائل درود وسلام

دِن ماہ اور سال کے آئینہ میں

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ فَاِنَّہٗ یُبْدِیْ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیُخْتَمُ

قرآن پاک ۱۔ پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۳ ۲۔ ۲۲پ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

☆ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ — اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔

☆ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ — اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود شریف اور سلام بھیجو

○ ہر وہ آیتِ کریمہ جو مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا علہ سے مبارک ۲

علہ مفسرین کرام نے تفسیر اشارۃ النص سے استنباط کرکے اسرار حروف آیاتِ الٰہیہ کے بیان فرمائے۔ مثلاً اٰمَنُوْا

ا سے مراد اللہ، م سے محمد ﷺ، ن سے نبی اور و سے ولی اور آخری ا جمع کی علامت سے

مراد اللہ، یعنی اوّل بآخر اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے۔ یعنی ایمان باللہ کی تکمیل تب ہوگی۔ جب محمد ﷺ،

انبیاء و اولیاء اللہ کو مانے گا۔ اَوْلِیَاءُ اللہِ، اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ والے ہیں جو یادِ الٰہی میں فقیر الی اللہ ہوئے۔ فقیر۔ ف

فاقہ۔ ق قناعت، ی یادِ الٰہی۔ ر ریاضت۔ جو شخص یادِ الٰہی کی راہ میں گامزن ہوا اور اُسے بجا لایا تو اُس

نے ف فضل۔ ق قربِ مولیٰ۔ ی یاریِ رب اور ر رحمت پائی ورنہ ف فضیحت، ق قہر، ی یاس اور ر

رسوائی حاصل ہوگی۔ یادِ الٰہی مرکز ہے۔ عظمت اُس کی یاد میں اور فضیحت غفلت میں ہے۔

☆ حضرت خواجہ علی رامیتنی المعروف خواجہ عزیزاں نقشبندی علیہ الرحمۃ کے سامنے کسی نے یہ مصرعہ پڑھا "عاشقاں

دربرے دو عید مے کنند" آپ نے فرمایا اللہ والے ایک دم میں دو نہیں تین عیدیں کرتے ہیں عرض کیا گیا۔ حضور

کیسے؟ فرمایا۔ بندہ کی ایک یاد اللہ تعالیٰ کی یاد کے درمیان ہے۔ جب پہلے وہ بندہ کو توفیق دیتا ہے کہ اُس کی یاد

کرے۔ جب بندہ اُسے یاد کرتا ہے تو پھر اُن کو شرف قبولیت سے مشرف فرماتا ہے پس توفیق الٰہی یاد اور قبولیت

خطاب سے ممتاز اور ممیز ہے یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ اہالیانِ مدینہ منورہ کی یٰاَیُّھَا النَّاسُ کا خطاب مکہ معظمہ والوں سے ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ اور شوال المعظم میں صاحب قرآن "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر درود شریف کا حکم نازل کیا۔ رمضان المبارک سید الشہر ہے اور درود شریف سید الاوراد، سید الوظائف اور حضور سید الکائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہیں۔ رمضان المبارک میں شبقدر اور شعبان المعظم میں شب برات بڑی بابرکت ہے۔ یاد رہے ہر شب شبِ قدر راست، اگر تو اس میں نوافل اور درود شریف کی کثرت کرے۔

حدیثِ پاک سید الانبیاء والرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔

شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَرَمَضَانُ شَھْرُ اللہِ ط	شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ سبحانہٗ کا

☆ روزہ اور درود شریف کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ روزہ رکھنا اور درود شریف پڑھنا، ایمانِ کامل کی علامت ہے! دونوں کا اجماع بہت ہی بڑا شرف ہے اور یہ قرآن السعدین ہے۔

☆ روزہ سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور درود شریف سے بھی ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

☆ روزہ مصائب کے لیئے ڈھال ہے اور درود شریف بھی مصائب کی ڈھال ہے۔

☆ روزہ سے اللہ "سبحانہٗ" ملتا ہے اور درود شریف سے رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ملتے ہیں اور روزِ قیامت ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن روزہ نہیں چھینا جائیگا۔

حدیثِ قدسی:۔ کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ "یا" اُجْزٰی بِہٖ ط اَوْکَمَا قَالَ	روزہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا یا روزہ کی جزا میں خود ہی ہوں۔

① روزِ قیامت ظالم کی تمام نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن درود شریف نہیں چھینا جائے گا کیونکہ درود شریف خاص مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیئے ہے۔ روزے کا اجر داخل خزانہ الہیہ میں اور درود شریف کا اجر داخل خزانہ مصطفویہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا روزہ

بقیہ حاشیہ

تین حیدیں ہیں۔ ۱۔ درود شریف پڑھنے والے کے جسم کا پاس اور جگہ سے خوشبو پھوٹتی ہے اور روزہ دار کے منہ سے بفرمانِ حدیث پاک وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ط مجھے قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔



رکھ کر درود شریف پڑھنے سے خدا بھی مل گیا اور مصطفےٰ بھی" عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ۔"

(۴) مومن کو روزہ[عہ] سے دو خوشیاں ملتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت کو دیدار کے وقت، اسی طرح غلام کو درود شریف سے دو خوشیاں عطا ہوں گی۔ ایک قبر میں زیارت پر اور دوسری قیامت کے روز شفاعت پر" اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ وصحبہ ۔"

ابو المحفوظ الشیخ معروف کرخی بغدادی قدس اللہ سرہ الملکوتی ؒ

☆ آپ مشہور و معروف اولیاء متقدمین[عہ] سے ہیں۔ سیدنا امام رضا علیہ و علی آبائہ التحیۃ والرحمۃ الی یوم الجزاء کے تربیت یافتہ اور خلیفہ تھے۔ آپ کو بارگاہِ امامت ابو الحسن علی میں دربانی کی خدمات سپرد تھیں۔ آپ صوری و معنوی کمالات کے جامع تھے فرماتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو اللہ رب العزت "اولیائے ابدال" میں لکھ دیتا ہے۔ جن کا مرکزی دارالسلطنت ملک شام ہے۔

○ **ماہِ رجب المرجب میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت** :۔ رجب شھر اللہ ومن اکرمہ اکرمہ اللہ ط رجب المرجب اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ جو اس کا اکرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام فرماتا ہے (جنت میں بھیج کر)۔ جو شخص اس ماہِ مبارک جس میں شب معراج عظمت والی رات ہے۔ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے معاف فرما دیتا ہے۔ "ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ"

○ **ماہِ شعبان المعظم میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت** :۔ زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار میں ہے کہ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے۔ اس کے کنارے ایک درخت ہے جس کا نام تحیات ہے اور اس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام صلوات ہے۔ جب کوئی بندہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر شعبان المعظم کے مہینہ میں درود شریف پڑھتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا

عہ للصائم فرحتان فرحۃ عند الافطار و فرحۃ عند لقاء الرحمٰن۔ ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں۔ الحدیث

عہ آپ بارہ آئمہ طریقت اہل بیت اطہار سے آٹھویں امام کے خلیفہ اجل ہیں۔ آپ کا مزار اقدس بغداد معلیٰ میں مرجع خلائق ہے اور یہ آزمودہ اولیاء ہے کہ آپ کے توسل سے جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ شریعت کے آفتاب اور طریقت کے ماہتاب تھے۔ اجابت میں قبر معروف کرخی مجرب تریاق ہے۔ "رسالہ قشیریہ امام ابو القاسم قشیری" ؒ

برکات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ پھر جب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پروں کو پھیلا کر جھاڑتا ہے تو اس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ رب کریم کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اس کا ثواب درود شریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" شعبان المعظم میں درود پاک مانند بادل اور رمضان المبارک میں مانند بارش ہوتا ہے۔"

○ **ربیع الاول شریف میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت:۔** ماہ ربیع الاول سال کے تمام مہینوں معہ سید الشہر رمضان المبارک سے افضل ہے۔ یوم دوشنبہ یوم الجمعۃ سے افضل، شب میلاد پاک ہر دو شب برات و شب قدر سے افضل ہے کہ اس میں افضل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنائی جلوہ گری ہے۔ ولادت باسعادت بروز دوشنبہ عام الفیل ۱۲ ربیع الاول پر محفل میلاد النبی ﷺ میں کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے کیونکہ اس تاریخ اور مہینہ کو حضور ﷺ کی ذات پاک سے خصوصی تعلق ہے۔ اس میں درود شریف پڑھنا افضل ترین عبادت ہے کہ یہ مہینہ محبین عاشقین کیلئے درود شریف کا مہینہ ہے۔

☆ الشیخ زین الحرم، عین الکرم سید احمد زین دحلان شافعی مکی قدس سرہ الملکی نے اپنی کتاب مستطاب "الدرر السنیۃ" میں لکھا۔ مولد اعظم میں خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا۔ فرح اور سرور سے جھومنا۔ درود شریف پڑھنا۔ گلاب چھڑکنا۔ خوشبوئیں مہکانا۔ ذکر ولادت مبارک پر تعظیماً کھڑا ہونا اور حاضرین مجلس شریف کو کھانا کھلانا، شیرینی بانٹنا محبوب و مستحسن ہے۔ مولود شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سارا سال برکت رہتی ہے۔ امن رہتا ہے اور ان میں مرادیں پوری ہونے کی نوید خوشخبری ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میلاد النبی شریف ملک عادل مظفر شہنشاہ اربل حطاب اللہ ثراہ نے خاص اہتمام اور بڑی شان و شوکت سے منایا اور امام المحدثین، الحافظ علامہ ابو الخطاب عمر بن حسن دحیہ قدس سرہ العزیز نے اس موضوع پر "التنویر فی مولود البشیر النذیر" کتاب تصنیف کی اور جلالۃ الملک شاہ اربل نے محدث اندلسی کو خلعت فاخرہ اور انعامات کثیرہ سے نوازا جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیرا۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے "سبل الہدیٰ فی مولد المصطفیٰ" میں اس کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور حافظ الحدیث امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ نے بدعت کہنے والوں کا



پُرزور الفاظ میں رد کیا ہے اور امام شمس الدین ابن الجزری علیہ الرحمۃ نے "عرف التعریف فی المولد الشریف" میں منقبتیں لکھیں

شَهْرُ الرَّبِيعِ فِي الْإِسْلَامِ فَضْلٌ وَمَنْقَبَةٌ تَفُوقُ عَلَى الشُّهُورِ

رَبِيعٌ فِي رَبِيعٍ فِي رَبِيعٍ وَنُورٌ فَوْقَ نُورٍ، فَوْقَ نُورٍ

○ ربیع الاوّل شریف میں میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تقریب سعید کی محافل میں سب پڑھنے سننے والے عقیدت سے باوضو حاضر ہوتے ہیں۔ سب کے وردِ زبان درود شریف ہوتا ہے قلب پر رقت طاری ہو جاتی اور دل محبت سے لبریز ہو جاتا ہے اور جلوس سے عظمت کا ظہور ہے۔ یہ درود شریف کا مہینہ ہے ۔ "مولد النبی" للامام المحدثین ابن جوزی حنبلی علیہ الرحمۃ

لذتِ بادۂ عشقش ز من مست مپرس ذوقِ ایں مے نشناسی، بخدا تا نچشی جامی

★ **خطرناک رجحان:۔** معاندین اور مخالفین ان پاک پیارے پیارے ناموں کو بگاڑنے میں اپنے قبح کو چھپا نہ سکے۔ جن کے سینہ میں چھپی نفاق کی بدبو ظاہر ہو گئی۔

☆ "ربیع الاوّل" سال کے تمام مہینوں کے ناموں سے کتنا پیارا نام ہے۔ اس کو بارہ وفات اور المدینۃ المنورہ کے نوری نام کو یثرب کہہ کر پکارتے ہیں اور اپنی خبثِ باطنی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ بعض جاہل شعراء نے بھی اپنی نظموں میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہا اور بعض نام نہاد علما نے میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ۱۲ تاریخ کو غلط ثابت کرنے کے لیئے اپنی پوری تاریخ دانی کی علمی قوتیں صرف کیں لیکن سوائے روسیاہی کے کچھ نہ پایا۔

☆ رمضان المبارک کے ماہ میں قرآن پاک نازل ہوا تو اس کی یہ شان ہے۔ رحمت، مغفرت

علہ اس ماہِ مبارک کی اسلام میں بہت بہت فضیلتیں اور تمام مہینوں سے بڑھ کر منقبتیں ہیں۔ پہلے ربیع سے مراد چہرۂ انور، دوسرے ربیع سے موسم بہار تیسرے ربیع ماہِ ولادت ہے۔ آپ نور، نورٌ علیٰ نور، نورُ الانوار ہیں۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"

علہ ربِ قدوس کی کائنات میں صفی اللہ خلافتِ ارضی کا تاج پہن کر آئے اور خلیل اللہ خلت کا جامہ زیب تن فرما کر جلوہ گر ہوئے، کلیم اللہ کمال وجاہت سے اور عیسیٰ روح اللہ رب کی قدرتوں کا شاہکار بن کر چمکے لیکن رب کریم نے اس ماہِ مبارک کو ربیع اوّل کے نام سے موسوم فرمایا کہ میرے گھر میں تو پہلی بہار اب آئی جب میرے محبوب کائنات کے رسول اپنی اتمام و اکمال صفات کی چمکن سے چمک کر رونق افروز ہوئے۔ اور مومن بمطابق حدیث پاک "زینوا مجالسکم" ... مجالس کو درود شریف اور صلوٰۃ و سلام سے زینت دے کر ... کرتے ہیں



اور جنّت کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں اور اس ماہ کی کیا شان ہوگی جس میں صاحبِ قرآن تشریف لائے۔ ماہ رمضان المُبارک میں قرآنِ پاک کے (ربیع الاوّل شریف) جشن منائے جاتے ہیں اور تراویح میں سُنایا جاتا ہے۔ تو ربیعُ الاوّل کے ماہ مُبارک میں درُود شریف۔ صلوٰۃ وسلام اور نعت خوانی کے زمین و آسمان میں نغمے گونجتے ہیں۔



صدائیں درُودوں کی آتی رہیں گی میر اعُشّن کے دِل شاد ہوتا رہے گا
خُدا رکھے آباد اہلِ نظر کو مُحمّد کا میلاد ہوتا رہے گا

برباد وُہ دِل جس میں تیری یاد نہ ہو اُجڑا وُہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو
آسمان پر نظر آتے ہیں جو رشنیوں کے چراغ قدسیوں میں تو کہیں محفلِ میلاد نہ ہو

○ **پیر کو درُود شریف کی فضیلت:۔** پیر کو بندوں کے اعمال خُداوندِ قدوس کے دربار میں پیش ہوتے ہیں بدیں وجہ حضُور سرورِ کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اس روز روزہ رکھتے کہ میرے اعمال بحضُورِ احدیت جب پیش ہوں تو میں روزہ سے ہُوں۔ روزہ رکھ کر کثرتِ درُود شریف سے بارگاہِ صمدیت میں دونوں "روزہ اور درُود شریف" پہنچ کر شرفِ قبولیت پا جاتے ہیں کیونکہ درُود شریف کو اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اور اس کے محبُوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے یک گونہ ربط ہے۔ جس سے مُحبّ اور محبُوب دونوں کی یاد ہوتی ہے۔

☆ درُود شریف فضائل و کمالات کا جامع اور عتاب و عذاب کا مانع ہے۔ پیر کے روز کی سب سے اعظم و اہم جامع فضیلت یہ ہے کہ اس روز حضُور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت

علہ بروایت ثقہ علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں نقل کیا ہے۔ خاتم الحجر حرم کرم سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے خواب میں ابُولہب کو جہنّم میں دیکھا تو پُوچھا تیرا کیا حال ہے کہنے لگا جہنّم کے عذاب میں گرفتار ہُوں لیکن جب پیر کا روز ہوتا ہے تو میری انگلی سے اچانک دودھ پھُوٹتا ہے جس کو چُوستا ہُوں تو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے کہ اس انگلی کے اشارے سے خوشی میں حضُور کی ولادت باسعادت پر ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا غور کرو مومن اگر کافر کا یہ حال ہے تو مومن کی کیا شان ہوگی جو خاتم النبوۃ رسُول کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت پر عید میلاد شریف مناتے، نعتیں اور درُود شریف خوشی سے پڑھتے ہیں۔ عمدہ لباس پہنتے عطر گلاب چھڑکتے مسرت کا اظہار کرکے دو جہاں کی سعادت و برکات پاتے ہیں۔ "بحوالہ مواہب اللدنیہ علی الشمائل المحمدیہ"



باسعادت ہوئی۔ بعثت۔ ہجرت۔ معراج شریف اور وصال ربُّ العُلیٰ بھی پیر کو ہُوا۔
"مانع عتاب وعذاب فضیلت" یہ کہ بعض کفّار سے جہنّم کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ جیسے "بروایت امام سہیلی علیہ الرحمۃ" ابولہب علیہ اللعنۃ عبد العزّیٰ نے سرورِ انس وجان، سرورِ قلب وایمان "اللّٰھمّ صلّ وسلّم علیہ" کی ولادت پاک پر خوش ہو کر، خوش خبری سنانے والی کو انگلی شہادت کے اشارے سے اسی وقت آزاد کر دیا تھا۔

عمل خیر وبرکات: رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پیر کے روز پڑھنا۔ کثیر سعادت اور فضائل کا حامل ہے۔ یہ دن بھی تمام دنوں کا پیر ہے۔ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے روز ۱۲ ربیع الاوّل کی شب کو بوقتِ سحری غسل کر کے پوری طہارت اور نظافت کے ساتھ صاف ستھرا لباس پہن کر اور پاک صاف جگہ پر خوشبو سلگا کر یا لگا کر ادب واحترام سے درود شریف پڑھے سارا سال گھر میں برکت اور دین ودنیا کے فوائد حاصل ہوں گے یہ عمل قلیل بھی فوائد کثیر کا حامل ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے" عیاں راچہ بیان" الحمد للہ فقیر پُرتقصیر کا یہ سال ہا سال سے معمول ہے۔ اور سارا سال بفضلہٖ تعالیٰ امن وامان اور سلامتی سے گزرتا ہے۔

☆ بعض مہینوں اور دنوں کی تخصیص محوّلہ بالا روایات سے متحقق اور ثابت ہے۔ دیگر شب روز یا ماہ وسال ہوں درود شریف پڑھنے کا مطلق امر نصِ قطعی سے واضح ہے۔ مروّجہ نعت خوانی، صلوٰۃ وسلام، حقیقۃً از قسم درود شریف ہے۔ جو کہ بہر حال مستحسن، محمود اور محبوب ہے۔ جس میں سوائے کج رو کے کسی کو اختلاف نہیں۔

○ **جمعۃ المبارک اور اس کے اسماء وفضائل:** حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ہجرت فرما کر چند روزہ قُبا شریف میں قیام کے بعد بروز جمعۃ المبارک، عازمِ المدینۃ المنوّرہ ہوئے تو بطن وادی محلّہ بنی سالم میں جمعہ شریف کا وقت ہوگیا۔ یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ رقیبہ پڑھا اور جمعہ پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی۔ جو مسجد جمعہ کے نام موسوم ہوئی۔ قرآن پاک نے اس مبارک دن کو یوم الجمعۃ فرمایا اور احادیث مبارکہ میں یوم الاعزّ، یوم الغرّاء یوم الازہر روشن تر" چمکدار دن، منوّر دن بزبان فارسی آدینہ جمعۃ المبارک کا نُور جنّت کے نُور سے ہے اور جنّت کا نُور، قاسم کوثر، معطی جنّت شافع اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نُور سے ہے اور تمام جنّتیں

۔ سورۃ اللّھب جس کی مذمت میں نازل ہوئی۔

سیّدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نُور سے مُنوّر ہیں۔

احادیثِ رسُول ۔ علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسلام ط

"امام ابوبکر احمد بیہقی شعب الایمان"

☆ لِکُلِّ شَیْئٍ عُرُوْسٌ وَّعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ ط

ہر شئی کی دُلہن ہے اور قرآن کی دُلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔

عروس کا معنی زینت "ترتیب"

○ مومن صالح جب فوت ہو جاتا ہے تو درُود شریف کا نُور اُس کی قبر میں اُنس کے لیئے آجاتا ہے اور سُوال وجواب میں معاونت کرتا ہے اور اُس کے بعد حکم ہوتا ہے۔ نَمْ کَنَوْمِ الْعُرُوْسِ سو جا جیسے دُلہن شبِ زُفاف میں سوتی ہے "عُرُوْسٌ" عُرس[عل۱] کی جمع ہے۔ یعنی دُلہن شادی۔ جو اولیاء کرام کے وصال پر منعقد کیا جاتا ہے یہ عُرس سراپا قدس ہیں جس میں اللہ ربّ العزت کی حمد وثنا، نعت اور تبلیغ دین ہوتی ہے۔ ولی کا اس روز فیضان خاص ہوتا ہے۔ قیامت کو سبطینِ مُصطفےٰ، نورعینِ مرتضےٰ، ریحانِ گلستانِ زہراء، حسنین کریمین سرکار امام حسن مجتبےٰ، امام عرش مقام شہزادہ گلگوں قبا حسین شہید کربلا۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ" جب جنّت میں داخل ہوں گے تو ربِ کریم اپنی جنّت کو دُلہن کی طرح سجائے گا اور جنّت خوشی سے جھُومے گی اور پھُولے پھیلے گی ۔

جنّت ہے اُن کے جلوے سے جو یائے رنگ و بُو | اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سوال گُل
شیخین اِدھر نثار، غنی وعلی اُدھر | غنچہ ہے بُلبلوں کا یمین و یسار گُل

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی)

☆ ایک روایتُ الحدیث علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا گیا۔

عل۱ فی زمانہ بعض عُرس میلے ٹھیلے بنتے جارہے ہیں۔ ان میلوں کا شریعت مُطہرہ میں کوئی جواز نہیں۔ یہ لہو ولعب شریعت کے نام پر بہت بڑی جسارت ہے اور تعجب ہے کہ یہ سب بزرگانِ دین کے نام پر کیئے جاتے ہیں۔ کیا اہل اللہ کی یہی تعلیمات تھیں۔ الغم

عل۲ پہلا گُل اپنے اصلی معنیٰ "پھُول" میں ہے۔ دوسرے گُل سے مُراد شاخ وگُل "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات پاک ہے۔ تیسرے گُل سے مُراد جنّت ہے اور چوتھا گُل اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور اپنے اصلی معنی میں بھی مستعمل ہے تو مفہوم یہ ہوا کہ خاندانِ گیتی کے گُل۔ ہمارے گُل، حیدرِ گُل، ہادیِ سُبل، مولائے کُل۔ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جنّت بھی پھُول کا سوال کر رہی ہے یا گُل سے اشارہ حسنین کریمین "جو گُلستان نبوی کے شگفتہ پھُول ہیں" کی طرف ہے۔ "جنّتیں آٹھ ہیں۔ جنّتُ الخلد، جنّت عدن، جنّتُ النعیم، دارُالخلد، دارُالسلام، دارُالقرار، جنّتُ الماویٰ، فردوس اور جنّتُ الفردوس میں ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ تبھی جنّت کی ہر شئی اشجار، انہار، حور وغلمان درود شریف پر فریفتہ اور شیفتہ ہیں۔ ۔۔۔ ط

○ قرار پکڑتی ہے جب اللہ سُبحانہٗ جنّت پر اپنی تجلّی فرماتا ہے تو ملائکہ مقرّبین تجلّی کا نُور دیکھ کر خوشی سے زور سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنّت تسبیح سے اور "ملائکہ جو اطراف جنّت میں متعین ہیں۔" وُہ درُود شریف پڑھتے ہیں تو درُود شریف کی برکت سے جنّت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی سرورِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم پہ درُود شریف کی برکت سے ہے۔ بناءً بریں کہ جنّت کی اصل حضور پُرنور، "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم" کے نُور سے ہے۔ جب وُہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ذکر سُنتی ہے تو خوشی سے جھُوم اُٹھتی ہے۔ جنّت المدینۃُ المنوّرہ کی ایک جھلک ہے۔ اور درُود شریف پر فریفتہ ہے ؎

قدسی پڑھتے رہے صلِّ علیٰ باغِ جنّت نکھرتا سنورتا گیا
باغِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفےٰ کے چمن کی کلی بن گئی
یہ بھی تسلیم، جنّت ہے باغِ حسین کون ہے جو طلبگارِ جنّت نہیں
حسنِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفےٰ کے نگر کی گلی بن گئی

(صائم چشتی)

☆ السید عبد العزیز دبّاغ مغربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی ممانعت نہ ہوتی تو حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم جہاں جہاں تشریف لیجاتے جنّت ساتھ ساتھ جاتی اور جہاں آپ رات بسر کرتے تو جنّت بھی وہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ سُبحانہٗ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایتُ الحدیث میں حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے بدیں الفاظ ارشاد فرمایا۔

مَا مَسَّتِ الْجَنَّۃُ مَیِّسًا کَمَا تَمِیْسُ الْعُرُوْسُ ط

سجائی جاتی ہے جنّت جیسے سجائی جاتی ہے دُلہن،

○ یہ تذکرے ارزُوئے محبّت" ہیں کہ حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم" کے غلاموں کی قبر بھی، تو جنّت کا باغیچہ ہوگی اور شبِ قبر شبِ زفاف بنے گی بفضلہٖ وکرمہٖ تعالیٰ!

☆ بروایت امامُ الائمہ ابُو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ یَبْعَثُ الْاَیَّامَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلیٰ ھَیْئَتِھَا، یَبْعَثُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ زَھْرَآءَ مُنِیْرًا اَھْلُھَا یَحُفُّوْنَ بِھَا کَعُرُوْسٍ تَھْدِیْ اِلیٰ کَرِیْمِھَا ط

بے شک اللہ سُبحانہٗ تعالیٰ ایّام کو ان کی اصلی ہیئات پر اُٹھائے گا جمعۃ المبارک کو قیامت کے روز چمکتا ہوا منوّر اور ملائکہ اپنے جلو میں لئے ہوں گے جیسے دُلہن کو جب اپنے دُولہا کے ہاں جاتی ہے۔

☆ یہ ساری رونق اور نُور جمعۃ المبارک کو دُرُود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ وہ اپنی پُوری نُوری چھبین سے اپنے اصلی رُوپ میں ظاہر ہوگا اور اس روز کا دُرُود شریف ملائکہ کرام چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ جمعۃ المبارک کو دُرُود شریف پڑھنے کی سب سے اہم فضیلت :-

☆ ایک حدیث پاک علیٰ قائلہا الصلوٰۃ والسلام میں انکشاف فرمایا گیا۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ اللّٰہُ حِجَابَ بَیْنِہٖ وَبَیْنَ مَحْبُوْبِہٖ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ" صلی اللہ علیہ وسلم ط

جمعۃ المبارک کے روز جب غلام دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مُحِب اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حجاب اٹھا دیتا ہے۔

○ سب سے اہم و اعظم فوائد۔ جمعۃ المبارک کا دُرُود شریف حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ رحمت میں بلاحجاب پہنچتا ہے۔ مُحِب اور محبوب کے درمیان پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔ دُرُود شریف کے الفاظ کی آواز قلبی اور لسانی بنفس نفیس سُنتے اور غلام کو اس کے چہرے مُہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جواب سلام سے نوازتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی بشارتیں اور سندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائل الخیرات میں بحوالہ مفاخر الاسلام یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ خالد بن کثیر علیہ الرحمۃ مزید کی وفات پر اُن کے سرہانے ایک کاغذ کا پرچہ پایا گیا جس میں لکھا تھا۔ بَرَآءَۃٌ عَنِ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ کَثِیْرٍ "، اُن کے گھر والوں سے پُوچھا یہ کون سا عمل کرتا تھا کہ اس فضیلت سے مُشرّف ہُوا تو اُنھوں نے کہا کہ جمعۃ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف سرورِ عالم" صلی اللہ علیہ وسلم" کو بھیجا کرتا تھا۔ اس دُرُود شریف کی برکت سے۔ کفن، دفن، حشر و نشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمام مخلوقات عالم عُلوی اور عالم سُفلی میں سیدُ الانام[1] ہیں اور جمعۃ المبارک سیدُ الایام جو شخص ساٹھ جمعے، ساٹھ ساٹھ بار اس دُرُود شریف کو پڑھے تو وہ دُنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہوگا۔ اور اُس کے اسی سال کے گُناہ مُعاف ہو جاتے

ے حضور سیدُ الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر سیدُ الایام میں دُرُود شریف کے اَنگنت فوائد کتب احادیث میں مندرج ہیں۔

[1] انام جمع نام ہے اور اس میں صرف انسان ہی نہیں بلکہ اٹھارہ ہزار عالم میں ذی جان حیوانات جن و پرند وغیرہ سب مخلوق شامل ہیں

ہیں۔ علامہ سخاوی نے "القولُ البدیعُ فی الصَّلٰوۃِ عَلَی الحَبِیبِ الشَّفِیعِ" میں ابنِ عاصم کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا اور تصدیق فرمائی۔ درُود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

○ جمعرات کو درُود شریف کی فضیلت: جمعرات کو جمعۃ المبارک کا قرب حاصل ہے۔ دُنیا اور قیامت کے درمیان ایک مقام برزخ ہے اور جمعرات کو بھی جمعۃ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے تو جمعرات بھی فضیلت اور سعادت کی حامل بنی اس قرب کی وجہ سے جمعرات کو دن کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جمعرات کو ارواح متوفہ گھروں میں حاضر ہوتی اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتی ہیں۔" جمعرات کا درُود شریف صفحہ ۵۲۲ پر ملاحظہ ہو۔"

☆ ایک ولیُ اللہ کا گزر قبرستان سے ہوا تو عالمِ کشف میں دیکھا کہ رُوحوں کا ہجوم ہے۔ پوچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا ایک اللہ کا مقبول بندہ قبرستان سے گزرا۔ اُس نے درُود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اُس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آ رہا۔ اُس کے ثواب کی برکت سے سارا قبرستان بخشا گیا اور یہ ثواب تقسیم ہو رہا ہے۔ "شرحُ الصُّدورِ فی حالِ الموتیٰ والقبورِ"

☆ امام محمد بن وضاح علیہ الرحمۃ نے یہ روایت بحوالہ مفاخرُ الاسلام نقل کی۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ لَمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا ط

جو شخص جمعرات کو سو بار درُود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا۔

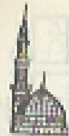
☆ جو شخص بروزِ جمعرات "پنجشنبہ" بعد نمازِ عصر اُسی جگہ بیٹھ کر یہ درُود شریف پڑھے ربِ کریم اُس کو اپنے محبوب پاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی زیارت کا شرف عطا فرماتا ہے جو تمام اجر و ثواب سے عظیم تر ہے۔ "شوارقُ الانوارِ فی ذکرِ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ المختارِ"

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ

۳ بار" اور تیسری بار یہ کہے۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ" ایک بار"

○ منگل، بدھ، ہفتہ اور اتوار کے روز درُود شریف کی فضیلت: ۔ ان ایام

امام محمد المہدی فاسی مطالعُ المسرّات جلاء دلائلُ الخیرات۔



میں بھی دُرُود شریف بہت سے فضائل کا حامل ہے۔ سیدُ الانبیاء علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام من اللّٰہ الجواد پر دُرُود شریف کا اذن ذاتِ المؤمنُ والمھیمنُ، نے مومن کے ضمیر میں ودیعت فرمادیا روزِ ازل تا ابد ہر روز نئی آن، ہر شب نئی شان مومن کی زبان دُرفشان سے دُرُود شریف کے اذن کا ظہور ہو رہا ہے۔ دُرُود شریف مسجد کی رونق۔ عبادت اور دُعا کی قبولیت کی دستاویز۔ اور خوشنودی خداوندِ قدوس کی سند ہے۔ وَالْاَیَّامُ اَیَّامُ اللّٰہِ، وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰہِ وَالْاَمْرُ اَمْرُ اللّٰہِ، دن اللہ کے دن۔ بندے اللہ کے بندے، امر اللہ کا امر اور مسجد اللہ کا گھر ہے۔

☆ مساجد میں قبل اَذان دُرُود شریف "مَرْحَبًا بِضَیْفِ الرَّحْمٰنِ" کا دعوت نامہ اور نمازِ پنجگانہ کے بعد بلند آواز سے دُرُود شریف پڑھنا اہلسنّت وجماعت کا معمول، مقبول بارگاہِ رسول ہے۔

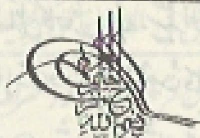
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

○ حقیقت امرِ الٰہی:۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں ملائکہ کو ساتھ ملا کر اپنے پیارے محبوب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر دُرُود شریف بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو دُرُود شریف بھیجنے کا حکم بھی دیتا ہے لہٰذا دُرُود شریف پڑھنے والا بسبب تعمیل امرِ الٰہی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے اور رسولِ عظیم کا "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" یہ عقیدت مند غلام اور ملائکہ کا پیارا ساتھی ہے۔ "وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھٰذَا"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً وَّافِیًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا

ؔ۱ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے بروزِ ہفتہ مسجد قبا میں حاضری کو عمرہ کا ثواب فرمایا، شکرِ نبوت و رسالت پر بروز پیر روزہ رکھا اور وعظ و تذکیر کے لیے جمعرات کی صبح خیر و برکت اور شام ثواب والی فرمایا۔ جمعہ کے روزہ کا مشروع کرنے ترتیب عمل تک پہنچنے کی خبر دی۔ جمعۃ المبارک کی فضیلت اظہر من الشمس ہے۔ لہٰذا کوئی دن منحوس نہیں۔ خلافِ شرع شریف کام، بدعات اور شرک کے ارتکاب سے شئی منحوس ہوتی ہے۔ ... شریف نے ہر ساعت کو سعادت کے نور سے چمکا دیا۔ اللہ اکبر
منہ سلمہ ربہ سبحانہٗ وتعالیٰ

روضۃ السابعۃ ب ۲



دیدارِ الٰہی

جلّ شانُہٗ وعزّ اسمُہٗ

قرآن پاک :- پ سورۃ العنکبوت آیت کریمہ ۵

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

جو شخص اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا ارادہ رکھتا ہے تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے۔

تابکے چشمک زنی اے حسنِ قدرت بے نیاز
اک دم میں پھونک دے یا حسن سے بھر دے مجھے

○ **لقاءِ الٰہی :** دیدارِ الٰہی حق ہے کنہِ حقیقت اور ادراک محال ہے۔ روزِ قیامت اور جنت میں جنتیوں کو بے حجاب بے نقاب دیدار ہوگا وُہ ذاتِ حق جلّ سُلطانُہٗ کو ایسے دیکھیں گے جیسے آسمان پر چاند، آج یہ آنکھیں جمالِ الٰہی کے نظارہ کی تاب نہیں رکھتیں۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کو دیدارِ حق شبِ معراج دَنَا فَتَدَلّٰی (سورۃ النجم) کے مقام پر ہُوا جو اس دُنیا سے وراءُ الوراء مقام ہے اور ربِّ قدیر نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ (سورۃ النجم) کے سُرمہ سے مصطفےٰ کی آنکھوں کو یہ طاقت عطا فرما دی تھی۔ "وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ" ؎

اتصالے بے تکیف بے قیاس
ہست ربُّ النّاس باجانِ ناس

☆ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" حینِ حیاتِ ظاہری میں شوقاً الی لقائک سے دُعا فرمایا کرتے اور بوقتِ وصال لقاءِ الٰہی کا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھ گیا تو آپ بار بار اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی فرماتے۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے غلاموں کو یہ شوقِ لقاء کامل محبت کی بناء پر ملتا ہے اور جب اشتیاق بڑھ جاتا ہے تو وُہ ربِّ عزّ کے دیدار کے دروازے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ط کا منتظر رہتا ہے اور موت اُس کے لئے محبوب بن جاتی ہے۔ اے ایمان والو! وَاَفَرَّ اللّٰہُ حَظَّکَ مِنْہُ تجھے اس آیت کریمہ میں وعدۂ دیدار اور وصال ذوالجلال کا

مژدہ سنایا گیا ہے۔ موت اہلِ محبت کے لئے تعزیت نہیں بلکہ تہنیت "تحفۂ خداوندی" ہے۔

عقیدہ :۔ عقیدہ بیج کی مانند ہوتا ہے اور عمل اُس پر اُگنے والا پودا۔ ظاہر ہے کہ پودے میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بیج میں پوشیدہ ہیں۔ جیسا عقیدہ ہوگا۔ اُس کے مطابق زندگی ڈھلے گی۔ عقیدۂ صحیحہ ہی اعمال کی قبولیت کی بنیاد ہوتا ہے۔ توحید و رسالت کا عقیدہ ہی آخرت میں نجات کا سبب ہوگا ورنہ نجات، جنّت اور دیدارِ الٰہی نا ممکن ممتنع بلکہ محال ہے۔

☆ امام ربّانی الشیخ احمد الفاروقی نقشبندی قادری چشتی سہروردی قدس سرہ النورانی مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔

○ آخرت میں مومن اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو بے جہت و بے کیف و بے شبہ و بے محاذات جنّت میں دیکھیں گے۔ اہلِ سنت وجماعت کے سوا تمام اہلِ ملت وغیر اہلِ ملت فرقے منکر ہیں۔ عہ[1] عہ[2]

یَرَاہُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَیْرِ کَیْفٍ وَاِدْرَاکٍ وَّضَرْبٍ مِّنْ مِّثَالٍ

○ دیدارِ محبوب اور شانِ صحابہ کرام فصلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّموا

☆ صحابہ عظام کا وہ خوش نصیب گروہ ہے۔ جن کے ایمان کی ابتداء دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوئی اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اَیْ رَاَی اللّٰہَ تعالیٰ کے آئینہ حق نما سے دیدارِ حق کیا۔ عہ[3] چہرۂ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم، تو جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے اور یہ شرف، شرفِ صحبت سے ملا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت۔ رفاقت اور زیارت سے فیض یاب تھے اور وہ وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی سے نوازے گئے اور اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ سے مومنوں کے لیئے ایمان کی کسوٹی اور معیار بنے۔ صحابہ کرام کی فضیلت میں نصوصِ قطعیہ اور احادیث

عہ[1] اے اللہ وحدہٗ! تو غیریت کے پردے ہٹا دے اور بشریت کے حجاب دُور فرما اور تشنگانِ دید کو بحرِ توحید سے معرفت کے آبِ حیات کا ایک گھونٹ عنایت فرما کر دیدار کی ایک جھلک دکھا۔ یہ عزّت وصال دُنیا میں مکاشفہ سے ایمان، ایقان کے ساتھ بچشم سِر اور دارِ آخرت میں عرفان، اذعان کے ساتھ بچشم سَر جو بحرمۃ مازاغ البصر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

عہ[2] مومن اُسے بے کیف اور بلا ادراک اور بغیر کسی مثال کے دیکھیں گے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ

عہ[3] اللہ تعالیٰ کی کامل رؤیت وہی ہے جو بصورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رؤیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ حاصل ہو کہ آپ کی طرف سے جو کچھ بھی کسی کو پہنچے گا وہ حق ہی ہوگا اور گر اسے حقیقت نے جس رؤیت کا مشاہدہ کیا وہ حضور علیہ افضل التحیۃ والثناء کی متابعت سے حصہ ملا۔ یہی رنگ صاحبِ وجد و حال اور اربابِ مشاہدہ ہیں۔ ۱۲ منہ مکتوب اوّل

صحیحہ بکثرت صحاح ستہ شریف میں موجود ہیں۔

احادیث مبارکہ، ابن عدی نے بروایت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔ فرمایا

☆ اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُهُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ ط | امت میں بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں۔

"رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ"

☆ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط | جو میرے صحابہ کی برائی کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو۔

☆ اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِكُوْا ط | جب میرے صحابہ کا ذکر کرو تو زبان وقلم کو قابو میں رکھو۔

ملفوظات: سیدنا عبداللہ بن مبارک تلمیذ عزیز امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما

☆ حضرت وحشی رضی اللہ تعالٰی عنہ جو ایک بار ہی چشم بصارت ظاہرہ سے دیکھ کر ایمان لائے اور ایک ہی مجلس کے صحبت یافتہ تھے وہ بھی سید التابعین خواجہ اویس قرنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اور تمام امت سے افضل ہیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا، سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ جواباً فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی معیت میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھوڑے کے نتھنوں میں جو غبار پڑگیا وہ بھی عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بدرجہا افضل ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ، صحابی رسول کاتب وحی، امین اسرار نبوت، خال رسول علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام صاحب فضیلت عدیدہ ہیں۔ ہادی ومہدی ہیں۔ آپ کے حق میں علماء حاضرہ کو نہایت ہی ادب اور احتیاط کی ضرورت ہے اپنی زبانوں کو طعن آلود ہونے سے بچائیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں لکھا ہے

مَنْ یَّكُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَه رضی اللہ تعالٰی عنہ | فَذٰلِكَ مِنْ كِلَابِ الْهَاوِیَه

عہ آپ کا شمار خلفاء راشدین میں ہوتا ہے آپ کی زیارت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوتے تھے آپ کے فضائل ومناقب بکثرت ہیں۔

عہ جو سیدنا امیر معاویہ کی شان میں طعن کرے وہ ہاویہ جہنم کا کتا ہے۔ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت میں خوارج کو جہنم کے کتے فرمایا گیا ہے۔ اعاذنا اللہ تعالٰی عن ذالک ط

فتویٰ :- مجمع البحرین شریعت وطریقت، مظہر تجلیاتِ حقیقت، مصدر برکاتِ معرفت، فضیلت مآب حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی[1] قُدِّسَ سِرُّہٗ النُّورانی فرماتے ہیں: "اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَطْعًا ط" "الفضل فی الاول و الحل"

☆ صحابی کالنجوم بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ط

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

ماہ تابِ رسالت صحابہ میں جلوہ فگن ہوتے ایسے
چودھویں کا چاند ستاروں کے جھرمٹ میں جیسے

☆ مُلا جیون علیہ الرحمۃ استاد سلطان اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہِ ہند اپنی تفسیر احمدی میں فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ[2] کے تحت لکھتے ہیں۔ النجوم سے مراد صحابہ ہیں اور بمواقع اَیْ مَسَاجِدِھِمْ وَمَقَابِرِھِمْ بعض مفسرین کے نزدیک النجوم سے مراد صحابہ کرام اور مواقع سے سجدہ گاہیں یعنی پیشانیاں جن پر وہ اپنے ربّ جل شانہٗ کے حضور سربسجود رہا کرتے۔ یا مواقع سے مراد، مزاراتِ پُر انوار، جہاں وُہ جہادِ اکبر یا جہادِ اصغر سے جامِ شہادت نوش فرما کر استراحت فرما ہیں سید الملائکہ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جیسے زمین والوں کے لیئے آسمان پر تارے چمکتے ہیں بعینہٖ ملائکہ کے لیئے صحابہ کے قبور ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہیں۔

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔

مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَہٗ ط

اُس شخص کا اللہ سبحانہٗ اور رسول اللہ پر کوئی ایمان نہیں جو صحابہ کی توقیر و تعظیم نہیں کرتا "عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم"

فَالْحَذَرْ کُلَّ الْحَذَرْ ط "اَلْاَمَانُ الْحَفِیْظُ"

لے بسا ابلیس آدم رُوئے ہست

☆ جاننا چاہیے خوارج فی زمانہ کی بناوٹی باتوں۔ جاہلی روایات اور غالی روافض اور بے دین گمراہ لوگوں کی تاریخی کتابوں اور اُنکی چکنی چپڑی باتوں سے (جو سراسر فاسد عقیدے) اعراض و اجتناب کرے۔ یہ بد لگام بد خیال لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بزعم خود عیبوں کو بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں

---

[1] یہ القاب مبارک قدوۃ العلماء باجشنت (؟) مولانا عبد الحکیم نقشبندی مجددی، سیالکوٹی نے آپ کے خط میں تحریر کئے۔

[2] پ ۲۷ سورۃ الواقعہ آیت کریمہ ۷۵ ترجمہ قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں۔

یہ سب جھوٹ، افتراء اور بہتان ہیں یہ لوگ ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا کا مصداق عہ

شکلِ ایشاں، شکلِ انساں، فعلِ شاں، فعلِ جاع

هُمْ ذِيَابٌ فِى ثِيَابٍ، اَوْ ثِيَابٌ فِى ذِيَابٍ

مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد مبارک:-

اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبَهُوْا عہ | لوگ سوتے ہیں اور جب مریں گے تو بیدار ہوں گے

○ لوگ خوابِ غفلت میں ہیں جب آنکھ بند ہوگی تو بیدار ہوں گے۔ خواب اور بیداری میں یہ فرق ہے خواب سے آنکھ کھلی تو کچھ نہ تھا اور دنیا کی بیداری سے آنکھ بند ہوگئی تو کچھ نہ ہوگا۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ درحقیقت ہستی نیستی اور نیستی ہستی ہے ؎

یہاں ہونا نہ ہونا ہے، نہ ہونا عین ہونا ہے
جسے ہونا ہو کچھ، وہ خاکِ کوئے جانانہ ہو جائے

☆ جس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چشمِ بصارتِ ظاہری سے آئینۂ حق نما میں دیکھا اُس نے اپنا آپ ہی دیکھا اور جس نے چشمِ بصیرتِ باطنی سے دیکھا اُس نے اپنے ہی احوال و ایمان کی صورت سے دیکھا تھا حقیقۃً زیارتِ سیدالکون" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کون ہے جو کر سکے اور حقیقت کو پا سکے۔
وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا عہ

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِى الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ "قصیدہ بردہ شریف"

★ ایک مرتبہ عمرو بن ہشام "ابوجہل" فرعون ہذہ الامۃ نے حاضر بارگاہِ محبوبِ ربّ العلمین جَلَّ وَعَلَا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہو کر ہجو کے کلمات کہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے فرمایا صَدَقْتَ "جذبۂ عشق

عہ اُن کی شکل و صورت تو انسانی ہے۔ لیکن افعال درندوں کے۔ یہ انسانی لباس میں بھیڑیئے ہیں بھیڑیا تو بھیڑوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔ لیکن یہ کم بخت عظمتِ مصطفےٰ، شانِ قرآنِ مصطفےٰ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ عہ بلکہ یہ تو درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ جن کے قلب افسردہ، روح پژمردہ، چہروں پر نحوست اور یبوست چھائی ہے ؎

دور شو از اختلاطِ یارِ بد | یارِ بد بدتر بود از مارِ بد
مارِ بد تنہا ہمے بر جاں زند | یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

عہ کوئی کیسے جان سکتا ہے حقیقت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جبکہ قوم ایک خوابِ غفلت میں سو رہی ہے

سے سرشار، عاشقِ زار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا فوراً اُٹھے تحسین و تبریک اور تعریف کے کلمات عرض کئے تو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے محبت بھری نگاہ سے اپنے یارِ وفا، یارِ غار کو دیکھا تو فرمایا صَدَقْتَ صحابہ عظام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجتماعِ نقیضین کی تصدیق چہ حکمت دارد؟ تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا فرمان رُومی کی زبانِ ترجمان میں۔" ؎

گفت من آئینہ ام مصقولِ دوست ترک و ہندی در من آں بیند کہ اُوست

○ میرا چہرہ مظہرِ جمالِ انوارِ الٰہی، جو آئینۂ حق نما ہے۔ اس میں جس نے دیکھا اپنا آپ دیکھا۔ اُبوجہل کفر و شرک کی ظلمت سے آلودہ ایک مردِ قبیح تھا۔ اُس نے اس آئینۂ حق نما میں اپنی شکل دیکھی، جو کہ کریہہ المنظر (راس الکفر والشرک) تھی اور پھر اس نے جو کہا اپنا حال کہا تو میں نے صَدَقْتَ فرما دیا اور میرے یارِ وفا نے جو صورت میں میرے جمال و کمال کے پرتو اور سیرت میں میرے حُسن و عشق کے پیکر اور درجات میں اَعْرَفُ النَّاسْ[1] (صاحب الغار والوفا) ہیں۔ انہوں نے بھی میرے چہرۂ انور "مظہرِ انوارِ لامتناہی" کے آئینۂ حق نما میں اپنے حُسن کا انعکاس لَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ دیکھا اور تحسین و تعریف کی انھوں نے بھی اپنے حال کے مطابق اپنی ہی آپ تعریف کی تو میں نے صَدَقْتَ کہا۔

؎ عبداللہ بن عثمان نام، ابوبکر کنیت، صدیق خطاب، عتیق نام علم، صاحب الغار لقب، افضل، اعلم، اشجع الصحابہ صفت، خلیفہ اوّل بلا فصل رضی اللہ

[1] کلامِ الٰہی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صِدِّیقًا نَّبِیًّا (سورۃ مریم ۴۱) فرمایا گیا اور بزبانِ رسالت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو صدیقِ اُمتی فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انبیاء میں سب سے افضل، "حضور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "کے بعد" اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُمت میں سب سے افضل جو صدیقیتِ کبریٰ پر فائز المرام اور امام الشاہدین "خلیفۃ الرسول الاعظم" بلا اختلاف و بلا فصل ہیں اور بزبانِ رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَشْبَہُ النَّاس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، کو اَعْرَفُ النَّاس فرمایا گیا۔ دونوں "صدیقِ نبی اور صدیقِ اُمتی" "میرے حُسنِ صورت، حُسنِ سیرت میں جمالِ خلق و کمالِ خُلق میں ہوبہو تصویر اور شبیہہ ہیں۔ یعنی کہ صدیقِ اُمتی، صدیقِ نبی کے پرتو ہیں۔ اور فرمایا اگر کسی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو دیکھ لے اور ایک مقام پر ملائکۂ رُسل سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو حضرت میکائیل علیہ السلام سے تشبیہ دی جو پرتوِ جمالِ الٰہی ہیں تو معنیٰ یہ کہ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو سب سے زیادہ جاننے اور پہچاننے والے ہیں کہ "معرفتِ محمدی معرفتِ الٰہی ہے" محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور شانِ خداوندی کا ظہور عظمتِ مصطفوی میں ہے۔ یہی وجہ آپ انبیاء کے بعد اُمتِ مسلمہ میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور صاحب



☆ بدیں وجہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے "اَعْرَفُ النَّاسِ" کو ہی مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا۔
(افضل الناس بعد الانبیاء بالتحقیق)

یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! حقیقۃً جیسا میں ہوں

میرے ربّ عزّ شانہٗ کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور نہ پہچانا۔" فَافْہَمْ

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم

کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ بروایت ابی قتادہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صحیح مسلم و بخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ | جسے میرا دیدار "خواب" میں ہوا اُسے دیدارِ حق ہوا

☆ اس حدیث پاک کی محدثین کرام نے دو توجیہیں بیان کیں۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو جس خوش بخت نے خواب میں دیکھا اُس نے حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ہی دیکھا اور اُس کا یہ کہنا برحق ہے کہ مجھے خواب میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی۔ "وَلِلّٰہِ دَرُّ وَلِنِعْمَ مَا قَالَ"

☆ رَاَی الْحَقَّ اَیِ اللّٰہَ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰی۔ جس نے مجھے دیکھا اُس نے میرے آئینہ حق نما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ مشاہدہ "دیدار" نعمتِ عظمیٰ کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محض فضلِ ربّی ہے یعنی وہبی ہے کسبی نہیں، عطائی ہے ذاتی نہیں اور نہ استحقاقی ؎

برنتابی جلوۂ اش عکسِ جمالش را بیاب | چوں با حمد گم شدی دیدارِ احد دشوار نیست

اَللّٰہُمَّ اَرِنِیْ جَمَالَ نَبِیِّکَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْیَۃَ وَجْہِہِ الْکَرِیْمِ

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین بجاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

گفت طُوْبٰی مَنْ رَاٰنِیْ مُصْطَفٰی | وَالَّذِیْ یُبْصِرُ لِمَنْ وَجْہِیْ یَرٰی

☆ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" اللہ سبحانہٗ کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں۔ اُس نے اپنی صفات کو محبوب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذات میں ظاہر کیا ؎

بقیہ حاشیہ

خلقِ عظیم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے اپنے یارِ غار، یارِ وفا جَزَاکَ اللّٰہُ عَنَّا مَا اَوْفٰکَ یَا اَبَابَکْرٍ نَحْوَمَا اَسْعَدَ حَظَّکَ کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کی معیت اور تائیدِ خداوندی میں ہمیشہ در ہمیشہ جسماً و روحاً اپنے ساتھ رکھا ہے ؎
(سورۃ التوبہ)

پروانے کو چراغ، بلبل کو پھول بس | صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

ؔ اُس کے جلوہ کی تاب نہیں لا سکتا، حبیب پاک کے جمال کا عکس پالے جب تو "احمد" "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں گم ہوگا۔

حق راز چشم گرچہ ندیدند دیگنش از دیدنِ جمالِ محمد شناختند صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَقِّ ط	میں تو جمالِ حق کا آئینہ ہوں

○ مثلاً شیشے میں جو نور نظر آئے گا وہ آفتاب کا نور ہوگا۔ اور حضور میں جو نور نظر آئے گا وہ اللہ کا نور ہوگا۔ کہ رخسارِ محمدی، آئینۂ جمالِ حق اور خدّ و خالِ مصطفیٰ مظہرِ حسن کمال کبریا ہے۔ عزّوجل صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ ہٰذا القیاس حضور میں جو علم نظر آئے گا وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر آئے گی وہ خدا کی قدرت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جمال و کمال خدا سے مستفاد ہے۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَایَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ ط "رواہ الامام محمد علیہ الرحمۃ البخاری ومسلم"	جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل[علہ] نہیں ہو سکتا۔

☆ ایک روایت میں لَایَتَخَیَّلُ[علہ] کے الفاظ بھی فرمائے گئے ہیں نیز فرمایا۔

رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ ط	مومن کا خواب نبوت کے خواب کا چھیالیسواں حصہ ہے یعنی اس کے انوار کا جزو ہے۔

○ مومن جو خواب میں دیکھتا ہے۔ وہ حق دیکھتا ہے اور درود شریف سے جو بھی ملتا ہے وہ حق ہی ہوتا ہے اور وسوسۂ نفسانی، تخیلاتِ شیطانی و باطل سے پاک ہوتا ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" تو بدلیل قطعیۂ صحیحہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی صفتِ ہُدیٰ کے مظہر اتم ہیں اور شیطان لعین، مظہر ضلالت۔ قادرِ مطلق نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے لیکن اپنے رب مثلِ محبوب کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آپ[۲]

بقیہ حاشیہ

تو پھر احد کا دیدار مشکل نہیں یعنی فنافی اللہ کے بغیر جمالِ احد نہیں پاسکتا۔ احد اور احمد کے درمیان میم راز ہے۔ فافہم ط عزاسمہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

علہ شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ خواب میں کسی کے پاس جا کر کہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے کسی بات کی نسبت کر سکے۔ ایسا اس کو اختیار نہیں دیا گیا اور یہ ناممکنات سے ہے۔

علہ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہوتا ہے۔ کائنات عالم میں ہر کمال کی اصالت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات پاک ہے تو موجوداتِ عالم کا ہر کمال بالکمال۔ کمال محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی دلیل ظہری ۔ ۔ ۔ ۔



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ڈال سکتا۔ کَمَا نَطَقَتْ بِہِ الْاَحَادِیْثُ ط

عقیدہ :- ہر نبی[ع۱] ولی بھی ہوتا ہے اور ہر رسول نبی بھی۔ نبی بحیثیت نبوت اور نبی بحیثیت ولائیت ہر دو کی زیارت حق ہے۔ در اصل وہ نبی کی ہی زیارت ہے اور نبی کی زیارت جنت اور اس کے نعماء سے افضل ہے۔ اور یہی زیارت حق ہے۔ "ابریز شریف"

شیطان :- نَارِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَۃٍ یُذَکَّرُ وَیُؤَنَّثُ ط ناری ہے مختلف اشکال بدل لیتا ہے۔ یہ مذکر بھی ہوتا ہے اور مؤنث بھی اور نظر نہیں آتا۔

☆ حضور[ع۲] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "اصل میں" نور "ہیں اور جن نار سے ہے۔ نار، نور کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں اور شیطان ظلمت، ظلمت نور اور نار نور نہیں ہو سکتے اور نہ بن سکتے ہیں۔ سرکار غوث الثقلین "سر الاسرار" میں فرماتے ہیں۔ شیطان ظلمت ہے اور بندۂ حق نور۔ شیطان تو فنا فی الرسول کی منزل پر فائز ولی کامل کی بھی شکل نہیں بن سکتا۔ لیکن شیطان اپنے زعم باطل میں پروردگار تقدس و تعالیٰ کی صورت بن کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ حالانکہ اس مجسم جہل کو اتنا علم بھی نہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جسم و جہت، شکل و صورت اور مثل و مثال سے پاک ہے۔ ذاتِ لم یزل ولا یزال بے مثل بے مثال سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ط سورۃ الانعام ۱۰۰

☆ مشہور اولیاء نقشبند، میرزا مظہر جان جاناں شہید علیہ الرحمۃ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا۔

○ ایک مرتبہ میرے خواب میں حضور سید کون و مکان سرور انس و جان حضور احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے تو میں نے سلسلۂ گذارشات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا انکی مثل تلافرین میں دوسرا کون ہے؟ عرض کیا ان کے مکتوبات آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں کچھ یاد ہے تو

ع۱ ولائیت کبریٰ انبیاء کرام علیہم السلام کی ولائیت ہے۔ ولائیت صغریٰ اولیاء کرام کی ولائیت اور ولائیت علیا ملائکہ کی ولائیت ہے

ع۲ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "کا سایہ تک رب کریم نے پیدا نہیں فرمایا کیونکہ سایہ بھی از قسم مثل ہوتا ہے۔ ثانیاً کسی کا قدم سایہ پر آ جائے تو بے ادبی ہو جائیگی۔ فلہٰذا ادباً للمحبوب" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "سایہ پیدا ہی نہیں فرمایا۔ چہ جائیکہ کوئی غیر آپ کی شکل و صورت بنے یہ محال ہے۔ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ وَلَا فِی الشَّمْسِ وَلَا فِی الْقَمَرِ ط" المواہب اللدنیہ للزرقانی۔

سیدنا جبرائیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں آتے تو ان کا جسم بے سایہ ہوتا۔ یاد رہے کہ نور کے علاوہ کائنات عالم کی کوئی

پڑھو! فرماتے ہیں میں نے مکتوبات شریف سے یہ عبارت پڑھی۔

○ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَرَآءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَآءُ الْوَرَآءِ تو حضور ﷺ نے بہت پسند فرمائی اور محظوظ ہوئے تو فرمایا۔ پھر پڑھو۔ میں نے پھر پڑھی تو حضور ﷺ نے اور زیادہ تعریف فرمائی اور یہ حالت دیر تک رہی۔ صبح کے وقت ایک بزرگ نے آ کر مجھے کہا کہ تم نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے تو فقیر نے سارا خواب سنایا تو بہت متعجب ہوئے اور فرماتے ہیں مجھے حضور ﷺ کی برکت سے کئی روز تک نہ بھوک لگی اور نہ پیاس اور ایک عجیب کیفیت طاری رہی ۔ "سیرت انوار شاہ لاثانی علیہ الرحمۃ علی پور شریف"

اے برون از وہم و خیال و قیل من
خاک بر فرق من تمثیل من

☆ غوث العصر السید عبد القادر جیلانی قدس سرہ الربانی ارشاد فرماتے ہیں۔

○ میں نے ایک دن عجیب قسم "دھوئیں کی طرح گھٹا" دیکھی تو اس سے آواز آئی اے عبد القادر! میں تجھ پر راضی ہوں اور میں نے تجھے اب نمازیں معاف کیں تو آپ نے فی الفور حضور ﷺ کی طرف توجہ کی اور کہا نماز تو سید الانبیاء محمد مصطفےٰ ﷺ کو بھی معاف نہ تھی تو میں نے اس پر فی الفور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھا تو وہ دھواں غائب ہو گیا اور دوڑتا ہوا کہنے لگا اے عبد القادر قدس سرہ العزیز اس طرح میں نے کتنے اہل طریقت کو گمراہ کر دیا ہے۔ لیکن تیرے علم نے تجھے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا اے لعین! تو اب بھی مجھے گمراہ کرتا ہے۔ میرے علم نے نہیں، بلکہ میرے ربّ عزوجل کے فضل نے مجھے بچایا ہے۔ "معدن الانوار بہجۃ الاسرار السید ابو الحسن نور الدین علی قدس سرہ الجلی"

دعا: اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ خَلِّصْنَا مِنَ الْاَشْغَالِ الْمُلَاهِيْ وَاَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ كَمَا هِيَ ۔ آمین یا رب العلمین ؕ

شانِ اُلوہیت :- انسان اپنے تخیل میں جو بناوٹیں بناتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ذات اُس سے پاک اور برتر ہے اور توحید کا پاکیزہ عقیدہ جو حضور نبی کریم ﷺ نے عطا فرمایا۔ اُسی پر ایمان کا دارومدار ہے اس سے کم یا زیادہ تخیل، محض وہم اور بناوٹیں ہیں

عــہ پاک ہے وہ ذات اور بلند تر ہے ہمارے تصورات اور تخیلات سے عقل۔ وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے۔ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے لفظ سبحان کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتنا لطیف ترجمہ اور کتنی اعلیٰ تفسیر ہے۔ منہ غفرلہ



شانِ رسالت :۔ شرک فی الالوہیت کی طرح شرک فی النبوۃ بھی کفر ہوتا ہے۔

○ توحید وُہی توحید ہے۔ جو حضور پُر نُور شافع یوم النشور سید الکل احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور حضور رؤف رحیم ﷺ کو چھوڑ کر یا انکار کر کے توحید، توحید کرنا یہ توحید ابلیسی ہے۔ فی زمانہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا موحد کہلاتا ہے اور منکرِ حدیث اپنے آپ کو اہلِ حدیث اور منکرِ قرآن، اہلِ قرآن کہلاتا ہے اور شریعت مطہرہ کا باغی آج کل کا ولی "برعکس نہند نام زنگی کافور" عـه اعاذنا اللہ من ذٰلک

☆ غوث الزماں السید عبد العزیز دباغ قدس اللہ سرہٗ ابریز شریف میں رقمطراز ہیں۔

ایک مرتبہ میرے مرشد حضرت عبد اللہ برناوی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے سُوال کیا۔ کیوں جی تمھیں معلوم ہے کہ دُنیا میں کونسی چیز دخولِ جنّت سے بہتر ہے اور کونسی چیز جہنم سے بدتر ہے۔ عرض کیا۔ ہاں مجھے معلوم ہے وُہ چیز جو جنّت میں جانے سے بدرجہا بہتر اور عزیز ہے وُہ وجودِ باجُود، سید الوجود ﷺ کی رُؤیت شریفہ بحالتِ بیداری ہے کہ ولی آپ کو آج اسی صُورت و شکل میں دیکھے۔ جس میں حضرات صحابہ نے دیکھا۔ پس یہ جنّت سے بھی افضل ہے اور وُہ چیز جو دخولِ جہنّم سے بھی بدتر ہے وُہ ہے فتح و ستر، نصیب ہو جانے کے بعد اُس کا سلب عـه ہو جانا۔ (ستر، فتح، انشراح ۔ انوار ہیں نہ کہ محض الفاظ "مؤلف") "ابریز شریف"

○ آپ "ﷺ" ۔ مجلّٰی و مصفّٰی آئینۂ حق نما ہیں۔ اِس آئینہ میں شبِ معراج عالم

عـه بے دین بے نماز، بے ریش گدی نشین، فاسق و فاجر پیر مراد ہیں جو جہالت کے پروردہ اور جذب سے کورے ہیں۔

عـه بلعم باعور، مستجاب الدعوات ولی تھا۔ وُہ کلیم اللہ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ہُوا تو ولائیت سلب ہو گئی اور باوجود تیز نگاہ کے راہِ حق سے بھٹک کر مردود ہُوا اور قارون، صاحب علم اور حافظِ تورات، مرتبہ صحابیت کلیم سے گر کر ملعون و مخسوف ہو کر علیہ ما علیہ ہو گیا۔ یہ فسخ، مسخ، غرق، خسف "سلب" کی قسمیں ہیں اور ایک قوم قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ سورۃ البقرہ بندر اور خنزیر بن گئی اور ان نامیوں کے نام و نشان بھی صفحۂ ہستی سے مسخ ہو گئے ۔ ؎

اندریں اُمت نباشد مسخ تن　　لیک مسخ باطن بود اے ذو الفطن

☆ نبی رحمت کی بعثت سے فسخ بدن اور مسخ تن تو ختم ہو گیا لیکن مسخ باطن موجود ہے۔ بڑے بڑے عابد، عالم محدث، مفسر گستاخئ رسالت، توہین ولائیت اور شریعت کی صُورت کا مسخ کرنے سے اُن کا باطن مسخ ہو گیا۔

قدس میں اپنی ذاتِ پاک کی صورت اور حقیقت کو دیکھا تو فرمایا۔ فَاِذَا اَنَا عَرُوسُ الْمَمْلِکَۃِ ط میں نے اپنے آپ کو عروس المملکت پایا۔ یعنی کہ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے عالم ملکوت میں اپنی حقیقتِ محمدی کی صورت کو آئینہ حق میں دیکھا اور جبرائیلی شکل کو آپ نے سدرۃ المنتہیٰ پر اُس کی اپنی اصلی صورت میں دیکھا یہ کُنہہ جبرائیلی کا ادراک تھا اور آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی حقیقت کو سوائے ربُ العزت کے کسی نے نہ جانا اگر جبرائیل علیہ السلام آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی حقیقت کو دیکھ لیتے تو "تا ابد بے ہوش ماند جبرائیل" کا نقشہ بندھ جاتا ؎

صد ہزاراں جبرائیل اندر بشر ۔۔۔ بہرِ حق سوئے غریباں یک نظر علیہ السلام

احمد ار بکشاید آں پرِ جلیل "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ۔۔۔ تا ابد بیہوش ماند جبرائیل علیہ السلام

ادراکِ زیارت:۔ "اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ" "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ؎

تراچنانکہ توئی دیدہ کجا بیند ۔۔۔ بقدرِ بینش خود ہر کسے کند ادراک

☆ ذات کا ادراک :۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ اپنے خلافتِ حقہ کے دورِ ابتلاء میں تلاوتِ قرآن پاک کر رہے تھے کہ اُونگھ آگئی اور حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے تو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے حال و احوال پوچھا۔ فرمایا۔ اے عثمان! رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا روزہ ہے؟ عرض کیا نعم یارسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم" تو فرمایا۔ اپنے روزہ کی افطاری ہمارے ہاں آکر کرنا۔ یہ پہلی قسم ذات کا ادراک ہے اور زیارتِ حکمی کے زمرہ سے ہے۔

☆ صفات کا ادراک :۔ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے عرض کیا میں نے خواب میں حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نظارہ جمال باکمال کو دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا کس صورت میں۔ اُس نے کہا سیدنا امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں تو فرمایا۔ بیشک تو نے حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی دیکھا ہے اور تیرا یہ دیکھنا حق ہے۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو آپ کی جانی پہچانی صورت "حلیہ شریف" میں دیکھنا یہ صفات کے ادراک سے ہے۔

☆ احوال کا ادراک :۔ اگر کوئی شخص حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو مومن کی عام شکل و صورت میں دیکھے یا اشارہ دیکھے تو یہ زیارت اُس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہو گی۔ جو اُس کے ایمان کی کیفیتِ حالی اور مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ زیارت ایمانی احوال یا مثال کا ادراک ہے۔ وہ



اپنے ایمانی حال کو اتباعِ سُنّتِ مُطہرہ اور بکثرت دُرود شریف سے دُرست کرے۔

کشفِ حجاب :- یہ احوال کے قبیلہ سے ہے۔ اس کی تین صُورتیں ہیں ۱۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" خود خواب میں جلوہ افروز ہوں ۲۔ اُن کو حضوری میں بُلا لیا جائے ۳۔ وُہیں اُن کو مُشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور حجاباتِ زمان و مکان دُور کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ سیدنا امام محمد الغزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العالی نے "اَلْمُنْقِذُ مِنَ الضَّلَالِ" میں فرمایا۔

وَهُمْ فِيْ يَقْظَتِهِمْ يُشَاهِدُوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَآءِ يَسْمَعُوْنَ مِنْهُمْ اَصْوَاتًا وَّيَقْتَبِسُوْنَ ط	ارباب قلوب اولیاء اللہ بیداری کی حالت میں ملائکہ کرام اور ارواحِ انبیاء علیہم السلام کا مشاہدہ کرتے اور اُن کی آوازیں سُنتے اور اُن کے انوارِ فیض کا اقتباس کرتے ہیں۔

مُشاہدۂ عینی :- عالمِ دُنیا میں کشفِ غطاء کے بعد قبر میں مُشاہدۂ عینی ہوگا۔

☆ حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر"

○ قبر میں منکر نکیر فرشتے میت سے تین سُوال پوچھتے ہیں۔ مَنْ رَّبُّكَ، مَا دِيْنُكَ اسکے بعد تیسرا سُوال فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کہ تو حضور شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور الہدیٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کہ جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں کیا کہتا ہے؟ قِيْلَ يُكْشَفُ الْمَيِّتُ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَهِيَ بُشْرٰى عَظِيْمَةٌ "عالم برزخ میں مردے کی نگاہوں سے تمام حجابات اٹھا دیئے جاتے ہیں وُہ حضور شاہد و شہید "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو دیکھتا ہے"یا ھٰذَا" اشارہ قریب ہے۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" مومن کی قبر میں بنفسِ نفیس جلوہ آرا ہوتے ہیں۔ اس مُشتاقانِ دید غمزدہ مومن کے لیئے کتنی بشارت اور خوشخبری ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ مومن کے لیئے شبِ اسراء کے دُولہا کی دید شبِ عید بن گئی کہ عاشق زار "وُصولُ الْحَبِيْبِ اِلَى الْحَبِيْبِ" کے مُژدہ پر موت کا پُل عبور کر کے مر کر یہاں پُہنچا ہے ؎

مرقد کی پہلی ہے شب دُولہا کے دید کی شب اس شب کے عید صدقے اس کا جواب کیا

☆ خلیل انصاری علیہ الرحمۃ الباری سے مروی ہے حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے صحابہ عظام سے بعد تحویلِ قبلہ فرمایا کہ مسجد نبوی شریف کی سمت کعبہ مُتعین کریں تو اُسی دم سیدنا رُوح القدس حاضرِ خدمت ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم سمتِ کعبہ آپ مُتعین کریں۔ جب حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے دیکھا تو کعبہ مُعظمہ سامنے تھا اور سارے حجاب مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک اٹھ چکے تھے اور

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر میزاب رحمت کی طرف رُخ کر کے بُنیاد رکھی۔

☆ علامہ السید احمد بن محمد اسمٰعیل طحطاوی مصری حنفی شرح دُرِّ مختار میں فرماتے ہیں۔ نجاشی شاہ حبشہ کی موت کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دی اور آپ نے مدینہ منورہ میں "مسجد غمامہ" میں نماز جنازہ پڑھائی یہ غائبانہ نماز جنازہ نہ تھی بلکہ حاضر میت تھی کہ اللہ علام الغیوب والشہادۃ نے ہفت اقلیم کے حجابات اٹھا دیئے۔ شہنشاہ حبشہ اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اعزاز خدمت مہاجرین اور عزت اہل بیت اطہار اور ادب صحابہ کبار سے ملا۔

فَكُشِفَ لَهُ الْاَرْضُ الْحَبْشَةُ فَاَبْصَرَ سَرِيْرَ النَّجَاشِيْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ط "تفسیر خازن"	ارضِ حبشہ تک کے حجاب کا کشف ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کو سامنے ملاحظہ فرما کر نماز جنازہ پڑھائی۔

☆ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں بوقت خطبہ جمعۃ المبارک فرمایا۔ یَاسَارِيَةُ الْجَبَلَ تو حضرت ساریہ بن زعیم خلیجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقام نہاوند "ملک ایران جبل الوند کے دامن میں ہزارہا میل کے فاصلہ پر آپ کی آواز کو عالم خواب میں سُنا۔ اُٹھے، سنبھلے اور فتح نے قدم چومے۔ جب واپس مدینہ منورہ پہنچے تو عرض کیا اے امیر المؤمنین اگر آپ آواز نہ دیتے تو دشمن ہمیں ہلاک کر دیتا۔ "مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ باب الکرامات"۔

☆ مخدوم الاولیاء السید علی المعروف حضور داتا گنج بخش نور اللہ مرقدہٗ نے عروس البلاد الاولیاء

عہ انسانی مادی ایجادات، ٹیلیفون، تار، برقی وائرلیس، ریڈیو، ٹیلیویژن، ٹیلی پرنٹر، خوردبین، دوربین، کمپیوٹر کو بغیر چون وچرا مان لینا۔ لیکن مبدأ فیاض "خداوند قدوس" کے روحانی تجربات، انبیاء واولیاء کے فیضان، نور بصیرت نور فراست کا انکار، این چہ بوالعجبیت ؟ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسافت بعیدہ سے دیکھنا اور آواز دینا اور سالار لشکر کا حالت نیند میں سن لینا اور آواز کا پہچان لینا یہ کمالات اولیاء سے ہے اور اگر اپنی عقل کے اینٹینا کا رخ صحیح سمت "قبلۂ جان وکعبۂ ایمان" صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی نہ ہو تو تصویر کیسے آئے اور اگر روح کی سوئی ریڈیو اسٹیشن کے درجہ پر سیٹ نہ ہو اور زاویہ ہی غلط ہو تو آواز کیسے سُنے اور سُنائے اور اگر وائرلیس کا سیٹ ہی خراب ہو تو پیغام کیسے پہنچے اور پہنچائے۔ اللہ کا بندہ تو ینظر بنور اللہ سے دیکھتا اور فبی یسمع سے سنتا اور یفعل ما یشاء کا ظہور اس سے ہوتا ہے اللہ کے بندے کی شان کا انکار کرنا ولایت کا اور معجزات کا انکار کرنا ہے



لاہور میں جامع مسجد ہجویریہ کی تعمیر فرمائی تو بعض علماءِ وقت نے قبلہ کے رُخ پر اعتراض کیا تو آپ نے ایک ہی نگاہ سے کعبہ تک کے حجاب اُٹھا دیئے اور ہزار ہا لوگوں نے لاہور میں کعبہ مشرفہ کو دیکھا۔ یہ آپ کی کراماتِ عالیہ سے ایک عظیم کرامت ہے۔

○ **شرفِ زیارت** :۔ حضور پُرنور سید یوم النشور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" بنفسِ نفیس خود تشریف لاتے ہیں۔ یہ از رُوئے شفقت برامت ہے اور یہ عالمِ خواب یا بیداری میں زیارتِ حبیب دیدارِ لبیب "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" اعظم خیرات سے ہے جو اُس سے محروم ہوا وہ ہر خیرات و حسنات سے محروم رہا اور دُنیا اور جنت میں صحبت ہمہ اوقات اُس کو نصیب ہوگی۔ جو اکثار درود شریف پر مواظبت کرتا رہے گا اور یہ درود شریف کی برکات سے ہے۔

حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "صحیح البخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ط	جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔

☆ العلامہ جلال الدین والملت السیوطی علیہ الرحمۃ نے "تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک" میں تین توجیہیں بیان کیں اور اُن کے جواب دیئے ہیں۔ "توجیہاتِ ثلثہ"

☆ **پہلی توجیہہ** :۔ روزِ قیامت مراد ہے۔ اس کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قیامت کے روز سب کو علی التساوی زیارت ہوگی۔ جس کو دُنیا میں زیارت ہوئی یا نہ ہوئی۔ قیامت عام زیارت کا دن ہے اس میں تخصیص نہیں۔

☆ **دوسری توجیہہ** :۔ زمانۂ حیاتِ طیبہ میں جو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے زمانۂ حیاتِ ظاہری میں ایمان لایا اور وہ خواب میں بھی زیارت سے نوازا گیا۔ وہ بیداری کے عالم میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر ضرور زیارت کرے گا۔ فرماتے ہیں یہ توجیہہ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنی نہیں رکھتی۔

☆ **تیسری توجیہہ** :۔ سیدی القاضی ابوبکر ابن عربی علیہ رحمۃ ربی نے فرمایا وہ خوش قسمت
شاگرد رشید امام غزالی قدس سرہ العالی۔

بقیہ حاشیہ

انبیاء کی شان تو وراء الوراء ہے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز واذن فی الناس بالحج تمام جہانوں میں حتیٰ کہ باپ
سورۃ الحج
کی پشتوں اور ماں کے پیٹوں میں روحوں نے سُن لی اور جس نے جواب دیا وہ ضرور حج کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اپنی زندگی میں زیارت سے مستفیض ہوگا۔ یہ آخری توجیہہ حدیث پاک کے ظاہری مفہوم کے عین مطابق ہے اور یہی مفتیٰ بہ ہے۔ ذٰلِکَ عَامٌ لَیْسَ بِخَاصٍ۔ یہ حدیثِ پاک مفہوم کے لحاظ سے عام ہے خاص نہیں۔ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا ‹‹ درُود خوان کو یہ زیارت بوقتِ نزع ہوگی۔ وَفَاءً لِعَهْدِهِ الشَّرِیْفْ اور اُس کی رُوح اُس وقت تک نہیں نکلتی۔ جب تک حضور ﷺ کی زیارت اپنی زندگی میں بحالت بیداری نہ کرے۔

☆ علامہ الشیخ ابن ابی حمزہ علیہ الرحمۃ نے سیدنا ابن سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ واقعہ نقل کیا کہ وُہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہُوئے اور اس حدیث پاک میں تفکر کیا سیدہ اُمّ المؤمنین میمُونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت مطہرہ میں حاضر ہوگئے اور خواب کا واقعہ عرض کرکے کہا اس حدیث فَسَیَرَانِی فِی الْیَقْظَۃِ کا کیا مفہوم ہے تو اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کافی سمجھایا لیکن سمجھ نہ پائے تو آپ اُمّ المؤمنین حجرۂ مطہرہ میں تشریف لے گئیں اور حضور ﷺ کا آئینہ مبارک لے آئیں فرماتے ہیں میں نے آئینہ کو دیکھا تو اُس میں حضور ﷺ کی نُورانی صُورت بحالتِ بیداری نظر آرہی تھی اور یہی حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے۔ یہ اس حدیثِ پاک کا عملی مظاہرہ تھا کہ مُشاہدہ کرا دیا اور علم الیقین سے عین الیقین تک پہنچا دیا۔ تو اُسی حالت میں آپ کی رُوح مُشتاق قفس عنصری سے پرواز کرگئی ؎ تفریح خاطر

بہ چہ ناز رفتہ بُودے زجہاں نیاز مندے کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی

دوسری صُورت میں: جب کفار مکہ نے واقعہ معراج شریف پر بیت المقدس کے متعلق بطور اعتراض استفسارات کیئے تو بیتُ المقدس کی قسمت جاگ اُٹھی کہ قبلۂ جاناں، کعبۂ ایماں ﷺ کی زیارت کے لئے خود حاضر بارگاہ ہوگیا تو آپ اُس کی ایک ایک چیز، دروازے، کھڑکیاں اور روشندانوں پر نگاہ فرما کر کفار کے جوابات دیتے۔ بروایت نمازِ کسوف میں جنّت بحضور حاضر ہوگئی اور جنّت کے باغوں میں کھجور کے خوشوں کو دیکھا اور لینے کے لیئے ہاتھ بڑھائے اور پھر واپس کرلئے کہ میرے غلام بعد الموت جنّت میں جاکر پھل کھائیں۔

موت: اہلِ محبت کے لیئے تحفہ ہے۔ تعزیت نہیں تہنیت ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ؎ موت ایک پل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

؎ شرح الصدور للسیوطی



اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ ؎ نیند موت کی بہن ہے۔ نیند کو موت کے ساتھ ایک مناسبت ہے جن خوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی کیفیتِ حالی طاری ہوئی۔ جو حالتِ موت کے مشابہ ہے وُہ حالتِ نوم، یا بوقتِ رحلت یا بعدُ الموت زیارت سے نوازے گئے۔ لقاءِ الٰہی بحالتِ مکاشفہ اور بصیرت کی آنکھ سے اولیاءِ عظام کے لیئے ثابت ہے۔ یاد رہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؎ مومن کی موت یَنْقَلِبُ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ کے سوا اور کچھ نہیں صرف دارُ الفناء سے دارُ البقاء اور دارُ الغرور سے دارُ السرور کی طرف نقل مکانی ہے۔

☆ الشیخ محقق نے جامعُ البرکات میں فرمایا "موت انتقال است از خانے بخانے واز جانے بجانے" موت ایک حال سے دوسرے حال اور ایک جان سے دوسری جان کی طرف جانے کا نام ہے اور موت جو ایک محض شئی مخلوق ہے۔ جس کو حضرت یحییٰ علیہ السلام اہل جنّت اور اہل جہنّم کے اپنے اپنے دخول کے بعد مقامِ اعراف پر ذبح کریں گے جو ایک مینڈھے کی شکل کی ہوگی۔ پھر آواز آئے گی یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَكُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ اور یَا اَهْلَ النَّارِ لَكُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ ؎ جس سے بہشتی فرح میں اور دوزخی جزع، فزع کریں گے۔
(اے جنّتیو! تمہارے لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں ۔ اے جہنّمیو! تمہارے لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں)

○ موت، جسم کی ہے نہ جان اور روح کی۔ یعنی مرتا جسم ہے نہ کہ روح۔ بلکہ روح کا جسم سے انفصال موت کہلاتا ہے۔ موت عارضی ہے قیامت کے بعد موت کا وجود نہیں ہوگا۔

قانونِ قدرت :۔ مومن اپنے برزخ کو اونگھ "نیند" میں دیکھتا ہے۔ اولیاء اپنے

بقیہ حاشیہ

○ وُہ نیاز مند کتنے فخر و ناز سے اس جہاں سے اٹھا ہوگا جس کی جانکنی کے وقت آپ اس کے سر پہ آئے ہوں۔

؎ پ ۴ سورۂ آلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۸۵ ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ ذائقہ کا معنیٰ چکھنا۔ ہر انسان کی موت کا ذائقہ اس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہوگا۔ کافر کے لئے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ سورۃ القیٰمۃ ۲۹ "پنڈلی کے ساتھ پنڈلی لپٹ جائے گی والا معاملہ در پیش ہوگا اور منافق سوکھے تنکے کی طرح اچانک زوردار آندھی سے کڑک کر "جہنّم" ۔ سجّین میں جا گرے گا اور موت کی کڑواہٹ اتنی شدید ہوگی تاقیامِ قیامت بھی اس کا ذائقہ حنظل کی طرح حلق میں محسوس کریگا۔ درود خوان کی موت کا ذائقہ شربتِ دیدار لئے ہوئے ہوگا اور شرابِ طہور کی مٹھاس، حلاوت، لذّت، فرحت آمیز ہوگی اور اس کی نشانی "چو مرگ آید تبسم بر لبِ اوست" کے کتنے حسین لمحات، کتنے عجیب کیفیات ہوں گے۔ اے اللہ! ہماری آخرت کلمۂ طیبہ و درود شریف زبان پر جاری ہو بجاہ و طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برزخ کو مشاہدہ اور مکاشفہ میں دیکھتے ہیں۔ طُوبیٰ لَهُمْ وَ بُشْرٰی مُبارک اور بشارت ہو اُن کو جو حضور ﷺ کی زیارت سے نوازے گئے۔ اور وُہ مقامِ ولایتؑ تک پہنچ گئے۔

؎ زیارت سراپا طہارت خواب یا بیداری، زیارت بعد کرامت مراقبہ یا مکاشفہ۔ بفیض داؤ

؎ اولیاء اللہ کی موت کو وصال اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اُن کو اپنے مولیٰ کریم سے ملنے کی نوید ہے۔ نرم و نازک شاخ کی طرح جس کو نسیمِ سحر جھلا رہی ہو اچانک اُس ٹہنی نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہو اور رُوح عنصری وجود کی قید سے پرواز کر کے اعلیٰ علیین جنت کی قندیلوں سبز پرندوں کی شکل میں سیدھی جنّتُ الفردوس میں چلی گئی اور قبر جنت کا باغیچہ بن گئی۔ جب رُوح قفسِ عنصری کی قید میں تھی تو حواسِ خمسہ سے دیکھتی، سنتی، بولتی، سُونگھتی اور چکھتی تھی۔ ادھر قفس ٹوٹا اُدھر طائرِ رُوح آزاد ہو گئی۔ اب وُہ اِن حواسِ خمسہ کی محتاج نہیں رہی بدیں وجہ اہلُ اللہ کے وصال کے بعد اُن کا فیضان زیادہ ہو جاتا ہے اور قُرب و بُعد کے مرحلے سمٹ جاتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم، رُوحِ اعظم ﷺ کی حیاتِ عالی دائماً ابداً ابدی اور رُوحی نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے آپ ﷺ اپنے علمِ عظیم سے جانتے، سمعِ جمیل سے سُنتے اور بصرِ کریم سے دیکھتے اور اختیارِ جلیل سے تصرّف فرماتے ہیں۔

☆ موت سے مُردہ، تباہ و برباد اور ہلاکت کے الفاظ عوام النّاس کے لیئے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کے لیئے وصال یا رحلت کہنا اور لکھنا زیادہ اولیٰ و انسب ہے۔ اصل زندگی تو موت کے بعد کی ہے۔ اہلُ اللہ برزخی زندگی میں بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ سُورۃُ آلِ عمران ۱۶۹ "بلکہ وُہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ ﷻ کے ہاں رزق پاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ سورۃُ البقرۃ ۱۵۴ "بلکہ وُہ زندہ ہیں اُن کے کھانے پینے آنے جانے سُننے دیکھنے کا تمھیں شعور نہیں۔ اِس میں تمھارے شعور کی نفی ہے نہ کہ اُن کے مدارج کی۔ اہلِ سلوک کے نزدیک نفس کی موت لطیفۂ قلب کی حیات ہے یہ مقام اولیاءِ کرام کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا سے حاصل ہے کہ وُہ نفس سے جہادِ اکبر کرتے اور ہر آن مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں یعنی یہ معنوی موت ابدی حیات ہے۔ ایسا مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے۔ حدیثِ قُدسی میں فرمایا گیا جس کو میں شہید کرتا ہُوں اُس کی دیت میرے ذمّہ ہے ؎

کُشتگانِ خنجرِ تسلیم را　　　ہر زماں از غیب جانے دیگر است　　شیخ احمد جام

☆ اور بعض ایسے ہیں جو دُنیا میں چلتے پھرتے کھاتے پیتے ہیں لیکن ہیں وُہ مُردہ، مُردہ دِل، مُردہ ایمان ایسے مُردوں کو ذکر نہ سُنا سکتا ہے اور نہ جلا سکتا ہے اور نہ وُہ سُن سکتے ہیں۔ ایسا مرض ابدی موت کا پیش خیمہ ہے کہ وُہ سماعِ حق سے محروم ہیں۔ اہلِ بینش و دانش، صاحبانِ ذکاء و فہم اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْاٰن کا مطالعہ کریں۔ ۱۲ رضا قادری



جنھوں نے حاضری میں درود شریف سنایا پوچھا اور اجازت چاہی اور شریعتِ مطہرہ کے ادق مسائل اور احادیثِ مبارکہ کے متعلق استفسار کئے اور زندگی کے مسائل پوچھے، مشکلات کی آسانی اور بیماری سے شفا چاہی اور پائی وَاللہِ بِاللہِ ثُمَّ تَاللہِ وہ کامیاب و کامران ہو گئے۔

☆ جناب غوث الاولیاء الکرام السید عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی نے اس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے نکاح کرنے کا حکم صادر نہیں فرمایا۔

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز پڑھتے تو سجدہ سے سر نہ اٹھاتے جب تک قبولیت کا حکم ربِ قدوس کی طرف سے نہ پہنچ جاتا اور تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ پر توقف کرتے تاآنکہ بارگاہِ رحمۃ للعالمین سے سلام کا جواب آتا تو پھر آگے پڑھتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْنَ ط ؎

وقت آخر میں درود پڑھتا رہا تو ان کی طرف سے جواب سلام آ گیا
یا محمد میں قربان تیرے نام پر موت آئی مگر زندگی بن گئی "صلی اللہ علیک وسلم"

قرآن پاک:۔ پ ۹ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۹۸

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○	اور تو دیکھے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انھیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یعنی کچھ نہیں سوجھتا

فرمایا۔ محبوب! ان کی نظریں بظاہر آپ کو دیکھ رہی ہیں، حالانکہ انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا ان کی مصنوعی آنکھیں آپ کی طرف کھلی ہوئی تو ہیں۔ لیکن ہیں بے نور۔ انھیں دکھائی کچھ نہیں دیتا۔ ایسے ہی کوئی کافر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خواب میں دیکھے تو اس پر وہ امور منتفرع نہیں ہونگے ہاں یہ ممکنات سے ہے کہ اسے دولتِ ایمانی سے مشرف کر دیا جائے۔

شطحیات [۱]:۔ سلطان محمود غزنوی ایک مرتبہ اقلیم فقر و غنا کے شہنشاہ قطبِ وقت خواجہ ابو الحسن علی بن احمد خرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورَانِی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کیا

---

[۱] شطحیات یا اصطلاحاتِ فقراء صوفیاء ہیں جیسے جملہ علوم و فنون اپنے کچھ خاص مصطلحات رکھتے ہیں۔ جن پر شریعتِ مطہرہ کی گرفت نہیں، سلطان العارفین بایزید بسطامی سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ، شاہ منصور حلاج اَنَا الْحَقّ اور خواجہ شمس تبریز قُمْ بِاِذْنِیْ اور سید الطائفہ جنید بغدادی لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَی اللهِ وغیرہ حالتِ سکر سے ہیں۔ منہ غفرلہ

آپ کے مرشدِ کامل حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی علیہ الرحمۃ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ جس نے مجھے دیکھا۔ اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہے"۔ حالانکہ ابوجہل، ابولہب اور عُلماءِ یہود نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"، کو دیکھا لیکن وُہ جنتی نہ بن سکے۔ آپ نے فرمایا۔ اُنھوں نے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر دیکھ پاتے تو جہنمی نہ رہتے۔ یہاں ایمان اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھنا مُراد ہے ؎۲

برائے دیدنِ رُوئے تو چشمے دیگرے باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

○ اگر اُن کی نظر اس حجاب سے نکل کر رسول کی رسالت اور نبوت تک پہنچ جاتی تو اُن کو نُورِ ایمان مل جاتا لیکن اُنھوں نے جب بھی دیکھا تو بھتیجا، بڑا بھائی اور ؎۳ مثلنا ہی دیکھا۔ درحقیقت اُنھوں نے دیکھا ہی نہیں"۔ جناب والا! بخدا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" بشر ہیں۔ لیکن عالمِ علوی سے لاکھ درجہ اشرف۔ انسان ہیں مگر ارواح اور ملائکہ سے بھی ہزار درجہ الطف، غور کرو! کہاں وُہ ذات "صلی اللہ علیہ وسلم" نُورٌ علیٰ نُور اور کہاں یہ سراپا فتور اور کہاں وُہ ذاتِ پاک سیّدُ البشر اور کہاں یہ مجسّم شر۔ اللہ اللہ شانِ سیّدُ الاسیاد، علیہ افضل الصلوٰۃ والسّلام من الملک الجبار ؎

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک کہ ادراک عاجز است از درکِ ادراک

؎۱ یہ آنکھوں کے اندھے نہیں۔ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ○ بلکہ یہ دل کی آنکھوں کے اندھے ہیں۔ سورۃ الحج ۴۶

؎۲ تیرے چہرہ انور کو دیکھنے کے لیے دوسری آنکھ چاہیئے کہ یہ آنکھ جو میں رکھتا ہُوں۔ تیرے جمال کے نظارہ کے لائق نہیں۔ یعنی مجھے وُہ آنکھ عطا کر جو تیرے محبوب کے کمال جہاں آراء کے نظارہ کی جھلک دیکھ سکے۔

؎۳ انبیاء کو کفار تو مثلنا فی الصورت سمجھتے تھے اور یہ مثلنا فی الحقیقت سمجھتے ہیں۔ یہ کفار سے بھی جہنم کی راہ میں چار قدم آگے ہیں اور یہ مقولہ نامقبولہ فرقہ مخذولہ کا ہے حالانکہ مثلکم کی اشرفکم سے تفصیل شرعی ثابت ہے۔ اللہ عزّ وجلّ نے اپنے محبوب شہنشاہِ لولاک باعثِ تخلیقِ کُن فکان نبی الانبیاء محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا حکمِ قُل "مواسنت فی الصورت کے لیے تھا نہ کہ بغرض حقیقت"۔ سورۃ الکہف

حقیقت تو فی الحقیقت آپ کی بے مثل تھی ہی الصورت، جمالِ ظاہری "اور ہیئت، جمالِ باطنی، بے مثل ہونے کی وجہ سے ویل بے مثل بن گئی۔ ابوالبشر کی اولاد سے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سیّد البشر اور انبیاء میں سیّد الانبیاء

☆ نیز فرمایا ولایت نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ لہٰذا ولی کو ایمانی آنکھ سے دیکھنے والا اور اُن کی محفل میں بیٹھنے والا شقی جہنمی نہیں رہ سکتا۔ اولیائے الرحمٰن کی صحبت کبریتِ احمر اُن کی نگاہ قلبی امراض کی دوا اور اُن کا وظیفہ درُود شریف باطنی کوہڑ کے لیئے شفا ہے۔

☆ اَلْحَقُّ مَاقَالَ الشَّیْخُ الْمُجَدِّدُ السَّرْھَنْدِیْ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ۔ اَلصُّحْبَۃُ الشَّیْخُ الْکَامِلُ الْمُکَمِّلُ کِبْرِیْتُ اَحْمَرْ نَظْرُہٗ دَوَآءٌ وَّکَلِمَتُہٗ شِفَاءٌ وَّبِدُوْنِھَا خَرْطُ الْقَتَادِ ‌خطبات المکتوبات مجددیہ"

لطیفہ لطیفہ :۔ کسی نجدی نے سُنّی سے کہا تم رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اتنی تعریف کرتے ہو کہ ربِّ عزّ و جلّ سے ملا دیتے ہو تو سُنّی نے کہا۔ ہم نہیں ملاتے۔ ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم عزّ و جلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خود اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور تم اتنی تنقیصِ شان کرتے ہو کہ اپنے ساتھ ملا لیتے ہو۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ " بقدرِ آئینہ حُسن تو نماید رُوئے تو "۔ ؎

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر — گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

بقیہ حاشیہ

رسولوں میں سیدالرسل۔ اتنی عظمتوں کے باوجود بشر بشر کی رٹ لگانا اور وہ بھی مِثْلُنَا کی یہ کہاں کی دیانت اور کرنے ایمان کا جزو ہے یہ دریایان پرنہیں کفر کی دہلیز پر ہیں۔ ظاہر ہوا کہ ایسے عقائد اور اُن کے عمل محض مکائد ہیں۔ خدا تعالیٰ محفوظ رکھے ؎

○ شانِ عبدیت :۔ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ "عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر — ما سراپا انتظار او منتظر"

عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور۔ عبد وہ جو کہ دیدار کا انتظار کرے اور عبدہٗ وہ جس کا حریم ناز میں وہ انتظار کرے عبد کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی۔ اور وہ کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا مگر عبدہٗ کا مقام ان دونوں کے بین بین واسطہ ؎

مقامش عبدہٗ آمد ولیکن — جہانِ شوق را پروردہ است
نقطا پیدا نہ گردد زیں دو بیت — تا نہ بینی از مقام ما رمیت

کنکریاں پھینکنے میں ہاتھ عبد کا تھا اور فعل وہ کا اور شق القمر میں اشارہ انگشت عبد کا تھا اور چاند کا شق ہو کر قدم بوسی کرنا فعل وہ کا صورت اوّل میں اجزاء ارضی تھا اور صورت ثانی میں اجزاء اجرامِ فلکی پر۔

○ شانِ رسالت :۔ وَرَسُوْلُہٗ عقلِ اوّل کی کیا بساط کہ مقامِ رسالت کی انتہا کو پا سکے۔ جہاں نبی مرسل اور ملکِ مقرّب (جبرائیل علیہ السلام) کا تخیل بھی وہاں تک جانے سے قاصر و عاجز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلہِ وَاٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

شانِ محبوبی :۔ محبِ حقیقی کا تمام تخلیقاتِ عالم اور انبیاء و رُسل میں محبوب صرف ایک ہی ہے جو مقصود و مطلوب ہے۔ اس مرتبۂ عالیہ کو کوئی کیا سمجھے اور کیا جانے اور کوئی کیا لکھے اور کیا پہچانے۔ "قلم ایں جا رسید و سر بشکست" عزیز من! ؎

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش — حسن ایں قصۂ عشق است در دفتر نمے گنجد

زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین حامی شریعت ماحی بدعت میاں شیر محمد نقشبندی مجددی کا وظیفہ درود شریف
(وصال ۱۳۴۷ھ علیہ الرحمۃ)

☆ از صلوٰۃ روشن چراغ نقشبندی   وز سلام سرسبز باغ نقشبندی

آپ متقدمین اولیاء کاملین کا سیرۃً وصورۃً ہو بہو نمونہ تھے۔ سنت پاک سے محبت اور درود شریف سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور پڑھاتے۔ درود شریف پڑھنے والوں کو محبت اور خوشی سے فرشتہ کہتے "فرشتے بھی درود شریف کے جھڑتے ہوتے نوری پھول ہیں۔ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ بے شک اللہ جل شانہٗ اور اس کے نوری بندے صفت وثناء کرتے ہیں نبی کی۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو) "صَلُّوْا عَلَیْہِ" تم بھی تعریف وتوصیف کیا کرو وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اور سلام پڑھا کرو۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ آیت کریمہ عظیم شریفہ ہزارہا نعتوں سے بڑھ کر ایک نعت ہے اور قرآن پاک گلدستہ نعت اور عظیم الشان مبارک نعت ہے۔ (ترجمہ میاں صاحب)

سَلَامُ اللّٰہِ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ   جِسْمِیْ ھٰھُنَا قَلْبِیْ لَدَیْکُمْ

نعت شریف

ہے جسم معطر سراجاً منیراً   کہ ہے شان میں جن کے ذکراً کثیراً

خدا نے ہماری ہدایت کو بنا کر   محمد کو بھیجا بشیراً نذیراً

کہا ان کے دشمن کے حق میں خدا نے   کہ ہے وہ ثُبُوْرًا وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا

منافق مخالف کے لئے خدا نے   کہا ہے جھنم وَسَآءَتْ مَصِیْرًا

محمد کی امت کو بخشی خدا نے   وہ جنت صفت جس کی مُلْکًا کَبِیْرًا

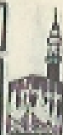
مکان موتیوں کے حسین حور وغلماں   ہوا ٹھیک شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا

کہا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تم بھی علیہ پڑھو

ہے جن کی شان فَصَلُّوْا عَلَیْہِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ لِّلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرِ ظُھُوْرُہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۱۔ حضرت ثانی میاں صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کی یہ پسندیدہ نعت تھی جو پڑھا کرتے تھے۔ آپ وظیفہ ذکر خفی اللہ اور درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت تقاضی مریدین کو فرمایا کرتے تھے۔ از تحفہ سعادت اللہ





روضۃ السابعۃ

باب ٣

حُلیہ مُبارک

احمدِ مجتبیٰ سیّدنا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بروایت میزبانِ رسول، ضعیف العمر صحابیہ اُمِ معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ظَاهِرُ الْوَضَاءَةِ. اَبْلَجُ الْوَجْهِ
حَسَنُ الْخُلُقِ. لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ
وَلَمْ تُزْرِ بِهٖ صَعْلَةٌ. وَسِيْمٌ. قَسِيْمٌ
فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ وَفِيْ اَشْعَارِهٖ وَطَفٌ
وَفِيْ صَوْتِهٖ صَحَلٌ. عُنُقُهٗ سَطَعٌ اَحْوَرُ
اَكْحَلُ. اَزَجُّ اَقْرَنُ. شَدِيْدُ سَوَادِ
الشَّعَرِ. ذَا صَمَتَ عَلَاهُ الْوَقَارُ

پاکیزہ چمکدار رُو۔ کُشادہ چہرہ۔ پسندیدہ
خُو۔ نہ توند نکلی ہُوئی ہموار شکم اور نہ چند
کے بال گرے ہُوئے۔ زیبا صاحبِ جمال وحُسن
آنکھیں سیاہ اور فراخ۔ بال گھنے اور لمبے۔ آواز
گونجدار بھاری پن۔ گردن چمکدار مانند چاندی
سُرمگین آنکھیں۔ ابرُو پیوستہ اور باریک۔ سیاہ گھنگریلے
بال۔ خاموشی وقار کے ساتھ اور کلام دلکشی [عله]

عله آوازِ مُبارک دُور و نزدیک والے سب یکساں سنتے۔ ایک بار منبرِ منیف پر فرمایا اجلسوا بیٹھ جاؤ تو یہ آواز حضرت ابنِ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُور بہت دُور بنی غنم کے جنگل میں سُن لی اور وُہیں بیٹھ گئے۔ جب کلام کرتے تو ثنایا عُلیا کے روشن تر اور آبدار کشادہ دانتوں سے ایک نُور نکلتا۔ گوشِ مبارک جن کو قرآنِ عظیم نے اُذُنُ خَيْرٍ (سورۃ التوبۃ ٦١) سے تعبیر کیا۔ دُور و نزدیک عرشِ بریں، لوحِ محفوظ پر قلمِ نُوری کے چلنے کی آوازیں سُن لیتے اور زیرِ زمین جہنم میں پتھر کے گرنے کی آواز جو ستر ٧٠ برس بعد تہہ میں پہنچا، سُن لیتے۔ چشمانِ نُوری کی عظمت مَا زَاغَ الْبَصَرُ (سورۃ النجم) سے ظاہر ہے وُہ رات کی تاریکی میں بھی ایسے دیکھتیں جیسے دِن کی روشنی میں اور جیسے آگے دیکھتیں ایسے ہی پیچھے سے دیکھ لیتیں یا جیسے ظاہر کو دیکھتیں ایسے ہی باطن، خلوصِ نیک کو ملاحظہ فرما لیتیں کہ آپ عینُ النُّور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور تاجدارِ اقلیمِ نبوّت سرآمدِ مسندِ رسالت اور تختِ شفاعت پر فائز اپنے حبیبِ لبیب کو نگاہ عطا کی جس پر پڑی اس کا ضمیر روشن، قلب مُستنیر ہوگیا اُسی نگاہ سے انبیاء کو نبوّت، ملائکہ کو عصمت ملی اور اولیاء کو معارفِ الٰہیہ، اسرارِ امورِ حقیقیہ کا شناسا بنا دیا۔ نرم و نازک چمکیلے موئے مُبارک کا ادب جنتی ہونے کی علامت فتح و نصرت کا نشان۔ نقشِ قدم انور کی زیارت سے مومن آنکھوں کی ٹھنڈک قلب میں سرور اور زبان پر درود پاتا ہے۔ منہ غفرلہ

وَاِنْ تَكَلَّمَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ . اَجْمَلُ النَّاسِ
وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيْدٍ وَّاَحْسَنُهُ وَاَحْلَاهُ
مِنْ قَرِيْبٍ . حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ لَا نَزْرٌ
وَّلَا هَذْرٌ كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ .
يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِّنْ قِصَرٍ
وَّلَا يَشْنَاُ مِنْ طُوْلٍ . غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ
فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ مَنْظَرًا وَّاَحْسَنُهُمْ

لئے ہوئے۔ حسن و جمال والے لوگوں سے زیبندہ
دور سے حسین ترین ﷺ۔ نہایت شیریں قریب سے
گفتگو میٹھی دل پسند۔ واضح کلام کمی بیشی سے منزہ
موتی کی لڑیوں جیسی پروئی ہوئی گفتگو۔ میانہ قد
کہ دیکھنے والے کو نہ کوتاہ لگے اور نہ لمبا "طویل"
زیبندہ نہال کی تازہ شاخ کی طرح خوش منظر
خوب نظر میں جچے ﷺ۔ خوبصورت اور بڑے عظمت
۳

ع۱ حضور سید الرسل مولائے کل دانائے سبل علیہ صلوٰۃ الاکمل وسلام الاجمل کا حسن و جمال ملیح تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا صبیح اس وجاہت کی خوبی کمال، حسن و جمال اور عظمت و ہیبت کے جلال کی متزج تھی۔ اگرچہ آفتاب میں ماہتاب سے زیادہ روشنی اور چمک دمک ہے لیکن ماہتاب میں جو ملاحت ہے وہ آفتاب میں کہاں۔ حلاوت کی خوبی ایسی ہے جو حسن جمال و جلال سے مرکب ہے۔ یہ دلربا۔ دلآویز پر نور چہرہ مظہر حسن لایزالی اور مرآت جمال ذوالجلالی ہے۔

ع۲ آپ ﷺ کے وجود مسعود سے دلائل نبوت کا ظہور نہ بھی ہوتا تو آپ کا چہرہ انور ہی نبوت کی دلیل کے لیے کافی تھا۔ صحابہ کبار جنہوں نے اس وجہ عظیم کی زیارت کی انھوں نے کَقِطْعَةٍ مِّنَ الْقَمَرِ، كَشِقَّةِ الْقَمَرِ، سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللهِ سے تشبیہ دی پھر فیصلہ کیا "فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ فَلَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ" ﷺ۔ چہرہ انور سفید رنگ۔ مَلِيْحُ الْبَشَرَةِ روشن منور اور تابان تھا۔ عَظِيْمُ الْجَبْهَةِ کھلی پیشانی، دَقِيْقُ الْحَاجِبَيْنِ باریک ابرو اَشْهَلُ الْعَيْنَيْنِ آنکھوں میں حسن جمال قلب جلال سے لبریز سرخی کی ڈوری جھلکتی۔ اَقْنَى الْاَنْفِ باریک بینی مبارک یک گونہ ہموار اور بلندی بلحاظ نور کی بناء پر معلوم ہوتی۔ ضَلِيْعُ الْفَمِ فراخ دہن۔ ہونٹ مبارک نرم و نازک پھول کی پنکھڑیاں جب تبسم فرماتے تو ہم نشینوں کے چہرے عکس نور سے چمک جاتے۔ عَظِيْمُ الْهَامَةِ سر مبارک عظیم اور اس پر عمامہ سبز کا تاج عزت لحیہ داڑھی مبارک بھری ہوئی جو حسن و جمال کو نکھارتی۔ دست مبارک ریشم کی طرح نرم اور "ثلج" "برف" کی طرح ٹھنڈے جو مصافحہ کرتا اس کے ہاتھوں میں خوشبو بس جاتی۔ قدم انور میں ابھار نہ تھا۔ پتھر پر رکھتے تو پورے قدم مبارک کی مہر ثبت ہو جاتی۔ فقیر عفی عنہ ایسے چہرہ کی تلاش میں عالم ارواح سے عالم اجساد میں آیا اور عالم برزخ اور عالم قیامت میں اسی چہرہ کی زیارت کے لیے جانا ہے۔ عظیم خلق نے حسن خلق کو بے مثل۔ بےنظیر اور منقطع النظیر بنا دیا۔ [illegible]



قَدَمًا ۔ لَهٗ رُفَقَاءُ يَحُفُّوْنَ بِهٖ اِذَا قَالَ اسْتَمَعُوْا لِقَوْلِهٖ اِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰى اَمْرِهٖ ۔ مَحْفُوْدٌ، مَحْشُوْدٌ، لَا عَابِسٌ وَّلَا مُتَّعَدٍّ ۔ " زاد المعاد "

قدر کے ۔ رفیق ایسے کہ گرد و پیش رہتے ۔ جب بات کرتے تو غور سے سنتے اور جب حکم کرتے تو جھپٹتے تعمیل امر کے لیئے ۔ مخدوم ۔ مطاع اور نہ فضول گو ۔ اور نہ کوتاہ سخن ۔ " علیہ الصلوٰۃ والسلام "

اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ جَمَالَ نَبِيِّكَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْيَةَ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ بِكَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ ؕ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَارِ الْاَعْطَرِ وَاٰلِهِ الْمُعْتَبَرِ وَاَصْحَابِهِ الْمُعَظَّرِ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

اَشْکَلُ الْعَیْنَیْنِ چشمان مبارک قدرتی سرگیں اپنے امتیوں کے احوال و اعمال کی نگراں اور آگے پیچھے ظاہر باطن کو علی التساوی دیکھتیں ۔ سَہْلُ الْخَدَّیْنِ ہموار اور نرم رخسار جو محبوبیت اور نورانیت کی دلیل ۔ کَاَنَّ الشَّرَقَ اَسَادِیْرُ وَجْهِهٖ پیشانی مبارک پر لکیریں چمکتی دمکتی ۔ جس سے مشتاقان جمال آرا مشاہدے سیراب ہوتے ۔ پیشانی انور پر پسینہ مبارک شبنم کی مانند اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ دل پسند ۔ کَثُّ اللِّحْیَةِ داڑھی مبارک سے چہرہ انور بھرا بھرا جو والضحیٰ کی تعبیر اور والیل کی تفسیر جیسے دولہا کے سہرے کی طرح چہرہ انور کی لڑیوں سے محو حسن ہونے کی یہ تصویر اور دیکھیے ۔ بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت نشان نبوت بحقی ؎

نبوت را تواں نامہ در مشت — کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت

نبوت کا نامہ ہاتھ میں دیا اور تعظیم سے پشت پر مہر نبوت لگا دی

حَسَنُ الْبَشْرِ قدناہ قدم مبارک نہایت موزوں اور حسین منفوش الْعَقِبِ ایڑیاں مبارک پتلی ۔ عظمت شان کی بیکر ۔ حسن کی رعنائی و دلربائی ایسی کہ عاشقین کے لیئے قدم بوسی کا دعوت نامہ اور ان کے لیئے محبت کی مہر جو ان کا ہی حق ہے ؎

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں — رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

دو قمر، دو پنجۂ خور دو ستارے دس ہلال — ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

چہرۂ انور آئینہ حق ہے کہ آپ کا جمال جہاں آرا مطلع انوار الہی اور حسن مظہر اسرار الٰہی لا متناہی ہے ۔ فیض الی اللہ و رسولہ کا ازل تا ابد حلیہ مبارک کے ایک ایک اعضاء من الراس الی القدم عضوا عضوا ، جزء جزء درود و محمود اور سلام با اکرام ہمارا ہے ۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى اَعْضَاءِ حَبِيْبِ الشَّرِيْفَةِ الزَّكِيَّةِ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَخِصَالِهٖ وَاٰلِهٖ

روضۃ السابعۃ — ب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہجرت گاہِ رسُول

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

خوشا سعادت آں بندہ کہ کرد نزُول
گہے بہ بیتِ خُدا گہے بہ بیتِ رسُول

مسجدِ قُباء شریف :۔ قُرآنِ پاک پ۱۱ سورۃُ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۸

لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقۡوٰی مِنۡ اَوَّلِ یَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِیۡهِ ؕ فِیۡهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّتَطَهَّرُوۡا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِیۡنَ ۝

البتہ وُہ مسجد جس کی بُنیاد تقویٰ پر رکھی گئی پہلے دن سے وُہ زیادہ مُستحق ہے کہ آپ کھڑے ہوں اُس میں۔ اُس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں صاف سُتھرا رہنے کو اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے پاک صاف لوگوں سے۔

○ یہ مسجدِ قُبا اور اہلِ قُباء کی شان میں نازل ہُوئی۔ جس کی بُنیاد رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے ہاتھ مُبارک[عـہ] سے رکھی۔ جب تک حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اِس مُبارک بستی قُبا میں قیام پذیر رہے اس میں نماز پڑھتے رہے۔ اہالیانِ قُبا اللہ تعالیٰ کے محبُوب ہیں اور یہاں اُدب و محبّت میں ملبُوس طہارت اور نظافت کی اس منزل پر پہنچے جہاں ربِ کریم نے اُن کی پاکیزگی کو پسند فرما کر

[سـہ] مسجدِ قُبا شریف کے قریب بیرِ اریس ہے۔ جس کو حضُور نے کنواں فرمایا۔ اس کا پانی تعمیرِ مسجد میں استعمال کیا گیا۔

[عـہ] "تاسیس مسجدِ قُبا شریف کا واقعہ بھی سُبحان اللہ کیا عجیب ہے۔ صحابہ قُباء نے سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعمیرِ مسجد کا عرض کیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا تم میں کوئی اُونٹنی پر سوار ہو جس جگہ وُہ بیٹھے وہاں مسجد تعمیر کی جائے۔ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سوار ہُوئے تو اُونٹنی نہ اُٹھی۔ پھر سیدنا فارُوقِ اعظم رضی اللہ عنہ سوار ہُوئے تو بھی اُونٹنی نہ اُٹھی پھر مولائے کائنات اُونٹنی پر سوار ہوئے تو اُونٹنی اُٹھ کھڑی ہُوئی۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے علی مرتضےٰ! مُہار چھوڑ دو یہ اُونٹنی مامُور من اللہ ہے جہاں بیٹھے گی وہاں مسجد تعمیر ہوگی۔ کتنی مُبارک یہ مسجدِ قُبا شریف ہے۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ سے تحسین و آفریں فرمائی۔ حضور ﷺ ہر ہفتہ مسجد قبا شریف میں تشریف لاتے اور فرماتے اس مسجد شریف کی ۲ رکعت نماز نفل کا ثواب عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد قبا شریف میں ایک طاق ہے۔ جو کشفِ طاق کے اسم سے موسوم ہے۔ ہجرت کے بعد صحابہ کرام کعبۃ اللہ کی جدائی سے پریشان رہتے تھے تو حضور ﷺ نے اس طاق سے صحابہ کرام کو بلا کر کعبۃ اللہ زادَ شرفُہا العظیم کی زیارت کرائی۔

حدیث الحبیب علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام ط "صحیحین بخاری ومسلم"

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِیْ ھٰذَا ط

نہ اختیار کرو سفر سوائے تین مساجد کے۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد حرام اور میری مسجد نبوی شریف۔

"شد الرحال الی النبی المختار، کثیر الافضال کا حامل ہے:"

○ ان تین مساجد کے استثنیٰ کا مستثنیٰ منہ دیگر مساجد ہیں۔ اور دیگر مصالح دینی و دنیاوی، ہجرت، تجارت کا سفر مظفر بالاتفاق جائز اور مشروع ہے ان تین مساجد میں قرب مقصودہ ہے مخصوصہ جو ان کے علاوہ میں نہیں۔ یہ ان کی فضیلت اور زیادتی ثواب کے اظہار کے لیئے فرمایا۔ تمام علماء امت کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" کا سفر حج بیت اللہ کے سفر سے بھی افضل ہے۔ اس حدیث پاک سے خیر الامم کو خیر الرسل ﷺ کے در اطہر کی حاضری کے سفر کو ناجائز کہنے والے لفظ مساجد پر غور کریں کہیں اس سفر مبارک کی ممانعت کا اشارہ تک نہیں ملا۔ جو العلم حجاب الاکبر والوں نے سمجھا اور بیان کیا اور سفر بہ نیت محض زیارت مزار مطہر اور مرقد اطہر رسول انور ﷺ پر چسپاں کر دیا۔ سات سو سال سے آئمہ اسلام، علماء اعلام جس مبارک سفر کو مستحب، سنت جلیلہ عظیمہ بلکہ قریب الواجب قرار دیتے رہے ہیں۔ اس کو آٹھویں صدی ہجری میں علامہ ابن تیمیہ حرانی اور اس کی ذریت (ابن عبد الوہاب نجدی) نے بیک جنبش قلم حرام قرار دے دیا۔ آج بھی سعودیہ نجدیہ حاضری در رحمت عالم وعالمیان ﷺ کی نیت کے سفر کو شرک قرار

---

۱ الشیخ امام تقی الدین سبکی شافعی علیہ الرحمۃ نے "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام" منکرین کے رد میں تصنیف کی جو سفر زیارۃ روضہ رسول ﷺ کی احادیث پاک کو موضوع اور سفر مبارک کو بدعۃ غیر مشروع کہتے تھے۔ امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ نے فتح القدیر شرح ہدایہ میں اس سفر مبارک کو مبارک ترین لکھا ہے۔ ۱۲ منہ الشیخ الاعلیٰ ط

دیتے ہیں، حالانکہ یہ سفرِ مبارک نعمتِ کبریٰ اور سعادتِ عظمیٰ ہے اور حاضری و خاک بوسیٔ آستان عرش نشان رسولِ اعظم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کسی بڑی قسمت والے کا نصیب ہے۔ [1]

اَکْبَادُنَا بِحُرُوحَۃٍ مِّنْ سَیْفِ ہِجْرِ الْمُصْطَفٰی ۔ طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَم

مَنْ وَجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی ۔ مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَم

☆ منزلِ شوق:۔ بگیرائے ساربان راہ درازے ۔ مرا سوزِ جدائی تیز تر گردد

اللہ اللہ! المدینۃ المنورہ کا سفر عشق و محبت کا سفر ہے۔ شوق و اشتیاق کی وادی اور کوئے جانِ جاناں میں جانے والے! ہوش سے کہ یہ ادب کے منازل ہیں یہاں کے پتہ پتہ ذرہ ذرہ میں بوئے حبیب رچی بسی ہے جو غلام کے دل و دماغ کو معطر اور مست و سرشار کرتی ہے راہ میں اَلْعَقِیْقُ وَادِیْ مُبَارَکٌ اِس مبارک وادی پر عشق والوں نے بہت کچھ لکھا۔ اور آنسو بہائے۔ پھر جگر سوزاں قلب تپاں عاشق اُس مقام رشکِ ارم، خلدِ بریں میں آن پہنچا جس کی مدت سے دل میں تمنا تھی حدودِ المدینۃ المنورہ میں داخل ہوتے وقت شکر و امتنان کے جذبات سے دل لبریز ہو۔ سرکارِ نبوت کی عظمت و جلال، عزّ و وقار سے لرزاں و ترساں اور اِس نعمتِ عظیمہ و جلیلہ اور سعادتِ سفرِ مدینہ کے حصول پر فرحاں و شاداں ہوتے ہوئے ۔

حبذا روزِ سعادت، حبذا روزِ وصال ۔ باغ من گل مے چکد بعد از چند سال

☆ جب المدینۃ المنورہ کے قریب پہنچے علاماتِ شہر کا مشاہدہ ہو تو خشوع [2] و خضوع، تضرع، انکساری اور گریہ وزاری کے ساتھ اِن اشعار سے جذبۂ عشق کو تازہ کرے اور ذوق و شوق سے عشقِ محبوب سے سرشار اور محبتِ محبوب سے اشکبار ہو کر درود شریف پڑھے اور کہے [3]

قُرْبُ الدِّیَارِ یَزِیْدُ شَوْقَ الْوَالِہٖ ☆ لَاسِیَّمَا اِنْ لَاحَ نُوْرُ جَمَالِہٖ

اَوْ بَشَّرَ الْھَادِیْ بِاَنْ لَاحَ اللِّقَاء ☆ اَوْ بَدَتْ عَلٰی بُعْدٍ رُؤُسُ جِبَالِہٖ

فَھُنَاکَ عِیْلَ الصَّبْرُ عَنْ ذِیْ صَبْرَۃٍ ☆ وَبَدَا الَّذِیْ یُخْفِیْہِ مِنْ اَحْوَالِہٖ

---

[1] اس سفرِ مبارک کا ذکر اور شکر بطور تحدیثِ نعمت حسبِ حکم ہے۔ یہ مومن کا سرمایۂ ایمان ہے۔

[2] خشوع کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور خضوع کا اعضاء اور جوارح سے یعنی ظاہری باطنی ادب سے۔

[3] ا۔ محبوب کے شہر پاک کا قرب عاشق گم گشتہ کے ذوق کو بڑھاتا ہے خصوصاً جب اس کا جمال چمک رہا ہو۔



اُدْخُلْ بِحُجْرَۃِ اَحْمَدَ بِبَابِہٖ ☆ یَاْوِی الْفَقِیْرُ وَیَسْتَجِیْرُ الْمُذْنِبُ

وَالرِّیْحُ قَدْ اَهْدَتْ لَنَا مِنْ طَیْبَۃٍ ☆ عَرْفًا کَشِیْ الْمِسْکِ بَلْ هُوَ اَطْیَبُ

○ عاشقِ زار بہت دُور دراز کا سفر طے کرتے وقت اپنے دِل کو ان اشعار سے تسلی دے کر ہجر کی گھڑیاں اب ختم ہوئیں۔ یومُ الوصال آن پہنچا تاکہ دل کی دھڑکن، صبر، سکون سے قرار پکڑے زبان سے یہ معروضات، کیفیت پیش کرے اور جتنا ممکن ہو دُرود شریف باآوازِ بلند پڑھے۔ داخلہ سے پہلے وضو تازہ کرکے صاف ستھرا لباس پہنے اور خوشبو لگا کر دُرود شریف کا وِرد کرتے ہوئے یہ دعا آہستہ آہستہ پڑھے۔ " اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ "

قرآن پاک : پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت کریمہ ۸۰

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ○

اور یُوں عرض کرے اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

☆ مُدْخَلَ صِدْقٍ سے مُراد مدینۂ منوّرہ کا داخلہ اور مُخْرَجَ صِدْقٍ سے مکّہ معظّمہ سے نکلنا۔

☆ ایمان کے ساتھ داخلہ مدینۃُ المنوّرہ اور بشارتِ شفاعت پاکر مدینۂ منوّرہ سے نکلنا۔

☆ قبر میں داخلہ ایمان رضا اور طہارت کے ساتھ اور روزِ قیامت قبر سے بشارتِ مغفرت پاکر عزت کے ساتھ نکلنا مُراد ہے۔" اور سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا سے مُراد صحابہ انصار ہیں۔"

○ جب زائر فرحاں و شاداں " اَللّٰہ اَللّٰہ " کرتے دیارِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب پہنچتا ہے تو اُس کی معنبر ہوائیں اور معطر فضائیں پیشوائی کرتی ہیں۔ ملائکہ انوارِ رحمت کے پھولوں سے اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ بشارتیں، مبارکیں دیتے اور گلہائے انوار کے ہار اُس کے گلے میں ڈالتے

ے دیارِ حبیب میں ذکرِ حبیب درُود پاک سے غافل نہ ہو۔ یہ سرچشمہ عنایات بے نہایات ہے۔ العظم

بقیہ حاشیہ

۲۔ بشارت دے دو ملاقات کرنے والے کو کہ پہاڑوں، ٹیلوں کی چوٹیاں اب ظاہر ہو گئیں ہیں۔

۳۔ یہاں صبر کرنے والوں کا صبر و قرار بھی جواب دے جاتا ہے اور چھپا حال عشق ظاہر ہو جاتا ہے۔

۴۔ بارگاہِ احمدی " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " میں حاضر ہو جا کہ اسی بارگاہ میں فقیر کو پناہ ملتی ہے اور گناہگار کو ٹھکانہ۔

۵۔ ہوائے مدینۂ منوّرہ نے مجھے مُشک جیسی خوشبو پہنچی بلکہ مُشک سے بھی زیادہ لطیف اور معطر۔

ہیں۔ اگر سفرِ طیبہ میں کوئی دُشواری پیش آجائے تو حضرت خضر علیہ السلام، رضوانِ جنّت اور رجالُ الغیب خدمت کرتے ہیں کہ یہ مہمانِ رسول ہیں۔ تو جب شہرِ ہمایوں المدینۃ المنورہ نظر آنے لگے تو حرم شریف کے قریب سواری سے اُتر جائے اور قدم قدم پہ دھیان اور خیال سے درود شریف پڑھے یہ وہ سرزمین پاک ہے جہاں محبوبِ الٰہ "عزّوجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم" کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں۔ بالفاظِ دیگر اس سرزمین نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم چومے ہیں اور نقشِ قدم کو اپنے سینہ میں امانتاً رکھ لیا۔ یہ اس خطۂ پاک کی سرزمین وحی ہے جہاں انوارِ قرآن اور انوارِ صاحبِ القرآن چمک رہے ہیں۔ خلفاء عباسیہ کا یہ معمول تھا جب وہ حدودِ حرم پاک میں داخل ہوتے تو اپنی سواریوں سے اُتر جاتے اور پیدل چلتے راہ کی صعوبت کو سعادت سمجھتے۔ یہی طریقہ ادب و احترام کا ہے۔ ؎۱

لَوْ جِئْتُکُمْ قَاصِدًا اَسْعٰی عَلٰی بَصَرِیْ ۔۔۔ لَمْ اَقْضِ حَقًّا وَاَیُّ الْحَقِّ اَدَّیْتُ

☆ خیالِ محبوب میں محو، طاعتِ الٰہی میں مشغول، شوق و ذوق، فرح و سرور سے معمور، ذکر و فکر میں مستغرق درود و سلام سے زبان تر ہو تاکہ قلب قابل انعکاسِ انوارِ محمدی و اسرارِ احمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہو اور قلب بقعۂ نور بن جائے ؎۲

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام ۔۔۔ و افتم بپائے خود کہ بکوئیت رسیدہ ام

ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را ۔۔۔ کو دامنت گرفتہ بسُوئیت کشیدہ ام

دُرودِ مسعود اور جلوسِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم: قبیلہ بنی سالم بن عوف کے محلّہ سے نماز جمعۃ المبارک کے بعد عازم مدینہ منورہ ہوئے تو حضور سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے اور پیچھے پیدل اور سوار انصار صحابہ کے دستے زیرِ قیادت سیدُ الانصار سعد بن عبادہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم رکابِ نبوی تھے اور پورا شہر تین روز سے ہی استقبال کی تیاریوں میں

سے نگاہِ نبوت کے پروردہ، نجوم سماء الاسلام، اصحابِ خیر الانام علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کے جوشِ استقبال کا اندازہ

؎۱ اگر قاصد پیغامِ محبوب لاتا تو میں اپنی آنکھوں سے چل کر حاضر ہوتا پھر بھی میں نے حق ادا نہیں کیا اور یہ حق ادا بھی کیسے ہو؟

؎۲ مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ تیرے جمال جہاں آرا کا نظارہ کر لیا ہے اور اپنے پاؤں پر ناز ہے کہ تیری گلی میں پہنچے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں کو اس لئے ہزار بار چومتا ہوں کہ تیرے دامن کو مضبوط پکڑ کے تیری طرف کھینچا ہوا ہوں۔



مصروف تھا۔ حمد و ثنا کے نغمے گونج رہے تھے گھر گھر خوشیاں تھیں۔ انصارِ مدینہ کا عظیم الشان گروہ عجیب کیفیت سے سرشار تھا۔ حضرت بُریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ آگے آگے جھنڈا لئے چل رہے تھے۔ ہر صحابی کی خواہش تھی۔ حضور ہمارے محلّہ یا گھر کو مہمانی کی سعادت بخشیں۔ محبت سے آگے بڑھتے کر اونٹنی کی مہار پکڑ لیں لیکن حضور ﷺ اپنے جاں نثار صحابہ کو خوش خوش اور مسکرا مسکرا کر فرما رہے تھے خَلُّوْا سَبِيْلَهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ "اے میرے جاں نثار صحابہ! میری اونٹنی کی مہار چھوڑ دو یہ مامور من اللہ ہے اور اونٹنی تمام شہر کے محلّہ بازار اور گلیوں کو قدوم میمنت سے نوازتی ہوئی مسجدِ نبوی کے محراب کی جگہ بیٹھ گئی۔ لیکن حضور ﷺ نہیں اُترے تھوڑی دیر کے بعد اونٹنی پھر اُٹھی تو چند قدم چل کر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے آگے بیٹھ گئی۔ حضور ﷺ کی آمد کی خوشی سے اُن کا رواں رواں فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھا۔ حبشی نوجوانوں نے تلوار اور نیزے کے کرتب دکھائے۔ اور جذبۂ مسرت و خوشی سے گلی بازار پُر رونق ہوگئے اور نظارۂ جمال سے ہر چیز، چمک اُٹھی۔ حضور ﷺ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وصال مبارک ۵۲ھ) کو شرفِ میزبانی بخشا ؎

دور شو اے ظلمتِ شامِ فراق ۔۔۔ کآفتابِ وصلِ تاباں مے رسند

تازہ باش اے تشنۂ وادیِ غم ۔۔۔ کہ برائیت آبِ حیواں مے رسند

شاد باش اے خستۂ ہجرانِ بلا ۔۔۔ کز پئے دردِ تو درماں مے رسند

○ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو سب سے پہلے بابُ السلام سے داخل ہو کر نفل تحیۃ المسجد ادا کرنے اور سجدۂ شکر بجالائے کہ ربِّ کریم نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اپنے محبوب کے در پر بلایا۔

☆ علامہ سید احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ (وفات ۱۲۳۱ھ) نے المدینۃ المنورہ کے داخلہ کی منظر کشی یوں کی۔

وَلَوِ اسْتَطَاعَتْ مِنَ الْحُبِّ لَفَرَشَتْ لَهُ الطَّرِيْقَ وَيَقْطَعُ اَكْبَادَهَا حَتّٰى يَمْشِيَ عَلٰى قُلُوْبِهَا	اگر ممکن ہوتا تو اہالیانِ مدینہ منورہ اپنے قلب و جگر نکال کر فرش بچھاتے اور محبوب اس سجی ہوئی راہ پر چلتے۔

نبوّت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی

درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

 اللہ عزّوجل تعالیٰ کے محبوب پاک کے جشن پاک میں ثنا خوانی، نعت خوانی از قسم درود شریف ہے۔ العطایا

○ جمالِ نبوی کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے، پردہ نشین خواتین بھی باہر آگئیں اور بنی نجار کی چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری بچیوں[1] نے دف بجا بجا کر یہ نعتیہ اشعار گائے۔ کتنا پیارا وقت ہوگا اور کتنا سہانا سماں کہ قیامت تک یہ نغماتِ محبتین کے کانوں میں گونجتے اور رس گھولتے رہیں گے۔

صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیۡکَ　یَا حَبِیۡب سَلَامٌ عَلَیۡکَ　یَا رَسُوۡل سَلَامٌ عَلَیۡکَ　یَا نَبِیۡ سَلَامٌ عَلَیۡکَ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا　مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعْ　وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا　مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعْ

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا　جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعْ　جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِیْنَۃَ　مَرْحَبًا یَا خَیْرَ دَاعْ

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا　وَاخْتَفَتْ مِنْہُ الْبُدُوْرُ　مِثْلُ حُسْنِکَ مَا رَاَیْنَا　قَطُّ یَا وَجْہَ السُّرُوْرِ

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ　اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ　اَنْتَ اِکْسِیْرٌ وَّ غَالِیْ　اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ

یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدْ　یَا عَرُوْسَ الْخَافِقَیْنِ　یَا مُؤَیَّدْ یَا مُمَجَّدْ　یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ

یَا صِدِّیْق سَلَامٌ عَلَیْکَ　یَا فَارُوْق سَلَامٌ عَلَیْکَ　یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ　صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

(درود نادری ۔ جیلانی سلام صفحہ ۷۵۳ پر)

☆ تعمیرِ مسجد النبوی شریف :۔ سیّد الانبیاء والرّسل صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلامہٗ نے مدینہ منوّرہ قیام فرمانے کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ تعمیرِ مسجد شریف کا تھا۔ جہاں اونٹنی بیٹھی تھی وہیں پر مسجد شریف کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ نے بنفسِ نفیس تعمیر میں حصہ لیا۔ دیواریں عام سادہ پتھروں اور چھت کھجور کی تھی۔ بارشوں میں چھت سے پانی ٹپکتا تھا۔ اللہ اکبر! کائنات کُل کے رسولِ کُل "ﷺ" کی مسجد پاک کتنی سادہ تھی لیکن نور سے منوّر، اور رحمت و برکت سے بھرپور ہے۔ یہ درود شریف کا بینک ہے۔

آدابِ مدینہ طیبہ :۔ عالم المدینۃ المنورہ السید ابوالحسن علی نورالدین سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ"

بہر نظر مہر من جلوہ مے کند لیکن　کس آں کرشمہ نبیند کہ من ہمے نگرم

☆ زائر روضۂ اطہر کے سامنے بغیر سلام عرض کئے ہرگز ہرگز نہ گزرے۔ سکون و وقار، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور پھر آگے بڑھے حتیٰ کہ مسجد نبوی شریف کے باہر سے بھی گزرے تو باادب کھڑے ہو کر تعظیماً سلام عرض کرے اور ان لمحات کو غنیمت جانے۔

---

[1] ان بچیوں نے اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا۔ نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار ۔ [illegible]

[2] [illegible]



☆ مشہور تابعی امام ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس نے کہا، خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ابو حازم سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہو، سلام بھی نہیں کرتے۔ اس کے بعد حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بھی درود و سلام ترک نہیں کیا۔

☆ شیخ الشیوخ ہند عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے تین سال مدینہ طیبہ میں قیام کیا، کبھی بھی درود و سلام ترک نہ کیا ہمیشہ ہی درود شریف سے رطب اللسان رہے اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی زیارت سے نوازے جاتے۔ آپ اُمتِ مسلمہ میں علماءِ متاخرین میں علماً، فہماً اور ورعاً۔ آفتاب و مہتاب تھے۔ دورانِ قیام المدینۃ المنورہ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ درس دیا کریں تو آپ نے بارگاہِ محبوب کے ادب کے پیشِ نظر نہایت ہی منکسرانہ انداز میں کہا۔ میں یہاں استفادہ کے لیئے آیا ہوں نہ کہ افادہ کے لیئے۔ آپ ادباً کھڑے ہو کر ساری ساری رات درود شریف عرض کرتے۔

مسئلہ: کعبۃ اللہ المشرفہ کو ادب سے بیٹھ کر صرف دیکھنا افضل عبادت سے ہے بعینہٖ سبز گنبد کے نظارۂ جمال باکمال کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا اور استحضارِ قلبی سے درود شریف پڑھنا افضل ترین[عہ] عبادات سے ہے اور سندِ شفاعت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہاں ہر لحظہ حضوری ہی حضوری ہے۔ نور ہی نور ہے اور سرور ہی سرور ہے ؎

کشتیٔ عمرِ رواں ہو غرق ساحل کے قریب	دیکھتے ہی گنبدِ خضریٰ کو آجائے اجل
اختتامِ قصۂ مہجوریٔ دل کے قریب	جان یہ شمعِ آرزو میں کس نے آ کر ڈال دی

حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام "بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما":

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک[عہ] سو بیس رحمتیں کعبۃ اللہ کے لیئے مختص فرمائی ہیں۔ ساٹھ رحمتیں طواف

عہ اس خوش قسمت کو حاضری المدینۃ المنورہ خواب میں یہ بشارت عظیمہ ملی فضلاً فی الصلوٰۃ علی النبی المختار افضل من جمیع العبادات والزیارات تمام عبادتوں اور زیارتوں سے افضل ترین عبادت مدینہ منورہ میں درود شریف ہے۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ ط

عہ صحابہ کرام کا کل زمانہ بعثت نبوی سے آخری صحابی کی وفات تک ایک سو بیس[۱۲۰] سال ہے۔ جو کعبۃ اللہ پر رحمتوں

کرنے والوں کے لیئے اور چالیس رحمتیں اُن کے لیئے جو نوافل پڑھتے ہیں اور بیس رحمتیں اُن کے لیئے جو محض کعبۃُ اللہ کی زیارت کرتے ہیں۔ اِن بیس رحمتوں سے اگر ایک رحمت بھی قیامت کے روز نازل کر دی جائے تو ہر ایک کی بخشش ہو جائے۔ (الحدیث المبارکہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ بَدْرِ التَّمَامِ نُوْرِ الظَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

کے نزول کے مطابق ہے۔ نیز حدیث پاک میں ہے کہ روزِ قیامت جنتیوں کی ایک سو بیس قطاریں ہوں گی جن میں اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی اسّی قطاریں ہوں گی۔ "اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِیْحِ" کے تحت عرض ہے۔ کعبۃُ اللہ، انوار و تجلیاتِ الٰہیہ اور رحمتوں کا مرکز ہے۔ صحنِ حرم میں رحمتوں کے نشاناتِ فِیْہِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ (سورۃ آلِ عمران ۹۷) تجلیاتِ الٰہیہ جو قبولیت کے مراکز ہیں۔ بیتُ اللہ پر نظر پڑنے سے پہلے گناہوں سے پاک اور دُعا کی قبولیت کی بشارت۔ حجرِ اسود کو چومنے اور استلام سے شہادت اور شفاعت۔ مُلتزم سے چمٹنا۔ چہرہ اور سینہ لگانا اور ہاتھوں کو دیوار پر پھیلانے سے مغفرت۔ حطیم مصلائے ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے نوافل کی قبولیت۔ جائے مرقد سیّدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام سے برکت۔ رکنِ یمانی ہاتھ پھیر کر چہرہ پر پھیرنے سے وجاہت۔ یہاں ستر ہزار ملائکہ مقربین کی دُعا پر آمین کی مُہر مطابقت، غلاف سے چمٹنا۔ لپٹنا آنکھوں سے لگانا غم سے نجات، در کعبۃ اللہ پر دُعا اور سجدے کا حتمی وعدہ قبولیت۔ قبہ مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر نقشِ قدم پر سجدوں کی سعادت۔ چشمۂ آبِ زمزم سے پینا اور بقیہ پانی سے چہرہ پر چھینٹے مارنا۔ جسم اور لباس پر ڈالنا۔ سر کا غسل اور وضو طہارت اور نظافت شہزادگانِ نبوت کا تحنیک آبِ زمزم سے پانا اور شبِ اسراء، روح القدس علیہ السلام کا جنت کے پانی کی بجائے آبِ زمزم سے قلبِ اطہر دھونے کی فضیلت۔ مطاف جہاں کئی انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں رحمت اور المسجد الحرام کے باہر حرم شریف میں سب سے افضل ترین مقام مولد النبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر زیارت اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ نہایت کا فی الباب۔ یہ کہ کعبۃُ اللہ العظیم پر ایک سو بیس رحمتوں کا ورود اور نزول اور وہ بھی بالخصوص۔ کیا اُس ذاتِ رحمٰن و رحیم اور کریم کی کل اتنی ہی رحمتیں ہیں۔ فرمایا میری رحمتوں کی انتہا نہیں لیکن تم مزید کو ڈھونڈو۔ اے کعبہ! رحمتیں اگر چاہو تو میرے جاذ وَلَکَ کے اشارے المدینۃُ المنورہ میرے حبیب پاک صاحبِ لولاک، دانائے سُبل، فخرِ رُسل، مولائے کل احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے پاس چلے جاؤ جو میری رحمتوں کے مظہر، مرکز اور رحمۃٌ للعالمین ہیں۔ "کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل"۔ یہ ساری رحمتیں انہیں برکت وجودِ شریف وہاں پاؤ گے۔



روضۃ السابعۃ باب ۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَضَائِلُ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃ

"زَادَهَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا"

"وَزَادَهُمَا عِزًّا وَّ زَیْنًا بَعْدَ زَیْنٍ"

قرآن پاک: پ ۳۰ سورۃ البلد آیت کریمہ ۱-۲-۳

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ

مجھے اس شہر کی قسم کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اُس کی اولاد کی قسم کہ تم ہو۔

○ اس قسم کا مُقسَم بہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات ہے۔ بِحُلُوْلِہٖ "صلی اللہ علیہ وسلم" لمزید فضائلہا اور یہاں بلدۃ الامینۃ مکۃ معظمہ کی قسم ہے۔ یہ قسم فرمانا بیت اللہ، حطیم، حجر اسود اور مقام ابراہیم کی وجہ سے نہیں، حضور محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جلوہ گری کی وجہ سے ہے کہ محبوب "تو" اس شہر میں مکین ہے۔ اس شہر کے رہائشی اور حرم پاک کے آداب[علہ] امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور آیات مقدسہ میں شہر اُمّ القُریٰ کی قسم۔ گلی و بازار، چشمہ و پہاڑ، در و دیوار مُقسَم بہ میں داخل ہیں۔ یاد رہے مکان کا عزّ و شرف مکین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مکین جتنا شرف و کمال میں برتر اور ارفع ہوگا۔ مکان بھی اتنا ہی برتر، مرتفع، معزز اور مشرف ہوگا۔ مکہ معظمہ کا یہ شرف حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت، رہائش اور جلوہ گری کی بنا پر ہے اور حرم شریف میں اس

علہ خیال کر کہ اس نابکار نالائق کو شہنشاہِ ارض و سما جل و علا نے اپنے گھر بلا کر حضرت ابو حنیفہ الرحمٰن سے نوازا

تو کجا و من کجا و ذکرِ حرمت کجا　　اللہ اللہ نسبتِ شاہ و گدا

☆ زائر پر لازم ہے کہ مکین بلدۃ امین کے جلال کو برداشت کرے یہ اُن کا حق ہے اور ہمارا حق صبر و شکر سے برداشت کرنا ہے نہ کہ شکایت کرنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ظلم و تشدد برادراں کے پوچھنے پر اپنے والد مکرم سے عرض کیا یا اَبَتِ لَا تَسْئَلْنِیْ مَا صَنَعَ اِخْوَتِیْ بَلْ سَلْنِیْ مَا صَنَعَ اللّٰہُ بِیْ "ابا جان مجھ سے یہ نہ پوچھئے کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا کیا ظلم کیا۔ یہ پوچھئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کیا کیا کہ مجھے قید چاہ کنعاں سے نکال کر تخت مصر عطا فرمایا۔"

کی عظمت وحرمت اور طہارت کی وجہ سے کفار ومشرکین کا داخلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا گیا کہ مشرکین پلید ہیں اور حرم شریف پاک۔

☆ علماءِ مالکیہ نے البلد سے مراد مدینہ طیبہ لیا ہے۔ وہاں صرف ولادت اور یہاں تا قیامِ قیامت، اقامت پذیر۔ مکہ معظمہ اور المدینۃ المنورہ کو اپنے قدموں سے شرف بخشنے والے حضور نور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" مکہ معظمہ (وطنِ مصطفےٰ) کو چمکا کر اور بقعۂ نور بنا کر مدینہ منورہ (شہرِ مصطفےٰ) تشریف لے گئے اور دونوں شہروں کو منور ومعظم کر دیا۔ دونوں کی مفہوم کے لحاظ سے عظمت ظاہر ہے۔ مکہ معظمہ میں شانِ جلالی کا ظہور ہے اور یہاں کے رہنے والے اپنے اعمال سے شانِ جلالی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مدینہ طیبہ میں شانِ جمالی کا ظہور ہے۔ یہاں ہر لب درود شریف سے لبریز اور ہر قلب، محبت وادب سے سرشار ہے۔ دونوں شہر باعظمت اور ذی شان۔ جو حضور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نور سے منور اور روشن ہیں اور یہاں کے باسیان کو صاحبِ خُلقِ عظیم" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے عظیم سے عظیم تر بنا دیا۔

☆ مکہ معظمہ میں بیت اللہ ہے اور مدینہ طیبہ میں رسول اللہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"۔ وہ حرم خلیل محترم ہے اور یہ حرم حبیب معظم۔ کعبۃ اللہ شرفہا اللہ تعالیٰ وقدس پر سب سے پہلی نظر پڑے تو ربِ کریم سے عشقِ مصطفےٰ، مانگو اور مدینہ منورہ رسول اللہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی بارگاہ سے "اللہ" کو مانگو "عز وجل لا نصلی اللہ علیہ وسلم" اور ربِ کریم سے دعا مانگو کہ وہ ہمیں اپنا بندہ بنائے۔ یہ شریعت اور طریقت کے اعلیٰ مراتب سے ہے۔ علامہ مولوی مفتی قاضی امام خطیب بننا آسان ہے

لیکن بندہ بننا بہت مشکل ہے۔ "بندہ وہ ہے جو ہر حال میں مالک کے حکم میں بندھا ہے۔"

☆ واسطی نے حضرت عیاض علیہ الرحمۃ سے روایت کی کہ البلد سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ فقہ مالکیہ اعاظم واکابر علماء کرام نے متفقہ" اسی معنی کو ترجیح دی کہ ہجرت سے قبل مکہ معظمہ افضل تھا اور بعد ہجرت مدینہ منورہ افضل ہے۔

فتویٰ :- فقیہہ امت مشہور محدث عالم المدینۃ النبویہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولادت ۹۳ھ) نے فرمایا جو شخص افضل البلاد المدینۃ المنورہ کو یثرب کہے وہ منافق ہے۔ اور اس کو دس دُرّے لگانے کا حکم صادر فرماتے۔ اگرچہ وہ شخص ظاہراً کتنا ہی قدر ومنزلت والا کیوں نہ ہوتا۔

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقتِ ہجرت کعبۃ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مجھے ہر جگہ سے زیادہ



یہاں رہنے نہیں دیتے اور دُعا فرمائی اے اللہ سُبحانَہٗ وَتعالیٰ ! تُو نے مجھے اُس شہر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے جو مجھے محبوب تھا ۔ اب میرا اُس شہر میں قیام فرما جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو تو ہجرت کے لیئے ربُّ العزّت نے اپنے حبیب اجمل علیہِ الصّلوٰۃ وَ السّلام الاکمل کو تین جگہ کا اختیار دیا ۔ قنسرین ملکِ شام ، ہجر بلادِ بحرین ، یثرب[1] بلادِ عرب ، تو آپ ﷺ نے حجازِ مُقدّس کو ترجیح دی ۔ مدینہ طیّبہ وُہ مُقدّس اور برگزیدہ شہر ہے ۔ جو ربّ جیب نے اپنے حبیبِ لبیب عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے پسند فرمایا تو نبی تہامی[1] ﷺ نے اُسے ہمیشہ محبوب و مرغوب رکھا ۔ آفتابِ نبوّت ، قمرِ رسالت کے انوار کی شعاعیں "فتوحاتِ مدینہ" یہیں سے کائناتِ عالم میں پہنچیں ، پھلیں اور پھولیں ۔ شہنشاہِ نبوّت "ﷺ" کی تشریف آوری سے بہت پہلے ہجرت گاہ کے لیئے ایک شہنشاہ نے آباد کیا ۔ یہ صُوبہ حجاز کا قدیمی اور مشہور شہر ہے ۔ اِسی شہر کے لیئے دُعا فرمائی ۔

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا مَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدُّ ؕ	اے اللہ ! مدینہ مُنوّرہ کو ہمارے لیئے مکّہ معظمہ کی طرح محبوب شہر بنا دے ۔ یا محبوب ترین ۔

یہ رنگیں ہوائیں یہ مہکی فضائیں
مُعطّر مُعنبر ہے سارا مدینہ

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وُہ مکّہ بھی میٹھا یہ پیارا مدینہ

☆ طبرانی نے مُعجم کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ۔

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ ؕ	مدینہ مُنوّرہ ، مکّہ معظمہ سے افضل ہے ۔

قولِ فیصل : ۔ مدینہ مُنوّرہ مکّہ معظمہ سے افضل ہے سوائے کعبۃ اللہ کے اور کعبۃ اللہ افضل ہے ۔ مدینہ مُنوّرہ شہر سے سوائے روضہ اطہر کے اور روضہ اقدس افضل ہے کعبۃ اللہ سے اور

---

[1] مکّہ معظّمہ تہامہ کا ایک حصّہ ہے ۔ "معنیٰ نشیبی جگہ" اور رَبوہ اور نجد اُونچی ٹیلہ والی جگہ کو کہا جاتا ہے ۔ اور یثرب کا معنیٰ خراب آب و ہوا ۔ اِس سرزمین نے آپ ﷺ کے پائے ناز کے بوسوں سے اَلْمَدِیْنَۃُ الْطَّیِّبَہ کا لقب پایا اور لاعلاج امراض کے لیئے شفا کا مرکز اور بیماروں کا مسکن بن گئی ۔ مُنافق ہی مدینہ مُنوّرہ کو یثرب کہے ؟ نعت خواں حضرات اور عُلماءِ وقت کے لیئے لمحۂ فکریہ ہے ۔ تمام عالمِ دُنیا میں یہ فضیلت اِسی شہر کو ہے کہ یہ شہر بھی آپ "ﷺ" پر ایمان لایا اور اِسی مدینۃ السکینہ میں آپ ﷺ نے آرام فرمایا وسُنّہ فرمایا

روضۂ اطہر کی وُہ خاکِ پاک[1] جو جسمِ اطہر سے مس ہُوئی وُہ تمام کائنات، کعبۂ مشرفہ جنّت لوح وقلم حتیٰ کہ عرشِ عظیم سے بھی افضل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ۔

☆ علامہ السید نورالدین سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ نے "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفٰے" میں فرمایا۔

قَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَفْضِیْلِ مَا ضَمَّ الْاَعْضَاءُ الشَّرِیْفَۃُ حَتّٰی عَلَی الْکَعْبَۃِ الْمُنِیْفَۃِ ط

اس مسئلہ پر اجماعِ اُمّت ہے کہ جس زمین سے اعضاء مبارک مس ہیں وُہ جگہ کعبۃ اللہ سے افضل ہے۔

جنّت بھی لینے آئے تو چھوڑوں نہ یہ گلی
منہ پھیر بیٹھیں ہم تیری دیوار کی طرف

جانِ جہاں ہے دشتِ طیبہ تیری بہار
بُلبل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف

☆ مسجدِ نبوی شریف کی جانب شمال پیشانی پر یہ حدیث پاک لکھی ہُوئی ہے۔

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوۃٍ مَّا سِوَاہُ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اس میری مسجد میں نماز تمام مساجد سے افضل ہے سوائے کعبۃ اللہ کے۔

حکمتِ جلیلہ:۔ مُحدثین کرام فقہاء عظام اور آئمہ مجتہدین کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ مسجدُالحرام میں نماز کا ثواب، مسجدِ نبوی کے ثواب سے زیادہ ہے۔ یعنی کمیت کے لحاظ سے حرم کعبۃ اللہ شریف کی نماز میں زیادتی ہے اور کیفیت، قبولیت اور قرب کے لحاظ سے مسجدِ نبوی شریف میں۔ یاد رہے اجر و ثواب کی زیادتی علیحدہ شئے ہے اور قبولیت اور محبوبیت علیحدہ شئے ہے۔ یہاں وُہ قرب مقصود ہے جو وہاں مفقود ہے۔

پس کدامے شہر ازجاہا خوش تراست
گفت آں شہرے کہ درفے دلبر است

خاکِ طیبہ از ہر دو عالم خوش تراست
اے خوشا شہرے کہ آنجا دلبر است

☆ دُعائے مُبارکہ:۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ تیرے خلیل علیہ السلام الجلیل نے دُعا مانگی کہ مکہ معظمہ شہر کو حرم بنادے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اے ربّ العٰلمین! میں تیرا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ دُعا مانگتا ہوں۔ تو میرے مدینہ منورہ کو حرم بنادے اور اسکے پھلوں میں دوگنا برکت عطا فرما۔[2]

[1] تربتِ اطہر کی یہ خاکِ پاک، کعبۃ اللہ کی خاکِ پاک ہے جو محبوب کی عظمت شان کے لیے یہاں لائی گئی تاکہ کعبۃ اللہ کی حاضری کے ضمن میں محبوب کی زیارت نہ ہو بلکہ علیحدہ نیت سے دُور دراز کا سفر کر کے مجسم ادب بن کر آئیں۔

☆ ایک روائیت میں نبی محترم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔

حَرَمُ اِبْرَاهِيْمَ مَكَّةُ وَحَرَمِيْ الْمَدِيْنَةُ ط | مکہ معظمہ ابراہیم کا حرم ہے اور مدینہ منورہ میرا حرم ہے۔ عله

☆ مکہ معظمہ حرمِ ابراہیمی ہے اور المدینۃ المنورہ حریمِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ حرم محترم خلیلی ہے اور یہ حریم محترم حبیبی ہے۔ ادب و حرمت میں دونوں حرم مساوی ہیں۔ نبی محترم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نور نے ان شہروں کے ذرہ ذرہ کو تجلی گاہِ طور بنا دیا۔ "علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام"

قرآن پاک : پ ۲۸ سورۃ الحشر آئیت کریمہ ۹

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ | اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا۔ دوست رکھتے ہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے گئے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روائیت ہے اس شہر مدینہ منورہ کو دار الایمان فرمایا گیا یہ شہر مقدس بھی حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پر ایمان لایا اور اُس کے سنگریزے اور پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا اور درود و سلام عرض کیا اور پہاڑوں نے جھک کر تعظیم کی اور خوشی سے جھوم اُٹھے اور درختوں نے قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا۔ اس شہر کے گلی بازار، در و دیوار، پہاڑ اور ہر شئی کو آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے لگاؤ ہے۔ صحابہ کرام نے اس شہر کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنا لیا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے قیام پذیر ہو گئے۔

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ میں مدینہ منورہ، حاضر بارگاہ رسالت تھا۔ مولائے کائنات کا ہاتھ رسولِ کائنات "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" پکڑ کر ایک باغ

بقیہ حاشیہ

اور غلامی کا ثبوت بہم پہنچا کر انعکاس تجلیات ربانی اور قرب کی کیفیات سے حلاوت ایمانی پائیں۔

عله اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنت الفردوس سے یہ قطعہ ریاض الجنۃ۔ محبوب کے لیئے دنیا میں بھیجا تو اُس کی روشنی سے جہان منور ہو گیا جہاں تک اس کی روشنی اور نور پھیلا وہ حرم نبوی بنا۔ "بروائیت" محبوب کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو نورِ نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" سے سارا شہر منور ہو گیا اور ہر شے چمک اُٹھی تو صحابہ کرام نے جہان تک جمال آرا کے نور اور روشنی کا ادراک اور مشاہدہ کیا وہ حرم نبی کی حدود قرار پایا جیسا کہ حجر اسود کا نور مکہ معظمہ میں پھیلا وہ حدود حرم کعبہ بنی حقیقت یہ ہے کہ کائنات ارضی و سماوی میں حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نور کی روشنی ہے۔ کیوں نہ ہو کہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے نور سے کائنات بنی اور اسی نور سے روشن ہے۔ "۱۲ منہ"

میں لے گئے ۔ (یہ باغ جنت البقیع کے جانب شمال واقع تھا جہاں اب شہر آباد ہے ۔ مؤلف)

○ ایک کھجور کے درخت نے جھک کر قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا اور پھر آواز آئی ۔
هٰذا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ "صلی اللہ علیہ وسلم" هٰذا عَلِیٌّ سَيِّدُ الْاَوْلِيَآءِ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"
اور دوسری کھجور سے آواز آئی هٰذا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" هٰذا عَلِیٌّ سَيْفُ اللهِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ان کھجوروں کا نام صیحانی " آواز دینے والی " رکھ دیا ۔ نیز بے گٹھل کھجور بطور معجزہ ظہور پذیر ہوئی ۔ " دیکھو صفحہ ۲۲۸ "

☆ حدیث پاک میں رسول اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا ۔

اَلْمَدِيْنَةُ مُهَاجَرَتِیْ وَفِيْهَا مُضْجَعِیْ وَفِيْهَا مَبْعَثِیْ ط	مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ اور خواب گاہ ہے اور قیامت کے روز اٹھنا یہیں سے ہو گا ۔

○ فتح مکہ معظمہ کے روز بعض صحابہ کبار کو مغموم پایا تو سبب پوچھا ۔ انھوں نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کا آبائی وطن ہے ۔ یہیں اب آپ یہیں نہ رہ جائیں ۔ تاجدار مدینہ ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہو گا ۔ میری حیات و ممات میرا حشر و نشر اور اٹھنا بیٹھنا ، رہنا سہنا تمھارے ساتھ ہو گا اور حبیب المدینۃ المنورہ جنت فرما فرمائی تو صحابہ نے تسکین پائی ۔ اس طرح یہ شہر ہمایوں سرتاج انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی تاقیام قیامت آرامگاہ اور قیام گاہ بن گیا ۔

☆ اسمآءِ مبارکہ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ننانوے ۹۹ ہیں بمطابق اسماءُ اللہِ الحسنیٰ اور اسماءُ النبی الکریم عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم جن میں مدینۃ الرسول ، مدینۃ النبی ، المدینۃ المنورۃ ، مدینہ طیبہ ، طابہ ، دارُ الامان ، بیتُ الرسول ، حرمِ رسولِ اللہ ، شافیہ ، الشفاء ، العاصمہ دارُ السُّنّۃ ، دارُ الہجرت ، قُبّۃ الاسلام ، محفوظہ ، سیّدۃ البلدان مشہور ہیں ۔

☆ اسماء کی کثرت فضیلت اور منقبت کی کثرت پر دلالت کرتی ہے ۔ ☆

بشارت :۔ شہنشاہِ دین ودنیا سلیمان علیہ السلام اپنے عظیم الشان لشکر کے ساتھ جب جبلِ اُحد سے گزرتے تو سر جھکا کر دیر تک درود شریف پڑھتے اور ارشاد فرماتے ۔

هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ نَبِیِّ آخِرِ الزَّمَانِ	یہ نبی آخر زمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ ہے



طُوبیٰ لِمَنْ اٰمَنَ بِہٖ ط | مُبارک ہے وُہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ سیدنا مُوسیٰ و ہارُون علیہما السّلام نے جب جبلِ اُحُد پر قدم رکھا تو سیدنا مُوسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا اے برادرِ بزرگوار! یہ شہرِ مقدّس قیام گاہ آخرِ زمان نبی مُحمّد مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور آپ جبلِ اُحُد پر تشریف لایا کریں گے۔ یہ آپ کا محبُوب پہاڑ ہے۔ تو حضرت ہارُون علیہ السّلام نے دُعا مانگی یا اللہ! میری قبر اِس پہاڑ پر ہو کر جب حضُور تشریف لائیں تو میری قبر کو قدمِ اقدس کی برکت سے مُشرّف فرمایا کریں۔ کمانِ نبوّت کی دُعا کے تیر کا نشانہ عین قبولیت کے نشان پر جا لگا۔ مجیبُ الدّعوات نے اُن کی دُعا قبول فرمائی اور اُسی وقت وصال ہو گیا تو جبلِ اُحُد پر آپ کی قبر شریف بنی اور جب لحد میں اُتارا گیا تو حضرت ہارُون علیہ السّلام نے ربِ کریم کی حمد کے کلمات کہے اور کلام کیا۔ اور اکیلے حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام درُود پاک پڑھتے واپس لوٹے۔

تاسیس شہرِ مدینہ طیبہ ؛۔ یہ شہرِ مقدّس حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پاک سے ہزار سال پہلے شہنشاہِ یمن تبّع نامی حِمیری اوّل اسعدہ اللہ تعالیٰ نے ریتلی زمین کے نخلستان میں آباد کیا اور رہائش رکھنے والے عُلماءِ کرام کی مکمّل کفالت کی ذمّہ داری لی اور ایک خط لکھ کر اُن کو دیا کہ یہ خط مُہر شدہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہے تاآنکہ جب وُہ آفتابِ نبوّت طلُوع ہو۔ تو یہ خط آپ کو پہنچا دیا جائے۔ جب حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے المدینۃ المنوّرہ ہجرت کی تو یہ حضرت ابُوایّوب[1] انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وراثۃً چلا آرہا تھا، فرمایا وُہ خط لاؤ جو تمہارے پاس امانت ہے۔ اُنھوں نے وُہ خط پیش کر دیا۔ خط کا مضمون دو شعروں میں تھا ؎

وصال سنہ ۵۱ ہجری

ع۱ شہنشاہِ تبّع رضی اللہ عنہ بانی شہرِ ہمایوں المدینۃ المنوّرہ ہے۔ اُس نے حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بھی ایک مکان مُبارک نشان بنایا تھا جس میں آپ نے قیام فرمایا اور جن عُلماءِ کرام کو المدینۃ المنوّرہ میں ٹھہرایا تھا اُن سب عُلماء کے سردار شامول "جو تبّع کا مصاحب تھا" کی اولاد سے حضرت ابُوایّوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے ابُولیلیٰ کے پاس یہ خط مُہر شدہ امانتاً چلا آرہا تھا دانائے غیُوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبھی اسی کو قیام گاہ کے لیے منتخب فرمایا اور جلوہ فگن ہو کر شرفِ میزبانی سے نوازا۔ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً لَاغَیْرَہٗ اور ابُولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ھَاتِ الْکِتٰبَ فَلَمَّا قَرَءَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ تبّع ثُمَّ ... تفسیر خازن ، شیخ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی اولاد سے تھا اور انصارِ مدینہ منوّرہ تبّع کی اولاد سے تھے۔

☆ "بروایت" کعبۃُ اللہ المشرّفہ پر آپ ہی نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔ جو کعبۃ اللہ کا لباسِ احرام بنا۔ ایک روایت "...."



شَهِدْتُ عَلٰی اَحْمَدَ اَنَّهٗ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِئُ النَّسَمِ

فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمْرِهٖ لَكُنْتُ وَزِیْرًا لَّهٗ وَابْنَ عَمٍّ

○ ترجمہ:- میں نے گواہی دی کہ سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم خالق الخلق کے رسول ہیں۔ اگر میری عمر نے آپ کے ظہور تک وفا کی تو میں آپ کا وزیر "غلام" اور چچیرا بھائی ہوں گا۔ فقط۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خط پڑھ کر تُبّع "تَغَمَّدَ اللّٰهُ بِرِدَآءِ غُفْرَانِهٖ" کو دُعا دی اور فرمایا کہ وہ اپنے وقت کے اولیاء میں سے سب سے بلند مرتبہ تھا۔

☆ جب صحابہ کرام ہجرت کر کے المدینۃ الشفاء آئے تو اچانک بیماریوں نے آن گھیرا۔ رنگ زرد اور پیٹ پھول گئے۔ بارگاہِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" میں التجا کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ اے شہر مقدس کی بیماریو! بلاؤ! وباؤ! ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔ تمھیں رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حکم دیا ہے۔ تو دیکھا گیا کہ بھیانک شکل میں بلائیں نکل گئیں اور شہر پاک ہو گیا۔ "عَلٰی سَاکِنِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالتَّحِیَّاتُ"

☆ المدینۃ المنورہ درود شریف کا شہر ہے۔ زائر ہر لحظہ اس خطۂ مبارک کے ہر آثار کو محبت کی آنکھ سے چومتا اور اس شہر بہاروں کی بھینی بھینی خوشبودار فضاؤں میں ہر لحظہ زبان دُرفشاں سے درود شریف پڑھتا ہے اور اکنافِ عالم سے درود خوان کے درود شریف مدینہ شریف پہنچتے ہیں۔ رُوحی لہ الفداء صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خاکِ پاک سے درود شریف کی ایک عجیب خاص قسم کی دل لبھانے والی خوشبو مہکتی ہے۔ جو زائر کے جسم و جان میں بس جاتی ہے۔

☆ المدینۃ المنورہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا شہر ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کا ذکر محبوب۔ تاآنکہ محبوب کا نام نامی اسم گرامی محبوب یہ شہر درود شریف کے الفاظ کا خزینہ، اور درود شریف کے انوار کا گنجینہ ہے۔ یہ شہر محبوب کائنات کے محیط کا مرکزی نقطۂ ریحان ہے۔ اور محبوب پھلوں کے متعلق فرمایا فَكَانَ اَحَبُّ التَّمْرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ الْعَجْوَةُ سب پسندیدہ اور محبوب کھجور عجوہ تھی یہ کھجور عجوہ جنّت کا پھل ہے۔ مومن کو یہ کھجور محبوب اور پسند کیوں نہ

بقیہ حاشیہ

میں بسند صحیح بیان مجاسب سے پہلے کعبۃ اللہ کا غلاف سیدنا تبان علیہ الرحمۃ والرضوان نے چڑھایا تھا جو حضور سرور کون و مکان صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ اعلیٰ ہیں۔ یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔ معدانی زمانہ ۱۱۵۸ سال ہے



ہو کر یہ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی محبوب کھجور اُمُّ التمر ہے۔ جس کا پودا سرکار "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا تھا۔ کھجور عجوہ کے سات دانے مُنہ نہار ناشتہ میں کھانے سے زہر[عہ] اور سخت قسم کے جادُو کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ "صحیحین بخاری و مسلم"

☆ صیحانی کھجور نے تو بارگاہِ مُصطفوی "صلی اللہ علیہ وسلم" میں سلام عرض کیا۔ برنی کھجور کے مُتعلق فرمایا یہ افضل و بہتر اور دافعُ الامراض ہے۔ شلبی کھجور، ربّا گٹھلی کھجور، کلمہ طیّبہ والی کھجور غرضیکہ ہر ایک کھجور اپنی اپنی خصُوصیات اور تاثیرات میں مُمتاز ہے اور مومن کے لیئے تبرّک، مدینہ طیّبہ کا ایک ایک مقام خیر و برکت کا ہے۔ مقاماتِ مُقدّسہ، مکاناتِ مُتبرّکہ اور جہاں جہاں محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدم مُبارک لگے اور آپ کی نگاہیں دَر و دیوار پر پڑیں جس سے یہ بلدۂ طیّبہ محلِ قبولیت اور مقامِ محبُوبیت بن گیا۔ ان کھجوروں اور پھلوں میں قدم مُبارک کے اثرات و برکات سرایت کیئے ہُوئے ہیں۔ مدینہ مُنوّرہ کا پودینہ بے حد خُوشبُودار اور سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو چائے اور قہوہ کو مزید، مزیدار اور خُوشبُودار بناتا ہے اور ایک عُمدہ تر اور نفیس ترین تبرّک گلاب کے پھُول ہیں۔ جو محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خُوشبُو اپنے اندر بسائے ہُوئے ہیں۔

غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ط

بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ یُطْفِیُ الْجُذَامَ ط

سیدہ فرماتی ہیں حدیث پہنچی مجھے یہ کہ فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مدینہ مُنوّرہ کا غُبار جذام۔ کوڑھ جیسے لاعلاج مرض کے لیئے شفا اور تریاق ہے۔

☆ **گُلدستۂ محبّت**:۔ دیارِ حبیب شفاخانہ، ذکرِ حبیب[عہ] دَرُود شریف نُسخۂ شفا ہے۔

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دارُ الشفا
جس جگہ مسیحا بھی آتے ہیں دوا کے واسطے

۹

عہ ذِکْرُ الْحَبِیْبِ لِلْمَرِیْضِ طَبِیْبٌ ط محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر دائمی مریض جسمانی رُوحانی ذہنی قلبی کا معالج ہے۔

عہ **شرفِ سعادت**:۔ اس دفعہ حاضری بارگاہِ عالیہ میں بار بار خیال آیا کہ غُبارِ پاک میں شفا ہے اور شہرِ مُبارک المدینۃُ المنوّرہ پر نظر اُٹھتی تو شہر بھایوں میں نہ کھی نہ مچھر، نہ کھٹمل نہ جُوں، نہ کوّا نہ چیل، نہ خوف نہ ہراس، نہ وبا نہ بلا، امن ہی امن، سکون ہی سکون، شفا ہی شفا وُہ اتنا صاف شفّاف اور مُصفّیٰ کہ غُبار کا نام تک نظر نہیں آتا تھا۔ شانِ قُدرت "بابِ عُثمان" کے باہر ایک سہ منزلہ عمارت قریبِ حرم شریف گرائی جا رہی تھی۔ فقیر راقم بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

حدیثِ نبوی :- بروایت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و رسولہٗ عنہا ؏

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "کَانَ یَقُوْلُ لِلْمَرِیْضِ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیُشْفٰی سَقِیْمُنَا ؏

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مریض پر یہ کلمات پڑھ کر دم فرماتے اور بیمار شفا پاتا ۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیُشْفٰی سَقِیْمُنَا ؏ ؎

مریضوں کو نسخہ طبیبوں کو مژدہ ہے خاکِ شفا خاکِ کوئے مدینہ

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کو تشریف لے گئے تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں بخار کی شدت کی لپیٹ میں ہوں تو فرمایا ۔ مدینہ طیبہ کی مٹی لے کر پانی میں بھگو کر چہرے پر چھڑکو ۔ تو انھوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو شافیٔ مطلق جل شانہٗ نے ببرکتِ خاکِ شفا ، شفا عطا فرمادی ۔ ؎

منم خاکِ درِ کوئے محمد " صلی اللہ علیہ وسلم " اسیرِ حلقۂ موئے محمد " صلی اللہ علیہ وسلم "
قتیلِ نوکِ شمشیرِ نگاہش " صلی اللہ علیہ وسلم " شہیدِ تیغِ ابروئے محمد " صلی اللہ علیہ وسلم "

☆ **خاکِ شفا** :- المدینۃ المنورۃ کے پورے شہر کی خاک ، خاکِ شفا ہے ۔ لیکن ایک مقام خاص خاکِ شفا ،، کے نام سے موسوم ہے ۔ جو مسجد قبا شریف سے واپسی پر مسجد جمعۃ المبارک کے قریب کھجوروں کے باغ کے عقب وادی صُعیب میں واقع ہے ۔ جہاں سے زائر خاکِ شفا لاتے ہیں ۔ پیشتر ازیں اہلِ مدینہ منورہ چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر تبرکاً دیا کرتے ۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر ؏ کو اس مقام کی زیارت نصیب ہوئی حقیقت ہے کہ اپنی قدر و قیمت تو خاکِ پاک کی وابستگی

بقیہ حاشیہ

رجب المرجب ۱۴۴۰ھ ہجری المقدسہ کو بعد از نمازِ عصر ادھر سے گزرا ۔ منظر دیکھنے کے لیے کھڑا ہوگیا ۔ عجب عمارت
۲۶-۳-۲۰۱۹ء
گرد و غبار گھٹا باندھ کر ایسا چھا کر کچھ نظر نہ آتا تھا ۔ یہ حقیر پُر تقصیر بھی آگے بڑھ کر اس غبارِ پاک کو اپنے جسم پر سجانے کے لیے حاضر ہوگیا ۔ تا آنکہ سارے جسم کا غبارِ پاک سے غسل ہوگیا ۔ الحمد للہ ربی علیٰ ذٰلک ۔ کاشکہ مدینہ منورہ کی خاک پاک میں ہی پیوندِ خاک ہو جاتا ۔ اے کریم جل شانہٗ مجھے بھی اس غبارِ پاک کا صدقہ عذاب نارسے مامون و محفوظ فرما بجاہِ و افضل البلاد علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفار ؏ ؎

مدینے جا کے ہم جیسے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

☆ فقیر اس دو شوق میں ہمرنگ جامی ایشخ جمالی کے حال گرد آلود ، آب دیدہ اور کیف و رنگ ، شیفتگی کی تمنا رکھتا ہے ؎

ما را ز خاک کویت پیراہن است بر تن آن ہم ز آب دیدہ صد چاک تا بدامن



سے ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی ہَوا اور فضا میں شفاء کے علاوہ حیاتِ حقیقی ہے۔ یہ مبنی بر حقیقت عقیدت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیر التعداد فوائد مضمر کا مژدہ ہے۔

☆ دُعا:۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ ﷺ ؎

اِلٰھِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ — بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْمَوَالِیْ

وَھَبْ لِیْ فِی الْمَدِیْنَۃِ قَرَارًا — اِیْمَانًا وَّ دَفْنًا بِالْبَقِیْعِ

☆ حضور غوث الاولیاء، بغدادِ معلی کے شہنشاہ علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا۔ ؎

خلق گفتند کہ فردا روزِ عید است — خوشی در قلبِ مومن پدید است

دراں روزے کہ با ایمان میرم — مرا در ملکِ خود آں روزِ عید است

اب مری لحد میں بھی ہے خوشبو مدینے کی

میں خاکِ شفا لایا تھا اک دن مدینے سے

☆ **درگاہِ اولیاء کی خاک کا ادب**:۔ ایک دن صاحبقران امیر تیمور گورگاں کا جلوس بخارا شریف کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً خواجہ نقشبند کی خانقاہ عالیہ کے درویش چٹائیاں جھاڑ رہے تھے اور گرد و غبار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمور بھی اپنی مسلمانی کی اچھی حالت کے پیشِ نظر ٹھہر گیا اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے عنبر اور صندل سے بڑھ کر سمجھا تو ربِ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کے ایک ولی کامل کی درگاہ کی خاکِ پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر عطا فرما دیا اور خواجہ خواجگان شہنشاہِ نقشبند بخاری کا پیراہن مبارک بطورِ کفن ملا اور سید امیر کلال دامت برکاتہم العالیہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

☆ منقول ہے۔ خواجہ خواجگان نقشبنداں فرمایا کرتے: "امیر تیمور! مُرد لیک ایمان بُرد۔ ؎

مری خاک یا رب ﷻ نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

۲

مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا ہے۔ ﷻ ؎

رَضِیْتُ بِمَا قَسَّمَ اللّٰہُ لِیْ — وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلٰی خَالِقِیْ

لَقَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ فِیْمَا مَضٰی — کَذَا یُحْسِنُ اللّٰہُ فِیْمَا بَقِیْ

؎ امیر تیمور خاندان مغلیہ کا جدِ اعلیٰ جنہوں نے اُس کی برکت سے ہند پر تین سو سال حکومت کی۔

الاولیاء تحت قدم الانبیاء، اولیاء، انبیاء کے قدموں کے نیچے کی خاک کے انوار اور ذرات ہیں۔ ان کا ادب ہے

علاج تک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شب روز خاکِ مزارِ مدینہ

حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہٗ ط

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِی الْغُبَارِ شَفَاءٌ لِّکُلِّ دَآءٍ ط	مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ غبار المدینۃ المنوّرہ میں ہر مرض کی شفا ہے

☆ شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے مُشرّف ہُوا ایک مرتبہ پاؤں میں ورم آگیا۔ اطبّاء نے لاعلاج قرار دے دیا تو شہرِ شفا کی خاکِ شفا سے شفا مل گئی۔ یہ شہر اسم بامُسمّٰی ہے۔ اکثر عُلماءِ عظام نے اس خاکِ شفا سے شفا چاہی اور پائی۔

○ مدینہ مُنوّرہ کی خاکِ پاک دوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالج بھی۔ المدینۃ المنوّرہ مانند کٹھالی ہے۔ مومن کے ہر قسم کے کھوٹ کو جلا کر اُسے مصفّیٰ و مُجلّیٰ کر دیتا ہے یہ خاک شفاء، شفاءِ بیماراں اور مرہم گناہگاراں ہے۔ یہ غبارِ پاک تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدموں کی دُھول ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے اس میں نور ہی نور ہے۔ اس خاکِ شفاء کو پانی میں گھول کر غسل کرنے سے بعونہٖ تعالیٰ یہ غسل، غسلِ صحت ہوگا۔ اور غسل، غسلِ شفا۔

★ مُنافق کی علامت سے ایک یہ ہے کہ وُہ فضائلِ مدینہ مُنوّرہ اور خاکِ شفا کا انکار کرتا ہے اور اُس کا دل مدینہ مُنوّرہ نہیں جمتا اور مدینہ مُنوّرہ بھی اُس کو کھوٹے سکّے کی طرح باہر پھینک دیتا ہے۔ ربِ علیم و حکیم نے فرمایا۔ اے محبوب" صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم "تم نے میرے کعبۃ مُعظّمہ کو بُتوں سے پاک کیا۔ میں تیرے شہر المدینۃ المنوّرہ کو منافقوں سے پاک کر دُوں گا۔

☆ حضور" صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب کبھی سفر سے واپسی مدینہ مُنوّرہ ہوتی۔ تو چہرۂ انور انبساطِ مُسرّت اور فرحت سے جگمگا اُٹھتا۔ اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز کرتے اور چادرِ انور اپنے دوشِ مُبارک سے ہٹا کر فرماتے هٰذِهٖ اَرْوَاحٌ طَيِّبَةٌ ط" یہ ہوائیں کتنی بھلی اور پاکیزہ ہیں"۔ اس مُبارک شہر کی مُعطّر فضائیں مُعنبر ہوائیں آپ" صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم "۔ کو مسرور کرتیں اور در و دیوار سے فرحت برستی جو اس مُبارک شہر کی گرد آپ کے چہرہ انور پر پڑتی تو وُہ ہرگز صاف نہ کرتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لیئے مُنہ چھپاتے دیکھ لیتے تو آپ منع فرماتے۔ سُبحانَ اللہ! وُہ کیا مُبارک چہرے تھے جو اس مُبارک گرد سے گرد آلود ہوئے۔

— شفائی مطلق ہی اور ہی اور مدینہ، آب و خاک میں شفا کی تاثیر ہوا کرتا ہے۔



آج بھی محبین کو اس شہر کے در و دیوار، گلی و بازار سے، معطر و معنبر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشبوئے جانفزا کی لپٹیں آتی ہیں۔ جس سے محبوں کے دماغ خوشبو سے معطر ہو جاتے ہیں کاش کہ اس خوشبوئے طیب کا ایک شمہ مشتاق مسافر کے شامۂ ذوق و وجدان سے روح و جان میں بس جائے۔ اس فضا کی ہوا میں حیات علہ دائمی کی خوشبو ہے۔ ابوعبداللہ عطار علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ کہا ہے ۔

فَطَابَ بِطِیبِ رَسُوْلِ اللہِ نَسِیمُہَا

فَمَا الْمِسْکُ وَالْکَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ الرَّطْبُ

☆ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ جو علماء صاحب وجدان سے ہیں فرماتے ہیں۔ دیارِ محبوب کی آب و ہوا میں ایسی خوشبو کا ہونا عجائب و غرائب سے ہے۔ جس سے قلوب فضائے انوار درود شریف سے معمور ہوتے ہیں۔ اور اس خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک اور عنبر سے برتر ہے۔ جو عاشق کے آئینۂ قلبِ نظر کے غبار کو دھو کر اُسے مطہر و معطر کر دیتی ہے۔ ۔

نہ کریں کیسے خوشبو سے وضو کلیاں مدینے کی نبی گلدستہ تھے شہر نبی گلدان جیسا تھا

☆ اس شہر مقدس و معطر کی ہر شئی کو طہارت اور نظافت سے نوازا گیا ہے جو اَللہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ حدیث پاک کے جمالِ محبت کا مظہر اور محبوب ربُّ العلیٰ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ اَذٰ وَاحْنَالَکَ الْفِدَاءُ سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم

علہ ۱۔ اس خاکِ پاک میں حیات جاودانی مضمر ہے۔ قرآن پاک سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۹۶ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو سامری نے کہا کہ میری نگاہ نے آپکی صحبت سے وہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ پائے کہ جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم جہاں پڑے وہاں سبزہ اُگ آتا تو میں نے اُس سے ایک مٹھی خاک بھر لی کہ اس میں آثارِ حیات نظر آئے۔ تو میں نے سونے کا بچھڑا بنا کر اُس کے منہ میں چٹکی بھر خاک ڈال تو وہ اس کی تاثیر سے زندہ ہو کر کلام کرنے لگا۔

۲۔ وادی ایمن طور سینا ایک ہی تجلی ربّانی سے جل کر سُرمہ بن گیا۔ اُس کی ایک سلائی قارون نے اپنی آنکھوں میں لگائی تو نگاہ سے حجاب اُٹھ گئے اور روئے زمین کے خزانے نظر آنے لگے تو المدینۃ المنورہ کے اِن ذرات خاک کی کیا شان ہو گی جس نے قدم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسے دے کر نقش قدم کو اپنے سینہ پر بطور مہر ثبت کر دیے کہ جہاں ہر لحظہ ہر لمحہ، نئی آن نئی شان سے تجلیات ربّانی کا ورود ہے۔ جس کے سامنے کوہ طور شرمندہ ہے۔

۳۔ ایک یہودی نے نعلین مقدس کی خاکِ پاک کی ایک سلائی اپنی آنکھوں میں لگائی تو آنکھیں کھل گئیں اور بصارت کے

○ اے جمالِ حقیقی! ہمارے دلوں میں محبوب کا مدینہ بسا دے تاکہ یہ تیری الطاف کے مورد بنیں۔ اے فاعلِ حقیقی! ہمارے دلوں کو بھی محبّتِ محبوب سے نواز تاکہ تیری نگاہ کے قابل ہوں اور ہجر کے لمحات اس سے بہلیں اور قلبِ مُضطر قرار پکڑیں اور تیرے محبوب کی یاد کریں اور دُرود شریف سے دل تسلی پائیں۔ کسی عاشقِ صادق نے کیا خوب کہا ہے ؎

سَنَةُ الْوَصْلِ سِنَةٌ وَسِنَةُ الْهَجْرِ سَنَةٌ

لِاَنِّیْ فِی الْوِصَالِ عُبَیْدُ نَفْسِیْ — وَفِی الْهِجْرَانِ مَوْلَی الْمَوَالِیْ

وَشُغْلِیْ بِالْحَبِیْبِ بِکُلِّ حَالٍ — اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شُغْلِیْ بِحَالِیْ

ہجرے کہ بود مُرادِ محبوب — از وصل ہزار بار خوشتر

مرضیِ مولیٰ از ہمہ اَولیٰ

بقیہ حاشیہ

ساتھ نورِ بصیرت پاکر مرتبہ صحابیت پر پہنچا جہاں اُن کے قدموں کی خاک کو اُڑایا تو آنکھوں کا سُرمہ بنا کر امر ہوگئے

وُہ خاک جو لگی تھی کبھی پائے رسُول سے — سُرمہ بناؤں پاؤں جو اُس خاکِ پاک کو میں

۴۔ قرآن مجید نے صحابہ کرام کے گھوڑوں کے قدموں کی خاک اور گرد کی عظمت کی قسمیں بیان فرمائیں۔ "سورۃ العٰدیٰت آیت کریمہ ۱ تا ۴"

۵۔ مختصراً یہ کہ سرزمینِ مقدّس المدینۃ المنوّرہ کی ہوا اور فضا میں حیاتِ حقیقی کے اثرات ہیں، جہاں بیمار دل شفا اور مُردے حیات دوام پاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ معہ حضرت یوشع بن نون علیہما السلام بحرِ فارس اور بحرِ رُوم کے سنگم میں پہنچے ان کے ناشتہ دان میں نمکین تلی ہوئی مچھلی تھی اس مقام سے جہاں حضرت خضر علیہ السلام دریا کے اندر سفید چادر اوڑھے آرام فرما تھے گزرے تو اس خطۂ ارضی کی ہوا لگی جس میں حضرت خضر علیہ السلام کے سانسوں کی مہک بسی ہوئی تھی تو اس ہوا سے وُہ بھنی ہوئی مچھلی زندہ ہوکر دریا میں چھلانگ لگا گئی۔ قدرتِ خداوندی کہ جہاں جہاں سے گزرتی وہاں وہاں پانی میں سُرنگ بنتی جاتی۔ یہ مقام منزل تھا ہماری منزل مدینہ پاک ہے۔ قِسْ عَلٰی هٰذَا ؟ یہ مقیس کا مقیس علیہ پر قیاس مع الفارق نہیں۔

☆ المدینۃ المنوّرہ زاد اللہ شرفًا وتعظیمًا کی ہوا فضا میں آج تک سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے سانسوں کی مہک اور خوشبو رچی بسی ہے اس ہوا کی شان اور تاثیرِ حیات کا کیا عالم ہوگا۔ صاحبِ وجدان اور اہلِ دانش و بینش شاہد ہیں کہ اس ارضِ مقدّس کی خاکِ پاک سے اُمّت کی حیات وابستہ ہے اور یہیں سے حیاتِ ابدی پاگئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ — سُرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

سید الانبیاء کے مدینہ پاک کی خاکِ پاک، سید الاولیاء کے نجفِ اشرف، ابو تراب کے قدموں کی تراب کحل البصر البصیرت ہے

روضۃ السابعۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۶پ

روضۂ اطہر "سبز گنبد" درود وسلام کا مرکز و منبع زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً و تکریماً ۱؎

السلام اے سبز گنبد کے مکین السلام اے رحمۃ للعٰلمین

حجرۂ مطہرہ عائشہ صدیقہ کے تین چاند رضی اللہ تعالیٰ عنہا وقدس سرہ ۲؎

☆ ذکرہٗ عروہ بن زبیر، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک خواب دیکھا آسمان سے تین چاند میری گود میں اُترے ہیں۔ میں نے خواب اپنے والد مکرم سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے تعبیر میں فرمایا اے بیٹی! دُنیا کے تین بہترین انسان تیرے حجرۂ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔

○ جب طیب طاہر نبی "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے رحلت فرمائی "ولادت کی طرح آپ کی رحلت بھی پاک اور پاکیزہ تر ہے" تو غسل "بغیر کپڑے اُتارے"۔ اور تجہیز و تکفین کے بعد حجرۂ مطہرہ میں صحابہ کرام کی جماعت دست بستہ، نبی معصوم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں تعظیماً و ادباً کھڑے ہو کر درود شریف ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر واپس چلی آتی پھر دوسری پھر تیسری، علیٰ ہٰذا القیاس تینتیس ہزار ۳۳۰۰۰ صحابہ نے بغیر امام ۳؎ نمازِ جنازہ پڑھی دو روز شبانہ اسی طرح درود شریف پڑھا جاتا رہا اور پھر یہ حجرۂ مطہرہ تا قیامِ قیامت آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی تدفین سے آرام گاہ بن کر رشکِ ارم ہو گیا۔

" ما ثبت بالسُّنّۃ فی ایام السّنۃ"

ہر قعر زعارض بر نگین تا عالمے پیدا شود بعضے زر و خلقے زمو جمعے ز لب امن از دہن

یک جلوہ شمع رُخت اُفتادہ در صحن چمن یکجا صبا یکجا خزاں یکجا گل یکجا سمن

۱؎ سبز گنبد سُنہری عکس کی ایک جھلک پر اُمت فدا ہے۔ یہ محبوب رب العٰلمین کی جلوہ گاہ ہے۔ روزِ ازل تا ابدالآباد کا تا کے درود شریف کا خزانہ ہے۔ غلام اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم کے حریم قدس میں بالشافہہ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اور جوابِ سلام سے انوار کی دستارِ فضیلت اور دستاویزِ شفاعت چاہتے اور پاتے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ما مضیٰ الحمد للہ فیما بقی

۲؎ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو مدینہ کا چاند کہا کرتیں۔

۳؎ حضور امام القبلتین "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہی حیات و ممات میں جملہ عالم کے امام ہیں۔ سب سے پہلے ملائکہ رُسل نے مع جملہ ملائکہ نوری کے درود شریف پڑھا۔ یہی نمازِ جنازہ آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی خصوصیات سے ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹی! هٰذَا وَاحِدٌ مِّنْ اَقْمَارِكِ ط تیرے خواب کے تین چاندوں میں سے یہ ایک چاند ہیں وَهُوَ خَيْرُهُمْ جو سب سے افضل ہیں، نیز فرمایا۔ نبی کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے کہ

لَيْسَ فِي الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ نَفْسُ نَبِيِّهٖ ط

وہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اس جگہ سے افضل کائنات میں کوئی اور جگہ نہیں۔

تو حضور سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الغفار کو اسی حجرۂ مطہرہ میں دفن کیا گیا۔

☆ علامہ محمد علاؤ الدین علی بن محمد البغدادی المعروف بخازن علیہ رحمۃ الدار المتقی میں ارقام فرمایا۔

وَاَمَّا ضَمَّ الْاَعْضَاءَ الشَّرِيْفَةَ اَفْضَلُ الْبِقَاعِ عَلَى الْاِطْلَاقِ حَتّٰى مِنَ الْكَعْبَةِ الْمُعَظَّمَةِ وَالْكُرْسِيِّ وَعَرْشِ الرَّحْمٰنِ ط

جز زمین اعضاء شریفہ سے متصل ہے وہ مطلقاً تمام مقامات حتی کہ کعبۃ اللہ کرسی عرش الٰہی سے بھی افضل و برتر ہے "متفقٌ علیہ"۔

☆ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری القرطبی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر "الجامع لاحکام القرآن" میں تحریر کیا۔

○ جب خلیفۃ الرسول بلا فصل سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ وبرسولہ عنہ کا وصال ہوا تو (شہادت ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ) وصیت کے مطابق نماز جنازہ کے بعد جسدِ اقدس کو روضۂ اطہر کے سامنے رکھ دیا گیا تو حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ وبرسولہ عنہ نے آگے بڑھ کر صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے یارِ غار علیہ اور رازدارِ نبوت حاضر ہیں۔ حکم ہو کہ کہاں دفن کریں؟ اتنا عرض کرنا تھا کہ حجرۂ مطہرہ کا کنڈا اور دروازہ خود بخود کھل گیا اور آواز آئی اَوْصِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ط دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو تو صدیق مکرم کو صدق مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ "تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری"

☆ مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا

عہ ثَانِيَ اثْنَيْنِ روزِ ازل تا ابد عالم اجساد میں ثانی غار میں ثانی مزار میں ثانی اور عالم ارواح میں بھی ثانی تھے کہ عالم ارواح میں بھی روح ابوبکر کو روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت تھی۔ عالم اسباب میں یہ معیت بچپن جوانی اور بڑھاپا اور عالم برزخ میں بھی ہے اور بفضلہ تعالیٰ عالم قیامت اور جنت میں بھی یہ معیت ہوگی۔ ورفعنا ذکرک اللہ العزیز ط

آں امن الناس بر مولائے ما | آں کلیم اول سینائے ما
ہمت او کشت ملت را چوں ابر | ثانی اسلام غار و قبر و بدر

"علامہ اقبال"

وَعَنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرٍ فَمَا اَوْفَاكَ وَمَا اَسْعَدَكَ" کہتے ہُوئے آپ کے جسدِ اقدس کو لحد میں رکھنے لگا تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ اچانک لحد کھل گئی۔ اور حضور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں اے علی مرتضےٰ! میرے انیس جلیس صدیق کا سر میری گود میں رکھ دو۔ یُوں رفیقِ غار، رفیقِ قبر بھی بن گیا [1]

"یہ دوسرا چاند تھا جو اُمت میں سب سے افضل ہے" :مؤلف

☆ تیسری قبر کی جگہ اُمّ المؤمنین نے اپنے لیئے رکھی ہُوئی تھی جب سیدنا عُمر فاروق اعظم [2] خلیفۂ خلیفۃُ الرّسُولِ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسّلام کی عین حالت نماز میں شہادت ہُوئی (شہادت ۱ محرم الحرام ۲۳ ہجری) تو اُن کی خدماتِ دینی و ملی کے پیشِ نظر ایثاراً، اُمّ المؤمنین نے آپ کو ترجیح دی۔ اس طرح تیسری قبر آپ کی بنی اور یہ تیسرا چاند ہے جو اپنے مابعد الصحابہ سے افضل ہے۔

"یہ ہیں حجرۂ عائشہ صدیقہ کے تین چاند"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ ط

---

[1] اَلشیخین الکریمین کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر قطعی ہے۔ جو شخص سب کو برابر جانے اور ایک دوسرے پر فضیلت دینا فضول سمجھے وُہ ابُو الفضول اور احمق ہے جو اہلِ حق کے اجماع کو فضول جانتا ہے۔ علماء معتقدِ اہلِ سُنّت و جماعت نے اس مسئلہ کو عقائد اور ضروریاتِ دین سے فرمایا ہے۔ خطبہ میں خلفاء راشدین، عمین شریفین اور حسنین کریمین علیہم ثم علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کا بالترتیب نام لینا اور اجمالاً ذکر صحابہ کرام، مستحب، محبوب اور مستحسن ہے اور عمداً تارک، معتوب اور خبیث ہے۔ اور منکر فاسق، فاجر اور خارج از اُمت ہے۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ سبحانہٗ وتعالیٰ ط

[2] سب سے پہلے قبرِ انور پر قُبّہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔ سب سے آخر سُلطانِ وقت محمود غزنوی انار اللہ تعالیٰ برہانہٗ نے گنبد کی از سر نو تعمیر کرائی اور کلس مبارک کو سبز رنگ سے مزین کیا۔ بدیں وجہ اس کو سبز گنبد یا گنبدِ خضرا کہتے ہیں۔ قبل ازیں سفید رنگ تھا اور قُبّہ بیضاء کے نام سے مشہور تھا۔ امام ترمذی نے ابُو داؤد مدنی علیہ الرحمۃ سے بروایت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السّلام قُربِ قیامت منارہ بیضاء دمشق ملکِ شام میں آسمانوں سے نزولِ اجلال فرمائیں گے اور شادی کریں گے اولاد ہو گی۔ چالیس سال تمام رُوئے زمین پر حکومتِ الہٰیہ قائم کریں گے اور بعد رحلت نبی طٰہٰ و یٰسین" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے پہلوئے اقدس میں گنبدِ خضرا کے اندر دفن ہونگے یاد رہے آپ کی جائے ولادت بیت اللحم فلسطین ہے۔ ۱۲ منہ عُفی عنہٗ

نورکدۂ نبوی حجلۂ مقدسہ: — قدس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ وشرفہا ؎

بنتِ صدیق، آرامِ جانِ نبی — اُس حریمِ براءت[1] پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جس میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں

اس سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

یہ حجرہ کائناتِ ارضی وسماوی کا مخزن بن گیا اور کائناتِ عالم میں مؤمنین کے دل ادھر متوجہ ہو گئے۔ محبت کا محور اور عشق کی دُنیا والوں کا مرکز اور مومن کے نورِ ایمان، اولیاء کے نورِ عرفان کا منبع بن گیا۔ شمس وقمر کو وجاہت کا نور یہیں سے ملا۔ آسمانِ برزخ میں چاند کے اردگرد چمکتے دمکتے جنت البقیع کے تارے ہیں۔ بے چین رُوح کو راحت، قلبِ تپاں کو سکون اور سینۂ پُرسوز کو سرور یہیں سے ملا۔ دُکھ دُور، درد کافور ہو گئے۔

○ رحمت، رأفت، مؤدت، شفاعت اور مغفرت اسی در سے تقسیم ہوئی۔ جنت اور شفاعت کی سند یہیں سے پائی۔ عاشقانِ الٰہی، محبوبانِ بارگاہی کی زندگیاں اسی در سے وابستہ ہیں اور دریوزہ گروں کے لیئے بارگاہ حریم ناز یہی ہے۔ محبوب کے شہر مکہ معظمہ میں اللہ نے اپنا گھر بنا لیا اور اللہ کے گھر میں محبوب نے اپنا روضہ بنا لیا۔ یہ نورکدۂ نبوی، حجرۂ عروسی درود شریف کا حجرہ ہے۔ علیہ الفُ صلوٰۃٍ وَّالفُ الفِ سلامٍ وعلیھم ط

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للہ از جمالِ روئے تو

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما — آفریں بر دستِ تو بر بازوئے تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْاَنَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ولادت سنہ۴ قبل الہجرت — وصال ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ ھ

[1] حبیبہ حبیب اللہ، طاہرہ مطہرہ صدیقہ، طیبہ زوجِ طیب، صدیقۃ الکبریٰ بنتِ صدیق اکبر، سیدۃ الکونین مخدومۃ الدارین، افضل النساء العلمین، ام المؤمنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ ملقب بہ "حمیرا" جن کی براءت، عظمت، عصمت، عفت کے لیئے سورۃ النور کا نزول ہوا۔ اور بحکم الٰہی جن کی نوری تصویر سید الملائکہ نے حضور میں پیش کی کہ یہ آپ کی دنیا و جنت کی زوجہ ہے۔ جن کا انتخاب خود ربِ قدوس نے فرمایا۔ صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیھم ط



روضۃ السابعۃ ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضریٔ بارگاہِ محبوب

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

خوشا چشمے کہ دیدآں مصطفےٰ را "صلی اللہ علیہ وسلم" | خوشا دل کہ دارد خیال محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"
نجم بود عکسے از جمالِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" | کہ خلدِ بریں زینت از بلال محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

احادیثِ نبوی :۔ بروایت حاطب ابن ابی بلتعہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ط وَاَنَا حَیٌّ ط ، اَوْکَمَا قَالَ ۔

جس نے حج کیا اور پھر میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور میں زندہ ہوں ۔ « سُنن الہدیٰ فی متابعۃ المصطفیٰ »

○ یہ حدیثِ پاک حیاتُ النّبی پر واضح ایک دلیل ہے ۔ وصالِ مُبارک کے بعد گنبدِ خضرا[علٰے] کی زیارت حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی صحبتِ حیات کا درجہ رکھتی ہے اور سبز گنبد کی زیارت اور مواجہہ شریف کی حاضری ہی مرقدِ منوّر کی زیارت ہے حج کو مُقدم فرمایا پھر حاضری بارگاہ نبوت کا مُژدہ سُنایا کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمہ ہونگے ۔

○ بزرگانِ دین نے حج کو قائم مقام وُضو اور حاضری کو قائم مقام نماز فرمایا ہے ۔

قبرِ انور :۔ مقامِ مُصطفےٰ کا ایک نظارہ اور تجلّی مُصطفےٰ کی جلوہ گاہ ہے ۔ جمالِ مُصطفےٰ حجاب میں ہے

علٰے سب سے افضل رنگ دو ہیں ۔ سفید ، سبز ، سبز رنگ ربّ کریم کو پسند اور سفید رنگ محبوب کریم کو پسند ہے جنت کی زمین سبز ، شہداء کی رُوحیں سبز قندیلوں میں رہتی ہیں اور روضۂ اطہر پر غلاف سبز جو قرب اور وصل کی علامت ہے کعبۃ اللہ پر غلاف کالا ہے جو حزن اور ہجر کی نشانی ہے محبوب کا روضۂ اطہر سے وصل ہے ۔ لہٰذا اُس کا رنگ سبز ہے اور کعبۃ اللہ کو محبوب سے ہجر ہے تو اُس کا لباس حزن اور غم کی نشانی بن گیا ۔ جس سے ہیبت اور جلال ٹپکتا ہے ۔

اَلسّلام اے سبز گنبد کے مکین | اَلسّلام اے رحمۃ للعٰلمین



"صلی اللہ علیہ وسلم" کس میں تاب جو بحالتِ زیارت کر سکے تو فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ۔ جزو حدیث

☆ قبرِ انور کو محض قبر سمجھ کر دیکھنا گناہ عظیمہ ہے۔ علماء مالکیہ زُرْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ کی بجائے زُرْتُ النَّبِیَّ کہنا مستحسن اور ادب سے زیادہ قریب جانتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اصل حیات ہیں اور نگاہ ایمانی میں قبر کا تعویز حجاب نہیں ہے۔ جیسے نمازی کے لئے کعبۃ اللہ کا کوٹھا اور پتھر تعلق باللہ میں حجاب نہیں۔ بلکہ کعبۃ اللہ پر تجلیات کے انعکاس سے قلبِ مومن کو زیادہ مُستفیض، منوّر اور تعلق باللہ مستحکم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجلیاتِ الٰہیہ کے خاص مشاہدہ اور قرب میں ہمیشہ محو و مشغول ہیں کہ تجلیاتِ الٰہیہ کی نہ حد ہے اور نہ غائیت اور نہ ہی اس کا کوئی پیمانۂ غائیت ہے اور قبرِ انور ان تجلیات کا مرکز اور عطاءِ الٰہی کا دروازہ ہے۔ جو ہر دو عالمِ امر، عالمِ خلق کے لئے قرار گاہ ہے۔

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالِی مَادَامَتِ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِی نے بنظرِ تدقیق روایۃً و درایۃً علمی بحث سے بیان کیا۔ جس میں ذرہ بھر اخفا نہ اٹھا رکھا اور عملاً بھی ثابت کیا اور حفاظ احادیث مبارکہ اور ائمہ محدثین کرام کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ آپ اَصْحَابُ الْجَسَدِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ یقیناً، حیاتُ النّبی ہیں۔

لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَلَا حَیَاتِہٖ" صلی اللہ علیہ وسلم" فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ" کما قال القسطلانی فی المواہب اللدنیہ	آپ کی حیاتِ مبارکہ اور مماتِ مبارکہ میں کوئی فرق نہیں اُمت کے مشاہدۂ اعمال واحوال کی معرفت قلبی ارادے اور عزائم کے مشاہدہ ہیں۔

فرمایا۔ عالمِ برزخ میں پائندہ اور اپنی اُمت کے احوال سے باخبر اور اپنے اختیارات سے تصرف فرمانے والے اور آپ دنیاوی اور حقیقی زندگی سے زندہ اور باقی ہیں۔ اُمتِ مغفورہ کے افراد مومنین کی زندگیاں حضور کی زندگی سے زندہ و تابندہ ہیں۔ نافہم۔

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط " دار قطنی "	جس نے میرے "مرقدِ منورہ" کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

قبرِ انور کہئے یا قصرِ معلّیٰ نور کا
چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا

○ غلاموں کو حاضری بارگاہِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے مژدۂ شفاعت سے گوہرِ مراد مل گیا۔ بشارتِ شفاعت کے ضمن میں خاتمہ بالایمان کی بشارت ہے کہ شفاعت کے لئے ایمان شرط ہے۔ قرآت



☆ فِیْ رِوَایَۃٍ "حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ" | اور حلال ہو گئی میری شفاعت اس پر

وَجَبَتْ اور حَلَّتْ معنیً دونوں ایک ہیں یعنی کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمۂ کرم ہونگے مُؤمنین کو اپنی بارگاہِ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مژدہ سُنایا اور از رُوئے رحمت شفیعِ اُمّت "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے شفاعت اپنے ذمۂ کرم لی۔ لفظ مَنْ عموم کے لیئے ہے۔ ہر مومن، گناہگار ہو یا نیکوکار، عالم ہو یا جاہل، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل ہے بشرطیکہ گنبدِ خضراء "شَرَّفَہَا اللہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ" کی زیارت اَدب سے ہو۔

☆ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط | جس نے ارادۃً خاص میری زیارت کا سفر اختیار کیا قیامت کے روز میرے جوار میں ہو گا۔

○ اَجِلّہ اولیاءِ کاملین نے حاضری بارگاہِ محبوبیت "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو حج کی حاضری کے تحت نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہوتے بایزید بُسطامی قُدِّسَ سِرُّہٗ السّامی حج بیتُ اللہ شریف کے بعد واپس بُسطام چلے آئے۔ کسی نے پُوچھا تو فرمایا حاضریٔ دولتکدۂ محبُوب کو حج کے تحت کیسے کر دُوں پھر بُسطام سے مُستقلاً علیحدہ ارادہ کرکے حاضر ہُوئے وَاللہُ اَعْلَمُ پھر کیا کیا عطیات ملے ہوں گے۔ عوامُ النّاس کے لیئے لازم ہے حج بیتُ العتیق کے بعد روضۂ اطہر سیّدُ الانام "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی زیارت کریں۔ عُلمائے شوافع کے نزدیک زیارت درجۂ واجب پر ہے اور مُندرجہ بالا ہر دو گروہ کے لیئے وعدۂ شفاعت ہے۔

اِک طرف جلوہ گاہِ حرم ہے اِک طرف ہے حریمِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کھڑا ہُوں کدھر پہلے جاؤں سُوئے کعبہ ہے کُوئے محمّد

☆ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ ط | جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کو نہیں آیا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

○ جفا میں اِذی ہے اور ایذاء بالاجماع حرام۔ حج کے بعد وجُوبِ زیارت ثابت ہے۔

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَہِیْدًا ط | جس نے میری قبرِ انور و اطہر کی زیارت کی میں اُس کا شفیع اور شہید "گواہ" ہُوں گا۔

چاہیئے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لیئے آتا اور شفاعت اور شہادت پاتا جس سے میری شفاعت میں وُسعت ہوتی یہ کتنی احسان فراموشی اور شقاوتِ قلبی ہے کہ

* عُلمائے احناف کے نزدیک زیارت [illegible] قریب الواجب ہے۔



جن کے قدموں کی برکت سے کعبہ، کعبہ بنا اور ایک نماز کا درجہ لاکھ پایا اور مسجدِ نبوی شریف کی قدر بنی کہ پچاس ہزار تک کا ثواب پا گئی۔ ایسی ذاتِ کریمہ سے اتنا اعراض، ذکر کرنے سے پرہیز، حاضری درِ پاک اور طلبِ شفاعت کی عرض سے لاپرواہی اور گریز "والعیاذ باللہ" کر تو زیارت و حاضری رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عمداً نہ آیا اور نہ سلام کیا تو ازلی ابدی شقی ہونے میں کیا شک رہ گیا؟ اور ترِ اجح بھی عدمِ قبولیت کی علامت بن گیا۔ بعض علماء نے یہ مفہوم اخذ کیا۔ وہ شفقت بر اُمت اور صفتِ شفاعت کا من وجہ منکر ہوا اور جو المدینۃ المنورۃ میں جانے اور درِ رسول زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری اور زیارت سے بہزار حیلہ و مکر بیزار، تو اس کا کیا ہوگا حال؟ "فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ" ان کی مذمت، شناعت اور قباحت، ہفت جتنی ممکن ہو کرے۔ مومن تو گنبد کے رنگین نظاروں، مدینۃ النبی کی نفیس بہاروں، سلاموں کی پیہم صداؤں اور درود وں کی دلکش نداؤں میں گم ہو جاتا ہے۔

☆ علامہ امام ابوالحسن السید سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ جو متاخرین ائمہ شوافع سے ہیں۔ (وصال ۹۱۱ھ) وہ اولیاءِ اُمت اور صلحاءِ اُمت ﷺ کے قبور کو بھی اس حکم میں داخل کرتے ہیں اور ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ سیدۃ النساء العٰلمین "رضی اللہ عنہا" شہداءِ اُحد کے قبور طاہرہ پر تشریف لے جاتیں اور سید الشہداء حمزہ عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتیں اور سلام عرض کرنے کے بعد قبر مبارک کے تعویز کو اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتیں اور تربت مبارک کی اصلاح کرتیں۔ اس سے زیارتِ قبور کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ زیارتِ قبور تین قسم ہے۔

۱۔ عبرت کے لیے۔ — دُنیادار، حکماء، اور فُسّاق کے قبور

۲۔ موت اور آخرت کی یاد کے لئے۔ — عوام مومنین کی قبور

۳۔ حصولِ فیض و برکات کے لئے۔ — انبیاءِ عظام و اولیاءِ کرام کے مزارات و روضہ ہائے مقدسہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً

عــہ الشیخ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ کے نزدیک زیارتِ قبورِ حسنٰی و اولیٰ ہے۔ اور جمعۃ المبارک کو افضل و اوکد ہے۔

عــہ روضۂ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر نہ ہونا بلکہ روکنا اور درود شریف نہ پڑھنا گناہِ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ کے تین درجے ہیں۔ ۱۔ صغیاں۔ درود شریف نہ پڑھنا یہ اس کی ذات تک محدود ہے۔ ۲۔ خود آں خود بھی

☆ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهٗ تُذَكِّرُ الْمَوْتَ ط	قبوروں کی زیارت کرو ، موت یاد آتی ہے۔
☆ بلفظ الْاٰخِرَةَ ط	قبوروں کی زیارت کرو آخرت یاد آتی ہے۔

اِن احادیث مُبارکہ سے یہ حدیث كُنْتُ فَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ منسوخ ہے۔ فی زمانا مستورات کو قبر سیّد المرسلین "سیّد القبور" کے علاوہ کسی بھی مزار پر جانا منع ہے۔ "واللہ اعلم بالصواب ورسولہٗ" ۵

بدریا در منافع بے شمار است | اگر خواہی سلامت برکنار است

☆ لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا ط	میری قبر کو عید نہ بنانا۔ "اشفاعۃ القرآن"

○ عید کی طرح وقتِ مُقرّرہ پر جو سال میں ایک دو دفعہ آتی ہے اور میلہ میں لہو ولعب شور وغل کا سماں ہوتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ عیدگاہ نہ بنانا جو سارا سال ویران رہتی ہے۔ بلکہ اس میں ایک لطیف اشارہ ہے ہمارے حضور زیارت کے لیئے جلد از جلد اور بار بار آیا کرو لیے آؤ جیسے غلام اپنے آقا و مولیٰ کے حضور خوشی خوشی ، ادب احترام اور ذوق وشوق سے آتا ہے۔ آؤ صلوٰۃ وسلام عرض کرو اور جواب سلام پاؤ۔ نیز دامن کو ہر مُراد سے بھرتے جاؤ۔

☆ لَا تَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِیْ	میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت نہ ہو۔

○ تاجدارِ مدینہ سرورِ سینہ "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کی قبرِ انور کی زیارت ، نعمتِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ ہے۔ یہ امرِ مشروع درجہ واجب پر ہے۔ رسولِ اکرم شفیعِ معظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے بھی اپنے گنبدِ خضرا کے دیکھنے کی ترغیب اور روضۂ اطہر کی حاضری کی تشویق دلائی۔ اور قرآنِ عظیم نے اُسے مغفرت کا تریاق بتایا۔ کہ اُنکی حاضر ہو کر انعامات و التفات اور شہادت وشفاعت پائیں۔

برائے دیدن روئے تو چشمے دیگرم باید | کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

۲

— بقیہ حاشیہ —

درود شریف نہ پڑھنا بلکہ پڑھنے والوں کو روکنا ۳۔ طغیان زائرین کو روضۂ رسول "صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کی حاضری سے اور درود شریف پڑھنے سے روکنا اور اُن سے مجادلہ ، جھگڑا ، بحث ومباحثہ سے فتنہ برپا کرنا اور مزید براں پمفلٹ اور رسائل تقسیم کرنا۔ اس تیسرے درجہ میں ایسے بدنصیب ، بدبخت ، بدعادات کے لیئے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ اَلْعَادَةُ فِی الْبَدَنِ لَا یُغَیِّرُهَا اِلَّا الْكَفَنُ ط عادت بدن کو بدلتا ہے کفن "

فسق وفجور کے تین درجے ہیں ۱۔ تغابن عصیان ۲۔ جحود عدوان ۳۔ طغیان انہماک میں مندرج ہے۔ درود شریف سے اعراض اور اعتراض درجہ طغیان ہے جو کفر کی دہلیز ہے جبکہ درجہ تغابن گمراہی کا گڑھا۔ "استغفر اللہ العزیز" ۱۲ منہ غفرلہ سبحانہٗ



○ سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم خلیفہ دوم رضی اللہ تعالٰی عنہ فتح بیت المقدس پر بنفسِ نفیس مصالحت کے لیئے ملکِ شام تشریف لے گئے اور مشہور علمائے یہود ابو الشیخ کعب احبار رضی اللہ عنہ (جلیل القدر مشہور تابعی وصال ۳۲ھ) مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُن کا اسلام لانا آپ کے لیئے بہت ہی فرحت اور خوشی کا سبب بنا اور واپسی پر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن سے دریافت کیا۔ اے کعب احبار! هَلْ لَكَ أَنْ تَسِيْرَ مَعِيَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَزُوْرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ کیا تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ زیارت سرورِ انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے لئے چلو گے۔ جواباً عرض کیا نَعَمْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَا أَفْعَلُ ذٰلِكَ ہاں امیر المومنین میں اس کو پسند کرتا ہوں تو مرادِ رسول اور مریدِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ بارگاہِ محبوب ربّ العلمین جل وعلا صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط «وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفٰی»

☆ **ضروری نوٹ** :۔ مومن کو چاہیئے کہ زندگی بھر میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کا سفر اس نیت خالص سے کرے کہ سوائے زیارت، حاضری اور سلامی کے کوئی غرض نہ ہو۔ محض حاضری مقصود ہو تاکہ ان احادیثِ مبارکہ پر بھی عمل ہو اور مغفرت کی بشارت اور شفاعت کی دولت میسر آئے۔ خداوند قدوس یہ مبارک سفر نصیب فرمائے آمین بجاہ نبی امین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ط

☆ مَنْ جَاءَنِيْ زَائِرًا لَا تُهِمُّهُ إِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط «دارقطنی»	جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی ارادہ نہ ہو۔ قیامت کے روز مجھ پر حق ہے کہ اُس کی شفاعت کروں۔

○ آج بھی بارگاہِ رسالت کی حاضری وہی عظمت وشان رکھتی ہے اور شانِ جمالی اسی طرح اَلْآنَ كَمَا كَانَ جلوہ فگن ہے اور اپنے مہمانوں کو خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔ روزِ شمار خصوصی الطاف سے نوازے جائیں گے۔ «تلک الحمد عشرٌ کاملۃ»

مثنوی معنوی مولوی « قدس سرہ القوی » :۔ اُم المومنین سیدۃ صدیقۃ الکبریٰ، رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ایک بار عرض کیا۔ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت تیز بارش ہے اور آپ جنّت البقیع سے تشریف لا رہے ہیں۔ تعجب خیز بات یہ کہ آپ کا لباس مبارک پانی



سے بھیگا ہُوا نہیں اور کپڑے بالکل سُوکھے ہیں۔ فرمایا اے حمیرا! رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم نے کیا اُوڑھ رکھا ہے۔ عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کا تہبند۔ مولانا رُوم علیہ الرحمۃ کی زبانی:

گفت بہرآں نمودے پاک جیب چشمِ پاکت را خُدا بارانِ غیب

نیست ایں باراں ازیں ابرِ شُما ہست باراں دیگر و دیگر سما

فرمایا۔ اے عائشہ! اس تہبند کی برکت سے تیری آنکھوں سے پردے ہٹ گئے۔ یہ بارش نُور کی ہے نہ کہ پانی کی۔ اِس نُور کی بارش کا بادل اور ہے اور اس کا آسمان اور۔ یہ رحمت کی بارش کسی کو نظر نہیں آتی جو تُو نے اس تہبند کی برکت سے دیکھ لی۔ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ نُوری کے درُود پاک کے نُور کی بارش کا وُہی مشاہدہ کر سکتا ہے۔ جس نے حُبِّ نبی کی چادر اُوڑھ رکھی ہو اور لباسِ تقویٰ و ادب میں ملبُوس ہو۔ درُود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزاعی[1] رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ظاہری آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے تھے اور اُن سے سلام و کلام فرمایا کرتے۔

① حقیقتُ الامر:۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے درُود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر اِس آیتِ عظیمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ (سورۃ الاحزاب ۵۶) سے مومنین کو خبر دی کہ رحمت کے انوار کی بارش، ہر وقت روضۂ اطہر پر برستی رہتی ہے وُہ بارش صاحبِ نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اے ایمان والو! تُم بھی میرے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضُوری میں حاضر ہو کر درُود شریف بھیجا کرو درُود شریف کے انوار بارش کی طرح تم پر بھی برسیں گے۔ رداءِ محبّت اوڑھنے والے اس بارش کو دیکھتے اور اس میں نہاتے اور تیرتے ہیں۔ جب یہ انوار جسم و جان میں بس جاتے ہیں تو پھر اُن کے جسم سے خُوشبُو کے جُھونکے آتے ہیں تو وُہ درُود شریف کی لگن میں مگن ہو جاتے ہیں اے اللہ عزّ اسمُہٗ! تیرا قرآن برحق، تیرا فرمان واجبُ الاذعان برحق ہے۔ اٰمنّا و صدّقنا۔

بے مایہ سہی، شاید وُہ بُلا بھیجیں ہم نے بھی بھیجیں ہیں درُودوں کی سوغاتیں

کچھ ہار درُودوں کے ہیں زادِ سفر میرا لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینہ میں

[1] جلیل القدر صحابی سے ملائکہ بہ کثرت درُود شریف ہم کلام ہوتے سلام و مصافحہ کرتے۔ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ کَانَتْ تُصَافِحُہٗ اور ... درُود شریف کے انوار کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتے۔ یہ ملائکہ نُوری درُود شریف




○ آثارِ نبوی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھنا محبوب مسنون اور مستحسن ہے۔

اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھَا جَنَّۃٌ ط تاہم مسجدِ نبوی شریف کے خاص حصہ کو حضور سیّد الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ریاض الجنۃ کے لقب سے ملقب فرمایا جو کہ حقیقۃً جنّتُ الفردوس کا باغیچہ ہے

حدیث مبارک :- بروایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

وَمَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ ط "صحیح البخاری ومسلم"

میرے حجرہ اور منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے اور جنّت کے درجوں سے ایک درجہ پر ہے۔

اور فرمایا اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا جب تم ریاض الجنۃ سے گزرو تو اُس کے پھل کھاؤ یعنی جو جنّتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اُسے چاہیئے کہ ریاض الجنۃ میں ہر ایک اسطوانہ کے پاس ذکرِ الٰہی، نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھے۔

اس طرف روضہ کی جالی اُس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنّت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

☆ امام احمد بن محمد ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک یہ قطعہ ریاض الجنّت، حقیقۃً جنّت سے ہے نہ کہ حکماً بعینہٖ اُس کو جنّت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ حجرِ اسود، کعبۃُ اللہ، روضۂ اقدس کی مانند فنا اور معدوم نہ ہوگا۔

○ تعجب ہے اُن پر جو جبلِ اُحد کو تو جنّتی پہاڑ مانتے ہیں لیکن روضۃُ الجنّت کو حقیقی جنّت کے ماننے سے انکار کرتے ہیں؟ یہ انکارِ منکر، کمال جہالت حماقت اور سفاہت پر مبنی ہے۔

یہ منبر یہ مسجد یہ روضہ یہ گنبد — ہے فردوس نما یہ مینارِ مدینہ
یہاں کی زمین عرش سے بھی ہے اعلیٰ — جہاں جلوہ گاہ تاجدارِ مدینہ

☆ ابن ابی حمزہ علیہ الرحمۃ "اکابر علماء مالکیہ" نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ٹکڑا اپنے پیارے محبوب سیّد الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من اللہ الجواد کو عطا فرمایا۔ جو شخص ریاض الجنۃ سے اگر قسم اُٹھائے کہ میں نے جنّت کو دیکھا اور اندر داخل ہو کر سیر کی ہے وہ اپنی قسم

جنّت کے آثار سب کر کے ... مانند حجر اسود

میں سچا ہے حانث نہیں ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ لَا اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ط

○ اللہ تعالٰی نے محبوب ترین یہ خطۂ ارضی تَعْظِیْمًا لِنَبِیِّہٖ وَتَنْوِیْمًا لِشَانِہٖ محبوب کو عطا فرمایا جس کی حاضری نے حجِ مبرور، زیارتِ مقبول کا مرتبہ پایا۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ ذٰلِکَ ط

☆ مدینۃُ الرَّسُوْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دورِ جدید کی مستند تاریخ سے ایک اقتباس:۔

فرمایا۔ ایک روز ریاضُ الجنۃ کی حاضری کے بعد جنّتُ البقیع شریف حاضر ہوا تو دل میں خیال گزرا سُبْحَانَ اللّٰہ! مدینۃُ الرّسول میں دو جنّتیں ہیں۔ ایک ریاضُ الجنۃ، دوسری جنّتُ البقیع اسی خیال میں ایک دلیہ کامل مجذوبہ کے قریب سے گزر ہوا تو مجھے بڑی فصیح زبان سے بلایا۔ اَخِیْ تَعَالِ اِسْتَمِعْ کَلَامِیْ میرے بھائی ادھر آؤ میری بات سنو تو میں قریب گیا تو اس نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھا پر رکھا اور فرمایا وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰہُ حَیٌّ وَّ رَسُوْلُہٗ حَیٌّ ط اللہ کی قسم اللہ زندہ ہے اور اس کے رسولِ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بھی زندہ۔ پھر فرمایا۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھُمْ جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ ط اللہ کی قسم! مدینہ منوّرہ سارے کا سارا جنّتُ الفردوس ہے۔ یہ تھی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی کہ مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں دو جنّتیں نہیں بلکہ سارے کا سارا مدینہ منوّرہ جنّت ہے۔

اے واعظ جنّت سے نہ کر تعبیر مدینے کی
جنّت بھی ہے دھندلی سی تصویر مدینے کی

"انتہیٰ کلامُہٗ"

☆ اماکنِ مقدّسہ:۔ افضلُ المساجد مسجدِ نبوی شریف، ریاضُ الجنۃ، مواجہہ شریف چبوترہ صحابۂ صفّہ، مقامِ تہجّد، مقامِ مؤذّنِ بلال، مینار مقامِ مہبطِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ مقامِ قدمِ مبارک، محراب شریف، منبرِ منیف یہاں بکثرت نوافل اور درود شریف پڑھے۔ "اعظمِ فضائل" سے حضور سرورِ کائنات محبوبِ کردگار احمدِ مختار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" معہ شیخین کریمین کا مسجد شریف کے بائیں کونہ میں حجرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں استراحت فرما ہونا ہے اور مسجدِ نبوی شریف کے تمام تر فضائل حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم" کے وجودِ باجود کا صدقہ ہیں۔ جو تمام کائنات ارضی وسماوی کے درود وسلام کا مخزن اور مرکزی مقام ہے۔

☆ ریاضُ الجنۃ کے سفید ستون:۔ اسطوانۂ مخلقہ، اسطوانۂ عائشہ، اسطوانۂ ابولبابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم ط

اُسطوانۃ السّریر، اُسطوانۃ محرس، اُسطوانۃ الوفود، اُسطوانۃ جبریل، اُسطوانۃ تہجد اور مواجہہ شریف تا مہبطِ جبرائیل "مینار" یہ مقامات بھی ریاض الجنّۃ میں شامل ہیں۔ "علیہ السّلام"۔

صد غیرتِ فردوس مدینے کی سرزمین ہے
باعث ہے یہ کہ محبوب اِس میں مکین ہے صلی اللہ علیہ وسلم

☆ یہ جنّت کی کیاری ہے۔ اللہ اور رسول عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے محض کرم سے ہم محتاجوں کو یہاں جگہ دی اور نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمدِ اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل ہوئے اور وعدۂ الٰہی کے مطابق جنّت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو روزِ قیامت اب ہم انشاء اللہ الرحمٰن نار کا منہ نہیں دیکھیں گے۔

☆ المدینۃ المنوّرہ کی مساجد مبارکہ:۔ افضل ترین مسجدِ نبوی شریف علیٰ صاحبہا، مسجد سیدنا ابوبکر، مسجد عمر، مسجدِ ابوذر غفاری، مسجدِ غمامہ، مسجدِ خلیلی، مسجد الرّایہ، مسجد مشربہ اُمّ ابراہیم، مسجد علی مُصلّیٰ عیدین، مسجد بنی ظفر، مسجد اجابت، مسجد بنی حرام، مسجد ذُبابہ، مسجد قباء، مسجد قبلتین، مسجد الذّباب، مسجد فسخ، مسجد جنّت البقیع، مسجد الوادی، مسجد السّقیاء، مسجد شمس، مسجد قریظہ بر جبل سلع، مقامِ خندق میں خمسہ مساجد، مسجد جمعہ، مسجد عثمان غنی، مسجدیں جنّت کے باغیچے ہیں، جنّتی ان میں آرام پاتے ہیں۔ "علیہ وآلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسّلام"

☆ مدینہ منوّرہ کے کنوئیں:۔ بیرِ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔ بیرِ عثمان غنی جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ دُرفشاں سے فرمایا۔ مَنْ حَفَرَ بِیْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ "یہ سعادتِ عظمٰی سیدنا عثمان ذُوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصّہ تھا۔ اِس جنّتی کنوئیں کے ساتھ ایک مسجد اور عالی شان باغ لیموں ہے۔ ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وضو کیا تبرّک کا پانی پیا۔ "الحمد للہ علیٰ ذالک" بیرِ غرس نزدِ مسجد قبا شریف اِس کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش کر کے فرمایا۔ یہ جنّت کا کنواں ہے۔ بیرِ السّقیاء، بیرِ عریس،

علہ مومن مسجد میں ایسی راحت پاتا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ کَالسَّمَکِ فِی الْمَآءِ، ہر مسجد حقیقت میں کعبۂ معظمہ کا ظہور ہے بصورتِ کعبۂ معظمہ پر حقیقتِ کعبہ کا ورود اور بیت المعمور کا عین، عالمِ امر کے تعیّنات کا عالمِ خلق پر نزول ہے۔ کعبۂ ثانی کی طرف دل جھکتے اور سر بسجود ہوتے ہیں۔ حقیقتِ کعبہ حقیقتِ نماز حقیقتِ قرآن حقیقتاً اشتیاق کے انوار ہیں۔

علہ بیرِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ جا بسیلنگ کو آج بھی مُنتقب مُنتقب لوگ بیرِ رُومہ کہتے ہیں یہ وادی عقیق میں ہے۔



غرس ، بیر عہن ، بیر اراب ، زمزمی ، بیر بصہ ، بیر بضاعہ ، بیر حاء ، بیر جاسوم ، بیر اریس ، ۲۵ کلومیٹر دور ترک چوکی کے پاس ایک چشمہ ناخہ ہے ۔ جس کا پانی نارئیل کے ذائقہ کی طرح ہے ۔ الحمدللہ ! پیا اور شکر کیا ۔ سر کو دھویا اور وضو کیا ۔ تو درود شریف زبان پر جاری ہوگیا ۔

○ ان جملہ آثار ، آبار ، مساجد ، وادیوں ، چشموں اور پہاڑوں میں ارباب بصیرت جن کے دیدہ و دل انوار سے منور ہیں ان پر اثر کمال محمدی اور ظہور جمال احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے نورانیت ظاہرا نظر آتی ہے جس کی انتہا نہیں ۔ کیونکہ ان سب مقامات پر کوئی ایسا ذرہ نہیں جس پر نظر مبارک نہ پڑی ہو اور وہ جمال بہجت مآل حسن سید کمال " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دیدار سے شرفیاب نہ ہوا ہو ۔ ان انوار سے یہ قابلِ زیارت بن گئے ۔ ؎

بہر زمین کہ نسیمے ز زلف او زدہ است ہنوز از دم آں بوئے عشق مے آید

☆ جبلِ اُحد : یہ مدینہ طیبہ جانب شمال سے سبز گنبد کا نظارہ کرتا ہے ۔ جس سے مسرت کے آثار ظاہر ہیں اور مومن اس کو دیکھ کر قلبی فرحت اور چہرہ کی تازگی پاتا ہے ۔

بروایت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ " صحیح البخاری و مسلم "

هٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ وَعَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط	یہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا ۔

○ اس کے فضائل معجزات کے باب میں لکھ دیئے گئے ہیں ۔ حقیقت ہے کہ اس کا نام لیتے ہی قلب محبت سے لبریز ہو جاتا ہے کیونکہ محبوب رب العلا عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبوب پہاڑ ہے ۔ اس جبل رفیع المحل سے محبت کی خوشبو مہکتی ہے ۔ ؎

سر حب ازلی در ہمہ اشیاء جاری است ورنہ بہر گل نکند مسکین بلبل فریاد[۲]

[۱] جبل شہدا ۔ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب جنازہ تیار کر کے جنت البقیع لے جایا جانے لگا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنازہ رکھ دو ۔ یہیں دفن کر دو کہ جنازہ کے ساتھ جبل احد چل پڑا ہے اور فرمایا اگر جہاں دفن کرتے تو سارا شہر مدینہ جبل احد سے بھر جاتا ۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود میں سلا کر پرسکون ہوگیا ۔ جبل احد کے سینہ میں سیدنا ہارون علیہ السلام ہیں ۔ سبحان اللہ محبت کے انعامات بھی کمال ہوتے ہیں ۔

[۲] حب ازلی ہر شے میں جاری ہے ورنہ مسکین بلبل پھول کے لئے فریاد کناں نہ ہوتی ۔

☆ جنتی پہاڑ :- جبلِ اُحد ، ورقان ، طُور ، رضوی ،

☆ جنتی کنوئیں :- بیرِ عُثمان ، اریس ، غرس ، بیرِ زمزم

☆ جنتی نہریں :- نیل ، فرات ، سیحون اور جیحون ،

☆ جنتی قبرستان :- جنّتُ المعلیٰ ، جنّتُ البقیع ، جنّتُ القبّاء

☆ جنتی غزوات :- غزوۂ بدر ، اُحد ، خندق اور حُنین

○ خضر علیہ السّلام کے نام کی وجہ تسمیہ ، خضر کا معنی سبزہ ۔ آپ جہاں کہیں اپنا قدم مُبارک رکھتے وہاں سبزہ اُگ آتا اور حضرت خضر علیہ السّلام کے نبی ، ہمارے پیارے رسُول اللہ سُبحانہٗ کے محبوب پاک صاحبِ لولاک علیہ افضل التحیۃ والثناء کے قدم مُبارک جہاں جہاں لگ گئے وُہ جگہ جنّت بن گئی ۔ جبلِ اُحد ایک جنّتی پہاڑ ہے ۔ اس کے دامن میں سیدنا عمِ کریم حمزہ ابن عبدُالمطلب رضی اللہ عنہما اور شہداءِ اُحد کے مزاراتِ مُقدسہ ہیں ۔

☆ ایک روایت میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھے جبرائیل علیہ السّلام نے بذریعہ وحیِ الٰہی خبر دی

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ عَلٰی سَبْعِ سَمٰوٰتٍ اَسَدُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ حَمْزَۃُ ط «جذب القلوب الی دیار المحبوب»	بے شک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے سات آسمانوں پر نُوری قلم سے لکھا سیدنا امیر حمزہ اللہ اور اس کے رسُول کے شیر ہیں ۔

بفرمانِ واجبُ الایمان رسُولِ کمال صلی اللہ علیہ وسلم « میرے چچا جان ہر زائر کے سلام کا جواب بنفسِ نفیس دیتے ہیں اور آپ کے مزارِ مُقدس پر بعض اولیاءِ عظام کے مطابق سلام کا جواب مسمُوع ہُوا ۔ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے شفیق چچا کی بارگاہ میں غلام کے قلب میں ایسی رقّت طاری ہو جاتی ہے کہ آنکھوں سے آنسُوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے ۔ یہاں آرزُوئیں بہت جلد پُوری ہوتی ہیں ۔

گرا کر چار آنسُو حالِ دل سب کہہ دیا ہم نے
دیا مجھ کو زباں کا کام چشمِ خوں فشاں تُو نے

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر بن علی مُرتضےٰ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ۔ میرے والدِ گرامی جمعۃ المبارک کے روز جبلِ اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ جب وہاں پہنچے تو بلند آواز سے سیدنا عمِ عظیم حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبرِ مُبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ تو قبرِ انور سے آواز آئی ۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ترجمہ

٭ پ ۱۳ سورۃ الرعد ۲۴

والد نے مجھ سے پوچھا۔ تم نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے ہٹ کر ایک طرف نیازمندانہ سلام عرض کیا تو پھر جواب سے مشرّف فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔ تو میرے والد قدس سرہٗ الماجد فوراً اس انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفیٰ"

☆ مشہور محدّث صحابی انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّۃِ مِنْ دُوْنِ الْاُحُدِ | اُحد کے اُس طرف سے مجھے جنّت کی خوشبو آ رہی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو زمین پر، مگر خوشبو محسوس کر رہے ہیں جنّت کی۔ زکام کا مریض پھول کی خوشبو محسوس نہیں کرتا ایسے ہی بدمذہبی، بدعقیدگی کا مریض لاعلاج جنّت کی خوشبو کیسے پائے؛ یہ خوشبو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پاتے ہیں۔

☆ جنّتُ البقیع:- حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقیعُ الغرقد میں اکثر اوقات رات کے پچھلے پہر تشریف لے جاتے اور اُن کو بدیں الفاظ سلام سے نوازتے اور دعائیں کرتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ط

سلامتی ہو تم پر اے قوم مؤمنین بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ سبحانہٗ! اہلِ بقیع الغرقد کی مغفرت فرما۔

☆ جنّتُ البقیع سے ستّر ہزار اُمتی بغیر حساب وکتاب کے جنّت میں جائیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بحوالہ تورات شریف مروی ہے۔ جنّتُ البقیع پر فرشتے مامور ہیں جب یہ بھر جاتا ہے تو ملائکہ مؤکّل اُس کو کناروں سے پکڑ کر جنّت میں اُلٹ دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی منافق یا گستاخِ رسول کسی وجہ سے دفن ہو جائے تو ملائکہ مؤکّل اُس کو باہر پھینک دیتے ہیں۔ یہاں اصحاب جنّت مآب کے قبور ایسے چمکتے ہیں جیسے آسمان پر ستارے "نوری" "واضح مزاراتِ المقدسہ"

سیدنا عثمان ذوالنورین، سیدنا عثمان بن مظعون، سیدنا ابراہیم، سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء، سیدنا عباس، سیدتنا ازواجِ مطہرات، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدنا حسن مجتبیٰ، سیدہ فاطمہ بنت اسد، سیدہ حلیمہ غرضیکہ دس ہزار صحابہ عظام، آئمہ کرام مؤمنین متقین رضی اللہ تعالیٰ عنھم ورضوا عنہ جلوہ افروز ہیں۔ سلام کے بعد قرآن مجید، فرقان حمید اور درود پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں اور دعا مانگیں۔

یزید نے گستاخِ رسالت کو اُجاڑا۔ نجدی سعودیہ نے جنّتُ البقیع کے ان باغیوں، روضوں اپنے مقتدیں کو مسمار کر دیا یقینا گے۔




☆ **جنّتُ البقیع میں سب سے افضل** :۔ اعلیٰ حضرت قادری قُدِّسَ سِرُّہُ العالی سے المدینۃُ المنوّرہ میں کسی نے پوچھا کہ جنّتُ البقیع میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہٗ۔ تو وہ فوراً بولا۔ سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو آپ نے جوابُ الجواب کے طور پر فی الفور فرمایا وَلِکُلٍّ وِّجْہَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا عـلـہ سبحان اللہ! یہ جواب کتنا لطیف اور ایمان افروز اور محبت کا مظہر ہے۔ فافہم ط

احادیثِ نبویہ :۔ صلی اللہ علیہ وسلم ط   "شفاءُ السقام فی زیارۃ خیر الانام"

☆ فَمَنْ مَّاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّ شَہِیْدًا ط	جو شخص مدینہ منوّرہ میں مرے میں اُس کی شہادت اور شفاعت کروں گا۔

دُعا :۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ! گلِ باغِ قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مُعطّر مُعطّر جلووں میں اور مدینہ منوّرہ کی مُعنبر مُعنبر فضاؤں میں موت دے اور جنّتُ البقیع کی مہکی مہکی پیاری پیاری سرزمین میں مدفن عطا ہو اور لواءُ الحمد کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں حشر ہو۔ اور یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

عُقبےٰ کے سارے غم دِل سے نکال دو — غم اپنا یا نبی مجھے بہرِ بلال دو
سینہ مدینہ ہو مرا دِل بھی مدینہ ہو — ذکرِ مدینہ دو مجھے مدنی خیال دو
وقتِ مرگ بس تصوّرِ جاناں میں گم رہوں — ذکر و دُرود اُس گھڑی بہرِ ذوالجلال دو
غلام کو بُلا کر مدینے میں دو بقیع — دو پھولوں کے طفیل ہوں ٹوپے سوال دو

☆ قَبْرُ الْمُؤْمِنِ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ط	مومن کی قبر جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

○ یہ قبرستان جنّت کی طرف منسوب ہے۔ یعنی جنّتُ البقیع جنّت کا حقیقی ٹکڑا ہے اور جنّتُ المعلیٰ مکہ معظمہ کا قبرستان اور جنّتُ القُبا، بستی قبا شریف (جانبِ مشرق) کے پاک باشندوں کا قبرستان ہے۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ نے بوقتِ حاضری و زیارت اُس کو جنّتُ القُباء سے موسوم کیا تو دل

بقیہ حاشیہ

خواجہ محمد اسمٰعیل روشن سرہندی جنّتُ البقیع کے قبوں کے انہدام کی یہ حالت دیکھ کر خون کے آنسو رویا اور پکار اٹھا ؎

بار دگر فسانۂ یزید اے یزیدِ نجد — کردی بجاں اہل بیت رسولِ ایں قدر جفا
اہلِ زمین چہ، ملائک برآسمان — بستند از جفاء تو در نوحہ عزا

عـلـہ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۴۸ اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے وہ اُسی کی طرف منہ کرتا ہے۔

بہت مسرور ہوا فللہ الحمد یہ قبور جنت کے باغیچے ہیں زائران بارگاہوں میں حاضر ہوتے اور فیض و برکت سے اپنے دامن بھرتے ہیں اور جنت کے ان باغیچوں کے تختوں کی سیر کرتے ہیں۔ درود شریف پڑھتے، خوشبوئیں پاتے ہیں۔

☆ **معجزہ کا ظہور جبلِ اُحد کے دامن میں:** حضور تاجدارِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیٔ اُحد میں ستانے کے لئے ٹیک لگانے تھے اور اُونٹنی پاس کھڑی تھی۔ مشرکین نے اُوپر سے ایک بہت بڑا پتھر لُڑھکایا۔ اونٹنی نے جب دیکھا تو اپنے پاؤں سے اُسے روکا قدرتِ الٰہی وہ پتھر وہیں کا وہیں اٹکا رہ گیا۔ جو آج تک اُسی حالت میں ہے اور جس جگہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ مبارک لگایا تھا وہ پتھر نرم ہوگیا اور سرِ مبارک کا نشان پڑ گیا۔ یہ نشان بعینہٖ آج بھی جبلِ اُحد کے سینہ پر بطورِ مُہر کندہ ہے۔ اس فقیر خوش نصیب نے جب یہ منظر مؤرخہ ۱۹ رجب المرجب ۱۴۰۹ ہجری المقدسہ بروز اتوار دیکھا تو زبان پر درود شریف جاری ہوگیا ۲۶-۲-۸۹
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ۔ بندہ جس مقام پر کھڑا تھا۔ اس جگہ عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشبو مہکتی تھی تو کیفیاتِ خشیت طاری ہوگئیں۔ فالحمد للہ علی ذٰلک حمدًا کثیرًا ط

☆ جبلِ اُحد کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اُس نے از رُوئے محبت اپنے سینہ میں تبرکات کو محفوظ کرلیا اور محبین کے دل ان تبرکات کے مقامات کی زیارت سے تسلی پاتے ہیں۔ اشکبار آنکھیں ٹھنڈی اور قلب سکون کی دولت درود شریف سے پاتے ہیں ؎

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ — کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مری خاک یارب عزّوجل نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی — شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے — نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں اُن کے جلوے، بسیں اُن کے جلوے
مرا دل بنے یارب عزّوجل یادگارِ مدینہ (مولانا حسن رضا علیہ الرحمۃ)

☆ مُصلّی النّبی صلی اللہ علیہ وسلم: منبر منیف کو نیچے آٹھ سیڑھیاں لگا کر اونچا کر دیا اور

دروازہ لگا کر بند کر دیا اور مُصلّی النبی محراب میں جائے نماز کی جگہ دیوار چن کر محراب کی شکل دے کر محفوظ کر دیا۔ یہاں لوگ بکثرت بطور برکت نوافل پڑھتے ہیں اور اُن کی سجدہ میں پیشانیاں قدمِ[عہ] اقدس پر ہوتی ہیں سُبحَانَ اللہ کیسا حکیمانہ عمل تعمیر ہے۔ "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

نگاہِ عشق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں ۔ جہاں نقشِ قدم دیکھا وہیں سنگِ جبیں پایا

محرابِ شریف مسجد نبوی شریف کی پیشانی مبارک پر نہایت خوشخط سنہری الفاظ سے یہ آیت کریمہ لکھی ہوئی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥ (سورۃ الاحزاب ۵۶) بدرستیکہ خدا و فرشتگاں درود میفرستند بر پیغمبر۔ اے آنانکہ گرویدہ اید درود فرستید برئے وسلام گوئید گفتنی "ترجمہ فارسی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ"

(۲) حقیقتُ الامر: امام ثعلبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب العرائس میں یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ کہ ہژدہ ہزار (۱۸۰۰۰) عالم سے عالمِ عُلوی میں ملائکہ نوری ہمہ وقت درود و سلام (درود شریف) بر خیر الانام "صلی اللہ علیہ وسلم" بھیجتے رہتے ہیں اور عالمِ سُفلی میں کوہ قاف کے پیچھے خالقِ مطلق نے ایک خاص مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ جس کی عبادت فقط مقصودِ کونین۔ مطلوبِ ثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجنا ہے اور اُن کا کام دولت کدۂ سرورِ دارین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر ہو کر بے حجاب زیارت کرنا اور سلام کرنا ہے۔ جس سے یہ رشکِ خلائق و ملائک بن گئے۔

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض درود بکھیرے ہیں
جہاں نقشِ قدم پایا لب پہ درود و سلام آیا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

ـــہ عالمِ امر، عالمِ خلق ۔ ـــہ عالمِ موجودات، محسوسات، معقولات، معروفات

عہ غلام اِن مقاماتِ مقدسہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرہ اور سینہ پر ملتے ہیں یہ سنتِ صحابہ ہے کہ چہرہ کی رونق اور سینہ کا سکون ہے۔ اِن مقامات میں غلام خیر و برکات کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ یہاں بکثرت نوافل کے ساتھ بکثرت درود شریف پڑھے۔ کعبۃ اللہ میں مُصلّی ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے ہے اور شرابِ ابرار، آبِ زمزم اور المدینۃ المنورہ میں مُصلّی ابرار یعنی اولیاء و غلام کے بیٹھنے کا مقام قدمِ مبارک کی طرف "جانبِ مشرق" ہے جہاں اولیاء، نگاہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور جن کے آستانے کی جاروب کشی فرزاد و شاہاں کے لئے مسندنشینی سے بھی بہتر ہے۔ غلام عرض گزار ہے
جہاں عشق بھی ہے سجدہ ریز جہاں حسن بھی ہے نیاز میں ۔ اسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی



روضۂ قادریہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ب

تہجد

ظَلَمْتُ سُنَّۃَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی ۔ اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاہُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٍ[عـلـہ]

فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا ۔ یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

"قصیدہ بردہ شریف"

قرآن پاک : پ۲۹ سورۃ المزمل آیت کریمہ ۱ تا ۴

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ

اے جھرمٹ مارنے والے محبوب رات میں قیام فرما۔ سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کرو یا اس پر کچھ زیادہ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

○ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے۔ اسی ادائے محبوبانہ کو محب حقیقی، کمال محبت اور معزز القاب سے مخاطب فرمارہا ہے۔ یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے محبوب! رداءِ نبوت اور چادرِ رسالت اوڑھنے والے میرے پیارے رسول! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ محبت کا ایک یہ نرالا دستور ہے۔ جس ادا کو محبوب اپنائے محب اسی کا نقشہ کھینچتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ابتداءِ وحی کے نزول پر گھر تشریف لائے تو اُمُّ المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ تو ربِّ کریم نے محبت کے لہجے میں یٰۤاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ سے خطاب فرمایا اور یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ اے سفید چادر میں اپنے آپ کو لپیٹنے والے یا اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں میں مستور کرنے والے میرے پیارے نبی! اہلِ معرفت نے یہ معنیٰ بیان کئے ہیں۔ اے لباسِ بشریت میں حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو چھپانے والے!

☆ عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی الغزنوی قدس سرہٗ (وفات ۸۵۱ھ) انکی نے یہ معنیٰ کئے ہیں۔ اے نبوت اور رسالت کا بارِ گراں اٹھانے والے! اے لباسِ نبوت سے آراستہ اور محبوبیت کے خلعتِ فاخرہ سے پیراستہ۔ اے چادرِ رحمت اوڑھ کر اپنی اُمت کو اس میں چھپانے والے میرے پیارے محبوب یا کالی کملی اوڑھ کر اپنی اُمت کی عیوب پوشی کرنے والے محبوب یا مسندِ نبوت کو اپنے حسن

عـلـہ افسوس کہ میں نے اُس ذاتِ پاک کی سُنّت "تہجد" کو ترک کر دیا جن کے تاریکی شب میں کثرتِ شب بیداری سے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۴



بے مثال اور جمال باکمال سے زینت دینے والے یہ سب اخذ کردہ معانی ہر ایک کے اپنے اپنے تعلق مصطفوی کو ظاہر کرتے ہیں جو بیان ہوئے۔ "اللہ اکبر" اس خطاب میں کتنی حلاوت اور شیرینی ہے۔ وہی جانے جو نسبت رکھتا ہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ؀

نمازِ تہجد اِنَّمَا التَّہَجُّدُ بَعْدَ رَقْدَۃٍ نمازِ عشاء پڑھ کر سونا اور پھر سحری کو بیدار ہو کر نوافل پڑھنا یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر فرض اور اُمت کے لئے سُنّت ہے۔ ۵

چھیڑ کے سازِ لَا اِلٰہ دھوم مچا گئے حضور سارا جہاں تھا محوِ خواب آ کر جگا گئے حضور

حکمت:- محبوب ساری رات بیدار رہ کر عبادت کرتے اور ربِ کریم سے راز و نیاز کے ساتھ ہمکلام ہوتے اور مشاہدۂ حق سے لطف وصال میں رہتے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "سِرٌّ مِنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہیں۔ اس آیتِ کریمہ میں یہ اشارہ ہے کہ محبوب کچھ رات آرام بھی فرمایا کرو تاکہ معبودِ حقیقی آپ کو سُلا کر راز کی باتیں کرے۔

○ تہجد نبوت کا دِثار، ولایت کا شعار اور اُمت کے لیئے رِداء سُنّت ہے۔ ۲

ہر آنکس کہ در وقتِ سحر بیدار نیست او محبت را چہ داند لائق گفتار نیست

☆ محبت کا دستور ہے محبوب جس حالت میں ہو اُسی سے مخاطب کیا جائے یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ، یٰسٓ، یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کیا عجیب کیفیت ہے اِن الفاظ میں اور کتنا کیف آور انداز، محبت والا دل ہی جانتا ہے۔ کہ اِس میں کتنی حلاوت ہے۔

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو رہے تھے۔ محبوب کائنات سوتوں کو جگانے والے، قسمت کے بنانے والے "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" تشریف لے آئے تو فرمایا۔ قُمْ یَا نَوْمَانُ۔ اُٹھ اے سونے والے۔ وہ اسی محبت بھرے نام سے مشہور ہو گئے۔ ۳

بقیہ حاشیہ

پاؤں متورم ہو جاتے۔ آپ فضیلت کے سورج ہیں اور ملے نوری صحابہ، روشن ستارے جو تاریکیوں میں چمکتے ہیں۔

۵ تہجد اُمت پر سُنّت مؤکدہ علی الکفایہ ہے اور تہجد بین النومین کے نوافل کو کہتے ہیں۔ پہلا نوم بعد نمازِ عشاء فرض اور دوسرا نوم سُنّت ہے جو تہجد کے بعد اور قبل صلوٰۃ فجر ہے۔ صلوٰۃ اللیل تہجد بھی ہے اور غیر تہجد بھی لیکن تہجد غیر تہجد سے بہتر ہے۔

۲ دِثار جو اوپر اوڑھا جائے۔ جُبہ یا خرقہ۔ شعار وہ لباس جو جسم سے مس ہو جیسے کرتا اور رِداء جو اوپر اوڑھا جائے چادر سے مراد نوافل تہجد، اوابین، اشراق "یہ اہلِ طریقت کی اصطلاحات ہیں۔ تہجد سالک پر تمام مقام فرض ہے۔ دوسرا

☆ مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی کے صحن میں زمین پر سو گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے جلوہ گر ہوئے تو فرمایا "قُمْ یا اَبا التُّراب"۔ تو انھوں نے اِسی پیاری کُنیت کو حرزِ جان بنالیا۔

☆ سیدنا عمیر الدوسی الیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلیوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا یا اَبا ھُرَیْرَۃ وُہ بلیوں کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔ اصل نام اِس محبّت کے نام میں گم ہو کر رہ گیا۔ جملہ روایاتِ احادیث اِسی کُنیت "ابوھُرَیْرَۃ" سے ہیں۔

☆ اجلہ اولیاءِ نقشبند شکر اللہ تعالیٰ سعیھم جس کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ یہ صاحبِ نسبت ہے اور آبِ نسبت سے چہرہ دُھلا ہُوا اور انوارِ سُنّت سے پھُولوں کی طرح تازہ اور پُر رونق۔ جبکہ خوشی اور مسرّت سے کھلا ہُوا ہوتا ہے۔

☆ ربِّ ذُوالجلال والاکرام نے عزّت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذکر فرمایا۔ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ [1] اُن کے چہروں پر سجدوں کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں۔ تہجّد کی نماز سے اُن کے چہرے منوّر، باوجاہت اور پُر رونق ہیں۔ اُن کی جبین میں سجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہیں اور وُہ نشان جو اُن کی پیشانیوں پر سجدہ سے پڑ جاتے ہیں وُہ قبولیت کی مُہریں ہیں۔

☆ تہجّد کا کتنا پُر رونق اور رُوح پرور منظر ہے۔ باوجودیکہ وُہ تہجّد گزار اور عبادت گزار ہیں۔ لیکن پھر بھی وُہ سحری کو ربِّ کریم کی بارگاہ میں اِستغفار کرتے ہیں۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ط سورۃ الذّٰریٰت ۱۸ سحری کا اِستغفار، قلب کا وُضو ہے اور رونا قالب [2] کا وُضو۔ شب زندہ داری سے عجز و انکساری اور سحری کو خوفِ الٰہی سے گریہ وزاری نعمتِ عظمٰی ہے اور اس پر مستزاد درُود شریف جو مومن کا ایمان دل کی اِنجلاء اور چہروں کی رونق ہے شریعت

---

[1] پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹ اُن کی علامت اُنکے چہروں میں سجدوں کے نشان سے۔ تہجّد گزار اُمّتی بظاہر شریعت سے آراستہ اور بباطن انوارِ طریقت سے پیراستہ ہوتا ہے اور چہرہ تروتازہ اور شگفتہ ہوتا ہے۔ تہجّد گزار روزِ قیامت چہرے پر سجدوں کے نُور سے اور درُود خواں چہرے پر درُود شریف کے نُور سے پہچانے جائیں گے۔ "علیٰ ہٰذا القیاس"

[2] پانی جسم کی جنابت اور آنکھ کا پانی آنسو قلب و رُوح کی نجاست و کثافت کو پاک کرتا ہے۔ ۱۲ منہ

مُطہرہ کی رُوح کے دو پر ہیں۔ ظاہری پر، رزقِ حلال، صدقِ مقال اور باطنی پر استغفار اور دُرود شریف اور جذبہ پرواز عشق ہے۔ جس سے طریقت کی منزلیں طے کرکے بندہ مقصودِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور درود شریف سے قبولیت پاجاتا ہے۔

ایک حدیث الحبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

مَنْ كَثُرَ صَلٰوتُهٗ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ ط	جو رات کو نماز نوافل کثرت سے پڑھتا ہے دن کو اُس کا چہرہ منور، خوبصورت اور پُر رونق ہوتا ہے۔

○ ربِ کریم نے اپنے رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نماز تہجد تحفہ کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تحفہ محبوب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ لیل میں محبوب اور محب کے درمیان گفت و شنید، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیدنا عثمان بن عفان خلیفہ راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور شبِ اسراء کے دُولہا، "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شبِ معراج آسمانوں میں دیکھا تو پوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم نمازِ تہجد کی برکت سے۔ "تفسیر روح البیان پ۱۵"

☆ حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاء اُمت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجد کی نماز سے ہے اور چہروں کی وجاہت مسنون داڑھی سے اور دلوں کی روشنی درود شریف سے ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو محبوب ہے انبیاء کی سُنت ہے اور نماز میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کرتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ الصَّلٰوۃ! اے بلال! مجھے راحت پہنچاؤ یعنی اذان دو تاکہ نماز سے راحت پائیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عینِ حیات ظاہری میں جنت کی سیر جسمانی طور پر فرمائی۔ سرکار شبِ اسراء کے دُولہا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کے ارشادِ گرامی پر عمل کرتے ہوئے جب بھی وضو کرتا ہوں تو نوافل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

○ جب نماز تہجد حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ تنہا ادا فرماتے تو صحابہ کرام بھی مسجد نبوی شریف میں ایک ایک کرکے پیچھے شامل ہوتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجد ادا کرتے۔ صحابہ کرام کی



یہ نماز بطورِ تطوّع اور اتباعِ سُنّت تھی اور حضورؐ بھی گاہ بگاہ بوقتِ سحری صحابہ کرام کے گھروں کا تفحّصِ حال کے لیئے دورہ فرمایا کرتے اور انھیں اپنے حجروں میں نمازِ تہجّد پڑھتے ملاحظہ فرماتے اور نگاہ میں رکھ کر نوازتے یہ نگاہ تہجّد والوں اور درود شریف والوں کا نصیبہ ہے۔ ؎

کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کیا ہوش تھا سجود کا

تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

☆ طاؤسُ العُلماء ابوالقاسم جُنیدؒ بن محمد البغدادی قدس سرہٗ العَفاری[1] کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ ربِ کریم کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا تو فرمایا۔ حقائق و معارف کے بیان کی ساری عبادتیں بے کار گئیں اور ارشارات و واردات سب فنا ہوگئے۔ ہم جو بوقتِ سحری دو رکعت "نمازِ تہجّد" پڑھ لیتے تھے۔ اُن کے سوا کسی شے نے ہم کو نفع نہ دیا۔ رات کی تاریکی میں جو کام آنسوؤں اور درود شریف نے کیا وہ سامنے آیا اور مغفرت ہوگئی یہ کشفِ صحیح اور الہامِ صریح سے ثابت ہے۔

○ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ یہ آٹھ رکعت نماز بتابعت سُنّتِ سَنیّہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصَّلٰوۃ و السَّلَام وَ التَّحِیَّۃ عطا فرمائے۔ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الْمُفَخَّمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط ؎

عطّار ہو رُومی ہو رازی ہو کہ غزالی ہو

کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



؎ موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لیئے قطرے جو تھے مری عرقِ انفعال کے

---

[1] شیخ المشائخ ابوالقاسم جُنید بن محمد بغدادی سلسلۂ عالیہ جُنیدیہ کے بانی سید الطائفہ، طاؤس العلماء کے مُبارک لقب سے مُلقب اور مشائخ عظام کے سردار شریعت و طریقت میں امام الائمہ تھے اپنے ماموں حضرت ابوالحسن سری بن مغلس سقطی کے مُرید اور خلیفہ تھے بنا بر خیر القرون میں تبع تابعین سے ہیں۔ علیہما الرحمۃ والرضوان ط

روضۃ الثامنۃ



ب ۲

درودوں کے عظیم تحفے

مُبسملاً وحامداً ومحمداً جلّ وعلیٰ

مُصلیاً ومُسلماً ومحمداً صلی اللہ علیہ وسلم

شہنشاہ ارض و سما بلغ العلیٰ بکمالہ — وصفِ رُخ او والضحیٰ کشف الدجیٰ بجمالہ

قرآن باخلاقش گواہ حسنت جمیع خصالہ — صدقاً یقیناً راستاً صلوا علیہ وآلہ

○ اللہ جلّ مجدہُ الکریم، ذاتِ رحمٰن و رحیم کی طرف سے اپنے محبوب پر درود "رحمتوں کا درود" یہ تحفہ ہے اور مومن کو حکم دینا یہ ایک عطیہ ہے جس سے عشاقانِ رسول، مشتاقانِ جمالِ نبی اور فدایانِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وظیفۂ درود شریف کے سدا بہار مہکتے پھولوں کی خوشبو سے اپنے مشامِ جان و روح کو معطر کرتے ہیں اور یہ تحفۃ الصلوٰۃ "جو اوصافِ مصطفےٰ کا مرقعہ اور عشق و محبت سے مرصّع ہے" کی غرض و غایت یہی ہے کہ ذکرِ رسول کو اپنا وظیفۂ حیات بنایا جائے۔ عمر بھر درود شریف ہی سے شغف رکھا جائے مومن کا مقصودِ اعلیٰ بھی یہی ہو۔ ہادیٔ سُبل، سیدالرسل مولائے کل علیٰ نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف بھیجنے سے اُن کے قلوب پر پھوہار کی طرح انوار برستے ہیں اور مُصلّین و مُسلّمین کے قلوب ان انوار سے معمور ہو کر اپنے ربُّ البیتِ العتیق سے تحفۂ انوار کا احترام اور درودوں کی دستار پاتے رہیں۔ ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب — ہنوز نامِ تو گفتن مرا نہ شاید

☆ الشیخ نورالدین شعرانی علیہ الرحمۃ کا روزانہ کا وظیفہ درود شریف دس ہزار تھا۔ اور الشیخ احمد زواری علیہ الرحمۃ کا روزانہ وظیفہ چالیس ہزار تھا۔ درود شریف کی برکت سے اُنکی روح کا جسمانیت پر اتنا غلبہ ہو گیا تھا کہ تمام حجابات چشم و قلب سے زائل ہو گئے اُن کا کثیف جسم، جسمِ لطیف بن گیا اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری میں اُٹھتے بیٹھتے اور آپ کے ساتھ

ء صاحب حال کے لئے روزانہ وظیفہ بہ تعداد و مقدار جو فقیر تک پہنچی ایک لاکھ درود شریف و کلمہ کا ثابت ہے۔

؎ میں نے ہزار بار بھی مشک گلاب سے منہ کو دھویا مگر پھر بھی تیرا نام لینے کے لائق نہیں ہوا۔

" صحابہ کی مانند" عالم بیداری میں مجلس کرتے اور اپنے مسائل دینی پوچھتے تھے۔ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ " یہ سب صحبت کی تاثیر سے پایا۔ اولیاءِ نقشبند کے سلوک کا دار و مدار صحبت پر ہے کہ صحابہ نے بھی صحبت سے ہی مراتب پائے کہ صحابی صحبت سے بنے۔

☆ امام شمس الدین سخاوی نے " اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ " میں چالیس قسم کے صیغے بیان کئے ہیں۔ بعض ان میں وہ درود شریف جو حضور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے اپنے مقبولانِ بارگاہ کو خود ارشاد فرمائے اور بعض وہ جو اولیاءِ عظام نے دربار گوہر بار سید الابرار " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " میں حاضر ہو کر خود پیش کئے اور آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے انھیں پسند فرمایا اور بشارات و نوازشات سے نوازا۔ یہ سب درود شریف اپنے اپنے مقام پر افضل اور پسندیدہ ہیں۔ مختلف ادوار میں مختلف انداز میں مختلف صیغوں اور الفاظ سے پڑھے گئے ۔

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ فَكُلٌّ اِلٰی ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

☆ اَلشَّیخ عارف محمد حنفی آفندی علیہ الرحمۃ نے " خزینۃ الاسرار " میں درود شریف چار ہزار اقسام پر مشتمل کہا ہے ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درود شریف نبی کریم " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے سبب اور واسطے سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص اثر رکھتا ہے ۔ جو خوش نصیب سرکارِ مدینہ سُرورِ سینہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " پر درود شریف بھیجنے کا وظیفہ خلوت اور جلوت میں ہمیشہ اپنا لیتے اور ایک ہی مکتبِ فکر کے لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی ترغیب اور ترہیب کا درس آپ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی عظمتِ شان کے پیشِ نظر رکھ دیتے ہیں اور اپنے وعظ و تبلیغ اور درس و تدریس میں عشقِ مصطفےٰ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " سے سرشار ہو کر سامعین کو اس رنگ میں رنگتے رہتے ہیں تو جب یہ علماء درود خواں اس دنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو جانے لگتے ہیں تو درود شریف کے انوار کے شگوفے ان کے قلب سے پھوٹتے ہیں اور عجیب غریب ایمان افروز بشارتیں پاتے ہیں تو پھر کسی کی قبر سے کستوری کی خوشبو کی مہک اٹھتی ہے اور کسی کے جنازہ پر ابرِ رحمت برستا ہے اور کہیں پرندے اپنے پروں سے سایہ کرتے نظر آتے ہیں اور کوئی درود شریف کی برکت سے دولہا کی سی سج دھج سے جنت میں لے جایا جاتا ہے اور کوئی عالمِ نزع میں ہی مغفرت کی بشارتیں پاتا ہے اور کسی کے جنازہ میں حضور اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ

ـــ عبارات مختلف ہیں اور حسن سب کا ایک ہے، تمام اسی کے جمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

وَعَلَیْہِمْ بنفسِ نفیس مع صحابہ کبار چار یار تشریف لاتے ہیں یہ سب درود شریف کے انگنت انعامات ہیں جو غلاموں کو مرحمت فرمائے جاتے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ تاقیامِ قیامت جاری رہتا ہے

☆ الغرض درود شریف جن جن الفاظ اور صیغوں سے ہو باعثِ تنویرِ قلوب اور مفید ہے اللہ سُبحانہٗ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عمل نہیں۔ درود شریف پر ہمیشگی کرنے والا انوارِ کثیرہ کا حامل ہوتا ہے۔ درود شریف کی برکت سے حضور ﷺ کی ملاقات نزع۔ قبر میں ہوگی خصوصاً قحط الرجال کے اس زمانہ میں جب کہ لوگوں پر امور غلط ملط ہو چکے ہیں۔ علماء غلط مبحث کا شکار مُرشدانِ برحق اور سجادگانِ برصفت عنقا ہیں۔

○ علماء و فقراء کو چاہیئے کہ منبر، مصلائے محراب و مسندِ ارشاد پر ہر خاص و عام کو استغفار اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیں۔ اپنی تقاریر و تحاریر اور تصنیفات و تالیفات میں حضور ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کریں۔ تاکہ درود شریف کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو۔ علماء صالحین سلف تا خلف تحریراً و تقریراً درود شریف پڑھنے کی تبلیغ کرتے آرہے ہیں اور ہزار ہا کُتب و رسائل اس موضوع پر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ "خدا کرے۔ یہ تحفۃ الصلوٰۃ جو" چہ نسبت کاہ باسمان عالی جاہ " کا مصداق ہے"۔ کا بھی اُن میں شمار ہو۔ بِحُرْمَۃِ صَاحِبِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

☆ درود شریف اسمِ اعظم ہے۔ جو گنجِ فضائل اور خزانۂ لطائف ہے۔

☆ درود شریف عطیۂ خداوندی ہے جو اُس نے کمال محبت سے محبوب کی اُمت کو عطا فرمایا

☆ درود شریف وُہ عظیم تحفہ ہے جو حضور ﷺ کی بارگاہ کے لائق ہے۔

☆ درود شریف صراطِ مستقیم ہے اس راہ پر چلنے والا ہدایت یافتہ ہے۔

☆ درود شریف ایک ایسا زینہ ہے اس پر جو چڑھا وُہ مقصود پا گیا۔

☆ درود شریف حبل اللہ ہے جس نے مضبوطی سے تھاما اُس نے واجبُ الوجود کو پا لیا۔

☆ درود شریف ایک نُور ہے جو بحرِ ظلمات سے نکال کر دارُالنور کی چوکھٹ تک پہنچاتا ہے

☆ درود شریف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے رضا، قُرب اور معرفتِ خُداوندی پاتا ہے۔

☆ درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو سلامتی ایمان، مغفرت اور جنت کا ضامن ہے۔

شاہ قبول کن این تحفہ گدا را

☆ درود شریف ایک ایسا عمل ہے جس سے ربِ عظیم کے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یاد ہوتی ہے "بتمک عشرۃ کاملۃ"

حکمت ہے شگفتہ اور خوشبودار پھول :-

① جس طرح کلی میں رنگ رُوپ اور خوشبو اُس کے اندر بند ہوتی ہے جب وُہ بادِ صبا[علہ] کی اٹکھیلیوں سے کھلتی ہے تو سارا باغ عالم خوشبو سے مہک اٹھتا ہے تو اُس کی نزاکت و نفاست دیکھنے کے لائق ہوتی ہے بعینہٖ مومن کے قلب کے اندر نُور اور خوشبو بند ہوتی ہے جب دل کی کلی توجہ اِلی اللہ اور درود شریف سے کھلتی ہے تو پھر اُس سے خوشبو اور نُور کا ظہور ہوتا ہے اور سارا باغ طریقت اِس خوشبو اور رنگ رُوپ سے مہکتا ہے اور قلب کے نُور سے مومن سرور اور رنگ رُوپ پاتا ہے اور مُنہ کا غنچہ جب کھلتا ہے تو محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے پھول جھڑتے ہیں ، اور درود شریف کے نغمے اور ترانے پھوٹتے ہیں ۔

② دِل بستہ خوں گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت | کیوں غنچہ کہوں ہے میرے آقا کا دہن پھول
صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول | اِس غنچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

کیا غازہ ملا ، گردِ مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول "حدائق بخشش"

③ جسم کی سلامتی قلتِ طعام میں ہے اور رُوح کی سلامتی ترکِ آثام "گناہ کے ترک" میں ہے اور دین کی سلامتی درود بر خیر الانام " صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم " میں ہے ۔

علہ محبت عداوت اور سعادت شقاوت تعزیۃ تعجبیۃ نباتات جمادات میں بھی پیدا ہے ۔ شجر حجر اور پہاڑ میں بھی یہ جاری و ساری ہے اور نطق حالی رکھتے ہیں اور اُن کی محبت عداوت از لوازمات عقل و فہم ہے ۔ جبل اُحد محبت کا رفیع الشان محل اور جبلِ عَیر عداوت کا محل ہے ۔ فضا کی ہوائیں پیغامبری کی خدمات سرانجام دیتی ہیں یہ ہوائیں چار قسم ہیں ۔ ١ ۔ بادِ سموم لُو سے جھلسا دینے والی ۔ ٢ ۔ بادِ دبور قوم عاد کو عذاب دینے والی ۔ یہ دونوں مظہر غضب ہیں اور بادِ صبا نے غزوہ خندق میں خدمت کی ، بادِ نسیم عاشقوں کے زخمِ دل کیلئے مرہم ہے ۔ بنا بریں یہ دونوں بارگاہ سے انعام یافتہ اور خوشبو یافتہ ہیں ۔

زنسیم جان فزائیت تنِ مُردہ زندہ گردد | کدام باغ اے گُل کہ چنیں خوشبوئیت

اور بادِ صبا وُہ جو جانب شمال المدینۃ المنورۃ "زادہا اللہ شرفاً" سے سحری کے وقت چلتی ہے بُوئے حبیب ، ذکرِ حبیب ں درود شریف پڑھنے والوں کو خوشخبریاں سُناتی چل جاتی ہے ۔ جس سے عاشقوں کے دل کی کلی کھلتی ہے ۔ کسی نے کیا عمدہ کہا ہے ۔

(١) نورِ مجسّم، شفیعِ معظّم، احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ "ﷺ" کا درود شریف:-

☆ بفرمانِ رحمٰن واجبُ الاذعان صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ کائنات کی ہر شئی شجر، حجر، ذرّہ، پہاڑ، قطرہ، دریا، چرند، پرند، جن وانس وغیرہا غرضیکہ نوری ملائکہ ہر ایک اپنی اپنی زبان اور نطق حالی سے اللہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کی تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور آپ "ﷺ" پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ انبیاء ورُسل اور ملائکہ بھی درود شریف بھیجتے ہیں۔ قرآن پاک میں اللہ ربُّ العزت جلّت شانہٗ نے اپنی وحدانیت والوہیت کی شہادت شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ (سورۃ آل عمران ١٨) سے خود دی یہ سب سے بڑی شہادت ہے اور اپنے محبوب "ﷺ" پر درود شریف بھیجتا ہے اور بذاتہٖ حضور ﷺ نے بعد از ولادت سر سجدہ میں رکھ کر اللّٰہ وحدہٗ

بقیہ حاشیہ

آکر مجھے سونگھا گئی زلفِ نبی کی بُو	لاکھوں دعائیں دیتا ہوں بادِ صبا کو میں
وہ خاک جو لگی کبھی پائے رسول سے	سرمہ بناؤں پاؤں جو اُس خاکِ پا کو میں

یہ ہوائیں سلیم الطبائع سے موافقت رکھتی ہیں۔ ھٰذِہٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَۃٌ یہ جیبِ طاہر ہوائیں خوشبودار، خوشگوار ہیں۔ ان سے ایسی خوشبو جانفزا مہکتی ہے۔ جس سے عاشق راحت پاتے ہیں اور گلِ گلستانِ قدرت "ﷺ" کے سانسوں کی خوشبو رچی بسی بادِ صبا غلاموں کو پیام وسلام کی خوشخبریاں دیتی ہے۔ اولیاء عظام اسی کو مخاطب کرتے ہیں۔

سلام سلطان المشائخ خواجہ خواجگان چشت اہلِ بہشت السید محمد نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہٗ الجلی والخفی ؎

صبا بہ سوئے مدینہ رُو کُن ازیں دعا گو سلام بر خوان
بہ گردِ شاہِ رُسل بگرداں بصد تضرُّع پیام بر خوان
بہ بابِ رحمت گہے گذر کُن بہ بابِ جبریل گہے جبیں سا
"سَلَامٌ رَبِّیْ عَلَی النَّبِیِّ" گہے بہ بابُ السّلام بر خوان
بشوز من صورتِ مثالی نماز بگذار اندر ایں جا
بہ لحن خوش سورۂ محمد ﷺ تمام اندر قیام بر خوان
بنہ بہ چندیں ادب طرازی، سر ارادت بخاکِ آں کو
صلوٰۃ وافر بہ روحِ پاک جنابِ خیر الانام بر خوان
بہ لحن داؤدی ہمنوا شو، بہ نالہ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را ز عاجز نظام بر خوان

کی وحدانیت اور الوہیت کی گواہی دی اور اپنا کلمہ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ خود پڑھ کر اپنی رسالت کی تصدیق کی اور آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے سُنّت اللہ کے مطابق ان الفاظ سے اپنی ذاتِ اقدس پر خود درود شریف پڑھا۔ آذان پڑھنے کی بھی روایت ملتی ہے۔ "صلوۃ انعام الالٰہیہ" سے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِیْ
بِقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ ط

"افضل الصلوات الٰی سید السادات" السیدی عثمان الدمیاطی علیہ الرحمۃ الرحمان ط

(۲) درود شریف ابراہیمی : سیدنا ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ وسلامہٗ علیہ وعلیہم ط

☆ دعائے خلیل علیہ سلام الجلیل :- وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۵۔ سورۃ الشعراء ۸۴ اے پروردگارِ عالم اُمّتِ مسلمہ کی زبانوں پر میرا ذکرِ خیر جاری فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے حبیب لبیب علیہ وعلیٰ آبائہٖ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اُن پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور یہ حبیب اور خلیل میں تجلّیِ جمالی کی قدرِ مشترک پر عطا ہوا اور یہ درود شریف بدل بنا اُس دعا کا جو اُنھوں نے حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے ملنے کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۵

جو شخص جمعرات کو ایک بار یہ درود پاک پڑھے۔ اُس کو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" خود بنفسِ نفیس لحد میں اُتاریں گے۔ (القول البدیع) سے

نوٹ :- درود شریف پڑھتے وقت اسمِ پاک پر سیّدنا ضرور کہے۔ اولیاءِ نقشبند دامت برکاتہم العالیۃ دعا اور وظائف میں درود شریف میں سیّدنا پڑھتے ہیں۔ دلائل الخیرات میں ہے کہ ایک ترکی جو اصحاب ظواہر سے تھا دلائل الخیرات شریف کا وظیفہ پڑھتا لیکن اسمِ گرامی پر سیّدنا نہ پڑھتا۔ شیخ نے فرمایا سیّدنا ضرور پڑھا کر لیکن وہ نہ مانا۔ کہنے لگا حکم ہُوا نہیں۔ اور اس پر بضد رہا اور اصرار کرتا اور نہ پڑھتا۔ ایک رات خواب میں سیّدنا فاروق اعظم "حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے" رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی اور فرمایا تو کیوں سیّدنا نہیں پڑھتا۔ آپ سیّد العالمین ہیں۔ پھر اُس نے توبہ کی۔ "بروایت" حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے خواب میں اسے ڈانٹا کیا

☆ **ازالۂ توہُّم** :۔ سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشبیہ اصل صلوٰۃ کی صلوٰۃ سے ہے فقط۔ علمائے حنابلہ شکر اللہ سعیہم فی حمایۃ الملۃ الغرّآء کے نزدیک کما کالیت کے لیئے ہے نہ کہ تبعیت کے لیئے۔

● ابو البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جدِّ اعلیٰ اور ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہما السلام جدِّ امجد ہیں۔ بے شک یہ بہت بڑا شرف ہے لیکن ابو البشر یا ابو الانبیاء ہونا اور چیز اور فضیلت من کل الوجوہ اور چیز۔ روزِ جزاء دونوں "ابو محمد" کی کنیت سے فضیلت پائیں گے

● یہ درود شریف ابراہیمی تقدم زمانی کی بناء پر ہے۔

● کبھی ایسا بھی ہوتا ہے فاضل کو مفضول کی متابعت کا حکم ہوتا ہے۔ اس سے اُس کی فاضلیت میں کوئی کمی نہیں آتی جیسے سیدنا یعقوب کا سیدنا یوسف علیہما السلام کو سجدہ کرنا ہے

سیدنا یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم، نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی، کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم علیہم السلام

بقیہ حاشیہ

باستثنا اگر اللہ جائز ہے اور سیدنا پڑھنا بغایت ادب افضل و اولیٰ ہے۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ **کلام لطیف** :۔ ایک سُنّی مُحب نے درود شریف میں سیدنا پڑھا تو نجدی سُن کر جل بھن گیا کہنے لگا۔ سیدنا ھو اللہ۔ اس پر سُنّی نے قرآن عزیز سے سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی شان کی یہ آیت کریمہ پڑھی سَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ "سورۃ آل عمران" تو وہ خفت اور شرمندگی سے صُمٌّ بُکْمٌ ہو کر رہ گیا۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ اَنْتَ مَوْلٰنَا "سورۃ البقرۃ" ہے جبکہ تمام نجدی خارجی معتزلہ اپنے مولویوں کو مولانا کہتے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں؟ کیا تعریف و تعظیم مصطفےٰ میں ہی شرک نظر آتا ہے؟؟؟؟ "ببین تفاوتِ رہ از کجا تا بکجا"

عہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی یہ فضیلت ہے کہ ربِ عظیم نے تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا کہ وہ میرے شاہکارِ قدرت کو سجدہ کریں اور خود اُن میں شامل نہ تھا۔ لیکن فضیلت مآب حضور "ﷺ" پہ درود شریف بھیجنے کا حکم فرشتوں اور مومنوں کو دیا کہ سب مل کر میرے محبوب پاک شہنشاہِ لولاک "ﷺ" بالاطلاق درود شریف کا تحفہ بھیجیں اور حق تعالیٰ خود اس تحفہ کے بھیجنے میں شامل ہوا یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اس شرف و فضیلت میں نہ کوئی آپ کا مقابل ہے نہ کوئی مماثل۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہر دم ذکرِ مصطفےٰ میں مشغول رہتے۔ جب کبھی تنہائی میں آپ کی یاد ستاتی تو آپ آہ بھر کر کہتے یا ابنی صُوْرَۃً وَّ اَبِیْ مَعْنًی تو اس سے اپنے آپ کو تسلی دیتے آپ کی کنیت "ابو البشر" "علیہ السلام" ہے اور حضور کی کنیت "ابو الارواح" "ﷺ" ہے۔

حضرت موسیٰ کو حضرت خضر علیہما السلام کی متابعت کا حکم ملنا اور اپنے پیارے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (سورۂ آل عمران ۱۵۹) کا امر فرمانا۔ مشورہ محض اظہارِ رائے ہے۔ نہ کہ متابعت اور احتیاج۔ ربُّ الارباب جلّت شانہٗ نے تخلیق آدم علیہ السلام پر فرشتوں سے مشورہ کیا تھا۔ لہٰذا مشورہ سُنّت اللہ بھی ہے اور سُنّتِ رسول عزّ و جل و صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور تمام انبیاء و رُسُل علیہم السلام درود شریف پڑھتے تھے۔ بناءً بریں فرمایا گیا۔

حدیثِ نبوی :- بروایت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فقال الامام احمد فی مسندہٖ"

اِذَا صَلَّيْتُمْ فَسَلِّمُوْا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ط	جب تم صلوٰۃ بھیجو تو انبیاء و رُسُل پر بھی سلام بھیجو۔

☆ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذْ نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا ط تو آپ نے درود شریف ابراہیمی[1] ارشاد فرمایا۔ یہ درودِ ملت، ماثورہ وغیر ماثورہ میں سب سے افضل ہونے کی بناء پر نماز کے لیے مختص ہے۔ اس کے علاوہ بھی حدیث صحیحہ کثیرہ میں مختلف صیغوں اور مختلف الفاظ سے درود شریف مروی ہیں۔ جو سب انہی منقولہ روایات کے تتبع میں تالیف ہوئے۔

(۴) درود شریف اولیاء نقشبندیہ مجددیہ اَفَاضَ عَلَيْنَا اللّٰهُ مَعَ فُيُوْضِهِمْ :-

☆ قدوۃ السالکین الاخیار، زبدۃ المقربین الابرار، قطب الاقطاب جہانیاں مآب[2] مظہر

عــہ[1] محبت اور خلّت کا آپس میں ایک خاص مناسبت ہے جو اس تشبیہ سے ظاہر ہے۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی اولادِ پاک حضرت اسحاق علیہ السلام سے ستر ہزار انبیاء مع اُن کی اُمّتوں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد، تاقیامت اُمتِ مُسلِمہ تک بیٹھا ہے۔ یہ سب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمّت میں داخل ہیں۔ اس درود شریف ابراہیمی کی ابتداء اَللّٰهُمَّ سے ہے جو اسم ذات ہے معہ جمیع صفاتِ الٰہیہ یا اَللّٰهُ الَّذِيْ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط میم سے اشارہ ہے محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" جو ذات اور جمیع صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ہیں یہ درود شریف لفظاً و صیغۃً احکم الحاکمین کا فرمودہ ہے۔ لہٰذا یہ درود شریف اپنی جامعیت میں تمام درودوں میں الفاظ کے لحاظ سے افضل، اکمل و اجمل ہے اور معنی کے لحاظ سے اَذکیٰ، اَبہیٰ و اَشہیٰ ہے اور فوائد کے لحاظ سے اعظم، اَطیب و اَحسن ہے اور ملت اور اُمّت کے تمام مومن متقی افراد کو شامل ہے۔

عــہ[2] یہ القاب شیخ محقق علی الاطلاق، برکۃ النبی فی الہند شاہ عبدالحق المحدث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار فی اسرار الابرار میں تحریر فرمائے۔ جو انکے فیضانِ مجددی سے مستفیض ہونے کا بلا اختلاف بیّن ثبوت اور عقیدت کی واضح دلیل ہیں ۱۲ منہ

تجلیاتِ الٰہی، مصدرِ برکاتِ لاانتہاہی امام ربّانی مجدّد الفِ ثانی الشیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمُودہ درُود شریف ہے جو منبعِ فیوض و برکات ہے۔ تمام درُودوں میں اسمِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بارگاہِ رسالت کا منتخب شدہ اور پسندیدہ ہے۔ اِس سلسلۂ عُلیا کی ہدایت میں دوسروں کی نہایت درج ہے کہ اس درُود شریف سے قُربِ مصطفوی اُن کے نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہے چونکہ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نفعنا اللہ ببرکاتھم العالیۃ کا مجاہدہ اور وظیفہ یہی درُود شریف ہے جس سے پہلے ہی روز قُربِ محمّدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے نواز دیا جاتا ہے اِس درُود شریف پڑھنے والے کی تربیت رُوحِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوتی ہے یا وہ زیرِ تربیت خضر علیہ السلام دے دیا جاتا ہے۔ بدیں وجہ یہ درُود خضری کے نام سے بھی موسوم ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ ط

(۴) دلائل الخیرات مؤلفہ، ابو عبداللہ السید محمد بن سلیمان الجزولی شاذلی قدس اللہ سرہٗ العالی

☆ آپ صاحبِ خوارقِ عجیبہ، کراماتِ عزیزہ، اور مناقبِ عظیمہ، مناصبِ فخیمہ کے حامل تھے۔ زہر سے آخر غال "فاس" میں فجر کی نماز میں سجدہ کی حالت میں شہید ہوئے، ستتر سال بعد آپکے جسدِ خاکی کو سوس سے (جو علم الوقت) نکال کر ریاض العروس بیلیا مراکش میں منتقل کیا گیا جسم بالکل تر و تازہ پایا اور قبر سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی۔ "نقلہ العلامہ الفاسی فی مطالع المسرات"

وظیفہ :۔ دلائل الخیرات ہفتہ کے سات دنوں میں منقسم ہے ہر روز کا علیحدہ علیحدہ حزب ہے۔ تقریباً چھ سو سال سے اولیاءِ عظام، علماءِ کرام اور صاحبانِ علم و عرفان و اہلِ دانش و بینش کا وظیفہ ہے اور فیض کے حصُول کا ذریعہ۔ اِس کے اتنے فضائل و برکات ہیں جن کا حصر کرنا عقلِ انسانی کی رسائی سے باہر ہے۔ صاحبِ مجاز کی اجازت سے پڑھا جاتا ہے۔ اِس وظیفہ میں دو امر لازمی ہیں "اطاعت[1] اور تلاوت" کلامِ پاک کے بعد روزانہ پڑھا جائے۔ اس کے بغیر ملحوظ انوار و فیضانِ درُود شریف کا حصُول ناممکن ہے۔ اذ لیس فلیس اگر یہ نہیں تو وُہ بھی نہیں۔ یعنی شرط کے مفقوُد ہونے سے جزا مترتب نہیں ہوتی۔

---

[1] مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ○ اللہ سبحانہٗ نے رسولِ پاک کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرمایا اس میں کوئی فرق نہیں۔ سورۃ النساء

○ **سببِ تالیف:** آپ نے فیضِ عظیم اور معرفتِ فخیم سے وافر حصہ پایا اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارقِ عادات ظاہر ہوئیں۔ آپ ایک مرتبہ ملک بربر مراکش میں سیر فرماتے ہوئے فاس پہنچے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت آخر ہونے لگا۔ لیکن وضو کے لیے پانی ندارد، بسیار جستجو سے ایک کنواں ملا۔ لیکن اس میں رسی اور ڈول نہیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے اتنے میں ساتھ کے خیمہ سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اس نے کہا شیخ کیا بات ہے؟ فرمایا میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں وقتِ نماز تنگ ہے اور پانی ندارد۔ لڑکی نے کنوئیں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آگیا اور کنارے سے بہنے لگا۔ وضو کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اور آپ سیدھے لڑکی کی جھونپڑی میں گئے اور فرمایا اے بیٹی[1] تجھے خدا کی قسم۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اللہ و رسول اللہ عزّوجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں۔ جن کی شفاعت کی تو امید وار ہے۔ مجھے بتا یہ مرتبہ تجھے کیسے ملا۔ لڑکی نے کہا اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ میں ایک درود شریف کا ورد کرتی ہوں۔ اس نے مجھے وہ درود شریف بتایا تو یہ درود شریف سبب بنا "دلائل الخیرات مرتب کرنے کا"۔ شیخ نے وہ درود شریف بمطابق سنتُ اللہ اس میں پوشیدہ کر دیا۔ جیسے ربِ کریم نے شانِ ستاری سے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ رمضان المبارک کی راتوں میں پوشیدہ کر دیا ہے اور اولیاء کرام کو اپنے ردائے رحمت میں چھپا رکھا ہے۔ تاکہ تلاش کی جد و جہد سے مزید مورد الطاف بنیں۔

☆ **اجازت نامہ:** سلخ ماہ ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ ہجری القدسی حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضری، بلدۃ امینہ، قبلۂ عالم شیخ الدلائل[2] حجۃ الخلف ۱۹۵۶ء، بقیۃ السلف حضرت محمد یوسف

---

[1] یہ رجال الغیب کی بیٹی تھی۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین اہل السنۃ والجماعۃ احسن الجزاء فی الدارین۔ اولیاء کرام سے کشفی، الہامی طور پر یا محسوسات غیبی سے یہ اشارہ ملتا ہے۔ کہ بچی کا صلوٰۃ الکبیر یہ ہے۔ واللہ اعلم ورسولہٗ۔ "اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمَ"

[2] محرر السطور عفی اللہ ولی الغفور کو وصیت کی کہ دلائل الخیرات کا ایک ایک ختم شریف کعبۃ اللہ حلیم شریف یا طواف اور مدینہ منورہ میں ریاض الجنۃ ضرور کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ الحمد للہ اس ناچیز کا اس پر عمل رہا اور فوائد ظاہری و جسمانی سے مالا مال ہوا۔ درود شریف کی محبت سے قلب لبریز رہا۔ یہ طریقہ اجلۂ اولیاء کرام سے منقول اور مقبول ہے۔ جو لوگ

باشلی اکرام اللہ فیوضہم نے دلائل الخیرات کی اجازت سے نوازا اور سند مرحمت فرمائی ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا الْكَرِيْمِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ ط وَاتَّبِعْنَا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَاِيَّاكُمْ بِحَقِيْقَةِ الْمُتَابَعَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَةِ وَالتَّحِيَّةِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ الْاَعْلَامِ وَالرُّسُلِ الْعِظَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْكِرَامِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰى جَمِيْعِ اَتْبَاعِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

(۵) درودِ تاج :۔ "امام الطریقت الشیخ السید ابو الحسن شاذلی نور اللہ مضجعہٗ" ط

☆ آپ مستور اولیاءِ عظام سے تھے۔ الشیخ شاذلی کا فیضان اور عرفاں اسکندریہ مصر یمن تونس عرب و عجم کے چپّہ چپّہ پر پھیلا صحرائے عیذاب اُن کے عرفانی انوار سے تاباں ہو گیا اور قلوب منوّر ہو گئے۔ آپ مراکش میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے یہ درود شریف تاجدارِ اقلیم نبوّت و رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضوری میں ترتیب کر کے پیش کیا۔ عرض کیا۔ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اس درود شریف کی منظوری عطا فرمایئے تاکہ یہ اولیاء کے "ایصالِ ثوابؒ" کے وقت پڑھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے منظور کر کے فرمایا اے ابوالحسن! تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے اُمتی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبت سے مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہے۔

○ یہ درودِ تاج بہت بڑی فضیلتوں کا حامل اور جامع الصّفات درود شریف ہے۔ یقیناً لاریب واقعی یہ تمام درودوں کا تاج ہے اور الشیخ شاذلی فرمایا کرتے ہمارے مُربّی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ سب محض مواہبِ ربّی اور جذبِ الٰہی سے ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا درود شریف "جو عشقِ رسول کا خزینہ اور معارفِ ایمانی کا گنجینہ ہے" سے ہی پایا۔

وصالِ مُبارک :۔ بحیرۂ احمر کے کنارے نمازِ فجر میں سجدہ کی حالت میں وصال ہوا۔

ف درودِ تاج میں کثیر شدہ زائد القاب و صفات ہیں جو مؤلف نے مستند روایات سے لکھے۔ ان کے یاد کرنے اور پڑھنے سے مزید فوائد و فضائل ان شاء اللہ حاصل ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہٗ الاعلیٰ بالصواب ط

ے شاہا قبول کن ایں تحفہ گدا را



تین ماہ تک آپ سجدہ کی حالت میں بالکل صحیح و سلامت رہے جسمِ اطہر کو نہ مٹی نے کھایا اور نہ درندہ نے پھاڑا۔ آپ صاحب حزبُ البحر ہیں۔ جو عالم دُنیا میں اولیاء کا وظیفہ ہے [1]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ مَّحْفُوْظٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّعَنْبَرٌ مُّنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى نُوْرِ الْهُدٰى صَدْرِ الْعُلٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَعَلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ وَالْمَوْجُوْدُ مَعْبُوْدُهٗ وَالْمَعْبُوْدُ رَبُّهٗ ط قِبْلَةِ الْعَارِفِيْنَ كَعْبَةِ الطَّائِفِيْنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ، خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ، اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ، مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ، شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ، سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ طٰهٰ يٰسٓ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ، نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ، اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ

[1] اصل نسخہ میں لفظ علیٰ اور جسدٗہ سے آیا ہے۔ مرتب ط

عہ بیت المقدس کی تعمیر کی نگرانی میں سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کا کھڑے کھڑے وصال ہو گیا جب کہ آپ اپنے عصا مبارک پر سہارا لئے کھڑے تھے۔ ایک سال تک نہ کسی جن و انس کو آپ کے وصال کا پتہ چلا اور نہ آپ کے جسمِ اطہر میں تغیر و تبدل آیا اور نہ مٹی وغیرہ نے کھایا اور پھر بحکم الہٰی آپ کے عصا مبارک کو دیمک نے کھایا تو پھر پتہ چلا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ انبیاء و اصفیاء کے اجساد مبارکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ ترجمہ و تلخیص "پ ۲۲ سورۃ سبا آیت کریمہ ۱۴ تفسیر نور العرفان"

قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ ’’ اَلْمُزَیِّنِ

بِکُلِّ ذَیْنِ الْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّ شَیْنٍ اَلْاِبْنَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الشَّہِیْدَیْنِ

الْقَمَرَیْنِ النُّوْرَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ الطَّاہِرَیْنِ جَدِّ الْمُطَہَّرَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ط

اَلْمُتَجَلِّیْ بِتَجَلِّیَتَیْنِ قَالَ لَہٗ وَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ یَا نُوْرُ نُوْرِیْ ’’

۳ بار ’’ وَیَا سِرَّ سِرِّیْ وَیَا خَزَائِنَ مَعْرِفَتِیْ اَفْدَیْتُ مُلْکِیْ عَلَیْکَ

کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَاءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَوْلَی

الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نُوْرٌ مِّنْ

نُوْرِ اللّٰہِ ’’ ۳ بار ’’ یٰاَیُّہَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ ؎

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ   کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ   صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

(۶) صَلٰوۃ مُنْجِیَۃ :۔ اَلشَّیْخ صالح موسیٰ ضریری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْزِیْ ط ’’ افضل الصلوات الی سید السادات ‘‘

☆ فرمایا میں سمندر میں سفر کر رہا تھا۔ ہمیں طوفان شدیدہ نے آن گھیرا۔ جہاز ڈوبنے لگا اور طوفانِ بادوباراں سے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نہ رہی لوگ انتہائی پریشان اور مایوس ہو گئے اور کہرام مچ گیا تو میں نے فوراً حضور ’’ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ‘‘ کی طرف رجوع کیا تو اچانک مجھ پر غنودگی اور غشی طاری ہوئی۔ میری آنکھ لگ گئی تو اس حالت میں غلاموں کو نہ بھولنے والا آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جلوہ گری فرمائی اور مجھے زیارت ہوئی تو آپ ’’ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ‘‘ نے یہ درود شریف ۳۱۳ بار پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ ہم نے ابھی تعداد (بتعداد اصحاب بدر) بھی پوری نہ کی تھی کہ ربِ اکبر جل شانہٗ نے طوفانی لہروں

نوٹ:۔ درود تاج شریف پڑھنے کا مقام مدینہ منورہ باب جنۃ البقیع کے اندر، قدوم سنیت کی طرف مہبط جبرائیل مینار کے نیچے ہے۔ حجاب ادباً و تعظیماً کھڑے ہو کر یہ درود شریف پڑھنے غضب کے انوار کھلتے ہیں۔ اور بہت لطف آتا ہے کہ حضور ’’ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ‘‘ کی حضوری میں غلام حاضر ہو کر سلام عرض کر رہا ہے۔ یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اور وہاں کا منظر جیل رحمت پر



کا رُخ پھیر دیا اور ہم بخیر و خوبی منزل پر پہنچ گئے۔ جن لوگوں نے اسے وردِ زبان اور حرزِ جان بنایا اُنھوں نے ہمیشہ اسے ایمان افروز، رُوح پرور بابرکت اور شفا بخش پایا۔ فتوحاتِ غیبیہ، قضاءِ حاجات، حلِ مشکلات اور ردِّ بلیات میں اکسیر ہے اور اس کی تاثیر مسلّم اور مشہور ہے۔ صدیوں سے اُمتِ مسلمہ کے لیئے دینی و دُنیوی اُمور میں کافی وافی اور شافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا "عِنْدَکَ" اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ [علٰہ]

○ یہ درود شریف بذاتِہٖ مُغیث الملوین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا عطا کردہ ہے۔ اس درود شریف کے بے حد و حساب دینی و دُنیاوی فوائد ہیں اس کے فیوض و برکات لکھنے سے قلم قاصر ہے۔ اس کی تعداد ۳۱۳ مرتبہ "بمطابق تعدادِ رُسلِ عظام علیہم السّلام" پڑھے کما لایخفی اَھْلُ النَّظَر۔ "روشن الاحباب"

⑦ دُرُودِ لکھی شریف۔ " واقفِ اسرار معنوی سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ القوی " ط

☆ سُلطانِ وقت روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور سارا وقت اسی میں مشغول رہتے۔ جس سے نظامِ سلطنت میں خلل آنے لگا۔ تو حضور، نبی کریم، رؤف رحیم، صاحبِ خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو فتورِ سلطنت کب گوارہ تھا۔ تو آپ نے خواب میں جمال جہاں آرا سے نوازا اور فرمایا یہ درود شریف بعد نمازِ فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ تو اس کا ثواب...... لاکھ ملے گا اور میری محبت کامل ہوگی۔ بناءً بریں یہ درود لکھی کے نام سے موسوم ہُوا

علٰہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ قبولیت میں بجلی سے بھی زیادہ تیز، اکسیرِ اعظم، تریاق اکبر ہے۔ یہ اچانک مُصیبت یا حاجت کے لئے آدھی رات تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہو کر باجازت صاحبِ مجاز پڑھے کہ خود روپڑے وہ پتے داتا ہے پھل پھول نہیں۔ نسخہ سہیلیہ میں عِندک بھی آیا ہے۔

☆ سرتاج اولیاء سیدنا داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو یہ درود شریف بہت پسند تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن سے اپنے عقیدت مندوں کو یہ وظیفہ فرمایا کرتے۔ دربار عالیہ میں اس درود شریف کے پڑھنے

- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَرَمِ اللّٰهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِحُرُوْفِ كَلَامِ اللّٰهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْأَمْطَارِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ أَوْرَاقِ الْأَشْجَارِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ الْبِحَارِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ أَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ
- اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
- صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلٰئِكَتِهٖ وَأَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ الْخَلَائِقِ وَعَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ وَشَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ سَيِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

(۸) درود نور شریف :- علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

☆ یہ درود شریف نور، اور الفاتحہ دونوں ایک ہیں۔ اولیاءِ شاذلیہ کا محبوب وظیفہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ نور سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ یہ درود شریف کرامات کے دو چمکدار اور تابدار موتی ہیں اور قلب کو منور کرنے میں لاثانی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۹) صلوٰۃ التکریم والتعظیم :- الشیخ ابو عبداللہ سنوسی علیہ الرحمۃ سے منسوب ہے۔

☆ یہ درود شریف حقِ غلامی اور حقِ تعظیم کی ادائیگی کے لئے مجرب ہے اور جامع مانع درود شریف ہے۔ یہ درود شریف اخص الخاص ہے اس کی ابتداء بھی اور اختتام بھی اسمِ گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہوتا ہے اور درمیان حلقہ میں غلام اور اس کی آرزو ہے۔ یہ اپنی جامعیت میں بے مثل ہے اور محبتِ محبوب کا مظہر ہے اور انگنت فوائد کا حامل ہے [سه]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُکْرِمُ بِھَا مَثْوَاہُ وَتُشَرِّفُ بِھَا عُقْبَاہُ وَتُبَلِّغُ بِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُنَاہُ وَرِضَاہُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃُ تَعْظِیْمًا لِّحَقِّكَ یَا سَیِّدَنَا مُحَمَّدُ ط

(۱۰) درودِ فضیلت :- امام محی السنۃ ابو شامہ نووی علیہ الرحمۃ نے اذکار میں ذکر کیا۔

سه یہ درود شریف درجۂ جامعیت میں اکمل و اجمل ہے اور مرتبۂ محمدیت میں ازہر و ابہر ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ ط

عله دلائل الخیرات شریف کا یہ درود شریف خواب میں فقیر عفی عنہ کی زبان پر جاری ہوا اور اشارہ ہوا۔ اس کو تحفہ میں لکھنا کر رضاءِ الٰہی کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ جل شانہ اس خواب کی تعبیر کو بیداری عمل سے ظاہر فرمائے آمین یا رب العالمین

[illegible]



☆ یہ تمام درودوں سے افضل درود شریف ہے کہ اس کی روایت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے۔ اور یہ خصوصاً جمعۃ المبارک کے لئے ہے اور بے شمار فضائل و فوائد کا حامل ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۱) درود ہزارہ شریف :۔ سیدی قطب الکامل الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمانی ط

☆ یہ اولیاء قادریہ کا محبوب وظیفہ ہے۔ قلب کی صفائی کے لئے مجرب ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۲) درود شفاعت :۔ "امام شعرانی نے کشف الغمہ میں نقل کیا۔"

☆ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم مجھ پر درود شریف بھیجو تو یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط تو اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

(۱۳) درود شریف زیارت :۔ شارحین نے ابن فاکہانی سے لکھا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط

☆ فرماتے ہیں میں نے اُسے سونے سے پہلے پڑھا اور آزمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "کا چہرہ مبارک چاند میں دیکھا اور آپ کا خطاب سُنا۔ زیارت کے لئے سریع الاثر ہے۔ اور محبوب رب العٰلمین کی جاہ کے طفیل سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ باقی اس درود شریف کے انعامات جن کا حدیث پاک میں وعدہ ہے" مجھے عطا فرمائے۔

(۱۴) درود صدقہ :۔ جس کے پاس صدقہ دینے کا کچھ نہ ہو تو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے بے شک یہ پاکیزگی میں بلند تر ہے۔ اور اس کو سیری نہ ہوگی جب تک وہ جنت میں نہ پہنچ جائے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ؕ

(۱۵) **درود مفتاح الجنۃ :** قطب الکبیر ، بدر الاساتذۃ الشہیر محمد البکری نوّر اللہ مضجعہ

☆ جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا۔ اگر وہ دوزخ میں[1] ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں اس کی جناب میں پکڑ لے یہ درود شریف مبتدی متوسط اور منتہی کے لئے مفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجاب قلبی کھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جن کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے : صلوٰۃ الزاہرۃ علی سید الدنیا والآخرۃ ؕ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ النَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ ؕ

(۱۶) **درود العزت :** ایک شخص حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْکَرَمِ الْبَاذِخِ ؕ نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُسے اپنے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان

---

[1] ہر کہ باشد حامل " صلوٰۃ " مدام   آتش دوزخ بود بروے حرام

☆ آپ بحر معارف الٰہیہ متبع سنت نبویہ ، عظیم المرتبت ولی کامل اور ہر وقت حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضوری تھے آپ زندگی بھر کبھی بے وضو نہ ہوئے اور ہر وقت حکم رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لئے منتظر اور مستعد رہتے باجازت بارگاہ رسالت " صلی اللہ علیہ وسلم " میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے سر پر دستار باندھی۔ آپ کا کلام عجائب مخفی اسرار کا خزینہ ہوتا ایک مرتبہ قافلہ والوں نے الشیخ محمد البکری قدس سرہ اقدامرزہ السلکوتی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور آپ کا غلام مرید شہر کے نواح میں مارا گیا ہے۔ آپ مراقب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اٹھایا اور فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں اُسے کہیں نہیں پایا عرض کیا حضور دوزخ میں دیکھا فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکتا کہ میرے سب مرید یہ درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دن بعد واپس آ گیا۔ آپ فرمایا کرتے کہ جسم کی سلامتی قلت طعام میں اور روح کی سلامتی ترک آثام " گناہ کے ترک " میں اور دین کی سلامتی صلوٰۃ برخیر الانام " صلی اللہ علیہ وسلم " میں ہے۔ " اللھم صل علی سیدنا ... وآلہ وصحبہ "

بٹھایا۔ حاضرین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود شریف پڑھتا ہے۔ جو کسی نے آج تک نہیں پڑھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کیسا درود شریف ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے یہ درود شریف پڑھا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ط

(۱۷) **درودِ سعادت:۔** "الحافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ نے حلیہ میں نقل کیا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے یہ درود شریف پڑھا ستر ہزار فرشتے ساری عمر اس کا ثواب لکھتے رہیں تو ختم نہ ہو۔ اور جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ ط

(۱۸) **درود افضل:۔** "الشیخ ابو الخیر حافظ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع میں لکھا ہے"

☆ اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ میں سب سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو وہ یہ درود شریف پڑھے کہ یہ لفظاً و معناً کامل اور مکمل درود شریف ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ ط

(۱۹) **درودِ رحمت:۔** "قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے میں تحریر کیا ہے"۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط

☆ پس اسے مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیضان پہنچتا ہے اور وہ آپ کی

زیرِ تربیت وکفالت ہو جاتا ہے۔

(۲۰) درُودِ کامل :۔ "امام الامام ابو حامد حجۃ الاسلام محمد بن محمد الطوسی الغزالی قدس سرہٗ النورانی نے"

☆ آپ نے اپنی تصنیفِ لطیف "احیاءُ العلوم" میں لکھا ہے کہ یہ کامل، مکمل اور اکمل درُود شریف ہے۔ اس کی کاملیت اظہر من الشمس ہے کہ امام الغزالی کو بارگاہِ موسیٰ علیہ السلام بطور "علماء اُمتی" پیش کیا گیا۔ آپ مقبول ترین اولیاءِ اُمت سے ہیں ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِعَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(۲۱) صَلٰوتُ السَّعَادت :۔ "علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے لکھا"

☆ یہ ایک درُود شریف برابر چھ لاکھ کے ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ ۔

(۲۲) صلوٰۃ ماہی :۔ ایک روایت میں ہے صحابہ کبار نے سمندر سے ایک مچھلی پکڑی اور چاہا کہ کھانا تیار کرکے صاحبُ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کافی دیر تک آگ پر چڑھا کر پکاتے رہے لیکن وہ پک نہ سکی تو اُسے ایک طباق میں رکھ کر اوپر سرپوش سے ڈھک کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کردی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا اے میرے صحابہ کرام! یہ تو قیامت تک بھی نہ پک سکے گی اور اسے دُنیا کی آگ تو درکنار جہنم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی کہ یہ وہ مچھلی ہے جو روزانہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتی ہے "بروایت" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ زندہ ہوگئی اور زبانِ حال سے عرض کیا فِدَاکَ جِسْمِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک روز کنارۂ سمندر پر تھی کہ آپ کے ایک غلام نے بلند آواز سے درُود شریف پڑھا تو میں نے محبت کے ساتھ غور سے سُنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اس درود شریف کی برکت سے رب کریم نے تجھے دونوں جہانوں کی آگ سے محفوظ و مامون کر دیا۔ اور تو جنتی حور (بیوی) ہے ۔ " درود شریف یہ ہے:"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَبِکَرَمِكَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

(۲۳) درودِ کوثر :۔ "سیدنا ابو علی خواجہ الحسن بصری قدس سرہ الجلی والخفی" سے

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوض کوثر سے لبالب پیالے پیئے تو وہ یہ بزرگ ترین درود شریف پڑھا کرے ۔ خصوصاً عالمِ نزع میں پیاس سے محفوظ ہو۔ سے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضَاءِ نَفْسِكَ وَزِنَۃِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ کَلِمَاتِكَ ؕ

(۲۴) درودِ مسرت :۔ "الشیخ عبداللہ بن موسیٰ طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ" ؒ

☆ آپ نے بیسیوں شیوخ سے اخذ کیا ہے ۔ جنھوں نے اس سے مدارجِ ولایت پائے سے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِكَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا

سے درود شریف کا لفظ لفظ آبِ حیات سے بڑھ کر آبِ کوثر کے گھونٹ ہیں ۔ جس سے محبت والا سرشار ہوتا ہے ۔

علہ آپ جلیل القدر تابعی ہیں ۔ آپ کی والدہ ماجدہ سیدۃ ام المؤمنین ام سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں ۔ آپ نے ام المؤمنین کا دودھ بھی پیا ہے ۔ اور آپ فرمایا کرتے میرا ولایت میں یہ مقام اور رتبہ اُن کے دودھ کے قطرات کا صدقہ ہے ۔ آپ نے کثیر التعداد صحابہ عظام کی زیارت کی ۔ کسب فیض سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الشریف کی صحبت میں رہ کیا ۔

وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

(۲۵) صَلٰوۃُ النُّوْرِ الْقِیَامَۃِ : "سید احمد صاوی علیہ الرحمۃ الباری"

☆ قیامت کی ہر منزل قبر، حشر و نشر، میزان پُل صراط اور جنت کے دروازے تک تاریکیوں میں نور ہو گا۔ یہ ایک پتھر پر لکھا دیکھا ہے۔ جو من جانب اللہ تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ ط

(۲۶) دُرُوْدُ الْعَطَاشِ: "امام عارف باللہ الشیخ عبد الغنی النابلسی" علیہ الرحمۃ

☆ فرمایا۔ نبی ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کی تکرار بخار وغیرہ میں پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ہے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آزمایا۔ صلوٰۃ میں لفظ اسم جلالیۃ نہ ہو یہ قیامت کی گرمی میں پیاس سے کفایت کرے گا۔ درود شریف یہ ہے۔ "الطلعۃ البدریۃ علی القصیدۃ البدریۃ"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَائِقِ ط

(۲۷) درودِ کبریٰ: الشیخ السید ابراہیم متبولی قدس سرہ القدسی "طبقات اولیاء"

☆ آپ ولایت کبریٰ کے حامل تھے۔ آپ کا شیخ سوائے حضور ﷺ کے اور کوئی نہ تھا۔ آپ اکثر خواب میں حضور ﷺ کا دیدار کرتے اور اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کرتے تھے اور پھر عالم بیداری میں دیدار ہوتا اور آپ "ﷺ" سے مختلف معاملات میں مشورہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں میں نے حضرت شیخ احمد البدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑا صاحب فتوت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اُن کا بھائی بنایا۔ درود شریف یہ ہے "

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰٓى اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تَغْفِرَلِىْ مَا مَضٰى وَتَحْفَظَنِىْ فِيْمَا بَقِىَ ط

(۲۸) صَلوٰۃُ الْجَامِعَۃ :۔ اَلشیخ مجدد الدین المعروف نجم الدین صُغری علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے۔

☆ فرمایا۔ ایک دفعہ میں جنگل میں راستہ بھول گیا تو ناگاہ ایک صالح، خوبصورت، منوّر چہرہ بزرگ دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے پاس بُلایا۔ مَیں اُن کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے محسوس ہُوا کہ آپ سیّدنا اَبُو العبّاس خضر علیہ السّلام ہوں گے۔ تو مَیں نے پُوچھا آپ کا اسمِ گرامی کیا ہے۔ فرمایا الیاس بن ہشام علیہ السّلام مَیں نے اُن سے مخاطب ہو کر عرض کیا۔ تم نے میرے پیارے رسُول اللہ کے محبوب سیّدنا محمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں پھر مَیں نے عرض کیا۔ خُدا کے واسطے تم نے جو کچھ آپ کی زُبان مُبارک سے سُنا ہے اور آپ کی زیارت سے سرُور پایا ہے اُس سے مجھے بھی حصّہ تو عطا کرو تو اُنھوں نے کہا مَیں روایت کرتا ہُوں۔ مَیں نے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ جو کوئی یہ درُود شریف پڑھے وُہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے کپڑا پانی سے اور فرمایا کہ درُود شریف ہمیشہ ورد زبان رکھنا کہ درُود شریف رہبر راہ گم گشتگاں راحت قلب عاشقاں اور سُرمہ چشم سالکاں ہے۔ " درُود شریف یہ ہے "

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط

(۲۹) صَلوٰۃ ذاتیّہ :۔ امام سمرقندی نے سیّدنا خضر و الیاس علیہما السّلام سے روایت کیا

☆ فرمایا رسُولُ اللہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " نے جو شخص سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ درُود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنیٰ برکات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیمیا اور زیارت کے لیئے اکسیر زبان پر سبک اور دشمنوں پر بھاری ہے۔ درُود شریف یہ ہے

(روح البیان بحوالہ عقدۃ الدُر والفکر)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ط "ہزار بار"

(۳۰) درُود قادریّہ :۔ " پنج گنج صغیر "

☆ یہ درُود شریف اکسیر اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ مصائب و مشکلات میں تیر بہدف ہے۔ اس کے بہت سے فضائل و فوائد ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ بڑی سے بڑی ابتلاء پر کارہ ثابت ہوگی۔

پہاڑ جیسی مصیبت روئی کے گالے کی طرح اُڑ جائے گی۔ قبر و حشر کی سختیوں کا جسے خیال ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ یہ حصول فضل عظیم اور منافع کثیر کے لئے مجرب ہے سلسلۂ عالیہ قادریہ کا فرمودہ اور آزمودہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ گیارہ بار پڑھنے کے بعد پھر یہ پڑھے۔ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا مُسْتَنَدِیْ یَا مُعْتَمَدِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

(۳۱) صلوات الزیارت :- الشیخ السید نور الدین الشونی علیہ الرحمۃ

☆ آپ کی مجلس قائمہ "صلوٰۃ علی النبی" مکی، مصر، یمن، بیت المقدس، شام، سوڈان یمن، عراق عرب میں رواج دیا۔ آپ کے شاگرد جب بھی مجلس صلوٰۃ سے فارغ ہوتے تو اللہ سبحانہٗ کا ذکر کرتے اور بلند آواز سے صلوٰۃ پکارتے اس اعلان کو حاضرین بھی سنتے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سنتے۔ ایسی منقبت آج تک کسی کی نہ دیکھی گئی نہ سنی گئی۔ مصر کے بازاروں میں منادی ہوتی جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت چاہتا ہے وہ شیخ نورالدین الشونی کے پاس جائے۔ فرماتے ہیں میں وہاں گیا تو پہلے دروازے پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھڑا پایا میں نے اُن کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دوسرے دروازے میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور سلام عرض کیا۔ تو پھر مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ سفید شفاف پانی کے قطرات چمکدار موتیوں کی طرح آپ کی پیشانی سے ٹپک رہے تھے۔ میں نے قدم بوسی کی تو مجھے سنت مطہرہ پر عمل کی وصیت فرمائی۔ میں نے یہ بات اپنے شیخ کو بتائی تو آپ آبدیدہ ہوگئے اور آنسوؤں سے ریش مبارک تر ہوگئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ط

"مصباح الظلام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام"

(۳۲) درود مجربہ :- "السید احمد زینی دحلان مکی قدس سرہٗ المکی"

آپ نے اپنے مجموعہ میں تمام درود شریف جمع کئے یہ درود شریف زیارت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے مجرّبہ ہے۔ ہر روز ایک ہزار بار پڑھا جائے زیارت خواب میں یا بیداری میں ہوگی اور ہر وقت کی حضوری نصیب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ وَالدَّالِ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

(۴۳) درود بہشتی :۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ اس درود شریف کی برکت سے جب تک بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی۔ یہ درود شریف جمعۃ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے اس سے جمعۃ المبارک کی مجالس مُزیّن، مُعطّر اور بارونق ہو جاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ۔

(۴۴) درود شریف الشفاء :۔ "افضل الصلوات علی سید السادات"

☆ گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کریں شفا ہوگی۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفا روحانی، جسمانی، قلبی، عقلی، لاعلاج امراض کے لئے تجربہ شدہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا۔

(۴۵) درود تریاق :۔ محقق دمشق علامہ حامد قنوجی علیہ الرحمۃ کا فرمودہ :۔

☆ یہ درود شریف خواب میں نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے ارشاد فرمایا یہ مذکورہ درود شریف نہایت ہی مجرّب اور تریاق ہے مصائب اور ابتلا میں، فتنہ عظیمہ میں ایک عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ اولیاء حاضرہ کا آزمودہ ہے۔ صلوٰۃ منجیہ کی مثل ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ شدائد میں ایک ہزار پڑھے۔ یا ہر نماز کے بعد ۴۱ بار پڑھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ

حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ ؕ

(۳۶) درود تفریجیہ :۔ شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی قدس سرہ العزیز ؕ

☆ اللہ جل شانہٗ کے خزانوں میں سے خزانہ ہے اور اس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ اور ہر قسم کے غم واندوہ۔ دکھ بے چینی کو دور کرتا ہے۔ دنیا میں رزق اور قبر کی کشائش نصیب ہوگی۔ یہ کامل مکمل مجرب اور تریاق ہے۔ "احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ؕ

(۳۷) صلوٰۃ الکبیر :۔ السید احمد الصاوی علیہ الرحمۃ نے اپنی بیاض میں درج کیا۔

☆ اس درود پاک کو بکثرت پڑھنے سے بکثرت فضائل اور برکات دنیا میں حاصل ہونگے اور قبر میں حضور ﷺ جلوہ گر ہونگے تو لحد نور سے بھر جائے گی اور اجر عظیم حاصل ہوگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ لِکَمَالِہٖ ؕ

(۳۸) درود شریف نافع :۔ "جواہر اللہ شاہ عبد الرحیم نقشبندی مجددی شہید محدث الہاوی حج رحمۃ اللہ"

☆ ایک مرتبہ حضور سید السادات علیہ افضل التحیات واکمل التسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا تو کثیر اولیاء کا مجمع تھا۔ حاضرین میں سے ہر ایک اپنے اپنے علم کے مطابق درود شریف عرض کر رہا تھا تو میں نے بھی یہ درود شریف عرض کیا تو آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر انتہائی خوشی و مسرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا اس درود شریف کے پڑھنے سے حضور ﷺ خوش ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا لَھَا مَا وَجَدْنَا، مَا وَجَدْنَا ہمیں جو کچھ ملا درود شریف سے ملا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ؕ

(۳۹) صلوٰۃ حضوریہ :۔ حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں پڑھا جاتا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؕ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ یہاں مخاطب کے صیغے پڑھے اسی میں اُمتِ مرحومہ کا اتفاق ہے اخیار بھی اس صلوٰۃ وسلام کو حضور کی بارگاہ میں مانتے اور جائز جانتے ہیں اور یہ اخیار کا اختیار کردہ درود شریف ہے جو مرتبہ قبولیت پر ہے۔ اور متصلاً شیخین کریمین، رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہما پر سلام عرض کرنا علامت قبولیت ہے اور نظر انداز یا اعراض کرنا سفاہت، حماقت اور شقاوت کی علامت ہے۔

(۴۰) صلوٰۃ النسب شریف :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَظِیْمِ الْاٰبَآءِ مِنْ سَیِّدِنَا اٰدَمَ اِلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ ؕ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ سَیِّدِنَا ھَاشِمِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مَنَافٍ "مُغِیْرَۃُ" بْنِ سَیِّدِنَا قُصَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا کِلَابٍ "حَکِیْمٌ" بْنِ سَیِّدِنَا مُرَّۃَ بْنِ سَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ سَیِّدِنَا لُؤَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا غَالِبِ بْنِ فِھْرٍ "قُرَیْشٌ" بْنِ سَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ سَیِّدِنَا نَضْرِ بْنِ سَیِّدِنَا کِنَانَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا خُزَیْمَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا مُدْرِکَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا اِلْیَاسَ بْنِ سَیِّدِنَا مُضَرَ بْنِ سَیِّدِنَا نِزَارِ بْنِ سَیِّدِنَا مَعَدِّ بْنِ سَیِّدِنَا عَدْنَانَ ؕ

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَرِیْمِ الْاُمَّھَاتِ مِنْ سَیِّدَتِنَا حَوَّآءَ اِلٰی سَیِّدَتِنَا اٰمِنَۃَ بِنْتِ سَیِّدِنَا وَھْبِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مُنَافِ بْنِ سَیِّدِنَا زُھْرَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا حَکِیْمٍ ؕ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدِنَا الْقَاسِمِ وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ وَسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَسَیِّدِنَا طَاھِرٍ ؕ

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَنَاتِہٖ سَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَ سَیِّدَتِنَا رُقَیَّۃَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَّسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃِ الزَّھْرَآءِ ، اُمِّ سَیِّدِیْنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَالْمُحْسِنِ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَسَیِّدَتِنَا رُقَیَّۃَ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی عَمَّیْہِ خَیْرِ النَّاسِ سَیِّدِنَا حَمْزَۃَ وَسَیِّدِنَا الْعَبَّاسِ ط «انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق» علہ

☆ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۞ (سورۃ احزاب ۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الْمُطَھَّرَاتِ سَیِّدَتِنَا خَدِیْجَۃِ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا سَوْدَۃَ ، سَیِّدَتِنَا عَائِشَۃَ صِدِّیْقَۃِ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا حَفْصَۃَ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ بِنْتِ خُزَیْمَۃَ سَیِّدَتِنَا اُمِّ سَلْمَۃَ ، سَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَسَیِّدَتِنَا جُوَیْرِیَّۃَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ حَبِیْبَۃَ وَسَیِّدَتِنَا صَفِیَّۃَ ، سَیِّدَتِنَا مَیْمُوْنَۃَ وَسَیِّدَتِنَا مَارِیَّۃَ وَعَلٰی اَوْلَادِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

علہ «انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق» عربی تصنیف العارف باللہ الشیخ عبد المقصود محمد سالم علیہ الرحمۃ القاہرہ مصر کی ہے جو عالی درود شریف اور مقبول ہیں۔ یقیناً درود شریف ایک ایسی نعمت ہے جس سے انبیاء و رسل نے سہارا پایا ملائکہ نوری نے آزمائش میں درود شریف سے مرتبہ پایا اور اُمّت مغفورہ نے تحریراً ، تقریراً درود شریف سے ہی سب کچھ پایا جو پایا فقیر الی اللہ و رسولہٖ نے اس تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار میں درود شریف انھیں مقبول محبوب اور مشہور کتب سے تحریر کئے ہیں جو مُصنّف و مؤلف معرفی اپنی تصنیف لطیف ، کتاب مستطاب مقبول بارگاہ رسالت « صلی اللہ علیہ وسلم » ہیں۔ جس پر آپ نے نگاہ فرمائی اور اظہار پسندیدگی فرمایا۔ آپ « صلی اللہ علیہ وسلم » کی شان میں کچھ لکھنے سے قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ قلم خشک ہو چکے ہیں۔ یہ چند حروف « نقوش محبت » محض رب کریم کا کرم ہے « ع شاہا قبول کن ز رہ تحفہ گدا »

☆ افضل الصلوات الی سید السادات « کے مصنف نے بحوالہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ لکھا ہے کہ مصنف صلوٰۃ التام علی النبی التام

☆ **شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز کے ارشاداتِ درود شریف:۔**

① اہلِ محبت کو چاہیئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقامت کے ساتھ وابستگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں۔ محبوبِ زمین و زمان، راحتِ جانِ جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی عزت، عصمت سے خبردار رہنا چاہیئے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جو کشف، نیند یا بیداری کی حالت میں آپ کی بجائے متشکل ہو سکے۔ پس جس شخص نے اس راحتِ جان، قرارِ زمین و آسمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی اس نے بے شک آپ ہی کو دیکھا اگر آپ کا حسن و جمال متغیر نظر آئے تو یہ جان لے کہ دیکھنے والے کی اپنی حالت ایمانی ہے۔ "جواہر البحار ج"

② درود شریف کا ذکر کرنے والے پر حق تعالیٰ کی طرف سے عنایات، نوازشات سے جو بھی نتیجہ سامنے آتا ہے وہ باطل کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے کیونکہ اس کے پاس وہی

بقیہ حاشیہ

کی ضمانت دی اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا اے عبد اللہ! یہ تیرے لئے تیری اس تالیف پر انعام ہے۔" بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب"

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تُحْفَۃَ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ مِنْھُمْ بِعَظَمَۃِ طٰہٰ وَیٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ۔

عـہ سالک مبتدی ہو یا منتہی درود شریف کا نور ہر مقام پر اس کی یاوری کرتا ہوا منزلِ مقصود تک لے جاتا ہے۔ انشراحِ صدر اور انوارِ قلب سے فتح و ہر نصیب ہوتا ہے۔ فتوحات اور اسرار انوار کے لئے الفاظ نہیں یہ مقام حال ہے قال نہیں۔ قال بیچارہ تہی دامن ہے حال کے بیان سے "ذکر اللہ" سے قلب "مضغہ گوشت قلبِ حقیقی کا حجرہ ہے۔ جو عالم امر سے ہے۔ روح سر خفی اخفی کے لطائف کھلنے کے بعد سالک پر سب سے پہلے حق تعالیٰ کی طرف سے ولایتِ حضرت آدم علیہ السلام کے انوار برستے ہیں تو آپ کے زیرِ قدم توبہ، انابت اور گریہ زاری طاری ہوتی ہے جو اس ولایت کا خاصہ ہے۔ پھر ولایت ابراہیمی کا ظہور ہوتا ہے تو آپ کے زیرِ قدم انقطاع ماسوا اللہ اور رجوع الی اللہ ہوتا ہے اور پھر سالک پر ولایتِ موسوی کے احوال طاری ہوتے ہیں۔ آتشِ عشق بھڑک اٹھتی ہے اور دیدارِ الٰہی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ پھر سالک عشق سے منزلیں طے کرتا ولایتِ عیسوی میں پہنچتا ہے تو اس سے مظاہرِ قدرت کرامات، خوارقِ عادات سرزد ہوتے ہیں۔ بعدہٗ ولایتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم "جلوہ گر ہوتی ہے تو صاحبِ خلقِ عظیم کے فیض سے محبوبیتِ ذاتی کا ظہور ہوتا ہے۔ ان تمام مقامات پر درود شریف کا کامل اتباع کے ساتھ ولایت ہی ولایت رحمت ہی رحمت ہے۔ اور درود شریف

پہنچتا ہے جو سرکارِ دو عالم سرورِ کونین ﷺ کے واسطہ سے آتا ہے۔ میں نے درود پاک کا کھلا حصۂ وابستگی رکھنے والا سوائے ایک عظیم انسان کے اور کوئی نہیں دیکھا وہ ایک اشبیلیہ[1] سپین یورپ کا لوہار تھا جو حلال کی روزی کماتا اور درود شریف کا نام یعنی اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کے نام سے ہی مشہور ہوگیا تھا۔ جب میری ملاقات ہوئی تو میں نے دعا کے لیئے درخواست کی۔ اس کی دعا سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو عورت یا مرد بچہ یا بوڑھا آکر کھڑا ہوتا تو اس کی زبان پر بھی درود شریف جاری ہو جاتا۔ وہ درود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

③ ہم درود شریف کا شوق زبانی وعظ اور بصورتِ کتاب لکھ کر دلاتے ہیں یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ اپنے وعظوں میں حضور پرنور ﷺ کے فضائل و معجزات اس رنگ میں بیان کریں سامعین کے دل حُبِّ حبیب سے لبریز ہوں اور ان پر کیفیاتِ محبت طاری ہوں۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب کہ وعظ کہنے والا خود عامل درود شریف ہو۔ اس کی زبان میں تاثیر اور قلب میں نور اور سینہ میں حُبِّ مصطفٰے ہو۔ آؤ سب مل کر ایسے مقبول الشفاعت اور راضیہ مرضیہ محبوب معصوم علیہ التحیۃ والثناء پر درود شریف بھیجیں۔ اپنی چند روزہ مستعار زندگی کو درود شریف کے رنگ سے رنگین کریں۔ عشاقِ رسول، ذکرِ رسول کے سدا بہار، مہکتے ہوئے پھولوں "درودوں" سے اپنے اپنے مشامِ جاں کو معطر کریں۔ درود شریف کو وردِ زبان بنا کر روحانی برکتوں سے فائدۂ مشاہدۂ حق نصیب ہو۔ ؎

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

صفحہ ۵۰۲ ملاحظہ ہو"

④ درود شریف سے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین نے بھی اپنی اپنی ابتلاؤں میں سہارا پایا

بقیہ حاشیہ

نعمت ہی نعمت ہے اور درود شریف کا ل محبت اور ادب کے ساتھ خیر ہی خیر اور نور ہی نور ہے۔ فقیر سوختہ کہاں ہے ان مقامات پر بحث کرنا تو درکنار اس پر کچھ لکھنے کی جرأت سے بھی استغفار کرتا ہوں۔ واللہ ھو التواب وإلیہ المآب وإلیہ المرجع وإلیہ المآب فصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

[1] فقیر سوختہ کو اشارہ ہوا کہ اشبیلیہ کے لوہار دامت برکاتہم العالیہ جو مقبول بارگاہ خیر الانام ﷺ ہے کا درود شریف بھی اس تحفۃ الصلوٰۃ میں لکھو۔ بسیار تجسس اور جد و جہد کے تلاش درود شریف میں کامیاب ہوا۔

اے تاجدارِ طیبہ و بطحا تمہیں تو ہو	گرتے ہُوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے

☆ فرشتوں کا درُود شریف :۔ ایک روز جبرائیل علیہ السلام صاحبُ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ آسمان پر ایک فرشتہ تھا جس کے اردگرد ستر ہزار فرشتے خدمت کے لیئے کھڑے رہتے اب میں نے اُسے کوہِ قاف میں پُرشکستہ اور آہ و زاری کرتا دیکھا ہے اُس نے مجھے دیکھ کر سفارش کی التجا کی میں نے پوچھا تیرا جرم کیا ہے؟ کہا شبِ معراج حسبِ معمول تخت پر بیٹھا۔

بہرِ تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہ گیا مجھ سے قیام	ذکرِ حق میں محو ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
آگیا اپنی جلالیت میں ربِ ذُوالجلال	بس یہی لغزش ہُوئی مرے لیئے وجہِ وبال
کیوں نہ کی تعظیم جب سامنے آیا میرا نُور	حکم فرمایا نکل جا او فرشتے پُر غرور

یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نا منظور ہے
دُور ہے مجھ سے جو میرے مصطفٰے سے دُور ہے

تو نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام! اُس فرشتے کو جا کر کہہ دو تعظیماً کھڑا ہو کر ایک مرتبہ درُود شریف پڑھ لے اس فرشتے نے ایسا ہی کیا تو اللہ جلّ شانہٗ نے اُسے درُود شریف کی برکت سے پھر وہی مقام عطا فرما دیا۔ " جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصر "

فرستادم بدرگاہت پیامے	سلامے یا رسُول اللہ سلامے
بپایے گر نباشد گاہے گاہے	خُدارا سُوئے مشتاقاں نگاہے

علہ ہارُوت و مارُوت دو فرشتے بشکلِ انسانی ابتلاء میں مُبتلا ہو گئے تو نافرمانی سے ربِ کریم کو ناراض کر بیٹھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی دُعا سے توبہ قبول ہُوئی آخرت بچ گئی اور دُنیاوی سزا سے بابل کے کنوئیں میں قید ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب" اپنے محبوب سے فلاں و بہتاں کا قسم جیسا خطاب فرمانے والے ربِ عزوجل! انبیاء نے تیرے محبوب سے لو لگائی۔ ملائکہ نے ابتلاء میں پناہ پائی۔ اس حقیر پُر تقصیر ابتلاء و مصائب کے ایسے کو شاہ ہے۔ کہ میری اس ستقدار زندگی کے ہر لمحہ ہر لحظہ کی حرکات سکنات و خطرات میں فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین سے ہدایت کا عطا فرما۔ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ بجاہ و طفیل نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ۔

[illegible]	خُدایا چُرم بتو دیہ یقین	ہمہ کار دُنیا ہمہ کار دین



بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

☆ ایک خوش قسمت کو حضور صاحبِ الصلوٰۃ والسلام کی "مسجد نبوی اور ریاض الجنۃ کے درمیانی دروازہ میں" خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا ب پڑھا کرو۔ اس نے واپسی وطن پر اولیاء کرام کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے تعبیر بتائی کہ ب سے مراد "بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ" اور درود شریف ہے کہ ب سے اللہ اور ب سے باعثِ تخلیق کن فکاں "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ گرامی مراد ہے۔

☆ الشیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ مقبول، معروف اور مشہور باکمال اولیاء امت سے ہیں۔ (وفات ۶۹۱ھ) جن کا شخص ممتاز حیثیت رکھتا ہے انھوں نے یہ رباعی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔ جبکہ وہ مجلس اقدس میں مور چھل جھلنے کی خدمتِ اقدس پر مامور تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بہت محظوظ ہوئے اور خوشی اور مسرت سے اس کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دل میں جگہ دی۔ شعراء نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تضمینیں لکھیں۔ نعت خواں حضرات نے اپنی نعتوں کو اس سے پرتاثیر اور پرجوش بنایا۔ اولیاء نے اس سے قبولیت چاہی اور پائی۔ علماء نے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو پررونق کیا۔ خوشنویس حضرات نے اپنے فنِ کتابت سے عجیب عجیب انداز سے لکھا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گھروں کو سجایا۔ "علیٰ ہذا القیاس" صوفیاء نے اس کو بطور وظیفہ اپنایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب روحیں اس نغمہ سے سرشار ہوگئیں۔ ایک تضمین ملاحظہ ہو ؎

ویرو زبانِ سراسر طوطیاں خوشنوا
پڑھتی ہیں نعتِ مصطفیٰ ، بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

بلبلیں بھی چار سو لے کے ہر اک گل کی بو
کرتی ہیں باہم گفتگو ، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

قمریاں بھی ذوق میں سر ڈالے طوق میں
کہتی ہیں اپنے شوق میں ، حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

چڑیوں کے حسن کو چہچے انسان بھلا کیوں چپ رہے
لازم ہے اس پہ یوں کہے ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ
حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَخِصَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

روضۃ الثامنۃ

باب ۳

شفاعتِ مصطفیٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ ۔ لِکُلِّ ہَوْلٍ مِّنَ الْاَہْوَالِ مُقْتَحِمٖ (ع۱)

حَاشَاہُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَہٗ ۔ اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْہُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ (ع۲)

○ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ" ع یہ جزاء ہے شرطِ مقدم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کی الحدیث"

قرآنِ پاک :۔ پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۰۹

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا	اُس دن کسی کی شفاعت نفع نہ دے گی مگر جسے رحمٰن نے اذن دے دیا ہے اور اُس کی بات پسند فرمائی۔

○ اللہ ربُّ العزّت جلّت شانُہٗ نے اپنے محبوب" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "کو شفاعت کا اذن عطا فرما دیا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہو گیا۔ اور آپ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "اجازت یافتہ شفیع بقبول الشفاعت ہیں۔ یہی اہلِ حق کا مذہب ہے۔

حدیث مشورہ :۔ بروایت حذیفہ ابن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ع "خصائص الکبریٰ"

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "نے مسجدِ ابوذر غفاری میں بہت لمبا سجدہ کیا ہمیں ظن ہوا کہ شاید آپ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "کی رُوح جسدِ اقدس سے پرواز کر گئی ہے اور جب آپ نے سر اُٹھایا تو فرمایا اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ میرے ربّ جلّت عزّتہٗ نے میری اُمّت کی بخشش میں مجھ سے مشورہ کیا تو میں نے عرض کیا یَا رَبِّ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ پھر دوسری بار مشورہ کیا تو میں نے وُہی کلمات عرض کئے پھر تیسری مرتبہ مشورہ کیا تو پھر بھی میں نے وُہی کلمات عرض کئے کہ اے میرے ربّ جلّ شانہٗ جو تُو چاہے تُو نے انھیں پیدا کیا اور وُہ تیرے بندے ہیں پھر ربِّ کریم نے فرمایا فَقَالَ اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَكَ فِیْ اُمَّتِكَ محبوب تیری اُمّت کے معاملہ

ع۱ وُہ حبیب ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے۔ دُنیا و آخرت کے ہر مصائب سے جبکہ وُہ اچانک گھیر لیں۔ ع۲ ناممکن ہے کہ آپ کے عطا و فیض کا اُمیدوار محروم ہو جائے یا دامنِ رحمت میں پناہ لینے والا بے توقیر رہ جائے۔

میں تجھے پریشان نہ کروں گا۔ روزِ قیامت بغیر حساب و کتاب تیرے ستر ہزار اُمتی ہر ایک ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار کی بخشش کروں گا۔ ایسا تین بار ہو گا کہ مشورہ بھی تین بار ہوا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا یہ سجدۂ شکر تھا اور یہ حدیث تحدیث نعمت "شکریہ" کے لئے اور فرمایا۔ "کنز العمال"

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ ؕ | میری شفاعت اُمت کے کبیرہ گناہوں کیلئے ہے۔

○ وعدہ روزِ ازل سے ہو چکا آپ شفیع المذنبین بن چکے اور قیامت کو سجدہ شفاعت کرنے کی اجازت چاہنے کے لئے ہو گا۔

○ اذن کب کا مل چکا اب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اب شفاعت با وجاہت کیجئے

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ ؕ | سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا

☆ عقیدہ :۔ شَفَاعَۃُ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ ثَابِتَۃٌ بِالْاَخْبَارِ وَالْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَۃِ وَمَنْ کَذَّبَ الشَّفَاعَۃَ فَلَا نَصِیْبَ لَہٗ فِیْھَا "فتح الباری شرح صحیح البخاری"

شفاعت ہمارے نبی شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخبار اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے جس نے شفاعت کی تکذیب کی اس کا شفاعت میں کوئی حصہ نہیں۔

"درود شریف اور شفاعت لازم ملزوم ہیں مؤلف"

○ کفار اور مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ بُت شفاعت کریں گے اور معتزلہ کا یہ عقیدہ کہ کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ "آیت الکرسی" مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (سورۃ البقرۃ ۲۵۵) سے ان ہر دو کا رد فرمایا۔ اللہ عزّ اسمہٗ کے حضور ماذونین کے سوا کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا۔ اذن والے بعونِ الملکِ العلّام صرف انبیاء، واصفیاء اور مومنین ہیں۔ شفاعت سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القرار پانچ قسم پر مشتمل ہے۔

☆ بلا حساب و کتاب داخلِ جنت ☆ میدانِ محشر میں شدتِ انتظار سے تخفیف

☆ مستحقِ عذاب کو عفوِ معاصی ☆ دوزخیوں کو جہنم سے نکالنا۔

☆ جنتیوں کی ترقی مدارج۔ ایک مقام سے فوق کے مقام کی طرف عروج۔

○ امام الکلام محقق دوانی محمد بن سعید صدیقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مطلقہ، عامہ، خاصہ اور ثابتہ ہو گی۔ روزِ قیامت سائے دو ہوں گے

؎ وہ کون ہے جو اس کے یہاں شفاعت کرے۔ بے اس کے اذن کے

ظلِ عرشِ الٰہی اور ظلِ لواءُ الحمد، درود شریف پڑھنے والے ان دو سایوں میں ہوں گے

شفاعت کے لئے دو شرطیں ہیں۔ شفیع کا محبوب ہونا۔ مشفوع کا مومن ہونا۔ اس وعدۂ

شریف مَنْ زَارَ قَبْرِیْ پر ایمان کی سلامتی کا ضمناً اور صراحۃً وعدۂ شفاعت ہے۔

جو ہر اقسام پر مشتمل ہے۔ کہ عقیدۂ شفاعت اہلِ حق کے نزدیک حق ہے "توضیح الحق وضوح الحق"

حدیثِ قدسی:۔ کلام اللہ بزبانِ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا مَلٰٓئِکَتِیْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِیْ اَکْثَرُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجُوْدِیْ وَمَجْدِیْ وَارْتِفَاعِیْ آگے حدیث قدسی کے بعد کے الفاظ لَیَاْتِیَنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَنُوْرُ وَجْہِہٖ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَکَفُّہٗ فِیْ کَفِّ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو! میرے بندوں سے میرا یہ وہ بندہ ہے جو میرے حبیب پر کثرت سے درود شریف پڑھتا تھا۔ پس مجھے اپنی عزت، جلال، سخاوت، عظمت اور بلندی کی قسم، یہ روزِ قیامت لواءُ الحمد کے نیچے ہوگا اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اور اس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا۔

"دلائل الخیرات حزب الخامس"

سایہ افگن سر پہ ہو پرچمِ الٰہی جھوم کر   جب لواءُ الحمد لے اُمت کا والی ہاتھ میں

حدیثِ شفاعت:۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "شمائلِ ترمذی شریف"

☆ قیامت کے روز[عله] سب اہلِ محشر پریشان حال ہوں گے۔ ہیبت اور خوف طاری ہو گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ اور جواب بھی خود دے گا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (سورۃ المؤمن ۱۶) لوگ خوف سے آپس میں کہیں گے کوئی ایسا ربّ تعالیٰ کا پیارا اور مقبول ہو جس سے ہم شفاعت چاہیں تو سب لوگ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے۔ اللہ جلّ جلالہٗ وعمّ نوالہٗ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی روح پھونکی اور آپ کے سر پر تاجِ نبوت سجایا اور فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ آپ ہماری

عله روزِ محشر شانِ محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہورِ محبوبی کا دن ہوگا۔ اور مومن دیکھ کر خوش ہوں گے۔ الحمد للہ مسلک اہلسنت کا عقیدہ اسی سبب سے اعتقاد بزمِ محشر کا کہ اس کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

شفاعت کریں تاکہ ہمیں اس سے رہائی ہو تو آپ فرمائیں گے اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ تم کسی اور کے پاس جاؤ تو پھر لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو آپ بھی فرمائیں گے اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے تم سب اللہ کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور پُرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئیں گے۔ اور آپ فخر الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَھَا میں ہی اس کام کے لائق ہوں۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس میں پروردگارِ عالم کے پاس مقامِ قدس پر سر سجدہ میں رکھ دوں گا اور عرض کروں گا۔ یَارَبِّ اُمَّتِیْ یَارَبِّ اُمَّتِیْ اور اس کی وہ حمدیں بیان کروں گا جو میرا رب عزّ اسمہٗ القاء فرمائے گا۔ ایسی حمدیں آج تک کسی نے نہیں کیں تو ربِ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ علہ یَامُحَمَّدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ تو میں ازراہِ محبت سجدہ میں ہی پڑا رہوں گا پھر ثانیاً حکم ہوگا اے محبوب اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور میں پھر سجدہ میں اس کی حمدیں بیان کروں گا جو رب تعالیٰ نے مجھے سکھائیں۔ پھر ثالثاً ربِ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ یَامُحَمَّدُ عَلَیْكَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ تو اس وقت مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر محبوبِ اکبر، انبیاء و رُسل کے سردار، شفیعِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعت سے کا دروازہ سب سے پہلے میں کھولوں گا اور میرا اُمتی جب

سے درود شریف کی بہترین جزاء عند اللہ، شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ العلم

بقیہ حاشیہ

علہ ایک روز خواجہ علی رامیتنی عرف حضرت عزیزاں علیہ الرحمۃ (بزرگ نقشبندی وفات ۷۲۱ھ) سے کسی نے پوچھا کہ روزِ اوّل جب اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا گیا — تو روحوں نے قَالُوْا بَلٰی (سورۃ الاعراف ۱۷۲) سے جواب دیا مگر روزِ ابد لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ (سورۃ المؤمن ۱۶) فرمائے گا تو کوئی جواب نہیں دے گا کیا وجہ ہے؟ فرمایا روزِ ازل تکلیف شرعیہ کا دن تھا۔ اور شرع میں گفتگو، سوال جواب تھا مگر روزِ ابد عالمِ حقیقت کا دن تھا۔ جس میں تکلیف شرعیہ اٹھا دی گئی۔ بدیں وجہ حق تعالیٰ اپنے سوال کا جواب خود دے گا۔ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ۝ یا۔ کمالِ ہیبت و جلال سے کوئی جواب نہ دے سکے گا۔

[illegible] بات کر دی جائے گی سوال کر دیا جائے گا۔ شفاعت کرو قبول ہوگی

کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اُس کی شفاعت کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْقَدِیْرُ[1]

خلیل و نجی، مسیح و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے
اصالتِ کُل، امامتِ کُل، سیادتِ کُل، امارتِ کُل
حکومتِ کُل، ولایتِ کُل خُدا کے یہاں تمہارے لئے

([illegible])

○ اللہ جَلَّ شَانُہٗ سب سے پہلے مقامِ محمود پر دو جہانوں کے تاجدار، حبیبِ کردگار شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوری لباس، سبز حُلّہ بہشتی اور شفاعتِ کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔ پھر تمام اہلِ محشر حضور کی حمدیں بیان کریں گے اور انبیاء و رُسل اس مقامِ شفاعت پر غبطہ کرینگے

احادیثِ پاک:۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں بسندہٖ عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کی۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

○ فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا مُستجاب ہوتی ہے پس وہ دُعا اُن کی قبول ہوگئی اور میں نے وہ اپنی دُعا قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کے لیئے اٹھا رکھی ہے۔

☆ دُعا ابراہیم علیہ السلام:۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝[2] اِس دُعا میں شانِ حلیمی کا ظہور ہے۔

☆ دُعا عیسیٰ علیہ السلام:۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝[3] اس دُعا میں شانِ جمالی چمکتی ہے۔

○ پس یہ پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ دُعا کے لیئے اٹھا دیئے اور عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ثُمَّ بَکٰی اور عرض کیا اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ[4] دُعاءِ انبیاء کی سُنت ہے اور تحفۂ مختار بھی۔

[4] اُمت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا۔

[2] پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت کریمہ ۳۶۔ تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ شانِ خلیل علیہ سلام الجلیل قال عزّ اسمہٗ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ۝ سورۃ التوبہ ۱۱۴

[3] پ۷ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۱۸۔ اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔ — [illegible]

تو آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا اے جبرائیل! میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور پوچھو گریہ کی کیا وجہ ہے! حالانکہ وہ علیم و خبیر، خوب جانتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُمت کی بخشش کے لیئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے دربار کریمی میں حاضر ہو کر وہ سبب عرض کیا تو اوّلاً رب کریم نے وحی جلی میں فرمایا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ؕ[1] جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام میرے ربّ جَلَّ شَانُہٗ سے عرض کرنا اگر میرا ایک اُمتی بھی جہنم میں گیا تو میں راضی نہ ہوں گا۔ تو پھر ثانیاً۔ وحی خفی میں ارشاد ہوا محبوب! کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَاءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ ؕ صلی اللہ علیہ وسلم (حدیث قدسی شریف)۔ یہ شانِ محبوب ہے کہ رب کریم اپنے محبوب کریم کی رضا چاہتا ہے۔ تو حضور شفیع الامت خوش ہو گئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بارگاہ ربّ العزت میں مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت، وجاہت اور شان کمال درجہ کی ہے۔ پھر ثالثاً حدیث قدسی شریف صحیح مسلم، اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ بِہٖ قریب ہے کہ ہم تجھے تیری اُمت کے حق میں راضی کریں گے اور ناراض نہ کریں گے۔ اِنَّ ھٰذِہِ الْمَقَامُ الْکَرَامَۃُ لَہٗ خَاصَۃٌ ؕ یہ مقام عزت و کرامت تاجدار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خاص ہے۔

---

[1] پ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۵ بے شک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

علامہ السید ابو الفضل السید محمود الآلوسی البغدادی حنفی اپنی مشہور معرکۃ الآراء تفسیر رُوح المعانی میں سورۃ الضحیٰ کے تحت لکھتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یُنَادِیْ رَبِّیْ اَرَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ ؕ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ رَضِیْتُ ؕ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس پر رسول اللہ راضی ہوں۔ رب کریم پوچھے گا۔ محبوب بتاؤ تم راضی ہو تو محبوب بارگاہ معبودی میں سجدہ ریز ہو کر عرض کریں گے میں راضی ہوں، اے میرے رب جَلَّ شَانُہٗ اتو یہ بساط لپیٹ دی جائے گی۔ پھر شفیع مجرماں پناہ عاصیاں صلی اللہ علیہ وسلم۔ جنت الفردوس کو اپنے قدوم میمنت سے نوازیں گے اور جنت کی تمنا پوری ہو گی۔ جس سے جنت الفردوس بھی خوش ہو کر جھوم اُٹھے گی۔

قدرت نے ازل میں یہ لکھا اُن کی جبیں پر — جو اُن کی رضا ہو وہی خالق کی رضا ہو

دیکھا انہیں محشر میں تو رحمت نے پکارا — آزاد ہے وہ جو تیرے دامن سے بندھا ہو

"ایسے عظیم وکریم اور عزیز وجلیل رسول پر درود لامحدود ہوں، اور سلام باکرام ہوں"

○ سُبحانَ اللہ! کیا رُتبہ عُلیا ہے۔ پروردگارِ عالم کو راضی کرنے کے لیے تمام مُقرّبین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں اور وہ ذاتِ صمد جَلّ جلالہٗ اپنے حبیبِ اکرم ﷺ کو راضی کرنے کے لیے اِکرام صلۂ عام کرتا ہے۔ محبوب! ﷺ میں اُس وقت تک عفوِ ذلاّت صُوری و معنوی کرتا رہوں گا جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ ؎

دُرودیں صُورتِ ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں ۔۔۔ برستا اُمّتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

وہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی ۔۔۔ کرم کا عطرِ صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

☆ امامِ طریقت از اہلبیتِ نبوّت ابُو جعفر سیّدنا امام محمّد باقر سلام اللہ علیہ وعلیٰ اٰبآئہِ الکرام سے مروی ہے۔ (شہادت ۱۱۴ھ)

○ عُلماءِ حاضرہ کے نزدیک سب سے زیادہ اُمید افزا آیتِ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ [1] ہے اور اولیاءِ وقت کے نزدیک قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ [2] (سورۃ الزمر ۵۳) (سورۃ بنی اسرائیل ۸۴) اُمید افزا و مغفرت ہے اور ہم اہلبیتِ نبوّت کے نزدیک سب سے زیادہ اُمید افزاء آیتِ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ ہے ؎ (سورۃ الضحیٰ ۵)

دوزخ گر وسیع ہے تو رحمت وسیع تر ۔۔۔ لَا تَقْنَطُوْا جواب ہے هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ [3] کا

---

[2] پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۸۴ آپ فرما دیجئے۔ ہر کوئی عمل کرتا ہے اپنی فطرت کے مُطابق فَلَا يَلِيْقُ بِكُلِّ بِالْعَبْدِ اِلَّا الْعِصْيَانُ وَلَا يَلِيْقُ بِالرَّبِّ اِلَّا الْغُفْرَانُ بندہ کی فطرت طبیعِ عصیان ہے اور اللہ عزّ اسمہٗ کا تقاضا و رحمت غُفران ہے۔

[3] قَالَ جَلّ جلالہٗ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ (سورۃ ق ۳۰) جہنم کہے گا کچھ اور۔ مطابق حدیثِ پاک جب مومن پل صراط سے گزریں گے تو جہنم سے آواز آئے گی۔ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَأَ لَهَبِيْ جلدی جلدی گزر جائے مومن تیرے نُور نے میرے شعلوں کو بُجھا دیا ہے۔ جہنم کی آگ کو تمام جہان کے سمندروں کے پانی نہیں بُجھا سکتے لیکن خشیتِ الٰہی سے مومن کی آنکھ سے ایک ٹپکا ہوا آنسو جہنم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ خوفِ الٰہی میں ہیبت کے ساتھ تعظیم بھی ہو اور اُمید بھی۔ خشیت بہت بڑی نعمت ہے جو صاحبِ قلبِ مُنیب کا نصیب ہے۔ مُصیبت میں صابر، آرام میں شاکر اور ہر حال میں ذاکر ہو تب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کی کیفیت کُھلتی ہے۔ مومن یہ خشیتِ الٰہی اور اُمیدِ رحمت درُود شریف سے پاتا ہے ؎

بر در آمد بندۂ بگریختہ ۔۔۔ آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

مغفرت دارد اُمید از لطفِ تو ۔۔۔ زانکہ خود فرمودہ لَا تَقْنَطُوْا

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

اُمیدِ رحمت بطابق حدیثِ قدسی "انا عند ظن عبدی بی" بندہ کی قلبی حالت کا ثمرہ ہے۔ ۱۲ منہ غفر الذنب

اقوالِ حکمت: علمائے اُمّت و اولیاء کے نزدیک اعمال سے انکار زندیقیت (الحاد) ہے اور اعمال پر بھروسہ خارجیت۔ قابلِ اعتماد محض رحمت ربِّ کریم اور شفاعت رسولِ کریم ہے۔ ہم گناہگاروں کے لیئے رحمت ربُّ العلیٰ اور شفیع روزِ جزاء "ﷺ" کے سوا اور سہارا ہے ہی کیا۔ اور یہ ہر دو نعمت ہائے عظمیٰ راجی رحمت درود شریف سے پاتا ہے۔

☆ سرحلقہ اولیاءِ نقشبند خواجہ محمد بہاؤ الدین والملت بخاری علیہ الرحمۃ نے وصیت کی میرے کفن پر یہ شعر لکھ دینا۔ "بارگاہِ کریمی میں عجز و انکساری (وصال ۷۹۱ھ) ولایت کاملہ کا خاصہ ہے۔" مؤلف[1]

وَفَدْتُ عَلَى الْكَرِيْمِ بِغَيْرِ زَادٍ ... مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيْمِ

فَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ كُلِّ شَيْءٍ ... اِذَا كَانَ الْوُفُوْدُ عَلَى الْكَرِيْمِ

اور حضور نبی الرحمۃ "ﷺ" کے دربار دُربارِ عالی میں غلام عرض گذار ہیں۔[2]

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو ... شیئاً للہ از جمالِ روئے تو

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما ... آفریں بر دستِ تو بر بازوئے تو

[1] میں کریم کے دربار میں بغیر توشہ حسنات اور قلبِ سلیم کے جا رہا ہوں کیونکہ جب کریم کے پاس جانا ہو تو توشۂ آخرت یا زادِ راہ ساتھ لے جانا اچھی بات نہیں۔

[2] جن بزرگانِ دین وملت کے اسمائے گرامی سے میں نے اپنی کتاب محبت کو زینت دی اور اُن کے فیض کے بکھرے ہوئے چمکدار موتیوں کو پرو کر سجایا۔ اے کریم اُن کے طفیل میری جبینِ معصیت آلود کے داغِ گناہ کو محو کر اور اپنی صفت عفو سے اور چشمۂ انابت کے آنسوؤں کے شفاف مُعَطّر پانی سے دھو کر اپنے در پہ بٹھائے اور نوازئے۔ جیسے ایک پلید جانور کُتا پتھر کھانے کے باوجود صحابۂ کہف کی چوکھٹ پر کُہنیاں بچھا کر بیٹھ گیا اور اُس کی یہ ادا تجھے بھا گئی تو تیرے فضل نے اُسے نواز دیا اور انسانی لباس میں ملبوس فرما کر اُسے جنّت کے لیئے چُن لیا۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

در در گرِ تو سگ سگ را بار است ... سگ را بار است سگ را دربار است

من سگ دل سگ صفت از رحمت تو ... نومیدیم کہ سگ سگ را بار است

☆ سرکارِ حلقہ اولیاء نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے "ما فضلیانیم" ہم فضلی ہیں محض اسکے فضل و کرم کے پروردہ اے ذوالفضل العظیم! میں تجھ سے فضل مانگتا ہوں فضل کر تیرے فضل نے بُت سے ستر سالہ کافروں کو صرف ایک مرتبہ کلمہ پڑھ لینے سے قُرب کے اعلیٰ علّیین میں پہنچا دیا اور تیرے عدل نے ستر ہزار سالہ موحد اور گرہ ارض پر چپہ چپہ کے

☆ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام قیامت کب ہوگی؟ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے میرے صحابی تو نے کیا تیاری کی ہوئی ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کوئی عمل نہیں جو بارگاہِ خداوندی کے لائق ہو۔ صرف اللہ اور رسول عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا۔ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہے۔" درود شریف محبت کی اعظم علامت ہے۔"

☆ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ "صحیح البخاری"

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے باپ اولاد اور لوگوں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

بقیہ حاشیہ

عابد اور زاہد کو ایک سجدہ کے ترکِ انکار پر بُعد کے اسفل السافلین میں گرا دیا۔ الٰہی فضل کر فضل اور فضل ط ـــہ

عقل زبوں را کہ رسد چوں و چرا در کارِ تو
زماں وہ مطلق تو نئی فکے کرداری آں تُئی

اے ذو الفضل العظیم، فضل فرما کہ معذور ہوں مغرور نہیں، مجرم ہوں منکر نہیں، مومن ہوں مشرک نہیں اور عاصی ہوں مگر تائب اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبُ ۔ ضعف العبید۔ تغافل نہیں تیری یاد سے غافل۔ تجاہل نہیں ذکر سے ہی جاہل۔ کو ان لیا کاملین کے آستانِ عرش نشان کے خوشہ چینوں اور طلاء الاولیاء الکرام سرہند شریف کے خاک نشینوں میں رکھ۔ آمین ثم آمین

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَهْوٍ وَّلَعِبٍ
فَاَوْهِیْ ثُمَّ اَوْهِیْ ثُمَّ اَوْهِیْ

اُحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا "امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ"

میں نے اپنی عمر لغو لہو و لعب اور عبث غفلت میں صرف کر دی ہے افسوس ہی افسوس۔ اگرچہ میں تیرے دوستوں میں سے نہیں ہوں مگر ان سے محبت ضرور رکھتا ہوں۔ ممکن ہے کہ تو ان کے طفیل مجھے صالح بنا دے۔" غایت مانی الباب یہ کہ تو نے ان صالحین کو ان کی اس فروتنی اور کسر نفسی سے حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ تک پہنچا دیا اور ان کا سرمایۂ حیات اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ باعثِ صد افتخار بنا کر حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا میں داخل کر لیا۔ جن کی عداوت۔ گستاخی مستوجبِ لعنت ہے۔ اے ستار العیوب! اپنے ان "تحت قبائی" اولیاء کے طفیل عبودیت کے نشان کو اس روسیاہ کی پیشانی میں ثابت رکھ اور ان کے شرفِ صحبت سے مجھ جیسے دشت گرا ہی کو شہرستانِ ہدایت میں پہنچا اور میری کتاب زیست کو ان کی عقیدت اور پیروی سے مزین کر اور مجھے بعد از مرگ بوقت حساب شانِ ستاری کی چادرِ عاطفت

قدسی بدام من شود سودائے بازار جزاء
او نقد امرزش بکف جنس عصیاں در بغل

○ مغزِ قرآن، رُوحِ ایمان، جانِ دین — ہست حُبِّ رحمۃٌ للعٰلمین ﷺ

☆ الشیخ الکامل امام علی متقی نے الحکم الکبیر میں شیخ احمد بن موسیٰ المشروع الصوفی علیہما الرحمہ سے نقل کیا ہے۔ کہ طریقِ سلوک، تحصیلِ معرفت، قربِ الٰہی بزمانہ فقدانِ وجودِ اولیاء، مرشدِ متصرف شریعتِ مقدسہ کو لازمی ٹھہرا لینا اور حضور سید الرسل "ﷺ" پر کثرت سے دُرود شریف بھیجنا ہی کافی ہے کہ کثرتِ صلوٰۃ سے باطن میں ایک نورِ عظیم پیدا ہو گا جو موجبِ ہدایت ایصال الی المطلوب ہو گا اور بعض مشائخ عظام سورۃ الاخلاص کا وظیفہ بھی ارشاد فرماتے کہ اس سے اللہ احد، واحد کی معرفت حاصل ہو گی اور توحید کا رنگ قلب و قالب پر غالب ہو گا۔ جس سے احسن آدابِ نبویہ اور اخلافِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃً وسلاماً سے مشرف کر دیا جائے گا اور اس کی ترقی اعلیٰ مقامِ کمال اور حضرت ربِ متعال تک پہنچا دیگی۔

اِذَا الْحَبِیْبُ لَا یَخْتَارُ لِحَبِیْبِہٖ اِلَّا مَا ھُوَ اَحَبُّ وَاَکْرَمُ ؕ	محبوب اپنے محب کے لئے وہی چیز پسند کرتا ہے جو اس کے نزدیک محبوب و اکرم ہو۔

محبِ حقیقی، یہ دو محبوب ترین تحفے " ذکرِ محبوب دُرود شریف، سُنّتِ محبوب " اُسے عطا فرماتا ہے جو اس کے حبیب کا محبوب ہو۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحفۂ ربانی سے سرشار ہو کر محبوب کی کانِ سُنّت کے چمکدار موتی اعمال کی لڑیوں میں پروتے ہیں۔

☆ دُرود شریف اتباع کے ساتھ پڑھنا حضور ﷺ سے محبتِ کاملہ کی دلیل ہے ☆

بقیہ حاشیہ

آمین بحرمۃ شفیع المذنبین ورحمۃ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ واحبابہٖ وسلم ط ۱۲ منہ غفرلہٗ

علہ سلطان الاذکار اور مراقبہ: ذکر اللہ، نفی اثبات اور سورۃ الاخلاص سے مستقیم الاحوال ہوتا ہے اور دُرود شریف سے لطائف خمسہ قلب، روح، سر، خفی، اخفیٰ کے اسرار کھلتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم سے لطیفۂ قلب، صلی اللہ علیٰ محمدن النبی الامی وآلہٖ وسلم سے لطیفۂ روح۔ صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ وآلہٖ وسلم سے لطیفۂ خفی اور اللّٰھم صلِّ علیٰ سیدنا محمدٍ بعددِ کلِّ معلومٍ لک سے لطیفۂ اخفیٰ کھلتا ہے۔ اور لطائف کی سیر ہوتی ہے۔ دُرود شریف علیٰ حسب المراتب سالک مبتدی متوسط اور منتہی کے لیے مفید ہے۔ روضہ شریف کی طرف دھیان کر کے دُرود شریف پڑھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دُرود شریف سن رہے ہیں۔ بعدہٗ مراقبہ کرے کہ ذاتِ احدیت سے فیض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ انور پر مثلِ بارش برس رہا ہے اور آپ




احادیثِ پاک :۔ بروائیت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہٗ ط

☆ مَنْ اَحْيٰى سُنَّتِىْ فَقَدْ اَحَبَّنِىْ وَمَنْ اَحَبَّنِىْ كَانَ مَعِىَ فِى الْجَنَّةِ ط

جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔ "بروائیت صفوان بن قدامہ رضی اللہ عنہ"

☆ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ط

○ بروائیت امام الاولیاء مرجع الاصفیاء حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہٗ عنہما ط

مَنْ لَّمْ يَرَ وِلَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَلَمْ يَرَىٰ نَفْسَهٗ فِىْ مِلْكِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذُقْ حَلَاوَةَ سُنَّتِهٖ

جس نے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولائیت اپنے تمام احوال میں نہ دیکھی اور اپنے آپ کو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ملک میں نہ جانا وہ آپ کی سُنّت کی حلاوت نہ چکھے گا۔

سُنّتِ مُطہرہ "کی حلاوت وہ نہیں پاسکتا۔ جو اپنے آپ کو حضور آقائے دو عالم، محبوبِ مکرّم، مالکِ رقابِ اُمم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ملکیت نہ سمجھے اور اپنے جملہ اُمور میں حاکم، مالک اور مختار نہ جانے کہ اَلنَّبِیُّ "صلی اللہ علیہ وسلم" مومنوں کو اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں اور قریب بھی اور لائق الطاعت بھی۔ (سورۃ الاحزاب) تو اے مومنو! تم بھی قریب ہو جاؤ اور یہ قُرب ظاہری باطنی سُنّتِ مُطہرہ پر عمل اور درود شریف سے پاؤ گے۔ کہ درود شریف فرحتِ ایمانی و حلاوتِ عرفانی کا مخزن ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَزَيْنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاَخْيَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

عہ سُنّتِ مُطہرہ کا احیاء اور اجراء، بدعت کا قلع قمع "امر بالمعروف نہی عن المنکر" ہے۔ اہلِ سنّت کا نکتۂ نظر ہے۔ یہ میراثِ نبوی "سلسلۂ عالیہ" ہے جو متاعِ عزیز اور متاعِ گرانمایہ ہے۔ دُنیا دار العمل اور آخرت دار الجزاء ہے۔ روزِ شمار ہر عمل اپنی اصلی ہیئت اور شکل میں ظاہر ہوگا۔ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ط (سورۃ الاعراف ۴۱) جہنم میں آگ اُن کا اوڑھنا اور بچھونا ہوگی۔ حقیقت کی نظر میں شرکِ خفی و جلی جہنم کا اوڑھنا اور بدعت اس کا بچھونا ہے۔ یہ جہنم کے انگارے ہیں۔ سُنّت اپنی قدامت کے لحاظ سے کتنی ہی پرانی نظر آئے۔ انجام کار نور ہی نور ہے اور بدعت اپنی جدیدیت میں کتنی ہی بن سنور کر سامنے آئے آخر کار ظلمت ہی ظلمت ہے۔ بدعت میں حُسن اور نور نہیں جیسے حرام میں شفاء نہیں جنھوں نے سُنّت سے دل اُٹھا لیا۔ انھوں نے حلاوتِ ایمانی کا ذائقہ نہ پایا۔ اس کے علاوہ سب ظرفِ اعتقاد اور

روضۃ الثامنۃ   ب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصائصِ مصطفےٰ[۱]

صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ فَاِنَّہٗ   یُبْدِیُٔ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیُخْتَمُ

قرآنِ پاک :۔ پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیتِ کریمہ ۱۰۷

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝ | اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیئے

○ یعنی رحمتِ مطلقہ، تامہ، عامہ، کاملہ، شاملہ، جامع محیط بر جمیع مقیدات، رحمتِ غیبیہ، شہادتِ علمیہ، عینیہ، وجودیہ، شہودیہ، سابقہ، لاحقہ وغیرُ ذٰلک تمام جہانوں کے

---

۱ یہ وصفِ خاصّہ ہے مَا یُوْجَدُ فِیْہِ وَلَا یُوْجَدُ فِیْ غَیْرِہٖ معنیٰ ہٰذا وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ فِیْ حَالَۃٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالَ کَوْنِکَ رَاحِمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ، ضمیر واحد مخاطب کَ سے ثابت ہے۔ نبیٔ رحمت شفیعِ اُمّت " صلی اللہ علیہ وسلم " کو کمالاتِ صوری، معنوی، وہبی، کسبی، خلقی، فطرتی سے مشرف فرما کر اِنّیْ بُعِثْتُ رَحْمَۃً کے اعلان کا حکم دیا۔ کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ کے لیئے رحمت ہے۔ خصوصاً رحمت بر اُمّت کا عالم یہ تھا کہ اُمّت کو کسی مقام پر فراموش نہیں کیا۔ مکّہ معظمہ یا مدینہ منورہ، مسجدِ مکرّم یا حجرۂ مطہرہ میں اسی طرح ذروۂ عرش، مقامِ قابَ قوسین، حیات و وفات میں اور قیامت کو مقامِ محمود پر بسا طِ شفاعت (فارحِ حراء تا حریمِ قدس) بچھا کر یا ربِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرمائیں گے۔ نبیٔ رحمت۔ شفیعِ اُمّت " صلی اللہ علیہ وسلم " کو جب قبرِ انور، لحد میں اُتارا گیا تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لبہائے مبارک جنبش میں تھے۔ حضرت قُثَم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان لگا کر سُنا تو آہستہ آہستہ بارگاہِ رحمان و رحیم جلّ شانُہٗ میں ربِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ عرض کر رہے تھے۔ وہ جانِ راحت کانِ رأفت " صلی اللہ علیہ وسلم " تمام مخلوقات کے ذرّہ ذرّہ غرضیکہ ہر شئے کے لیئے راحم ہیں۔ راحم میں چار صفتوں کا ہونا ضروری ہے۔ حیاتُ النّبی ہونا۔ مرحوم کے ہر احوالِ قلبی و روحی سے کماحقہٗ واقف ہونا، قدرت اور بااختیار ہونا۔ راحم کا مرحوم کے قریب ہونا۔ اِس شرائط سے حاضر ناظر کا مسئلہ بھی حل ہوتا ہے اگر سب

عالمِ ارواح ہوں یا عالمِ اجساد، ہژدہ ہزار عالم "ہفت اقلیم" سے ذوی العقول یا غیر ذوی العقول ہوں، مومن، کافر، جن، انس، ملائکہ نوری سب کے لیئے رحمت ہیں۔ حضور ختمی مرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خصائص نبوت کے جامع ہیں۔ جو بحرِ ناپیدا کنار اور بے حد و نہایت حصر ہیں چند ایک خصائص کا حصولِ برکت کے لیئے ذکر کرتا ہوں۔ ؎

دامانِ نگہ تنگ گلِ حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

اہلِ ایمان و محبت کے لیئے باعثِ انبساط و مسرت ہوں گے۔

(۱) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی یہ وصف رحمۃ للعلمین، وصفِ خاصہ ہے۔

(۲) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا نور امرِ کن سے بھی پہلے تخلیق ہوا۔

(۳) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے سب سے پہلے عالمِ ارواح میں بلیٰ کہا۔

(۴) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے بعد ولادت سجدہ کیا اور انگشتِ شہادت سے گواہی دی۔

(۵) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی چشمِ مبارک سوتیں لیکن دلِ بیدار رہتا۔

(۶) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا پسینہ مبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

(۷) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" جیسے روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے۔

(۸) آپ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" حیات بالذات، حیاتِ حقیقی سے متصف ہیں۔

بقیہ حاشیہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حریم قدس "سدرۃ المنتہیٰ" میں خوفِ الٰہی سے کانپتا تھا اور جب وحی لے کر حاضر ہوا تو آپ کی رحمت کا صدقہ میرا خوف زائل ہوگیا۔ نیز سب سے ازلی ابدی شیطان لعین سے کسی نے پوچھا کیا تجھے بھی اس رحمت سے کچھ ملا۔ کہنے لگا ہاں۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو روزانہ علی الصبح ایک فرشتہ میرے منہ پر طمانچہ مارا کرتا۔ جس سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ وہ سزا معاف ہوگئی ؎

جو منکر ہے اُن کی عطا کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں ہے

علہ دعاءِ حضور، نور، پُرنور علیہ التحیۃ والثناء الی یوم النشور۔ اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَفِیْ عَیْنَیَّ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَلٰی ثَوْبِیْ وَیَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا۔ "شمائل الترمذی"

(۹) آپ "ﷺ" کے جسمِ اطہر کا سایہ نہ تھا۔ ؎۱

(۱۰) آپ "ﷺ" کے جسمِ مُقدّس پر کبھی مکھی نہ بیٹھی اور نہ جُوں پڑی ؎۲

(۱۱) آپ "ﷺ" کا لُعابِ دہن کڑوے پانی کو شیریں کر دیتا۔

(۱۲) آپ "ﷺ" شیر خوار بچے کے مُنہ میں لعابِ دہن ڈالتے تو وُہ شکم سیر ہو جاتا۔

(۱۳) آپ "ﷺ" کی آوازِ مبارک دُور تک سُنی جاتی جتنی دوسروں کے لیئے ناممکن ہو۔

(۱۴) آپ "ﷺ" نے کبھی بلغم "کھنگار" نہیں تھوکا۔

(۱۵) آپ "ﷺ" کے فضلات مُبارک زمین نگل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبو آتی۔

(۱۶) آپ "ﷺ" کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہُوا۔

(۱۷) آپ "ﷺ" جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و براز نہ کرتا۔

(۱۸) آپ "ﷺ" کو معراج جسمانی دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہُوا۔

(۱۹) آپ "ﷺ" بچشمِ ظاہری دیدارِ الٰہی سے مُشرّف ہُوئے۔

(۲۰) آپ "ﷺ" کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔

(۲۱) آپ "ﷺ" خاتم النّبیّین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا ؎۳

؎۱ جامع القرآن کامل الحیا والایمان سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور "ﷺ" کا سایہ زمین پر پڑنے نہ دیا تاکہ کوئی اُس پر اپنا قدم نہ رکھ دے۔ اور بے ادبی نہ ہو جائے۔ "تفسیر مدارک" ؎

هٰذَا عَجَبٌ وَّكَمْ لَهٗ مِنْ عَجَبٍ ۞ وَالنَّاسُ لِظِلِّهٖ جَمِيْعًا قَالُوْا

یہ بات کتنی تعجّب کی ہے اور کس قدر اور کتنی تعجّب خیز ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجُود سب لوگ آپ کے سایہ میں پناہ لیتے اور آرام پاتے ہیں"۔ لفظ قَالُوْا قیلولہ کے معنیٰ میں ہے۔ دوپہر کو آرام کرنا"۔

؎۲ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قَمْلٌ لِاَنَّهٗ نُوْرٌ جسمِ اقدس، لباسِ انفس میں نہ جُوں پڑی نہ مکھی بیٹھی"۔ الحدیث "کہ بجسمِ اطہر مگس نہ نشست و نہ نشیند"۔ "شفاء الصدور لابن سبع علیہ الرحمۃ بحوالہ زرقانی علی المواہب اللدنیہ"۔

؎۳ پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۴۰ وہ سب نبیوں سے پچھلے "آخر الزمان نبی اور الفاظِ حدیث پاک، لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اسی معنی اور عقیدہ ختم نبوّت کے مُصدّق اور واضح دلیل ہیں کہ جو حضور ختمی مرتبت

(۲۲) آپ" ﷺ "سید المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ پر ایمان لائے۔

(۲۳) آپ" ﷺ "کے لئے اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ کا مقام خاص ہے

(۲۴) آپ" ﷺ "شاہد" "حاضر ناظر" مشہود اور سراج منیر ہیں۔

(۲۵) آپ" ﷺ "کی ذات وصفات کی نظیر ممکن نہیں "مسئلۂ امتناع نظیر"

(۲۶) آپ" ﷺ "کی مثل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ ط "صحیح البخاری"

(۲۷) آپ" ﷺ "کی ہیئتِ جمال" "باطنی" "کا تمثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ ط ظاہری ہیئت میں کوئی مثل نہیں۔ "صحیح البخاری"

(۲۸) آپ" ﷺ "کی صورت" "جمالِ ظاہری" "کی تمثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ ط ظاہراً و باطناً کوئی ہمسر نہیں۔ "صحیح البخاری"

(۲۹) آپ" ﷺ "لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ کی شانِ کمالِ بے مثالی ہے

(۳۰) آپ" ﷺ "سب سے پہلے قبر انور سے اٹھیں گے۔

(۳۱) آپ" ﷺ "کے متعلق ہی قبر میں سوال جواب ہوگا۔

(۳۲) آپ" ﷺ "شفیع المذنبین ہیں بابِ شفاعت آپ کھولیں گے۔

(۳۳) آپ" ﷺ "روزِ قیامت اللہ سبحانہٗ کے حضور بمنزل وزیرِ اعظم ہوں گے۔

(۳۴) آپ" ﷺ "کے لواء الحمد کے نیچے تمام انبیاء واصفیاء ہوں گے۔

(۳۵) آپ" ﷺ "کے رخِ انور پر شفاعتِ عظمیٰ کا سہرا ہوگا۔

(۳۶) آپ" ﷺ "کا مقامِ محمود، تختِ ربُّ العزت کے بائیں جانب ہوگا۔

(۳۷) آپ" ﷺ "کا روزِ قیامت مقامِ خاص ہوگا۔ [۱]

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ ط اور جو اس کے کفر اور عذاب میں شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے۔

[۱] قیامت کے روز سرکارِ دو عالم" ﷺ "کی عزت و وجاہت کا کیا عالم ہوگا کہ یہ دن آپ کا دن، مرتبہ آپ کا مرتبہ، جا آپ کی جا، مقام آپ کا مقام، بات آپ کی بات ہوگی۔ آپ" ﷺ "مہمان۔ رب قدوس میزبان اور سارا عالم محشر طفیلی ہوگا۔ اللّٰھم صل علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ۔ "اخبار الاخیار"

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام



(۳۸) آپ "ﷺ" روزِ قیامت وُہ حمدیں بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہ کیں۔

(۳۹) آپ "ﷺ" سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

(۴۰) آپ "ﷺ" پر اللہ کریم ؛ درُود شریف بھیجتا ہے اور تمامی فرشتے بھی[۱]۔ اللہ سُبحانہٗ کی یہ عین رحمت ہے کہ اُس نے مومنوں کو بھی حکم دیا۔ اے ایمان والو! تم بھی میرے حکم پر اپنے رسُول اور میرے ہمہ صفت موصوف محبُوب نبی "ﷺ" پر سُنّت اللہ کے مطابق درُود شریف بھیجا کرو۔

"تفسیر فتح العزیز"

☆ مسئلہ:۔ حضُورِ انور "ﷺ" بنی آدم کے بہترین قرون قرناً بعد قرنٍ سے بہترین قبائل اور معتبرین خاندان برگزیدہ برگزیدگان اباً عن جدٍ ہیں۔ خاتم المحققین حافظ ذی شان علامہ جلال الدین السیوطی، شافعی علیہ الرحمۃ نے بیس۲۰ سال کی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ سے کُتبِ تفاسیر، شروح احادیث آثار واخبار سے تتبع کرکے "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب" تصنیف کی جس میں اُنھوں نے ایک ہزار خصائص نبوی کا ذکر کیا۔ "جَزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَآءِ عَنْ سَائِرِ الْاُمَّةِ وَجَمِیْعِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ط" ؎

لِکُلِّ مَقَامٍ مَّقَالٌ، لِکُلِّ مَقَالٍ رِجَالٌ   نَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی حُسْنَ الْاٰمَالِ

خصائص چار قسم میں منقسم ہیں۔ ۱۔ واجبات مثلاً نمازِ تہجد ۲۔ محرّمات ۳۔ مُباحات، ۴۔ فضائل و کمالات "جو سابقہ انبیاء و رُسُل میں مُشترک ہیں" اُن کے علاوہ جو حضُورِ قائضُ النور "ﷺ" کی ذات سے ہی مختص ہیں۔ اس دریوزہ گرِ علماء نے بمطابق عددِ میم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چالیس۴۰ خصائص پر اکتفا کیا ؎

"کُجا حدیث و صفت را ہنوز آغازے بینیم"

جُنبش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں   زتشنہ مُستسقی میرد و دریا ہمچناں باقی

○ خلاصۂ کائنات :۔ خصُوصیّت اسمِ ذاتی "محمّد، احمد" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وجہ تسمیہ:۔ اسمائے گرامی انبیا علیہم السلام:۔ حضرت آدم گندم گوں، نوح نوحہ، ابراہیم عبداللہ، اسمٰعیل سمیع اللہ، اسحاق ضاحک، یعقوب پیچھے آنے والا، موسیٰ پانی سے نکالا ہُوا، عیسیٰ سُرخ و سفید چہرہ کی بنا پر موسوم ہوئے

---

[۱] ابُوالبشر آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے اللہ عزّ اسمُہٗ کے حکم سے سجدہ کیا اور اس میں خود شریک نہیں ہُوا۔ لیکن سیّد البشر "ﷺ" پر درُود شریف بھیجنے کا حکم دیا تو اللہ جلّ شانہٗ درُود شریف بھیجنے میں بذاتہٖ شامل ہُوا۔ یہ کتنی بڑی فضیلت ہے اور کتنا بڑا اعزاز ہے۔ مرشد حقیقی کا یہ معاملہ ہے اور کوئی مخلوق اس سے خارج نہیں ہوسکتا

○ اپنے محبوب پاک کو نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے موسوم کرنے کی وجہ تسمیہ خصوصی، صفتہً ومعنیً عطا فرمائی کہ جس کی حمد و نعت کل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذاتِ اقدس جس کی بار بار تعریف اور بہ بار توصیف کی گئی ہو۔ یہ اسم سامی خزائنِ الٰہیہ کا دُرِّ مکنون اور مسمّی گرامی سِرٌّ مِن سِرِّ اللّٰہ ہیں۔ اور اسم پاک احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معنی یہ کہ جس نے کل جہان کے مجموعہ سے بھی فزوں تر اپنے ربِ اکبر کی حمد و ثناء، تسبیح و تقدیس، تمجید، تجید، تکبیر، تعظیم اور تہلیل کی ہو۔ "آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری" [1]

تَحِيَّةُ الصَّمَدِ الْمَوْلٰى وَرَحْمَتُهٗ	مَا غَنَّتِ الْوُرْقُ فِيْ اَوْرَاقِ اَغْصَانٖ
عَلَيْكَ يَا عُرْوَةَ الْوُثْقٰى وَيَا سَنَدِى	الْاَوْفٰى وَمَنْ مَدْحُهٗ رُوْحِىْ وَرَيْحَانِىْ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِىْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنَهٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُؤَيَّدًا مَنْصُوْرًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ؕ



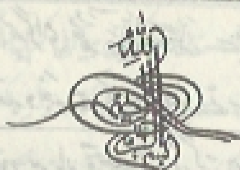
[1] انابتِ آدم، استقامتِ نوح، تحنیثِ شیث، تدریسِ ادریس، علمِ ابراہیم، حلمِ اسمٰعیل، ضحکِ اسحاق، حسنِ یوسف، لطافتِ شعیب، لطافتِ الیاس، انابتِ ایوب، ذہابِ ذکریا، شکرِ سلیمان، اندوہِ یحییٰ، داؤدِ داؤد، دعائے یونس، لحنِ موسیٰ، زہدِ عیسیٰ "علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام" غرضیکہ جملہ انبیاء کرام کے فرداً فرداً فضائل، فضائلِ کثیرہ، رسلِ عظام کے معجزاتِ باہرہ کے علاوہ انگنت نعوتِ مکابرہ، محامدِ جلیلہ، صفاتِ متکاثرہ وجود باجود سید الوجود المسمّیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ودیعت فرمائے۔ جو اظہر من الشمس واَزہر من الامس ہیں۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ وصحبہ ؕ

اُمّی و گویاں بزبان فصیح — الفِ آدم تا میم مسیح — "نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ القوی"

پرتوِ انبیاء و رسل "صحابہ" کو جذبِ الٰہی سے اپنے خاص رنگِ مصطفائی سے رنگین فرما کر الفقر فخری کی چادر اوڑھا دی اور اس دُربارِ گوہربار میں مدنی چاند کے ہالہ میں نوری ستارے بلال حبشی، سلمان فارسی، صہیب رومی، عداس نینوائی، حبیب طائفی، عدی یمنی، ثمامہ نجدی، عکرمہ ہاشمی، دحیہ کلبی، سعد اوسی، عمارہ خزرجی، طفیل دوسی، ضماد ازدی، ابوسفیان اموی، ابوذر غفاری، ابوعامر اشعری، کرز فہری، سراقہ مدلجی غرضیکہ کل جگر گوشے مدنی نور پارے عربی شاہ، عجمی شہزادے باہم شیر و شکر شاد و شاداں دونوں بیٹھے ہیں۔ الشیخین الکریمین سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، صاحبین ختنین سیدنا ذوالنورین، سیدنا حیدر کرار کو خصوصیت ہے۔ ان سب کے قلب ذکر اللہ اور زبانیں درود شریف سے تر اور لفظ گہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم و رضوا عنہ و بما یسعے علیہا ط

روضۂ الثامنۃ

باب ۵



تبرکاتُ النبیّ المختار
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

قرآنِ پاک :- پ۲ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۲۴۸

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝

اُن سے اُن کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں معزز موسیٰ ' معزز ہارون کے ترکہ کی ۔ اُٹھا لائیں گے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانیاں ہیں اگر ایمان رکھتے ہو ۔

○ وہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا حضرت آدم صفیُّ اللّٰہ علیہ السّلام پر نازل ہوا۔ اس میں انبیاء کے مساکن اور مکانات کی تصویریں اور آخر میں نبیِّ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نماز میں بحالتِ قیام ہیں اور انبیاء و صحابہ آپ کے ارد گرد کھڑے ہیں ۔ مساکن و مکانات ، حجراتِ طیّبات کی تصاویر ہیں ۔ حضرت ابراہیم خلیلُ اللّٰہ علیہ السّلام کی قمیص اور حضرات موسیٰ و ہارون علیہما السّلام کے تبرکات ، تورات کے الواح کے ٹکڑے ، عصا مُبارک ، کپڑے ، نعلین اور عمامہ مُبارک اور تھوڑا سا منّ و سلویٰ ۔ اِن تبرکات میں اللّٰہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تسکین رکھی ہے ۔ اِس تابوت کو آگے رکھ کر دعا مانگتے تو قبول ہو جاتی ۔

" خزائن العرفان فی ترجمۃ القرآن "

تبرکاتِ انبیاء :- المدینۃُ المنوّرہ قدم بقدم بکھرے ہوئے آثارِ نبوی کی آماجگاہ ہے ۔

☆ **المکۃُ المعظّمہ :-** صفا اور مروہ دو پہاڑیاں جو کعبۃُ اللّٰہ سے متصلاً جانب مشرق کوہِ ابو

حطیم کے دامن میں ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے اکلوتے معصوم بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ سکونت پذیر ہوئیں۔ سنگلاخ زمین، کوہ وبیابان نہ پانی نہ سبزہ نہ کوئی سامانِ خورد ونوش۔ اپنے لختِ جگر کے لیئے پانی کی تلاش میں دوڑیں ان کے قدوم میمنت کے سبب سے یہ دونوں پہاڑیاں متبرک ہو کر شعائر اللہ بن گئیں۔ پھر ربِ کریم نے اپنی رحمت کی گودی "حطیم" میں سُلالیا یہ اُن کی آخری آرامگاہ بن گئی۔

☆ **قبہ مقامِ ابراہیم علیہ السلام**:۔ وہ پتھر جس پر ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دو قدموں کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ زائرانِ تبرکات کی زیارت سے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور پاتا ہے۔ وہاں سجدے کرتا دعا مانگتا اور درود شریف پڑھتا ہے۔ ان کی تعظیم سے قلب کا تقویٰ ملتا ہے۔ شعائر اللہ "تبرکات" کی تعظیم درحقیقت اللہ ربُّ العزت کی تعظیم ہے۔ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو سارا حج ہی انبیاء کے بکھرے ہوئے تبرکات کا گلدستہ ہے۔ آبِ زمزم، غلاف کعبۃ اللہ، حجرِ اسود، ملتزم وغیرہ ذالک۔

☆ **قمیصِ یوسف علیہ السلام**:۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وراثۃً بطورِ تبرک چلی آرہی تھی "بروایت" جبرائیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں یہ قمیص پہنائی۔ جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کے گلے میں بطورِ تعویز پہنا رکھی تھی۔ قرآن پاک کے الفاظ میں اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا [1] جب ان کے چہرہ پر یہ قمیص ڈالی گئی تو بصارت لوٹ آئی۔ یہ قمیص کی شان ہے جو خاندانِ نبوت کا تبرک ہے۔ جس کی عظمت شان اور برکات قرآن وحدیث میں بالوضاحت بیان فرمائی گئی ہیں۔

---

[1] پ ۱۳ سورۃ یوسف آیت کریمہ ۹۳ میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو۔ ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس احسن القصص میں قمیص کا کردار واضح اور نمایاں ہے۔ یہاں آنکھوں کا نور ملا وہاں قمیص یوسف علیہ السلام کی عزت وحرمت وعفت کی گواہی، پنگوڑا میں چالیس روزہ شیرخوار بچے نے یہ نہیں کہا یوسف علیہ السلام کو دیکھو کیونکہ اس کو علم لدنی تھا کہ یوسف علیہ السلام تو پاک ہیں کہ یہ نفوس قدسیہ، اخلاقِ ذمیمہ، افعالِ قبیحہ، اعمالِ رذیلہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اخلاق شریفہ طاہرہ مقدسہ ان کے خمیر میں گندھا ہوتا ہے۔ یہاں بچے نے قمیص کی بات کی

☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ذات النطاقین) نے ایک کسروانیہ یا طیالسی جُبّہ شریف نکالا اور فرمایا یہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔ میں نے مانگ کر لے لیا۔ ہم اس جُبّہ مبارک کے کچھ حصہ کو بھگو کر نچوڑتے تو لاعلاج بیماروں کو اُس کا غسالہ پلاتے تو اُس کی برکت سے رب کریم شفا عطا فرما دیتا۔ ایسا ہی جُبّہ سیدہ اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی بطورِ تبرک موجود رہا۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ سیدہ فاطمہ بنتِ اسد، والدۂ ماجدہ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قمیص بطورِ کفن نبی کریم "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" نے عطا فرمائی وُہ اس قمیص "تبرک" سے جنت کی حُورِ عین بن گئیں۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لحد میں لیٹنے سے قبر عظمت کا نشان بن گئی۔

☆ تبرکاتِ اخیار:۔ حضرت ابوالحسن علی بن سعید خرقانی علیہ الرحمۃ نے "خرقہ" سُلطان محمود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کفرستان ہند میں سومنات کا بُت کدہ فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اور ہزار ہا بُت پرست، خدا پرست بن گئے۔

☆ انگشتری مُبارک:۔ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کے دستِ مُبارک میں عمر بھر رہی جس پر محمد رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کندہ تھا۔ اس سے شاہانِ عجم کے خطوط پر مُہر لگایا کرتے۔ پھر یہ خلیفۂ اوّل، پھر خلیفۂ ثانی پھر خلیفۂ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ انگشتری بیر اریس میں گر کر گم ہوگئی تو امُورِ سلطنت وخلافت میں فتور آگیا۔ "بدر الانوار فی آداب الآثار"

☆ مُشک مبارک:۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مُشک تھا وصیت کی کہ اسے میرے کفن اور جسم پر مل دینا کہ یہ رسول اللہ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم" کا بچا ہُوا مُشک میں نے بطورِ تبرک سنبھال کر رکھا ہُوا تھا۔ "کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب"

؎ تعظیم آثار سے صاحبِ آثار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے اور محبت وادب میں ترقی ہے۔

بقیہ حاشیہ

یوسف علیہ السلام کی گواہی دی اور وُہ بھی قمیص ہی تھی۔ جسے بیٹے خون آلودہ کرکے باپ کے سامنے لائے کہا اس کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یہاں اس قمیص نے باپ پر بھائیوں کا مکر کھولا۔ وہاں قمیص نے عورت کا مکر کھولا ان کید کن عظیم عورتوں کے مکر بہت بڑے ہیں۔ اور کہیں یہ قمیص عذاب قبر سے نجات کا سبب بنی اور کہیں [illegible]

☆ ناخن مبارک :۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات قمیص مبارک پہنا کر چادر مبارک میں لپیٹ کر مجھے دفن کرنا اور ناخن مبارک اور موئے مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

☆ نعلین مبارک :۔ محدث فی الصحابہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نعلین شریف تھے۔ انھوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرے وصال کے بعد لحد میں میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ تو صاحب النعلین ہونے کا مرتبہ پا گئے۔

☆ جبہ مبارک :۔ غوث الاولیاء الکرام شہنشاہ ولائیت بغداد نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک جبہ بھیجا۔ جو کہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا ہوا شاہ سکندر کیتھلی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے آپ کے پاس پہنچا۔ آپ اسے سر پر رکھ کر اور کبھی اوڑھ کر دعائیں فرمایا کرتے۔ یہ طریقہ مروجہ سلف صالحین سے چلا آ رہا ہے۔

☆ قبا مبارک :۔ امام ربانی قیوم زمانی الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ العالی اپنی ایک قبا شریف ملا عبدالغفور علیہ الرحمۃ سمرقندی کو بطور تبرک عطا فرمائی اور لکھا کہ یہ قبا کئی دفعہ پہنی گئی ہے آپ اسے کبھی کبھی باوضو پہنا کریں اور ادب ملحوظ رکھیں اس سے جمعیت قلبی اور تسکین حاصل ہو گی اور بے شمار فوائد دینوی اور فضائل دنیوی کی توقع ہے۔ "مکتوبات قدسی آیات"

☆ رداء مبارک :۔ بعض واقعات شاہد ہیں کہ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ تبرک غلاموں کو عطا فرمائے۔ تو انھوں نے بطور تبرک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆ عباء مبارک :۔ حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار رسالت کی حاضری میں "قصیدہ بانت سعاد" پیش کرنے پر ایمان بھی ملا اور تبرکاً "چادر" بھی پائی۔

☆ چادر مبارک :۔ علامہ بوصیری صاحب القصیدۃ البردۃ علیہ الرحمۃ کو عالم رؤیا میں چادر عطا ہوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہان خلفاء عباسیہ نے ان کے خاندان سے حاصل کر لی اور خاص تقریبات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆ جبہ مبارک :۔ خواجہ اویس قرنی وسہیل یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جبہ مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں عطا فرمایا۔

☆ **موئے مبارک**:- شاہ والا جاہ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو خواب میں موئے مبارک بطورِ تبرک عطا فرمائے۔ بیدار ہوتے پر ان کے ہاتھ میں محفوظ تھے۔ فرماتے ہیں جب موئے مبارک کو دھوپ میں لایا جاتا تو غیب سے ایک سفید بادل کا ٹکڑا آ کر سایہ کر دیتا اور زائرین کی زبانوں پر خود بخود درود شریف جاری ہو جاتا۔ آج تک اُن کے خاندان میں یہ تبرک محفوظ ہے۔ جس کی زیارت سے قلب کو سرور اور روح کو راحت ملتی ہے۔

(دُرُّ الثمین فی مبشرات النبی الامین)

☆ تبرکات کی زیارت کرنا اور اُس سے شفا چاہنا اور اُس کے ذریعہ ربِ کریم سے دُعا مانگنا عذابِ قبر، آخرت سے نجات چاہنا اور چومنا۔ درود شریف پڑھ کر آنکھوں سے لگا کر برکتیں حاصل کرنا مستحب ہے۔ جو تمسک بالکتاب والسنۃ سے ثابت ہے۔ تبرکات کا اثر تب ہوتا ہے جب محل بھی اثر پذیر ہو جس کی اساس ایمان ہے۔ محبت اور ادب سے مزید رنگینی کا ظہور ہوتا ہے۔ حضور صاحبِ الآثار صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ نعلین شریف کو سر پر رکھ کر دُعا مانگنا ربِ کریم کو پسند اور تبرکات کا انکار قلبی انتشار اور گمراہی کا سبب ہے۔

○ **تبرکات کے انوار جزئیات**:-

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

پ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۲۵ "قال عز اسمہ"
کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود والوں کے لیے۔

جب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام تعمیر بیت اللہ کر چکے تو حکم ہوا میرے گھر کو صاف

عاشقِ آثارِ مبارکہ درود شریف کا محلِ نزول ہیں۔ درود شریف پڑھنے والوں کو صادق الوعد نے اجر کا وعدہ "خلفِ وعد" محال اور ممتنع کے باوجود "قسموں کی توثیق سے فرمایا "حدیثِ قدسی": فَيَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلٰى حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَجُوْدِيْ وَمَجْدِيْ وَارْتِفَاعِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ صَلّٰى بِهٖ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ وَلَيَاْتِيَنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَنُوْرُ وَجْهِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَفُّهٗ فِيْ كَفِّ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ترجمہ فرمایا اے فرشتو! یہ میرا بندہ کثرت سے میرے حبیب پر درود شریف پڑھتا ہے۔ مجھے اپنی عزت، جلال، سخا، بزرگی اور عظمت کی قسم! میں اسے ایک ایک حرف کے بدلے جنت میں محل دوں گا۔ روزِ قیامت لواء الحمد کا سایہ۔ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا اور اس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا" سبحان اللہ "درود شریف کے انعامات تبرکات و عنایات بے غایات ہیں اور صاحبِ درود شریف کے والد و والدہ کی قسم شہر، کلام و حرف کی قسم قرآن مجید، فرقان حمید شاہد عادل ہے" تاقیم

ستھرا رکھو تو آپ جھاڑو سے صفائی کرنے لگے تو بادِ صبا نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے پیارے خلیل علیہ السلام! یہ خدمت میں سرانجام دیتی ہوں تو بادِ صبا نے خس و خاشاک، کنکر و ذرات یکجا کئے تو حکم ہوا۔ اس کو تمام روئے زمین میں پھیلا دے تو جہاں جہاں یہ بیت اللہ کے ذرات (تبرکات کعبہ معظمہ) گریں گے تو وہاں وہاں مسجدیں بنیں گی۔ یہ کعبۃ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ کعبۃ اللہ کے ذرات کا یہ عالم ہے تو کعبہ کے کعبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کی نگاہ کے انوار کی کیا شان ہوگی۔ جہاں پڑ گئی، صحابی، ولی، مومن بنا دیا۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کے انوار اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روحانی بیٹے ہیں۔ جناب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور ستاروں کی مانند ہیں۔

از فروغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا ۔۔۔ بر تو بادا از خدا صلوٰۃ اے بدر الدجیٰ

از بہار لطف تو سرسبز باغ کائنات ۔۔۔ وز نسیم فیض تو شاداب تر روض الصفا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَهُوَ الرَّفِيْقُ، الْمُوَفِّقُ بِالتَّحْقِيْقِ الْاِبْتِدَاءُ مِنَ اللّٰهِ وَالْاِخْتِتَامُ اِلَى اللّٰهِ وَاِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝ وَرَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اَللّٰهُمَّ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا غَفَّارُ يَا اللّٰهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

"۳۶۵۴"

کتبہ

محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

فاضل جلیل عالم نبیل عبد المصطفیٰ ابو الرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ

"حنفی نقشبندی مجددی نوری"

اختتام پذیر: جمعۃ المبارک ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۱۳ ہجری القدسیہ بمطابق ۱۱ دسمبر ۱۹۹۲ء



غوث البلاد لاہور پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلوٰۃ وسلام بحضور سیدالانام

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمْ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
نوشۂ بزمِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسراء پہ دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صحف غنچہ ہائے قدس
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

یعنی اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الرُّسُل
ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جن کے اعدا پہ شیدا سقر
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحبِ قمیصُ الہدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیرِ حق اَشْجَعُ الْاَشْجَعِیْن
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

— بزبانِ اُردو —

یا نبی سلامٌ علیک	یا رسول سلامٌ علیک	یا حبیب سلامٌ علیک	صلوٰۃُ اللہ علیک[1]
مصطفیٰ خیرالوریٰ ہو	سرورِ ہر دوسرا ہو	اپنے اچھوں کا تصدق	ہم بدوں کو بھی عطا ہو
کنزِ مکتوم ازل میں	دُرِّ مکنونِ خدا ہو	سب سے اوّل سب سے آخر	ابتداء ہو انتہا ہو

[1] فرشتوں کی سلامیاں درود و سلام کی لوریاں اور اُن کے نغمات کی گونج تا ہنوز فضا میں سُنی جاتی ہے۔ ماشاء اللہ
فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی جنابِ آمنہ سنتی تھیں یہ آواز آتی تھی
رضی اللہ عنہا
"مرتب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار"

سب بشارت کی اذاں تھے تم اذاں کا مدعا ہو سب تمہاری ہی خبر تھے تم مؤخر مبتدا ہو
سب مکاں تم لامکاں میں شہا تم جانِ صفا ہو سب تمہارے در کے رستے اک تم راہِ ہدیٰ ہو
وہ کلس روضے کا چمکا سر جھکاؤ کج کلاہو وہ درِ اقدس پہ آئے جھولیاں پھیلاؤ شاہو
یا نبی سلام علیک یا صدیق سلام علیک یا فاروق سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بزبانِ پنجابی

یا ربّ العٰلمین سرد کر دے سب دا سینہ سب نوں دکھا مدینہ رحمتاں دا اوہ خزینہ
پہنچ روضے کول سب کھلو کے اوہناں دست بستہ ہو کے سب گناہ و عرضاں رو کے منہ اشکاں تھیں دھو کے
بیٹھے اٹھ کے صبح سویرے جالیاں چمیہ لیتے ڈیرے پڑھتے چار چوفیرے پڑدے رکھو میرے
دکھ بھر گالوں کا صدقہ کربلا والوں کا صدقہ بھیک دو لعلوں کا صدقہ ناز سے پالوں کا صدقہ
چھوڑ کر دامن تمہارا اور ہیں کس کا سہارا کس کے در پہ ہو گزارا کون ہے داتا ہمارا
آپ سلطانِ مدینہ مہبطِ وحی السکینہ مشک سے بہتر پسینہ نور سے معمور سینہ
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بزبانِ فارسی

زمن بری بمدینہ صبا سلام علیک چنانچہ مے بری زاہلِ وفا سلام علیک
رساں رساں بدرِ روضۂ رسولِ کریم امیدِ تضرع زما بے نوا سلام علیک
بروزِ حین توقع گنہگاراں را نہ رد کنی بپذیری شہا سلام علیک
روزِ حشر اسیرانِ معصیت گویند ترا کہ شافعِ روزِ جزا سلام علیک
زخستہ عاجز و مسکین و ناتواں جامی رساں بحضرتِ اولے خدا سلام علیک

دست بستہ ہیں کھڑے حاضر غلام پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
السّلام اے سبز گنبد کے مکیں السّلام اے رحمۃ للعٰلمین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

"از حاجی محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی"

"بزبانِ عربی سلام صفحہ ۲۷۵ پر ملاحظہ ہو"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ درود شریف "منظوم"

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عطر و گلاب سے منہ کو دھو — حبِّ نبی کی دل میں ہو — ہر دم زباں سے یہ کہو — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی کَرِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

شکرِ خدا یا محمدی — ہم کو بنایا اُمتی — کس کو ملا یہ مرتبہ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مَحْبُوْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اولیاء انبیاء سب تمام — پڑھتے درود اور سلام — ہے یہی خود خدا کا کام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَءُوْفِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کس کی مجال جو دم بھرے — صفت رسول کی کرے — جس پر خدا خود پڑھے — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نُوْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مُنِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دم بدم پڑھو درود — حضرت بھی ہیں یہاں موجود — یعنی محمد مصطفےٰ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیارا ہے نام مصطفےٰ — ہر رنج و غم کی ہے دوا — جنت کے در پہ ہے لکھا — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی اَوَّلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی اٰخِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش بریں ... کر — نعلین پاک کو چوم کر — پڑھنے لگا یوں جھوم کر — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی ظَاهِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی بَاطِنِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

در پہ جو تیرے آئے گا — جھولیاں بھرتا جائے گا — جود و سخا ہے تیرا عام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

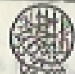
صَلِّ عَلٰی بَشِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی نَذِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تیری ادا ادائے حق — تیری رضا رضائے حق — وحی خدا ہے تیرا کلام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے بارگاہِ اکبری — یہی ہے دعا آخری — جب مری لب پہ ہو یہی — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

زائرِ حرم سے ایک سؤال



" از حافظ محمد عنایتُ اللہ نقشبندی مجددی "
مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ

بتاؤ مجھ کو بھی طیبہ میں تم ، کیا کیا دیکھ کر آئے
باادب ، دو زانو منتظر تھے کتنے لوگ ، کتنے خوش نظر آئے
مدینہ سے بچھڑنے کا ، دیکھا غم ، کتنے چہروں پر
سلامی کو گئے جو لوگ ، اُن میں کتنے باحالِ دگر آئے
گئے تھے کیا احرام باندھ کر تم میقات سے بیتُ المکرم میں
سناؤ کچھ وہاں کی کس حال میں چھوڑ کر دیوار و در آئے
حجرِ اسود کا بوسہ لیا تُم نے ، اور آنکھوں سے لگایا بھی
کیا آبِ زمزم کے چشمۂ مصفّا سے پیا قلب و نظر سے تر آئے
کسی بچھڑے ہُوئے ساتھی کی بابت بھی آپ نے کچھ ، فرمایا
جن کی یاد سے آنکھوں میں کچھ ، آنسو بھی بھر آئے
امیرِ حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچے ، کیا درِ اقدس پر میری بھی سلامی دی
جو ہجراں میں پڑے ہیں سُلگتے اُن کے لئے بھی ، کچھ خبر لائے
جنّتُ البقیع پہنچے ، جنّتُ القُباء ، جنّتُ المعلّٰی
شہیدانِ وفا کی تربتوں کو کیا ادب سے چوم کر آئے
گرائے تُم نے موتی حافظ چشمِ پُرنم سے کہاں اور کب
جبیں پر خاکِ پاک مدینہ کی کیا مل کر گھر آئے
مزارِ عثمان ذوالنّورین ، دربارِ حلیمہ فاطمہ ، حسن و ابراہیم " رضی اللہ عنہم "
کیا چڑھا کر تم وہاں ، اپنی عقیدت کے گہر آئے
کیا ہے تُم نے یہ سب کچھ تو پھر تجھ کو مُبارک ہو
محبّت کے آنسو اب اشتیاق سے میرے بھی بھر آئے
نظر حافظ نہ بھٹک ، ربِ کریم پر رکھ نظر
کہ محبوب ابھی ترے لئے پیغامِ مدینہ سے پھر آئے

تحفۃُ الصلوٰۃ

"از قلم خورشید عالم صدیقی"



جب بھی کسی نے پیش کیا تحفۃُ الصلوٰۃ
مقبولِ بارگاہ ہُوا تحفۃُ الصلوٰۃ

جس سے چھٹیں قلوب کی تاریکیاں تمام
ایسا ہے مہر جلوہ نُما تحفۃُ الصلوٰۃ

یارب نصیب ہو اُسے اُلفت حضُور کی
دِل کے لہُو سے جس نے لکھا تحفۃُ الصلوٰۃ

شامل ہیں قسم قسم کے اس میں درُود پاک
بیشک ہے بابِ شکِ وُعیِ تحفۃُ الصلوٰۃ

دوزخ کی آگ اس پہ ہُوئی یک بیک حرام
جس نے خلوصِ دل سے پڑھا تحفۃُ الصلوٰۃ

سرکارِ دوجہاں کی زیارت کے واسطے
اللہ کی ہے ایک عطا تحفۃُ الصلوٰۃ

ملتی ہے اس سے دل کے گلستاں کو تازگی
فردوس کی ہے آب و ہوا تحفۃُ الصلوٰۃ

رکھ اس کا وِرد لمحہ بہ لمحہ وُضو کے ساتھ
ہر ایک درد کی ہے دَوا تحفۃُ الصلوٰۃ

چھٹ جائیں گے اندھیرے سبھی اس کے وِرد سے
انوار کی ہے ایک رِدا تحفۃُ الصلوٰۃ

وہ شخص ہوگا دُنیا و عُقبےٰ میں کامران
پڑھے گا جو بنامِ خُدا تحفۃُ الصلوٰۃ

یارب عنائتیں ہوں عنایتؔ پہ بے شُمار
چھپوا کے جس نے شائع کیا تحفۃُ الصلوٰۃ

اے مومنو پڑھو کہ یہ سُنت خُدا کی ہے
پڑھتا ہے روز خود بھی خُدا تحفۃُ الصلوٰۃ

آنکھوں کا نُور بھی ہے جگر کا قرار بھی
ایمان کی بھی ہے یہ ضیاء تحفۃُ الصلوٰۃ

کرتا ہے آدمی کو خُدا سے قریب تر
یہ ہدیۂ سلام و دُعا تحفۃُ الصلوٰۃ

اس کی فضیلتوں کا کنارہ نہیں کوئی
ہے ردِّ ابتلاء و بَلا تحفۃُ الصلوٰۃ

بخشش نے اُس کی راہ میں غنچے بچھا دیئے
جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃُ الصلوٰۃ

پروردگار سب کی مُشقت قبول کر
جن جن کی کوششوں سے چھپا تحفۃُ الصلوٰۃ

شُکرِ خُدا و نازشِ کونین و انبیاء
خُوش وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃُ الصلوٰۃ
١٤١٢ھ

مخمورؔ لفظ ہے اس کا بہشت گوش
مومن کی رُوح کی ہے غذا تحفۃُ الصلوٰۃ

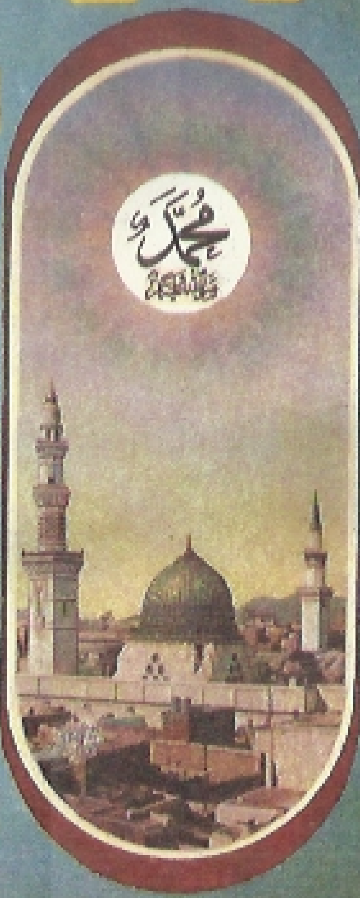
"مؤلف تحفۃُ الصلوٰۃ"

بسم الله الرحمن الرحیم

احمد ﷺ حامد ﷺ محمود ﷺ قاسم ﷺ عاقب ﷺ فاتح ﷺ

خاتم ﷺ حاشر ﷺ ماح ﷺ سراج ﷺ داع ﷺ مدعو ﷺ

منیر ﷺ بشیر ﷺ نذیر ﷺ ھاد ﷺ



مھد ﷺ رسول ﷺ نبی ﷺ طہ ﷺ

یس ﷺ مزمل ﷺ مدثر ﷺ شفیع ﷺ

نعمة الله ﷺ ذکر الله ﷺ حبیب الله ﷺ مصطفی ﷺ

مرتضی ﷺ مجتبی ﷺ ناصر ﷺ منصور ﷺ

نور ﷺ شھید ﷺ شاھد ﷺ مشھود ﷺ مطاع ﷺ مطیع ﷺ

مجیب ﷺ علیم ﷺ حکیم ﷺ مذکر ﷺ امین ﷺ صادق ﷺ

مفتاح الجنة ﷺ — أمي ﷺ — كريم ﷺ — متين ﷺ — عزيز ﷺ — رؤوف ﷺ

رحيم ﷺ — كريم ﷺ — هدى ﷺ — صدق ﷺ — مبشر ﷺ — نبي الرحمة ﷺ

خاتم الأنبياء ﷺ — طيب ﷺ — طاهر ﷺ — مطهر ﷺ — قوي ﷺ — شاف ﷺ

كاف ﷺ — مصدق ﷺ — مصباح ﷺ — حق ﷺ — مبين ﷺ — أول ﷺ

آخر ﷺ — ظاهر ﷺ — باطن ﷺ — آمر ﷺ — ناه ﷺ — حفي ﷺ

مختار ﷺ — محي ﷺ — شكور ﷺ — مكين ﷺ — هدية الله ﷺ — صراط الله ﷺ

عبد الله ﷺ — شهيد ﷺ — كفيل ﷺ — وكيل ﷺ — سيد ﷺ — معلوم ﷺ

نبي التوبة ﷺ — قريب ﷺ — رحمة ﷺ — مؤمن ﷺ — كامل ﷺ — إكليل ﷺ